خطابات مریم

جلد دوم

لجنہ اماء اللہ پاکستان

خطاباتِ مریم

تحریرات، خطابات، پیغامات اور نصائح

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

حرم سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ

جلد دوم

1973ء-1997ء

لجنہ اماءاللہ پاکستان

نام کتاب	خطاباتِ مریم
جلد	دوم
ایڈیشن	اوّل
سن	2011ء
تعداد	2000

دیباچہ

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تقاریر کا دوسرا مجموعہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ سیّدہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ میں چھوٹی آپا کے نام سے معروف تھیں 7اکتوبر 1918ء میں ایک صوفی منش فنا فی اللہ انسان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب جو حضرت اماں جان کے بھائی تھے کے یہاں پیدا ہوئیں۔آپ کے والد محترم نے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔

حضرت سیّدہ فرماتی ہیں:۔

''اکتوبر 1918ء کو میری پیدائش ہوئی چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا۔اس کا اظہار ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا اور جب میری شادی ہوئی تو آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں۔اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

''مریم صدیقہ جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام مریم اس نیت سے رکھا تھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کے لئے وقف کر دوں اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام نذرِ الٰہی بھی تھا۔''

(الفضل 25مارچ 1966)

اس فنا فی اللہ باپ کی خدا تعالیٰ کے حضور شبانہ روز دعاؤں اور گریہ وزاری میں اپنی بیٹی کے وقف کو قبول فرمانے کی تڑپ کا اظہار تھا۔ایک نظم جو آپ نے اپنی بیٹی (حضرت سیّدہ) کی طرف سے کہی۔ وہ حضرت میر صاحب کی خواہشات اور حضرت سیّدہ موصوفہ کی زندگی کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔ اور احمدی بچوں میں بے حد مقبول ہے۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیّب بنا دے

مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر
ہر اک درد اور دُکھ سے مجھ کو شِفا دے

زباں پر مری جھُوٹ آئے نہ ہرگز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے

گناہوں سے نفرت ، بدی سے عداوت ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے
ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت سراسر محبت کی پُتلی بنا دے
بنوں نیک اور دُوسروں کو بناؤں مجھے دین کا عِلم اتنا سکھا دے
خوشی تیری ہو جائے مقصود میرا کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے
غِنا دے ، سخِا دے، حیا دے، وفا دے ہُدیٰ دے ، تُقیٰ دے، لِقا دے، رضا دے

مِرا نام ابّا نے رکھا ہے مریم
خُدایا تو صِدِیقہ مُجھ کو بنا دے

حضرت سیّدہ اپنی شادی سے قبل کی زندگی کے بارہ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

''یہ سترہ سالہ زمانہ جو میں نے میکہ میں بسر کیا اس کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ میری تعلیم و تربیت کرتے ہوئے حضرت ابا جان نے ہر وقت یہی کان میں ڈالا کہ ہر صورت تم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔''

سترہ سال کی عمر میں آپ حضرت مصلح موعودؓ کے عقد میں آئیں اس فرض کی ادائیگی پر حضرت میر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''۔۔۔بہر حال 1935 میں خدا کا بڑا فضل ہوا کہ آخری نذر کو ان کے ایجنٹ 30 ستمبر یوم دوشنبہ کو آکر میرے ہاں سے اٹھا کر لے گئے میں نے سجدہ ادا کیا۔'' (الفضل 3 نومبر 1936)

اس بابرکت شادی کے موقعہ پر آپ کے والد صاحب نے آپ کو چند نصائح ایک نوٹ بک پر تحریر کر کے دیں۔ان کا کچھ حصہ پیش ہے۔

''اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بندہ نواز۔خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا۔اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور

ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے۔ پس اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور میری نذر کو پورا کر دیا۔ والحمدللہ

......مریم صدیقہ! خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے اپنے فضل سے تم کو وہ خاوند دیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر بہترین شخص ہے اور جو دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ دُنیا اور دین دونوں کے علوم کے لحاظ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خاندانی عزت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہے اور جس کی بابت ان کی وحی یہ ہے ’’فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء وہ جلد جلد بڑھے گا۔ دل کا حلیم سخت ذکی اور فہیم ہوگا۔ اسیروں کی رستگاری کرے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ فضلِ عمر بشیر الدین۔۔۔علوم وظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس تم اپنی خوش قسمتی پر جس قدر بھی ناز کرو بجا ہے۔‘‘

اسی تسلسل میں آگے چل کر آپ لکھتے ہیں:۔

’’مریم صدیقہ! تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ اور اس کے ساتھ کس قدر ذمہ داریاں اور تفکرات اور ہموم و غموم وابستہ ہیں اور کس طرح وہ اکیلے تمام دنیا سے برسرِ پیکار ہیں اور اسلام کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی بہبودی کا خیال ان کی زندگی کا مرکزی نکتہ ہے۔ پس اس مبارک وجود کو اگر تم کچھ بھی خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تھکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کر سکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامہ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائے گا جو بڑے سے بڑے مجاہدین کو ملتا ہے۔‘‘

(25 مارچ 1966)

آپ سیّدہ اس رشتے پر اپنی شکر گزاری کا اظہار اپنی ایک تحریر میں فرماتی ہیں:۔

چُن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے　　　سب سے پہلے یہ کرم ہے میرے جاناں تیرا

ہزاروں درود اور سلام آنحضرت ﷺ پر جن کے طفیل ہمیں دین اسلام کی نعمت حاصل ہوئی اور پھر ہزاروں سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اسلام کو دوبارہ لائے اور ہم نے زندہ خدا کا وجود

ان کے ذریعہ سے دیکھا اور حضور ﷺ پر ان کی وجہ سے ایمان لانا نصیب ہوا اور مجھ پر بھاری احسان یہ ہے کہ اس نے مصلح موعودؓ کے زمانہ میں مجھے پیدا کیا نہ صرف ان کا زمانہ عطا فرمایا اس کی قدرت کے قربان جاؤں اس حقیر ناچیز ہستی پر کتنا بھاری انعام اور فضل کہ مجھے اس پاک و نورانی وجود اس قدرت و رحمت اور قربت کے نشان اور مثیل مسیح کے لئے چن لیا جن کے صحبت سے فیض حاصل کرنے جن کی تربیت میں زندگی گزارنے اور پھر اس عظیم وجود کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی کیا شان ہے دینے پر آئے تو جھولیاں بھر کر دیتا ہے میں کیا اور میری ہستی کیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا افضل ہے کہ اس کے احسان اور انعام کا تصور کر کے بھی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سر آستانہ الوہیت پر جھک جاتا ہے اور منہ سے بے اختیار نکل جاتا ہے۔ (25 مارچ 1966)

''میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار''

اس بابرکت رشتہ کے ذریعہ آپ براہِ راست حضرت مصلح موعودؓ کی زیر تربیت آئیں۔

آپ فرماتی ہیں:۔

''عام طور پر جس عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میری شادی خاصی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی اس لئے بجا طور پر کہہ سکتی ہوں کہ میں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ حاصل کیا اور جو کام بھی کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تربیت صحبت فیض اور شفقت سے حاصل کیا۔''

(الفضل 25 مارچ 1966)

آپ بلاشبہ ان خواتین مبارکہ میں سے تھیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

''خدائے کریم جل شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔۔۔۔''

(اشتہار 20 فروری 1806ء)

1958ء تا 1997ء آپ 39 سال لجنہ مرکزیہ کی صدر رہیں آپ نے لجنات کی ترقی کے لئے بیرون ملک و پاکستان کے بے شمار دورے کر کے ان کو منظّم کیا۔ آپ کے بابرکت دور صدارت

میں نصرت انڈسٹریل ہوم و فضل عمر جونیئر ماڈل سکول و جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کا آغاز ہوا۔

''الازھار لذوات الخمار'' حضرت مصلح موعودؓ کے عورتوں سے خطابات ، ''المصابیح'' حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عورتوں سے خطابات کو کتابی صورت میں شائع کروایا۔ تاریخ لجنہ کی پہلی پانچ جلدوں کی تدوین اور اشاعت کا شاندار کام آپ کے دور میں ہوا۔

آپ کی بے مثال قیادت میں لجنہ اماء اللہ نے ترقی کی شاندار منازل طے کیں۔ میں ذاتی طور پر اس بات کی گواہ ہوں کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے بسر ہوا۔ آپ نے جو فیض حضرت مصلح موعودؓ سے حاصل کیا اسے تقسیم کرتے ساری عمر گزاری۔ ایسا لگتا کہ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ اپنی ذات کے لئے خاص نہیں ہے۔ جس کا جب دل چاہتا آپ کے گھر آتا۔ مہمان نوازی اور تواضع میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ لیکن اس میں کسی قسم کا کوئی تصنع اور تکلف نہ تھا۔ کھانے پر جو موجود ہوتا اس کو شریک طعام کرتیں۔ جو پکا ہوتا وہ حاضر کر دیا کرتیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر دوپہر کے اوقات میں بے شمار خواتین آپ کی طرف کھانا کھاتیں۔ آپ انتہائی محبت سے سب کی مہمان نوازی فرماتیں۔ خود نمائی بالکل نہ تھی۔ قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔ جب تک صحت نے اجازت دی لڑکیوں کو روزانہ صبح قرآن مجید ترجمہ سے پڑھانے کا کام جاری رکھا۔ جماعتِ احمدیہ میں عموماً اور خاندانِ حضرت اقدس میں خصوصاً بڑے چھوٹے کی خوشی غمی میں سب سے پہلے شریک ہوتی تھیں۔ مرے قلم میں تو طاقت نہیں جو کہ آپ کی خوبیاں تحریر میں لاسکوں۔ آپ کی تقاریر اور تحریرات آپ کی سیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ خدا کی راہ میں وقف تھا۔ خدا کرے کہ ہم سب ان تحریروں سے فیض پانے والے ہوں اور خدا ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

امۃ العلیم عصمت

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

پیش لفظ

خطاباتِ مریم کی جلد اوّل 2008ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس میں ابتداء سے لے کر 1972ء یعنی لجنہ اماء اللہ کی جوبلی کے سال تک حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تقاریر شامل کی گئی تھیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خطابات مریم کی دوسری جلد شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں 1973ء سے لے کر 1997ء تک کی تقاریر شامل کی گئی ہیں۔ یہ تقاریر روزنامہ الفضل، ماہنامہ مصباح، لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹس اور دیگر رسائل سے لی گئی ہیں۔

جلد دوم کو بھی جلد اوّل کی طرح چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1)تحریرات (2)خطابات (3)پیغامات (4)نصائح

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا کی تمام تقاریر اور پیغامات میں نہ صرف ایک قیمتی علمی خزانہ موجود ہے۔ بلکہ آپ کی شخصیت کا نہایت اعلیٰ روحانی عکس بھی ان میں نمایاں ہے۔ آپ کی یہ ایمان افروز تقاریر بے بہا معلومات کا ذخیرہ اور لجنہ کی تمام کارکنات وممبرات کے لیے کارآمد اور مشعلِ راہ ہیں۔

یہ تقاریر مرتب کرتے ہوئے 1982ء کے بعد کا بہت سا مواد لجنہ اماء اللہ پاکستان کی سالانہ رپورٹس سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر ان تمام مضامین میں حضرت سیّدہ چھوٹی آپا رحمہا اللہ تعالیٰ کی علمی وعملی جھلک واضح نظر آتی ہے۔

وہ خوش نصیب خواتین جنہیں حضرت سیّدہ کے زمانہ میں ان کی صحبتیں اور پاک مجلسیں حاصل رہیں ان کے لئے تو یہ کتاب دلکش حسین یادوں کا عظیم خزانہ ہے ہی آئندہ نسلوں کے لئے بھی یہ ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔ خدا کرے خطابات مریم کی اشاعت لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات کے لیے مفید راہ عمل ثابت ہو۔ آمین

امۃ الحفیظ عابدہ

سیکرٹری اشاعت۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان

انڈیکس

فہرست مضامین

تحریرات

خطابات

پیغامات

زرّیں نصائح

☆......☆......☆

تحریرات

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا

1962ء میں جب میں نے تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تدوین کا کام شروع کیا تو میں نے بہت سی پُرانی کارکنات کو خطوط لکھے کہ انہوں نے کب لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیوں میں حصہ لیا اور کہاں کہاں کام کیا؟ اور اعلان بھی کیا۔ انہیں کارکنات میں سے ایک احمدہ بیگم، بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب بھی تھیں جن کی کچھ عرصہ گزرا، وفات ہوئی ہے۔ آپ بے حد مخلص اور جذبہ کے ساتھ کام کرنے والی خاتون تھیں۔ ظاہری دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے آپ کی تعلیم معمولی تھی مگر جو کچھ سنتیں، مشاہدہ کرتیں اور مطالعہ کرتی تھیں اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتیں اور دوسروں تک پہنچاتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے انہوں نے میرا اعلان پڑھ کر مجھے ایک خط لکھا جس میں لجنہ اماء اللہ کے ساتھ اپنی زندگی کے ابتدائی واقعات درج کئے وہ خط میرے پاس محفوظ ہے۔ انشاء اللہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم میں تفصیل سے تذکرہ آئے گا۔ ذیل میں ان کے خودنوشت حالات ان کے ہی الفاظ میں تحریر کرتی ہوں۔

مؤرخہ 17/جنوری 1962ء کے الفضل اخبار میں ''احمدی مستورات متوجہ ہوں'' کا عنوان پڑھا چونکہ بفضل خدا اپنے آقا مصلح موعود کی برکت اور نگاہ کرم کی بدولت خاکسار بھی لجنہ کی خدمات کی خواہش رکھتی ہے بلکہ حتی الوسع کوشاں رہتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اس عاجزہ پر بھی فرض ہو اگر مندرجہ ذیل الفاظ اس غرض کو پورا کرنے میں ممد ہوں تو میری خوش بختی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح طور پر خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک ارادے کو جلد از جلد تکمیل دے کر احمدی مستورات پر ایک اور احسان عظیم کرے کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کا علم حاصل کرسکیں۔ اصل حالات تو وہ محترمات سپردِ قلم فرمائیں گی جو لجنہ کے قیام کے وقت مرکز سے تعلق رکھتی رہیں۔

میرا تعلق لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ سے شادی کے چند سال بعد 1925ء یا 1926ء میں پیدا

ہوا جو احمدی خاندان میں شادی ہونے کی برکت تھی ۔ مجھے بیعت کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے اس لجنہ کی صدر محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ کی تحریک پر عطا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے ۔ آمین

1931ء میں بھیرہ ضلع سرگودھا میں اپنے شوہر چوہدری بشیر احمد صاحب کی ملازمت کے سلسلہ میں تعیناتی پر لجنہ اماء اللہ بھیرہ کے قائم کرنے کی توفیق پائی جو اس مبارک سرزمین کی برکت تھی جس سے وہ نور پیدا ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو پھیلانے کیلئے اسم با مسمّٰی ہو کر مسند خلافت کی رونق بنا ۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں دوسرے جہان میں بھی اپنے اس پاک بندے پر فرماتا رہے ۔ آمین اللھم آمین

بھیرہ میں لجنہ کے قیام کو چند ماہ گزرنے پر چوہدری صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے مظفر گڑھ جانا ہوا اُس وقت وہاں احمدیوں کی تعداد بہت کم ہونے کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ تو کجا جماعت کا ابھی کوئی انتظام نہیں تھا ۔ حتّٰی کہ خاکسار نے ایک رسید بُک حاصل کر کے احمدی بھائیوں سے چندہ وصول کرنا شروع کیا ۔ عید کی نماز اور زنانہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اپنے مکان پر انتظام کرنے کی توفیق پائی ۔ کم وبیش عرصہ ڈیڑھ سال گزرنے پر تبادلہ کے سلسلہ میں جگادھری ضلع انبالہ گئی ۔ جس کی آبادی میں اکثریت ہندوؤں کی تھی ۔ ان دنوں ایک حق کے متلاشی ڈاکٹر صوفی صاحب نے بیعت کی توفیق پائی جن کو تبلیغ کرنے میں چوہدری صاحب کو بھی خدا نے حصہ عطا فرمایا ۔ عید کی نماز کیلئے چوہدری صاحب سہارن پور جایا کرتے تھے اس جگہ بھی زنانہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و پیشوایان مذاہب کا انتظام اپنے ہی غریب خانہ پر کرتی رہی ۔ عیسائی مشن سکول کی پرنسپل و دیگر ہندو بہنوں سے اکثر مواقع تبلیغ کے نصیب ہوتے رہے ۔

1943ء میں جب حضور ہماری روح رواں لجنہ اماء اللہ محترمہ سیدہ اُم طاہر صاحبہ اور صاحبزادی ناصرہ بیگم کے علاج کی غرض سے دہلی تشریف فرما ہوئے تو حسن اتفاق سے خاکسار بھی وہیں تھی اور بفضل خدا حتی الوسع لجنہ اماء اللہ دہلی کے کاموں میں حصہ لینے میں کوشاں تھی ۔ ایک روز جب کہ میں سیدہ اُم طاہر مرحومہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور لجنہ اماء اللہ دہلی کا ذکر آیا تو حضور نے عاجزہ کے متعلق استفسار فرمایا کہ لجنہ میں کیا کام کرتی ہے؟ غرضیکہ اس موقعہ پر

جو زیر ہدایت حضرت اُمّ طاہر احمد صاحب لجنہ دہلی کا انتخاب ہوا تو خاکسار کو لجنہ اماء اللہ دہلی کی خدمت کا موقع عطا ہوا جو میری کسی استعداد کی بنیاد پر نہ تھا۔ محض میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور میری محسنہ حضرت اُم طاہر کے حسن ظن کا نتیجہ تھا۔ افسوس صد افسوس کہ مَیں اپنی قابلِ فخر محسنہ کے جلد ہی طویل علالت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے زیادہ مستفید نہ ہوسکی۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں فردوس بریں میں اُن پر نازل فرمائے اور اُن کی اولاد کا ہر لمحہ حامی و ناصر ہو کر اپنے فضلوں کا جاذب بنائے۔

مرحومہ کی وفات حسرت آیات کے کچھ دنوں بعد حضور دہلی کے جلسہ مصلح موعود کے موقعہ پر رونق افروز ہوئے تو اپنے کانوں سے خاکسار نے مصلح موعود کا اعلان حضور کے اپنے الفاظ مبارک میں سننے کا شرف پایا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کس قدر کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی مستورات شریک ہوئی تھیں۔ ایک بڑی تعداد مہمان بہنوں کی تھی اس وقت اپنی ذمہ داری کے فرائض کی اہمیت کو سوچتے ہوئے دل ضرور گھبرایا لیکن اس کارساز ہستی نے مصلح موعود کی برکت سے جماعت احمدیہ کے حسن انتظام سے ہر عورت اور ہر بچی کو بحفاظت اپنے گھروں تک پہنچا دیا۔ ہمارے قمر الانبیاء حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بہ نفس نفیس مستورات کی سواری کا انتظام فرمایا۔ خاکسار نے بھی اس وقت جب کہ سب بہنیں جلسہ گاہ سے روانہ ہو چکیں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی کا رُخ کیا جہاں حضرت مصلح موعود کی رہائش کا انتظام تھا۔ وہاں مستورات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بخیریت پا کر سکون کے ساتھ گھر پہنچی جہاں گھر کے سامنے سڑک پر میرے شوہر چوہدری بشیر احمد صاحب کے بھائی بے حد متفکر انتظار میں کھڑے تھے۔

غالباً اس واقعہ کے دو تین روز بعد حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ صدر لجنہ کی صدارت میں احمدی مستورات دہلی کا جلسہ میرے غریب خانہ پر منعقد ہوا جس میں آپ نے (مراد عاجزہ) لجنہ کے فرائض پر تقریر فرمائی۔

تقسیم پاکستان کا وقت بھولنے والا زمانہ نہیں جب کہ جماعت احمدیہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں پاکستان جانے کی تیاریاں کر رہی تھی تو اس جماعت کی عورتیں بھی لجنہ اماء اللہ دہلی کا

شیرازہ بکھرتے دیکھ کر حد درجہ غمگین تھیں ۔غرض کہ ہم احمدی عورتیں یہ عہد کرتے ہوئے دہلی سے پاکستان کے لئے روانہ ہوئیں کہ جہاں بھی قیام نصیب ہوتو اوّلین فرض اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی تلاش کو مدنظر رکھنا ہوگا ۔

جس شام ہم دہلی سے کراچی (پاکستان) پہنچے اُسی شام عید کا چاند نظر آیا۔اس کے تھوڑی دیر بعد خبروں میں اس مقدس بستی سے جدائی کے اعلان نے ہمارے دلوں کو تڑپا دیا۔ مغموم صورتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے عید کی نماز کے فرض کی ادائیگی میں کراچی کے گاندھی گارڈن میں جمع ہوئیں ۔ لجنہ اماء اللہ دہلی کی بچھڑی ہوئی چند ممبرات نے یکجا ہو کر صدر لجنہ اماء اللہ کراچی بیگم صاحبہ چوہدری احمد جان صاحب سے ملاقات کی جنہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے بہنوں کو خوش آمدید کہا۔خوش قسمتی سے مجھے گھر بھی حاجی خاں صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی کے قریب ہی ملا ۔ایک دن ان کی بیگم صاحبہ کی وساطت سے صدر لجنہ کراچی کے ہاں حاضر ہوئی تا لجنہ کراچی کے اجلاسوں کے متعلق معلومات حاصل کرسکوں ۔ چند اجلاسوں میں شرکت کی توفیق پائی ۔

ہجرت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کراچی کی تعداد میں ترقی کی بنا پر ممبرات لجنہ بھی کثیر تعداد کی صورت اختیار کر گئی جس کے لئے کسی بڑی جگہ کی تلاش ہوئی جہاں لجنہ کراچی کے اجلاس ہوسکیں ۔خوش قسمتی سے میرے غریب خانہ میں ایسا کمرہ تھا جسے یہ برکت نصیب ہوئی کہ چند سال وہاں اجلاس و جلسے ہوتے رہے۔صدر لجنہ اماءاللہ کراچی نے لجنہ کراچی کی بڑھتی ہوئی تعداد وضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دو بچوں کی صحت کی کمزوری کی بنا پر صدارت کے فرائض کی ادائیگی میں معذوری کا اظہار فرمانے پر محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کے زیر انتظام لجنہ کراچی کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔محترمہ موصوفہ اُن دنوں کچھ عرصہ کیلئے کراچی میں قیام فرما تھیں لہٰذا اُنہیں کے زیر ہدایت جلسے اور اجلاس ہوتے رہے تا وقتیکہ اُن کی مرکزی لجنہ میں واپسی نہیں ہوئی ۔

الغرض پاکستان کے قیام پر لجنہ کراچی کی خدمات کا بوجھ مجھ عاجزہ کے کمزور کندھوں پر پڑا جو صدر لجنہ کراچی کی ذمہ داریوں کی شکل میں ظاہر ہوا اپنی کمزوریوں پر غور کرتے ہوئے اُس

قادر کریم ہستی کے حضور دست بدعا تھی کہ وہ اپنے رحم وکرم سے ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو جس نے میرے آقا مصلح موعود جیسی ذات کو میرے متعلق حسن ظن عطا کیا۔ یہ محض میرے آقا کی دعاؤں کی برکت ہے جو لجنہ اماء اللہ کی خدمت کا موقعہ مجھ حقیر کو ملا ورنہ مَیں تو ایک عاجز بشر ہوں اس کے ساتھ بے علم بھی۔

لجنہ اماء اللہ کراچی بفضل خدا اس وقت ہر آن ترقی پر گامزن ہے جس کے تفصیلی حالات میں صحیح طور پر عرض نہیں کر سکتی۔ کاش کہ اس وقت کراچی ہوتی۔ (یہ خط بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب نے مجھے ڈھاکہ سے لکھا تھا) اور لجنہ کراچی کے ریکارڈ سے معلومات بہم پہنچا سکتی۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کلمہ طیبہ پر ایمان لاتے ہوئے حضرت مصلح موعود کی برکت سے مستفیض ہوتے ہوئے اپنے محترم بھائی چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہوں میرے محسن کی برادرانہ ذات نے ہر موقع پر مشفق و مونس بن کر کرم فرمایا جو لجنہ کراچی کی ترقی کیلئے بہت بڑی رحمت اور نعمت ثابت ہوا اُنہیں کے حُسن انتظام کی بنا پر بفضل خدا جماعت احمدیہ کراچی کے ہر ذمہ دار فرد نے صحیح رنگ میں تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

وہ دن بہت بابرکت تھا جب لجنہ اماء اللہ کراچی کو دفتر بنانے کی توفیق ملی اور دفتر لجنہ کراچی کا افتتاح لجنہ اماء اللہ کی اوّل صدر مبارک ہستی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بہو حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود حضرت اُم ناصر نے اپنے مبارک ہاتھوں سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فردوس بریں میں اعلیٰ مدارج نصیب کرے اور ہزاروں لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ لجنہ کراچی کے دفتر کے قیام پر جو ترقی عمل میں آئی ہے وہ دفتر کی ضرورت کا ثبوت ہے۔ یہ خواہش اس عاجزہ کی دیرینہ تھی جو خدا کے فضل سے پوری ہوئی اور مفید ثابت ہوئی۔ الحمدللہ

دفتر کے ساتھ بلکہ اس سے پیشتر ہی جس ضرورت کو ایک بڑی لجنہ کے لئے محسوس کیا وہ عہدیداران کی معاونہ کی ضرورت تھی جس کا فرض ہو کہ وہ وقت پر دفتر کے کھولنے اور بند کرنے اور دیگر عائد کردہ احکام لجنہ مقامی کی پابندی کرے۔ سو اُس رحمٰن ورحیم نے لجنہ کراچی کو توفیق عطا کی کہ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اس کام کے لئے مقرر ہوئیں جو آج تک اپنا فرض ادا کرتی چلی

آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کام کی توفیق عطا کرے۔

لجنہ اماء اللہ کراچی بفضل خدا مرکزی لجنہ کے احکام کی پوری پابندی میں کوشاں رہی اور اپنے کام کی رپورٹ حتی الوسع با قاعدہ مرکز میں پیش کرتی رہی جو لجنہ کراچی کے عہدہ داران کے تعاون کا نتیجہ تھا سب سے پہلے سالانہ رپورٹ چھپوانے کا شرف لجنہ کراچی کو نصیب ہوا۔ الحمد للہ

یہ لجنہ مرکزی مطالبات کو بفضل خدا پورے کرنا اپنا فرض سمجھتی رہی۔ ہر قسم کے چندہ جات کی ادائیگی میں پیش پیش رہی۔ چندہ کی وصولی کی مقدار اس کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

لجنہ کراچی کو یہ شرف حاصل ہونے میں صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی برکت کا بڑا حصہ ہے انہوں نے لجنہ کراچی کے قیام میں ہر اُس کام کو جو موصوفہ کے ذمہ مقرر ہوا باوجود ناسازی طبع کے نہایت توجہ سے سرانجام فرمایا جو ہم احمدی مستورات کیلئے مشعل راہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہر دینی و دنیاوی نعمت سے نوازے۔ آمین

مجھے کراچی سے لاہور آئے پورے تین سال گزر چکے ہیں۔ یہ جدائی واللہ اعلم کیا مصلحت رکھتی ہے۔ لاہور میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے حکم کی تعمیل میں حتی الوسع لجنہ لاہور کے فرائض کی ادائیگی میں کوشاں ہوں۔ میرے لئے لاہور نسبتاً نئی جگہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات پر قابو پانے کی توفیق عطا کریں تا صحیح طور پر کچھ خدمت دین کرسکوں''۔

مکرمہ احمدہ بیگم، بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کے ان خود نوشت حالات سے ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں خدمت دین کی کتنی بے لوث لگن تھی جو ہماری نئی تعلیم یافتہ نسل کے لئے ایک درس ہے۔ خدا کرے یہی جذبۂ خدمت خلق آج لجنہ اماء اللہ کی ہر کارکن اور ہر احمدی بچی اور خاتون کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اپنی بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتی رہیں کہ یہی خراجِ تحسین ہے جو ہم اُن کو دے سکتے ہیں۔

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1976ء)

☆......☆......☆

ماہنامہ مصباح

اِس وقت پاکستان میں خواتین کے بہت سے رسالے جاری ہیں لیکن احمدی خواتین کا ترجمان صرف ماہنامہ مصباح ہے گو رسالہ باقاعدگی سے جاری ہے مگر جس شان کا یہ رسالہ ہونا چاہئے میں اس حقیقت کے اظہار سے رک نہیں سکتی کہ یہ اس شان کا حامل نہیں۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اہل قلم اور تعلیم یافتہ خواتین اور بچیاں اس میں دلچسپی نہیں لیتیں۔ ایک رسالہ کی بقا کے لئے صرف پیسے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا معیار ایسا ہو کہ ایک بار پڑھ کر دوبارہ اس رسالے کو پڑھنے کو دل چاہے۔ یہ صرف مدیرہ کا ہی کام نہیں کہ رسالہ بھی ترتیب دے، مضامین بھی خود لکھے یا اس کے لئے لوگوں سے کہے اور پھر اس کی اشاعت کی بھی کوشش کرے بلکہ احمدی اہل علم اور اہل قلم خواتین میں بھی یہ جذبہ اور احساس پیدا ہونا چاہئے کہ یہ ہمارا رسالہ ہے اور اس کو زندہ رکھنا اور اس کے معیار کو بلند کرنا ہمارا ہی فرض ہے۔

آیئے مصباح کے ابتدائی دور میں جن خواتین نے اس کیلئے کوشش کی ان کا ذکر بھی ہو جائے تا کہ آپ کو احساس ہو کہ اس زمانہ میں جب کہ تعلیم اتنی عام نہ تھی۔ آپ سے پہلی خواتین میں آپ سے زیادہ جذبہ تھا کچھ عرصہ کیلئے الفضل میں بھی دو صفحات عورتوں کے لئے مخصوص کئے گئے۔ ''احمدی خاتون'' اور ''تادیب النساء'' رسائل بھی عرفانی صاحب نے جاری کئے جن میں احمدی خواتین کے مضامین شائع ہوتے رہے لیکن وہ کچھ عرصہ کے بعد مالی وسائل نہ ہونے کے باعث بند ہو گئے۔

احمدی بہنوں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوا کہ ایک زنانہ رسالہ کی بہت ضرورت ہے جسے لجنہ اماء اللہ چلائے۔ ایسے رسالہ کو جاری کرنے کی طرف جن بہنوں نے توجہ دلائی اور الفضل میں اس کے متعلق پُرزور تحریک کی ان میں سے مندرجہ ذیل نام سرِفہرست ہیں۔

(1) محترمہ سیدہ اُم داؤد صاحبہ (2) ب، خ، ن صاحبہ اور (3) استانی سکینہ صاحبہ اہلیہ قاضی محمد اکمل صاحب۔ آخر احمدی بہنوں کی کوششیں ثمر آور ہوئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے مصباح جاری ہوا اور اس کا پہلا پرچہ 15 ر دسمبر 1926ء کو شائع ہوا۔

1938ء میں قادیان میں دینیات کلاسز کی درجہ ثالثہ کی طالبات نے جس کی سیکرٹری امۃ السلام اختر تھیں اشاعت مصباح سوسائٹی کے نام سے ایک مجلس تشکیل دی جس میں انہوں نے جہاں ایک طرف مصباح کی اشاعت بڑھانے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں وہاں اچھے مضامین لکھ کر اس کے معیار میں اضافہ کیا۔

1947ء میں ملکی تقسیم کے باعث مصباح بند ہوگیا اور 1950ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنی نگرانی میں محترمہ امۃ اللہ خورشید مرحومہ کی ادارت میں اس پرچہ کو جاری کر دیا۔ گویا مصباح کو جاری ہوئے پورے پچاس سال گزر چکے ہیں۔ ان پچاس سالوں میں تعلیم کا معیار بہت بلند ہوا ہزاروں ہزار خواتین اور لڑکیوں نے اعلیٰ تعلیم اور قابلیت حاصل کی اس کے نتیجہ میں مصباح کا معیار بہت بلند ہو جانا چاہئے تھا۔ آج مَیں پھر اپنی بہنوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ اپنے رسالہ کے لئے ایک بار پھر بھرپور کوشش کریں۔ فی زمانہ ایک اچھا رسالہ نکالنا واقعی ایک مشکل کام ہے۔ روپیہ بھی خرچ ہو اور مقصد بھی ہاتھ نہ آئے تو کیا فائدہ۔

مصباح اس لئے جاری کیا گیا تھا کہ احمدی خواتین جہاں ایک طرف اس کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ کی تحریکات اور ہدایات سے واقف ہوتی رہیں گی وہاں یہ رسالہ ان کے گھروں میں علم کی روشنی پھیلائے گا۔ پس اس کے مضامین ایسے ہونے چاہئیں جو بھی اس پرچہ کو پڑھے اس کے دینی، دنیوی علم میں اضافہ ہو۔ ہر قسم کے مضامین آپ کو اس کے لئے بھجوانے چاہئیں۔ مذہبی، علمی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، تمدنی، گھریلو مسائل کے متعلق خانہ داری، سلائی، کشیدہ کاری وغیرہ کے متعلق۔ دوسری زبانوں سے اچھے مضامین کے تراجم، بچوں کی تربیت اور معلومات کے متعلق مضامین وغیرہ۔ اچھی نظمیں اور غزلیں ہوں اپنے ان بزرگوں کے حالاتِ زندگی ہوں جنہوں نے لجنہ اماء اللہ کی خدمات سرانجام دیں۔ احمدیت کی خاطر قربانیاں دیں۔ بے مثال زندگی گزاری اور اپنی اولادوں کی اعلیٰ تربیت کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے زندگیاں وقف کیں۔

میں امید کروں گی کہ اپنی بہنوں اور بچیوں سے میری یہ اپیل ضائع نہیں جائے گی اور آئندہ سے وہ خود بھی اس میں دلچسپی لیں گی اور مصباح کے معیار بلند کرنے اور اس کی اشاعت بڑھانے کیلئے پوری جدوجہد کریں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ماہنامہ مصباح دسمبر 1976ء)

ماہنامہ مصباح کی ترقی ہر احمدی عورت کا فرض ہے

مصباح آپ کا رسالہ ہے اس کو جاری ہوئے بہت سال ہو چکے ہیں اس لمبے عرصہ میں اس نے احمدی خواتین کی تربیت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔اس کو ترقی دینا آپ کا کام ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلا فرض آپ سب بہنوں کا یہ ہے کہ اس کا معیار بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین اور بچیوں کی کمی نہیں ہے لیکن لکھنے کی طرف ہماری بہنیں توجہ نہیں دیتیں۔ دینی، علمی، معاشرتی، اقتصادی، عورتوں اور بچیوں کی تربیت کے متعلق مضامین بھجوائیں۔عورت کے مختلف مسائل پر لکھیں۔ خانہ داری، طبی امداد، کشیدہ کاری، سلائی اور نئے فنون کے متعلق لکھیں۔ ہر بہن کو جو ہنر آتا ہو وہ مصباح کے صفحات کے ذریعہ دوسری بہنوں کو سکھائے اس طرح کوشش کر کے مصباح کو صف اوّل کا پرچہ بنائیں ایسا پرچہ ہونا چاہئے کہ جس گھر میں جائے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے اور عورتیں اور بچیاں اسے یکساں دلچسپی سے پڑھیں۔ دوسری زبانوں کے مضامین کے ترجمے بھی دیئے جا سکتے ہیں لیکن اُس رسالہ کا نام ضرور لکھیں۔ دوسرا فرض آپ کا یہ ہے کہ اس کی خریداری بڑھائیں۔ اگر ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک مصباح جائے تو نمایاں خریداری ہو سکتی ہے ہر بہن جو مصباح کی خریدار ہے کم از کم ایک خریدار ضرور بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ سب مل کر رسالہ مصباح کو ترقی دیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مصباح مارچ 1980ء)

محترمہ سراج بی بی صاحبہ مرحومہ

لجنہ اماء اللہ کی ایک کارکن کی حیثیت سے تمام خواتین سراج بی بی مرحومہ سے واقف تھیں۔ آپ کی والدہ ہاجرہ بیگم مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود میں رہنے اور خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت سیدہ اُم وسیم مرحومہ کے گھر زیادہ وقت زندگی کا آپ نے گزارا ان کی دو ہی بیٹیاں تھیں۔ بڑی سراج بی بی صاحبہ اور چھوٹی عائشہ بیگم۔ سراج بی بی صاحبہ نے مڈل پاس کر کے دینیات کلاسز میں داخلہ لے لیا اور تین سالہ کورس پاس کرنے والا جو سب سے پہلا بیج تھا آپ اس میں شامل تھیں۔ آپ کی شادی عبداللہ صاحب ابن عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی سے ہوئی۔ ایک بچی پیدا ہوئی جو جلد وفات پاگئی۔ آپ نے اس کی وفات پر بڑے صبر وشکر سے کام لیا کچھ عرصہ بعد دوسری بچی اللہ تعالیٰ نے عطا کی جن کا نام شمس النساء ہے جو خواجہ برکت اللہ صاحب طاہر کی بیوی ہیں۔ 1944ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کو توجہ دلائی کہ وہ باقاعدہ دفتر قائم کریں۔ کلرک رکھیں تا باہر کی لجنات سے خط وکتابت صحیح رنگ میں ہو سکے تو اس پر سراج بی بی صاحبہ نے اپنے آپ کو اس کام کیلئے پیش کیا۔ لجنہ اماء اللہ کا فنڈ اس زمانہ میں بہت ہی کم تھا۔ صرف بیس روپے ماہوار لجنہ نے آپ کو پیش کئے اور آپ نے اسے قبول کر لیا۔ بہت محنت، خلوص سے کام کرتی رہیں۔ کوئی وقت مقرر نہ تھا اگر سارا دن بھی کام کرنا پڑتا تو کرتیں۔ 1947ء میں ہجرت ہوئی۔ لاہور آ کر عاجزہ نے سراج بی بی کو بُلانے کی درخواست دی۔ چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد وہ آ گئیں اور میرے اور حضرت سیدہ اُم داؤد احمد مرحومہ کے ساتھ مل کر رات دن کام میں لگی رہیں۔ ان دنوں زیادہ کام ہندوستان سے آنے والی خواتین اور گھرانوں کو کپڑے، بستر وغیرہ مہیا کرنا تھا۔ 1945ء سے لے کر 1979ء تک باوجود صحت بہت کمزور ہو جانے کے کام کرتی رہیں۔

6/اکتوبر 1979ء کو ان کا آپریشن فیصل آباد میں ہوا جب بھی کام سے فراغت کا ذکر آتا

یہی جواب دیتیں کہ اگر مجھے فارغ بھی کر دیا تب بھی یہیں دفتر ہی میں بیٹھی رہوں گی۔ پورے ایک سال کی علالت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ **اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا الیہِ رَاجِعُون۔**

میں لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے جلسہ میں شرکت کیلئے 5/ اکتوبر کو گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوگئی۔ واپس 6/ کو آئی تو ان کی تدفین ہو چکی تھی۔ مرحومہ میں بہت خصوصیات تھیں۔ بہت دیندار، نیک، عبادت گزار تھیں، احمدیت سے محبت تھی، خلافت سے بے انتہا عقیدت تھی، کسی قسم کا اعتراض برداشت نہ کر سکتی تھیں، خود بہت دعائیں کرنے والی تھیں، حافظہ اچھا تھا، لجنہ کے مرکز میں کام کرنے کی وجہ سے واقفیت بہت تھی۔ بیرون ربوہ سے آنے والی خواتین کو دفتر لجنہ کے عملہ میں سے سب سے زیادہ پہچانتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کی اکلوتی بیٹی کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مصباح نومبر 1980ء)

☆......☆......☆

محترمہ اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ مرحومہ

استانی جی مرحومہ کے متعلق میری سب سے پہلی یادداشت اندزاً سات یا آٹھ سال کی عمر کی ہے۔ میرے ابا جان مرحوم حضرت میر محمد اسماعیل صاحب سال میں ایک دفعہ چھٹی لے کر قادیان کچھ عرصہ گزارہ کرتے تھے میں غالباً تیسری جماعت میں پڑھتی تھی۔ حضرت ابا جان سب کو لے کر قادیان آئے اور مجھے سکول داخل کر دیا تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ قادیان کا سکول ان دنوں مدرسۃ البنات کہلاتا تھا۔ دو منزلہ عمارت تھی۔ استانی میمونہ صاحب پڑھایا کرتی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ بھی اسی کلاس میں تھیں۔ پہلے دن ہی استانی جی نے مجھے اپنے گھٹنہ پر بڑے پیار سے بٹھایا اور دوسرے گھٹنہ پر امۃ الحمید کو بٹھا لیا اور کہا کہ دونوں دوستی کر لو اور مل کر پڑھا کرو۔ ایک ڈیڑھ ماہ ہم قادیان رہ کر واپس چلے گئے۔ اس کے بعد مجھے اُستانی جی سے ملنا یاد نہیں۔ جلسہ سالانہ پر آتے بھی تو دور دور سے دیکھا ہوگا۔ 1932ء میں مَیں نے مڈل کا امتحان پاس کیا تو حضرت ابا جان نے مجھے رہتک سے قادیان بھجوا دیا تا میں اپنے نانا ابا مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کے گھر رہ کر گرلز ہائی سکول میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کروں اور سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کروں۔ قادیان کا سکول اس وقت ہائی ہو چکا تھا اور اس کی ہائی کلاسز چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم کے مکان میں جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے مکان کے بالکل ساتھ ہے میں جاری کی گئی تھیں۔ میرے لئے میری سب ہم جماعتیں نئی تھیں۔ میری دوستی جاتے ہی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی امۃ الودود اور استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی بیٹی صادقہ سے ہوگئی اور جب تک تعلیم جاری رہی سکول میں تینوں اکٹھے پڑھتے۔ صادقہ کی وجہ سے استانی جی کے گھر اکثر جاتی تھی اور وہ مجھ سے بیٹیوں کی طرح پیار کرتی تھیں۔ سکول میں طالبات کی تربیت میں سب سے زیادہ اور نمایاں کردار استانی جی کا تھا کسی کی ذراسی بھی بُری حرکت برداشت نہ کرسکتی

تھیں۔ اسی وقت ٹوک کر اصلاح کر دیتی تھیں۔ سکول میں ظہر کی باجماعت نماز استانی جی پڑھاتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے امتحانات نظارت تعلیم کی طرف سے ہوتے تھے تو استانی جی سب مڈل اور ہائی کی طالبات کو بٹھا کر کتاب پڑھایا کرتی تھیں اور جب نتیجہ نکلتا تو اُن کی پڑھائی ہوئی طالبات کے نمبر خود ان سے زیادہ ہوا کرتے تھے۔

قرآن مجید سے عشق تھا بہت خوش الحانی سے بلند آواز سے تلاوت فرمایا کرتی تھیں۔ مگر پڑھتے پڑھتے جذبات پر قابو نہ رہتا تھا آواز بھرا جایا کرتی تھی۔ سینکڑوں لڑکیوں کو آپ نے ناظرہ اور ترجمہ پڑھایا۔

جب مَیں نے تاریخ لجنہ مرتب کی تو استانی جی نے فرمایا کہ 1918ء میں مدرسۃ البنات خاں صاحب مولوی فرزند علی خاں صاحب مرحوم کے مکان میں منتقل ہوا اور اسی سال سے آپ نے اس سکول میں پڑھانا شروع کیا۔ مزید کہا کہ ۱۹۱۹ء سے لے کر آخر تک یعنی جب تک ان میں طاقت رہی انہوں نے ہر جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

1922ء میں حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی اور چودہ ممبرات سے ایک کاغذ پر ممبر بننے کے لئے دستخط کروائے گئے بارہویں نمبر پر آپ کا نام یوں درج ہے۔

(12) جناب میمونہ خاتون صوفیہ اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب

(احمدی خاتون سلسلۃ الجدید جلد نمبر 1 صفحہ 6)

جو عہد کام کرنے کا آپ نے 1922ء میں باندھا وہ آخر وقت تک نبھایا۔ صحت خراب ہونے کے باعث آپ کے پاس کوئی عہدہ نہ رہا مگر کوئی نہ کوئی کام کرتی ہی رہتیں۔ آنے جانے اور ملنے والیوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف ہی توجہ دلا دیتیں۔ یہ چودہ ممبرات بنیاد تھیں لجنہ کی اور گویا اسے پہلی مجلس عاملہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ہی عہدہ دار چنی گئیں۔ حضرت سیدہ اُم ناصر مرحومہ پہلی صدر اور حضرت سیدہ امۃ الحی پہلی سیکرٹری چنی گئیں اور استانی میمونہ صاحبہ کے ذمہ چندہ کی وصولی کا کام سپرد کیا گیا۔ گویا آپ سب سے پہلی سیکرٹری مال تھیں۔ 1961ء تک سیکرٹری مال رہیں۔ سیکرٹری مال کے علاوہ قادیان کے محلّہ دارالفضل میں بھی کام کیا ہے لجنہ مرکزیہ کی انسپکٹرس بھی رہیں۔ سٹور بھی چلایا ہے اور لجنہ مرکزیہ کی ہدایت کے متعلق لجنات

کے دورے بھی کئے ہیں۔خواتین کے جھگڑے ہونے پر بہت سے امور کے تصفیہ کے لئے بھی آپ کومقرر کیا جاتا رہا اور آپ بہت دانش مندی سے معاملات سلجھا دیا کرتی تھیں۔

بحیثیت سیکرٹری مال آپ کی گہری نظر ایک ایک پیسہ پر ہوتی تھی اور آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔جب کسی خرچ کا سوال لجنہ کے اجلاس میں پیش ہوتا آپ کومنوانے کیلئے خاصی بحث کرنی پڑتی تھی۔جلسوں کے ہنگامی کاموں میں آپ بہت کامیاب رہتی تھیں۔آواز بلند تھی اعلان کرنا اکثر آپ کے سپرد ہوتا تھا۔لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد بحیثیت لجنہ اماء اللہ پہلی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کی ممبرات پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کی حضرت مصلح موعود نے ڈالی جسے انہوں نے احسن طور پر نبھایا۔1922ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نائبہ منتظمہ سٹیج و جلسہ گاہ تھیں۔(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 85)

استانی جی کی ابتدائی تعلیم معلوم نہیں کیا تھی لیکن 14/مارچ 1925ء کو احمدی خواتین کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر اور اس غرض سے کہ اچھی استانیاں نصرت گرلز سکول کو میسر آئیں حضرت مصلح موعود نے مدرسۃ الخواتین جاری فرمایا جس میں خود حضور بھی تعلیم دیا کرتے تھے اس میں جو طالبات داخل ہوئیں ان میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کا نام گرامی بھی شامل تھا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 154)

استانی جی نے 1930ء میں مولوی کا امتحان پاس کیا معلوم ہوتا ہے کہ شروع سے ہی آپ اچھی تقریر کر لیتی تھیں کیونکہ مدرسۃ الخواتین کی رپورٹ بتاتی ہے کہ طالبات کو تقریری مشق کروانے کیلئے جو مجلس بنائی گئی آپ اس کی سیکرٹری منتخب ہوئیں۔(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 163)

1928ء کی مجلس مشاورت جو 6،7،8 اپریل کو منعقد ہوئی قادیان میں زنانہ ہوسٹل کھولنے کا معاملہ زیر بحث لایا گیا۔بہت سے احباب نے اس بحث میں حصہ لیا۔ان سب کی سن کر حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''یہ معاملہ جو اس وقت پیش ہے اس کا بہت بڑا تعلق عورتوں سے ہے اور میرے نزدیک وہ مستحق ہیں کہ ان کی رائے بھی ہم اس کے متعلق سُنیں ......اس خیال سے کہ انہیں یہ شکایت نہ ہو کہ انہیں بولنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔میں انہیں موقع دیتا ہوں اگر

کوئی بولنا چاہے تو بولے‘‘۔

چنانچہ حضور کی اجازت ملنے اور باہمی مشورہ کرنے کے بعد مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے عورتوں کی طرف سے رائے کا اظہار کیا۔ (تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 220، 221)

پھر دوسری بار 1929ء کی شوریٰ میں عورتوں کو حق نمائندگی ملنے کی تجویز زیر بحث لائی گئی اس موقع پر حضرت مصلح موعود نے پھر عورتوں کو بولنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ جو چاہیں بول سکتی ہیں اس پر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے حسب ذیل تقریر کی۔

سیدنا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں جب ہمارے لئے درس گاہیں اس لئے کھولی جا رہی ہیں کہ ہم علم حاصل کر کے تبلیغ اسلام کریں تو کیا یہ بات ہمارے لئے سدِّ راہ نہ ہوگی کہ قوم ہمارے لئے فیصلہ کر دے کہ عورتوں کو مجلس مشاورت کی نمائندگی کا حق حاصل نہیں جب ہم عورتوں کے سامنے اپنے خیالات پیش کریں گے تو وہ یہ جواب دیں گی کہ تمہارے مذہب نے تو تمہارے لئے مشورہ کا حق بھی نہیں رکھا اس لئے تمہاری بات ہم نہیں سنتیں‘‘۔ (تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 219)

جلسہ سالانہ کا جہاں تک ریکارڈ محفوظ ہے۔ سب سے پہلی تقریر آپ نے 1918ء کے جلسہ سالانہ پر کی تھی۔ (تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 230)

لجنہ اماء اللہ امرتسر نے اپنا سالانہ جلسہ 7 دسمبر 1929ء کو منعقد کیا جس میں قادیان سے استانی میمونہ صوفیہ صاحب بھی لیکچر دینے کیلئے گئیں۔ (تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 251)

1933ء سے قریباً ہر جلسہ سالانہ پر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تقریر کی۔ شروع 1935ء میں مخالفت کا زور تھا اور ہر طرف سے مخالفین فتنہ اور شرارت پھیلا رہے تھے۔ ہفتہ کے دن حضرت مصلح موعود عورتوں میں قرآنِ مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ درس کے دن عورتوں کا بہت ہجوم ہوتا تھا لجنہ نے فیصلہ کیا کہ حفاظت کے خیال سے ایسی عورتیں مقرر کی جائیں جو کسی اجنبی یا مشتبہ عورت کو قریب نہ بیٹھنے دیں۔ چنانچہ جن خواتین کو مقرر کیا ان میں سے ایک استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ بھی تھیں۔ اسی طرح درس القرآن جو حضرت مصلح موعود مستورات میں فرماتے

تھے اس کے نوٹ لینے کے لئے بھی جو خواتین مقرر کی گئیں ان میں سے ایک استانی جی مرحومہ بھی تھیں۔ 1935ء میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے لجنہ کے اجلاس میں یہ تحریک کی کہ نصرت گرلز سکول میں لڑکیوں کے وضو کرنے کا کوئی انتظام نہیں حوض اور ٹوٹیوں کیلئے لجنہ نے چندہ دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 357)

1936ء میں قادیان میں محلّہ وار لجنہ کا قیام ہوا اور مرکزی عہدیداروں میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ منتظمہ بیعت مقرر ہوئیں اور جب تک صحت رہی عورتوں کی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیعت کرنے کا انتظام ان کے ہی سپرد رہا نیز محلّہ دارالفضل کی سیکرٹری بھی مقرر ہوئیں۔

اسی سال حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے جلسہ میں تقریر فرمائی اور مستورات کو دستکاری سیکھنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ حضور کی ہدایات کے مطابق دستکاری کا کام بھی بڑے پیمانہ پر شروع کر دیا گیا۔ دستکاری کا کام حضرت سیّدہ اُم طاہر کی نگرانی میں ہوتا تھا سامان استانی میمونہ صاحبہ خرید کر لایا کرتی تھیں۔ یہ کام 1940ء تک جاری رہا۔

پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ شعبہ مال کا کام استانی جی کے سپرد تھا۔ علاوہ لجنہ کے چندوں کے تحریک جدید کا چندہ بھی آپ بڑے خلوص اور لگن سے جمع کیا کرتی تھیں اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اپنے محلّہ کی فہرست سب سے پہلے پیش کریں اور اضافہ کے ساتھ جس پر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید اور خود حضرت مصلح موعود کی طرف سے بارہا اظہار خوشنودی ہوا۔

1939ء میں خلافت جوبلی منائی گئی اس موقع پر جماعت احمدیہ کا جو جھنڈا بنا اس کا سوت جنہوں نے کاتا ان خوش قسمت بزرگ خواتین میں محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کا نام بھی ہے۔ 1939ء میں حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی وصولی کرنے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت واضح کرنے کیلئے اپنے خطبہ جمعہ 30/جون میں فرمایا کہ

''15/اگست کو تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں''

چنانچہ ہر جگہ لجنہ نے بھی جلسے کئے اور مرکزی لجنہ قادیان کے جلسہ میں جو 24/جولائی کو منعقد ہوا استانی میمونہ صوفیہ نے تقریر کی اور اپنے پُر جوش انداز میں بہنوں کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی

طرف توجہ دلائی۔(الفضل 26/جولائی 1939ء)

خلافت جوبلی کے موقعہ پر جب مستورات کے جلسہ میں حضرت مصلح موعود نے تشریف لا کرجھنڈا لہرایا تو استانی جی صاحبہ نے عورتوں میں نعرے لگوائے۔یکم مارچ 1940ءکولجنہ اماءاللہ قادیان نے نور ہسپتال قادیان کے لئے چندہ جمع کرنے کیلئے جلسہ کیا جس میں استانی میمونہ صاحبہ نے چندہ کی تحریک کی۔

1942ء میں حضرت سیدہ اُم طاہر مرحومہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں تو نئی مجلس عاملہ میں بھی آپ سیکرٹری مال مقرر ہوئیں۔(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 496)

نیز محلّہ دارالفضل کی لجنہ کی صدر بھی۔

1944ء میں حضرت مصلح موعود نے جماعت سے سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کا مطالبہ فرمایا چند گھنٹوں کے اندر قادیان کے اصحاب نے 40 لاکھ روپے کی جائیدادیں وقف کر دیں۔ان وقف کرنے والیوں میں استانی جی بھی شامل تھیں۔آپ نے اپنے ذاتی مکان کا 4/3 حصہ وقف کر دیا۔

1946ء میں الیکشن کے سلسلہ میں تعلیم بالغاں کی مہم شروع کی گئی اور کوشش کی گئی کہ قادیان کی ہر احمدی عورت خواندہ ہو جائے اس سلسلہ میں بھی استانی میمونہ صاحبہ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔حضرت سیدہ اُم داؤد کی زیرنگرانی قادیان اور اس کے گردونواح میں دَورے کئے۔پڑھنا لکھنا سکھایا اور کام کی نگرانی کی۔

جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کے علاوہ 1944ء کے بعد سے ہر سال جلسہ مصلح موعود میں بھی آپ تقریر فرمایا کرتی تھیں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک اجلاس میں تو آپ تلاوت قرآن کریم ضرور کرتی تھیں۔اسی طرح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، یوم خلافت کے جلسوں میں بھی اور لجنہ کے تربیتی جلسوں میں بھی آپ کی تقریر ضرور ہوتی تھی۔

1947ء میں ملک تقسیم ہوا قادیان سے ہجرت کر کے احمدی پاکستان پہنچے مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی بیٹی ان دنوں کراچی تھیں آپ قادیان سے آ کر اپنی بیٹی کے پاس کراچی تشریف لے گئیں اور لجنہ کراچی کی تنظیم کی،مُلک کی تقسیم کی وجہ سے ہندوستان کے مختلف علاقوں

سے احمدی بھی ہجرت کر کے کراچی پہنچے تھے اور وہاں احمدی خواتین کی تعداد پہلے سے نمایاں زیادہ ہوچکی تھی۔ چنانچہ 17/ستمبر 1947ء کو ایک جلسہ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر ہوا اس میں نئے انتخابات ہوئے۔ محترمہ استانی میمونہ صاحبہ کو صدر منتخب کیا گیا اور محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نائب صدر مقرر ہوئیں۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ چونکہ عارضی طور پر کراچی میں مقیم تھیں اس لئے استانی جی کی نگرانی میں بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نے کام سیکھا اور استانی جی صاحبہ نے نہایت شفقت سے لجنہ کراچی کی تربیت اور راہ نمائی فرمائی۔ (تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 45)

20/فروری 1948ء کو لجنہ کراچی نے زیر صدارت محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔

چند ماہ بعد نصرت گرلز سکول کا لاہور رتن باغ میں چھوٹے پیمانہ پر اجراء کر دیا گیا اور پھر ربوہ کی زمین خریدنے پر 25/اپریل 1949ء کو ربوہ میں کچی عمارت میں سکول جاری ہو گیا تو استانی جی صاحبہ کراچی سے تعلیم دینے کیلئے پھر حاضر ہو گئیں۔ چنانچہ 1949ء کی جو مجلس عاملہ مرکزیہ بنائی گئی اس میں پھر استانی میمونہ صاحبہ سیکرٹری مال مقرر کی گئیں اور 1961ء تک اسی عہدہ پر رہیں۔ اس کے بعد آپ کو محاسبہ کا عہدہ دیا گیا جس میں آپ نے 1961ء سے 1963ء تک کام کیا۔ 20/فروری 1949ء کو لاہور میں جلسہ مصلح موعود بہت بڑے پیمانہ پر منعقد کیا گیا اس وقت تک استانی جی صاحبہ لاہور آ چکی تھیں اور اس جلسہ میں آپ نے بھی تلاوت قرآن کریم کی۔ ربوہ آباد ہونے پر وہ خواتین جن کے خاوند قادیان میں تھے ان کے لئے دارالخواتین کا انتظام کیا گیا اس کی نگرانی جن خواتین نے کی ان میں بھی استانی جی کا نام شامل ہے۔

31/مئی 1950ء کو لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی بنیاد رکھی گئی لجنہ اماء اللہ کی کارکنات نے بھی بنیاد میں دعا کے ساتھ اینٹیں رکھیں مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بھی صحابیہ اور کارکن لجنہ ہونے کی حیثیت میں ایک اینٹ رکھی۔

25/مئی 1950ء لجنہ مرکزیہ کی طرف سے لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کا دورہ کیا گیا۔ عاجزہ

کے ساتھ استانی جی بھی تشریف لے گئیں۔ بیت الذکر احمدیہ فیصل آباد میں لجنہ کا جلسہ ہوا۔ آپ نے بھی تقریر کی۔ 1951ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مختلف شہروں میں اپنے وفود بھجوائے ہر وفد میں استانی میمونہ صاحبہ شامل تھیں۔ آپ نے وہاں جا کر عورتوں سے خطاب بھی کیا اور تبادلۂ خیالات بھی۔

12 / جولائی 1954ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے کپاس کی تین بوریاں لجنہ مرکزیہ کے سپرد کی گئیں تا کہ ایک اور لوائے احمدیت کی تیاری کیلئے اس میں سے بنولے الگ کریں اور روئی الگ۔ یہ کپاس ڈیڑھ من تھی چنانچہ محترمہ بھابھی زینب صاحبہ مرحومہ کی نگرانی میں بیس بزرگ خواتین نے انہیں بیلا۔ جن میں سے ایک استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ بھی تھیں۔
(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 373)

23 / مئی 1956ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ چونکہ محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ نصرت گرلز سکول سے ریٹائرڈ ہوگئی ہیں اس لئے انہیں لجنہ مرکزیہ کی انسپکٹرس کے عہدہ پر باقاعدہ تنخواہ دار کارکن کی حیثیت سے مقرر کیا جائے چنانچہ اس عہدہ پر ان کا تقرر عمل میں لایا گیا اور محترمہ استانی صاحبہ موصوفہ انسپکٹرس کی حیثیت سے مختلف مقامات کی لجنات کے معائنہ اور دورہ کیلئے تشریف لے جانے لگیں۔ اپنے دورہ میں وہ نئی لجنات بھی قائم کرتی تھیں۔

30 / ستمبر کو آپ نے ضلع گجرات کا دورہ کیا بارہ مقامات پر گئیں اور سات جگہ لجنہ کی تنظیم قائم کی۔ 22 / نومبر 1956ء کو کراچی لجنہ کا دورہ کرنے اور ان کے پہلے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بطور نمائندہ تشریف لے گئیں اس کے علاوہ سرگودھا کے بعض دیہات کا بھی آپ نے دورہ کیا۔ (تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 424)

2 / دسمبر 1956ء کو لجنہ اماء اللہ کراچی کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بطور مرکزی نمائندہ اس جلسہ میں شرکت کی۔

19 / اکتوبر 1956ء کو حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام نصرت جنرل سٹور کا افتتاح فرمایا۔ یہ سٹور کامیابی کے ساتھ مکرمہ استانی میمونہ صاحبہ چلاتی رہیں اور ہر سال معقول منافع حصہ داران میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ ان کی صحت کی خرابی کے باعث یہ سٹور

1972ء میں بند کر دیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کراچی کے دوسرے سالانہ جلسہ میں جو 17 ر نومبر 1957ء کو منعقد ہوا محترمہ استانی جی صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بطور نمائندہ شریک ہوئیں۔ خطاب بھی فرمایا اور انعامات، سندات بھی تقسیم کیں۔ پھر ماہ نومبر 1958ء میں لجنہ اماء اللہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں آپ نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ کئی دن ٹھہر کر لجنہ کراچی کے حلقہ جات کا دورہ کیا حسابات کی چیکنگ کی اور ان کی تنظیم کے سلسلہ میں بڑی محنت سے کام کیا۔

1958ء میں لجنہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو تعلیم القرآن کلاس لگائی گئی اس کی طالبات کو محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بھی پڑھایا۔ اسی طرح 1959ء اور 1960ء کی منعقدہ کلاسوں میں بھی۔ 1958ء میں آپ نے ضلع سرگودھا، ضلع فیصل آباد، ضلع گوجرانوالہ، ضلع جہلم، ضلع جھنگ، ضلع سیالکوٹ، ضلع ساہیوال اور صوبہ سندھ کی 43 لجنات کا دورہ کیا۔ 1959ء میں آپ نے 27 مقامات کے دورے کئے حسابات چیک کئے۔ حسابات رکھنے کا طریقہ سکھایا اور اپنی تقریروں سے ان لجنات میں مزید بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔

25 ر اکتوبر 1959ء کو نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے سٹاف نے محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کو الوداعی پارٹی دی اور اس میں اجتماع پر آئی ہوئی بیرونی نمائندوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ چائے کے بعد سٹاف کی طرف سے استانی جی کی خدمت میں سپاس نامہ اور ایک سونے کی انگوٹھی بطور تحفہ پیش کی گئی۔ استانی جی صاحبہ مرحومہ نے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے سکول کے ساتھ مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ 1960ء میں آپ نے 27 لجنات کا دورہ کیا۔ 2 نومبر 1961ء کو آپ کراچی کے دورہ پر تشریف لے گئیں۔ 5 ر نومبر کو ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت کی اور ناصرات الاحمدیہ کراچی سے خطاب فرمایا۔ 12 ر نومبر کو لجنہ اماء اللہ کراچی کے اجتماع میں شرکت کی۔ (تاریخ لجنہ جلد سوم صفحہ 81)

اکتوبر 1961ء میں لجنہ اماء اللہ پشاور کے سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی۔ وہاں خطاب فرماتے ہوئے آپ نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت اپنی اور دوسروں کی تربیت، قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور سکھانے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ کراچی اور پشاور کے علاوہ کئی

اور مقامات کے بھی اس سال دورے کئے۔ 1961ء میں منعقدہ تعلیم القرآن کلاس میں بھی آپ نے طالبات کو پڑھایا۔1962ء میں عاجزہ کے ساتھ استانی جی صاحبہ لاہور اور فیصل آباد تشریف لے گئیں۔ جون 1962ء میں لجنہ لاہور نے تربیتی کلاس منعقد کی تو مرکز سے استانی جی کو بھی دیگر نمائندگان کے ساتھ بھجوایا گیا آپ نے کلاس میں تقاریر بھی کیں اور عہدہ داران لجنہ لاہور کے ساتھ لاہور کے حلقہ جات کے دورے بھی کئے۔اس کے علاوہ دورانِ سال کئی اور لجنات میں بھی تشریف لے گئیں۔

1963ء میں بھی آپ نے بہت سے مقامات کے دورے کئے۔

1964ء میں آپ نے چند مقامات کا دورہ کیا۔اب آپ کی صحت کمزور رہنے لگی تھی اس لئے دفتر میں بیٹھ کر حساب کی پڑتال کر لیا کرتی تھیں یا سٹور آپ کے ذمہ تھا۔آپ کی کمزور صحت کی وجہ سے لجنہ مرکزیہ نے 1965ء میں مرد انسپکٹر رکھا۔دورے کروائے مگر وہ فائدہ حاصل نہ ہوسکا جو استانی جی کے دوروں کے نتیجہ میں ہوتا تھا کیونکہ عورتوں کے مسائل کو ایک عورت سمجھ سکتی ہے لیکن پھر بھی وقتاً فوقتاً آپ کے دوروں کا سلسلہ جاری رہا۔1965ء میں بھی آپ نے متعدد مقامات کے دورے کئے۔ 1965ء کی تعلیم القرآن کلاس میں بھی طالبات کو آپ نے پڑھایا۔اسی سال خواتین کو دینی علم سکھانے کیلئے بھی ایک کلاس کا انعقاد کیا گیا اس میں بھی استانی جی نے تعلیم دی۔

1966ء میں عاجزہ کے ساتھ استانی جی صاحبہ چک نمبر 9 پنیار شمالی کے جلسہ میں شمولیت کیلئے گئیں۔ نیز 1966ء میں لجنہ فیصل آباد کی تربیتی کلاس میں آپ نے شرکت کی جس کی اختتامی تقریب میں عاجزہ نے بھی شمولیت کی۔

پیچھے ذکر کیا جا چکا ہے کہ لوائے احمدیت کا کپڑا بنانے کیلئے بزرگ خواتین نے روئی کو صاف کیا۔1966ء میں جب اس روئی سے کپڑا بنا گیا تو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرانتظام جن بزرگ خواتین سے سلوایا ان میں استانی جی بھی شامل تھیں۔اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نے ظہرانہ کا انتظام بھی کیا۔حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بھی شمولیت فرمائی۔

1967ء میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے شیخو پورہ، سانگلہ ہل اور چند اور ضلع شیخو پورہ کی لجنات کا دورہ کیا۔ 1969ء میں بھی آپ نے ضلع سرگودھا کی چند لجنات کا دورہ کیا اور اپنی نگرانی میں انتخاب کروایا۔ 1970ء میں آپ نے چنیوٹ جا کر ان کی لجنہ کے عہدہ داروں کا انتخاب اپنی نگرانی میں کروایا۔ 1971ء میں آپ نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کا دورہ کیا۔ 1972ء میں لجنہ مرکزیہ نے لجنہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر جشن منایا اور فیصلہ کیا گیا کہ جن کارکنات نے دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ کام کیا انہیں سند خوشنودی عطا کی جائے۔ چنانچہ جن کارکنات کو سندات دی گئیں ان میں سرِ فہرست آپ کا نام تھا۔

پیچھے ذکر کیا جا چکا ہے کہ لوائے احمدیت کے لئے کپڑا سیا تھا اس کی کچھ سلائی رہتی تھی۔ چنانچہ 16ر دسمبر 1972ء کو عاجزہ کی زیرِ نگرانی میں چھ بزرگ خواتین نے مل کر وہ سلائی کی جن میں استانی میمونہ صاحبہ شامل تھیں۔

3ر مارچ 1974ء کو لجنہ سیالکوٹ نے اپنے قیام پر پچاس برس پورے ہونے کی خوشی میں ایک خاص تقریب منعقد کی جس میں آپ بھی شامل ہوئیں۔

سٹور بند ہونے کے بعد استانی جی کی سرگرمیاں یقیناً کم ہو گئی تھیں صحت کمزور تھی مگر آپ صبح کا وقت دفتر میں ہی گزارا کرتیں بچیوں کو قرآن مجید پڑھا دیتیں۔ ربوہ کے جلسے اکثر آپ کی صدارت میں ہوتے۔ 1974ء میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جلسہ پیشگوئی مصلح موعود آپ کی صدارت میں ہی ہوا۔ آپ نے ساری عمر لجنہ کی خدمت میں گزاری آپ کا دل نہیں چاہتا تھا کہ وہاں سے جائیں بیماری کی وجہ سے مجبوراً چھوڑنا پڑا۔

اوپر جن خدمات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ خدمت خلق کے کاموں میں آپ نے بھرپور حصہ لیا کسی کے متعلق معلوم ہوتا کہ وہ ضرورت مند ہے اس کے لئے صاحب استطاعت لوگوں کو تحریک کر کے اس کی مدد کر دیتیں۔ مستحقین کیلئے لجنہ نے لحاف بنانے ہوتے یا عید کے موقع پر کپڑے تقسیم کرنے ہوتے کپڑا خرید کر لانا جب تک آپ چلنے پھرنے کے قابل رہیں آپ کی ذمہ داری تھی۔

2ر جنوری 1900ء کو آپ پیدا ہوئیں اور 19ر جون 1980ء کو قریباً 80 سال کی عمر میں

ایک بھرپور زندگی گزار کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں بجا طور پر ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے وَمِنۡهُمۡ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور سادگی، غیرت دینی، عبادت گزاری، ہمدردی خلق کا جو جذبہ آپ کے دل میں تھا وہ سب احمدی مستورات کے دلوں میں پیدا کرے۔ اپنا مضمون ختم کرنے سے قبل آپ کے کردار اور اخلاق کے متعلق بھی چند باتیں درج کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ آپ بہت عبادت گزار، شب بیدار اور بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ جوانی میں بیوہ ہوئیں، اپنی محنت سے کما کر اپنے اخراجات پورے کئے کبھی کسی سے مدد لینا گوارا نہ تھا۔ اولاد کی نیک تربیت کی ایک بیٹا ہونے کے باوجود اسے دین کی خاطر وقف کیا۔ خلافت کا بے انتہا احترام تھا کوئی اعتراض برداشت نہ کر سکتی تھیں بڑی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزاری۔ مردانہ وار ساری مشکلات کا مقابلہ کیا اور حقیقت میں وہ کام کئے جو ایک مرد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اچھا حافظہ عطا فرمایا تھا جب میں نے تاریخ لجنہ مرتب کرنی شروع کی تو ابتدائی چودہ ناموں کا یقینی طور پر پتہ نہیں چل رہا تھا۔ پرانی ممبرات بہت سی وفات پا چکی تھیں میں نے استانی سکینہ صاحبہ، استانی مریم صاحبہ اور بہت سی ممبرات سے ناموں کی تفصیل پوچھی تلاش کرنے پر رسالہ احمدی خاتون سے جو حضرت عرفانی صاحب شائع فرمایا کرتے تھے وہ نام مل گئے تو سب سے زیادہ صحیح نام وہ تھے جو استانی میمونہ صاحبہ نے اپنے حافظہ کی مدد سے بتائے تھے۔ قرآن مجید کثرت سے پڑھتی تھیں۔ آخر عمر میں قرآن مجید کا اکثر حصہ حفظ ہو چکا تھا۔ قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ تھا غرضیکہ مومنانہ شان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا اور ان کی قربانیاں بھی۔

اللہ تعالیٰ سب احمدی بہنوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی روح پر بے شمار فضلوں کی بارش فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1980ء جنوری 1981ء)

☆......☆......☆

مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ کلرک ماہنامہ مصباح کی وفات

30/جنوری 1982ء کی صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ایک دیرینہ کارکن امۃ الحکیم صاحبہ دل کا حملہ ہونے سے اچانک وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد مکرم عبدالحکیم صاحب چیمہ اصحاب حضرت اقدس میں سے تھے۔ ہجرت سے قبل آپ کی شادی ملک نواب خان سے ہوئی جو ریلوے ہسپتال میں ڈسپنسر تھے۔ دو بچیاں پیدا ہوئیں ہجرت کے چند ماہ بعد 1948ء میں آپ کے خاوند کی وفات ہو گئی۔

رسالہ مصباح گو 1926ء سے جاری ہوا تھا اور 1947ء میں لجنہ اماء اللہ کی زیرنگرانی دے دیا گیا تھا لیکن ہجرت اور نقل مکانی کے باعث پاکستان آ کر فوری طور پر جاری نہ کیا جا سکا۔ ربوہ میں دفتر منتقل ہونے کے بعد اپریل 1950ء سے مصباح جاری ہو گیا اس وقت دفتر مصباح کے لئے ایک کلرک کی ضرورت پڑی تو امۃ الحکیم صاحبہ نے درخواست دی کہ نہ میری تعلیم زیادہ ہے نہ تجربہ لیکن جس طرح آپ کام سکھائیں گی کرنے کی کوشش کروں گی بہرحال ان کو رکھ لیا گیا اس سال انہوں نے فرلو (رخصت قبل از ریٹائرمنٹ) کی درخواست دی اور اس کے ختم ہونے پر انہوں نے ریٹائر ہونا تھا کہ 30/جنوری کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔

ساری جوانی بڑی پاکیزگی کے ساتھ اپنی بچیوں کی تعلیم و تربیت میں گزاری۔ دونوں بچیوں کو اعلیٰ تعلیم ایم اے تک دلوائی ان کی شادیاں کیں اور سب کچھ اپنی محنت سے کیا۔ دفتر میں کام کرتے کرتے حساب کتاب پر اچھا عبور حاصل ہو گیا تھا اور اگر دفتر دیر سے پہنچتیں تو دفتر کے وقت کے بعد یا گھر جا کر کام کو پورا کر لیتی تھیں۔ 1950ء سے وفات تک مصباح کا حساب، پرچہ کی ترسیل، انفرادی حساب رکھنا (ہر خریدار کا) یہ سب ان کے ہی ذمہ تھا۔ کچھ عرصے سے

صحت خراب ہو رہی تھی لیکن کام چھوڑ نا نہ چاہتی تھیں ۔ وفات کے وقت عمر 59 سال تھی ۔ قریباً 32 سال لجنہ اماء اللہ کی خدمت سرانجام دی ۔ پورے خلوص اور ہمت سے کام کیا ۔

قریباً ایک سال سے کام بڑھ جانے کی وجہ سے عملہ دفتر مصباح میں دوسری کلرک کا اضافہ کیا گیا ورنہ اب تک سارا دفتری کام انہیں کے سپرد رہا ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی بیٹیوں اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین

(ماہنامہ مصباح فروری 1982ء)

☆......☆......☆

سیدہ منصورہ بیگم نور اللہ مرقدھا

شاندار زندگی۔شاندار موت

اللہ تعالیٰ کی بشارات

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو جب دوسری شادی کی بشارت دی تو بتایا کہ آپ کے ذریعہ ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالی جائے گی اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

''تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا''۔

(اشتہار 20/فروری 1882ء)

انہیں خواتین مبارکہ میں سے ایک سیدہ منصورہ بیگم بھی تھیں جو 27/ستمبر 1911ء کو پیدا ہوئیں اور اس فانی دنیا میں اپنے فرائض احسن طور پر ادا کر کے 3، 4/دسمبر 1981ء کی درمیانی شب ساڑھے آٹھ بجے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ **انا للّٰہ و انا الیہ راجعون**

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم نور اللہ مرقدہا کی پہلی نواسی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی دختر تھیں۔آپ کا نام قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے رکھا تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت اقدس کی مبشر اولاد میں سے تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''**تنشّاءُ فی الحلیۃ**'' وہ زیورات میں نشوونما پائے گی۔(حقیقۃ الوحی)

اسی طرح آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:۔

''مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی اے جنہیں مصیبت پائی'' (الحکم جلد 7 نمبر 21)

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے شیعیت سے نکل کر احمدیت کو قبول کیا اور تمام رسوم کو چھوڑ کر ایک باوفا اور باصفا انسان کا نمونہ پیش کیا۔ ایمان اور عمل میں جلد جلد ترقی کرتے ہوئے جماعت میں بہت بڑا مقام حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں ان کو حجۃ اللہ قرار دیا۔ کشفی طور پر حضرت اقدس کو آپ کی گردن اونچی دکھائی گئی جو عزت اور اقبال مندی کی دلیل تھی۔

(مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب 1891ء)

ظاہر ہے کہ ایسے نیک اور مقدس ماں باپ کی گود میں پروان چڑھنے والی بچی خود کتنی نیک اور سعادت مند ہوگی۔ 23 سال اپنے میکے میں نازونعمت کی زندگی گزاری۔ 6/اگست 1934ء کو حضرت مصلح موعود کی پہلی بہو کی حیثیت سے دارالمسیح میں قدم رکھا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک خواب

1973ء میں مَیں نے چاہا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حالات قلمبند کروں اس سلسلہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کیلئے ان کے پاس جانا شروع کیا بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے وہ کتاب جو میں تقریباً مرتب کر چکی ہوں شائع نہیں ہوسکی دعا کریں اس سال شائع کرسکوں۔ میں نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے سوال کیا کہ بہت سے اہم واقعات خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کئے منصورہ بیگم کی شادی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے ہوئی جنہوں نے اپنے وقت پر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر بننا تھا کیا اس شادی کے سلسلہ میں بھی آپ نے کوئی خواب دیکھا تھا فرمایا کہ

''جب منصورہ حمل میں تھی خواب میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے فرمایا کہ تمہاری بیٹی ہوگی اس کی شادی محمود کے بیٹے سے کرنا''۔

خطبہ نکاح

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے نکاح کا اعلان 2/جولائی 1934ء بروز دوشنبہ سیدہ منصورہ بیگم سے حضرت مصلح موعود نے کیا۔ آپ کے ساتھ ہی صاحبزادی ناصرہ بیگم کا نکاح بھی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ ہوا تھا۔ اس مبارک تقریب میں آپ نے ایک نہایت عارفانہ لطیف خطبہ دیا جس میں حضرت اقدس کی اولاد کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''میں آج اس امانت اور ذمہ داری کو ادا کرتا ہوں اور آج ان تمام افراد کو جو رجل فارس کی اولاد میں سے ہیں ......اس فارسی النسل موعود کی اولاد دنیا کے لالچوں حرصوں اور ترقیات کو چھوڑ کر صرف ایک کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے گی اور وہ کام یہ ہے کہ دنیا میں دین کا جھنڈا بلند کیا جائے ایمان کو ثریا سے واپس لایا جائے اور مخلوق کو آستانہ خدا پر گرایا جائے یہ امید ہے......اب میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔خواہ میری اولاد ہو یا میرے بھائیوں کی وہ اپنے دلوں میں غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں کہ اس آواز کے بعد ان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے''۔(روزنامہ الفضل 26 راگست 1934ء)

حضرت مصلح موعود نے اس موقعہ پر مغربی تقلید سے منع کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ہم اور مغربیت ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے یا ہم زندہ رہیں گے یا مغربیت زندہ رہے گی''۔

حضور نے فرمایا:۔

''حضرت......کی اولاد میں سے اگر کوئی شخص مغربیت کی نقل کا ذرا بھی مادہ اپنے اندر رکھتا ہے تو وہ......کا حقیقی بیٹا نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس نے اس آواز کو نہیں سنا جسے پھیلانے کیلئے......مبعوث ہوئے......پس یہی نہیں کہ تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم مغربیت سے علیحدہ رہو گے تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم دین کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھو گے تم سے امید کی جاتی ہے کہ تم نوع انسان کے خیر خواہ رہو گے''۔

خدا تعالیٰ شاہد ہے اور منصورہ بیگم کی ساری زندگی بتاتی ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں گزاری جن کی طرف ان کے نکاح کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی تھی۔

تقریب شادی

آپ کی بارات 4 راگست کو مالیر کوٹلہ گئی حضرت مصلح موعود 5 راگست کو بحیثیت ماموں شرکت کیلئے بذریعہ کار تشریف لے گئے۔6 راگست بروز دوشنبہ برات مالیر کوٹلہ سے واپس قادیان پہنچی۔حضرت مصلح موعود پہلے ہی واپس پہنچ چکے تھے

آپ نے سٹیشن پر استقبال کیا اور بارات کے ساتھ احمدیہ چوک پہنچے جہاں بیت مبارک میں تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

8/اگست کو حضرت مصلح موعود نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ نہایت وسیع پیمانہ پر کی۔ شادی کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی حضرت صاحبزادہ ناصر احمد صاحب تکمیل تعلیم کی غرض سے 6/ستمبر 1934ء کو عازم انگلستان ہوئے۔

حضرت اماں جان نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بیٹا بنایا ہوا تھا ان الٰہی بشارتوں کے مطابق کہ مبارک کا بدل دیا جائے گا حضرت اماں جان اس کا اظہار بھی فرمایا کرتی تھیں۔ آپ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رہائش کے لئے محلّہ دارالانوار قادیان میں ایک کوٹھی تعمیر کروائی تھی جو ''النصرت'' کے نام سے موسوم تھی شادی کے بعد آپ کی رہائش وہاں ہی رہی۔

شادی کے بعد کی زندگی

شادی کے بعد جلد ہی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب انگلستان روانہ ہوگئے۔ یقیناً ایک نئی دلہن نے آپ کی جدائی بہت زیادہ محسوس کی ہوگی مگر کسی قسم کا اظہار نہ کیا اور ایک واقف زندگی کی بیوی ہونے کی حیثیت سے بہترین نمونہ دکھایا۔ 1936ء میں چند ماہ کے لئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب واپس قادیان تشریف لائے اور پھر تکمیل تعلیم کے لئے چلے گئے اور 1938ء میں واپسی ہوئی۔ یہ سارا زمانہ آپ نے بڑے تحمل اور صبر کے ساتھ گزارا۔ صحت پر اثر ضرور پڑا لیکن آپ کی طرف سے اظہار نہیں ہوا اور اپنے عظیم شوہر کے ساتھ قربانی میں شریک رہیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی واپسی کے بعد آپ ان کی ہر ذمہ داری میں برابر کی شریک رہیں۔ گھر کی ذمہ داری، خود ان کا خیال، بچوں کی تربیت، مہمان نوازی۔ یہ سب ذمہ داریاں احسن طریق سے ادا کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سالانہ پر مقرر شدہ ڈیوٹی باقاعدگی سے دیا کرتی تھیں۔

اپنے ماں باپ کی بہت پیاری بیٹی تھیں۔ بہن بھائیوں کی بہت عزیز بہن تھی۔ حضرت اماں جان کی طرف سے تو دوہری محبت ملی بحیثیت نواسی کے اور پھر حضرت مرزا ناصر احمد کی بیوی ہونے کی

حیثیت سے۔ حضرت مصلح موعود بہت محبت فرماتے تھے اور وہ بھی اپنے ماموں جان سے خاصی بے تکلف تھیں۔ ان کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ جب اپنی کوٹھی سے دارالمسیح آتیں اکثر ان کے لئے کچھ نہ کچھ پکا کر لایا کرتی تھیں یا حضرت اماں جان کے گھر آکر رہتیں تو کوئی نہ کوئی چیز ضرور تیار کر دیتیں جسے حضرت مصلح موعود بہت خوشی سے کھاتے ایک دو دفعہ اپنے ہاتھ سے سویٹر بھی بُن کر دیئے۔ اغلباً 1944ء میں آپ بیمار ہوگئی تھیں امۃ الحلیم کی پیدائش کے بعد حضرت مصلح موعود نے ان کو بغرض علاج دہلی بھیجا علاج لمبا چلا تو منصورہ بیگم کو بہت احساس تھا کہ ماموں جان پر بہت بوجھ میری وجہ سے پڑ رہا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایت ہے کہ انہوں نے لکھا کہ آپ پر اتنا خرچ میری وجہ سے پڑ رہا ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے تو انہوں نے منصورہ ربیگم کو لکھا کہ تمہاری جان سے زیادہ مجھے روپیہ عزیز نہیں ہے تم ہزاروں کا کہتی ہو اگر ایک لاکھ بھی علاج پر خرچ ہو جائے تمہاری صحت کی خاطر مجھے پرواہ نہیں۔ بہت پیار کرنے والی بھاوج ثابت ہوئیں سب دیوروں نندوں سے بہن بھائیوں سے بڑھ کر سلوک کیا حضرت مصلح موعود کی سب بیویوں سے بہت عزت ومحبت سے پیش آتی تھیں۔ سب سے اچھا تعلق رکھا میں تو اکثر ان سے کہتی تھی میرا اور آپ کا خالہ کا رشتہ ہے اور آپ کی امی جان سے مجھے بہت پیار رہے یہی قائم رہنے دیں ہنستی تھیں اور کہتی تھیں خالہ ہی سمجھتی ہوں تبھی تو بچوں سے آپ کو دادی خالہ کہلوایا ہے بڑی ہی محبت کرنے والی ماں تھیں اپنے بچوں کو کبھی نوکر پر نہیں چھوڑا خود سارے کام کئے بہترین تربیت کی اور یہی خواہش تھی کہ سلسلہ کی خدمت کریں۔ ان کے دل میں ہمیشہ احمدیت اور جماعت کی محبت کا جذبہ پیدا کیا بچوں کی شادیاں ہوئیں تو ایک مثالی ساس ثابت ہوئیں۔ اپنی بہوؤں سے بیٹیوں سے زیادہ پیار کیا ان پر اعتماد کیا جس کے نتیجہ میں ان کو بھی اپنی ماؤں سے بڑھ کر ان سے پیار تھا اور ہے۔

قابل رشک زندگی

آپ نے قابل رشک زندگی گزاری اور ہر ذمہ داری کو سنوار کر ادا کیا۔ سنوار کر نماز پڑھنے والی کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی بہت دعائیں کرنے والی تھیں اور ان امور کی طرف اپنی تقاریر میں مستورات اور بچیوں کو توجہ بھی بہت دلایا کرتی تھیں آخری تقریر جو آپ نے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع 1981ء کے موقعہ

پر کی اس میں خصوصیت سے نئی نسل کو ذکر الٰہی کثرت سے کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ہماری چچی جان مرحومہ (حضرت سیدہ اُم داؤد صاحبہ) فرمایا کرتی تھیں مجھے منصورہ کی یہ بات بہت پسند ہے کہ نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر خوب عطر لگا کر صاف جانماز بچھا کر نماز کیلئے کھڑی ہو جاتی ہے صدقہ کثرت سے دیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا مقام عطا فرمایا عزت دی لیکن کسی قسم کا تکبر یا ریاء نہیں پایا جاتا تھا۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ہوئے تو آئندہ ذمہ داریوں کے خیال سے آپ تقریباً بیمار پڑ گئیں اُٹھا ہی نہیں جاتا تھا بہت رورو کر دعائیں کیں ان دنوں۔ اور پھر ساری جماعت نے مشاہدہ کیا کہ وہ یکسر بدل گئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں کے اُٹھانے کیلئے پوری طرح تیار کرلیا اور پوری طرح نبھایا۔ بہت بلند حوصلہ تھیں، کوہ وقار تھیں اور ایثار مجسم۔ حضرت مصلح موعود کے گھر کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ آپ ان پر بہت اعتماد کرتے تھے ہجرت کے بعد جب لاہور میں سب اکٹھے رہتے تھے آپ باہر تشریف لے جاتے تو گھر کا انتظام منصورہ بیگم کے سپرد ہی کر جاتے۔ حضرت مصلح موعود جب ربوہ مستقل طور پر تشریف لے آئے ابھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالج کی وجہ سے لاہور میں ہی قیام پذیر تھے آپ جب بھی لاہور جاتے تو ان کے پاس ہی قیام فرماتے اور وہ دل کھول کر سب کی مہمان نوازی کرتیں اور ہر ممکن خیال رکھتیں۔

آپ کے اخلاق کا سب سے بڑا پہلو توکل علی اللہ اور صبر و رضا کا پہلو تھا۔ شادی ہوتے ہی ایک ماہ کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تعلیم کی خاطر انگلستان تشریف لے گئے۔ ایک نئی نویلی دلہن کیلئے یہ جدائی بہت تکلیف دہ تھی لیکن آپ نے اس کا اظہار نہ ہونے دیا۔ انس احمد کی پیدائش بھی آپ کی عدم موجودگی میں ہوئی۔ عورت کے لئے یہ وقت بڑا کٹھن ہوتا ہے اور منصورہ بیگم کے بچے خاص طور پر انس احمد کی ولادت بہت مشکل سے ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے کسی قسم کی بے صبری کا اظہار نہ کیا۔ سب سے زیادہ تسلی ان کو اپنے ماموں جان (حضرت مصلح موعود) سے ہوتی تھی۔ بس یہ خواہش کرتی تھیں کہ وہ قریب رہیں اور دعا کرتے رہیں۔

1953ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جماعت کی خاطر قید و بند کی تکلیف اُٹھائی

آپ اس وقت حاملہ تھیں اور بیمار لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ نے اس صدمہ کو بھی دلیری اور وقار سے برداشت کیا۔

قادیان سے ہجرت

قادیان سے ہجرت کے وقت ان کی خواہش پر حضرت مصلح موعود نے ان کو قادیان ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ چونکہ میں ہر وقت حضور کے پاس ہوتی تھی حضرت مصلح موعود نے سارے خاندان کے افراد جو دارالمسیح میں مقیم تھے ان کے کھانے کا انتظام منصورہ بیگم کے سپرد فرمایا بہت احتیاط سے حضرت مصلح موعود کا اور میرا کھانا ناشتے کے وقت پر دفتر بھجوا دیا کرتی تھیں۔ جب حضرت مصلح موعود کے پاکستان آنے کا فیصلہ ہوا آپ چاہتی تھیں کہ میں نہ جاؤں لیکن جب جماعتی رنگ میں فیصلہ ہوا تو آپ واپس آ گئیں۔ اس تاریخی سفر میں ایک طرف مَیں تھی اور ایک طرف منصورہ بیگم درمیان میں حضرت مصلح موعود بیٹھے ہوئے تھے۔............ منصورہ بیگم نے سامنے ایک ٹوکری میں کھانے کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں جو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد نکال کر اپنے ماموں جان کو پیش کر دیتی تھیں۔ قادیان میں حضرت اماں جان کے پاس آپ آتی ہی رہتی تھیں۔ بہت قریب سے اس زمانہ میں آپ کی عادات و اخلاق کو دیکھنے کا موقع ملا اور ہر بات نے بہت متاثر کیا اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی جھجک نہیں کہ واقعی وہ اس مقام کی اہل تھیں جو ان کو حاصل ہوا اور انہوں نے اپنے فرائض کی بجا آوری سے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر دیا۔

سب سے زیادہ کام آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرون پاکستان کے دوروں کے دنوں میں کرنا پڑا۔ جہاں جہاں آپ تشریف لے گئے وہاں کی خواتین سے ملنا ان کے مسائل کو سلجھانا، ان کے بچوں سے پیار کرنا زیادہ سے زیادہ وقت ان کو دینا۔ یہ ان سے محبت کا سلوک ہی تھا جس کے نقوش آج ان قراردادوں اور تعزیت کے خطوط میں نظر آ رہے ہیں جو بیرون پاکستان کی لجنات کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں ایک عالم خاتون تھیں۔ دینی لحاظ سے بھی اور دنیوی لحاظ سے بھی۔ ادبی ذوق پایا جاتا تھا شاعرہ تھیں۔ تحریر صاف ستھری اور دلنشیں تھی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تحریر کا عکس ان کی تحریر میں نظر آتا تھا۔

عام عورتوں کا طریق ہے کہ جہاں چار عورتیں اکٹھی ہوئیں کپڑے زیور وغیرہ کی باتیں

شروع ہوگئیں وہ اس سے بَری تھیں بہترین لباس پہنا بطور تحدیث نعمت کے مگر کبھی ان چیزوں کیلئے کسی قسم کی حرص وغیرہ ان میں نظر نہ آئی۔

طبیعت میں صفائی کا جذبہ انتہا پسندی تک تھا مگر سادگی کا پہلو لئے ہوئے۔خوشبوؤں سے بہت پیار تھا کبھی یاد نہیں کہ آپ کے کپڑوں اور جسم میں سے خوشبو نہ آ رہی ہو۔گھر اور ماحول کو صاف رکھتی تھیں۔

لجنہ اماء اللہ کی خدمات

1945ء میں حضرت مصلح موعود نے پہلی مرتبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشکیل کرنے کا ارشاد فرمایا۔اس سے قبل قادیان کی لجنہ کو ہی لجنہ مرکزیہ سمجھا جاتا تھا۔حضور کے ارشاد کے مطابق جو پہلی عاملہ تشکیل کی گئی اس میں سیّدہ منصورہ بیگم کو سیکرٹری تربیت واصلاح کا عہدہ دیا گیا جو اُنہوں نے بہت ذمہ داری سے نبھایا اور ہجرت تک آپ اسی عہدہ پر فائز رہیں۔

1946ء میں قادیان میں الیکشن کے دنوں میں بھی آپ نے بہت کام کیا عورتوں کے ووٹ ڈلوانے کے کام کی نگرانی کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی سیدہ منصورہ بیگم بھی اس کمیٹی کی ممبر تھیں۔ 1948ء میں آپ کے سپرد شعبہ خدمت خلق کیا گیا اور عارضی طور پر کچھ عرصہ آپ نے جنرل سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

1952ء میں آپ لجنہ اماء اللہ لاہور کی صدر منتخب ہوئیں اور چار سال وہاں کی لجنہ اماء اللہ کی صدارت کے عہدہ پر فائز رہیں اور لجنہ اماء اللہ لاہور کے کام کو ترقی دی۔ وہاں کی تنظیم فرمائی۔

اہم ترین خدمات

ان کی اہم ترین خدمات کا سلسلہ حقیقت میں 1965ء سے شروع ہوتا ہے جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مسند امامت پر متمکن ہوئے اور آپ کی ذمہ داریوں میں کئی سَو گنا اضافہ ہوگیا۔ پاکستان کے مختلف شہروں کے علاوہ سات بیرونی ممالک کے دوروں میں آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمسفر رہیں۔ آپ کی خدمت کے علاوہ وہاں کی مستورات سے ملنا ان کے جلسوں میں خطاب کرنا ان سے مصافحے کرنا ان کے بچوں سے پیار کرنا۔ان کے مسائل کو سننا مفید مشورے دینا ان سات طول

طویل سفروں کی داستان ایک الگ مضمون چاہتی ہے۔اس لئے فی الحال ان کی تفصیل اس مختصر مضمون میں چھوڑ رہی ہوں۔لیکن جہاں جہاں گئیں وہاں کی مستورات کے دلوں پر وہ نقش ثبت کئے کہ وہ کبھی ان کو بھول نہ سکیں گی اور جو تربیت ان کی سیدہ منصورہ بیگم کے جانے اور ان کا نمونہ دیکھ کر ہوئی ہے وہ سینکڑوں تقریروں سے بھی نہیں ہوسکتی تھی۔مثلاً پردہ ہے جو پردہ کے خلاف ہیں وہ سب سے بڑی دلیل یہ دیتے ہیں کہ پردہ میں باہر کے ملکوں میں رہنا مشکل،سفر مشکل اور پردہ ترقی کی راہ میں روک ہے وغیرہ۔مگر انہوں نے اپنے نمونہ سے ثابت کر دیا کہ پردہ کسی کام میں روک نہیں ہے۔

تقاریر

آپ پہلے تقریر نہیں کرتی تھیں مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلیفہ ہونے کے بعد 1967ء کے جلسہ پر آپ نے پہلی دفعہ تقریر کی اور اس کے بعد سے اجتماع 1981ء تک قریباً ہر اجتماع اور ہر جلسہ پر تقریر کی سالانہ اجتماع 1981ء کے موقعہ پر بھی آپ نے تقریر کی اور اس سال لجنہ کی مجلس شوریٰ میں بھی پورے وقت شریک رہیں اور ہر تجویز پر ٹھوس رائے دی اور بدعات و رسومات کے خلاف بہنوں کو بہت تاکید فرماتی رہیں۔اس وقت کسے معلوم تھا کہ یہ آخری موقع ہے جس میں بہنیں آپ کی نصیحتوں سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔

اے جانے والی روح! تجھ پر سلام تو نے اس دنیا میں اپنے فرض کو خوب سمجھا اور نبھایا۔ایک مثالی زندگی پیش کی اور جب تیرے ربّ کا بلاوا آیا تو لبیک کہتے ہوئے یوں رخصت ہوئی گویا اس دنیا اور دنیا والوں سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا اور اپنے پیارے ماموں جان کے قریب جا سوئی۔اس میں کیا شک ہے کہ آپ کی زندگی بڑی کامیاب اور شاندار گزری اور آپ کی وفات بھی شاندار تھی۔

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْھا مَرْقَدَھا وَارْفَعُھا فِی اَعلٰی عِلِّیین اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور آپ کے ذریعہ احمدیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے۔آمین اللھم آمین

(ماہنامہ مصباح فروری 1982ء)

☆......☆......☆

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نوَّر اللّٰہ مَرۡقَدہٗ

مرا ناصر میرا فرزند اکبر ملا ہے جس کو حق سے تاج و افسر
(حضرت مصلح موعود)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے پہلے پوتے، حضرت مصلح موعود کے سب سے بڑے بیٹے، قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد 15 /نومبر 1909ء کو پیدا ہوئے اور 9/جون 1982ء کو اس دارِفانی کو چھوڑ کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

وہ وقت جس کے تصور سے اَب بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اتنا اچانک آیا کہ عقل وشعور نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ ایک زلزلہ تھا جس نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ بس ایک ہی سوال تھا چہروں پر کہ یہ کیا ہو گیا؟ لیکن اپنے آقا کے دیئے ہوئے سبق اور تربیت کی وجہ سے بڑا، چھوٹا، مرد، عورت سب اپنے ربّ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر شاکر اور اس کی عنایتوں کے امیدوار تھے چنانچہ اس انتہائی صدمہ کے بعد خلافت رابعہ کے انتخاب سے ان دلوں کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وصال سے پریشان تھے غمگین تھے اللہ تعالیٰ نے سکون عطا فرمایا۔ اچھی یادیں کبھی بھلائی نہیں جا سکتیں پھر ایسے پیارے وجود کا بھولنا آسان کام نہیں۔ ابھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا غم بھی نہیں بھولا تھا اُن کے لطف واحسان کی یاد تازہ تھی کہ جماعت پر اور اپنے خاندان پر ایک غم کا پہاڑ آ پڑا۔ میرے مولا! اگر تیرا سہارا نہ ہوتا تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا کتنا پیارا ہے میرا ربّ جس نے حضرت مسیح الزمان کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بھیجا اور اس مقصد عظیم کو مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے جماعت میں خلافت کا سلسلہ قائم کیا اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسری خلافت کے ذریعہ خوف کو

امن سے بدلا اور اسی پیارے سلوک کا مظاہرہ اس بار بھی ہوا۔ ''ناصر'' جیسا پیارا وجود اگر اس کی عمیق در عمیق حکمتوں کے باعث اس نے اپنے پاس بُلا لیا تو ایک اور پیارا وجود طاہر کی شکل میں جماعت کو عطا کر دیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

نویدِ احمد و تنویرِ محمود یہ موعود ابن موعود ابن موعود

(نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

احسان و مروّت کا سراپا، عاجزی و انکساری کا مجسمہ، سادگی کا پیکر، محبت کا ایک رواں چشمہ طبیعت میں مزاح، نرمی، حلیمی اور خودداری، حوادث کے مقابلہ میں کوہِ وقار، خود مسکرا کر دنیا کو مسکرانا سکھایا، انتہائی صابر وشاکر وجود۔

یہ تھے مرزا ناصر احمد جو حضرت اقدس کی پیشگوئیوں ''تریٰ نسلاً بعیدًا'' بھی دکھا دی اور ''نافلة لک'' کے مطابق ایک موعود وجود تھے۔

میرا بچپن حضرت ابا جان (ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب) کی ملازمت کی وجہ سے قادیان سے باہر ہی گزرا لیکن چھٹی لے کر کبھی جلسہ سالانہ پر کبھی اور دنوں میں سال میں ایک مرتبہ ابا جان ضرور قادیان آیا کرتے تھے اور حضرت اماں جان کے پاس قیام ہوتا تھا۔ ایک دفعہ لمبے عرصہ کے لئے قادیان میں اس مکان میں رہے جس میں بعد میں حضرت سیّدہ اُم طاہر رہا کرتی تھیں۔ اس وقت پہلی بار حضرت مرزا ناصر احمد کو حضرت اماں جان کے گھر دیکھا اور یہی سمجھا کہ حضرت اماں جان کے بیٹے ہیں۔ ذرا بڑی ہوئی تو معلوم ہوا کہ بیٹے نہیں پوتے ہیں لیکن اماں جان کی آغوشِ محبت میں پلے ہیں اور آپ کے پاس ہی رہتے ہیں۔ پھر کئی سال گزر گئے اور ہم 1934ء میں حضرت مرزا ناصر احمد کی شادی پر قادیان آئے۔ عمر میں مجھ سے بڑے تھے مگر جب کبھی ملنا ہوتا تو ہمیشہ پھوپھی کہہ کر ہم سب بہنوں سے مخاطب ہوتے۔ 1934ء میں شادی کے ایک ماہ بعد آپ تعلیم کیلئے انگلستان چلے گئے اور 1935ء میں میری شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بھتیجے سے میرا بیٹا بنا دیا۔ 1936ء میں عارضی طور پر انگلستان سے واپس آئے۔ ان دنوں حضرت مصلح موعود دھرمسالہ مقیم تھے۔ حضور نے آپ کو اور منصورہ بیگم مرحومہ کو اپنے پاس بُلا لیا اور قریباً ڈیڑھ دو ماہ آپ ہمارے ساتھ رہے۔

شادی کے بعد سے مجھے آپا صدیقہ کہہ کر بلاتے تھے چونکہ حضرت سیدہ اُم طاہر کا نام مریم بیگم تھا اس لئے حضرت مصلح موعود مجھے نام کے پچھلے حصہ یعنی صدیقہ کہہ کر بُلایا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کے سب بچے مجھے چھوٹی آپا کہتے ہیں سوائے حضرت مرزا ناصر احمد کے آپ نے ہمیشہ آپا صدیقہ کہہ کر مخاطب کیا۔ ان کے بعد اَب اس نام سے پکارنے والا کوئی نہیں رہا۔

ہمیشہ ہی بہت ادب احترام اور محبت کا سلوک رکھا اور خلیفہ ہونے کے بعد تو انہوں نے اتنے احسان کئے کہ مَیں گن نہیں سکتی۔ میں بھی شادی کے بعد حضرت اماں جان کے ساتھ رہی۔ حضرت مرزا ناصر احمد گو قادیان میں اپنی کوٹھی النصرت میں رہتے تھے لیکن قریباً روزانہ ہی اماں جان کے ہاں آیا کرتے تھے۔ جمعہ والے دن تو صبح ہی آجاتے تھے اور ہم سب مل کر کھانا کھاتے۔ اماں جان خاص طور پر کہتیں آج میاں ناصر اور منصورہ سارا دن کیلئے آرہے ہیں فلاں کھانا تیار کرلو۔ فلاں چیز ناصر احمد کو بہت پسند ہے مجھے یاد ہے زردہ خوب پستے بادام ڈال کر پکوایا کرتی تھیں کہ آپ کو بہت پسند تھا بعد میں جب آپ کو ذیابیطس کا مرض لاحق ہوا تو میٹھا کھانا آپ نے چھوڑ دیا۔

حضرت مصلح موعود کو حضرت مرزا ناصر احمد سے بہت گہری محبت تھی۔ عموماً جیسا کہ دستور ہے بڑے بیٹے سے ذرا تکلف ہوتا ہے۔ میں نے کبھی بہت بے تکلفی سے دونوں کو باتیں کرتے نہیں دیکھا لیکن جب جماعتی کام ہوتے تھے اس وقت سب سے پہلے ان کو ہی بلا کر کاموں کی ہدایت دینی۔ کام سپرد کرنے، پورا اعتماد تھا ان پر لیکن آخری بیماری میں اس محبت کا جو حضرت مصلح موعود کو اپنے سب سے بڑے بیٹے سے تھی کھل کر اظہار ہوا۔

حضرت مصلح موعود کو حضرت خلیفہ اوّل سے بہت محبت تھی اور خلافت کا بے انتہا احترام اور یہی سبق آپ نے اپنی اولاد کو دیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ایک خط میں یہ واقعہ لکھا اور میں نے خود آپ سے سنا بھی ہوا تھا۔ فرمایا کہ جب مرزا ناصر احمد چھوٹے سے تھے شاید سال ڈیڑھ سال کی عمر تھی تو بہت سخت بیمار ہو گئے اُدھر حضرت خلیفہ اوّل بیمار ہو گئے تو آپ اپنے بچہ کو چھوڑ کر حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ بچہ کی حالت نازک ہوگئی گھر سے آدمی بلانے آیا آپ نہیں گئے۔ حضرت خلیفہ اوّل کے علم میں آیا تو آپ نے کہا جاؤ بچہ کے پاس

علاج وغیرہ بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا میں آپ کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا۔ میاں وہ صرف تمہارا بیٹا ہی نہیں حضرت مسیح موعود کا پوتا بھی ہے۔ اس پر آپ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا اور مرزا ناصر احمد شفایاب ہو گئے اس واقعہ سے جہاں حضرت مصلح موعود کی خلافت سے محبت کا اظہار ہوتا ہے کہ خلافت پر بیٹے کی محبت اور زندگی قربان کرنے کو تیار ہو گئے وہاں حضرت خلیفہ اوّل کی حضرت مسیح موعود کی اولاد سے شدید محبت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ آج ان وجودوں میں سے ایک بھی نہیں لیکن یہ عظمت کے مینار نہ مٹنے والی یادیں اور قربانی کی عظیم راہیں ہمارے لئے استوار کر گئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ **خیر کم خیر کم لاھلہٖ** تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہو۔ بڑے بڑے عالم اور لیڈر دنیا کے سامنے اخلاق کے متعلق تقریریں کرتے ہیں لیکن گھروں میں بیویوں پر سختی اور ظلم کرتے دیکھے گئے ہیں۔ آپ نمونہ تھے اپنے اہل کے ساتھ بہترین سلوک کا۔ سیدہ منصورہ بیگم کے ساتھ آپ کی جو زندگی گزری وہ خود آپ کے قول کے مطابق دو وجودوں کی ایک زندگی تھا۔ بے حد محبت اور خیال رکھنے والے شوہر بے انتہا شفیق باپ تھے۔ گھریلو زندگی میں بیوی بچوں کی چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھنا۔ سب عزیزوں سے درجہ بدرجہ تعلق رکھنا اور ان کے حقوق ادا کر کے آپ نے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا وہی ہوتا ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور دوسری طرف حقوق العباد بھی۔ سیدہ منصورہ بیگم کی وفات پر غانا کی ایک عورت نے مجھے تعزیت کا خط لکھا اس میں اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے اس بات کو خاص طور پر نوٹ کیا کہ جب بھی سیدہ منصورہ بیگم حضور کے ہمراہ تشریف لے جاتیں حضور اس وقت تک نہیں بیٹھتے تھے جب تک یہ تسلی نہیں ہو جاتی تھی کہ منصورہ بیگم بیٹھ گئیں ہیں اور اپنے نمونہ سے عورت کی عزت اور احترام قائم کرنے کا وہ مشورہ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سَو سال پہلے دیا تھا۔

سیدہ منصورہ بیگم کی وفات پر جس عظیم صبر کا آپ نے نمونہ دکھایا وہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔ سینتالیس سالہ رفیقۂ حیات جدا ہو گئی ہے بچے تڑپ رہے ہیں آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ الحمدللہ پڑھو۔ اِنَّا لِلّٰہ پڑھو۔ رونا نہیں۔ جماعت کے لوگ آتے ہیں ان کو بھی یہی تلقین۔ منصورہ بیگم کی

وفات کے اگلے دن جمعہ تھا۔ اکثر کا خیال تھا کہ غم سے اتنے نڈھال ہیں اور کئی رات سے تیمارداری اور پریشانی کی وجہ سے سوئے نہیں اس لئے شائد جمعہ پڑھانے نہ جاسکیں لیکن جماعت کی تسلی کیلئے آپ گئے خطبہ دیا، نماز پڑھائی، ساری جماعت کوصبر کی تلقین کی۔ اب تو میں محسوس کرتی ہوں کہ چونکہ چھ ماہ کے بعد ان کی اپنی وفات مقدر تھی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اُن کے منہ سے صبر کی تلقین کروا کے آنے والے حادثہ کے لئے تیار کر رہا تھا۔ جب سیدہ منصورہ بیگم کی وفات کے بعد آپ نے دوسری شادی طاہرہ صدیقہ سلمہا سے کی تو پوری محبت اور وفاداری سے ان کے حقوق ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر دو ماہ بعد ہی وارد ہوگئی۔ لیکن دو ماہ کا عرصہ جو طاہرہ صدیقہ کے ساتھ گزرا محبت پیار اور خیال رکھنے کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہنے دیا۔

حضرت اماں جان سے بے حد پیار تھا اور میرے ابا جان اور چچا جان سے بھی جن کو حضرت مصلح موعود کی وجہ سے ان کے سب بچے بھی بڑے ماموں جان اور چھوٹے ماموں جان کہتے تھے۔

مئی 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے میرے نواسے سید شعیب احمد کا نکاح پڑھایا جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا پوتا ہے وہ آخری نکاح تھا جو اپنی خلافت میں آپ نے پڑھایا۔ خطبہ دیتے ہوئے حضرت اماں جان اور حضرت چچا جان کے ذکر پر بار بار آبدیدہ ہوتے تھے اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ نکاح کے بعد آپ قصرِ خلافت میں تشریف لائے۔ شام کو متین اور محمود ملنے گئے تو فرمانے لگے کہ متین! اماں جان اور ماموں جان کی یاد سے میری عجیب کیفیت ہوگئی۔ یادیں آتی چلی گئیں اور اتنی رقت طاری ہوئی کہ خطبہ میں تمہارا ذکر بھی نہ کر سکا۔

خلیفہ خدا بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ انتخاب کے وقت مومنین کے دلوں کو اس طرف پھیر دیتا ہے۔ ہر خلافت کے وقت ایسا ہی ہوا۔ حضرت مصلح موعود کی بیماری کے آخری ایام تھے۔ آخری بیماری میں جب آپ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے تھے جمعہ کے دن مؤذن پوچھنے آتا کہ جمعہ کون پڑھائے گا عموماً آپ فرماتے۔ ''شمس صاحب''، یعنی مولانا جلال الدین صاحب شمس کبھی شمس صاحب مرحوم ربوہ سے باہر گئے ہوتے تو فرماتے مولانا ابوالعطاء صاحب یا

قاضی محمد نذیر صاحب جمعہ پڑھا دیں۔ وفات سے دو تین دن پہلے جمعہ تھا۔ مؤذن پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا ناصر احمد مجھے اس وقت تعجب ہوا کہ اس سے پہلے مجھے یاد نہیں کبھی کہا ہو۔ دوبارہ پوچھا تو پھر یہی کہا کہ ناصر احمد۔ دفتر کا آدمی اطلاع دینے گیا تو حضرت مرزا ناصر احمد جمعہ پر جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ خیال بھی نہ تھا کہ جمعہ پڑھانا پڑے گا حکم کی تعمیل کی۔ یہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارہ تھا کہ آئندہ خلافت کی ذمہ داریاں ان پر پڑنے والی ہیں۔

بیرونی ممالک کے سات دورے کئے۔ دورہ کی جو رپورٹیں ان ملکوں کے اخباروں میں چھپتیں ضرور ایک دو اخباروں کے تراشے اپنے خط کے ساتھ بھیجتے۔ دورہ میں شدید مصروفیت کی وجہ سے مجھے توقع بھی نہ ہوتی تھی کہ خط لکھنے کے لئے وقت نکال سکیں گے لیکن ہر سفر میں چند خطوط ضرور مجھے ملتے تھے جو خوشی اور مسرت کا باعث بنتے تھے۔ فرخ کے نام بھی ضرور ایک آدھ کارڈ آ جاتا تھا۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی اولاد سے بہت محبت کی۔ ہر ایک سمجھتا ہے کہ ہم سے ہی سب سے زیادہ پیار تھا۔ اسی طرح چچا زاد اور پھوپھی زاد بہن بھائیوں سے بھی۔ حضرت سیدہ اُمّ مظفر احمد کی وفات کے بعد ان کی اولاد کو بہت ہی شفقت دی۔

بہت مہمان نواز تھے۔ جب کالج کے پرنسپل تھے اور خدام الاحمدیہ کے صدر مجھے یاد ہے ان کے گھر خدام کی میٹنگیں ہوتیں۔ وقت بے وقت چائے کھانے کا خیال رکھنا۔ گرمیوں میں ڈلہوزی یا کسی اور پہاڑی مقام پر جانا تو چند خدام کو اس غرض سے ضرور ساتھ رکھا کرتے تھے کہ یہ لوگ جو پہاڑ پر نہیں آ سکتے سیر وتفریح کر لیں۔ سب خرچ ان کا اُٹھاتے تھے۔ آپ نہایت بلند اخلاق تھے مگر ایک خوبی کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی وہ تھی آپ کی خودداری۔

حضرت مصلح موعود تربیت کے نقطہ نظر سے اپنے سب ہی بچوں کو اتنا ہی خرچ دیا کرتے تھے کہ بس تنگی سے گزارہ ہوتا تھا۔ آپ پر بھی کئی دفعہ تنگی آئی لیکن کبھی آپ نے اپنے ابا جان سے نہیں مانگا دوسرے کئی بچے اپنی ضرورت کا اظہار کر دیتے تھے خود حضرت مصلح موعود کو علم ہوتا تو آپ نے ضرورت کے مطابق کچھ بھجوا دینا۔ خلیفہ ہونے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت دیا مگر اس کا اکثر حصہ غرباء پر خرچ کر دیتے تھے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ غریبوں اور

حاجت مندوں کی مدد کے لئے آپ کا دل بہت کھلا تھا۔

اس مختصر مضمون میں آپ کے کس کس وصف کا ذکر کروں۔صبر اور شکر آپ کے اخلاق کی جان تھے۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بہت بلند فرمائے۔سترہ سالہ خلافت میں آپ نے محبت سے سب کے دل جیتے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ آپ کے دل میں محبت سب کے لئے تھی نفرت کسی کے لئے نہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ آپ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعائیں کرتے رہیں آپ کی تحریکات کو عمل کے ذریعہ سے زندہ رکھیں۔اے جانے والے! آپ پر سلام! آپ کی نیکیاں خوبیاں اور کارنامے رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے اور سب سے بڑھ کر سپین میں ساڑھے سات سَو سال کے بعد بیت کی بنیاد رکھنا۔خدا کرے کہ اسلام جلد سے جلد سپین میں پھیلے اور جنت میں بھی آپ کو غلبہ......کی خوشیاں پہنچتی رہیں جو آپ کا مقصد حیات تھا۔آمین اللّٰھم آمین

مدیرہ مصباح کے تقاضا پر چند سطور لکھ دی ہیں۔سالانہ اجتماع پر آپ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا تھا جو مصباح میں چھپ چکا ہے۔اس لئے ان واقعات کا دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ......کی تاریخ لکھی ہی نہیں جا سکتی جب تک آپ کی غلبہ......کیلئے کوششوں پر آپ کو خراجِ تحسین نہ ادا کیا جائے۔اللہ تعالیٰ اس جد و جہد کے تسلسل کو جاری رکھے تا وقتیکہ...... ساری دنیا میں پھیل جائے۔آمین اللّٰھم آمین

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1982ء)

☆......☆......☆

دین کا ناصر

پیارے بچو تم جانتے ہو کہ تشحیذ کا یہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تعالیٰ کی یاد میں شائع کیا جارہا ہے۔ آپ کی معلومات کے لیے چند سطریں لکھ کر بھجوا رہی ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تعالیٰ کا نام مرزا ناصر احمد تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت مصلح موعود کے سب سے بڑے بیٹے۔ حضرت مصلح موعود نے قرآن مجید ناظرہ پڑھوانے کے بعد آپ کو قرآن مجید حفظ کروانا شروع کیا۔ ساتھ ساتھ دوسری تعلیم بھی ہوتی گئی۔ جب تک آپ قرآن مجید حفظ کرتے رہے، دوسری تعلیم کی طرف زیادہ توجہ نہ دی گئی۔ پھر آپ کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا گیا تا کہ آپ دینی تعلیم حاصل کریں۔ مدرسہ احمدیہ جس کی تعلیم دینی سکول کے برابر تھی مکمل کر کے آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اعلیٰ نمبروں سے مولوی فاضل کیا پھر حضرت مصلح موعود نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ میٹرک، ایف اے، بی اے کر کے آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کیا اور تعلیم کے بعد اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لیے وقف کر دیا یوں تو حضرت مصلح موعود نے اپنی ساری اولاد کو ہی وقف کیا ہوا تھا لیکن اصل وقف وہ ہوتا ہے جو بچہ خود سوچ سمجھ کر کرے کہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے ابا جان یعنی حضرت مصلح موعود کو لکھا کہ میں زندگی وقف کرتا ہوں تو آپ بہت خوش ہوئے اور آپ کو لکھا کہ میری تو شروع سے نیت تھی مگر میں اس انتظار میں تھا کہ تم خود وقف کرو اور ایک خط میں بہت خوشی کا اظہار کیا۔

جب آپ انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے آئے تو حضرت مصلح موعود نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں پڑھانے پر لگایا اور آپ نے آتے ہی کام شروع کر دیا بعد میں کالج کا پرنسپل مقرر کر دیا اور ہر جگہ آپ نے اطاعت امام کا بے نظیر نمونہ دکھایا جب آپ کالج کے پرنسپل تھے آپ نے کالج

کے لیے بے انتہا محنت کی اور تعلیم الاسلام کالج کے بچے ہر میدان میں آگے نکلے ان کی صحت ان کی تعلیم کا خیال اپنے بچوں سے بھی بڑھ کر رکھتے تھے۔

1965ء میں حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد آپ خلیفہ منتخب ہوئے۔ ایک نیا دور شروع ہوا جماعت نے آپ کی خلافت میں بہت ترقی کی۔ نئے مشن کھلے قرآن مجید کی بہت اشاعت ہوئی قرآن مجید کے تراجم ہوئے مساجد تعمیر ہوئیں اور سب سے بڑھ کر سپین میں سات سو سال کے بعد مسجد کی تعمیر ہوئی۔

آپ نے بچوں کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ خلیفہ ہونے کے کچھ عرصہ کے بعد ہی آپ نے مالی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے وقف جدید کی تحریک فرمائی کہ ہر بچہ اپنے خرچ میں سے ایک اٹھنی یعنی پچاس پیسے بچا کر دین کی خاطر جماعت کو دے۔ اچھی عادتیں بچپن میں ہی پڑتی ہیں قربانی کا جذبہ بھی بچپن سے ہی پڑتا ہے بچپن میں پیسے خرچ کرنے کا بچوں کو شوق ہوتا ہے آپ نے وقف جدید کا دفتر اطفال و ناصرات اس غرض سے شروع کیا تا بچپن سے ہی بچوں میں خیال پیدا ہو کہ ہم نے جماعت کی ترقی کے لیے کچھ کرنا ہے۔

بچوں میں تعلیم کا شوق پیدا کیا۔ ایک طرف تو جماعت کے مرد اور عورتوں کو یہ ہدایت دی کہ کوئی ایک فرد جماعت کا ایسا نہیں ہونا چاہئے جو قرآن نہ پڑھا ہوا ہو دوسری طرف ہر بچہ میں پڑھائی کا شوق پیدا کرنے کے لیے طلائی تمغوں اور وظائف کا سلسلہ شروع کیا ہر بچہ کو ارشاد فرمایا کہ اپنے سالانہ امتحان کے نتیجہ سے حضور کو آگاہ کرے حضور اس کا نتیجہ دیکھتے اور اس کے لئے دعا کرتے تھے۔

آپ نے جماعت کے بچوں کو ہر وقت مسکرانے کا سبق دیا ہے۔ 1974ء کے فساد میں جب آپ کے پاس نوجوان آ کر بتاتے تھے کہ فلاں کے ساتھ یہ ہوا فلاں کو یوں دکھ دیا گیا تو آپ اسے فرماتے کہ مسکرا کر بات کرو ہمت دلاتے، پیار کرتے، تسلی دیتے اور جب وہ آپ کے پاس سے جا رہا ہوتا تو اس کے دل میں ایک نیا عزم ہوتا ہے۔ اپنی ساری زندگی انہوں نے بچوں کو یہی سبق دیا کہ کیسے ہی خطرات پیش آئیں ہنستے ہوئے انہیں برداشت کرنا ہے۔

آپ نے ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ بلند کر کے پیارے بچو! آپ کو

سبق دیا کہ اپنے دلوں میں ہر ایک کی محبت پیدا کرو۔ دشمنی کسی سے نہیں کرنی۔ حقیر کسی کو نہیں سمجھنا۔ نفرت احمدیہ جماعت کے بچے کسی سے نہیں کرتے۔ اسی عزم سے آگے بڑھتے جاؤ اپنے دشمنوں کے لیے بھی دعا کرو کیونکہ تم کسی کے دشمن نہیں۔ یہ سبق اپنی ساری خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو دیا۔

آپ نے بیرونی ممالک کے سات دورے کیے۔ آپ جہاں بھی گئے آپ نے بچوں سے بہت پیار کیا، بہت شفقت فرمائی۔ ان کے ماں باپ کو ان کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ افریقہ کے بچوں کو گودوں میں لے لے کر ان کے منہ چومے، سینہ سے لگایا۔ وہ ممالک بہت پس ماندہ سمجھے جاتے ہیں گورے رنگوں والی قومیں ان کے سیاہ رنگ کی وجہ سے ان سے ذلت کا سلوک کرتی رہی ہیں۔

آپ نے انسانیت زندہ باد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ان مظلوموں بے کسوں کو سہارا دیا۔ وہاں کے طلباء کے لیے وظائف مقرر کیے ان کی اعلیٰ تعلیم کے لیے۔ مغربی افریقہ کے قریباً سب ملکوں میں سکول کھولے، یہاں سے اساتذہ پڑھانے کے لیے بھجوائے، تا علم کی دوڑ میں وہ دنیا کے دوسرے بچوں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

غرض آپ کا وجود جہاں ساری جماعت کے لیے ابر رحمت تھا وہاں بچوں کے لیے محبت کا ایک بحر بیکراں تھا۔ آپ نے مجلس شوریٰ میں کئی بار اعلان فرمایا اگر کوئی بچہ بھی ایسا ہے جو ذہین ہے محنتی ہے لیکن مالی استطاعت نہیں رکھتا اعلیٰ تعلیم کی میں اس کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کا ذمہ دار ہوں ایک بچہ بھی جو ذہین ہو اور اچھے نتائج اس کے ہوں اس کو صرف مالی کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے ہرگز محروم نہیں رکھنا۔ چنانچہ سینکڑوں بچے ایسے ہیں جن کی تعلیم کی راہ نمائی بھی آپ نے فرمائی اور ان کی تعلیم کے خرچ کا انتظام بھی آپ نے فرمایا یہاں تک کہ اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف دیئے ہیں یہ فرق بھی نہ کیا کہ یہ احمدی ہے یا نہیں۔

بچوں کی صحت کی طرف بہت توجہ فرمائی۔ جب آپ کالج میں پرنسپل تھے تو کالج کے بچے ہر میدان میں آگے نکلتے تھے تعلیم الاسلام کالج کا کشتی رانی کا مقابلہ تو شہرت پا چکا تھا اور کسی کو جرأت نہیں تھی کہ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کو ہرا سکے۔ آپ ہر حصہ لینے والے کھلاڑی کی غذا

کا خیال رکھتے تھے۔کبھی اسے دودھ پلوانے کا انتظام ہے تو کبھی سویا بین کھلوا رہے ہیں غرض کہ ہر بچہ کی صحت کا خیال فرماتے اس کے مزاج اور ضرورت کے مطابق۔

پیارے بچو! آج وہ پاک وجود ہم سے رخصت ہو چکا ہے لیکن جو عظیم سبق انہوں نے آپ کو دیئے ان کو یاد رکھنا آپ کا کام ہے اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

اپنی پڑھائی کی طرف بہت توجہ دیں وقت نہ ضائع کریں اعلیٰ نتائج دکھائیں اور پھر اپنے نتیجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دیں۔

اپنی تنظیم میں رہتے ہوئے جماعت کے کاموں میں بچپن سے ہی بشاشت سے حصہ لیں مالی قربانی حتی المقدور دیں۔ وقف جدید دفتر اطفال میں شرکت کریں۔کوئی بچہ ایسا نہ رہے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔لڑائی جھگڑے سے دور رہیں آپ نے ہر ایک سے محبت کرنی ہے کسی سے لڑنا نہیں نفرت نہیں کرنی کسی کو بُرا نہیں سمجھنا ہے نہ بُرا کہنا ہے مظلوم کی حمایت کریں۔ ہر ضرورت مند کی حمایت کے لیے آگے آئیں۔ان کے بوجھ خود اٹھائیں۔خواہ وہ کوئی ہو۔ ہمت بلند کریں۔ بڑے سے بڑے خطرہ کے وقت بھی اسی طرح مسکراہٹیں بکھیرتے رہیں جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بکھیریں۔

یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ سب ترقیاں اور برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اس لیے خلیفہ وقت کی ہمیشہ اطاعت کرو اور اپنی اپنی عمر کے مطابق خلیفہ وقت کے احکام کی تعمیل میں پوری محنت سے کام لو اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان مئی 1983ء)

☆......☆......☆

ہمارا جلسہ سالانہ اور احمدی خواتین کا فرض

جلسہ سالانہ کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال کا جلسہ سالانہ پہلے سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ بدقسمت ہے وہ شخص جو جلسہ سالانہ پر آئے اور اُن کو حاصل نہ کر سکے جو نقائص ہر سال سامنے آتے ہیں ان کی روشنی میں اپنی بہنوں کو توجہ دلائی جائے خصوصاً عہدیداران لجنہ اماء اللہ کو کہ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں میں وہ بہنوں کو یہ ہدایات دیں۔

1- جلسہ سالانہ پر آنے کی سب سے بڑی غرض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب اور دیگر تقاریر کا سننا ہوتا ہے خواہ وہ مردانہ جلسہ گاہ سے ہو رہی ہوں یا زنانہ جلسہ گاہ میں عورتیں کر رہی ہوں بڑی محنت سے تقریریں تیار کی جاتی ہیں۔ اس لئے تیار کی جاتی ہیں کہ عورتیں اور لڑکیاں انہیں سنیں۔ ان کا علم بڑھے اور ان کی تربیت ہو اور وہ اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھال سکیں۔ اگر وہ توجہ سے ان تقاریر کو سنیں گی ہی نہیں تو عمل کیسے کریں گی۔ پس اگر آپ نے جلسہ پر آنا ہے اور آپ کو ضرور آنا چاہئے معمولی بہانے آپ کو جلسہ پر آنے سے نہ روک سکیں تو یہ بھی عہد کر کے آئیں کہ ہم جلسہ سننے کی غرض سے جا رہے ہیں اور ہر قیمت پر توجہ سے جلسہ سنیں گے۔ خواہ ٹکٹ سٹیج کا ہے یا نہیں۔ خواہ حلقہ خاص یعنی کرسیوں کا ہے یا نہیں خواہ کسی جگہ سے مگر خود بھی جلسہ سنیں گے خاموش رہیں گے اور دوسروں کو بھی سننے دیں گے۔ سٹیج اور حلقہ خاص کے لئے قوانین الفضل میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے مطابق جو ان معاہدوں پر پوری اُترتی ہو ہر شہر کی صدران کے نام بھجوا دے۔ سٹیج کے بھی اور حلقہ خاص کے بھی وقت کم ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد سے منظوری کے بعد ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ٹکٹ جس کی منظوری آ چکی ہوگی اُس نے خود آ کر لینا ہوگا۔ ٹکٹ دوران جلسہ کسی کو نہیں ملے گا۔ اس لئے اصرار بھی نہ کریں خواہ وہ کہیں سے بھی آئی ہوں۔ اگر وہ اپنے آپ کو مستحق سمجھتی ہوں تو دو اجلاسوں کے درمیان لے سکتی ہیں۔

2- جلسہ گاہ میں جب تقریریں ہو رہی ہوں تو ہر عورت عزم کر کے آئے کہ باتیں نہیں کریں گی۔ کسی سے ملنے کے لئے نہیں اُٹھیں گی۔ قطاروں میں چلیں گی۔ جہاں جگہ مل جائے گی بیٹھ جائیں گی کارکنات کے ساتھ سخت کلامی نہیں کریں گی۔ بچوں کو اپنے پاس بٹھائیں گی۔ اگر راستہ رکا ہوا ہے تو انتظار کریں گی دھکے دے کر نہیں آگے جائیں گی۔

3- صفائی کا بہت خیال رکھیں۔ راستوں میں غلاظت نہ پھیلائیں ہر عورت سے درخواست ہے کہ وہ پلاسٹک کی تھیلی اپنے ساتھ لائے۔ دوران جلسہ کچھ کھانا ہو تو چھلکے وغیرہ تھیلی میں ڈال کر کوڑے کے ڈرم جو لگوائے جائیں ان میں ڈال دے۔ بچوں کو کسیر پر پاخانہ نہ کروائیں۔ آنے والوں کے پاؤں گندے ہو جاتے ہیں۔ بیت الخلاء کو بھی صاف رکھیں۔ بچوں کے لئے پلاسٹک کی جانگیہ ساتھ لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی پر بہت زور دیا ہے خود صاف رہیں جگہ کو صاف رکھیں قیام گاہ اور جلسہ گاہ کہیں بھی آپ کی وجہ سے گندگی نہ پھیلے نہ راستوں میں۔ اپنے بچوں کی حفاظت کریں۔ چھوٹے بچوں کے گلوں یا جیبوں میں نام، پتہ لکھ کر ڈال دیں۔

4- جو عورتیں زنانہ انتظام میں قیام گاہوں میں ٹھہرتی ہیں وہ اپنا سامان الگ باندھ کر رکھیں۔ ان کے جب رشتے دار ملنے آتے ہیں تو بہت دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

5- غرض چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کی وجہ سے اگر وہ آپ کو پہنچیں تو اِن برکتوں کو ضائع نہ کریں جو جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔ اصل مقصد جلسہ سننا اور عمل کرنا ہے۔ اس لئے بے وجہ وقت ضائع نہ کریں۔ ملاقاتیں گھروں میں جا کر کریں۔ راستوں میں مصافحے نہ کریں۔ جلسہ گاہ کا نظام درہم برہم کر کے سٹیج پر بڑھ کر مصافحہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ابھی سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کرنے کی توفیق دے اور عہدیداران لجنہ ان ہدایات کو زیادہ سے زیادہ مستورات تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خصوصاً دیہات کی جماعت کے مربیان صدروں اور امراء سے بھی میری درخواست ہے کہ جمعہ کے دن یہ ہدایات مستورات کے کانوں تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (روزنامہ الفضل 21 دسمبر 1983ء)

وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

حضرت مصلح موعود 1889ء میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش سے بھی قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کی ساری زندگی کا نقشہ کھینچ دیا تھا اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے وہ ساری تصویر دنیا کے سامنے رکھ دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ان صفات کا بیٹا اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرے گا۔ مخالفتوں کی آندھیاں چلیں، اعتراضات کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی بات بھی کبھی ٹلی ہے چنانچہ آپ پیدا ہوئے باوجود کمزوری صحت کے اللہ تعالیٰ نے جن صفات کی نشاندہی کی تھی وہ دنیا کو آپ کے وجود میں نظر آنے لگیں۔ 1914ء میں آپ جماعت کے امام منتخب ہوئے اور آپ کی اصلاحات کا دور شروع ہوا۔ آپ نے جتنے احسانات دوستوں، دشمنوں، مردوں، عورتوں اور مُلک پر کئے ایک بہت لمبی داستان ہے آپ کا لمحہ لمحہ مُلک کی بہتری، جماعت کی ترقی میں گزرا۔ یہاں مجھے اس مختصر نوٹ میں صرف عورتوں پر جو احسانات کئے ان کا تذکرہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جو صفات آپ کی پیدائش سے بھی پہلے بتائی تھیں ان میں ایک یہ تھی کہ ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''۔ اسیر ظاہر طور پر بھی ہوتے ہیں اور ذہنی فکری طور پر بھی۔ اس زمانہ میں عورت بھی اسیر کا درجہ رکھتی تھی وہ آزادی جو مسلمان عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ ہندوؤں کے ساتھ رہ کر وہ ختم ہو چکی تھی تعلیم بے حد کم تھی ملک اور قوم کی خدمت کا تصور بھی نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود نے خلیفہ ہوتے ہی لڑکیوں کی تعلیم پر بے حد زور دیا۔ ان کے لئے کالج جاری کیا۔ احمدی جماعت میں تعلیم دینے والی استانیوں کی کمی تھی آپ نے مدرسۃ الخواتین جاری فرمایا جس میں آپ بنفس نفیس تعلیم دیتے رہے اور چند سال کی تعلیم کے بعد وہ اس قابل ہو گئیں کہ سکول میں بچیوں کو تعلیم دے سکیں۔ پہلے پرائمری سکول تھا پھر مڈل ہوا۔ پھر اسے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا اور جب ہائی سکول سے معقول تعداد بچیوں کی تعلیم پا کر فارغ ہونے لگی تو کالج جاری کیا گیا۔ دنیاوی تعلیم کے پہلو بہ پہلو دینیات کا کالج بھی

جاری کیا گیا جس میں چھ سال پڑھ کر لڑکیاں خوب اچھی طرح دینی تعلیم سے واقف ہو جاتی تھیں۔ تعلیم کے علاوہ آپ نے خطبات، تقاریر کے ذریعہ سے ان کے دلوں میں احساسِ ذمہ داری پیدا کیا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ قومی ذمہ داریاں جس طرح مردوں پر عائد ہوتی ہیں اسی طرح عورتوں پر بھی۔ اس مقصد کے لئے 1922ء میں آپ نے لجنہ اماءاللہ قائم کی تا ایک تنظیم سے منسلک ہو کر وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوسکیں۔ شروع میں اس تنظیم کا ممبر بننا عورتوں کی اپنی مرضی پر تھا لیکن 1939ء میں آپ نے سب احمدی مستورات کے لئے لجنہ اماءاللہ کا ممبر بننا لازمی قرار دے دیا۔ حضور کی قیادت میں احمدی خواتین ترقی کرتی چلی گئیں قوم کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے ان کے ذمہ کئی چندے لگائے مثلاً بیت الذکر لندن کا چندہ اور بیت الذکر ہالینڈ کا چندہ وغیرہ۔ آہستہ آہستہ وہ عورتیں جو کبھی اپنی ضروریات پر دینی ضروریات کو مقدم رکھنے کا تصور بھی نہیں رکھتی تھیں انہوں نے بیش قیمت زیورات حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ یہ قربانی صرف ان عورتوں نے نہیں کی جو امیر تھیں اور جن کے پاس دینے کو زیور اور روپے تھے بلکہ وہ غریب ترین عورتیں جن کے پاس کچھ نہیں تھا بلکہ جن کو گزارہ کیلئے انجمن سے رقوم ملتی تھیں انہوں نے بھی سب کچھ پیش کر دیا یہ تک نہ دیکھا کہ شام کے کھانے کے لئے بھی کچھ ہے یا نہیں۔ غرض احمدی عورت کے کردار کی تعمیر اور قربانیوں کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے حضرت مصلح موعود نے بہت لمبا عرصہ کوشش کی۔ ایک سکیم ختم ہوتی دوسری شروع ہو جاتی۔ ناخواندہ کو خواندہ بنانے کا کام لجنہ اماءاللہ کے سپرد کیا اور اس وقت قادیان میں ایک عورت بھی ایسی نہ رہی جو پڑھ لکھ نہ سکتی ہو۔ عورتوں میں علم کا شوق اور اس علم کا اظہار تحریر کے ذریعہ کرنے کے لئے آپ نے مصباح جاری فرمایا۔ شروع میں اس کی ادارت مردوں کے ہاتھوں میں رہی۔ عورتیں مضمون لکھ کر بھجوا دیا کرتی تھیں لیکن 1947ء سے کُلّی طور پر عورتوں نے اس کو بھی سنبھال لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصباح بہت باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے لیکن ابھی تک ہم اسے دوسرے رسالوں کے مقابلہ میں ایک معیاری رسالہ کے طور پر نہیں کر سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لجنہ اس زمانہ سے آج بہت ترقی کر چکی ہے اور وہ ہر قربانی دینے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اس نوٹ کے ذریعہ میں اپنی تعلیم یافتہ ادب کا ذوق رکھنے والی اور جنہیں لکھنے کا شوق

ہے توجہ دلاتی ہوں کہ حضرت مصلح موعود کی اس یادگار کو جو ہر جگہ اپنی روشنی پھیلا رہی ہے بجھنے نہ دیں بلکہ اس کی روشنی کو تیز سے تیز کرنے کی کوششیں کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کا دفتر گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جا چکا ہے اور عنقریب ہال کی تعمیر شروع ہونے والی ہے جس کے لئے 26 لاکھ روپے کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 16 رجنوری کو تحریک فرمائی ہے میں امید کرتی ہوں کہ جس نیک ظن کا اظہار آپ کے متعلق حضور نے فرمایا ہے اسے آپ پورا کریں گی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی پیش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ دو سال کے عرصہ میں یہ چندہ آپ جمع کر سکیں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہر احمدی بہن تک اس تحریک کو پہنچائیں تا کوئی احمدی بہن اس نیک تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور جس معیار پر حضرت مصلح موعود آپ کو پہنچانا چاہتے تھے آپ پہنچیں اور نمونہ بنیں ساری دنیا کیلئے۔

(ماہنامہ مصباح فروری 1987ء)

☆......☆......☆

میری پیاری بہن حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

اس سال جماعت احمدیہ کو اور بالخصوص مستورات کو جو المناک صدمہ پہنچا وہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا وصال ہے جو اچانک 6/مئی 1987ء کو ہوا۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ کو مئی 1904ء میں الہام ہوا۔ ''دُختِ کرام''۔ چنانچہ اس الٰہی بشارت کے مطابق حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ 25/جون 1904ء کو پیدا ہوئیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ 208 پر حضرت بانی سلسلہ نے آپ کی پیدائش کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا ہے۔ ''کرام'' کریم کی جمع ہے جس کے معنی ہیں صاحب عزت، صاحب مرتبہ سخی لوگ۔

حضرت بانی سلسلہ کی ساری اولاد آپ کی صداقت کا عظیم الشان نشان تھی اور ہر ایک کے متعلق جو آپ کو خبر دی گئی وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی جب حضرت بانی سلسلہ کا وصال ہوا اس وقت آپ کے سبھی بچے چھوٹے تھے۔ حضرت فضل عمر ۱۹ سال کے اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صرف چار سال کی۔ کون دعویٰ سے اپنی اولاد کے متعلق کہہ سکتا ہے کہ میری اولاد ایسی ہوگی؟ سوائے ان کے جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی ہو چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ آپ کی ساری اولاد کے متعلق وہ تمام پیشگوئیاں جو آپ نے کی تھیں نہایت شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ باوجود اس کے کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ سے کوئی تربیت حاصل نہیں کی بلکہ آپ اتنی چھوٹی تھیں کہ کوئی بات بھی یاد نہیں رہی۔ پھر بھی آپ کی شخصیت میں وہ تمام خوبیاں نمایاں طور پر اُبھریں جن کی حضرت بانی سلسلہ کو آپ کی ولادت سے قبل خبر دی گئی تھی۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اپنے بیٹوں میں سے حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کیلئے آپ کا انتخاب کیا اس سلسلہ میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب

کے حالاتِ زندگی جو محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اصحاب احمد کی بارہویں جلد میں مرتب کئے ہیں کا پیش لفظ تحریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''14، 15 سال کی عمر سے ہی ان میں احمدیت کی پختگی اور سعادت دیکھ کر ان کے والد (نواب محمد علی خاں مرحوم) نے ان کو چن لیا تھا۔عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کیلئے رشتہ کا پیغام دینے کو۔ کہ میرا یہی لڑکا مناسب اور موزوں ہے۔فرماتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ کی دختر کا پیام اس کیلئے دینے کی جرأت کرسکتا ہوں جس کو ایمان و اخلاص اور احمدیت میں دوسروں سے بڑھ کر پاتا ہوں پھر یہ رشتہ ہوگیا اور مبارک ہوا''۔

خود حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کا بیان ہے کہ

''جب میری شادی حضرت بانی سلسلہ کے گھر ہونے لگی تو حضرت والد صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ اپنا رشتہ ہونے پر بھی میں کس طرح حضرت اماں جان اور حضرت صاحب کی اولاد اور اولاد در اولاد کا احترام کرتا ہوں اور لکھا تھا کہ اگر یہی طرز تم بھی برت سکو تو پھر اگر تمہاری منشاء ہو تو میں اس کی تحریک اور استخارہ کروں ورنہ ایسے پاک وجودوں کی طرف خیال لے جانا بھی گناہ ہے''۔(اصحابِ احمد جلد 12)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے اُس خط کے الفاظ میں درج کرتی ہوں جو آپ نے 9رمئی 1914ء کو اپنے صاحبزادے نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو لکھا تھا۔اس خط کے الفاظ بتاتے ہیں کہ آپ کے دل میں حضرت بانی سلسلہ کی بیٹیوں کے لئے کتنی عزت اور احترام تھا۔ آپ کہتے ہیں:۔

''اب میں پھر رشتے کے متعلق لکھتا ہوں اس معاملہ میں ایک مشکل بھی ہے اگر تم اس مشکل کو برداشت کرسکتے ہو تو رشتے کی طرف توجہ کرنا ورنہ پھر بہتر ہے کہ تم ہاں نہ کرنا۔دوسرے یہ کہ رشتہ کے بعد حضرت صاحب یا ان کے خاندان سے ہمسری اور ہم کفی کا خیال اکثر لوگ کر بیٹھتے ہیں اور اس سے ابتلاء آتا ہے۔قابل غور امر یہ ہے کہ حضرت صاحب کے ساتھ رشتہ کیوں چاہا جاتا ہے صاف بات ہے کہ جب ان کے کپڑے تک بابرکت ہیں تو ان کے جگر کے ٹکڑے کیوں نہ بابرکت ہوں گے''۔

آپ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب سے 7/ جون 1915ء کو حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم نے پڑھا اور 22/فروری 1917ء کو آپ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے بے حد محبت کرنے والا قدر شناس خاوند اور سعادت مند اولاد عطا فرمائی۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے بارہا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی بیٹیوں کے زمین سنبھالنے کی وجہ سے میری آمد میں برکت ڈالی ہے ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا۔

''میرا دل چاہتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ سب اس کی خاطر قربان ہو جائے ...... دراصل عملی طور سے ہے بھی یہی۔ میں اپنے آپ کو حضرت صاحب کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ میری ساری کوشش اور محنت صرف اس لئے ہے کہ اُس پاک وجود کے جگر پارے آرام پائیں جن میں سے ایک کو اس نے میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے''۔ (اصحاب احمد جلد 12 صفحہ 66)

اپنی سب سے بڑی بیٹی عزیزہ طیبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی شادی پر آپ نے اپنی بیٹی کو نصائح کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

''تمہاری امی اس معاملہ میں بہترین نمونہ ہیں تم نے خود دیکھا کہ کس قدر تنگی انہوں نے میرے ساتھ اُٹھائی لیکن اس کو نہایت وفا اور محبت کے ساتھ گزار دیا۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر تم بھی اپنی امی کی طرز اختیار کرو وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں''۔ (اصحاب احمد جلد 12 صفحہ 50)

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب دل کے شدید حملہ سے ایک لمبا عرصہ بیمار رہے۔ آپ کی بیماری میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بے مثال خدمت کا نمونہ دکھایا۔ اسی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا۔

''یہاں اگر اپنی بیوی حضرت ''دختِ کرام'' امۃ الحفیظ بیگم کا ذکر نہ کروں تو نہایت ناشکری اور ظلم ہوگا۔ یہ نور کا ٹکڑا حضرت صاحب کا جگر گوشہ کس خدمت اور کس

نیکی کے عوض مجھے حاصل ہوا ہے اس بات کو سوچ کر میں ورطۂ حیرت و استعجاب میں پڑ جاتا ہوں''۔(اصحاب احمد جلد 12 صفحہ 184)

آپ حضرت اماں جان کی بہت پیاری بیٹی اور سب بہن بھائیوں کی بہت لاڈلی بہن تھیں۔حضرت فضل عمر نے آپ سے بیٹوں کی طرح محبت کی۔آپ نے قرآنِ مجید ختم کیا تو آپ کی آمین لکھی جس میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اپنے بہن بھائیوں کے لئے عظیم دعائیں کیں۔آپ فرماتے ہیں۔

حفیظہ جو میری چھوٹی بہن ہے ۔۔۔ نہ اب تک وہ ہوئی تھی اس میں رنگیں
ہوئی جب ہفت سالہ تو خدا نے ۔۔۔ یہ پہنایا اسے بھی تاج زریں
کلام اللہ سب اس کو پڑھایا ۔۔۔ بنایا گلشنِ قرآن کا گل چیں
الٰہی جیسی یہ دولت عطا کی ۔۔۔ ہمیں توفیق دے صدق و صفا کی
تیرے چاکر ہوں ہم پانچوں الٰہی ۔۔۔ ہمیں طاقت عطا کر تو وفا کی
الٰہی تو ہمارا پاسباں ہو ۔۔۔ ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو
ہمیں اپنے لئے مخصوص کر لے ۔۔۔ ہمارے دل میں آ کر مہماں ہو
عطا کر جاہ و عزت دو جہاں میں ۔۔۔ ملے عظمت زمیں و آسماں میں
بنیں ہم بُلبُلِ بُستانِ احمد ۔۔۔ رہے برکت ہمارے آشیاں میں
بنیں ہم سب کے سب خدام احمد ۔۔۔ کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں

تاریخ گواہ ہے کہ جہاں حضرت بانی سلسلہ کی ساری بشارتیں آپ کی اولاد کے متعلق بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں وہاں حضرت فضل عمر کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ دعائیں بھی مستجاب ہوئیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ گو ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھیں لیکن پھر بھی جماعت کی خواتین اور بچیاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور آپ کی دعاؤں اور نصائح سے مستفیض ہوتیں جس سے اب ہم محروم ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اور عظیم سعادت یہ عطا فرمائی تھی کہ بیرون پاکستان سوئٹزرلینڈ

کے بیت الذکر کا سنگ بنیاد آپ کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا۔ آپ نے 24/اگست 1962ء کو زیورچ میں خانہ خدا کی عمارت کا سنگِ بنیاد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رکھنے کی توفیق پائی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب منتخب ہوئے تو آپ نے اپنے متبرک ہاتھوں سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی **الیس اللہ بکاف عبدہ** والی انگوٹھی آپ کو پہنائی۔

آپ بہت خوش خلق، بہت منکسر المزاج، بہت ہمدرد، بہت دعائیں کرنے والی، بہت برکتیں رکھنے والی ہستی تھیں۔ جو ہم سے جدا ہو گئیں لیکن ہمارا خدا زندہ خدا ہے جو ہمہ وقت ہمارے ساتھ ہے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے فرمان کے مطابق ہمیں اپنی قربانیوں اور اخلاص سے ان برکتوں کا مورد بننا چاہئے جو کبھی ختم نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ہمیش جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ میری پھوپھی زاد بہن تھیں۔ ہم دونوں میں عمر کا بہت فرق تھا۔ 1932ء میں حضرت والد صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم سے جو ان دنوں رہتک میں سول سرجن لگے ہوئے تھے مجھے تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا کچھ عرصہ تو میں اپنی نانی اماں کے گھر رہی۔ پھر باقی بہن بھائی بھی پڑھنے کیلئے قادیان آ گئے اور والدہ صاحبہ بھی آ گئیں۔ ان دنوں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت اماں جان کے پاس مقیم تھیں اور ایف۔اے انگریزی کے امتحان کی پرائیوٹ طور پر تیاری کر رہی تھیں۔ میری اچھی طرح جان پہچان اُن سے اِس عرصہ میں ہوئی۔ میں اکثر حضرت اماں جان کے ہاں جایا کرتی تھی آپ کی صحبت میں گزارے ہوئے وہ دن اب بھی بڑی شدت سے یاد آتے ہیں۔ عمر کے فرق کے باوجود ہم دونوں بہت بے تکلف تھیں۔ میری سلائی اچھی تھی آپ نے اپنی چھوٹی بچیوں کے کئی فراک مجھ سے سلوائے۔ پھر میری شادی ہوئی تو آپ سے نند کا رشتہ بھی ہو گیا۔ عمر کے ساتھ ساتھ میرے دل میں آپ کی عزت اور احترام بڑھتا ہی چلا گیا۔ جب حضرت اماں جان بہت بیمار ہوئیں تو انہی دنوں لاہور میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب بھی بہت علیل تھے۔ آپ کے لئے شوہر کو چھوڑنا بھی مشکل تھا اور اِدھر حضرت اماں جان کی طبیعت بھی

دن بدن گر رہی تھی۔آخر اپنی بیٹی کو ان کے پاس چھوڑ کر آپ ربوہ آگئیں اور حضرت اماں جان کی خدمت کرتی رہیں۔حضرت اماں جان کی وفات اور تدفین کے اگلے روز آپ لاہور واپس چلی گئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میری تو تربیت ہی میرے سسرال میں ہوئی اور حضرت اماں جان کی ذاتی توجہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بہت کچھ سیکھا۔آپ بہت وسیع القلب، بہت خوش اخلاق اور بہت وسیع النظر تھیں۔ایک دفعہ بعض غلط فہمیوں کی بناء پر میرے اور میرے ایک عزیز کے درمیان کچھ کشیدگی ہوگئی۔آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے اپنی خداداد فراست سے کام لیتے ہوئے وہ کشیدگی فوراً دور کروا دی۔آپ میں برداشت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ نے اپنے شوہر اور داماد کی المناک وفات کے دو بڑے صدمے زندگی میں برداشت کئے جس سے آپ کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ کی بنیاد جن ستونوں پر رکھی گئی آپ کا وجود ان میں سے آخری ستون تھا۔گلشن احمد کے یہ پھول اپنی اپنی مہک دکھلا کر رخصت ہوگئے۔اب ہم سب نے اِس مہک کو سدا قائم رکھنا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر اپنے بے شمار فضل نازل کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مصباح جنوری 1988ء)

☆......☆......☆

حضرت فضل عمر کی اہلی زندگی کی ایک جھلک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ بنا کر بھیجا۔ اسی طرح آپ کے غلاموں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ان کو بھی نمونہ بنایا اور انہوں نے زندگی کے ہر پہلو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کی۔ اہلی زندگی میں عورت سب سے زیادہ مرد کے قریب ہوتی ہے۔ حضرت فضل عمر نے بھی سات شادیاں کیں۔ ایک سے زیادہ بیویوں کو رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دیکھا جائے تو زندگی گزارنا بہت مشکل امر ہے۔ آپ کی ہر شادی اللہ تعالیٰ کی خاص مشیّت کے ماتحت ہوئی اور آپ نے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔

میری پیدائش 7/ اکتوبر 1918ء کو ہوئی۔ بظاہر ممکن نہیں نظر آتا تھا کہ آپ سے میری شادی ہوگی۔ حضرت اماں جان (سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کہا کرتی تھیں کہ میری خواہش ہے کہ میرے بھائی کے بیٹی ہو تو مَیں محمود کے لئے لوں لیکن حضرت ابا جان (میر محمد اسماعیل صاحب) کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر ۱۹۱۷ء میں ابا جان نے دوسری شادی کی جس سے اولاد ہوئی ابا جان نے میری پیدائش پر میرا تاریخی نام نکالا تو نذرِ الٰہی نکلا اور میں چھوٹی ہی تھی کہ ایک موقع پر انہوں نے مجھے وقف بھی کر دیا۔ میری پیدائش بھی کمزور تھی ہم جوڑا بہنیں پیدا ہوئی تھیں۔ میرا نام ابا جان نے مریم اور دوسری کا صدیقہ رکھا تھا جو ڈھائی ماہ کی ہو کر وفات پا گئی اور یہ پورا نام ابا جان نے میرا رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ابا جان کی دعاؤں اور قربانی کو قبول فرما لیا اور میری شادی 30/ستمبر 1935ء کو جب کہ میں ابھی بارہویں جماعت میں پڑھ رہی تھی ہوگئی۔ میں ابھی سترہ سال کی بھی پوری نہیں ہوئی تھی اور یہ عمر ایسی نہیں تھی کہ میں اُن ذمہ داریوں کو اُٹھا سکتی جو ایک امام جماعت کے ساتھ شادی ہونے سے مجھ پر عائد ہوئی تھیں اور ایک بڑے گھرانہ میں جہاں پہلے

تین بیویاں موجود تھیں بچے بھی تھے اپنے فرائض کوادا کرسکتی۔ ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں حضرت فضل عمر پر جنھوں نے قدم قدم پر میری راہ نمائی کی اور میری ہمت کو پست نہ ہونے دیا۔ عام طور پر یہ نظارہ دنیا میں نظر آتا ہے کہ اگر دوسری شادی کی ہے تو پہلی بیوی بے چاری الگ تھلگ ہو جاتی ہے۔ میاں کی اس طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔ آپ نے بڑی بیویوں کا ہمیشہ ادب کروایا۔ آپ کا سلوک سب بیویوں سے اتنا اچھا تھا کہ ہر ایک یہی سمجھتی تھی کہ شاید مجھ سے ہی سب سے زیادہ تعلق ہے۔ بیماری میں خاص توجہ فرماتے تھے چونکہ وقت آپ کے پاس کم ہوتا تھا سارا دن ملاقاتوں، ڈاک پڑھنے، جواب لکھوانے اور جماعتی ذمہ داریاں ادا کرنے میں گزر جاتا تھا۔ اس لئے بچوں کی طرف توجہ دینے کیلئے وہی وقت ہوتا تھا جب آپ کھانے پر تشریف لاتے تھے۔ اس مختصر سے وقت میں کھانا بھی کھانا ہنسی مذاق میں چٹکلے بھی اور بچوں کی تربیت بھی۔ سفروں پر جانا تو سب ساتھ ہی ہوتے تھے بڑا اچھا وقت گزرتا تھا۔ سیر وشکار کا بے حد شوق تھا۔ عموماً قادیان میں جلسہ کے بعد تھکان اُتارنے کے لئے راجپورہ جو دریا کے پاس ایک گاؤں تھا جاتے تھے۔ کچے گھر تھے وہاں جا کر گھوڑے کی سواری کرنی، بچوں کو سواری سکھانی، ہمیں سکھانی، مچھلیاں پکڑنی، مرغابیاں اور مگ کا شکار کرتے، مچھلیاں پکڑتے روزانہ وہاں سے آدمی شکار لے کر قادیان آتا تھا۔ اپنے رشتے داروں کے گھروں میں، رفقائے حضرت بانی سلسلہ کے گھروں میں، قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے گھر میں اور بہت سے گھروں میں بھجواتے۔ اپنے گھروں میں شوق سے پکواتے، پکنکوں پر جاتے تو مختلف چیزیں تقسیم کر دیتے۔ فلاں یہ بنائے گا اور فلاں یہ بنائے گا اور چھوٹی چھوٹی جزئیات میں اتنی دلچسپی لیتے کہ کسی اجنبی کو یہ محسوس ہوتا کہ شاید آپ کو اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ زندہ دلی اور شگفتگی آپ پر ختم تھی۔ ہنسی مذاق میں بھی ایک کڑی نظر ہر ایک پر رہتی تھی جہاں ذرا بھی وقار یا شریعت یا جماعت کی روایات کے خلاف کوئی بات نظر آتی۔ پھر کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔

بچوں کی عزت نفس کا بہت خیال کرتے تھے ایک دفعہ کسی بچہ کی سرزنش کی۔ میں آواز سن کر آ گئی اس وقت تو مجھے کچھ نہ کہا جب وہ بچہ چلا گیا تو کہنے لگے تمہیں نہیں آنا چاہئے تھا۔ میں نے اُسے سمجھانا تھا مگر تمہاری موجودگی میں اُسے ڈانٹ پڑی تو وہ شرمندہ ہو رہا ہوگا۔

ہر رشتہ دار کا حق ادا کیا خواہ وہ اپنا رشتے دار تھا یا بیویوں کا رشتہ دار۔ بیویوں کی سہیلیوں کے گھرانوں سے حسن سلوک کیا۔ مجھے تعلیم کا شوق تھا شادی ہوئی تو یہ خیال پیدا ہوا کہ بس اب تعلیم ختم ہو جائے گی لیکن حضرت فضل عمر نے میرے شوق کو دیکھتے ہوئے مجھے اجازت دے دی کہ پڑھائی جاری رکھوں بلکہ پڑھائی کا انتظام بھی کیا۔ صرف ایک شرط تھی کہ میری پڑھائی میری ذمہ داریوں میں حائل نہ ہو گی اور یہ کہ ایسا نہیں ہو کہ میں آؤں تو تم کتابیں لے کر بیٹھی ہو۔

شعر و شاعری سے بہت دلچسپی تھی اکثر نظمیں آپ نے سفر کے دوران کہی ہیں یا جب قدرے فراغت ہو۔ کبھی ایسا ہوتا کہ کسی محاورہ کے متعلق آپ کو شک ہو تو مجھے کہنا ابھی لغت نکالو اور دیکھو یا کہنا حضرت اماں جان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ کیا یہ محاورہ اس طرح بولا جاتا ہے۔

چونکہ میں تیز لکھتی تھی آپ نے ابتدا سے ہی مجھ سے لکھوانے کا کام لینا شروع کیا خط لکھوائے جلسہ سالانہ کی تقاریر کے نوٹ لکھوائے۔ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کی املا کروائی۔ لکھوا کے پھر مولانا محمد یعقوب صاحب کو صاف کرنے کیلئے دیا کرتے تھے۔ اسی طرح کلید القرآن سے آیاتِ قرآنیہ نکلوائی اور یہ سب خود سکھایا ورنہ اس سے پہلے مجھے کچھ نہیں آتا تھا۔

متین چھوٹی سی تھی تو اُسے ایک نظم لکھ کر دی اور کہا اسے یاد کر کے سناؤ جو کچھ اس طرح تھی۔

چوں چوں کرتی چڑیا آئی
چونچ میں اپنی تنکا لائی

پھر ایک اور نظم طوطے پر لکھ کر دی جو میں نے تشحیذ الاذہان میں چند سال ہوئے چھپوا دی تھی۔ جب اور بڑی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے متعلق نظم لکھ کر دی جو کلام محمود میں اطفال کے ترانہ کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

1948ء میں جب ہجرت کے بعد ہم کچھ عرصہ لاہور رہے مسلم لیگ کی خواتین بھی آبادکاری اور عورتوں کے مسائل حل کرنے میں لگی ہوئی تھیں۔ بیگم تصدق حسین، بیگم شاہنواز وغیرہ کئی دفعہ ملنے آئیں اور اپنی کئی تقریبات میں ہمیں بلایا۔ اسی سلسلہ میں ایک مشاعرہ ہوا، دعوت نامہ لے کر آئیں اور بہت خواہش کی کہ آپ میں سے کوئی نظم بھی پڑھے طرحی مشاعرہ

تھا۔ میں نے حضور سے ذکر کیا تو کہنے لگے کیا حرج ہے۔ پڑھ دینا۔ میں نے کہا کونسی کہنے لگے میں لکھ دیتا ہوں میں نے کہا نہیں اگر اپنی ہوتی تو پڑھ دیتی فرمایا۔ کیوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بزبان حضرت اماں جان نظم نہیں کہی ہوئی۔ خیر آپ نے ایک غزل کہی اور صاحبزادی امۃ الباسط نے وہ غزل عورتوں کے مشاعرہ میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ وہ غزل حضور کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے پاس محفوظ ہے۔ ناصحانہ نظم تھی اور بہت پسند کی گئی۔ نظم یہ تھی۔

کیسے بچاؤں نوح کے طوفاں سے گھر کو مَیں
رکتی نہیں ہے کیا کروں اس چشم تر کو مَیں
مسجد کو چھوڑ ٹاکی کی جانب رواں ہوئی
جانا تھا کس طرف کو چلی ہوں کدھر کو مَیں
ہے وقف روئے غیر نظر تیری اے خدا
ترسی ہوں سال سال تیری اِک نظر کو مَیں
جس سے بہار خانہ تھی جب وہ نہیں رہا
اس کے بغیر کیا کروں دیوار و در کو مَیں
روئے سحر ہی جب نہ نظر آئے اے ندیم
پھر کیا کروں بتا تو نسیم سحر کو میں
رہبر بھی مصطفیٰؐ مرے دلبر بھی مصطفیٰؐ
جاتے تھے وہ جدھر کو چلوں گی اُدھر کو مَیں
راہِ وفا میں موت سے ڈرنا خدا بچائے
مَلتی ہوں اپنے ہاتھ سے اپنے جگر کو مَیں
ہے میری آبرو تیرے ہاتھوں میں اے خدا
رکھتی ہوں تیرے پاؤں پہ لے اپنے سر کو مَیں

ہر لحظہ کارواں ہوا جاتا ہے دُور دُور
حسرت سے تک رہی ہوں پڑی راہ گذر کو مَیں
یا نوچ ڈال پَر مرے یا کھول دے قفس
قیدِ قفس میں کیا کروں گی بال و پَر کو مَیں

گرمیوں میں ڈلہوزی جاتے تو اکثر قرآن مجید کا درس دیتے جس میں گھر والے بھی شامل ہوتے اور دوسرے لوگ بھی۔ مجھے بھی تاکید کرتے رہتے کہ بچوں کو عربی پڑھایا کرو۔ سب سے پہلے آپ نے کہا کہ قصیدہ یاد کرواس وقت مجھے بھی یاد نہیں تھا چنانچہ خود ہی ساتھ ساتھ یاد کیا اور امۃ الحکیم، امۃ الباسط اور امۃ النصیر کو یاد کروایا۔ عربی صرف ونحو بھی گھر میں ہم سب کو پڑھاتے رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آپ سے صرف ونحو پڑھ کر پہلی دفعہ احساس ہوا کہ یہ تو مشکل مضمون ہی نہیں۔ قادیان میں درس القرآن سورہ کہف سے شروع کیا اصل غرض مجھے اور بچوں کو پڑھانا تھا۔ اس درس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، صاحبزادہ مرزا منور احمد اور صاحبزادی امۃ القیوم ابتداء میں شامل ہوئے پھر آہستہ آہستہ اور گھر والوں نے شامل ہونا شروع کیا۔ جب لوگوں کو علم ہوا کہ حضور گھر میں درس دے رہے ہیں تو درخواستیں آنی شروع ہوگئیں کہ باہر بیت الذکر میں درس دیا کریں تا ہم بھی سنا کریں اس طرح آہستہ آہستہ درس بیت مبارک قادیان کے ساتھ والے کمرہ میں دیا جانے لگا اندر ہم ہوتے تھے اور باہر مرد بھی سن لیتے تھے۔

ماں سے محبت تو اولاد کو ہوتی ہی ہے لیکن جیسی محبت حضرت فضل عمر کو حضرت اماں جان سے تھی اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتے اور بیویوں سے بھی یہی امید رکھتے کہ حضرت اماں جان کی جتنی ممکن ہو خدمت کریں گی۔ بہنوں اور بھائیوں سے بھی بہت محبت تھی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے سب بہن بھائیوں سے زیادہ بے تکلفی تھی۔ جب آپ مالیر کوٹلہ سے قادیان آتیں تو بہت کوشش کرکے ان کے لئے وقت نکالتے۔ بہت سے سفروں میں ساتھ دیا ہے۔ حیدرآباد دکن اور دہلی کا وہ سفر جو 1938ء میں کیا اور جس میں آپ نے تغلق کے قلعہ پر کھڑے ہوکر کہا تھا ’’میں نے

پالیا، میں نے پالیا'' اس سفر میں مَیں ،نواب مبارکہ بیگم اور امۃ القیوم آپ کے ساتھ تھیں ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم سے بھی بہت محبت تھی وہ چونکہ چھوٹی ہیں اس لئے ان سے بالکل چھوٹی بہنوں والا پیار تھا۔لیکن ان کی ذراسی تکلیف برداشت نہیں تھی مجھے آج بھی وہ نظارہ یاد ہے کہ ان کے آپریشن کا معلوم ہوا ہم لاہور گئے آپریشن ہوگیا تو واپس آ گئے۔ واپس آتے ہی علم ہوا کہ پھر دوبارہ طبیعت خراب ہوگئی ہے ساری رات بے چین رہے سو نہ سکے اور صبح ہوتے ہی لاہور روانہ ہوئے اور جب تک طبیعت نہ سنبھلی وہیں رہے۔

1947ء میں ہجرت کے بعد قادیان سے لاہور پہنچے ایک ہی مکان میں سارا خاندان ٹھہرا ہوا تھا۔ اس وقت آپ نے سارے خاندان کے اخراجات کا بوجھ اُٹھایا اور جب تک حالات بہتر نہ ہوئے سب کا کھانا اکٹھا رہا لیکن انتہائی سادہ ۔ فی کس ایک روٹی اور ایک وقت سالن اور ایک وقت دال ۔خود تو نصف روٹی بھی نہ کھاتے تھے۔ وہ بھی کسی بچہ کو جسے زیادہ بھوک لگی ہو دے دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب خاندان حضرت بانی سلسلہ کی مستورات کو لاہور بھجوا دیا جائے اور حضور خود قادیان ٹھہرے تو مجھے حضور کے ساتھ ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ میرے علاوہ صاحبزادی منصورہ بیگم بھی پیچھے ٹھہریں تھیں ۔ حضرت فضل عمر نے خرچ کی رقم ان کو دے دی کہ وہ کھانے کا انتظام کریں اور مَیں حضور کے ساتھ کام میں لگی رہتی تھی ان دنوں ہر وقت اِدھر اُدھر سے اطلاعات کے فون آتے تھے۔ آدھی رات حضور جاگتے تھے پھر مجھے جگا دیتے اور آپ آرام فرما لیتے۔

1955ء سے حضور کی بیماری کا آغاز ہوا گو کمزوری ایک سال قبل جب 1954ء میں ایک بد بخت نے حضور پر قاتلانہ حملہ کیا تھا شروع ہوگئی تھی سارا گھر پریشان، ساری جماعت غم زدہ لیکن حضور ایک ایک کو تسلی دیتے تھے کہ فکر نہ کرو مَیں ٹھیک ہوں ۔1955ء سے تو پھر میری ساری توجہ صرف آپ کی طرف ہوگئی ۔ ڈاک سنانی، جواب لکھنے، آپ کی تیمارداری وغیرہ وقت ہی کسی اور کام کے لئے نہیں ملتا تھا۔ اسی بیماری میں ہی آپ نے تفسیر صغیر لکھوائی ۔ ہر وقت فکر تھی کہ جلد مکمل ہو کبھی مجھ سے املا کرواتے تھے پھر مولوی یعقوب صاحب کو مسودہ صاف کرنے کیلئے

دیتے پھر اس کو دیکھتے۔کبھی مولوی یعقوب صاحب کو ہی بلا کر لکھواتے۔غرض ان دنوں جو قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی محنت کی اس نے صحت پر بہت بُرا اثر ڈالا۔صحت کی پرواہ نہ کی اور رات دن لگ کر ترجمہ مکمل کیا۔ میں تو ایک ذرّہ ناچیز ہوں اگر کوئی بھی جماعت کی خدمت میں نے کی تو دراصل اس کا سہرا حضرت فضل عمر ہی کے سر تھا کیونکہ تقریر کرنا، لجنہ کا کام کرنا، ہر بات میں حضور نے میری راہنمائی فرمائی۔ ربوہ آنے کے بعد 1951ء میں حضور نوراللہ مرقدہٗ نے بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ نصرت کا اجراء فرمایا۔کوئی عمارت نہیں تھی اپنی کوٹھی کالج کے لئے دی۔ فرخندہ بیگم سید محمود اللہ شاہ صاحب کو لاہور ایم اے انگریزی کرنے کیلئے بھجوایا اور مجھے کالج کی ڈائریکٹریس مقرر کر کے کہا کہ کالج سنبھالو۔ پہلے دو سال میرے علاوہ کالج میں سب مرد پڑھاتے رہے اور میں عربی پڑھاتی تھی اور کالج کے تمام انتظامی کام بھی کرتی تھی۔ دو سال بعد مسز شاہ آ گئیں اور آہستہ آہستہ وہ لڑکیاں جنہوں نے جامعہ نصرت سے بی اے کیا ان کو مختلف مضامین میں ایم اے کروایا اور وہ کالج میں لیکچرار لگیں۔ روزانہ ہی مجھ سے کالج کی رپورٹ لینی۔ ہر بات پر راہنمائی کرنی۔ 1955ء میں آپ کی بیماری کے بعد پڑھانا مَیں نے چھوڑ دیا صرف نگرانی میری رہی۔خود میں نے بھی ایم اے عربی ہجرت کے بعد کیا تھا۔صرف سات ماہ کی پڑھائی کے بعد امتحان دیا۔اس امتحان دینے کا حوصلہ بھی آپ نے مجھ میں پیدا کیا۔1940ء میں میں نے بی اے کیا تھا پڑھائی چھوڑ کر دوبارہ شروع کرنی بہت مشکل ہوتی ہے۔1947ء میں لاہور کے قیام میں لجنہ کے کسی کام کے سلسلہ میں بعض بچیاں ملیں جو ایم اے عربی فائنل کی تھیں۔ان کی کتب دیکھیں تو مجھے بہت آسان لگیں۔ میں نے حضرت فضل عمر سے ذکر کیا تو آپ فرمانے لگے پھر یہاں لاہور رہتے ہوئے تم بھی امتحان دے دو۔ کتب ملتی نہیں تھیں یونیورسٹی لائبریری سے قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کے ذریعہ سے لے کر ان کی نقلیں کروا کے دیں اور جہاں سے کوئی بات سمجھ نہ آتی آپ خود سمجھا دیتے۔

30 سال کا عرصہ ان کے ساتھ گزارا کہنے کو تو تیس سال تھے لیکن میں تو یہی کہوں گی۔

روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شُد
حیف درچشمِ زدن صحبت یار آخر شُد

ہزاروں سلام اس پاک ہستی پر جو خود بھی جلد جلد بڑھا اور اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی تیز چلاتا رہا۔ اس کی پیدائش، اس کی ساری زندگی اور اس کی وفات بھی اس پیشگوئی کے مطابق ہوئی جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دی تھی۔ وہ سراپا رحمت تھا کبھی کبھی آپ کی زندگی میں غصہ اور غضب کی لہریں نظر آتی ہیں مگر تربیت کی خاطر ورنہ وہ تو دل کا حلیم تھا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ابن مسیحا کے ساتھی کے طور پر چنا تھا تو میری غلطیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے اُس جہاں میں بھی ان کے ساتھ ہی رکھے۔

(ماہنامہ مصباح فروری 1989ء)

☆......☆......☆

ناصرات الاحمدیہ

روزنامہ الفضل ربوہ 8/اکتوبر 1989ء کے صفحہ 4 میں ناصرات الاحمدیہ کے آغاز کے سلسلہ میں ایک نوٹ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر کی طرف سے شائع ہوا تھا جو اختصاراً درج ذیل ہے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اس مضمون کے متعلق تحریر فرماتی ہیں جہاں تک مجھے یاد ہے کہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ جو ان دنوں دینیات کلاسز میں پڑھ رہی تھیں اُنہوں نے تحریک کی تھی اور ان لڑکیوں کی مجلس ناصرات الاحمدیہ کہلاتی رہی لیکن بعد میں جب 1945ء میں مجلس عاملہ مرکزیہ کی تشکیل ہوئی تو حضور نے ناصرات الاحمدیہ کے لئے بھی وہی عمر مقرر فرمائی جو اطفال کی ہے یعنی 8 سال سے پندرہ سال تک کی۔

ناصرات الاحمدیہ کے قیام پر اب قریباً پچاس سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس طویل عرصہ میں ان کی یادیں بھی جو اُن خوشگوار اور مبارک ایام میں مرکز سلسلہ میں مقیم تھے کچھ نہ کچھ دھندلی ہونی شروع ہو جاتی ہیں لیکن بعد کی نسل کو بالواسطہ روایات پر انحصار کر کے تاریخ کو محفوظ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے طبعی امر ہے کہ بعض دفعہ پُرانے واقعات پوری صحت کے ساتھ نہیں لکھے جاتے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کے قیام کے سلسلے میں بھی بعض اہم تفاصیل واقعات کے مطابق شائع نہیں ہوئیں میرے لئے یہ اَمر باعث سعادت ہے کہ اس بارے میں بعض امور کا ذاتی طور پر براہِ راست علم ہے جو مختصراً درج ذیل ہے۔ جماعت احمدیہ کی ہر چہار تنظیمیں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور انصار اللہ۔......

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زمانہ امامت میں قائم ہوئیں۔ ان میں سے لجنہ اماء اللہ کا قیام تو ابتدائی سالوں میں ہی ہو گیا تھا لیکن خدام الاحمدیہ کی بنیاد حضور نے 1926ء کے بعد رکھی...... مجھے یاد ہے کہ ان دنوں صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید صاحبہ نے مجھ

سے ایک سے زائد مرتبہ ذکر فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کی بنیادوں پر احمدی لڑکیوں کی تنظیم قائم ہونی چاہئے۔ چنانچہ باہم مشورہ کے بعد یہ طے پایا کہ ایسی تنظیم کا اعلان فرمانے کے لئے صاحبزادی موصوفہ ایک خط کے ذریعہ حضور کی خدمت میں درخواست کریں اور یہ بھی کہ اس تنظیم کا نام حضور خود تجویز فرمائیں اس خط کا مسودہ تیار کرنے میں خاکسار کو خدمت کا موقع ملا مجھے یہ بھی یاد ہے کہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور خاکسار نے کچھ قیاس آرائی بھی کی حضور اس تنظیم کا کیا نام تجویز فرمائیں گے۔ حُسن اتفاق سے ایک نام ناصرات الاحمدیہ بھی ذہن میں آیا۔ بہرکیف صاحبزادی موصوفہ کے حضور کی خدمت میں درخواست کے جلد بعد میں حضور نے احمدی لڑکیوں کی تنظیم کے قیام کا اعلان فرمایا اور ایک کاغذ پر اپنے دست مبارک سے اس کا نام ناصرات الاحمدیہ تجویز فرمایا اور اس طرح سے اس تنظیم کی ابتداء ہوئی۔ صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید صاحبہ مستحق صد مبارک ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ مبارک تحریک ڈالی اور ان کی کوششیں بارآور ہوئیں۔

(ماہنامہ مصباح اکتوبر ونومبر 1989ء)

☆......☆......☆

ناصرات الاحمدیہ ہمارا مستقبل

1922ء میں حضرت فضل عمر نے احمدی عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ آپ اس یقین پر پوری طرح قائم تھے کہ کسی قوم کی ترقی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک اس قوم کی عورتیں بھی مردوں کے ساتھ مل کر اس کی ترقی میں حصہ لیں اور اس غرض کے لئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ امام جماعت احمدیہ ہونے کے بعد اس کوشش میں لگے رہے کہ عورتوں میں تعلیم پھیلے۔ انہیں یہ شعور حاصل ہو کہ اُنہوں نے قوم کے لئے کچھ کرنا ہے۔ ان کے دلوں میں جذبہ پیدا ہو وہ قوم کا ایک مفید فرد بن سکیں۔ چنانچہ آپ نے ان کی تعلیم کیلئے سکول کالج جاری فرمائے۔ مدرسۃ الخواتین بڑی عمر کی خواتین کی اعلیٰ تعلیم کیلئے جاری کیا۔ دینیات کلاسز جاری فرمائیں۔ عورتوں میں درس دیتے رہے۔ مختلف مواقع پر ان سے خطاب فرمائے اور ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔

جب ایک حد تک ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو گیا تو آپ نے ان کو اس طرف توجہ دلائی کہ اگر وہ اپنی قربانیوں کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنا چاہتی ہیں تو اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کریں اور یہی جذبہ ناصرات الاحمدیہ کے قیام کا باعث بنا۔ جس کا باقاعدہ قیام 1945ء میں ہوا۔ گو اس سے قبل قادیان میں بھی اور کئی اور شہروں میں ناصرات الاحمدیہ، خادمات الاحمدیہ، بنات الاحمدیہ کے نام سے بچیاں کام کر رہی تھیں آپ نے اپنی ایک تقریر میں عورتوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

''ماں کی تربیت ایک نہایت اہم چیز ہے مرد کا کام موجودہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے۔ عورت کا کام آئندہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ بیشک موجودہ کام مرد کرتے ہیں لیکن وہ آئندہ دَور کی تعمیر کرتی ہیں۔ اگر عورتوں نے آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہیں کی

ہوگی اور ایسے قائم مقام پیدا نہیں کئے ہوں گے جو دین اور تقویٰ سے متاثر ہوں تو مردوں کی تمام کوششیں اکارت چلی جائیں گی۔ پس عورت کی ذمہ داری مرد سے کم نہیں''۔(الازھار حصہ دوم صفحہ 96)

غرض ناصرات الاحمدیہ کا قیام اس لئے کیا گیا تا اگلی نسل کی ذمہ داریاں اُٹھانے کیلئے چھوٹی عمر سے ہی بچیوں کو تیار کیا جائے ان کے دلوں میں مذہب سے محبت پیدا کی جائے اعلیٰ اخلاق ان میں پیدا کئے جائیں نیکی بدی کا فرق ان کو بتایا جائے آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کا احساس ان میں پیدا کیا جائے۔یہی غرض ناصرات الاحمدیہ کے قیام کی ہے۔

دیکھا جائے تو ناصرات الاحمدیہ کی تربیت کرنا لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں سے اہم ترین کام ہے جس کی طرف توجہ دینا ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ بے شک عہدہ داران لجنات اپنی پوری کوشش اس سلسلے میں کر رہی ہیں لیکن اصل ذمہ داری ماؤں کی ہے جن کے پاس ان کا زیادہ وقت گزرتا ہے۔اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گی تو اپنے ماحول اور اپنے سکول سے وہ وہ باتیں سیکھیں گی جو ہماری اقدار اور ہماری روایات کے خلاف ہیں۔پس احمدی بچیوں کو جنہوں نے اگلی نسل کی مائیں بننا ہے۔بچپن سے ہی دینی تعلیم دیں پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں پھر ترجمہ سکھائیں یا سکھانے کا انتظام کریں۔اللہ تعالیٰ سے پیار پیدا کریں آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ کر کے آپ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔اگر آپ یہ عہد کریں کہ اگلی نسل کو پہلوں سے زیادہ دیندار بنانا ہے تو شیطان کا کوئی تسلط آپ کی نسل پر نہیں ہو سکتا۔اس زمانہ میں شیطان کا حملہ نت نئی شکلوں میں ہو رہا ہے۔کہیں آزادی نسواں کے غلط علمبرداروں کے ذریعہ، کہیں بے پردگی کے ذریعہ، کہیں ننگے لباسوں کے ذریعہ، کہیں بیہودہ فلمیں دیکھنے کے ذریعہ کہ ان باتوں کے ذریعہ دین سے بے رغبتی ہو اور دنیا کی بظاہر چکا چوند کرنے والی چیزوں کی طرف رغبت ہو۔ ہماری جماعت کا مقصد دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے نہ کہ دنیا کو دین پر۔

پس بہت ضرورت ہے کہ اپنی بچیوں کو باقاعدگی سے ناصرات کے اجلاسوں میں بھیجا کریں۔ پندرہ سال سے بڑی ہو جائیں تو لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں۔

ادارہ مصباح نے اس دفعہ ناصرات الاحمدیہ نمبر شائع کیا ہے خدا کرے سب بہنیں اسے توجہ سے پڑھیں جن کے ہاں مصباح نہیں آتا اُن کو پڑھنے کے لئے دیں۔ تا سب بہنیں اس کو پڑھ کر فائدہ اُٹھا سکیں۔ یہ ہر عورت کی ذمہ داری ہے۔ ہم نے اسے فردی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

(ماہنامہ مصباح اکتوبر 1989ء)

☆......☆......☆

ہمارا جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بناء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1891ء میں ڈالی اور اس سال اس پر سَو سال پورے ہو رہے ہیں درمیان میں بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث بعض جلسے ملتوی بھی ہوتے رہے۔ 1946ء تک یہ جلسہ قادیان میں ہوتا رہا۔ پھر جب 1947ء میں قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہونا شروع ہوا۔ 1983ء تک ربوہ میں جلسہ سالانہ اپنی پوری شان کے ساتھ منعقد ہوتا رہا اور ہر سال زائرین کی تعداد بڑھتی گئی۔

ہجرت کے بعد قادیان میں بھی جلسہ سالانہ باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا گو اس کی مقررہ تاریخوں کی بجائے 18۔19۔20 دسمبر کو منعقد کیا جاتا تھا تا کہ بیرون پاکستان سے آنے والے دونوں جگہ شامل ہوا کریں لیکن گزشتہ سال سے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فیصلہ فرمایا کہ انہی تاریخوں میں ہوا کرے جن میں ہجرت سے پہلے ہوا کرتا تھا یعنی 26۔27۔28 دسمبر۔

جماعت احمدیہ پر حضرت بانی سلسلہ کے جو احسانات ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا احسان جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ جلسہ سالانہ کے قیام کا بہت بڑا دخل ہے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کا۔ جس میں مرد بھی شامل ہیں عورتیں بھی اور بچے بھی۔ اس کے ذریعہ بہت برکتیں حاصل ہوئیں۔ جماعت میں جذبہ اخوت، اتحاد باہمی مل کر کام کرنے اور خدمت کا جذبہ لوگوں میں پیدا ہوا۔ گزشتہ سالوں میں ربوہ میں جب سے بیرون پاکستان ممالک سے وفود آنے شروع ہوئے جو ربوہ کے علاوہ قادیان کے جلسے میں بھی شرکت کرتے تھے ان کا آپس میں گہرا تعلق پیدا ہوا۔ عجیب نظارہ نظر آتا تھا کوئی شمال کا رہنے والا، کوئی جنوب کا، کوئی مشرق کا تو کوئی مغرب کا۔ کوئی براعظم امریکہ سے سفر کر کے پہنچتا تھا، تو کوئی عرب ممالک سے، کوئی چین سے تو کوئی جاپان سے، کوئی جزائر سے، تو کوئی افریقن ممالک سے مگر جذبہ سب کا ایک ہوتا تھا کہ محض رضائے الٰہی کے لئے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ اس سرزمین پر آکر اپنے امام کا خطاب سننے

کے لئے سب خاموشی سے دھوپ میں زمین پر بیٹھے رہتے تھے۔ دھوپ ہو یا بارش کوئی چیز ان کو وہاں سے سے اُٹھنے نہ دیتی تھی باوجود زبان نہ جاننے کے آپس میں مرد مردوں سے بھائیوں کی طرح اور عورتیں عورتوں سے بہنوں کی طرح ملتی تھیں۔ایک دوسرے کے پتے نوٹ کئے جاتے تھے۔آئندہ ملنے کے وعدے ہوتے تحائف کا تبادلہ ہوتا۔ دعوتیں ہوتیں بزرگوں کے پاس ملنے جاتے دعا کے لئے کہتے اپنے امام سے ملنے کے لئے ہر ایک کی روح بے چین رہتی جب تک کہ ملاقات نہ ہو جاتی۔ ہر ملک کا الگ تمدن ہے۔ رہنے سہنے کے طریق مختلف ہیں۔ کھانا پینا مختلف ہے۔مگر یہاں آ کر جو ملتا خوشی سے کھاتے اس جذبہ کے ساتھ کہ آج وہ بانی سلسلہ احمدیہ کے لنگر خانہ کا کھانا کھا رہے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں نہ کوئی شکوہ نہ شکایت ہر سینہ میں ایک دل دھڑک رہا ہوتا تھا ہر انسان کی ایک ہی خواہش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ دعائیں ان دنوں میں کی جائیں۔زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائے۔

اس مقصد کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کی ابتداء فرمائی تھی اور جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی غرض یہ بیان فرمائی تھی۔

> ''کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں''۔(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 439)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سَو سالوں میں جلسہ سالانہ دنیا کے ہر بڑے ملک میں ہونے لگا ہے جو مرکزی جلسہ سالانہ کا ظل ہوتا ہے۔ امریکہ، کینیڈا، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، گیمبیا، جرمنی، یورپ کے دوسرے ممالک، ماریشس، انڈونیشیا وغیرہ میں ہر سال جلسہ سالانہ پوری شان سے منعقد کیا جاتا ہے اور انگلستان میں تو جب سے ہمارے پیارے امام رہائش پذیر ہیں وہاں کا جلسہ سب جلسوں کی جان ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ خواہ کسی ملک میں ہو رہا ہو اس میں

شامل ہونے والوں کا مقصد وہی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کریں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمائی ہے اور سب ایک لڑی کے موتیوں کی طرح ہو جائیں کسی سے کوئی دشمنی نہ ہو، عناد نہ ہو، نفرت نہ ہو ہر ایک کے لئے قربانی دینے اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کریں اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنیں اور یہی جذبہ اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں کیونکہ جلسہ سالانہ کا قیام ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ خدمت، خدمت اور خدمت۔ چند سال سے ہم محروم ہیں کہ یہاں جلسہ منعقد نہیں ہو رہا مگر جلسہ کا نہ ہونا ہماری روح میں کمزوری پیدا نہ کر دے۔ خدمت کرنے کا جذبہ ہمیشہ قائم رہے۔ ایک سے دوسری نسل میں یہ جذبہ اخوت اور خدمت منتقل ہوتا رہے جیسا کہ خود حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ:۔

> ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 442)

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ایسا ہی بن جائے۔ یہ شمع ہمیشہ جلتی رہے اور پروانے اس کے گرد گھومتے رہیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

(ماہنامہ مصباح جنوری 1992ء)

☆......☆......☆

سیرت حضرت مصلح موعود امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک جھلک

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو ہم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا لیکن آج بھی ان کی یاد دل کے تاروں کو ایسا جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے کہ بے اختیار دل چاہتا ہے کاش آپ کچھ عرصہ اور ہم میں رہتے لیکن جب اللہ تعالیٰ کا ارشاد کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن:28:27) یاد آ جاتا ہے تو روح آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ (یقیناً ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

ہر بڑے انسان کی سیرت کچھ اعلیٰ اوصاف اور فضائل اپنے اندر رکھتی ہے لیکن دنیا میں بعض انسان ایسے بھی پیدا ہوئے ہیں جو قوموں کی تقدیریں بدلنے کیلئے آتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں نمونہ بنا کر بھجواتا ہے تا اس کی تقلید میں قوم میں بھی وہی اعلیٰ عادات اور فضائل پیدا ہوں۔ سیدنا حضرت فضل عمر بھی ایسے وجودوں میں سے ایک تھے جن کی زندگی کا ہر ہر لمحہ بے نفسی کے ساتھ یادِ خدا تعالیٰ اور (خدا تعالیٰ کی) مخلوق کی خدمت میں گزرا۔ آپ کی زندگی کا ہر ہر واقعہ ایسا ہے جس پر مضامین لکھے جا سکتے ہیں اور سینکڑوں مضامین اس وقت تک لکھے بھی جا چکے ہیں لیکن 30 سال گزرنے پر بھی اب تک میرا حال یہ ہے کہ جب آپ کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنے لگتی ہوں تو آنکھیں دھندلی اور دماغ ماؤف ہونے لگتا ہے قلم لڑکھڑانے لگتا ہے اور ایک حد تک سوچنے کے بعد دل اور دماغ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ بہرحال کوشش کروں گی کہ مدیرہ مصباح کے اصرار پر حضرت فضل عمر کی سیرت کی ایک جھلک قارئین کے سامنے پیش کروں شاید میری یہ مساعی بہنوں کی اصلاح کا موجب ہو۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے تا وہ اس کا سچا عبد بنے لوگ عبادت کرتے

ہیں نمازیں پڑھتے ہیں مگر ہر انسان کا نماز اور عبادت کا رنگ علیحدہ ہوتا ہے۔ نماز وہ نہیں کہ دوسروں کے سامنے تو لمبے سجدے کر لیے لیکن علیحدہ جلدی جلدی پڑھ لی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب نماز باجماعت پڑھاتے تھے تو عموماً جلدی ختم کروا دیتے تھے کہ پیچھے نماز پڑھنے والوں میں بوڑھے اور کمزور بھی شامل ہوتے ہیں۔ بیماری کے باعث کبھی خود نماز کو نہ جا سکتے تو نماز یا خطبہ دینے والے کو بھی حضور کا یہی ارشاد ہوا کرتا تھا کہ چھوٹا خطبہ دیں اور نماز بہت لمبی نہ پڑھائیں لیکن علیحدگی میں جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو آپ کو عبادت الٰہی میں اتنا انہماک ہوتا تھا کہ پاس بیٹھنے والا محسوس کرتا تھا کہ یہ شخص اس دنیا میں نہیں ہے۔ میں نے آپ کو اس طرح روتے کہ پاس بیٹھنے والا آواز سنے بہت کم دیکھا ہے لیکن آنکھوں سے رواں آنسو ہمیشہ نماز پڑھتے میں دیکھے۔ چہرہ کے جذبات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا اپنی جان اور اپنا دل ہتھیلی پر رکھے اللہ تعالیٰ کی نذر کر رہے ہیں اور اس وقت دنیا کا بڑے سے بڑا حادثہ اور بڑے سے بڑا واقعہ بھی آپ کی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف سے ہٹا نہیں سکے گا۔ تہجد کی نماز بعض دفعہ اتنی لمبی ہو جاتی کہ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ اتنا لمبا وقت آپ کھڑے کس طرح رہتے ہیں۔ مَیں نے سجدہ کی نسبت قیام میں آپ کو زیادہ دعائیں کرتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ ایک ایک رکعت میں ڈیڑھ دو گھنٹے کھڑے رہتے ہیں۔ تہجد میں آپ کا عموماً یہ طریق تھا کہ ایسے وقت میں تہجد پڑھتے کہ تہجد کی نماز ختم ہونے اور صبح کی نماز میں خاصا وقت ہوتا۔ تہجد پڑھ کر لیٹ جاتے اور تھوڑا سا سو بھی لیتے اور پھر اُٹھ کر صبح کی نماز پڑھتے۔

نماز باجماعت کا اتنا خیال تھا کہ جب بیمار ہوتے اور بیت نہ جا سکتے تو گھر ہی میں اپنے ساتھ عموماً مجھے کھڑا کر لیا کرتے اور جماعت سے نماز پڑھا دیتے تاکہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہو جائے۔ سوائے گزشتہ چند سال کی بیماری کے کہ بالکل صاحب فراش ہو گئے تھے اور لیٹے لیٹے یا کرسی پر نماز پڑھتے تھے۔

ذکرِ الٰہی کرنے کی اتنی عادت تھی کہ رات کو سوتے ہوئے جب کروٹ بدلتے اور ہلکی سی آنکھ کھلتی تو ہمیشہ میں نے **سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم** کہتے ہوئے سنا ہے۔ جمعہ کے دن خاص اہتمام فرماتے تھے باقاعدگی سے نہانا، خوشبو لگانا، اچھی اور نفیس خوشبو بہت

پسند تھی۔ناک کی حس اتنی تیز تھی کہ معمولی سی بُو برداشت نہیں کر سکتے تھے اور بہت تیز خوشبو سے نزلہ یا سر درد ہو جاتا تھا۔خوشبو سونگھتے ہی بتا دیتے تھے کہ کس قسم کی خوشبو ہے۔ مجھے یاد ہے قادیان میں ایک انگریز حضور سے ملنے آیا وہ خوشبوؤں اور عطریات کا خاص ماہر تھا اسے اس سلسلہ میں اتنا بڑا دعویٰ تھا کہ اس نے اپنی ناک کئی ہزار پونڈ میں بیمہ کروائی ہوئی تھی۔اس نے آکر بعض خوشبوئیں حضور کو سنگھائیں آپ نے جب ایک ایک کر کے اجزاء بتانے شروع کر دیئے تو اُسے بڑی حیرت ہوئی کہ مذہبی رہنما کو خوشبوؤں کے متعلق اتنا وسیع علم کیسے ہو گیا۔ کہنے لگا میں تو اس علم کا ماہر ہوں لیکن آپ کو مجھ سے بھی زیادہ علم ہے۔بعض باتیں آپ نے مجھے ایسی بتائیں ہیں جو مجھے بھی معلوم نہ تھیں۔ جمعہ کے دن صرف غسل کرنے یا کپڑے بدلنے کا ہی اہتمام نہ فرماتے بلکہ کھانے وغیرہ کے متعلق بھی فرمایا کرتے تھے مسلمانوں کے لئے یہ عید کا دن ہے۔دوسرے دنوں سے ہمیں اچھا کھانا کھانا چاہئے تا خوشی کا اظہار ہو۔ جب تحریک جدید جاری فرمائی تو آپ نے اپنے گھر میں بھی بڑی سختی فرمائی کہ ایک سے زائد کھانا نہ ہوا کرے۔کبھی آپ کے خیال سے ہی ہم نے ایک سے زائد کھانا پکا لینا تو آپ نے ناراض ہونا کہ میں کبھی ایک سے زائد کھانا نہیں کھاؤں گا سوائے دعوت وغیرہ کے۔لیکن جمعہ کا دن ہے آج بے شک ایک آدھ زائد چیز تیار کر لیا کرو۔

یوں تو قرآن مجید کی تلاوت جیسا کہ پچھلے مضمون میں مَیں بیان کر چکی ہوں۔آپ کثرت سے فرماتے تھے اور عموماً زبانی بھی قرآنی دعائیں اور آیات بلند آواز سے پڑھتے رہتے تھے لیکن سب سے زیادہ اور بار بار جو آیات گھر میں ٹہلتے ہوئے سفر میں موٹر میں یا ریل میں ہزاروں مرتبہ آپ کو بار بار پڑھتے سنی ہیں وہ سورۃ آل عمران کی آخری آیات ہیں۔

سفر کو جاتے ہوئے آپ کا قادیان تک یہ طریق رہا کہ جب کبھی باہر جانا ہوتا تو جانے والے دن بہشتی مقبرہ ضرور تشریف لے جاتے اور جانے سے تھوڑی دیر قبل بیت الدعا میں جا کر دو نفل پڑھ کر سب سے مل کر سب سے آخر میں حضرت اماں جان سے مل کر روانہ ہوتے۔موٹر یا گاڑی میں بیٹھتے ہی دعائیں پڑھنی شروع کر دیتے۔ جہاں جانا ہوتا شہر کے نظر آتے ہی آپ ہمیشہ یہ مسنون دعا شروع کر دیتے اور اکثر بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ رَبِّ الاَرْضِینَ السَّبْعِ

جب قادیان واپسی ہوتی تب آپ گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے حضرت اماں جان سے ملتے پھر بیت الدعا میں نفل پڑھتے۔ قادیان سے ہجرت کے بعد بھی بیت الدعا تو نہ تھی لیکن سفر پر جاتے ہوئے گھر میں ہی دو نفل پڑھ کر روانہ ہوتے تھے۔ مجھے کبھی آپ کا سفر یاد نہیں کہ آپ یونہی روانہ ہوئے ہوں۔ حضرت اماں جان کی وفات کے بعد اکثر مجھے یاد ہے کہ لاہور وغیرہ جاتے ہوئے راستہ میں بہشتی مقبرہ ربوہ میں ٹھہر کر دعا کر کے روانہ ہوا کرتے تھے۔

سفر میں آپ کی جیب میں چھوٹی حمائل ہمیشہ رہتی اور اکثر راستہ میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے۔ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک واقعہ یاد آیا ایک دفعہ جلسہ کے لئے میں نے تقریر تیار کرنی تھی۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کس موضوع پر تقریر کروں فرمانے لگے یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔ قرآن مجید کھولو جس آیت پر سب سے پہلے نظر پڑے اس کے مطابق مضمون تیار کر لو۔ فرمانے لگے میرا تو یہی طریق رہا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی خاص سلسلہ میں خطبہ جمعہ میں کوئی مضمون بیان کرنا ہو عموماً جمعہ پر جاتے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر دعا کر کے کھولتا ہوں۔ جہاں سے ورق کھلتے ہیں جو آیات سب سے پہلی بار نظر آتی ہیں وہی مضمون بیان کر دیتا ہوں۔

طبیعت بے حد سادہ تھی نمائش سے گھبراتے تھے لیکن سادگی کے ساتھ۔ طبیعت میں نفاست بہت زیادہ تھی۔ کھانے پینے لباس ہر چیز میں نفاست پسند تھی۔ گندگی سے نفرت تھی ہم سب کو یہی تلقین تھی کہ سادہ رہو لیکن صاف ستھرے رہو اور لباس سے خوش ذوقی کا اظہار ہو۔ کھانا سادہ پسند کرتے تھے مگر اچھا پکا ہوا۔ کھانا اکیلے بالکل نہیں کھا سکتے تھے کام کی وجہ سے خواہ کتنی بھی دیر ہو جائے جس بیوی کے گھر حضور کی باری ہوتی تھی وہ اور بچے آپ جب تک فارغ ہو کر آ نہ جائیں حضور کا انتظار کرتے رہتے تھے اور ساتھ کھاتے تھے۔ تربیت کی غرض سے خود فرمایا کرتے تھے کہ بچوں کو خود ساتھ بٹھایا کرو۔ یہی تو وقت ہوتا ہے جس میں بچوں کی عادات اور اخلاق کا میں مطالعہ کرتا ہوں۔ میری بچی امۃ المتین چھوٹی سی تھی ہم کھانا کھا رہے تھے آپ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا متین دیکھو۔ تمہاری امی سے مجھے ہر قسم کی بات کرنی پڑتی ہے سلسلہ کے معاملات بھی ہوتے ہیں تم بھی موجود ہوتی ہو۔ کبھی ایسا نہ کرنا کہ کوئی بات سنو تو آگے کر دو۔ اس طرح کھانے

کے موقع پر ہی عموماً بچوں کی تربیت کا موقع ملتا تھا۔

اولاد سے باوجود انتہائی محبت کے اگر کوئی ایسی بات ملاحظہ فرماتے جس میں احمدیت کے لئے غیرت کا سوال ہوتا تو بے حد ناراض ہوتے۔ ایک بچی کی شادی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کے سب بچے بچیوں کی شادیاں بہت ہی سادگی سے ہوئیں کبھی کوئی رسم وغیرہ نہیں ہوئی۔ اس نے سہیلیوں سے سنا کہ سہرا بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو باندھتے ہیں۔ سہرا منگوا لیا حضور کو پتہ لگا ناراض ہوئے کہ ہم نے تو دنیا کیلئے نمونہ بننا ہے اور رسوم اور بدعتوں کو مٹانا ہے ابھی سہرا میرے پاس لاؤ۔ آپ کے پاس پہنچا دیا گیا کہنے لگے میں ابھی جلاؤں گا تا ہمارے گھر میں آئندہ سبق حاصل ہو کہ رسم نہیں ہوگی۔ آپ سہرا ہاتھ میں پکڑے ہوئے باورچی خانہ کی طرف جا رہے تھے کہ چولہے میں ڈال دیں راستہ میں صحن میں حضرت اماں جان بیٹھی تھیں آپ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے سارا واقعہ بتا دیا۔ حضرت اماں جان فرمانے لگیں ''میاں شادی کا سامان تو سہاگ کی نشانی ہوتا ہے۔ جلاؤ نہ پھینک دو۔ آپ نے اس پر جلایا تو نہیں مگر قینچی منگوا کر ذرّہ ذرّہ کر کے کوڑے کے پیپہ میں ڈال دیا۔ اس واقعہ میں دو بڑے سبق ہیں ایک تو یہ کہ سہرا صرف گھر میں آیا تھا لگا یا نہیں گیا تھا لیکن آپ نے اس غرض سے کہ جماعت اور خاندان کی تربیت ہو وہ رسوم چھوڑیں اس کو جلانے کا ارادہ کر لیا اور دوسری طرف حضرت اماں جان کا کتنا احترام تھا کہ جب آپ نے جلانے سے منع فرمایا تو آپ کے فرمانے کے مطابق عمل کیا لیکن افسوس ہے کہ اب بھی ہماری جماعت میں کثرت سے ایسے خاندان ہیں جن میں شادیوں پر بڑی رسوم ہوتی ہیں۔ خاص طور پر سسرال کو جوڑے دینے لڑکی والوں سے ان کی حیثیت سے زیادہ کے مطالبے کرنے جن کے متعلق کئی بار حضرت مصلح موعود نے شوریٰ میں منع فرمایا اور غریب گھرانے نمود و نمائش کی خاطر مالی بحران میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کاش ہماری جماعت کے لوگ حضرت مصلح موعود کا نمونہ دیکھیں اور آپ کی نصائح اور نمونہ پر عمل کرتے ہوئے رسوم کو چھوڑ دیں جن رسوم کو دور کرنے اور بدعتوں سے پاک کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لائے تھے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک بچی نے دکان سے ایک بلاؤز خرید لیا یہ خیال نہ کیا کہ نیم آستین

ہے خوبصورت اور نئی قسم کی چیز تھی پہنا حضور نے دیکھ لیا اسی وقت کہا کہ ابھی جا کر بدلواور یہ میرے پاس لے آؤ۔ جب اس بچی نے حضور کے حکم کی تعمیل کی تو وہ بلاؤز لے کر قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تا پھر کسی اور کو اس کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت نہ ہو۔

جب کبھی کسی خاص امر کے لئے دعا کر رہے ہوتے تو بیویوں اور بچوں کو بھی دعا کے لئے کہا کرتے تھے اور یہ بھی کہنا کہ آجکل اس معاملہ میں دعا کی بہت ضرورت ہے تم بھی دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔

چندہ کی تحریک کرنی تو اس بات کا خیال رکھنا کہ سب بچے وغیرہ کتنا کتنا چندہ لکھواتے ہیں۔ اگر کسی نے کم لکھوانا تو اس کو متوجہ کرنا کہ تم اس سے زیادہ قربانی کر سکتے ہو یا کسی نے چندہ لکھوا کر ادائیگی میں دیر کرنی تو ماؤں سے کہنا کہ تم بچوں کو توجہ دلاؤ۔ جب حضور نے تحریک جدید شروع کی تو شروع میں تحریک جدید کا اعلان صرف تین سال کے لئے فرمایا تھا لوگوں نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر قربانی دی تھی۔ تین سال کے بعد آپ نے اسے دس سال کے لئے بڑھا دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی چاہے تو تیسرے سال کے وعدہ سے چوتھے سال کا وعدہ کم کر سکتا ہے۔ لیکن آئندہ ہر سال اس وعدہ میں اضافہ کرتا جائے میں نے کچھ حالات کی تنگی کے باعث اس سال کا وعدہ کم کر دیا آپ نے مجھے لکھا کہ بے شک اجازت میں نے دی تھی لیکن تم سے میں یہ امید نہیں رکھتا تھا کہ کم کر دو گی۔ جتنا میں تمہیں جیب خرچ دیتا ہوں اتنے میں بعض لوگ اپنے بیوی بچوں کا خرچ چلاتے ہیں (اس زمانہ میں حضور ہمیں پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے تھے) اس واقعہ کے بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ کس طرح آپ کو خیال تھا کہ جس طرح آپ دین کی خاطر تن من دھن قربان کر رہے ہیں آپ کی بیویاں اور بچے بھی اسی طرح دین کی خاطر ہر ممکن قربانی کریں۔

واقعات تو ہزاروں ہیں لیکن آجکل رمضان المبارک میں اتنی فرصت نہیں کہ کوئی لمبا مضمون لکھ سکوں۔ صرف چند واقعات پر اکتفا کرتے ہوئے قارئین مصباح کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں مصلح موعود کا ساتھی چنا تھا اُس ابدی زندگی میں بھی ان کا ساتھ نصیب ہو اور جو بقیہ زندگی ہے وہ خدمت احمدیت اور خدمت مخلوقِ خدا میں بسر ہو۔ (ماہنامہ مصباح فروری 1995ء)

مصباح کا مبارک آغاز
احمدی مستورات کا واحد آرگن

مدیرہ صاحبہ نے خواہش کی کہ میں رسالہ مصباح کے بارہ میں کچھ لکھوں۔ جب میں مصباح جاری ہونے کا سوچنے لگی تو بعض ہستیوں کی شکلیں آنکھوں کے سامنے پھرنے لگیں جنہوں نے اس بات کی بہت کوشش کی کہ عورتوں کیلئے الگ رسالہ جاری ہو جس کے ذریعہ ان کی تربیت ہو۔ ان میں صفِ اوّل میں سیدہ اُم داؤد تھیں اور پھر استانی سکینۃ النساء اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہنیں بھی وقتاً فوقتاً ''احمدی خاتون'' اور ''تادیب النساء'' میں اس سلسلہ میں لکھتی رہی ہیں۔ ''احمدی خاتون'' مستورات کے لئے ایک رسالہ عرفانی صاحب نے جاری کیا تھا جس کا نام بعد میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ''تادیب النساء'' رکھ دیا تھا کچھ عرصہ بعد وہ بھی بند ہو گیا تو الفضل کے صفحات پر احمدی خواتین کے مضمون نظر آنے لگے جس میں لجنہ اماءاللہ کے لئے ایک رسالہ کی ضرورت کے سلسلہ میں اظہار کیا جاتا رہا۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اعلان فرمایا کہ ایک صفحہ عورتوں کے مضامین کیلئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ ایڈیٹر صاحب کے اس اعلان کے بعد کے الفضل کے صفحات پر نظر ڈالیں تو ہر پرچہ میں کسی نہ کسی خاتون کا مضمون نظر آتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی تجویز عورتوں کی ترقی کی ہوتی تھی۔

احمدی بہنوں کو جو کچھ عرصہ سے ایک زنانہ اخبار کی ضرورت محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کر رہی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایسے اخبار کی منظوری دے دی۔ رسالہ مصباح جاری ہونے سے کچھ قبل مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ نے مستورات سے بھرپور تعاون اور امداد کیلئے بایں الفاظ اپیل کی:۔

''اے احمدی جماعت کی پُر ہمت خاتونو! اور اے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی بہنو! بشارت ہو کہ ہمارے غمخوار اور خیر خواہ (امام) نے آپ کے لئے ہاں آپ کی نازک و پُر درد حالت پر رحم کھا کر آپ کے احساسات کو پُر لُطف بنانے کے لئے ایک زنانہ اخبار جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اب آپ پوری ہمت اور پورے جوش اور پورے استقلال سے اسے قدر دانی کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیں جس طرح (بیت) لندن کے چندے میں بے مثل ہمت اور بے نظیر قربانی کا ثواب احمدی خواتین کو ملا حتّٰی کہ دوسری ہمسایہ قوموں نے مثال کے طور پر اپنی مستورات میں اس محدود غریب قوم کی حقیر جنس کو پیش کیا اور اسی طرح ہاں ٹھیک اسی طرح سے اب اپنے اخبار کو فروغ دو''۔ (روزنامہ الفضل 14/ دسمبر 1926ء)

آخر 15/ دسمبر 1926ء کو اس کا پہلا پرچہ شائع ہوا اس رسالہ کا نام مصباح رکھا گیا۔ مصباح کی سب سے پہلی خریدار اہلیہ عبدالحفیظ صاحب ویرووال ضلع امرتسر تھیں اور دوسری اہلیہ بابو علی محمد صاحب شہر فیروز پور تھیں۔ یہ اخبار دو بار یکم اور پندرہ کو نکلتا تھا۔ حجم سولہ صفحے اور سالانہ قیمت اڑھائی روپے تھی۔ ایک کٹر آریہ سماجی اخبار تیج کی رائے مصباح کے متعلق یہ تھی کہ:۔

''میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے۔ اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود...... کے ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کسی قدر کام کر رہی ہیں اور ان میں مذہبی احساس اور...... جوش کس قدر ہے ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اس کے آگے ہمارے استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی عورتیں ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے ان کے امیر

نے ایک (بیت) کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار (55,000) روپیہ جمع کر دیا‘‘۔

عورتوں کا یہ اخبار جو 15 / دسمبر 1926ء کو جاری ہوا 1947ء تک جاری رہا۔ شروع میں پندرہ روزہ تھا بعد میں ماہوار ہو گیا اس کے ایڈیٹر جناب قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب، جناب مولوی یعقوب صاحب طاہر، خواجہ غلام نبی صاحب، جناب رحمت اللہ صاحب شاکر وغیرہ رہے۔ 1947ء کے شروع میں لجنہ اماء اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ لجنہ اس رسالہ کو اپنی نگرانی میں لے لے اور اس کا تمام خرچ خود برداشت کرے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے اجازت لے کر لجنہ مرکزیہ نے اس کا اعلان کر دیا۔ ابھی تین پرچے شائع ہوئے تھے کہ ملکی تقسیم ہونے کے بعد قادیان سے ہجرت کرنی پڑی اور پاکستان آ کر کچھ عرصہ پرچہ بند رہا۔ آخر 1950ء میں دوبارہ مصباح ربوہ سے جاری ہوا جو اپنی پوری شان سے اللہ کے فضل سے جاری ہے اور عورتوں کا واحد ترجمان ہے۔ اس کی پہلی مدیرہ عزیز امۃ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء تھیں ان کی وفات کے بعد امۃ الرشید شوکت صاحبہ ان کے بعد امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب اور اب ان کے بعد سلیمہ قمر ادارت کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ہماری بہنوں کو چاہئے کہ اپنے واحد رسالہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ عورتوں کے مسائل پر اس میں لکھا کریں۔ تاریخی، معاشرتی مسائل پر خاص طور سے۔ خدا کرے میری خواہش آپ سب کے ذریعہ سے پوری ہو۔

(ماہنامہ مصباح جنوری 1996ء)

☆......☆......☆

خطابات

خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ 1973ء

دعا، عہد، تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری عزیز بچیو! تم سب کو اپنے اجتماع میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ میں آنا مبارک ہو۔ میری دعا ہے کہ یہاں کے تین روزہ قیام میں تم اپنے اندر ایک عظیم تبدیلی محسوس کرو اور واپس جا کر جو کچھ یہاں سیکھو اور حاصل کرو وہ اپنی ہمجولیوں اور ملنے جلنے والیوں کو بتا اور سکھا سکو۔

جس طرح تمہاری بزرگ خواتین لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں بطور نمائندہ بن کر آتی ہیں اسی طرح باہر سے آنے والی تمام بچیاں اپنے شہر کی طرف سے بطور نمائندہ ہیں اس لئے سب سے پہلی نصیحت اپنی بچیوں کو میری یہ ہے کہ وہ اپنے اوقات ضائع نہ کریں۔ کھیلنے کے لئے سارا سال ہے ان تین دنوں سے اپنی عمر اور اپنی ذہانت کے مطابق فائدہ اُٹھاؤ۔ پروگراموں کو توجہ سے سننے کی کوشش کرو اگر سنجیدگی اور توجہ سے پروگراموں کو سنو گی تو بہت کچھ حاصل کرسکو گی۔ اجتماع ہو یا کھیل کا میدان، سنجیدگی، وقار اور اخلاق کا ہر قدم پر مظاہرہ کرو۔ کوئی غیر سنجیدہ حرکت، کوئی وقار سے گرا ہوا فعل ناصرات الاحمدیہ کی شان کے شایاں نہیں۔

یہ یاد رکھو کہ آج بیشک تم بچیاں ہو لیکن آئندہ قوم کا مستقبل تم سے وابستہ ہے۔ یہ سیکھنے کی عمر ہے اللہ تعالیٰ کا تم پر یہ عظیم الشان انعام ہے کہ تمہیں احمدی گھرانوں میں پیدا کیا۔ اسلام جیسی نعمت تمہیں عطا فرمائی مسیحائے زماں کی جماعت سے تمہیں وابستہ کیا۔ بیشک تم احمدی بچیاں ہو، ناصرات ہو لیکن حقیقت میں ناصرات الاحمدیہ کی مستحق تب کہلا سکتی ہو جب اپنے عمل اپنے کردار اپنے اخلاق اپنی زندگی اور اپنی قربانیوں سے اس بات کا ثبوت دو گی کہ تم واقعی ناصرات الاحمدیہ ہو۔ تم نے اسلامی تاریخ کے واقعات سنے ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل تھا۔ جنگِ بدر میں اس کو دو بچوں نے قتل کیا جو بارہ بارہ سال کے تھے کس جذبہ نے ان کو ابوجہل کے قتل پر اُکسایا۔ صرف اسلام کی محبت نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق

نے ۔ پس ایسا ہی ایمان اور ایسا ہی عشق تمہارے اندر ہونا چاہئے ۔عشق اور محبت گہرے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،آپؐ کے صحابہ، خلفاء، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے حالات کثرت سے پڑھنے اور سننے چاہئیں ۔ جب تک علم نہ ہو جب تک پوری واقفیت نہ ہو ان احسانات کا علم نہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت پر کئے ۔آپ سے حقیقی محبت پیدا نہیں ہوسکتی ۔بچوں پر آپ کے بے انتہا احسان ہیں ۔آپ نے بچوں اور بچیوں کا ایک خاص مقام معاشرہ میں پیدا کیا۔آپ سے پہلے عورت کی کوئی عزت نہیں تھی ۔لڑکی کو نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا تھا۔آپ نے لڑکی کی عزت قائم کی ۔لڑکی کا ماں باپ کے ورثہ میں حصہ رکھا۔لڑکی کی تعلیم ،اعلیٰ تربیت اور اچھی پرورش کی بے انتہا تاکید فرمائی ۔ بار بار آپ کے احسانوں کا تذکرہ جب آپ سنیں یا پڑھیں گی تو خود بخود آپ کے دل میں آپ کے لئے محبت کا جذبہ پیدا ہوگا اور جب محبت کا جذبہ پیدا ہوگا تو اُس کے نتیجہ میں آپ کی اطاعت اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ایک بچی اپنے ماں باپ سے کیوں پیار کرتی ہے اس لئے کہ اُسے معلوم ہے کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں اس کے لئے قربانی دیتے ہیں ۔ ہمارا ربّ ماں باپ سے بھی بڑھ کر رحیم اور شفیق ہے ۔اپنے ماں باپ سے بڑھ کر اپنے خدا سے محبت کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے ۔اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو شریعت کے سب احکام کا علم ہوتا غلطی سے یا لاعلمی میں آپ نافرمانی نہ کر بیٹھیں ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعالمین تھے آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل کرنی چاہئے کہ اگر آپ نہ آتے تو ہمیں اپنے خدا کا ہی کوئی علم نہ ہوتا آپ نے ہمیں بتایا کہ ہمارا ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا جس نے ساری کائنات پیدا کی ۔جس نے ہماری اصلاح کیلئے انبیاء بھجوائے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا جذبہ آپ کے دلوں میں پیدا ہو کہ آپ کے ذریعہ سے ہم نے صحیح اسلام کا چہرہ دیکھا۔ دنیا ایک بار پھر قرآن کو بھول کر اپنے خالق کو بھول کر اندھیروں میں پڑی ہوئی تھی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اندھیروں سے ہمیں نکال کر قرآن کی روشنی سے ہمیں پھر منور کیا۔ہمیں بتایا گیا کہ ہماری اصلاح صرف قرآن پر عمل کرنے سے ہوسکتی ہے۔آپ نے ہمیں بتایا کہ اپنے ربّ سے ہمارا تعلق صرف قرآن مجید کے

ذریعہ ہوسکتا ہے۔

پس میری بچیو! قرآن پڑھنے کی طرف پوری توجہ دو۔ایک بھی احمدی بچی ایسی نہیں ہونی چاہئے جو ناظرہ قرآن صحیح نہ پڑھتی ہو۔اگر تم اُردو انگریزی اور دوسری زبانیں بچپن میں سیکھ سکتی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ صحت سے قرآن مجید پڑھنا اور تلاوت کرنا نہ سیکھ سکو۔ پھر جوں جوں بڑی ہوتی جاؤ۔نماز سیکھو نماز کے محض الفاظ یاد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نماز میں اپنے ربّ سے کیا مانگ رہی ہو۔نماز کا ترجمہ یاد کرو جب نماز کا ترجمہ یاد ہو جائے تو تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کرو۔احمدیت کی تاریخ سے واقف ہو اپنے عقائد دلائل کے ساتھ آنے چاہئیں۔اگر یہ سب باتیں تم سیکھ لو تو پھر تم اس قابل ہوسکتی ہو کہ احمدیت کے لئے قربانی دے سکو۔بغیر علم کے عمل ممکن نہیں اور ایمان کو تازہ رکھنے کے لئے عمل بہت ضروری ہے۔جس طرح پھول کے پودے کو زندہ رکھنے کیلئے بار بار پانی دینے کی ضرورت ہے اسی طرح ایمان کو زندہ رکھنے کیلئے بار بار قربانیوں کی ضرورت ہے۔یہ قربانیاں وقت کی بھی ہوسکتی ہیں مال کی بھی ہوسکتی ہیں۔بُری عادتیں چھوڑ کر نیک اخلاق اور نیک عادتیں اختیار کرنے کی صورت میں بھی ہوسکتی ہیں۔

احمدیت میں آنے والی کئی نسلیں قربانی پر قربانی دیتی چلی آئی ہیں۔اب تمہارا زمانہ ہے اس وقت احمدیت کو ضرورت ہے تمہاری قربانیوں کی۔پس خود دین سیکھو تا بڑی ہو کر دوسروں کو سکھا سکو۔کفایت اور سادگی کی عادت ڈالو تا احمدیت کی ترقی کی خاطر چندے دے سکو۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی عادت ڈالو اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرو۔آپ کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت آنحضرت ﷺ کی اطاعت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل کی بچپن سے عادت ڈالو اور اسی کو عبادت سمجھو۔یاد رکھو کہ تمہاری ترقی خلافت کے قدموں سے وابستہ ہے۔لغویات سے پرہیز کرو ہمیشہ اچھی صحبت میں بیٹھو۔صفائی کی عادت ڈالو۔جسم اور کپڑے صاف ہوں تو دل میں بھی پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔سچ کی عادت ڈالو تکبر اور غرور کو پاس نہ پھٹکنے دو۔ہر ایک کی ہر

وقت مدد کرنے کیلئے تیار رہو مدد سے مراد محض پیسے سے مدد نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے مدد کرنے کیلئے رحم دلی اور خوش خلقی اور خوش گفتاری تمہارا وصف ہونا چاہئے ۔تمہاری پیشانیوں سے وہ نور چمکے کہ دور سے ہی دیکھ کر انسان کہہ اُٹھے کہ نہ صرف یہ ناصرات الاحمدیہ ہیں بلکہ ناصرات انسانیت بھی ہیں ۔حضرت مصلح موعود کے اس شعر کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھو۔

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

خدا کرے جب آپ کے عمل کا زمانہ آئے تو آپ حقیقت میں دین کا ستون ثابت ہوں ۔ آمین ۔آپ کے مقرر کردہ پروگراموں کے علاوہ اِس سال کے پروگرام میں ناصرات الاحمدیہ کیلئے سائیکل چلانا سیکھنا اور غلیل چلانی سیکھنی نصاب میں رکھی گئی ہے ۔مَیں اُمید کرتی ہوں کہ ہر جگہ ناصرات الاحمدیہ کی نگران اس کا انتظام کریں گی ۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1973ء)

☆......☆......☆

لجنات اماء اللہ کے فرائض اور اُن کی اہم ذمہ داریاں

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 1973ء)

میں لجنہ اماء اللہ کے سولہویں سالانہ اجتماع پر تمام آنے والی بہنوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں سلامتی کا تحفہ پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں ان کا آنا مبارک کرے اور جس مقصد کے لئے وہ یہاں جمع ہوئی ہیں وہ مقصد احسن طریق سے پورا ہو۔

اجتماع کے اغراض و مقاصد

ہمارا یہ اجتماع کوئی میلہ تماشا نہیں کوئی سیاسی اجتماع نہیں۔ بلکہ اس کی غرض محض مستورات کی دینی تربیت ہے۔ ابتدائے اسلام میں دین سیکھنے کی غرض سے دور دراز سے چند لوگوں کا وفد آجاتا تھا۔ وہ اسلام کے اصول سیکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے مستفیض ہوتے اور واپس جا کر اپنے شہر یا گاؤں کے لوگوں کو وہ کچھ سکھاتے جو خود سیکھ کر جاتے۔ اس مقصد کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(التوبۃ:122)

فرمایا:۔

اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ہشیار کرتے تاکہ وہ ڈرنے لگیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ ان کا مقدم فرض دین سیکھنا ہے یہ

ممکن ہی نہیں کہ ہر قصبہ اور گاؤں سے سب کے سب مرد اور عورتیں مرکز میں جا کر دین سیکھیں اس کا واحد طریق یہی ہے کہ سارے شہر قصبہ یا گاؤں سے چند لوگ مرکز میں جائیں وہیں دین سیکھیں اور واپس جا کر اپنے لوگوں کو وہ کچھ سکھائیں جو وہ خود سیکھ کر آئے ہیں اور جن باتوں سے بچنا چاہئے ان سے بچنے اور ہشیار رہنے کی تلقین کریں جن باتوں پر عمل کرنا چاہئے ان کو کرنے کی تلقین کریں مرکز میں چند دن گزار کر جو نیک اثر اپنی ذات پر ہوا سے پیچھے سب رہنے والوں میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کریں۔

پس لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر بھی نمائندگان کے آنے کی یہی غرض ہے۔ اس لحاظ سے ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کی لجنات نے انہیں نمائندہ بنا کر بھجوایا ہے۔ اس لئے وہ اب پابند ہیں یہاں کے پروگراموں کے ایک ایک منٹ کی ان کو چاہئے کہ پورا پروگرام سنیں ضروری نوٹس ہدایات کے لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف خطاب کو توجہ سے سنیں جو بہنیں نوٹ لے سکتی ہیں وہ نوٹ بھی لیں اور واپس جا کر اس بات کا انتظار نہ کریں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اخبار میں شائع ہو تو اسے پڑھ کر آپ اس پر عمل کریں یا کروائیں بلکہ بہنیں غور سے سنیں جا کر اپنی ممبرات کو سنائیں اس طریق پر کہ سب پیچھے رہنے والی بہنوں کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے آقا نے ہمیں کیا ارشاد فرمایا اور ہم اس پر عمل کریں۔ عموماً نمائندگان اپنی اس اہم ذمہ داری کا احساس نہیں کرتیں جس کے نتیجہ میں آنے والے سال کا جو لائحہ عمل یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر فوری طور پر عمل ہونا نہیں شروع ہوتا۔ پس نمائندگان کو سارا پروگرام خاموشی اور سکون سے سننا چاہئے کوئی بات سمجھ نہ آئے تو پوچھ سکتی ہیں اپنے ساتھ جن بچیوں کو لاتی ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ سارا پروگرام سننے پر مجبور کریں وہ صرف تقریری مقابلوں میں حصہ نہیں لینے آتیں بلکہ یہاں سے سیکھنے اور کچھ حاصل کرنے بھی آتی ہیں۔ وہ بھی اپنی عمر کی بچیوں کی نمائندہ ہوتی ہیں جن تک سب باتیں اُنہوں نے پہنچانی ہونگیں۔

اجتماع میں ہر لجنہ کی نمائندگی ضروری ہے

ہمارے سالانہ اجتماع منعقد کرنے کا ارشاد حضرت مصلح موعود نے 27 / دسمبر 1944ء کو اپنی جلسہ سالانہ کی مستورات میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''ہر جگہ لجنہ قائم کی جائے اور وہاں کی عورتوں کو منظّم کیا جائے اس کے بعد جس طرح مردوں کے دو اجتماع ہوتے ہیں ایک یہ جلسہ سالانہ اور ایک مجلس شوریٰ اس طرح عورتیں بھی اس جلسہ کے علاوہ کسی اور موقع پر اپنا ایک دوسرا اجتماع کیا کریں ہندوستان کی اور تمام لجنات کی طرف سے نمائندہ عورتیں اس اجتماع میں شامل ہو کر اپنے کاموں پر غور کریں اور ایسے قواعد مرتب کریں جن سے وہ مزید ترقی کر سکیں''۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 399)

حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کی تعمیل میں 1965ء سے لجنہ اماء اللہ مرکز یہ سالانہ اجتماع کا انعقاد کر رہی ہے لیکن ابھی تک ساری لجنات کی نمائندگی نہیں ہو رہی صحیح نمائندگی احمدی خواتین کی اس وقت ہو سکتی ہے جب ہر لجنہ سے خواہ ایک نمائندہ خاتون آئے لیکن ضرور شامل ہو اپنی مشکلات پیش کریں غور ہو حل تلاش کئے جائیں تا لجنہ ترقی کرے۔ گزشتہ سال 146 مجالس سے 1001 مستورات نے شرکت کی تھی۔ اس دفعہ 149 لجنات کی 1033 مستورات اجتماع میں شامل ہوئی ہیں۔ ایک زندہ قوم کی شان کے شایاں نہیں کہ اتنے بڑے اجتماع میں اس کا تیسرا یا چوتھا حصہ شامل ہو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو کارروائیاں اس اجتماع میں ہونگیں اُن سے صرف تیسرا یا چوتھا حصہ واقف ہوگا باقی نہیں۔ گزشتہ سال اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنات کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

''پس یہ کیفیت کہ لجنہ کی بعض مجالس تو بڑی ایکٹو (Active) یعنی بہت کام کرنے والی اور بڑے اخلاص سے کام کرنے والی ہیں انہوں نے قربانیاں دے کر نہ صرف اپنی تنظیم کو زندہ رکھا بلکہ اس کو آگے سے آگے بڑھایا ہے مگر لجنہ کی بعض مجالس ایسی بھی ہیں جو کچھ کام تو کرتی ہیں لیکن اتنا کام نہیں کرتیں کہ ان کو تھرڈ ڈویژن میں بھی پاس ہونے کے قابل سمجھا جا سکے اس لئے ان کو بیدار کرنا اور ان کے اندر زندگی کی روح پیدا کرنا بڑا ضروری ہے اور جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں لجنہ اماء اللہ کی مجلس بھی قائم ہونی چاہئے گو جتنی جگہوں پر جماعت قائم ہوئی ہے وہ بھی کافی نہیں

لیکن جہاں جہاں اس وقت تک جماعت قائم ہو چکی ہے وہاں لجنہ اماء اللہ ضرور قائم ہونی چاہئے‘‘۔

(المصابیح صفحہ 259)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس سال نمایاں اضافہ لجنات کی تعداد میں ہونا چاہئے تھا لیکن چونکہ حضور ایدہ اللہ کی تقریر خاصی دیر سے شائع ہوئی اس کے بعد ملک ایک خوفناک سیلاب کی زد میں آ گیا۔ دیہات میں اکثر جگہ لجنہ کا کام بند ہو گیا۔ بہت سی جگہوں سے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ لجنہ کا ریکارڈ بھی ضائع ہو گیا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کوئی نمایاں کام نہیں کیا جا سکا مجالس کو بیدار کرنے اور ہر ضلع کی مجالس کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ذمہ داری بھی ضلعی مجالس پر ڈالی گئی تھی۔ بہت کم لجنات ہیں جنہوں نے اپنے ضلع کے قصبات اور دیہات کے دورے کئے اس سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ، لجنہ لاہور، لجنہ اماء اللہ بشیر آباد سندھ قابل ذکر ہیں۔ اگر ایک طرف سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی کوشش جاری رہے دوسری طرف سے ضلعی لجنات ان شہروں کے دورے کریں جہاں جماعت تو ہے مگر لجنہ نہیں تو بہت تھوڑے عرصہ میں تمام پاکستان میں جہاں جہاں جماعتیں ہیں لجنات کا قیام بھی ہوسکتا ہے۔ پس آئندہ سال کے لئے یاد رکھیں سب کاموں سے مقدم اس مخصوص لائحہ عمل کی تعمیل ہے جو گزشتہ سالانہ اجتماع پر ہمارے پیارے امام نے ہمارے لئے مقرر فرمایا تھا جس پر ان مجبوریوں کی وجہ سے جو میں پہلے بیان کر چکی ہوں عمل نہیں کیا جا سکا۔ ضلعی لجنات کی عہدیداران کو یہ بھی ہدایت دیتی ہوں کہ یہ کام معاً اجتماع کے بعد شروع کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ان سے پورا تعاون کرے گی عموماً جو لائحہ عمل لجنات کو دیا جاتا ہے اگلا اجتماع آنے سے قبل کام شروع کرتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے مرکز میں آ کر ایک نئی روح اور نیا عزم آپ میں پیدا ہوتا ہے اِس روح اور عزم کو قائم رکھئے اور واپس جا کر وہی جوش اپنی بہنوں میں پیدا کریں اور ان کے ساتھ مل کر نئے سال کے شروع سے ہی نئی منزل کی طرف رواں ہو جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بیان فرمودہ لائحہ عمل

میں اس تقریر میں اس لائحہ عمل کا خلاصہ بیان کرتی ہوں جو گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیش فرمایا تھا۔

سب سے پہلے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خواتین کو تہجد کی نماز کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کی کثرت سے خواتین نماز تہجد کی عادی ہیں لیکن ضروری ہے اس نیکی کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اس حد تک تلقین کی جائے اس موضوع پر تقاریر ہوں کہ سب بہنوں اور بچیوں کو اس نیکی کو اختیار کرنے کی رغبت پیدا ہو۔ یاد رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکی کی تحریک کرنے والے کو بھی نیکی کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

اُمت محمدیہ کی قرآن مجید میں بھی یہی خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورۃ آل عمران:105)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ یعنی ایسی جماعت اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوگی۔

اس آیت میں مسلمانوں کی ترقی کے تین عظیم الشان گُر بیان کئے گئے ہیں تبلیغ اسلام، نیک کام کرتے رہنے کی تحریک کرتے رہنا اور بُرے اور ناپسندیدہ امور سے لوگوں کو روکتے رہنا۔ انسان کمزور فطرت واقع ہوا ہے کبھی بدی کی تحریک اس پر غالب آجاتی ہے کبھی نیکی کی۔ لیکن اگر اس کے کانوں میں ہر وقت اچھی اور نیک باتیں پڑتی رہیں اور بُرے کاموں کی نشاندہی کی جاتی رہے تو بہت سی روحیں برائیوں سے بچ جاتی ہیں۔ نماز تہجد کی جسے عادت پڑ جائے وہ بہت سی بُرائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس ایک منظّم پروگرام بنایا جائے ہر اجلاس ہر جلسہ ہر محفل اور ہر مجلس میں مستورات کو تہجد پڑھنے کی تاکید کی جائے۔

دنیا جس تیزی سے مادہ پرستی کی طرف جھک رہی ہے اس کا علاج ہی یہی ہے کہ اُسی تیزی سے اس کا مقابلہ کیا جائے یہ مقابلہ صرف اُسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم دنیا کی بجائے دین کی طرف متوجہ ہوں ہماری روحانیت ترقی کرے ہماری زندگی کا مقصد دنیا نہ ہو بلکہ تمکنت دین اور اشاعت اسلام ہو۔ ہر طرف سے دجال اوچھے ہتھیاروں سے حملہ آور ہے کہیں یہ کہہ کر بے پردگی اختیار کی جارہی ہے کہ پردہ چہرہ کا نہیں پردے کے وہ معنی نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے بیان فرمائے کہیں رسم ورواج کی آڑ میں شیطان کا حملہ ہے اسلام پر خواہ کیسا کڑا وقت آ جائے جماعت کو کتنی قربانیوں کی ضرورت ہو۔ ملک ایک کشمکش میں سے گزر رہا ہو لیکن برادری رشتہ داروں اور کنبہ میں بات رہ جائے کہیں حضرت مصلح موعود کے واضح ارشاد کے خلاف سنیما بینی کا پرچار ہے کہ اگر سنیما نہ دیکھا تو نہ اپنے دماغ روشن ہونگے نہ اولاد کے۔غرض ایک نہیں مختلف ہتھیاروں سے لیس ہو کر شیطان حملہ آور ہے ہمیں ان ہتھیاروں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اپنی اگلی نسل کو بچانا ہے۔ ان کو آئندہ قربانیوں کے لئے تیار کرنا ہے ان میں اللہ تعالیٰ سے عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کرنی ہے۔ان کے دلوں میں قوم کا درد پیدا کرنا ہے۔غرباء کی محبت پیدا کرنی ہے ملک کا وفادار بنانا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی اطاعت کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ احمدیت کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کا شوق ان کے دلوں میں پیدا کرنا ہے اور یہ سب کچھ کرنے کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں اور اپنے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت بھی کرنی ہے خود قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں اپنی زندگیاں اُسوۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی صحابیات کے نمونہ کے مطابق گزاریں تا آپ کی زیر تربیت بچیاں بھی آپ کے رنگ میں رنگین ہوں۔

خدمت کو وسیع کرنے کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا ارشاد اپنے دائرہ خدمت کو وسیع کرنے کا فرمایا تھا۔ سال رواں میں سیلاب کی وجہ سے حتی الوسع لجنات نے انفرادی اور اجتماعی ہر دو رنگ میں سیلاب زدگان کی مدد کرنے میں حصہ لیا لیکن وہ ایک ہنگامی کام تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مستقل طور پر کام کرنے کا ہے دائرہ خدمت وسیع کرنے کا یہ سلسلہ بلاتفریق مذہب وملت ہو محض انسانی ہمدردی میں۔ اس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی گزشتہ سال کی تقریر میں بیان فرمائی تھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ تقریر شائع کروا دی ہے لجنات نے منگوائی تو ہے لیکن بہت کم تعداد میں۔ ایک احمدی خاتون بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جو اُسے پڑھے بغیر رہے اس لئے جو بہنیں یہاں آتی ہیں وہ اس کتابچہ کو خریدیں جس کی قیمت برائے نام صرف پچاس پیسے رکھی گئی ہے اور نمائندگان اپنی لجنات کیلئے لے کر جائیں پھر حضور کے ارشاد کے مطابق شروع سال سے ہی ایک وسیع پروگرام بنایا جائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کم از کم اس سال ہزار ممبرات لجنہ اماء اللہ اس پروگرام میں شرکت کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ یہ پروگرام ایسا ہے جس میں شہر، قصبہ، گاؤں ہر جگہ کی ممبرات آسانی سے حصہ لے سکتی ہیں۔ بس مقدم تو یہ تین کام ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں سالِ رواں میں ان کو انجام دینا آپ کی ذمہ داری ہے۔

گزشتہ سال لجنہ اماء اللہ کو پچاس سالہ تقریب مسرت منانے کی توفیق ملی جس میں نہ صرف پاکستان کے نمائندگان نے حصہ لیا بلکہ بیرون پاکستان ممالک سے بھی بہنوں نے شرکت کی۔ ان نمائندگان میں سے ایک نہایت ہی مخلص بہن امۃ الحئی صاحبہ جو ڈیٹن لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں یہاں سے جانے کے بعد وفات پا گئیں ان سے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہر احمدی بہن کا ایمان اور بڑھ جاتا تھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور برکت ہی تھی کہ اتنی دور امریکہ میں اتنی مخلص اور فدائی خواتین پیدا ہو چکی ہیں جن کے اندر ہم میں سے کئی ایک سے زیادہ فدائیت اور اخلاص ہے جو اسلام کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ امۃ الحئی صاحبہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کو ان جیسی مخلص اور انتھک کارکنات عطا فرمائے۔

لجنہ کی مطبوعات

لجنہ اماء اللہ کے پچاس سالہ دور کی یاد کو زندہ رکھنے کیلئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ تین جلدوں میں شائع کی

''مجلّہ'' شائع کیا اور انگریزی میں ایک رسالہ لجنہ سپیکس شائع کیا اس تقریب کی یاد کے طور پر ایک نشان بھی بنوایا۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل تو ساری ختم ہو چکی ہے جلد دوم اور جلد سوم ابھی بہت کم فروخت ہوئی اِسی طرح اُردو اور انگریزی دونوں مجلّے بہت کم فروخت ہوئے ہیں۔ ہر عورت اور بچی کو لجنہ اماء اللہ کی تاریخ اور اپنی ماؤں، دادیوں، نانیوں کی قربانیوں اور خدمات کا علم ہونا چاہئے اگر وہ پڑھیں گی نہیں تو ان میں وہ جذبہ بھی پیدا نہیں ہوگا جو ان کی بزرگ خواتین کے دلوں میں تھا۔ پس ہر ماں کو چاہئے کہ وہ اپنی بچیوں کو تاریخ لجنہ اماء اللہ ضرور پڑھائے اور تمام لجنات کو ایسا پروگرام بنانا چاہئے کہ ہر احمدی گھرانہ میں یہ کتاب موجود ہو اس سال تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم شائع کرنے کا پروگرام تھا گو اس کا مواد اکٹھا ہو چکا ہے لیکن جس رنگ میں مَیں چاہتی تھی کہ ہر لجنہ میں جن خواتین نے لجنہ اماء اللہ کی خدمات سرانجام دیں ان کا مفصل تذکرہ آ جائے وہ مکمل حالات لجنات نے نہیں بھجوائے اس لئے اس جلد کی اشاعت آئندہ سال پر ملتوی کر دی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ یہاں سے واپس جا کر ہر لجنہ اپنی ان کارکنات کے جنہوں نے لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کی خدمات سرانجام دی ہیں تفصیلی حالات لکھ کر بھجوائیں گی گذشتہ جلدوں میں بھی بعض لجنات کو یہ شکوہ ہے کہ جس رنگ میں ان کا ذکر آنا چاہئے تھا نہیں آیا۔ ان تین جلدوں میں صرف واقعات رکھے گئے تھے جلد چہارم میں الگ الگ ہر لجنہ کا تذکرہ مع کارکنات کے لایا جائے گا۔ اس لئے جَلد سے جَلد مجھے حالات بھجوائیں تا کہ اگلے اجتماع تک یہ جِلد اللہ تعالیٰ کی توفیق سے شائع کی جا سکے۔ اُردو اور انگریزی مجلّہ میں خلاصۃً ہمارے عقائد اور لجنہ کی خدمات کا تذکرہ ہے اور لجنہ کے کاموں سے تعارف کرانے کا ایک بہت اچھا ذریعہ۔ ہر لجنہ اماء اللہ کے شعبہ اصلاح وارشاد کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اپنی ملنے جلنے والیوں میں اس کی تقسیم کریں تا اس کے ذریعہ سے وہ غلط فہمیاں جو ہمارے متعلق مشہور کی جاتی ہیں دور ہوں۔ احمدیہ جماعت کی خواتین کی خدمات کا غیر از جماعت خواتین کو علم ہو۔

اسی طرح ابھی تک یادگاری نشان جو بنوایا گیا تھا وہ بھی کچھ موجود ہے جس بہن نے ابھی نہ خریدا ہو وہ خرید لے۔ بعد میں ان میں سے کوئی چیز نہیں مل سکے گی۔

تعلیم القرآن کی اہمیت

ہماری جماعت کی اکثریت دیہات میں ہے دیہات میں لجنات کی بھی کثرت ہے لیکن بہت سی لجنات صرف اس وجہ سے رپورٹ نہیں بھجوا سکتیں کہ لکھنا نہیں آتا۔ حضرت مصلح موعود نے جب سے لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی اپنی متعدد تقاریر میں اس بات پر زور دیا کہ ہر احمدی خاتون کو بچی ہو یا جوان یا بوڑھی کم از کم اُردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ آنا چاہئے۔ چنانچہ 1944ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نے لجنہ اماء اللہ کے سامنے ایک واضح اور ٹھوس پروگرام رکھا تھا اور فرمایا تھا کہ:۔

''لجنہ اماء اللہ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دے۔ دوسرا قدم یہ ہونا چاہئے کہ نماز، روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکام کے متعلق آسان اُردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دئے جائیں اور پھر تیسرا قدم یہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ یاد ہو جائے تا کہ ان کی نماز طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں مگر ان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں اور آخری اور اصل قدم یہ ہونا چاہئے کہ تمام عورتوں کو باترجمہ قرآن مجید آ جائے''۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 369)

بے شک شہری جماعتوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین بھی موجود ہیں لیکن دیہات میں کثرت سے ایسی خواتین ہیں جو ابھی تک اُردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں۔ پس دیہات سے آنے والی نمائندگان کا یہ فرض ہے کہ وہ یہاں سے جانے کے بعد ایسا پروگرام بنائیں کہ ایک سال کے اندر اندر ان کے گاؤں کی ہر عورت اور ہر بچی اُردو لکھنا پڑھنا سیکھ لے یہ بالکل مشکل کام نہیں یسرنا القرآن اور قرآن مجید صحیح پڑھنے کے ساتھ اُردو خود آ جاتی ہے۔ لکھنے کی مشق چند دن کرنے سے معمولی لکھنا آ جاتا ہے۔

سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو کلام الٰہی ہی ان الفاظ میں نازل ہوا تھا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

(العلق: 2 تا 6)

ترجمہ: اپنے ربّ کا نام لے کر پڑھو جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (پھر ہم کہتے ہیں) کہ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ۔ کیونکہ تیرا ربّ بڑا کریم ہے وہ ربّ جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سنایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس رحمۃٌ للعالمین کی ہم نام لیوا ہیں جو علم کے خزانے ہمارے لئے لے کر آیا اس سلطان القلم کی جماعت میں سے ہیں جس کو سب سے بڑا ہتھیار قلم عطا کیا گیا اور جس نے ساری عمر قلم سے جہاد کیا اور ادیان عالم کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ثابت کی اور ہم میں سے ایک عورت بھی ایسی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو، اُردو لکھنا پڑھنا نہ آتا ہو گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی توجہ دلائی تھی اور فرمایا تھا کہ:۔

''ضروری ہے کہ آپ کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ آتا ہو ہم اس سلسلہ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کام شروع کرتے ہیں کچھ کام ہوتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف از سرِ نو توجہ دینی چاہئے۔ تعلیم بالغاں یعنی جو بڑی عمر کی عورتیں ہیں انہیں بھی اور جو احمدی نہیں ہیں ہم نے ان کو بھی پڑھانا ہے جب تک وہ پڑھیں گی نہیں اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھ کر کس طرح محظوظ ہوا کریں گی''۔

پس تمام شہری لجنات کو قرآن مجید با ترجمہ اور دیہاتی لجنات کو ناظرہ قرآن مجید، شریعت کے مسائل اور اُردو لکھنا پڑھنا سالِ رواں میں اپنی ممبرات اور بچیوں کو سکھانا ہے۔ کوئی احمدی بچی جاہل نہیں رہنی چاہئے، کوئی احمدی بچی اور خاتون احکام شریعت سے بے خبر نہیں ہونی چاہئے، کوئی احمدی بچی اور خاتون ایسی نہیں ہونی چاہئے جسے اپنی زبان میں پڑھنا اور لکھنا نہ آتا ہو۔

ہماری اصل منزل تو بہت آگے ہے یہ تو ابھی ابتدائی کام ہیں جب تک ہماری سَو فیصدی عورتیں اُردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ نہیں پڑھ لیتیں منزل تک پہنچنا بہت مشکل ہے وہ دن دور نہیں جب مغربی اقوام میں سے کثرت سے لوگ احمدیت کو قبول کریں گے ان خواتین کی

تعلیم وتربیت کے لئے ابھی سے آپ نے اپنے کو تیار کرنا ہے۔آپ میں خدا کا مسیح آیا آپ میں سے بہت نے خلفاء سے برکت حاصل کی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ انتہائی شفقت اور محبت سے بار بار آپ کو سمجھا رہے ہیں۔پس ایک طرف دینی علم سیکھنے کی طرف توجہ دیں اور دوسری طرف اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ اپنی اولادوں کی بہترین تربیت کریں اور انہیں احمدیت کے جاں نثار خادم بنائیں۔اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

(الفضل 24رنومبر 1973ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب

(برموقعہ سالانہ اجتماع منعقدہ 4/ نومبر 1973ء)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(التحریم:7)

اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن خاص لوگ یعنی کافر ہوں گے اور اسی طرح پتھر ہوں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ يَاَيُّهَا النَّاسُ یعنی اے لوگو بلکہ ان لوگوں کو مخاطب فرمایا ہے جو ایمان لا چکے ہیں اور اسلام کو قبول کر چکے ہیں۔ یعنی یہ نہ سمجھو کہ تمہارا صرف مان لینا تمہیں نجات دلا دے گا بلکہ جب تک تمہارے اعمال تمہارے ایمان کے مطابق نہ ہوں گے ڈر ہے کہ کسی قدم پر لغزش کھا کر تم جہنم میں نہ جا پڑو خود بھی بچو اور اپنے اہل وعیال کو بھی محفوظ رکھو کیونکہ انسان کے لئے بعض وقت اس کے بیوی بچے بڑی آزمائش بن جاتے ہیں۔ ان کو اسی معیار پر لاؤ جس پر تم خود کھڑے ہو کبھی خاوند کی وجہ سے عورت کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں کبھی عورت کی وجہ سے خاوند فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کبھی اولاد ماں باپ کو آزمائش میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس لئے سارے گھر کی نجات کیلئے ضروری ہے کہ ہر خاوند اور ہر باپ اپنی بیوی اور بچوں کی صحیح نگرانی کرے کہ احکام شریعت اور دینی ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں وہ اس کا ساتھ دے رہے ہیں یا نہیں۔

کل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ شاہراہ غلبہ اسلام پر آپ کو بھی اپنے مردوں کے ساتھ ساتھ قدم بقدم چلنا پڑے گا اور

اپنے بچوں کو بھی ساتھ چلانا پڑے گا ورنہ آپ ان انعامات کی وارث نہیں بن سکتیں جن کے وعدے اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح سے کئے ہیں۔ اپنے بزرگوں کی قربانیوں کے تسلسل کو آپ اسی وقت قائم رکھ سکتی ہیں۔ اب آپ میں بھی وہی قربانی کی رُوح اور وہی مَر مٹنے کا جذبہ اور وہی خدا تعالیٰ اور اس کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہنے کا جذبہ ہو جو آپ سے پہلی خواتین میں تھا اور وہی جذبہ اور محبت اور قربانی کی رُوح اپنی اولادوں میں پیدا کریں تا اسلام کا جھنڈا جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کی ہے ایک نسل کے بعد دوسری نسل بلند کرتی رہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عذاب الیم سے بچنے کی طرف خود راہنمائی فرماتا ہے۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الصف:11،12)

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے) کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عذاب الیم سے بچنے کیلئے ایک تجارت کرنی پڑے گی۔ وہ تجارت نہیں جس میں کبھی نفع ہوتا ہے کبھی نقصان بلکہ وہ تجارت جس کا نفع بڑھتا ہی جائے گا وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اس عہد بیعت کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ جان سے مراد صرف وہ جہاد نہیں جو جنگ کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ النفس میں انسان کی اپنی ذات بھی شامل ہے اولاد بھی شامل ہے اور اس کی ساری قوم بھی شامل ہے۔ یعنی خود دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دو یا دین کی خاطر اپنے اوقات اپنی صلاحیتیں اپنی عقل اپنی قوتیں خرچ کرو۔ اپنے بچوں کو تیار کرو کہ وہ خدمت اسلام کریں۔ اپنی قوم میں جذبہ پیدا کرو کہ وہ سب متحد ہو کر غلبہ شاہراہ اسلام پر گامزن ہوں۔ تمہاری جان بھی اس کے لئے ہو، تمہارا مال بھی اسی کے لئے ہو، تمہاری اولادیں بھی اسی کی راہ میں وقف ہوں۔ غرض کہ اِنَّ صَلٰوتِی وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ (الانعام:163) کے مطابق انسان

کا سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اپنا سب کچھ خرچ کرنے کو تیار ہو جائے تب وہ مقصدِ حیات حاصل کر سکتا ہے اور تبھی وہ سچا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا...... ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 لیکچر لاہور صفحہ 152)

خدا کا ارادہ اسلام کو پھر سے غالب کرنے کا ہے اور اسی غرض کیلئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بشارتیں اللہ تعالیٰ نے دیں ان میں سے ہم نے سینکڑوں ہزاروں کو پورا ہوتے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ ہر صبح جو چڑھتی ہے وہ یہ گواہی دیتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور ہر شام جو آتی ہے وہ آپ کی صداقت پر مُہر ثبت کرتی ہے۔ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب ساری دنیا آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے پناہ لے گی۔ لیکن اس غلبہ کے لئے جو قربانیاں ہمیں دینی چاہئیں اگر ہمارا حصہ ان قربانیوں میں نہ ہوا تو ہم بڑے ہی بدقسمت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں ہے۔ اس کی تقدیر تو ہر صورت میں پوری ہوگی۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح سے جو وعدے کئے ہیں وہ ٹل نہیں سکتے۔ ضرورت صرف استقامت کی ہے۔ ضرورت قربانیوں میں تسلسل پیدا کرنے کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ شیطان کسی سوراخ سے ہمارے دل اور دماغ پر قبضہ نہ کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور

کون کاذب ہے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد20، رسالہ الوصیت صفحہ 309)

ہم نے بھی اپنے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ایک عہد باندھا تھا۔ ہر عورت کو اس عہد بیعت کو تازہ کرتے رہنا چاہئے اور اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کیا مَیں اپنے دعویٰ بیعت میں صادق ہوں یا نہیں۔ بیعت کرتے ہوئے تو ہم نے کہا تھا کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائیں شرک سے مجتنب رہیں گے کیا کوئی ایسا کام تو ہم نہیں کر رہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر کسی اور کی رضا مطلوب ہو اور اس طرح شرکِ خفی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔عہد تو یہ کیا تھا کہ نفسانی جوشوں کے وقت ان کی عقلیں مغلوب نہیں ہوں گی۔ جائزہ لینا چاہئے کہ کیا اپنی ذاتی اغراض کے لئے کسی فساد کے مرتکب تو نہیں ہو رہے کسی پر ظلم تو نہیں کر رہے کسی کی حق تلفی تو نہیں ہم سے ہو رہی۔ خلق اللہ کو تو ہم سے کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔ نہ ہماری زبان سے نہ ہاتھ سے کسی پر الزام تراشی تو نہیں کرتے۔ غیبت تو نہیں کرتے کسی کو دکھ تو نہیں پہنچاتے۔ پھر عہد تو یہ کیا تھا کہ ہر حال میں رنج اور راحت، عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریں گی اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیں گی۔اس سلسلہ میں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نئے انتخابات کے سلسلہ میں بعض جگہ عہدہ داروں نے اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔بعض بہنیں سمجھتی ہیں کہ خواہ قویٰ جواب دے گئے ہوں، کام کی ہمت نہ ہو یا مجبوریوں کے باعث کر نہ سکتی ہوں لیکن عہدہ ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔عہدہ تو ایک ذمہ داری ہوتی ہے جو جماعت کی طرف سے لجنہ کی کسی عورت کے سپرد کی جاتی ہے۔اگر وہ اس سے لے کر کسی اور کے سپرد کر دی جائے تب بھی اگر اسے اپنے دین سے پیار ہے اپنی قوم سے محبت ہے اور کام کرنا ہے تو اس کو جو بھی اس پر عہدہ دار اور افسر مقرر کئے جائیں ان کی کامل اطاعت کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب تک عہدہ اپنے ہاتھ میں رہا کام کیا جب دوسری کسی خاتون کو عہدہ دار بنا دیا تو دلچسپی لینی چھوڑ دی۔ یہ ایک بڑا ہی غلط جذبہ ہے جس کا مظاہرہ اس سال بعض مقامات پر مشاہدہ میں آیا ہے۔ ہمارا کام صرف اطاعت ہے اور جو بھی عہدہ دار مرکز کی طرف سے مقرر ہوں ان کی مکمل اطاعت کی جائے اور ان سے پورا

تعاون ہو کیونکہ وہ مرکزی نمائندہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر ہم نے یہ بھی عہد بیعت باندھا تھا کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز رہیں گی اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کریں گی اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیں گی۔

میری بہنو! اپنی زندگی، اپنی تقریبات، اپنی خوشیوں، اپنے غموں میں یہ سوچ لیا کریں کہ ہم نے احمدی جماعت میں داخل ہوتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ رسم کی پیروی نہیں کریں گی اور ہم پر حکومت قرآن کی ہوگی۔ ہم پر حکومت اللہ اور اس کے رسول کی ہوگی۔ کیا جو کمزوریاں ہماری جماعت کے ایک حصہ میں پیدا ہو چکی ہیں خواہ وہ ہزار میں سے ایک خاتون میں ہی ہوں وہ ہمارے اس عہد بیعت کو کمزور نہیں کر رہی ہیں جو ہم نے اپنے خدا سے کیا تھا۔ پھر یہ بھی عہد کیا تھا کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ یہ ہے وہ مقام دراصل جو ہمیں حاصل ہونا چاہئے کہ اپنی ضروریات پر دین کی ضروریات مقدم، اپنی عزت پر دین کی عزت مقدم، اپنی جان مال اور اولاد پر خدا اور اس کے خلیفہ کا حکم مقدم رکھیں۔

ان دو دنوں میں پردہ اور رسومات کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے لیکن ربِّ کریم کے ارشاد کے مطابق کہ **تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ** (آل عمران :111) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق کہ کسی کو بُرائی کرتے دیکھو۔ اوّل تو ہاتھ سے روکو۔ ہاتھ سے نہ روک سکو تو زبان سے، زبان سے بھی روکنے کی جرأت نہ کر سکو تو کم از کم دل میں تو بُرا منا لیا کرو مَیں ان باتوں کو بار بار دہرانے سے رُک نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض جیسا کہ آپ کو الہام میں بتایا گیا ہے۔ **یحی الدین ویقیم الشریعة** (تذکرہ صفحہ 55) ہے۔ آپ دین پھر سے زندہ کریں گے اور شریعت کو پھر سے قائم کریں گے۔ آپ کوئی نیا دین نہیں لائے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے، ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہماری کتاب قرآن ہے، آپ کی بعثت کی غرض دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا اور قرآن پر چلانا ہے اور یہ کام قرآن پڑھے بغیر نہیں ہو سکتا اور وہ نیا آسمان اور نئی زمین جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ پیدا ہونی ہے وہ بھی اس

وقت پورا ہوگا جب ہم میں سے ہر انسان ایک نیا انسان بن جائے جیسے انسان آج سے چودہ سَو سال قبل قرآن کی تعلیم کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔

پس قرآن پڑھیئے، پڑھایئے اور قرآن کی تعلیم کی اتنی اشاعت کریں کہ ایک ایک بچی اور ایک ایک عورت قرآن کے مضامین اچھی طرح جانتی ہو اور مرنا پسند کرے لیکن قرآنی احکام کی نافرمانی برداشت نہ کرسکتی ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر عورت لجنہ کی ممبر بنے، اپنے اجلاسوں اپنی کلاسوں میں جائے جمعوں کے خطبات سنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب پڑھے۔ اس کے بغیر عمل بھی ہونا ناممکن ہے۔ کوئی وبا پھیلتی ہے آپ کتنی جلدی اپنے بچوں اور اپنے آپ کو ٹیکہ لگواتی ہیں لیکن روحانی وبا سے محفوظ رکھنے کا جو ٹیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا ہے وہ آپ نہیں لگواتیں۔ میرا تأثر ہے کہ باوجود تعلیم عام ہونے کے بعض بہنوں اور بچیوں کا دینی مطالعہ بہت کم ہے۔ بعض گاؤں کی عورتوں کا مَیں نے مشاہدہ کیا ہے کہ اُردو نہیں آتی لیکن عام واقفیت بہت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس شہروں والی بچیوں کا دینی علم کم ہے اس لئے میں لجنات کو کتب کی خرید کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہوں علاوہ جماعت کے لٹریچر کے لجنہ اماء اللہ کا لٹریچر ضرور خریدیں۔ پڑھیں، پڑھائیں غیر از جماعت بہنوں کو دیں خصوصاً مجلّہ اور افریقہ سپیکس۔ ایک اور کتابچہ کی تحریک کرنا چاہتی ہوں یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے مکرمی دوست محمد صاحب شاہد نے تفسیر صغیر کے معنوی وصوری کمالات پر لکھا ہے خدام الاحمدیہ لائل پور نے شائع کیا ہے۔ گول بازار میں ہر دوکان سے مل جائے گا قیمت صرف 70 پیسے ہے۔ یہ رسالہ اگر آپ خریدیں اور غیر احمدی بہنوں کو دیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ دوسرے علماء نے کیا کیا ہے اور حضرت مصلح موعود نے کس قدر آسان زبان میں اور کتنا اعلیٰ ترجمہ کیا ہے۔ وہی جو ہونا چاہئے تھا جس سے قرآن کی صحیح شان اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے اور جس سے قرآن مجید پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔

آخر میں آپ کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ کل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو انتباہ فرمایا ہے اس کے تدارک کیلئے یہاں سے جاتے ہی سرگرم عمل ہونا چاہئے۔ ضلعی سطح پر دورے کریں اور ہر لجنہ کے لئے لازمی قرار دیتی ہوں جو صدر خود نہ آئی یا نمائندہ اس نے نہ

بھیجا۔اس صدر کو آئندہ سال ہٹا دیا جائے گا۔ دورے کرنے سے لجنات میں بیداری ہوگی چندہ بڑھے گا۔ان کی ضلعی لجنہ اور مرکزی لجنہ سے ان کا تعلق پیدا ہوگا کوشش کیجئے اس ارادہ کے ساتھ خدا سے دعائیں کرتے ہوئے کہ اگلے سال جتنی لجنات پاکستان میں ہیں۔ان سب کی نمائندہ خواتین اس اجتماع میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔

اب میں آپ سب کو خدا حافظ کہتی ہوں ان لجنات کو جنہوں نے انعامات حاصل کئے اور ان بچیوں کو جنہوں نے انعامات حاصل کئے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان کو توفیق دے۔آمین

آپ کے لئے تو اس اجتماع میں شرکت کرنی مشکل نہ تھی ہزاروں مخلص بہنیں اور بچیاں جو پاکستان سے باہر کے شہروں میں ہیں ان کے دلوں میں اس اجتماع میں آنے کی خواہش آپ سے کم نہیں۔چشمِ تصور سے مَیں ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھتی ہوں۔ان کا دل چاہتا ہوگا کہ وہ آتیں شرکت کرتیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنتیں، کام میں حصہ لیتیں۔پاکستان سے باہر رہنے والی سب ممبرات لجنہ اور کارکنات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر رہے اور اپنے اپنے ملک میں ان کو اسلام کا جھنڈا بلند سے بلند تر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مبلّغین اسلام اور ان کی بیویوں کے لئے بھی جو اپنے شوہروں کے ساتھ تبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل ہیں دعا کریں۔ربوہ کی ان بہنوں اور بچیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے آپ کی خدمت کی۔یہ ان کا فرض ہے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ان کو اپنے فرض کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت بیگم صاحبہ مرزا شریف احمد صاحب، سیدہ مہر آپا صاحبہ اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

پھر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تمام عہدہ داروں کے لئے بھی درخواست ہے اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر اور آپ کے مقاصد کی

کامیابی کیلئے دعائیں کریں۔ بے حد دعائیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے غلبہ اسلام کی صبح طلوع ہو چکی ہے۔ غلبہ اسلام کا چمکتا ہوا سورج ہمیں دکھا دے اور ہم سب کو حضور کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت وہ عظیم الشان انعام ہے جس کا وعدہ اُمت محمدیہ سے کیا گیا تھا اور جو نعمت جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ملی ہے اس انعام کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہی اس کی قدر کرنا ہے۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1973ء جنوری 1974ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1973ء

آپ نے تشہّد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آخری زمانہ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام مقدر تھا جس کے اشارے اور پیشگوئیاں جا بجا قرآن مجید میں موجود ہیں اور جس کی آمد کی بشارتیں خود ہمارے آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں یہاں تک کہ آنے والے مہدی کو سلام بھی بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں صلحاء اُمت، اُمتِ محمدیہؐ کو آنے والے مہدی کی بشارتیں دیتے رہے اور اس کی آمد کا انتظار کرنے کی تاکید کرتے رہے جب مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت آیا تو وہ علامات اور نشانیاں جو قرآن مجید میں بیان ہوئی تھیں اور جن کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں یکے بعد دیگرے پوری ہونی شروع ہوئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مسلمان انتہائی مایوسی کا شکار ہو رہے تھے ایک طرف عیسائیت اپنے تمام ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور تھی بلکہ یقین رکھتی تھی کہ سارے ہندوستان بلکہ آہستہ آہستہ (خدانخواستہ) مکہ اور مدینہ پر بھی یسوع مسیح کا پرچم لہرا دیں گے۔

آپ نے عیسائیت یہودیت اور مخالفین اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے تمام مذاہب اور تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہوئے اسلام کے غلبہ کی بشارت دی۔ حضرت سیّدہ صدر صاحبہ نے مقصد بعثت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرنے کے بعد توحید خالص پر ایمان، قربانیوں میں جوش، تسلسل دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور تربیت اولاد، اوقات کو ضیاع سے بچانے، مادہ پرستی سے اجتناب اور دعویٰ ایمان کے مطابق عمل کرنے کی طرف مستورات کو خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا:۔

دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا ہے۔ آپ کے داعیان ہر طرف تثلیث سے جنگ کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر جو وعدے خدا نے اپنے مسیح سے کئے ہیں وہ ٹل نہیں سکتے۔ انشاء اللہ

(الفضل 6 رجنوری 1974ء)

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ خواتین 1973ء

آپ نے الوداعی خطاب میں فرمایا کہ گو آج جلسہ کا اختتامی دن ہے لیکن بعض بہنوں کو اس جلسہ اور اس کی عظمت کا احساس نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس غرض سے اس جلسہ کے انعقاد کا حکم فرمایا تھا وہ تبھی پوری ہوسکتی ہے جب ہم اپنے نمونہ سے اور اپنے قول وفعل سے ثابت کریں۔ ہم یہ جلسہ میلے اور تماشے کے لئے نہیں مناتے بلکہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے خلیفہ کی باتیں سننے اور ان پر عمل کرنے کے لئے مناتے ہیں۔ ہزاروں ایسی بہنیں ہوں گی جو مغربی افریقہ، انڈونیشیا، فجی، آئر لینڈ اور یورپ وغیرہ میں ہوں گی اور ان کے دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے یہ سوچ کر تڑپ رہے ہوں گے کہ حضور ایدہ اللہ خطاب کر رہے ہوں گے چنانچہ بڑی مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے ان تقاریر سے فائدہ اُٹھایا اور بڑی بدقسمت ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اپنا وقت کھانے پینے اور پھرنے میں صرف کیا۔

آپ نے تقویٰ اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے، یادِ الٰہی میں مصروف ہونے اور اپنے عہد کو صحیح طور پر نبھانے کی تلقین فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم صحت احمدیت اور اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔ میری بہنو! وقت کی قدر پہچانیں آپ کی قوت و صلاحیتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے خرچ ہونی چاہئیں۔ اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اس لئے ضروری ہے اور بڑا ہی ضروری ہے کہ ہماری ہر بہن قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ظلمات سے نور کی طرف لے جانے کے لئے دنیا میں بھیجا۔

آپ نے فرمایا قرآن مجید کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ کسی قصبہ میں یا شہر میں کسی بھی عہدہ پر ہوں۔ آپ میں سے ہر ایک جس نے حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔اس کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کی اشاعت میں حصہ لے۔سیکھے سکھائے، ترجمہ پڑھائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرے۔قرآن کریم کی تعلیم آپ کے عمل، اخلاق، روزمرہ کی زندگی اور قول وفعل سے ثابت ہو۔ظلمت سے نکال کر سینوں کو منور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔

آپ نے فرمایا لجنہ اماء اللہ کی تاریخ مکمل ہو چکی ہے۔ ہمارے ہر احمدی گھرانے میں اس کو موجود ہونا چاہئے تا کہ آپ کی قربانیوں کا تذکرہ آپ کی آئندہ نسل پڑھے۔خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی نسل کی تربیت کر سکیں۔

(الفضل 14/جنوری 1973ء)

☆......☆......☆

حضرت چھوٹی آپا جان کی کراچی آمد

(29 مئی 1975ء)

کراچی قیادت نمبر 6 کے تربیتی جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

جب پروگرام میرے سامنے رکھا گیا لجنہ اماء اللہ کراچی کی تمام قیادتوں کا۔ تو مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ قیادت نمبر 6 میں ماشاء اللہ ممبرات کی تعداد اتنی زیادہ ہے ورنہ مَیں ان کے لئے ایک سے زیادہ دن وقف کرتی کیونکہ جہاں لجنہ کی ممبرات اور ناصرات کی تعداد زیادہ ہو وہاں یقیناً زیادہ وقت اور زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں۔ اب اگر انشاء اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ کراچی آنے کا موقع ملا تو میں کوشش کروں گی کہ اس قیادت کو زیادہ سے زیادہ ٹائم دے سکوں۔ مَیں نے ان کی رپورٹ سنی ہے ماشاء اللہ 250 تو اُن کی ممبرات ہیں اور 104 ناصرات کی تعداد ہے جن پُر خلوص جذبات کا اظہار اس قیادت کی نگران نے کیا ہے مَیں اُس کیلئے ممنون ہوں اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے ہمیشہ ہی محبت قائم رکھے اور ہم اُس اعلیٰ اور ارفع مقام کو حاصل کر سکیں جو ہماری لجنہ کی تنظیم کا مقصد ہے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک بچی نے جو نظم پڑھی تھی اس میں ان جذبات کا اظہار کیا تھا کہ ہم مغربی اثرات کو قبول نہیں کریں گے یہ حقیقت ہے کہ فی زمانہ جس میں آپ لوگ زندگی گزار رہے ہیں اور جس ماحول میں ہماری نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے بڑا ہی ضروری امر ہے کہ ہم نئی نسل کو مغربی اثرات سے محفوظ رکھیں۔ قاعدہ کلیہ کے طور پر ایک بات یہ یاد رکھنی چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ بعض لوگ اندھا دھند بات کرنے کے عادی ہوتے ہیں کہ ہر مغربی چیز بُری ہوتی ہے حالانکہ اسلام نہ تو مغربی ہے نہ مشرقی۔ اسلام تو عالمگیر مذہب ہے اسلام شمال کے رہنے والوں کیلئے بھی پیغام محبت لایا ہے اور جنوب کے رہنے والوں

کیلئے اور مشرق کے رہنے والوں کے لئے بھی اور مغرب کے رہنے والوں کے لئے بھی۔ اس لئے کسی چیز کو بُرا سمجھنا کہ یہ مغربی یا مشرقی شمالی یا جنوبی ہے یہ ذہنیت نہیں ہونی چاہئے۔ ہم مغربیت کو جب بُرا کہتے ہیں اور مغربی تہذیب سے بچنے کیلئے اپنے بچوں کو کوئی نصیحت کرتے ہیں تو اُس کا مطلب ہوتا ہے ''عیسائی تہذیب'' کیونکہ اس وقت مغرب پر جس تہذیب کا اثر پڑ رہا ہے وہ عیسائیت کا ہے۔ عیسائیت کے تمدن کا ہے ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ جب اسلام دنیا میں پھیلے گا تو مشرق میں بھی اسلام ہوگا اور مغرب میں بھی۔ جنوب میں بھی اسلام ہوگا اور شمال میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا اور یہی ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا مقصد تھا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مغربیت کے اثرات سے بچو۔ مغربی تہذیب کی پیروی نہ کرو تو اُس کا مطلب ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب نے جو غلط باتیں اپنے مذہب کے لوگوں میں پھیلا دی ہیں وہ دانستہ یا نادانستہ تم اختیار نہ کرو۔

جب ہم کسی مذہب اور قوم کی تہذیب وتمدن کو اپناتے ہیں تو آہستہ آہستہ اُس مذہب کی محبت بھی ہمارے دلوں میں رچنی شروع ہو جاتی ہے ورنہ اچھی چیز جو نظر آئے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ لو۔ بُری چیز یا بُری بات ہمیں خواہ اپنے معاشرے میں بھی نظر آئے اُس کو ہم چھوڑ دیں گے۔ یہ بھی آپؐ نے فرمایا کہ ہر اچھی چیز دراصل مومن ہی کی گمشدہ چیز ہے اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان مغربی اقوام نے جو اچھائیاں اپنائی ہیں اور جو خوبیاں سیکھی ہیں اگر وہ حقیقت میں خوبیاں ہیں تو وہ اسلام کی ہی تعلیم سے لی گئی ہیں جن کو بدقسمتی سے مسلمان چھوڑ بیٹھے ہیں اور اُن اقوام نے اُنہیں اپنا کر اپنے سے منسوب کر لیا ہے مثلاً سچائی کی بات ہے اسلام نے جتنی شدت سے سچائی پر زور دیا ہے آپ کسی بھی مذہب کی کتاب اُٹھا کر دیکھ لیجئے کہیں بھی اتنی سچائی پر زور نہیں دیا گیا۔ اسلام نے جتنا صفائی پر زور دیا ہے اتنا کسی مذہب نے نہیں دیا لیکن افسوس اور دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں اب کوئی صفائی کا معیار نظر نہیں آئے گا جو مغربی اقوام میں نظر آتا ہے۔ اب یہ کہنا کہ مغربی اقوام کی ان باتوں کی پیروی نہ کرو تو یہ ظلم ہوگا کیونکہ صفائی دراصل ہماری تعلیم تھی قرآن کی تعلیم تھی۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیم تھی۔ انہوں نے یہ تعلیم یاد رکھ لی۔ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے جن خوبیوں کی بنا پر

فتوحات حاصل کیں۔ اُنہوں نے وہ گُر سیکھ لئے اُن کو یاد رکھا اور انہیں اَپنا کر آج ترقی کر گئے اور ہم پیچھے رہ گئے اب اس فرق کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ کہوں گی کہ مغربیت کی پیروی نہیں کرنی چاہئے تو وہ اس تہذیب کے اثرات سے منع کرنے کی میری خواہش ہوگی جو دراصل عیسائیت کی تعلیم کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے اور اُن کی تہذیب کا عکس اُن چیزوں میں نظر آتا ہے اور اس سے بھی کوئی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ زمانے میں جو یہ آزادی کی رو چلی ہے اس میں بڑی حد تک ہماری نسل مغربیت کی پیروی کرنے میں زیادہ خوشی محسوس کرتی ہے اور یورپ اور امریکہ کی تہذیب سے کافی متاثر نظر آتی ہے بظاہر چمکتی ہوئی اور بہت روشن تہذیب لیکن اندر سے کھوکھلی تہذیب جس سے اس وقت خود یورپ اور امریکہ کے لوگ بھی بیزار نظر آتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان اُلجھنوں کا کوئی حل تلاش کریں لیکن جن اُلجھنوں سے نکل کر وہ کوئی حل ڈھونڈ رہے ہیں اُن اُلجھنوں میں ہماری قوم کے لوگ پڑتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

اخلاقیات کا جو سبق قرآن سکھاتا ہے ایسا مکمل اور جامع سبق نہ کوئی اور مذہب پیش کرتا ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی قوم نے آج تک پیش کیا ہے لیکن یہ بھی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانے کے مسلمان اُن پر عمل نہیں کر رہے اگر ہم قرآن کی تعلیم پر عمل کریں تو مسلمان کی یہ حقیقت ہے کہ وہ دنیا کی کسی قوم سے شکست نہیں کھاتے یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم نے زندہ خدا کا چہرہ دیکھا۔ ہم نے آنکھوں سے صدہا نشانات کو پورے ہوتے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ اس لئے احمدی جماعت کے مردوں اور عورتوں کو جس قدر خدائے واحد پر ایمان ہوسکتا ہے اور ہے وہ اور کسی میں نہیں لیکن ہم میں سے بعض میں کمزوریاں ابھی باقی ہیں جن کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے مردوں کا بھی ہماری عورتوں کا بھی۔ ہمارے لڑکوں کا بھی اور ہماری لڑکیوں کا بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کی اصلاح کی فکر اور تڑپ تھی وہ آپ کے ان الفاظ سے کسی قدر ظاہر ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو جو نقشہ اپنی

جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں اس سے کچھ فائدہ نہیں تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اِسی کی ہے......تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 352)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں اُن میں بار بار اسی بات پر زور دیا ہے کہ میری بعثت کی غرض ہی یہی ہے کہ مَیں تم میں خدا تعالیٰ کا ایسا کامل ایمان پیدا کروں جس کے نتیجے میں ایک پاک تبدیلی تم میں پیدا ہو اور تم بدیوں سے محفوظ رہو اور ایک نئی زندگی تمہیں حاصل ہو جائے۔آپ فرماتے ہیں:۔

''اس لئے مَیں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔گناہ سے لذت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

دیکھنا یہ ہے کہ واقعی ہم نے اس جماعت میں داخل ہو کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے پاک تبدیلی پیدا کی ہے یا نہیں کی اور نہیں کی تو کس طرح ہم وہ تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا نتیجہ ہونی چاہئے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو لوگ آپ پر ایمان لائے اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے آپ کا چہرہ مبارک دیکھا آپ کی باتیں سنیں۔تازہ بتازہ نشانات دیکھے اور اُن کا ایمان ترقی کرتا گیا اور اُن کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی گئیں۔وہ وقت گزر گیا نبی تو صرف تخم ریزی کرنے آتا ہے۔آپ اپنا کام کر کے خالق کے پاس چلے گئے۔دنیا نے سمجھا اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ابتلا آئے ٹھوکریں لگیں لیکن قدرت ثانیہ کے ذریعہ لوگوں نے مشاہدہ کر لیا کہ خدا کی مدد

اسی جماعت کے ساتھ ہے بکھرتا ہوا شیرازہ پھر متحد ہو گیا اور جماعت اپنے خلیفہ کی قیادت میں پھر ترقی کرنے لگی۔

حضرت خلیفہ اوّل کی وفات پر جماعت کو پھر دھکا لگا اور قریب تھا کہ جماعت کا شیرازہ پھر بکھر جائے لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی نصرت جسے حاصل ہو وہ تباہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا خلیفہ دیا جس نے اپنے قول اور فعل سے جماعت میں ایک ایسی روح پھونکی کہ جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔

خلافت ثانیہ کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے انہی برکات کو خلافتِ ثالثہ کے ذریعے سے جاری رکھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا۔ آپ میں سے اکثر نے حضرت خلیفہ اوّل کا زمانہ بھی نہیں پایا بلکہ آپ میں سے کئی نے حضرت خلیفہ ثانی کا ابتدائی زمانہ بھی نہیں دیکھا جب جماعت ترقی کرتی ہے تو ہر قسم کے لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ بہت سی روحانی کمزوریاں بھی لاتے ہیں جو کہ ہم جیسوں پر اثر انداز ہوتی ہیں اسی کی طرف قرآن مجید کی یہ آیات بھی اشارہ کرتی ہیں۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر:2 تا4) لیکن ہمارا ایمان زندہ خدا پر ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سچے بندے بنیں اور دنیا کے لئے کامل نمونہ بنیں تا یکبارگی دنیا کو نظر آ جائے کہ عبدیت کا نظارہ اس جماعت سے بڑھ کر اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کریں اُن کی بہبودی و اصلاح کی فکر کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی کا خلاصہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ (الانعام:163) کے اندر آ جاتا ہے۔ یہی وہ مقصد اور نصب العین ہم سب کا ہونا چاہئے۔ ہماری زندگی، ہماری عبادت، ہمارا جینا مرنا، ہماری قربانیاں اور ہمارے سب کام خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی پوری طرح ادا کریں اور خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کو اس طرح پڑھیں کہ اس کے مطالب اچھی طرح ہماری سمجھ میں آ جائیں۔ احادیث پڑھیں تا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کا ہمیں پوری طرح علم ہوتا آپ کے ہر قول اور فعل کی پیروی کر سکیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر بکثرت پڑھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں ،جس محبت سے ،جس عشق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو پیش کیا ہے اُس کے پڑھنے کے بعد ناممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو عشق اور محبت نہ پیدا ہو۔ہمیں چاہئے کہ اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دنیا کے کام کرتے ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہمارا کوئی فعل ہماری کوئی حرکت قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے منافی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظہور اس دنیا میں آنحضرت ﷺ کے ذریعے ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا بڑا درجہ عطا فرمایا کہ ساری دنیا کیلئے حکم صادر فرما دیا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ال عمران 32) کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو، خدا تعالیٰ سے اپنی محبت کا ثبوت دینا چاہتے ہو تو ثبوت کے طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔آپ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرے گا۔گویا محبت الٰہی کی شرط قیامت تک کے لئے اطاعت رسول پر ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ اطاعت سے باہر رہ کر اب کوئی خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22) محمد رسول اللہ کے طور طریقے سیکھو، آپ کے اخلاق سیکھو۔ایک کامل نمونہ تمہارے سامنے ہے قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا اور اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بنانے کی کوشش کی۔ جو ملک فتح کیا جہاں گئے وہاں درس اخلاق دیا۔ایک نئی تہذیب اور نئے تمدن کی بنیاد ڈالی۔آج یورپین اقوام اخلاق اخلاق کا شور مچاتی ہیں اور ظاہر یہ کرتی ہیں کہ یہ اخلاق کی تعلیم دنیا اُن سے حاصل کر رہی ہے اُنہوں نے یہ اخلاق کہاں سے سیکھے۔مسلمانوں نے فتوحات پر فتوحات کیں۔ یونان، روم، اسپین، افریقہ ان سب جگہوں پر حکومتیں قائم کیں اپنے اخلاق سے دنیا کو زیر نگیں کیا۔جس ملک کو فتح کر کے وہاں سے جاتے تھے وہاں کے لوگ اُن کے لئے آنسو بہاتے تھے۔موجودہ مغربی اقوام نے مسلمانوں سے درس اخلاق لیا لیکن

افسوس کہ چودہ سَو سال کے بعد مسلمان اُن اخلاق کو بھول گئے جن کا سبق محمد رسول اللہ ﷺ نے اُن کو دیا اور دوسری اقوام نے اُن اخلاق کو اپنا لیا۔ چودہ سَو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر مسلمانوں کی دستگیری کی اور مخلوق پر رحم فرمایا اور اپنا مامور ہماری اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ یہ غلط خیال ہے کہ انسان کے اگر اخلاق بگڑ جائیں تو وہ اُن کے بدلنے پر قادر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْت جس طرح ظاہری امراض کا علاج ہوسکتا ہے روحانی امراض کا علاج بھی ہوسکتا ہے۔ شرط صرف کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَایُغَیِّرُ مَابِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الرعد:12) یعنی اللہ تعالیٰ بھی کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُس بُرائی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِ یَنَّهُمْ سُبُلَنا (العنکبوت:70) کوشش کرنے والا آخر منزل مقصود کو پالیتا ہے۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی دینی، روحانی اور اخلاقی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے اتنی ترقی کریں کہ ساری دنیا کیلئے شمع ہدایت بن جائیں۔ اپنی اصلاح کریں، اپنی اولادوں کی تربیت کریں اُنہیں علم دین سکھائیں اور سچے مسلمان بنائیں۔ اسلام کے شیدائی بنائیں دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے والے بنائیں تا احمدیت کی فتح کا دن جلد سے جلد قریب آجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقینی ہیں یہ ہمارا کام ہے کہ ہم جلد سے جلد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ سچائی بہرحال پھیلنی ہے اور پھیل کر رہے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ اگر یہ سوال ہے کہ تم نے آ کر کیا بنایا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے دنیا کو خود معلوم ہو جائے گا کہ کیا بنایا ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آ کر ہمارے پاس توبہ کرتے ہیں۔ ان میں انکسار اور فروتنی پیدا ہوتی ہے اور رذائل دور ہو کر اخلاق فاضلہ آنے لگتے ہیں اور سبزے کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنے اخلاق وعادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم ہی ترقی نہیں کر لیتا بلکہ دنیا میں قانون قدرت یہی ہے کہ ہر شئے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے اس سلسلے سے باہر کوئی شئے ہو

ہی نہیں سکتی ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی ۔ یہ میرا کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے اُس نے ارادہ کیا ہے۔ یہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے اُسے کیڑا لگا ہوا ہے پوست ہی پوست باقی ہے مغز نہیں رہا۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جائے اُس پر کوئی داغ نہ رہے اس واسطے اُس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ پس دنیا کے لئے نمونہ بننے کے لئے ہمیں دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پہلی یہ کہ اپنے لباس وگفتار کا خیال رکھیں۔ شیریں گفتار ہوں ہماری بات چیت سے دوسرے متاثر ہوں۔ اپنا نقطۂ نظر دوسروں کے سامنے پیش کرنا جس کے لئے گہرے دینی علم کی ضرورت ہے۔ اپنی وضع سے دوسروں کو متاثر کرنا اور اس سلسلے میں اپنے لباس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلام یہ نہیں سکھاتا کہ فلاں لباس پہنو فلاں نہ پہنو بلکہ عریاں لباس پہننے سے منع فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کو ایمان کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ آج کل کی لڑکیاں اور عورتیں بھی عریانی کی رَو میں بہہ گئیں ہیں۔ اس قسم کا لباس جو جسم کی نمائش کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایمان کے ایک حصے کی محرومی کا باعث ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بھی پڑھی ہوگی جو آپ نے آخری زمانے کے متعلق بطور پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانے میں ایسی عورتیں ہونگی جنہوں نے بظاہر لباس پہنا ہوگا لیکن ننگی ہوں گی۔ ایسی عورتوں پر آپ نے لعنت فرمائی ہے۔ پس اپنی چال ڈھال اور لباس کو ایسا بنانا چاہئے جو شریعتِ اسلام کے خلاف نہ ہو۔ منہ سے ہم دعویٰ کریں اسلام کی طرف لانے کا اور عمل کریں مغرب کی پیروی کا۔ ان متضاد باتوں سے ہم دنیا کو جیت نہیں سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس بھی بہت ضروری ہے۔ عبادت پر زور دیں، نوافل پر زور دیں، ذکرِ الٰہی کریں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کریں، رسوم چھوڑیں خصوصاً ایسی رسوم جن میں وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے اور پیسے کا بھی ضیاع ہوتا ہے اور جن کا کوئی نتیجہ آخر میں نہیں نکلتا۔ یاد رکھیں آپ مقناطیس بنے بغیر لوہے کو نہیں کھینچ سکتیں اپنے اندر ایسا جذب پیدا کریں کہ غیر خود آپ کے نمونے سے متاثر ہو کر کھنچتے چلے آئیں پھر آپس میں محبت ہو ایک دوسرے کی دلداری ہو، حسن سلوک ہو، غریب پروری ہو، اخوت ہو تمام بنی نوع انسان کیلئے شفقت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے شرائط بیعت میں بھی ایک شرط یہ رکھی کہ تمام خلق اللہ سے ہمدردی رکھوں گا۔ خدا کی خاطر، خدا کے بندوں سے محبت رکھوں گا۔ کسی سے کینہ نہ رکھو کسی سے بغض نہ رکھو اور پھر ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ نظام کی کامل اطاعت ہو۔ نظام کا ہر فرد خلیفہ وقت کی طرف سے مقرر کردہ ہوتا ہے اُس کی نافرمانی کرنے سے خلیفہ وقت کی نافرمانی ہوتی ہے۔ اسلام کی ترقی کا راز ہی اطاعت میں ہے۔ نماز بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے۔ کس طرح ہم امام کے ساتھ اُٹھتے ہیں، بیٹھتے ہیں ساتھ ہی سجدے میں جاتے ہیں۔ اسلام کی ساری تعلیم گھومتی ہی اسی محور پر ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور تم پر جو حاکم مقرر کئے گئے ہیں اُن کی اطاعت کرو۔ نظام سے وابستگی رکھیں جماعت سے وابستگی اور اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت سے محبت اور عقیدت پیدا کریں یہ ایک بہت بڑا انعام ہے جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے میں پہلے بھی اپنی تقریر میں بتا چکی ہوں کہ یہ انعام جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''مشروط انعام ہے'' جب تک کوئی قوم اپنے تئیں خلافت کے انعام کا حقدار رکھتی ہے وہ انعام اُن میں موجود رہتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ جہاں اس انعام کے مستحق اور لائق بن کر دکھائیں وہاں بے انتہا دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کیلئے خلافت ہم میں قائم رکھے۔ اسلام کا غلبہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں پوری شان و شوکت سے پوری ہوتی دیکھیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا ہمیں حاصل ہو اور ہماری اگلی نسل ہم سے زیادہ قربانی دینے والی اور کام کرنے والی، اسلام کا جھنڈا لے کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچنے والی اور ربّ حقیقی اور خالق باری کیلئے اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچانے والی ہو۔ وہ خدا کی محبت میں سرشار ہو۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والی اور آپ کے ہر قول کی اطاعت کرنے والی اور اسلام کی خاطر اپنی گردنیں کٹوانے میں فخر محسوس کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو ہم جو کچھ اپنے منہ سے کہیں اُس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ آمین

(ماہنامہ مصباح اگست 1975ء)

☆......☆......☆

خطاب جلسہ سالانہ خواتین 1975ء

فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کا یہ تراسیواں جلسہ سالانہ ہے جس میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے آپ کو شرکت کی توفیق ملی ہے۔ ان دنوں کو غنیمت جانیں اور بغیر ایک لحہ ضائع کئے اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق پائیں۔ اپنے آپ کو مہمان نہ سمجھیں۔ آپ کی خدمت ہمارے لئے باعث سعادت ہے لیکن آپ مہمان نہیں بلکہ سب ہی اپنے گھر آئی ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں اگر کوئی کمی آئے تو اس کا خیال نہ کریں۔ اصل توجہ جلسہ کے پروگرام کی طرف ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر توجہ سے سنیں۔ باقی سارا پروگرام سننے، اس کو ذہن نشین کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ پورا عزم کریں کہ جو کچھ آپ کے فائدہ اور آپ کی ترقی کیلئے کیا جائے گا اس پر پوری طرح عمل کریں گی۔ اپنا وقت باتوں میں ضائع نہ کریں صفائی کا اور اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ خواہ کارکنات ہوں یا آئی ہوئی مہمان خواتین ہی سب باہمی تعاون اور چشم پوشی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور دعاؤں میں لگی رہیں کہ یہ بہت بابرکت دن ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جب سب سے پہلے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو اس جلسہ پر احباب جماعت کو آنے کے لئے تحریک کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

''تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا

اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے ...... اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے''۔

(روحانی خزائن جلد 4، اشتہار آسمانی فیصلہ صفحہ 351، 352)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ صاف صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے کی غرض آنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا کیا مقصد تھا؟ اس کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ...... اس دنیا کے لوگ تیرہویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودہویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس اُمت کیلئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا

تقدیرِ الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سَو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 3،4)

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ جب دنیا انسانیت کے کامل نجات دہندہ کی بعثت پر لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد خالق حقیقی کو بھول گئی۔قرآن پر عمل نہ رہا،اعتقادی اور عملی ہر دو قسم کی غلطیاں ان میں پیدا ہوگئیں تو وعدہ الٰہی اور مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی تاکہ آپ دنیا کو پھر توحید پر قائم کریں۔اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق قائم کریں۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی صداقت کو دنیا پر روز روشن کی طرح ثابت کردیں تا دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نجات دہندہ تسلیم کرتے ہوئے آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لے۔اس مقصد کو لے کر جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے خلاف ایک شور اُٹھا۔عیسائیت کو تثلیث کا بت ٹوٹتا نظر آیا تو انہوں نے پوری طاقت سے آپ کا مقابلہ کرنا شروع کیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وفاتِ مسیح کے مسئلہ میں آپ کے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی موجودگی میں وہ الوہیت مسیح کو دنیا کے سامنے ثابت نہیں کر سکتے۔نہ صرف عیسائیوں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی بلکہ ہندوستان میں تمام مذاہب کی طرف سے مخالفت کا آغاز ہوگیا۔کیا اپنے،کیا پرائے سب ہی مخالف ہوگئے۔لیکن حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ بڑے زور آور حملوں سے آپ کی مدد کرے گا۔آپ کو کامیابی کی بشارتیں دی تھیں۔چنانچہ ان وعدوں اور بشارتوں کو پورا ہوتے آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

ایک اکیلی آواز قادیان کی گمنام بستی سے اُٹھی لیکن آج اس آواز کی گونج آپ کو امریکہ کے دور دراز براعظم سے بھی سنائی دے رہی ہے۔افریقہ سے بھی،جزائر سے بھی،یورپ اور انگلستان سے بھی وہی علاقے جن کے متعلق دعویٰ کیا جاتا تھا کہ اب وہاں عیسائیت کا غلبہ ہوگا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں عیسائیت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور رات دن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ان میں سے بطور نمائندہ ایک خاص

تعداد دور دراز کا سفر کر کے مرکز سلسلہ میں آج موجود ہے کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اُن مردہ روحوں نے واحد خدا کو پہچانا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر انہیں ایمان نصیب ہوا۔ اسلام کی صداقت ان پر کھلی، قرآن مجید کے معارف سے ان کے ذہن اور دل منور ہوئے وہ جان گئے کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ ایک ابدی صداقت ہے اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دنیا کی ہر اُلجھن اور مشکل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا حقیقی حسن دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس پر جو گرد پڑی ہوئی تھی اُسے دور کیا جو خوبیاں اس کی پوشیدہ ہو چکی تھیں ان کو دنیا کے سامنے اُجاگر کیا اور وہی مسلمان جو اپنے کو مسلمان کہتے شرماتے تھے اور اسلام کی ترقی سے مایوس تھے پُر امید ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعتقادی غلطیوں کو بھی دور کیا اور عملی غلطیوں کی بھی اصلاح فرمائی غرضیکہ اسلام پر جو اندرونی اور بیرونی دونوں طرف سے حملے ہو رہے تھے ان کا پہلے دفاع کیا اور پھر جارحانہ طور پر غیر مذاہب پر ان کی خامیاں ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ فرمایا کہ دنیا میں ایک ہی مذہب زندہ اور عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے اور وہ اسلام ہے اور غلبۂ اسلام کیلئے ہی آپ کی بعثت ہوئی ہے۔

احمدیت کی تاریخ کا ہر دن اس بات پر گواہ ہے کہ جو وعدے اللہ تعالیٰ نے مہدی موعود سے کئے تھے ان میں سے بہت سے پورے ہو چکے ہیں۔ جو پورے ہو چکے ہیں ان کی طرف دیکھتے ہوئے ہمیں پورا ایمان اور یقین ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلی ہوئی ایک ایک بات پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ:۔

''ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو

اس کو روک سکے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

1973ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو بشارت دی تھی کہ جماعت کے قیام کی دوسری صدی میں انشاءاللہ العزیز غلبۂ اسلام کے دور کا آغاز ہوگا۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ 1989ء میں سَو سال پورے ہوں گے۔ یہ 1975ء ختم ہو رہا ہے گویا تیرہ، چودہ سال صدی کے ختم ہونے میں باقی ہیں ایک زندہ رہنے اور ترقی کرنے والی قوم کی زندگی میں تیرہ، چودہ سال کا عرصہ کوئی لمبا عرصہ نہیں۔ خدائی وعدوں اور بشارتوں کے ساتھ ایک پہلو انذار کا ہمیشہ لگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بشارت دیتا ہے ان سے کامیابیوں کے وعدے فرماتا ہے تو وہ قربانیوں کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آلِ عمران:140) کی شرط قرآن مجید میں لگا دی گئی ہے کہ غلبۂ کامل ایمان کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

خلافت کے وعدوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اگر ایمان پر قائم رہے اور اعمالِ صالحہ بجالاتے رہے تو خلافت کا انعام تم میں قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جماعت احمدیہ کو کامیابی اور اسلام کے غلبہ کی بشارت دی ہے لیکن اس کے لئے ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر کامل یقین اور ایمان ہو۔ انسان کوشش بھی اسی بات کے لئے کرتا ہے جب اس کے دل کو یقین ہو ورنہ اس میں کمزوری آجاتی ہے۔ الٰہی وعدوں اور بشارتوں پر یقین رکھتے ہوئے مصائب سے نہیں گھبرانا چاہئے یہ تو چھوٹے چھوٹے امتحان ہیں جو پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے لیکن ہوگا وہی جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔

عمل صالح بھی کامل یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے کسی چیز کے حصول کا آپ کو یقین ہو تو آپ اس کے لئے کوشش بھی کریں گے ورنہ صحیح کوشش نہیں ہوگی۔ اگلے تیرہ چودہ سال ہمارے لئے ایک ایسے امتحان کی تیاری کا زمانہ ہے جس کے بعد کامیابی مقدر ہے۔ جس طرح ایک طالب علم چودہ سال کی محنت کے بعد بی۔اے کی ڈگری حاصل کرتا ہے اگر وہ درمیان میں تھک

کر پڑھنا چھوڑ دے تو اس منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح احمدی جماعت کے ہر مرد، عورت، لڑکے، لڑکی ہر ایک کو شانہ بشانہ، قدم بقدم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر چلنا ہے اور تیز چلنا ہے اور کہیں کمزوری نہیں آنے دینی۔ کمزوریاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اعتقادی بھی ہوتی ہیں عملی بھی ہوتی ہیں۔ اعتقادی طور پر کمزوری کا مطلب یہ ہے کہ غلط کام کو صحیح سمجھ کر شروع کر دیں۔ اس پر عمل کرنے لگ جائیں۔ اس تواتر سے کہ غلطی کا احساس ہی مٹ جائے۔ اسلام کے پہلے دور میں یہی ہوا جب فتوحات کا دور شروع ہوا اور اسلام میں کثرت سے لوگ داخل ہونے شروع ہوئے تو بعض کمزور اپنے ساتھ دوسرے مذاہب کے اعتقادات لے آئے۔ صحیح تربیت نہ ہو سکنے کے باعث نہ صرف یہ کہ باوجود مسلمان ہونے کے وہ باتیں ان میں باقی رہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں میں بھی غلط عقائد پیدا ہوئے جنہوں نے آہستہ آہستہ اسلام کے حسن پر ایک پردہ ڈال دیا اور غیر مذاہب والوں کو اسلام پر اعتراضات کے مواقع ملنے لگے۔ یہ چیز اب نہیں دہرائی جانی چاہئے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے جن کی بعثت کی غرض ہی **يُحي الدين ويُقيم الشريعة** (تذکرہ صفحہ 55) ہے کہ آپ دین کو زندہ کریں گے اور شریعتِ محمدیہ کو قائم کریں گے۔ وہ سیدھی، صاف خوبصورت تعلیم اسلام کی جو قرآن مجید نے پیش کی اور جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اُس تعلیم کو اپنے نمونہ سے دنیا کے سامنے پیش کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ ہر زمانہ میں حالات بدلتے رہتے ہیں صرف دلائل سے آپ کسی کو قائل نہیں کر سکتیں۔ جب تک آپ کا عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ یہی تعلیم کہ عمل اور عقائد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کسی نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا **كَانَ خُلُقُهُ القُرْآن** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) آپ کے اخلاق قرآن تھے۔ یعنی جو تعلیم قرآن میں دی گئی اس پر آپ کا عمل تھا۔ آپ کے اخلاق آئینہ تھے قرآن کا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا یہ پہلو ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ جس قوم کے قول اور فعل میں تضاد ہو وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ دعویٰ ہمارا یہ ہو کہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اور خود نمازوں میں سستی ہو، روزے

رکھنے میں سستی ہو، چندے دینے میں سستی ہو۔ دعویٰ ہمارا یہ ہو کہ ساری دنیا کو قرآن سکھانا ہے خود قرآن کے ایک لفظ کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ دعویٰ ہمارا یہ ہو کہ ساری دنیا اسلام قبول کر کے اسلام کی تعلیم پر عمل کرے خود پتہ ہی نہیں کہ قرآن کس بات کے کرنے کو کہتا ہے اور کس بات سے منع کرتا ہے۔

پس میری بہنو! بشارتیں بہت بڑی ہیں وہ وقت نزدیک سے نزدیک آ رہا ہے۔ جب غلبۂ اسلام کی صبح کی روشنی آپ کے سامنے نظر آ جائے گی۔ اس تعمیری دور کے لئے آپ نے ابھی سے قربانیاں دینی ہیں۔ قربانیاں اپنے وقت کی، اپنی عادات کی، اپنی اولاد کی، اپنے مال کی اور اپنی بچیوں کو تیار کرنا ہے اس جشن کی روح رواں بننے کیلئے اور آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کا بار اُٹھانے کیلئے۔

میں آج جو مائیں ہیں اُن سے التجاء کرتی ہوں کہ وہ اپنی بچیوں کو دین سکھائیں۔ قرآن پڑھائیں، قرآن کا ترجمہ پڑھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھائیں، مذہب سے محبت پیدا کریں، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ان کے دلوں میں پیدا کریں، محمد رسول اللہ ﷺ سے عشق پیدا کریں، مہدی موعود علیہ السلام کی محبت دلوں میں پیدا کریں، دین کیلئے غیرت کا جذبہ پیدا کریں، اسلام کی محبت دلوں میں پیدا کریں۔ دین کیلئے ان میں ارادہ اور عزم کی پختگی ہو جسے بڑے سے بڑا فتنہ متزلزل نہ کر سکے۔ خلیفہ وقت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں، صاف دل بنائیں ایسا صاف دل کہ کسی قسم کی منافقت اس میں پنپ نہ سکے۔ ان کے گھروں میں کپڑے، زیور، سنگھار کی چیزوں اور فرنیچر کی باتوں کی بجائے قرآن اور احادیث کا چرچا ہو۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر دین کی خدمت کرنے کا ذکر ہو۔ گزشتہ دو سال سالانہ اجتماع نہ ہو سکنے کے باعث مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدی خواتین اور بچیوں کی تربیت میں کچھ خامیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انسان کی فطرت ہے کہ اسے نصیحت کی جاتی رہے تو اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں بار بار ذَكِّرْ کے الفاظ آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ (الغاشية:22) نصیحت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ داروغہ آپ نہیں اس کے برعکس جب ہم بُرائی دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو واقعی

خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم قرار پاتے ہیں کہ کیوں نہیں سمجھایا کہ نصیحت کر کے اپنا فرض ادا کیا۔ اپنی اگلی نسل کو آگ سے بچانا جو دنیا میں مادیت پرستی کی شکل میں دنیا کے ہر مُلک میں بھڑک رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ بچپن سے ان کے دل میں ڈالیں کہ دنیا تمہارا مقصد نہیں۔ دین کو تم نے دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ دنیا کی محبت کو اپنے اور ان کے دلوں میں سرد کرنا آپ کا کام ہے جب آپ اپنے دنیاوی مشاغل پر دینی مصروفیتوں، دینی مجالس، دینی صحبتوں کو ترجیح دیں گی اور بچوں کو بھی دینی کاموں کی طرف متوجہ کریں گی تو خود بخود دین کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہوگی اور دین کا پہلو غالب آتا جائے گا۔

اے میری بچیو! اور آئندہ کی ماؤں! دراصل آج کی تقریر کی مخاطب میری آپ ہیں۔ اگلی صدی میں اسلام کے دامن میں پناہ لینے والوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے۔ ہاں آپ نے، آپ میں سے ہر بچی جو آج جلسہ میں موجود ہے وہ اپنی عمر میں تیرہ سال جمع کرے۔ ناصرات کی عمر آٹھ سال سے شروع ہوتی ہے۔ ناصرات کی جو سب سے چھوٹی بچی ہے وہ بھی انشاءاللہ العزیز صد سالہ جوبلی میں اکیس سال کی ہوگی اور یہی عمر کام کی ہوگی۔ انہوں نے ہی اس جلسہ کا انتظام سنبھالنا ہوگا جو احمدیت کی تاریخ میں ایک عظیم الشان جلسہ اور سنگِ میل کی حیثیت رکھے گا۔ اُنہوں نے ہی سب ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی۔ انہوں نے ہی اگلی نسل کی تربیت کرنی ہوگی۔ پس اگر آج اور ابھی سے آپ میں یہ احساس پیدا نہ ہوگا کہ تیرہ سال کے بعد ہمارے ذمہ ان خواتین کو دین سکھانے کا کام سپرد ہوگا جو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گی تو تیرہ سال کے بعد آپ کچھ نہیں کر سکتیں اور پھر یہ کہ آپ نے ان کو جو تعلیم دینی اور تربیت کرنی ہے اس کی شکل نہ بدلے۔ قرآن سکھانا ہے اور جس اسلامی تہذیب، اخلاق اور تمدن کی بنیاد چودہ سَو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور جو معاشرہ قرآن وسنت کی بنیادوں پر قائم ہوا تھا وہی معاشرہ پھر سے قائم کرنا ہے۔ مغربی تہذیب کی چکا چوند سے آپ کی آنکھیں خیرہ نہ ہوں۔ ان کو اپنے سے بڑھ کر سمجھنے کا تصور بھی نہ کریں۔

جب حضرت مصلح موعود 1924ء میں انگلستان اور یورپ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے تشریف لے گئے تو آپ کو سب سے بڑی فکر یہی تھی کہ ایسا نہ ہو یورپ کے لوگ مسلمان تو ہوں لیکن

اسلامی تہذیب وتمدن کو قبول نہ کریں بلکہ اس کے برعکس مسلمان یورپی تہذیب جو اصل میں عیسائی تہذیب کا دوسرا نام ہے سے متاثر ہو جائیں۔ آپ کو ڈر تھا کہ اسلام ایک بدلی ہوئی صورت میں یورپ میں قائم نہ ہو جائے اور جس طرح یورپ نے مسیحیت کو تباہ کیا تھا وہ اسلام کو بھی دوستی کے جامہ میں تباہ نہ کر دے۔ آپ نے دورانِ سفر جو خطوط احباب جماعت کو لکھے ان میں اسی درد کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ ہم سوائے خدا تعالیٰ کی مدد کے اس مشکل کو حل نہیں کر سکتے۔ مسلمان بنانا آسان ہے مگر اسلام کو ان سے بچانا مشکل ہے اور اس وقت میرے سفر کی یہی غرض ہے۔ آپ نے لکھا:۔

''یورپ کے واقف کہتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے یورپ ضرور اسلام لائے گا مگر وہ ساتھ ہی اسلام کو بگاڑ دے گا اور اس کی شکل کو بالکل مسخ کر دے گا۔ بالکل ممکن ہے کہ یورپ میں چاروں طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگیں اور سب جگہ گرجوں کی جگہ مسجدیں بن جائیں لیکن یہ فرق ظاہر ہوگا لوگ تثلیث کی جگہ توحید کا دعویٰ کریں گے۔ مسیح کی جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت زیادہ کریں گے۔ مسیح موعود پر ایمان لائیں گے۔ گرجوں کی جگہ مسجدیں بنائیں گے مگر ان میں وہی ناچ گھر، وہی عورت اور مرد کا تعلق، وہی شراب، وہی سامان عیش نظر آئیں گے...... میری عقل یہی کہتی ہے کہ حالات ایسے ہی ہیں مگر میرا ایمان کہتا ہے کہ تیرا فرض ہے کہ تو اس مصیبت کو جو اگر اسلام پر نازل ہوئی تو اس کو کچل دے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کر غور کر اور فکر کر اور دعا کر......''

پھر آپ نے جماعت کو تنبیہہ فرماتے ہوئے لکھا:۔

''اگر مَیں زندہ رہا تو میں انشاء اللہ اس علم سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کروں گا۔ اگر مَیں اس جدوجہد میں مر گیا تو اے قوم! مَیں ایک نذیر عریاں کی طرح تجھے تنبیہہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا۔ جس خدا نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا، نہ چھوڑنا، نہ چھوڑنا، آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا

ہر ایک حکم نا قابل تبدیل ہے۔خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا۔ جو چیز سنت سے ثابت ہو وہ ہرگز نہیں بدلی جاسکتی جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔کاش وہ پیدا نہ ہوتا''۔(الفضل 16 ؍اگست 1924ء)

اب آیئے! حضرت مصلح موعود کی اس تنبیہہ اور انذار کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔ 1924ء سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگلستان، یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک میں بہت بڑی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ جہاں بڑے مخلص، بڑی قربانی دینے والے، مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی جن کی پوری کوشش اور خواہش ہے کہ وہ صف اوّل کی قربانیاں دینے والوں میں ہوں۔انہی ممالک میں ایسے خواتین بھی ہیں جو پاکستان سے جاکر وہاں رہائش اختیار کر چکی ہیں۔اگر ان کا نمونہ ان ممالک کی خواتین کے سامنے وہ نہیں ہوگا جو اسلامی تعلیم کی عکاسی کر سکے تو یقیناً بہت سوں کیلئے ٹھوکر کا باعث ہوگا۔

پس میری احمدی بہنو! آپ دنیا کے کسی خطہ میں بھی بس رہی ہیں اور آپ نے حضرت مسیح موعود کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ صرف نام کی احمدی نہ کہلائیں بلکہ آپ کو مذہب سے شدید لگاؤ ہو۔اسلام کے نام پر جان، مال، عزت اولاد سب کچھ قربان کرنے والی ہوں۔اپنا نمونہ قرآنی تعلیم اور اُسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پیش کرنے والی ہوں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے والی ہوں۔خود عبادت گزار دعائیں کرنے والی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ہوں تاکہ آپ کی گودوں سے پروان چڑھنے والی اولاد بھی آپ کے نقش قدم پر چلے۔اگر دوسروں کو آپ میں احمدیت قبول کرنے کے بعد نیک تبدیلی نظر نہیں آتی تو کیا یہ چیز ان کے لئے کشش کا باعث ہوگی۔ بہت سی بہنیں یہاں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جاکر پردے سے لاپرواہ ہو جاتی ہیں اور لباس کے معاملہ میں وہ طریق اختیار کرتی ہیں جو غیر اسلامی ہوتا ہے گویا وہ اپنے عمل سے دنیا کو بتا رہی ہوتی ہیں کہ اسلام کے اس حکم پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے ان کی بچیاں جوان کی تربیت میں پرورش پائیں گی وہ بھی ابتداء سے ہی اس جذبہ کے ساتھ بڑی ہوں گی کہ پردہ اسلام کے حکموں میں نہیں اور غیر اسلامی لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسی خواتین آہستہ آہستہ اسلام کی شکل تبدیل کر رہی

ہوں گی اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ ڈیڑھ دو سال سے جماعت کی خواتین میں چادر کا فیشن چل پڑا ہے۔ اگر تو چادر پردہ کی غرض سے لی جاتی ہے تو بہت اچھی اور مبارک بات ہے لیکن اگر برقع سے بچنے کیلئے چادر کو اختیار کیا گیا ہے تو وہ نفس کا ایک بہانہ ہے جو آہستہ آہستہ بے پردگی کی طرف ان کو لے جا رہا ہے۔ اصل چیز پردہ ہے نہ کہ برقع یا چادر۔ پس خود اپنے نفسوں کا جائزہ لیں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا آپ کا یہ اقدام صحیح ہے۔

1972ء میں جب لجنہ اماء اللہ نے اپنا پچاس سالہ جشن منایا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

''میں سوچ رہا ہوں اور دعائیں کر رہا ہوں کہ جو پندرہ بیس یا سَو دو سَو ایسے خاندان ہیں جو اسلامی احکام کی پابندی نہیں کرتے خواہ کوئی ہو، بڑا ہو یا چھوٹا۔ اُن کو جماعت سے خارج کر دیا جائے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت طلب کرتا ہے اس کے لئے بڑے غور وفکر کی ضرورت ہے ہو سکتا ہے ہم ایسے خاندان کے اخراج کا فیصلہ کریں جن کو بغیر اخراج کے سنبھالا جا سکتا ہو۔ ہماری پہلی کوشش تو سنبھالنے کی ہونی چاہئے اور اصلاح کرنے کی ہونی چاہئے۔ کسی کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی ہے نہ کسی کے خلاف غصہ ہے پہلے ان کی اصلاح کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس آج مَیں نے ہنسی ہنسی میں آپ کو متنبہہ کر دیا ہے تاکہ کل آپ کو یہ شکایت نہ ہو کہ آپ ہمیں کہتے، تو ہم اپنی اصلاح کرلیتیں۔ تم پردہ کرو اور اس کے لئے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ برقعہ پہنو کیونکہ قرآن کریم نے برقعہ پہننے کا حکم نہیں دیا لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ پردہ کرو۔ تم جو زینت اپنے باپ اور خسر کے سامنے ظاہر کرسکتی ہو وہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہ کرو لوگوں نے ایک عجیب احمقانہ مسئلہ بنا لیا ہے کہ ''چہرہ کا پردہ ہے یا نہیں'' قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جو زینت تم اپنے محرم کے سامنے ظاہر کرتی ہو وہ غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کرو...... اب کونسی جوان عورت ہے جو اپنے باپ اور خسر کے سامنے بے حیائی سے بیٹھ جاتی ہے؟ تم اپنے باپ اور خسر کے سامنے کیا ظاہر کرتی ہو؟ ظاہر ہے تم ان کے سامنے اپنا چہرہ ہی ننگا رکھتی ہو۔ پس اگر

باپ اور خسر کے سامنے صرف چہرہ ہی ظاہر کرتی ہو یا بغیر دستانوں کے ان کے سامنے آتی ہو تو عقل بھی کہتی ہے کہ غیر محرم کے سامنے چہرہ ڈھانپنا پڑے گا۔ یہ ایک بڑی واضح بات ہے بڑی کھلی بات ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ یہ کوئی اُلجھا ہوا مسئلہ نہیں ہے...... یہ قرآن کا حکم ہے تمہیں اس کی پابندی کرنی چاہیئے ...... اگر تم نے اپنی عصمت اور عزت کی ویسی حفاظت کرنی ہے جو خدا کی نگاہ میں اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اور اُس کے بندوں کی نگاہ میں ہے تو پھر تمہیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا پڑے گا۔ اگر تم نے کتے کتیوں کی طرح زندگی گزارنی ہے تو پھر تمہاری مرضی لیکن اگر تم نے اس دنیا میں انسان بن کر رہنا ہے اور یقیناً انسان بن کر رہنا ہے تو پھر تمہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ چمٹ کر زندگی گزارنی پڑے گی''۔

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث برموقع سالانہ اجتماع 1972ء المصابیح صفحہ 253-254)

پس بہت ضرورت ہے تربیت کی ہر جگہ یہاں پاکستان میں بھی، ہندوستان میں بھی، انگلستان میں بھی، یورپ میں بھی، افریقہ اور امریکہ میں بھی اور جزائر میں رہنے والی خواتین کے لئے بھی۔ تربیت اور اصلاح کے تین بڑے اصول ہیں۔علم،عمل اور حفظ ما تقدم۔ اپنی اصلاح ہو یا معاشرہ کی یا اولاد کی سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے۔علم سے مراد مذہبی اور دینی علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خواتین جاہل نہیں۔ اکثریت تعلیم یافتہ ہے لیکن ہم یہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتے کہ اکثریت قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہے۔ ہر جگہ ہر لجنہ میں خواہ وہ گاؤں کی ہو یا قصبہ کی یا شہر کی آئندہ سالوں میں ایسا پروگرام ترتیب دینا ہے جس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کا علم بہنوں اور بچیوں کو آئے۔ ہر عورت اور ہر بچی کو نماز کا ترجمہ اور قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ جب تک آپ کو اس کا علم ہی نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کن باتوں کو پسند فرماتا ہے۔ کن باتوں کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے کن باتوں سے منع فرمایا ہے، کن باتوں کو اختیار کرنے سے ہم محبت الٰہی کو حاصل کر سکتے ہیں اور کون سی باتوں میں پڑنے سے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) عذابِ الٰہی کے مورد بھی بن

سکتے ہیں ہم عمل نہیں کر سکتے۔قرآن ہی وہ مکمل ضابطۂ حیات ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ساری دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے عطا فرمایا ہے اس کا ایک ایک حکم اٹل ہے۔ ہمیشہ کیلئے ہے ہر ایک کے لئے ہے۔انسانی فطرت کے مطابق ہے۔اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اور ہر انسان کی فطرت کو جانتا ہے کوئی حکم اس میں ایسا نہیں رکھا جسے انسانی فطرت قبول نہ کرتی ہو۔ پس جب قرآن مجید کی ساری کی ساری تعلیم انسانیت کی بہبودی اور ترقی کیلئے ہے اور جس پر عمل کرنا مشکل بھی نہیں کسی ایک حکم کی خلاف ورزی کرنے سے بھی ہم اپنا نقصان خود کرتے اور اسلام کی ترقی میں روک بنتے ہیں۔

ہم نے باقی دنیا کی قوموں کی رِیس نہیں کرنی وہ مادہ پرستی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ہمارا نصب العین اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور یہ تعلق بغیر قربانی کے نہیں حاصل ہوسکتا۔ اس کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے دین سیکھنا اور اس کے مطابق مجاہدہ کرنا ہے۔ ہر بیماری کے لئے ڈاکٹر کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے روحانی بیماریوں کا علاج قرآن مجید ہے۔جیسا کہ فرماتا ہے **فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاس** ۔(النحل:70) جو دلوں کو صاف کرتا اور انسانوں کو با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیتا ہے۔پس اپنے دلوں میں بھی اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی قرآن کی عظمت پیدا کرو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> ’’جاننا چاہئے کہ اس زمانہ میں اسبابِ ضلالت میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں عظمت قرآن شریف کی باقی نہیں رہی‘‘۔
>
> (روحانی خزائن جلد 3۔ازالہ اوہام صفحہ 452)

اور جب عظمت ہی باقی نہیں رہی تو عمل کیسے ممکن ہوگا۔ پس پہلے تو ضروری ہے کہ ہر احمدی عورت قرآن مجید کے ترجمہ،مطلب،اسلام کی تاریخ،احمدیت کی تاریخ،احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بخوبی واقفیت رکھتی ہو۔ ہر احمدی گھرانہ کو اپنی ذمہ داری کا اچھی طرح احساس پیدا ہونا چاہئے۔ ہر ماں کو اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور تربیت کی فکر ہونی چاہئے اور ہر لجنہ کی عہدہ دار کو اور ناصرات کی عہدہ دار کو اپنی ممبرات کی تربیت کا خیال ہونا چاہئے۔آیئے ہم عزم کریں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے کہ ہم اگلی نسل کو

ان ذمہ داریوں کو کماحقہٗ اُٹھانے کیلئے تیار کر دیں جن کا تقاضا آنے والے دن کر رہے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو......۔

علم کے بعد دوسرا قدم اصلاح کا عمل ہوتا ہے۔اگر کسی بیماری میں طبیب آپ کے لئے نسخہ تو صحیح تجویز کر دے لیکن آپ اپنی سستی سے وہ نسخہ استعمال نہ کریں تو بیماری کو آرام نہیں آئے گا۔یہی حال روحانی بیماریوں کا ہوتا ہے۔آپ کو علم بھی ہو کہ ترقی کیسے ہوگی لیکن عمل نہ کریں تو آپ ترقی نہیں کرسکتیں۔پس دینی علوم سیکھ کر قرآن مجید پڑھ کر اُن پر عمل کرنا اپنی زندگیاں قرآن مجید اور اُسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزارنے سے دینی اور دنیاوی ترقیات کا حصول ممکن ہے۔ہر وقت جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا کردار قرآنی تعلیم کے مطابق ہے کیا آپ کے اخلاق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے۔کیا ہماری پیشانیوں سے نورِ ایمان جھلکتا ہے کیا ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق محبت ہے کہ:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبة:24)

تو مومنوں سے کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دوسرے) رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

اتنی محبت کہ ہم اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دینے کیلئے تیار ہیں۔اگر یہ کیفیت ہمارے دلوں کی ہے اور یقیناً ہونی چاہئے تو ہمارا عمل بھی صحیح عمل ہوگا جس کے نتیجہ میں کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ایک

پاک جماعت کا قیام تھا۔ایک انقلاب اپنے ماننے والوں کی زندگیوں میں پیدا کرنا تھا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

''یہ سلسلۂ بیعت محض بمرادفراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعارلوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں...... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو طیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے......اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن وصلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 3، ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 561 تا 563)

اے میری عزیز بہنو! یہ غرض تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی تا آپ کے ماننے والوں کی زندگیوں میں ایک انقلابِ عظیم پیدا ہو اور وہ اپنی روشنی چاروں طرف دنیا میں پھیلائیں۔ اپنے عمل سے، اپنی قربانیوں سے، اپنی برکات سے، اپنی جدوجہد سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے، اپنی محبت سے اپنے کردار سے ایک نمونہ بنیں۔ اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا نمونہ بنیں۔ آپ کے صحابہ اور صحابیات کا اور قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کا اور نمونہ بنیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہؓ کا۔

مکمل اصلاح اور اپنے معاشرہ کو بُرائیوں سے محفوظ رکھنے کا تیسرا گر حفظِ ما تقدم ہے جس طرح وبا سے بچنے کیلئے انسان اپنے آپ کو بھی ٹیکہ کرواتا ہے بچوں کو بھی کرواتا ہے اور اس کا بھی انتظام کرتا ہے کہ اردگرد کے لوگ ٹیکہ کروائیں۔ بچوں کو اس جگہ جانے نہیں دیتا جہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ یہی حال روحانی بیماریوں اور اخلاقی کمزوریوں کا ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو وہاں تو قدم بھی نہیں رکھنے دیں گی جہاں ہیضہ پھیلا ہے یا جہاں چیچک کا ڈر ہے یا اور کوئی متعدی بیماری پھیلی ہوئی ہے لیکن ان لوگوں سے بچانے کی کوشش نہیں کریں گی جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ قرآن مجید کی محبت نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کوئی شوق نہ ہو۔ جو ناچ گانوں کے شوقین تو ہوں لیکن روزانہ قرآن مجید کا ایک رکوع پڑھنے کا خیال نہ ہو جو روپیہ کمانے کی فکر میں تو ہوں مگر قرآنی انوار سے جھولیاں بھرنے کی خواہش نہ ہو۔ جو مذہب کیلئے غیرت نہ رکھتے ہوں بلکہ مذہب کو ترقی کی راہ میں روک سمجھتے ہوں لازمی بات ہے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ **كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ** (التوبة:119) سچوں اور صالحین کی صحبت سب سے بڑا گر ہے تربیت کا۔ آپ اچھی سوسائٹی مہیا کریں اپنے بچوں کیلئے ناچ، گانوں، ناولوں، تماشوں کی بجائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت، اسلام کی محبت، وطن کی محبت، مذہب کے لئے غیرت، انسانی ہمدردی، اعلیٰ اخلاق، سچائی، دیانتداری، انصاف، غریب پروری، شجاعت، قناعت، دعا کرنے کی عادت ان کے اندر پیدا کریں تا وہ اس جذبہ کے ساتھ بڑھیں کہ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھیں گے۔ قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی ہر نسل اگلی نسل کی جگہ لینے اور پہلی نسل سے بڑھ کر قربانیاں دینے کو تیار رہے۔

جس قوم میں تعطل پیدا ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کرسکتی ہمارے ساتھ ہمارے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو ترقی دے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے دن کو قریب تر لانا ہمارا فرض ہے۔ جس کے لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اپنی اولاد کو بھی ان قربانیوں کیلئے تیار کرنا ہے تا قربانیوں کا ایک تسلسل قائم رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی برکتیں بھی مسلسل جاری ہیں اس تسلسل کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ وقفِ زندگی ہے۔

مجھے احساس ہے اور خدا کرے کہ میرا یہ احساس غلط ہو کہ وقفِ زندگی کا جو جذبہ جماعت میں پہلے تھا وہ کچھ کم ہو گیا ہے جب تک وقف کی روح کو ہم زندہ نہیں رکھتیں ہم منزلِ مقصود تک پہنچنے میں روک بنتی ہیں اور یہ کام صرف مائیں کرسکتی ہیں۔ بچوں میں وقفِ زندگی کا جذبہ صرف اور صرف مائیں پیدا کرسکتی ہیں بچہ تو ایک صاف ذہن لے کر پیدا ہوتا ہے اس پر خوبصورت نقش پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر آپ بچپن سے بچوں کے دلوں میں روپے کی محبت، دنیا کمانے کی خواہش پیدا کریں گی تو بڑے ہو کر ان کے دلوں میں وقف کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا۔ آپ کا بیٹا بڑا ہو کر لاکھوں کمائے۔ کتنے دن کیلئے؟ یہ زندگی فانی ہے اگلی نسل کو یہ بھی علم نہ ہوگا کہ کون تھا؟ کس کا بیٹا تھا؟ لیکن وہی بیٹا اگر دین کی خدمت کرے گا تو تاریخ میں اس کا نام محفوظ ہوگا۔ آنے والی نسلیں رہتی دنیا تک اس کا نام محبت سے لیں گی، رشک سے لیں گی، دعائیں کریں گی۔ کونسی زندگی بہتر ہے؟ خود جائزہ لیں اور سوچیں کتنا بڑا کردار ادا کرنا ہے آپ نے تاریخ احمدیت میں۔ وقف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا کے کاموں سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت خوبصورت الفاظ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا

جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (البقرۃ: 202) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةً الدُّنْيَا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 364، 365)

اِسی طرح وقف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''مَیں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوئے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اس لئے مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی رُوح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (البقرۃ: 132) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370)

پس وقف کی روح کو قائم رکھنا اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک کو اسلام کی خاطر وقف کرنا ہر دیندار کا فرض ہے۔

بہنوں کو یہ بات کبھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کو سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے خلافت کی صورت میں عطا فرمایا ہے اس انعام کی قدر کرنا، اس کی بقا کے لئے دعائیں کرتے رہنا اس کے شانِ شایان قربانیاں دیتے رہنا۔ اس کے استحکام کے لئے جدو جہد کرتے رہنا ہر احمدی کا فرض ہے اپنی اولادوں کے دلوں میں خلافت کا احترام، خلافت سے وابستگی، خلیفہ وقت کی اطاعت، یہ یقین پیدا کرنا کہ خلافت کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ آپ کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور ہم دنیا کو ایک پُر امن معاشرہ دے سکیں جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح ادائیگی ہو۔ بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی ہو دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو اپنی دولت، اپنی ایجادوں، اپنی طاقت پر ناز ہے۔ ہمیں اپنے خدا پر ناز ہے۔ خدا کے پیار پر ناز ہے۔ اپنی بے مائیگی اور غربت پر ناز ہے اور اپنے خدا کے ان وعدوں پر ناز ہے جو اس نے اپنے مسیح سے کئے ہیں جن کے متعلق ہمارے دل یقین سے پُر ہیں کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کے منہ سے نکلی ہوئی بات نہیں ٹل سکتی۔ پس دعائیں کریں اور کرتی چلی جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی موعود کے ذریعہ جو بشارتیں ہمیں دی ہیں وہ پوری ہوں اور ہماری کوئی کمزوری ان بشارتوں کے پورا ہونے میں روک نہ بنے۔ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دے اور ہم اور ہماری نسلیں اس کی محبت کے حصول کیلئے قربانیاں دیتی چلی جائیں یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے اور ساری دنیا کا ایک ہی کلمہ اور نعرہ ہو۔

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

(الفضل 9، 10 جنوری 1976ء)

☆......☆......☆

خطاب جلسہ سالانہ 1976ء

ہمارا جلسہ سالانہ

ایک مذہبی، روحانی اور تربیتی جلسہ ہوتا ہے تا ہر جگہ سے احمدی مرکز سلسلہ میں جمع ہوں۔ ان کی روحانیت ترقی کرے ان کا ایمان تازہ ہو۔ تربیت میں جو نقائص واقع ہوں ان کی اصلاح ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت کی ترقی کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اس لئے ہماری بہنوں کو چاہئے کہ استقلال اور صبر کے ساتھ پورے پروگرام کو سنا جائے اور جلسہ کو میلہ کا رنگ نہ دیا جائے۔ مجالس میں انسان بسا اوقات بُرا اثر بھی لے لیتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایسے موقعہ پر استغفار کثرت سے پڑھنے کا ہے۔ پس اپنی بہنوں اور بچیوں کو میری نصیحت ہے کہ ان تین دنوں کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزاریں۔ اجتماعی طور پر دعاؤں میں بڑی برکت ہوتی ہے تقاریر اور نصائح کو اور آئندہ سال کے لئے جو لائحہ عمل بتایا جائے اسے توجہ سے سنیں اور پورا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش میں لگی رہیں۔

تین سال سے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع منعقد نہیں کیا جا سکا۔ تمام لجنات اماء اللہ کی نمائندگان کو باہم مل کر ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کا موقعہ نہیں ملا تاہم ہر جگہ لجنات اپنی تنظیم کو بہتر بنانے اور لجنہ اماء اللہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے میں منہمک رہی ہیں لیکن باوجود عہدیداران لجنہ کی پوری کوشش اور جدوجہد کے بہنوں اور بچیوں کی تربیت میں قدرے نقائص نظر آ رہے ہیں۔ انسان کی فطرت ہے کہ ایک چیز کا اثر لیتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کے نقوش مدھم پڑنے لگتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بار بار اسے نصیحت کی جائے اسی لئے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار نصیحت کرنے کا ارشاد ذَکِّرْ کے الفاظ میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ ذاریات میں فرماتا ہے۔

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذاریات:56)

اے نبی یاددلاتا رہ کیونکہ یاددلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

پھر سورۃ اعلیٰ میں فرماتا ہے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى

پس تم بھی نصیحت کرو۔ نصیحت کرنا ہمیشہ مفید ہی رہا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ یقیناً نصیحت حاصل کر گیا اور اس کے برخلاف جو نہایت بد بخت ہوگا وہ اس سے گریز ہی کریگا۔ قرآن مجید کی یہ آیات ہماری راہ نمائی کرتی ہیں کہ معاشرہ کی اصلاح اور تربیت کیلئے ضروری ہے کہ بار بار نصیحت کی جائے۔ بُری باتوں سے روکا جائے ان کے فرائض کا احساس دلایا جائے۔ دلوں میں دین کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کیا جائے کیونکہ قرآن مجید کی ان آیات کے مطابق نصیحت کا فائدہ وہی شخص اُٹھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ معاشرہ میں کسی فرد کو بُرائی کرتے دیکھو۔ اگر طاقت ہو تو ہاتھ سے روکو۔ ہاتھ سے نہ روک سکو تو زبان سے روکو یعنی نصیحت کرو کہ بہن یہ کام آپ بُرا کر رہی ہیں۔ یا میری بچی یہ حرکت تمہاری ہماری روایات کے خلاف ہے اور زبان سے روکنے کی طاقت بھی نہ پاؤ تو کم از کم دل میں بُرا مان لو کہ یہ کم از کم نیکی ہے۔

چونکہ اس سال اجتماع منعقد نہیں ہو سکا۔ آئندہ سال کے لئے چند باتیں اس موقعہ پر بیان کرنی تھیں وہ آج بیان کروں گی۔ جلسہ سالانہ پر یوں بھی قریباً ہر جگہ سے خواتین آتی ہیں جن میں عہدیداران بھی ہوتی ہیں اور ممبرات بھی۔ سب ہی توجہ سے ان باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے مَیں اس چیز کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ جہاں بہت سی شہری اور دیہاتی لجنات اپنے فرائض احسن طور پر سرانجام دے رہی ہیں وہاں ایک بہت بڑی تعداد لجنات کی ایسی ہے جن کا مرکزی لجنہ اماء اللہ سے مضبوط تعلق قائم نہیں نہ وہ اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں نہ اُن کی طرف سے چندہ آتا ہے۔ پاکستان میں چھ سَو کے قریب لجنات قائم ہیں لیکن جو سال ختم ہوا اس میں 318 لجنات کی طرف سے چندہ لجنہ اماء اللہ کا آتا رہا ہے رپورٹ اس سے بھی کم تعداد میں۔ پس پہلی ہدایت آپ کی ترقی کیلئے یہ ہے کہ آپ منظّم ہوں۔ ہر احمدی خاتون لجنہ کی ممبر ہو۔

صرف نام کی نہیں بلکہ اُسے لجنہ اماء اللہ کی ترقی۔ جماعت کی بہبودی اور ترقی کی فکر ہو اور یہ سوچنے والی ہو کہ میرا اس میں کیا حصہ ہے۔ اس لئے جہاں عہدیداران کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح طور پر کام کریں اور اپنے کام کی مرکزی لجنہ کو رپورٹ دیتی رہیں۔ وہاں ممبرات کا یہ فرض ہے کہ وہ عہدیداران سے مکمل تعاون کریں اور یہ دیکھتی رہیں کہ ان کا مرکزی لجنہ سے رابطہ ہے یا نہیں۔ اگر آپ کی صدر اور سیکرٹری کام نہیں کرتیں یا کام تو کرتی ہیں مگر رپورٹ نہیں بھجواتیں تو وہ اس بات کی مستحق نہیں کہ آئندہ ان کو رکھا جائے۔ یوں بھی اس سال لجنات اماء اللہ کے سہ سالہ انتخابات ہونے ہیں۔ ان تمام لجنات میں جو فعال نہیں بہنوں کو فوراً ایسی صدر کا انتخاب کرنا چاہئے جو خود بھی کرنے کا جذبہ اور لگن رکھتی ہو اور دوسری مستورات اور بچیوں سے کام کروانے کا اُسے ڈھنگ بھی ہو اور اگر آپ اُسے منتخب کر لیں تو پھر آپ کی اہم ذمہ داری اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنا ہے۔ بغیر اتحاد اور مکمل تعاون کے نہ کوئی مجلس ترقی کرسکتی ہے اور نہ کوئی قوم۔ رپورٹ بھجوانے کے سلسلہ میں مرکزی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بار بار جواب طلبی پر دیہاتی لجنات میں سے تو بہت سی لجنات کی طرف سے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ بعض مقامات میں ایک عورت بھی لکھنا نہیں جانتی۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ کے کاموں کی رپورٹ نہیں بھجوائی جاسکتی یہ ایک بہت بڑی کمی ہے جو دیہاتی مستورات میں پائی جاتی ہے اور اس خامی کو دور کرنا آپ کا کام ہے۔

علم ایک روشنی ہے اور علم کا سیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد اور عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ مناسب انتظام نہ ہونے کے باعث اور دیہات کے مخصوص ماحول کی وجہ سے ابھی تک دیہات میں تعلیم عام نہیں ہے لیکن ایک احمدی عورت کو دیگر خواتین سے ترقی کی دوڑ میں آگے ہونا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود نے 1944ء میں اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں ایک مکمل اور مربوط پروگرام لجنہ اماء اللہ کے سامنے رکھا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ:۔

> ''پس لجنہ اماء اللہ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دے۔

دوسرا قدم یہ ہونا چاہئے کہ نماز روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکام کے متعلق آسان اُردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دیئے جائیں اور پھر تیسرا قدم یہ ہونا چاہئے کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ یاد ہو جائے تا کہ اُن کی نماز طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں مگر ان کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں اور آخری اور اصل قدم یہ ہونا چاہئے کہ تمام عورتوں کو باترجمہ قرآن مجید آ جائے اور چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو''۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 398،399)

حضرت مصلح موعود کی ان ہدایات پر 32 سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس عرصہ میں گو لجنہ اماء اللہ کی زیادہ توجہ تعلیم پھیلانے کی طرف ہی رہی ہے لیکن اس سال تعلیمی جائزہ لینے پر یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ بہت کم تعداد میں ایسی لجنات ہیں جہاں سَو فیصدی مستورات ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں یا اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہیں اور ترجمہ تو سوائے چند لجنات کے چار پانچ فی صدی سے زائد مستورات نہیں جانتیں۔ بعض جگہ جب اس بات پر زور دیا جائے کہ اُردو لکھنا پڑھنا سکھاؤ یا قرآن مجید پڑھاؤ تو جواب ملتا ہے کہ یہ چند عورتیں جو نہیں جانتی یہ بہت بوڑھی ہیں۔ ان کو پڑھانا اب ناممکن ہے لیکن دیہات میں یہ صورت نہیں وہاں نوجوان عورتوں اور بچیوں میں سے ابھی بہت سی اُردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں۔ پس سال رواں کے لئے دیہاتی لجنات کے سپرد چندہ کے علاوہ صرف اور صرف ایک کام تجویز کروں گی۔ سَو فیصدی عورتوں بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانا اور اُردو لکھنا پڑھنا سکھانا۔ اگر پوری کوشش کی جائے اور سارا سال مکمل جدوجہد اس سلسلہ میں کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ ایک سال میں نمایاں نتائج برآمد ہوں گے۔ اس سلسلہ میں مرکزی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتی ہوں بشرطیکہ مقامی لجنہ پورے عزم اور محنت سے کام کرے۔ ہر وہ عورت جو اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہے کم از کم ایک عورت کو سال میں اُردو لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ ہر سال خاصی تعداد میں مستورات اپنے آپ کو وقف عارضی کے طور پر بھی پیش کرتی ہیں وہ بھی اپنے عرصہ وقف کے دوران اس

سلسلہ میں بھی کوشش کریں کہ ناخواندہ مستورات اور بچیوں کو اُردو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ پھر کالجوں اور سکولوں میں جو احمدی طالبات پڑھ رہی ہیں وہ اپنی گرمیوں کی تعطیلات کے زمانہ میں خواہ کہیں بھی وہ چھٹیاں گزاریں اس سلسلہ میں کوشش کریں کہ عورتوں اور بچیوں کو جو ناظرہ نہیں جانتیں ان کو ناظرہ اور جو اُردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں اُن کو اُردو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اگر ہم ایک سال میں ستر فی صد احمدی مستورات اور بچوں کو بھی پڑھنا لکھنا سکھا دیتے ہیں تو یقیناً یہ آپ کا ایک کارنامہ ہوگا اور چھوٹی بچیوں یعنی ناصرات کی عمر کی تو ایک فی صد بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو اُردو لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہو۔

اُردو لکھنے پڑھنے کے علاوہ زبانی آپ ان کو تمام شریعت کے احکام سکھائیں خصوصاً وہ احکام جن کا معاشرہ اور اخلاق سے تعلق ہے اور جو ہماری زبان میں آداب کہلاتے ہیں۔ گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اسلامی آداب و اخلاق کی اہمیت کو قرآن مجید احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا اور اسلامی آداب و اخلاق کو جلد سے جلد مدوّن کر کے بچوں اور نئی نسل کو انہیں سکھانے اور ان پر عمل کرانے کیلئے عظیم تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا اور احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی تھی کہ وہ اس تربیتی اور عملی جہاد میں حصہ لینے کے لئے اپنی کمریں کس لیں اور کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ کا ہر حصہ اور ہر طبقہ اسلامی آداب و اخلاق کے مختلف مدارج اور ان کی جزئیات سے جو پوری انسانی زندگی پر حاوی ہیں۔ اچھی طرح واقف ہو اور ان پر عمل کرنے والا ہوتا کہ ہمارا عملی نمونہ غلبہ اسلام کے اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کا موجب بنے جب کہ ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

(الفضل 29 دسمبر 1975ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عظیم تربیتی جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

”انسان کو خدا تعالیٰ نے جو مختلف جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں دی ہیں ان کے بارے میں ہمیں تفصیلی ہدایات دیتا ہے پہلے وہ اپنے ماننے والے کو وحشیانہ

حالت سے اُٹھا کر انسان بناتا ہے اسے وہ ابتدائی اخلاق سکھا کر درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے اور آخر میں اُسے با خدا بنا کر روحانی ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اسلام چھوٹے سے چھوٹے معاملہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے اور کھانے پینے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے آداب بھی سکھاتا ہے اور پھر انسان کو با خدا انسان بنانے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام اسلامی آداب و اخلاق کو پہلے سمجھیں اور سیکھیں اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کو قائم کر سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ غلبہ اسلام بہرحال مقدر ہے لیکن یہ کام فرشتوں نے آ کر نہیں کرنا یہ ہم نے کرنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم صحیح ذرائع اختیار کریں۔ پہلے خود اسلامی آداب اور اخلاق کو سیکھیں اور پھر اپنی اولادوں کو سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں...... جماعت کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں اور اپنی کمریں کس لیں۔ ہمیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہئے پھر اپنی عورتوں اور آئندہ نسلوں کی فکر کرنی چاہئے۔ خدا کرے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو ایسے طور پر ڈھالیں کہ ان میں اسلامی آداب و اخلاق کا نمونہ نظر آئے''۔

(الفضل 29ردسمبر 1975ء صفحہ 2)

اس تربیتی مجاہدہ کی ذمہ داری صرف مردوں پر نہیں، بلکہ جتنی مردوں پر ہے اتنی ہی عورتوں پر بھی ہے بلکہ عورتوں پر زیادہ ہے کیونکہ بچوں کی تربیت ماں کی گود میں ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آپ کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہے اور اس عظیم الشان مجاہدہ کی شمولیت کا شوق ہے جس کی شاہراہ منزلِ غلبۂ اسلام تک پہنچتی ہے تو ہمیں تمام احکام اسلامی کا علم ہونا چاہئے کہ زندگی کے ہر موڑ ہر منزل ہر قدم اور ہر کام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟ کیا ہدایات دی ہیں؟ پھر اپنے نفس کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہمارا اس پر عمل ہے یا نہیں اور ہمارے بچے ان پر عمل کرتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو آج سے

آپ کو عزم کر لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو ان احکام آداب و اخلاق کا پابند بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اسلامی شریعت کے دو حصے ہیں ایک وہ احکام جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے ہے ان کو ہم عبادات کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ دوسرے وہ احکام جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہے ان کو ہم اخلاق کے نام سے پکارتے ہیں۔ کامل مومن وہی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بجا آوری بھی صحیح طور پر کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی بجا آوری بھی صحیح طور پر کرے۔ ایک انسان نمازیں تو رو رو کر پڑھے، روزے بھی سارے رمضان کے رکھے لیکن کسی کی حق تلفی کرے، ظلم کرے، بداخلاقی سے پیش آئے وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام ایک قلیل عرصہ میں آپ کے اعلیٰ اخلاق غریب امیر سب سے یکساں سلوک، دشمنوں سے عفو کا سلوک، صلہ رحمی، ہمدردی، پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت انسان کو انسان سمجھنے اور اس کی عزت کرنے کی وجہ سے پھیلا۔ دنیا مجبور ہو گئی اسلام کے آگے سر جھکانے پر کہ اخلاق کی جو تعلیم اسلام نے دی وہ کسی مذہب نے نہیں دی اور جو عملی نمونہ مسلمانوں نے دکھایا وہ کسی اور قوم نے نہیں دکھایا اور اس عملی نمونہ کا ہی نتیجہ تھا کہ مسلمان بہت تھوڑے وقت میں ساری معلوم دنیا پر چھا گئے اور ہر براعظم میں انہوں نے دنیا کو درس انسانیت دیا۔ آج جو ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں اور اخلاق اخلاق کے نعرے لگاتی ہیں خواہ خود اس پر عمل نہ کریں۔ سب خوشہ چیں ہیں اسلام کی تعلیم کے۔ مسلمان جس جس ملک میں گئے وہاں کے رہنے والوں کو اخلاق سکھائے، مساوات کی تعلیم دی، عزت نفس کی تعلیم دی، ان کی خودداری کو بلند کیا لیکن آہستہ آہستہ جب قرآن پڑھنا چھوڑا اس پر عمل کرنا بھی چھوڑ دیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے **احیاءِ دین** کیلئے بھیجا ہے تا کہ ان گم گشتہ اخلاق اور نیکیوں کو جن کی تعلیم اسلام نے دی لیکن عملاً ان پر عمل نہیں ہوتا تھا پھر سے قائم کریں۔ جس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف میں **تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ** کے الفاظ بیان فرمائے ہیں کہ ہر وہ نیکی اور خوبی جو دنیا سے کھو گئی تھی آپؑ اس کو خود کر کے پھر سے قائم کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے مرد وخواتین کا سب سے بڑا کام اخلاقِ فاضلہ کو قائم کرنا ہے۔ بہت سی غلطیاں انسان لاعلمی میں کرتا ہے گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا، غلطی کو غلطی نہیں سمجھتا۔ جب غلطی کرتا ہے تو اپنی عقل سے یہ سمجھتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک ہے۔ خاص طور پر چھوٹے اور نوعمر بچے ان کو اسلامی احکام آداب اور اخلاق سے روشناس کروانا ان کو اسلامی آداب اور اخلاق کے متعلق تعلیم دینا آپ کا اور صرف آپ کا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیائے اسلام تھی۔ دلائل، واقعات اور عمل کے ساتھ آپ نے ثابت فرمایا کہ اسلام ہی واحد زندہ مذہب ہے جس پر گامزن رہ کر نجات اور امن حاصل ہوسکتا ہے۔ اسی لئے اپنی تصنیف کشتی نوح میں جو حقیقت میں اس زمانہ کے دجل اور گمراہی کے عظیم سیلاب میں کشتی نوح ہی ثابت ہوئی فرمایا:۔

''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت

نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لا پروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18، 19)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان کا حق ادا کرے اور کسی قسم کا ظلم اس پر نہ کرے۔ دنیا میں تمام فتنہ وفساد ظلم کی وجہ سے ہوتے ہیں اگر ایک انسان کم از کم اس درجہ پر پہنچ جائے جس میں وہ ترک شر پر قادر ہو جائے یعنی اگر نیکی نہ بھی کر سکے تو کم از کم کسی سے بُرائی نہ کرے تو اخلاق کا یہ درجہ گو سب سے نچلا درجہ ہوگا لیکن اس کی زبان یا ہاتھ سے تو کسی کو تکلیف نہیں پہنچے گی۔ لیکن اس سے بڑھ کر درجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف تکلیف اس سے کسی وجود کو نہ پہنچے بلکہ خیر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو پہنچے اور اسی کا نام خلق ہے۔

ترک شر میں وہ تمام باتیں آ جائیں گی جس کے ذریعہ سے ایک انسان کوشش کرتا ہے کہ میرے ذریعہ کسی کے مال کو، کسی کی جان کو، کسی کی عزت کو شہرت کو اور وقار کو کوئی بھی نقصان نہ پہنچے۔ کسی کو اس پر بدظنی کرنے کا موقعہ نہ ملے اسی لئے اسلام نے غیبت سے روکا ہے۔ بہتان لگانے سے منع کیا ہے۔ بدظنی کرنے سے منع کیا۔ امانت و دیانت پر زور دیا ہے۔ افواہ پر یقین کرنے سے منع کیا ہے جب تک ثبوت نہ ہو۔ خراب سامان فروخت کرنے سے روکا ہے، پورا ماپ اور پورا وزن دینے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ ان باتوں کی خلاف ورزی ظلم ہے اور ظلم کسی صورت میں جائز نہیں اس لئے ہر انسان کی پہلی کوشش تو یہی ہونی چاہئے کہ وہ ترکِ شر پر قادر

ہو جائے اس کے وجود سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو یہ ایک زریں نصیحت ہے جومَیں اپنے آپ کو بھی کرتی ہوں اور اپنی سب بہنوں کو بھی کہ جب تک قول اور فعل میں ہمارے تضاد باقی رہے گا ہماری بات دوسرے کے دل پر اثر انداز نہ ہوگی لیکن جس دن یہ تضاد ختم ہوا اور قرآنی تعلیم کا نمونہ ہمارے وجود بن گئے خود بخود آپ کے بچے، ملنے جلنے والے آپ کے پیچھے چلیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالیں ساری زندگی کے واقعات پڑھ کر ایک بات بھی ایسی نہیں ملے گی کہ آپ کی اور دوسروں کی مصلحتیں ایک ہی ہوں۔مگر پھر بھی آپ نے دوسروں کے لئے اور حکم دیا ہوا اور اپنے لئے کچھ اور تجویز کیا ہو۔

پھر بعض انسان ایسے ہوتے ہیں کہ تنگی آئے یا تکلیف ہو تو بدخلق ہو جاتے ہیں بعض عیش میں خدا تعالیٰ کا احسان بھول جاتے ہیں تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور بدخلق ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دونوں حالتیں عسر اور یسر کی وارد ہوئیں۔ پورے کمال کے ساتھ وارد ہوئیں اور دونوں حالتوں میں آپ اعلیٰ اخلاق کے مقام پر فائز رہے۔اُس مقام پر کہ کوئی انسان آپ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔لیکن جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دوری ہوتی گئی اسلام کی زریں تعلیم پر عمل کرنا مسلمان بھولتے گئے وہی قرآن جس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مسلمانوں نے ساری دنیا پر فوقیت حاصل کی اس قرآن کا دامن جب چھوڑا، پڑھا تو سہی مگر عمل نہ کیا تو مسلمان تنزل کے گڑھے میں گرتے چلے گئے مگر ربّ العالمین جو انسان کو بھٹکتا ہوا نہیں چھوڑ سکتا اس کی رحمت پھر جوش میں آئی پھر قرآن کی تعلیم کو رائج کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو بھیجا کہ آپ دنیا کو بتائیں کہ کامل تعلیم، زندہ تعلیم، پُرامن معاشرہ قائم کرنے والی تعلیم، دنیا میں امن اور محبت پیدا کرنے والی تعلیم، انسان کو بااخلاق اور پھر بااخلاق سے باخدا بنانے والی تعلیم صرف اور صرف قرآن کی تعلیم ہے اور یہی تعلیم باقی رہنے والی تعلیم ہے اور باقی رہے گی۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی تقاریر میں اخلاق پر بڑی سیر کن بحث فرمائی ہے آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت اخلاق کی تعریف کے طور پر پیش فرمائی ہے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ (القارعة: 7تا 10) کہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہ اچھے اخلاق والا ہے اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں وہ بداخلاق ہے۔

پس ہمیں پوری کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ نیکی کرنے کا چھوٹے سے چھوٹا موقعہ بھی ضائع نہ ہونے دیں تا کہ نیکیوں کے پلڑے کا وزن بھاری ہوتا چلا جائے۔ بعض لوگوں کے نزدیک اخلاق کی اصلاح ممکن نہیں یہ غلط ہے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق اخلاق کی اصلاح ممکن ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (الاعلیٰ:10) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو نصیحت کیا کریں۔ کیونکہ نصیحت ہمیشہ ہی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ پس اس آیت کی رُو سے نصیحت کے ذریعہ اخلاق کی اصلاح ہر حالت میں ہوسکتی ہے۔ ہاں نصیحت اعتراض کے رنگ میں نہ ہو بلکہ اصلاح کی خاطر محبت اور خلوص اور درد کی جھلک لئے ہوئے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں جو الفاظ فرمائے ہیں وہ روحانی زندگی میں دل کو اُمید سے پُر کردینے والے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

''یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہ گار ہیں۔ ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کردیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کردو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جاسکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رورو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہیں کرے گا وہ علیم ہے وہ غفور الرحیم ہے''۔

(بدر 17/جنوری 1907ء)

پس اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر انسان کے اخلاق پست ہو جائیں وہ گناہوں

میں گھر بھی جائے کبھی مایوس نہ ہو جس طرح کپڑے کو دھونے سے میل اُتر جاتی ہے اور ایک بار پھر کپڑا صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نیکیوں کے کرنے اور بدی نہ کرنے کا عہد کرنے سے اور سب سے بڑھ کر دعاؤں سے گناہوں اور بداخلاقیوں کا میل اُتر جاتا ہے۔ پس اپنے بااخلاق اور نیک بننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ ہمیشہ اس کی رضا حاصل رہے اور اس کے احکام پر چلنے کی توفیق ملتی رہے۔ نہ صرف اپنے لئے دعائیں کرتا رہے بلکہ اپنے دوستوں کے لئے اپنی اولادوں کے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی۔ چونکہ میرے مضمون کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس لئے مَیں صرف ان نیکیوں یا اخلاق کا ذکر کروں گی جو دوسرے انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ ہم میں ہونی چاہئیں۔ وہ یہ ہیں۔

عدل، احسان، احسان کا شکریہ ادا کرنا، صفائی پسندی، سخاوت، وفاداری، عملاً رحم کرنا، سچی دوستی، حلم یعنی اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے جو نیک پہلو ہوں ان کو سوچ کر چھوڑ دینا۔ عفو یعنی واقعی قصور ہو تو اُسے قصور وار سمجھ کر معاف کر دینا۔ ایثار، قرض دینا، صدقہ دینا، تعاون کرنا، دیانتداری، صلح کی کوشش میں لگے رہنا، عہد کی پابندی کرنا، گرے ہوئے لوگوں کو بلند کرنے کی کوشش کرنا، برابر والوں کی عزت کرنا، بڑوں کا ادب کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، ہر ایک کو اپنے جیسا انسان اور بھائی سمجھنا، کسی کا راز محفوظ رکھنا، ہر ایک سے بشاشت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور خدمت خلق میں لگے رہنا۔ کچھ نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا تعلق ایک فرد سے نہیں ہوتا بلکہ ساری قوم اور جماعت سے ہوتا ہے ان کی ادائیگی نہ کرنے سے معاشرہ میں خرابی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ وہ نیکیاں جن کو قومی نیکیاں کہنا چاہئے یہ ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی قومی ضرورت کیلئے مالی قربانی کرنے کیلئے تیار رہنا، مہمان نوازی، قومی خدمت میں حصہ لینا، حکام کی اطاعت، ملک کی حفاظت اپنا فرض سمجھ کر کرنا، ذمہ داری کا احساس یعنی جو کام سپرد کیا جائے اُسے پوری ذمہ داری سے انجام تک پہنچانا، نامکمل نہ چھوڑنا، غلطی پر خوشی سے سزا برداشت کر لینا، اشاعت حسنات یعنی لوگوں کی نیکیوں کو پھیلانا اور بُرائیوں کی اشاعت نہ کرنا، دشمنان قوم سے اجتناب کرنا، قومی عزت کی حفاظت کرنا، اپنے فرائض کو دیانت داری سے ادا کرنا۔ اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن

کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔قوم کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھنا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نفس کی اصلاح اور اپنے میں سے عیوب دُور کرنے اور اخلاق پیدا کرنے کیلئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔حضرت مصلح موعود نے اپنی ایک تقریر میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

سب سے پہلے تو ہر انسان کو اپنی بُرائیوں کا خود علم ہونا چاہئے کیونکہ غلطی کو غلطی سمجھ کر کوئی نہیں کرتا نہ کرسکتا ہے۔اس احساس کو پیدا کرنے کیلئے ہر انسان کو اپنا محاسبۂ نفس کرنا چاہئے جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ یہ بدی ہے، یہ نیکی ہے تو غور کرے کہ ان میں سے کونسی بدی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے یا کونسی نیکی ہے جو نہیں پائی جاتی۔جو بُرائی پائی جاتی ہو اسے اپنے میں سے دُور کرنے کی کوشش کرے جو نیکی نہ پائی جاتی ہو اسے حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

دوسرا طریق حضرت مصلح موعود نے یہ بتایا ہے کہ اپنے کسی گہرے دوست سے کہے کہ اس کے نفس کا مطالعہ کرے کیونکہ کبھی انسان اپنا عیب آپ نہیں معلوم کرسکتا اور عیب معلوم ہونے پر دُور کرنے کی کوشش کرے۔

تیسرا طریق یہ اختیار کرے کہ جو عیب اسے خود دوسروں میں نظر آتے ہوں ان کے متعلق اپنے نفس کا جائزہ لے اور دیکھے کہ وہ خود اس میں تو نہیں پائے جاتے اور اس بات پر بھی غور کرتا رہے کہ دوسروں میں جو نیکیاں اور اخلاق نظر آتے ہیں وہ خود اس میں بھی ہیں یا نہیں۔چوتھے اور سب سے بڑھ کر یہ بھی غور کرے کہ اس کے دشمن اس پر کیا عیب لگاتے ہیں اور جو عیب لگاتے ہیں وہ واقعی اس میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

پانچواں طریق یہ ہے کہ تلاوت قرآن کریم سمجھ کر کرے جہاں وہ عیب پڑھے جو خدا تعالیٰ نے پہلی قوموں کے بیان کئے ہیں غور کرے مجھ میں تو نہیں پائے جاتے۔جہاں نیکیوں کا ذکر آئے غور کرے مجھ میں یہ پائی جاتی ہیں یا نہیں۔تلاوت کے وقت چونکہ خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے اس لئے بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن لوگوں نے مانا اور بیعت کی انہوں نے آپ کے مبارک چہرہ کو دیکھا آپ کی صحبت پائی اور آپ کے کوچہ میں دھونی رما لی۔انہوں نے آپ کے رنگ

میں اپنے کو رنگین کرنے کی کوشش کی کامیاب رہے اور دنیا نے پھر ایک مرتبہ آج سے چودہ سَو سال قبل کا زمانہ دیکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نے زندگیوں میں ایک مکمل انقلاب برپا کر دیا۔ پھر وہ لوگ آئے جنہوں نے ان صحابہ سے تربیت حاصل کی پھر ایک اور نسل آئی اور آہستہ آہستہ زمانہ لمبا ہونے کی وجہ سے تربیت میں کمی آ گئی کیونکہ احمدیت کی نعمت ان کو ان کی کسی کوشش کے نتیجہ میں نہیں ملی بلکہ وہ پیدائشی طور پر احمدی تھے۔ ماں باپ صحیح تربیت نہ کر سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زمانہ کا بُعد بڑھ گیا اور بہت سی کمزوریاں ہم میں پیدا ہو گئیں جن کو دور کرنے اور ان کی تلافی کیلئے ہمیں کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی چہرہ کو دیکھنے والے اور آپ کی صحبت سے مستفیض ہونے والے بہت کم رہ گئے ہیں جو کڑی ہیں ہمارے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان۔ ان کی زندگیوں سے فائدہ اُٹھانا ہمارا فرض اور ان کے نقش قدم پر چلنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے یہ مقام عشق و وفا ایک تلخ موت وارد کر کے حاصل کیا تھا۔ موت وارد کی تھی اپنے جذبات پر اپنی خواہشات پر اپنی انا پر اور گردن رکھ دی تھی رضائے الٰہی کی چھری پر اور پیش نظر تھا صرف اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت مسیح موعود علیہ السلام۔ اب بھی اپنی زندگیوں میں انقلاب اسی طرح لایا جا سکتا ہے اور کام آسان نہیں مشکل اور بے انتہا مشکل ہے مگر ایسا نہیں کہ ممکن ہی نہ ہو خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ شیطان کا حملہ کبھی بے پردگی کی شکل میں، کبھی مغربیت کی تقلید کی شکل میں، کبھی غیر اسلامی روایات و عادات اختیار کرنے کی شکل میں، کبھی دین سے بے پروائی اور بے اعتنائی کی شکل میں، کبھی قرآن سے لاتعلقی کی شکل میں، کبھی نظام پر اعتراضات کی صورت میں ہر طرف سے ہو رہا ہے۔ اپنا دامن بچانا دہریت اور لامذہبیت اور شیطان کے نت نئے حملوں سے اپنے کو محفوظ رکھنا واقعی مشکل کام ہے۔ ہماری مثال تو اس شعر کی ہے۔ ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

لیکن ہم نے ہر حالت میں اپنے دامن کو بھیگنے نہیں دینا بلکہ خلافت سے اپنا مضبوط تعلق قائم کر کے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا عہد بیعت نبھاتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھنا ہے کیونکہ ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق جماعت احمدیہ سے ہی وابستہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک نوٹ پیش کرتی ہوں جو آپ نے اپنے ایک مضمون میں جماعت کے نوجوان طبقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے لکھا تھا۔آپ فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کو دیکھو اس پیمانہ پر کتنے احمدی نوجوانوں کو معیاری احمدی سمجھا جا سکتا ہے مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھو اور اپنے دل سے جواب مانگو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ تعداد خدا کے فضل سے بہت کافی تھی مگر اس کے بعد زمانہ کی دوری اور مخلص صحابیوں کی اموات کی کثرت نے قدیم سنت کے مطابق آہستہ آہستہ نقشہ بدلنا شروع کر دیا حتّٰی کہ باغِ احمد میں شیریں پیوندی پودوں کی جگہ ملے جلے کھٹے میٹھے تخمی پودوں یعنی نسلی احمدیوں کی کثرت شروع ہوگئی اور اس کی وجہ سے نیکی کی روح میں انحطاط قربانی کے جذبہ میں کمی، باہمی اختلافات اور عملی کمزوریاں معاشرہ میں اُبھرنے لگیں''۔

انہیں باتوں کے دور کرنے کیلئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ جب جنگوں کے بعد کچھ فرصت میسر آئی اور آپ نے محسوس کیا کہ وقتی فراغت سے صحابہ کی جماعت سست نہ ہو جائے آپ نے کمال حکمت سے فرمایا۔

رَجَعْنا مِنَ الجِهادِ الاَصْغَرِ اِلَی الْجِهادِ الاَکْبَر ۔اب ہم چھوٹے جہاد یعنی جنگوں سے فارغ ہو کر بڑے جہاد یعنی اخلاقی اور روحانی تربیت کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

(تاریخ بغداد للخطیب جلد 13 صفحہ 493)

پس اس زمانہ میں ہمارا سب سے بڑا کام اور فرض جماعت کے بچوں کی تربیت کرنا، ان میں دین سے محبت، دین کے لئے غیرت اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ انہیں شیطانی حملوں سے بچانا ہے تاکہ جب وہ بڑے ہوں ان کے دل دین کی محبت سے سرشار ہوں۔ ایمان ان کے چہروں سے جھلکے۔ قرآن کی عظمت ان کے دلوں میں ہو۔ اُسوہ رسول اللہ ﷺ

علیہ وسلم پر عمل کرنے کے وہ دیوانے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی حکم کو توڑنے سے مر جانا بہتر سمجھتے ہوں۔ خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کرنے والے ہوں۔ بااخلاق ہوں، عفو اور رحم سے کام لینے والے ہوں۔ خدا کرے ہم اپنی آنکھوں سے اپنی آئندہ نسل کو ایسا پھولتا پھلتا دیکھیں اور اطمینان کی سانس لیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے قبل میں مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ جس کی تعمیر شروع ہو چکی ہے کے چندہ کی جلد وصولی کی بھی تاکید کرتی ہوں تا جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کے قیام کا بہتر انتظام ہو سکے۔ اُمید ہے کہ تمام لجنات اپنی اس ذمہ داری کو احسن طور پر ادا کریں گی اور جہاں لجنات قائم نہیں بہنیں ازخود اپنا چندہ بھجوا دیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(ماہنامہ مصباح فروری 1977ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ 1977ء

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اجتماع میں آپ کی شمولیت کا مقصد باہمی محبت کو فروغ دینا ہے۔ دین کی خدمت کرنا اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ خلوص و محبت کا پیکر ہوں اور غلبہ اسلام کی مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے مالی قربانی کرنے والی ہوں۔ شرم و حیا آپ کا زیور ہو۔ اسلام کے تمام احکام کو دل و جان سے ماننے والی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نصائح پر عمل کرنے والی ہوں۔

(الفضل 14رنومبر 1977ء)

☆......☆......☆

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1977ء

پر افتتاحی خطاب

محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

یہ تین دن بہت بابرکت ہوتے ہیں ان دنوں میں آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔ صفائی کا خیال رکھنے اور تلاوت قرآن مجید خاموشی سے سننے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے اس سال گزرنے والے سب سے المناک سانحہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مبشر اولاد میں سے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن سے ہی رؤیا اور کشف کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ کی پیدائش سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے اعلیٰ بخت کی خبر دے دی گئی تھی اور آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو خبر بھی دی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ آپ نماز میں غیر معمولی شغف رکھتی تھیں یہاں تک کہ بہت زیادہ بیماری میں لیٹے لیٹے اتنی لمبی نماز پڑھتیں کہ بعض اوقات ضعف ہو جاتا۔

آپ جماعت اور جماعت کے ہر فرد کیلئے خواہ اس نے دعا کی درخواست کی ہو یا نہ کی ہو دردِ دل سے دعا فرماتی تھیں۔ آپ کو خلافت سے بے انتہا عقیدت و احترام تھا۔ تمام خلفاء کا بے انتہا ادب کرتی تھیں اگر کبھی آپ محسوس فرماتیں کہ کوئی ادب کے مقام سے ہٹ کر گفتگو کر رہا ہے تو سرزنش کرتیں۔ آپ کا وجود ساری جماعت کیلئے نمونہ تھا۔ آپ کا ساری جماعت خصوصاً عورتوں پر بہت احسان تھا کیونکہ آپ کے ذریعہ سے جماعت کی خواتین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گھریلو زندگی کی باتوں کا علم ہوتا تھا۔ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں اُسی طرح گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کو اپنے بچوں کی طرف خاص توجہ دینی

چاہئے۔ بچوں کو نماز میں شغف، خلافت کا احترام، محبت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکمل اطاعت کرنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے۔ آپ نے روحانی طور پر اندھوں کو راہ دکھائی۔ حقیقی خدا کا پتہ دیا اور خدا تعالیٰ سے ملنے کا نہ صرف طریق بتایا بلکہ خود عمل کر کے دکھایا اور اب ان حسین باتوں کو دوبارہ بیان کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کی اور قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی قرآن مجید کی تعلیم کی طرف بہت زور دے رہے ہیں۔ قرآن مجید آپ کے ذہنوں میں وہ جلا پیدا کرے گا جس سے دنیاوی علوم بھی آپ پر آسان ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کی تفصیل قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید پر عمل کر کے تمام بُرائیاں مٹ سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب قرآن مجید کی تفسیر کا انمول خزانہ ہیں۔ پس قرآن کو سکھانے کیلئے اگر آپ کو اپنی اولاد پر سختی بھی کرنی پڑے تو کریں۔ پھر آپ نے مستورات کو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے تاریخ لجنہ کی جلد چہارم کی تالیف کے سلسلہ میں بہنوں سے اس کتاب کیلئے مواد مہیا کرنے کو کہا اور مہمان خانہ مستورات کیلئے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ آخر میں آپ نے بے پردگی کو دور کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اپنے آپ کو، اپنے گھروں کو اور آئندہ نسلوں کو مادہ پرستی کی آگ سے بچاؤ۔ خدا کرے کہ آپ اپنی زندگیاں قرآنی تعلیم کے مطابق گزارنے والی ہوں۔ آمین

(الفضل 20 نومبر 1977ء)

☆......☆......☆

خطاب

برموقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1977ء

تشہّد ،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 3 سال کے وقفہ کے بعد سالانہ اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔آخری بار ہمارا اجتماع 1973ء میں ہوا تھا۔ 1974، 1975 اور 1976ء میں ناگزیر مجبوریوں کے باعث اجتماع نہیں ہوسکا اس وقت تک 102 لجنات کی 750 خواتین و ناصرات آچکی ہیں۔1973ء کے اجتماع پر 149 لجنات کی 1033 شامل ہوئیں۔اجتماع کے آخر تک 130 لجنات کی طرف سے 1013 ممبرات و ناصرات کی تعداد شمار کی جا چکی تھی جو بہنیں رشتہ داروں کے پاس گھروں میں ٹھہریں وہ بھی اپنے نام درج کروائیں تا ریکارڈ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سال ہم اجتماع منعقد کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو بہت مبارک کرے اور اجتماع کی غرض یعنی خواتین اور بچیوں کی تربیت پوری ہو۔اس اجتماع کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں ایک خوشگوار تبدیلی ہو۔ہم اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور ان کی بجا آوری کی پوری کوشش کریں۔ آپ سب ایک نئی اُمنگ اور نئے عزم کے ساتھ واپس جائیں اور آئندہ سال سب ممبرات کے تعاون کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق پائیں۔ان تین دنوں میں چند باتوں کا خیال رکھیں۔

1- اپنے یہاں کے قیام میں دعائیں کرتی رہیں۔اجتماعی دعاؤں میں بہت برکت ہوتی ہے۔ ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیں۔آج خطبہ جمعہ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی آپ کو اس کی تاکید کی ہے کہ

کثرت سے درود شریف پڑھیں، استغفار پڑھیں اور ہر قدم پر اپنے ربّ سے مدد چاہیں۔

2- اپنا وقت ضائع نہ کریں ربوہ کی ہوں یا باہر کی، اجتماع کے پروگرام کا ایک ایک لفظ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سننے اور پھر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی بچیوں کو اپنے ساتھ بٹھائیں۔ گزشتہ سالوں سے یہ میرا مشاہدہ ہے کہ اچھی خاصی بڑی لڑکیاں جلسہ گاہ سے باہر پھر رہی ہوتی ہیں۔ وقار ایک احمدی خاتون کا امتیاز ہونا چاہئے اس کو قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔

3- صفائی کا خیال رکھیں۔

4- جس وقت قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو خاموشی اختیار کرنی چاہئے کارکنات بھی خواہ کتنا ضروری کام کیوں نہ ہو تلاوت قرآن کریم کے ختم ہونے کے بعد اپنے کام کے متعلق بات کریں۔

سال رواں کے کاموں پر ایک نظر ڈالنے سے قبل میں اس سال کے سب سے اہم واقعہ کا ذکر کروں گی۔ اس سال کا سب سے اہم اور المناک واقعہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وفات ہے۔ آپ کا وجود مستورات کیلئے بہت ہی بابرکت وجود تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد ہی اللہ تعالیٰ کے نشانات کی مظہر ہے۔ چودہ سَو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے والے مہدی موعود کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یتزوج ویولدلہٗ کہ مہدی موعود شادی کرے گا اور اس کے اولاد بھی ہوگی۔ شادیاں بھی دنیا میں ہوتی ہیں اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کسی کے متعلق شادی اور اولاد کی بشارت دینے کا یہ مطلب تھا کہ یہ شادی عام شادیوں کی طرح نہیں ہوگی ایک خاص مقصد اور خاص غرض سے ہوگی اور وہ مقصد یہ تھا کہ ایک نئے خاندان کی بنیاد آپ کے ذریعہ سے پڑے۔ ایک ایسے خاندان کی بنیاد جس کی غرض دنیا میں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصف: 10) اور تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونا مقدر تھا۔ غلبہ اسلام کے کام کو سرانجام دینے کیلئے ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی ساری اولاد کے متعلق الٰہی بشارات دی گئیں جن کے ذریعہ ایک اُجڑا ہوا گھر آباد ہوا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیا گیا انہی بابرکت وجودوں میں سے ایک وجود حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے بے انتہاء فضل کئے بچپن کی عمر سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا وکشوف کی نعمت سے نوازا اور بڑی اہم باتوں کی آپ کو قبل از وقت خبر دی گئی۔ اس عمر میں جب کہ آپ کو خود بھی ان باتوں کی سمجھ نہ ہوگی۔ آسمان سے آپ کو نواب مبارکہ بیگم کے نام سے یاد کیا گیا۔ آپ کے اعلیٰ بخت کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی پیدائش سے بھی قبل دی گئی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو آپ کے متعلق بشارت دی گئی کہ تُـنَشَّاءَ فِی الْحِلیَةِ یعنی زیور میں نشو ونما پائے گی۔ یعنی نہ وہ خوردسالی میں وفات پائے گی نہ تنگی دیکھے گی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 217)

خود حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنے اشعار میں فرمایا:

ہوا اِک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روزِ ازل سے ہے مقدر

احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ جو کچھ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ دنیاوی اور دینی انعامات سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالا مال کیا۔

27رمئی 1977ء کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ارفع مقام بیان کرتے ہوئے کہا تھا۔

''حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بہت خادمانہ اور بلند مقام کی حامل تھیں''۔

''آپ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کے مفہوم اوراس کے تقاضوں کو سمجھنے والی بڑی ہی بے نفس اورمردوزن کیلئے ایک نمونہ تھیں'' اور

''ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کی پیروی کرے اور بے لوث رنگ میں الٰہی احکام کی بجا آوری کی طرف توجہ کرے''۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم کی سیرت وکردار میں تین باتیں بہت نمایاں نظر آتی ہیں۔

انسانی زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کا سچا عبد بننا ہے حضرت نواب مبارکہ بیگم کی زندگی میں یہ پہلو بہت نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی نماز میں غیر معمولی شغف اور انہماک آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔ بہت توجہ اور خشوع وخضوع سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دل لگا کر عبادت کرنا آپ کی عادت تھا۔ صرف یہ نہیں کہ کبھی لمبی نماز پڑھ لی، کبھی بے پروائی کر لی۔ جس نے بھی آپ کی سیرت کا گہرا مطالعہ کیا یہ اعلیٰ وصف اس کو آپ میں نظر آیا۔ یہاں تک کہ جب آپ بہت زیادہ بیمار ہو گئیں اور بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو لیٹے لیٹے ہی اتنی لمبی نماز پڑھتیں کہ بسا اوقات ضعف ہو جایا کرتا تھا۔

آپ کی سیرت کا دوسرا نمایاں پہلو جماعت کیلئے کثرت سے دعائیں کرنا تھا۔ اسلام کا خلاصہ ہی دو باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی، بے شک خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بہت سے طریق اور ذرائع ہیں لیکن سب سے بڑا ذریعہ ان کے حقوق کی ادائیگی اور خیر خواہی کا ان کے لئے دعا کرنا ہے۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں، مبلغین، کارکنوں، واقفوں، جو خطوط دعا کے لئے لکھتے تھے ان کیلئے بھی جو نہیں لکھ سکتے تھے ان کے لئے بھی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ لکھنے والے جب مقصد حل ہو جاتا جس غرض کے لئے دعا کی درخواست کی ہوتی پوری ہو جاتی۔ ان کا لکھنا بھی کئی دفعہ بھول جاتے لیکن وہ اسی توجہ اور یاد سے ان کے لئے دعا کر رہی ہوتی تھیں۔

تیسرا امر جوان کی زندگی کا ایک روشن پہلو ہے وہ آپ میں خلافت سے انتہائی احترام وعقیدت کا جذبہ تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ آپ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل کی شفقت دیکھی آپ سے علم حاصل کیا۔ حضرت مصلح موعود کی نہایت پیاری

اور بے تکلف بہن تھیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی جان اور ساس تھیں اورخود ان کے لئے بھی قابل عزت اور قابل احترام ۔ اتنے قریبی رشتوں بے تکلف رشتوں کے باوجود مقام خلافت کا آپ کے دل میں بے حد ادب اور احترام تھا۔ یہ شعر آپ پر پوری طرح صادق آتا تھا۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اگرکسی کی بات سے ان کو ذرا بھی احساس ہوتا کہ اس کی بات کرنے کا طریق ایسا ہے جو مقام ادب کے خلاف ہے تو آپ سرزنش فرما دیتیں کہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے ۔ اعتراض کرنے کی عادت کو آپ نے ہمیشہ ناپسند فرمایا اور اپنی تقریروں اور مضامین میں اس امر پر زور دیا۔

1961ء کے لجنہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آپ نے جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک اقتباس پیش کرتی ہوں جس میں آپ نے خواتین کو زبان سے بے احتیاطی کے کلمات نکالنے اور اعتراضات کرنے سے منع کیا تھا۔ آپ نے نصیحت کی تھی کہ:۔

’’مجھے چند باتیں آپ سے اور بھی اس موقعہ پر کہنی ہیں ذرا غور سے سنیئے ۔ سبھی جانتے ہیں کہ حسد، بدگمانی، زبان کی بے احتیاطی اور اعتراض ایسی بدخصلتیں ہیں جن کا زہر دور دور پھیل کر دوسروں کو بھی خراب کرتا ہے اور جس میں یہ مرض جڑ پکڑ جائے اس کیلئے تو ہے ہی تباہ کُن ۔ غرض جب معمولی زندگی یعنی خاندانی برادری اور محلّہ داری کے تعلقات میں یہ باتیں گھروں کا امن اُٹھا کر ان کو اُجاڑ سکتی ہیں ۔ دلوں کو پھاڑ سکتی ہیں تو آپ سوچیں اور غور کریں کہ قومی، دینی، روحانی تعلقات اور نظام سلسلہ کے معاملات میں اس صورت کی دریدہ دہنی کا نتیجہ کس قدر خطرناک نہ ہوگا؟ مجھے افسوس ہے کہ باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اپنی طبیعت کے خلاف سالہا سال کے صبر کے بعد محض جماعت کی آئندہ بہبود کی خاطر اس پکے پھوڑے کو مجبور ہو کر نشتر دے کر مواد صاف کرنے کے اب تک یہ مرض ناحق بدگمانی بے وجہ عادتاً اعتراض کا ہماری جماعت کے بعض افراد میں نظر آ رہا ہے اور انہوں نے اب تک سبق حاصل نہیں کیا۔ مجھے بھی کسی نہ کسی طرح کبھی کبھی خبر ایسی پہنچ جاتی ہے اور سخت صدمہ کا موجب ہوتی ہے ۔......اپنی

بہنوں سے بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ ہوشیار ہو جائیں۔ اپنے اہل کو آگ سے بچانے کا حکم صرف مردوں کیلئے نہیں آپ کیلئے بھی ہے۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے شوہروں، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں بلکہ اپنے باپوں تک کے منہ بند کر دیں۔ اگر وہ کسی مجلس یا کسی شخص کی صحبت کے زیر اثر معترضانہ باتیں کرنا شروع کریں۔ یاد رکھیں کہ خدا کے فضل سے کثرت ایسے لوگوں کی نہیں ہے مگر ایک کیڑا پلیگ کی طرح پھیل کر بہت کمزور طبائع کو لے مرنے کا موجب ہوسکتا ہے‘‘۔

(الفضل 26/اکتوبر 1961ء)

غرضیکہ ساری احمدیہ جماعت کیلئے آپ کا وجود ایک نمونہ تھا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ہم بت پرست نہیں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ ان کی حسین یاد آتی ہے تو دل غم سے بھر ضرور آتا ہے لیکن روح آستانہ الٰہی پر جھکتے ہوئے کہتی ہے کہ

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

بڑا احسان تھا ان کا ساری جماعت پر اور خاص طور پر عورتوں پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ان کے ذریعہ ہمیں بہت سی باتوں کا علم ہوا۔ خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گھریلو زندگی کے متعلق باتیں۔ میں زیادہ تفصیل سے آپ کی سیرت پر اس وقت نہیں کہہ سکتی۔ ایک تو وقت محدود ہے دوسرے آپ کی زندگی کے حالات مرتب کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ سال کتاب شائع کی جائے گی۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ مجھے یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں چاہئے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں اسی طرح گزاریں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ عبادت الٰہی میں شغف، نماز وقت پر اور توجہ سے ادا کرنے کی بچوں کو تلقین کریں اپنے بچوں اپنے دوستوں ساری جماعت کی بہبودی کیلئے دعا کرتے رہیں۔ بچوں میں خلافت کا احترام، محبت، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل اطاعت آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین، آپ کی تحریکات میں

شامل ہونے کا شوق اپنی اولاد میں پیدا کریں تا احمدیت کی ہر نسل اپنی پہلی نسل سے بڑھ کر اسلام و احمدیت کیلئے قربانیاں پیش کرتی چلی جائے اور وہ دن جلد آئے جب اسلام تمام ادیان پر غالب ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض تھی۔

بہت بڑی ضرورت ہے جماعت کی خواتین کی تربیت کی اور نئی نسل کے دلوں کو علم دین سے منور کرنے کی۔ مجھے اپنی بہنوں اور بچیوں سے بہت محبت ہے اس لئے اگر کسی میں احمدیت کی روایات کے خلاف کوئی بات نظر آئے تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ پھر بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ میرے لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق کہ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ (بخاری کتاب الجمعہ) کہ تم میں سے ہر شخص ایک چرواہے کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اپنی کمزوریوں اور وقت پر اپنی بچیوں بہنوں کو برائیوں سے آگاہ نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ نہ ہونا پڑے۔

میری عزیز بہنو اور بچیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے۔ آپ نہ آتے تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے۔ یعنی روحانی طور پر اندھے۔ آپ نے ہمیں حقیقی خدا کا پتہ دیا۔ اس سے ملنے کا طریق بتایا۔ اس طریق پر خود چل کر دکھایا۔ ہدایت کی راہیں ہمارے لئے کھولیں لیکن دنیا نے ان حسین راستوں پر اتنا گردوغبار لا ڈالا کہ وہ راستے آنکھ سے اوجھل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے ہمارے دلوں میں ہمارے آقا رحمۃ للعالمین کی محبت پیدا کی۔ اسلام کا صحیح اور حسین چہرہ دکھایا۔ ہمیں قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور آپ کے ذریعہ وہ بابرکت نظام خلافت جاری ہوا جس کے ذریعہ اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی طرف بہت توجہ دلا رہے ہیں اور آپ سے پہلے خلفاء کے ذریعہ بھی جماعت میں قرآن مجید کی تعلیم کا بہت چرچا رہا ہے لیکن لڑکیوں کے متعلق مجھے افسوس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ چند سال سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی طرف ان کی توجہ کم ہو رہی ہے اور اس کے بالمقابل دنیوی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے۔

میری عزیز بچیو! دنیوی تعلیم سے آپ کو کوئی نہیں روکتا لیکن یہ مدنظر رہے کہ دنیا کے جتنے علوم ہیں سب قرآن مجید کے پاک چشمہ سے نکلی ہوئی نہریں ہیں۔ تمام علوم کا منبع قرآن مجید ہے۔ آپ اصل کو چھوڑ دیتی ہیں اور نقل اختیار کر لیتی ہیں قرآن سیکھیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذہنوں میں وہ جِلا پیدا کرے گا جس سے دنیوی علوم آپ پر آسان ہو جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی ایک تقریر سیر روحانی میں جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''پس اے دوستو! مَیں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان خزانہ سے تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ دنیا کے علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ دنیا کی تمام تحقیقاتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور دنیا کی تمام سائنس اس کے مقابلہ میں اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی جتنی سورج کے مقابلہ میں ایک کرمِ شب تاب حقیقت رکھتا ہے۔ دنیا کے علوم قرآن کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں، قرآن ایک زندہ خدا کا زندہ کلام ہے اور وہ غیر محدود معارف وحقائق کا حامل ہے۔ یہ قرآن جیسے پہلے لوگوں کے لئے کھلا تھا اسی طرح آج ہمارے لئے کھلا ہے، یہ ابوبکرؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ عمرؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ عثمانؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ علیؓ کے لئے بھی کھلا تھا یہ بعد میں آنے والے ہزارہا اولیاء وصلحاء کے لئے بھی کھلا تھا اور آج جب کہ دنیا کے علوم میں ترقی ہو رہی ہے یہ پھر بھی کھلا ہے بلکہ جس طرح دُنیوی علوم میں آجکل زیادتی ہو رہی ہے اسی طرح قرآنی معارف بھی آجکل نئے سے نئے نکل رہے ہیں۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے اچھا تاجر پہلے اپنا مال مخفی رکھتا ہے، مگر جب مقابلہ آپڑتا ہے تو پہلے ایک تھان نکالتا ہے پھر دوسرا تھان نکالتا ہے پھر تیسرا تھان نکالتا ہے اور یکے بعد دیگرے نکالتا ہی جاتا ہے یہاں تک کہ تھانوں کا انبار لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جب بھی دنیا ظاہری علوم میں ترقی کر جانے کے گھمنڈ میں قرآن کا مقابلہ کرنا چاہے گی، قرآن اپنے ماننے والوں سے کہے گا میاں! ذرا میرے فلاں کمرہ کو تو کھولنا۔ اسے کھولا جائے گا تو دنیا کے تمام علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر ضرورت پر وہ دوسرا کمرہ کھولے گا اور پھر تیسرا اور اس طرح ہمیشہ ہی دنیا کو

اس کے مقابل پر زِک پہنچے گی اور ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا۔ یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنا ہماری جماعت کا اوّلین فرض ہے اور ہم حتی المقدور اپنے اس فرض کو ادا بھی کررہے ہیں۔ دنیا ہماری اسی لئے مخالف ہے کہ وہ کہتی ہے کہ تم قرآن کی خوبیاں لوگوں کے سامنے کیوں پیش کرتے ہو، مگر ہم کہتے ہیں، اسی وجہ سے تو خدا کی غیرت بھڑکی اور جب اس نے دیکھا کہ تم اس کی کتاب کو صندوقوں اور غلافوں میں بند کر کے بیٹھ گئے ہو تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کو حُکم دیا کہ جاؤ اور قرآن کے معارف اور علوم سے دنیا کو روشناس کرو۔ یہی وہ خزائن ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقسیم کئے اور یہی وہ خزائن ہیں جو آج ہم تقسیم کررہے ہیں۔ دنیا اگر حملہ کرتی ہے تو پرواہ نہیں، وہ دشمنی کرتی ہے تو سَو بار کرے، وہ عداوت اور عناد کا مظاہرہ کرتی ہے تو لاکھ بار کرے ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے غافل ہونے والے نہیں ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم بے شک ہمارے سینوں میں خنجر مارے جاؤ اگر ہم مر گئے تو یہ کہتے ہوئے مریں گے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے مارے گئے ہیں اور اگر ہم جیت گئے تو یہ کہتے ہوئے جیتیں گے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کردیا''۔

(انوارالعلوم جلد 15، سیر روحانی صفحہ 348، 349)

پس میری عزیز بہنو اور بچیو! اسلام صرف چند عقائد کا نام نہیں۔ اسلام تو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس ضابطۂ حیات کی مکمل تفصیل قرآن نے ہی بیان کی ہے۔ اگر آپ اس کا ترجمہ سیکھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ نہیں کریں گی تو عمل کیسے ممکن ہے۔ نہ آپ میں وہ اخلاق پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھنے کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ نہ آپ کا کردار ایک مثالی مسلمان کا بن سکتا ہے نہ معاشرہ سے وہ بُرائیاں دور ہوسکتی ہیں جو قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مٹ سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب قرآن مجید کی تفسیر کا ایک انمول خزانہ ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ قرآن مجید کے

مطالب سمجھنے آپ پر بہت آسان ہو جائیں گے۔ کیا اس زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ آپ کو یاد نہیں کہ ''جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''۔ دنیا میں بھی آپ کو عزت قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے سے مل سکتی ہے اور آسمان پر بھی۔ قرآن ہی ایک ذریعۂ امتیاز ہے ہم میں اور دوسروں میں قرآن ہی ہمارے لئے ذریعہ ہے روحانی ترقی کا۔ قرآن ہی واحد ذریعہ ہے غلبہ اسلام کا اور اسی کو چھوڑ کر اُمت محمدیہ پر ادبار آیا تھا۔ قرونِ اولیٰ میں بھی قرآن کی تعلیم پر عمل کر کے مسلمانوں نے ترقی کی اور جب قرآن کو بھلایا تو قعرِ مذلّت میں جا گرے۔ پھر مہدی علیہ السلام نے قرآن کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

میری عزیز بہنو! آپ کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی نگرانی کریں کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں یا نہیں۔ صرف نگرانی نہیں اُن کو پڑھانے یا پڑھوانے کا انتظام کرنا آپ کا کام ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں بھیج کر مطمئن نہ ہو جائیں اس لحاظ سے ان پر سختی بھی کرنی پڑے تو کریں۔ اکثر یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ پڑھانے والیاں پڑھانا چاہتی ہیں لیکن پڑھنے والیوں میں شوق نہیں۔ میں سب کو نہیں کہہ رہی اکثریت شوق رکھتی ہیں اور پڑھنا چاہتی ہیں۔ ان کو پڑھانے کا انتظام کرنا لجنہ کی تنظیم کا کام ہے۔ اس وقت اکثر لجنات کی نمائندگان یہاں موجود ہیں ان کا سب سے بڑا کام اپنی اپنی لجنہ اپنے اپنے شہر قصبہ اور گاؤں میں قرآن پڑھانے کا انتظام کرنا ہے۔ چندے جمع کرنا تو ثانوی کام ہے اصل کام دین کی تعلیم دینا اور اسلامی رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کرنا ہے خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو شرمسار نہ ہوں بلکہ سرخرو ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادت القرآن میں بیان فرماتے ہیں:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (الجمعه: 3) اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کے بڑے فائدے دو ہیں جن کے پہنچانے کیلئے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ ایک حکمت فرقان یعنی معارف ودقائق قرآن دوسری تاثیر قرآن جو موجب تزکیۂ نفس ہے‘‘۔ (شہادت القرآن صفحہ 42)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض قرآن جو مکمل اور آخری شریعت ہے کی تعلیم کو دنیا تک پہنچانا اور اس کا حامل بنا کر اہلِ دنیا کے نفوس کو پاک کر کے ان کا تعلق ان کے ربّ سے قائم کرنا تھا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ خدا کے خلیفہ دنیا میں مبعوث ہوتے رہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے حفاظت قرآن کا کام ہونا تھا۔ یہی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا تھا جیسا کہ الہاماً بھی آپ کو بتایا گیا تھا کہ **یحی الدین ویقیم الشریعة** کہ آپ کے ذریعہ دین اسلام کے باغ میں پھر سے بہار آئے گی اور آپ کے ذریعہ سے دنیا اسلام کے اصولوں پر چلے گی اور اس کے قوانین اور اصولوں کو اپنائے گی اور پھر وہ لوگ جو خدا سے دور ہوگئے تھے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں گے۔ اسی غرض سے اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت جاری فرمایا۔ پس خلافت کی قدر کرنا خلیفہ وقت سے وابستہ رہنا آپ کے ہر حکم کی بشاشت قلب سے تعمیل کرنا۔ آپ کی ہر تحریک پر لبیک کہنا۔ تعلیم القرآن کے متعلق آپ نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے خود قرآن پڑھنا ترجمہ اور تفسیر سیکھنی۔ اپنے گھروں میں قرآن کا چرچا کرنا اور اس کے نتیجہ میں اپنی عملی اصلاح آپ میں سے ہر عورت اور ہر لڑکی کا فرض ہے۔

ایک اور بات کی طرف میں عہدیداران لجنات کو توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ اسلام کی تعلیم کا محور ہے **اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ** (النساء: 60) اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور نظام کی اطاعت اور ہر شہر میں جو امراء یا صدر جماعت مقرر ہوتے ہیں خواہ پاکستان میں ہوں یا بیرونی ممالک میں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس جگہ نمائندے ہیں۔ بحیثیت ایک احمدی ہونے کے آپ پر خواہ آپ لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار ہیں یا ایک ممبر اُن کی مکمل اطاعت واجب ہے۔ ہر جگہ تو نہیں لیکن کہیں سے کبھی کبھی اس قسم کی شکایت آجاتی ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ہمارے نظام کی مرکزی روح اور جماعت احمدیہ کے وقار کے خلاف ہے۔ اس سے وحدتِ جماعت کی روح کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

کی طرف سے جو بھی امیر مقرر ہوں ان کی پوری پوری اطاعت کرنا آپ پر واجب اور ضروری ہے۔

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ اور عہدیداران کو حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی تحریک میں یہ مقصد اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ:۔

''اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کیلئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں اور اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کیلئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو''۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 53)

اب مَیں سال رواں کے بعض اور کاموں کا ذکر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے قیام پر 55 سال پورے ہو جائیں گے۔ 1970ء، 1971ء اور 1972ء میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ شائع کی جا چکی ہے۔ پچاس سالہ تاریخ کے بعد تجویز کیا گیا تھا کہ اب شہروں کی تاریخ اور وہاں نمایاں خدمت سرانجام دینے والی بہنوں کے حالات پر ایک جلد شائع کی جائے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرکزی شعبہ تالیف لجنہ نے اس سلسلہ میں بہت محنت کی لیکن ان شہروں کی کارکنات نے مرکزی لجنہ سے تعاون نہ کیا اس لئے یہ کام ابھی تشنہ ہے اور جب تک مواد ہر طرح کا دستیاب نہ ہو جائے کتاب شائع نہیں کی جا سکتی لیکن انشاء اللہ تاریخ لجنہ اماء اللہ چہارم جس میں جشن پچاس سالہ کے بعد سے اب تک کے حالات ہونگے قریباً لکھی جا چکی ہے صرف نظر ثانی کا کام باقی ہے جو سالانہ اجتماع کے بعد انشاء اللہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو جلد ہی آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ میرا یہ تلخ تجربہ ہے کہ جب کتاب شائع کی جاتی ہے تو اس وقت بہنیں خریدتی نہیں جب ختم ہو جاتی ہے تو دُور دُور سے خط آتے ہیں کہ کہیں سے ڈھونڈھ کر بھجوا دیں۔ الازھار، تاریخ لجنہ جلد اوّل، دوم اور احمدیہ مسلمز بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ صرف تاریخ لجنہ سوم کی جلدیں تھوڑی تعداد میں باقی ہیں

اور مجلّہ لجنہ، لجنہ سپیکس بھی باقی ہے مجلّہ اور لجنہ سپیکس تو ایک یادگاری چیز تھی جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری تھا تا بچیاں پڑھیں اور اپنی بزرگ خواتین کی قربانیوں سے روشناس ہوں۔ لجنہ کو دوسروں سے تعارف کا بھی ایک اچھا ذریعہ تھا۔ سال رواں میں انشاءاللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مستورات میں جتنی بھی تقاریر ہوئی ہیں ان کا مجموعہ کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ العزیز

نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی سوانح اور سیرت پر ایک کتاب زیر ترتیب ہے، آپ دعا بھی کریں کہ یہ سب کام پایہ تکمیل کو پہنچیں اور بہنیں ان کو پڑھ کر فائدہ بھی اُٹھائیں۔ کسی قوم کی ترقی کیلئے اچھا اور پاکیزہ لٹریچر بہت ضروری چیز ہے۔ ہماری بہنوں کا فرض ہے کہ جماعت اور لجنہ کا لٹریچر اپنے گھروں میں رکھیں۔ خود پڑھیں بچوں کو پڑھائیں اور ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔

چندے کے متعلق بھی بعض امور کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 617 لجنات ہیں۔ اس سال 343 لجنات کی طرف سے ممبری کا چندہ آیا ہے۔ گویا 274 لجنات نام کی تو لجنات ہیں لیکن وہ عملاً نظام جماعت کی کڑی نہیں۔ اس سلسلہ میں ہر ضلع اور ہر تحصیل کی لجنہ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ سال میں ایک دو بار اپنے ضلع کی لجنات کا دورہ کر کے خوابِ غفلت میں سوئی ہوئی لجنات کو بیدار کریں۔ مرکزی لجنہ کی طرف سے ہر شہر، قصبہ، گاؤں میں اس غرض کیلئے کسی کو بھجوانا ناممکن ہے۔ اگر ہر ضلع اس ذمہ داری کو سمجھے اور ان کو ان ذمہ داریوں کا احساس دلا کر ان کو منظّم کیا جائے تو بہت مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اس سال لجنہ سرگودھا نے اس سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔ لجنہ گوجرانوالہ کی صدر صاحبہ کئی سال سے دورے کرتی ہیں اور اپنے ضلع کی لجنات کو بیدار کرنے میں سعی کرتی رہی ہیں۔ صوبہ سندھ، بلوچستان اور صوبہ سرحد کی لجنات پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ خواتین کو دور بھجوانا بہت مشکل ہے ہر ضلع کی صدر اپنے ضلع کی لجنات کا دورہ کرے۔

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ پر ذمہ داری ڈالی کہ جلسہ سالانہ پر ٹھہرنے والی خواتین کیلئے مہمان خانہ بنانے کے لئے چندہ جمع کریں۔ اس سے قبل

زنانہ کالج اور زنانہ سکول میں مستورات ٹھہرا کرتی تھیں۔لیکن سکول و کالج قومی تحویل میں لئے جانے کے باعث وہاں اب مہمان خواتین کا ٹھہرنا ممکن نہ رہا۔گزشتہ سال تمام خواتین کا انتظام جو لجنہ کے زیرِانتظام ٹھہرتی ہیں خیموں میں کیا گیا۔احمدی بڑی قربانی دینے والے ہیں لیکن بارش کی وجہ سے اور تیز ہوا چلنے کی وجہ سے عورتوں کو جن کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں خیموں میں خاصی تکلیف پہنچنے کا ڈر رہا۔گزشتہ سال ہی مہمان خانہ کی تعمیر شروع کر دی گئی اس وقت تک 2،07،881 روپے جمع ہو چکے ہیں اور مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے کُل 3،28،500/- روپے کی ضرورت ہے۔ابھی آپ نے 1،20،619 روپے اور جمع کرنے ہیں۔ہماری وہ بہنیں جو جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی عادی ہیں اور تین مساجد انگلستان و یورپ میں تعمیر کروا چکی ہیں ان کے لئے یہ رقم کوئی بڑی رقم نہیں۔اس کی تحریک زیادہ تر الفضل کے ذریعہ کی جاتی رہی ہے۔ہوسکتا ہے کہ جن گھرانوں میں الفضل نہ جاتا ہو ان تک یہ تحریک نہ پہنچ سکی ہو اس لئے لجنات کا فرض ہے کہ ہر احمدی خاتون تک یہ تحریک پہنچائیں تا بعد میں کسی کو یہ افسوس نہ ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں شمولیت سے میں محروم رہ گئی۔گو یہ تحریک صرف پاکستان کی خواتین سے کی گئی تھی لیکن بہت سی غیر ملکی خواتین نے جن میں سے اکثریت امریکن نومسلم خواتین کی تھی مجھے لکھا کہ ہمیں الفضل سے بعض پاکستان سے گئی ہوئی خواتین نے پڑھ کر بتایا کہ ربوہ میں عورتوں کیلئے مہمان خانہ بن رہا ہے۔آپ نے ہمیں ثواب سے کیوں محروم رکھا کس نے ان کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کیا۔صرف حضرت مہدی علیہ السلام کو مان کر اسلام قبول کر کے وہ لوگ جو دنیاوی تکلفات کے عادی اور دین کیلئے ایک سینٹ خرچ کرنا نہ جانتے تھے آج خود خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں ثواب کا موقعہ دیا جائے جو کام شروع کیا جائے قربانی دینے والے آگے آ جاتے ہیں اور کام مکمل ہو جاتا ہے لیکن جو وقت پر قربانی نہیں دیتا وہ پیچھے رہ جاتا ہے۔میں ہر اُس بہن کو جس نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا تحریک کرتی ہوں کہ وہ جلد سے جلد حصہ لیں۔خود بھی اور دوسروں کو بھی تحریک کریں جلسہ سالانہ تک یہ مکمل ہو جائے۔

یہ مہمان خانہ بھی ہماری ضرورتوں کے لئے کافی نہیں۔اس کے بعد کوئی تجویز آپ کے

سامنے آئے گی لیکن پہلے اس کو مکمل کرنا سب احمدی بہنوں کا کام ہے۔ابھی صرف چار قطاریں کمروں کی بنی ہیں اور دفاتر کی بننی ہیں ٹیوب ویل لگنا ہے اور کئی کام ہیں جن کے لئے رقم کی ضرورت ہے جس کو آپ نے پورا کرنا ہے۔

آخر میں مَیں پھر آپ کی خدمت میں گزارش کروں گی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھیں۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:7) کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔اس زمانہ میں شیطان نے نت نئے حربوں سے اسلام پر ایک بھر پور حملہ کیا ہے۔ایک پُرکشش حملہ دنیا کی نظر میں جن میں سے سرفہرست بے پردگی کا بڑھنا ہے۔پردہ ایک اسلامی حکم ہے عورت کے لئے جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کا حکم دیا۔ازواج مطہرات اور صحابیات نے اس پر عمل کیا۔پردہ کی کیا شکل ہو میں سمجھتی ہوں خود انسان کا ضمیر ہی اگر وہ دھوکہ نہیں دے رہا تو فیصلہ کرسکتا ہے کہ میں ٹھیک پردہ کر رہی ہوں یا نہیں لیکن اسلام کا کوئی حکم نہیں کہ پردہ نہ کرو۔صرف مغربیت کی آزادی کے زیر اثر ایک طبقہ پردہ کو ضروری نہیں سمجھ رہا اور گزشتہ چند سالوں سے ان کی تعداد بڑھی ہے۔آپ کا فرض ہے کہ بہنوں کو سمجھائیں۔قرآن کے حوالہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تحریرات اور نصائح کی روشنی میں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی 1972ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آپ کو متنبہ کیا تھا ایسی خواتین اور لڑکیاں یقیناً احمدیت کے نام پر ایک دھبہ ہیں۔کاش انہیں سمجھ آجائے یقیناً ان کا یہ فعل علم دین اور قرآن سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔

پس بچائیں اپنے آپ کو، اپنی اگلی نسل کو۔اس مادہ پرستی کی آگ سے جو آپ کے گھروں کے اِردگرد بھڑک رہی ہے اور اس سے اپنے بچوں کو محفوظ رکھنا ہر احمدی ماں باپ کا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والی اور اپنی اولاد کی تربیت کرنے والی ہوں۔وَآخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمین

(تاریخ لجنہ جلد چہارم صفحہ 591،604)

اختتامی خطاب برموقع سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ 1977ء

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ وسالانہ اجتماع کا ایک مقصد جذبۂ اطاعت اور تنظیم پیدا کرنا بھی ہے۔ 1974ء سے غیر ملکی احمدی خواتین ہمارے اجتماعات میں بہت زیادہ آ رہی ہیں جن کی نظریں ہماری ایک ایک بات کو دیکھتی ہیں اس لئے ہمیں اپنی چھوٹی سے چھوٹی بات کی بھی اصلاح کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نظم وضبط اور جذبہ اطاعت کا تعلق اس دنیا کی پیدائش سے ہے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہ حکم آسمانوں پر تھا لیکن زمین پر جب بھی گمراہی پھیلی اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے اپنے پاک نبی بھیجے اور انسانوں کو ان کی اطاعت اور نظام سے وابستگی کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ آنحضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے اطاعت کا سب سے پہلا سبق نماز میں دیتے ہوئے فرمایا کہ امام کی ہر آواز اور حرکت کے ساتھ تمہاری حرکت ہونی چاہئے۔

محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ امام کے نمائندے امام کی جگہ امیر ہوتے ہیں اس لئے ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے چھوٹی چھوٹی بات میں بھی کبھی بڑوں اور کبھی چھوٹے بچوں کو سب پر امیر بنایا۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج غرضیکہ ہر اسلامی کام میں قوانین کی پابندی لازم ہے۔

آپ نے فرمایا آپ کو خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہئے کہ وہ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بچے اپنی ضروریات کم کر کے چندہ دیں۔ آپ نے خاص طور پر وقف جدید ناصرات کے چندے کی ادائیگی کی طرف بچیوں کو توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ میں باہمی تعاون کا جذبہ فروغ پائے اور آپ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید وجود بنائیں۔

(الفضل 24 رنومبر 1977ء)

خطاب برموقع جلسہ سالانہ احمدی خواتین

(26/دسمبر 1977ء)

تشہد،تعوذ اورسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو انسانیت کے نجات دہندہ تھے ساری دنیا کیلئے رحمت تھے اور خاص طور پر عورت کے لئے جس کا کوئی مقام اسلام سے پہلے نہ تھا اس دنیا میں اس لئے بھیجا کہ آپ کے ذریعہ انسان اپنے ربّ کو پہچانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر خود عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کر سکے جو آپ پر ایمان لائے انہوں نے بہت قلیل عرصہ میں دنیاوی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی ترقیات حاصل کیں اور ساری دنیا پر چھا گئے ۔ اسلام کی تاریخ اور جغرافیہ بتاتا ہے کہ صرف قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے سے کسقدر جلد انہوں نے ترقی کی ۔ آج کی مغربی دنیا نے جو ترقی حاصل کی وہ سب اسلام کی مرہون منت ہے جو کچھ سیکھا مسلمانوں سے سیکھا۔ ہر علم اور ہر فن کی ابتداء مسلمانوں سے ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا مسلمانوں میں تقویٰ میں کمی آنی شروع ہوئی ۔ روحانیت میں کمی آئی، قرآن کی تعلیم پر عمل کرنا کم ہوا۔ قرآن پڑھنے پڑھانے کا چرچا کم ہوا اور جہالت کا دَور شروع ہوتا گیا یہاں تک کہ پھر ایک بار مسلمان جہالت اور گمراہی کا شکار ہو گئے ۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو جنہیں وہ بہت پیار کرتا ہے بھٹکتا نہیں چھوڑتا اس کا وعدہ تھا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ آپ کی اُمت کو تباہ نہیں ہونے دے گا اور ان کی اصلاح کے لئے ان کو پھر سے خدا تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے ایک وجود کو بھیجے گا۔ چنانچہ اس نے اپنے وعدہ کے مطابق جب چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ فرمایا:۔

''وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور اُن کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں''۔

(روحانی خزائن جلد 20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 3)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتًا کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اِسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علمِ قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ...... ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اُس وقت کے علماء کی ناسمجھی اُس کی سَدِّ راہ ہوئی آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 6۔برکات الدعا صفحہ 36)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے اٹھاسی سال قبل دعویٰ کیا کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ آپ اکیلے تھے، دوستوں نے ساتھ چھوڑا، دشمنوں نے ہنسی اُڑائی۔ دنیا حیران تھی کہ یہ کیسا دعویٰ ہے جو ایک اکیلا انسان کر رہا ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ چار دن کی بات ہے پھر یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ خدا کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو کر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی تھی۔

''وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے''۔

(روحانی خزائن جلد 3۔فتح اسلام صفحہ 13 حاشیہ)

پھر اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس تاریکی کے زمانہ کا نور مَیں ہی ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا مَیں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں''۔

(روحانی خزائن جلد 15۔مسیح ہندوستان میں صفحہ 11)

آیئے ہم جائزہ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے وقت اسلام اور مسلمان کس آزمائشی دَور میں سے گزر رہے تھے اور تین ربع صدی میں آپ کی بعثت کا مقصد کس شان سے پورا ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اور الٰہی قانون مکمل صورت میں وادی بطحا میں سرتاج اوّلین وآخرین فخر الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقدس ترین وجود پر نازل ہوا اور رہتی دنیا تک اسی نے رہنا ہے۔ اس تعلیم میں ایسی کشش تھی کہ لوگ اس کی طرف کھنچتے چلے گئے اور اسلام ساری دنیا پر غالب آ گیا لیکن بعد میں خود مسلمانوں کی سردمہری اور بے توجہگی سے وہ تعلیم تو باقی رہی مگر صرف قرآن مجید کے الفاظ میں، مسلمانوں کا عمل اس پر سے جاتا رہا۔ اخلاقیات کی جو اعلیٰ ترین تعلیم اسلام نے دی تھی وہ صرف اصولوں کی شکل میں رہ گئی مسلمانوں کا اس سے دُور کا واسطہ بھی نہ رہا۔ روحانیت باقی نہ رہی۔ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہونے شروع ہو گئے اور مختلف مذاہب نے اسلام کو اپنا شکار سمجھ کر مسلمانوں کو اسلام سے بددل کرنے کیلئے مختلف حربے استعمال کرنے شروع کئے جس کے نتیجہ میں کثرت سے مسلمانوں نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی۔ جنہوں نے مذہب نہیں چھوڑا وہ بھی مذہب سے دُور جا پڑے اور متنفر ہو گئے۔ سب سے بڑا حملہ اسلام پر عیسائیت کا تھا اور عیسائی اس سلسلہ میں اتنے پُر اُمید تھے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ نعوذ باللہ مکہ مدینہ کی فتح کے خواب دیکھنے لگے۔ ہندومت، آریہ مذہب، برہمو سماج، فلسفہ، دہریت ان سب نے مشترکہ طور پر اسلام پر حملے کئے۔ غرض جس طرف نظر اُٹھتی تھی تاریکی ہی تاریکی تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس زمانہ میں جو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی جن کی بعثت کا مقصد اسلام کا

احیاء تھا جن کی دلی تڑپ صرف اور صرف یہ تھی کہ ع

اس دیں کی شان و شوکت یا ربّ مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

آپ نے جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعائیں کیں کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرما وہاں دلائل قاطعہ کے ساتھ ایک طرف عیسائیت کا مقابلہ کیا دوسری طرف آریوں کو شکست دی۔ دہریہ اور فلسفی خیالات رکھنے والوں کا توڑ کیا یہاں تک کہ احمدیت کے قیام سے صرف پانچ سال بعد ہی 1894ء میں پادریوں کی ایک کانفرنس میں اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ''اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں''۔

ہر میدان میں قرآن مجید کے دلائل کے ساتھ آپ نے ایسی علمی جنگ لڑی کہ مدمقابل آنے والا گھبرانے لگا اور وہ لوگ جو اسلام کی ترقی سے مایوس ہونے لگے تھے ان کے دلوں میں بھی امید کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ایک ایک کر کے فدائی اور محبت کرنے والے جمع ہونے لگے یہاں تک کہ آپ کے وصال کے بعد ہندوستان کے بڑے بڑے مذہبی لیڈروں نے آپ کی اسلام کے لئے خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ کی آواز ہندوستان سے نکل کر دوسرے ممالک میں پہنچی اور اٹھاسی سال کے عرصہ میں ہر دن جو چڑھا اور ہر رات جو آئی اس نے تصدیق کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے کون کہہ سکتا تھا کہ وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے اُٹھی تھی وہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے گی اور ایشیا امریکہ یورپ افریقہ اور جزائر کے رہنے والے آپ پر درود و سلام بھیجیں گے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ، یورپ، امریکہ، مشرقی ومغربی افریقہ، جزائر کون سا ملک ہے جہاں احمدی موجود نہیں۔ بہت قربانی دینے والے، اسلام سے عشق رکھنے والے، اسلام کا درد رکھنے والے اور آپ کی صداقت کا زندہ ثبوت آج ہم اپنی آنکھوں سے ان بہنوں بھائیوں کے زندہ وجودوں سے دیکھ رہے ہیں جو دور دراز کا سفر کر کے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے آئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دنیا کا یہ دستور ہے اور پہلے بھی تاریخ نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جوں جوں نبی کے زمانہ سے بُعد ہوتا جاتا ہے انسانی طبائع میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔عمل میں کمزوری آ جاتی ہے جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھ سے دیکھا آپ کی صحبت پائی آپ کی باتیں سنیں ان کی تو شان ہی اور تھی بعض نے اپنی جان کی قربانی دی جیسے شاہ عبداللطیف صاحب کا آخری لمحہ تک ایمان متزلزل نہ ہوا۔بعض نے اپنے مکان بیچ دیئے وطنوں عزیزوں کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں رہنے کو دنیا کمانے پر ترجیح دی۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک آواز پر اپنا سارا مال و دولت لا کر آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔ وہ دَور گزر گیا بہت کم صحابہ اب باقی ہیں۔آپ میں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے احمدیت کی نعمت کو ورثہ میں پایا۔اس نعمت کو حاصل کرنے کے لئے انہیں کوئی قربانی دینی نہیں پڑی۔اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم الشان فضل اور احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ اس نے ان برکات کو جماعت میں جاری رکھا جن کا وعدہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے کیا تھا اور جب تک جماعت احمدیہ خلافت کی قدر کرتی رہے گی اور اپنی اطاعت شعاری، وفاداری اور قربانیوں کے ذریعہ اپنے کو اس انعام کا حق دار ثابت کرتی رہے گی ان برکات سے فائدہ بھی اُٹھائے گی اور ان انعامات کی بھی وارث ہو گی جن کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ:

''جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 15۔مسیح ہندوستان میں صفحہ 11)

آپ کا یہ ارشاد قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر ہے۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (سورۃ ابراہیم:2)

ترجمہ: یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اُتارا ہے کہ تو تمام لوگوں کو ان کے

ربّ کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے یعنی غالب اور تعریفوں والے خدا کے راستہ کی طرف۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (الطلاق:11،12)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اُتارا ہے جو تم کو اللہ کی ایسی آیات سناتا ہے جو (ہر نیکی اور بدی کو) کھول دیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن لوگ جو اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ اندھیروں سے نکل کر نور میں آ جاتے ہیں۔

قرآن مجید کی ان دو آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور آپ کی تعلیم یعنی قرآن مجید پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مومن اندھیروں سے نکل کر روشنی اور نور میں آ جائیں گے اور یہی چیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ آپ کی پیروی کرنے والے کو (کیونکہ آپ کی پیروی کرنا آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنا ہے) ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کیلئے تیار کئے ہیں۔ سب سے بڑی ظلمت اللہ تعالیٰ سے دُوری ہے جو شخص اپنے ربّ کو نہیں پہچانتا اپنے ربّ کو اپنے قریب محسوس نہیں کرتا اس کے احکام پر چلنے کی بجائے شیطان کے طریق اختیار کرتا ہے وہ خواہ دیکھنے میں کتنا ترقی یافتہ نظر آئے حقیقت میں اندھیروں میں گھرا ہوا ہے اور اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار نہ کرے اور قرآن پر عمل نہ کرے۔

پہلی آیت کی تشریح میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس آیت میں بتایا ہے کہ قرآن کریم ایک روشنی ہے جس کے ذریعہ محمد رسول اللہ لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکال لے جائیں گے پھر روشنی کی تشریح اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ سے کی یعنی عزیز و حمید خدا کا راستہ ہی اصل روشنی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں روشنی کو تو ہر ایک پسند کرتا ہے لیکن روشنی کی تشریح میں لوگوں کو اختلاف ہوتا ہے۔ آج کل لوگ کہتے ہیں یہ نئی روشنی کے آدمی ہیں اور مراد

جدید فلسفہ اور تہذیب اور اباحت اور لا مذہبی کی اتباع ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے مسیحیت خدا کا نور ہے۔ کوئی ہندو مذہب کو۔ کوئی اسلام کو خدا کا نور قرار دیتا ہے۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسم و رواج اور قشر اور چھلکا خدا کا نور نہیں کہلا سکتا نور تو خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا نام ہے جس کا قدم خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اُٹھا اُسے نور کا حاصل کرنے والا کسی صورت میں نہیں کہہ سکتے نور کو وہی پاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ وجود باری پر دلالت کرنے کیلئے اس جگہ دو صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ **عزیز** اور **حمید**۔**عزیز** کے معنی غالب اور **حمید** کے معنی قابل تعریف کے ہیں۔ ان دو صفات کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ ایک عملی روشنی پر دلالت کرتا ہے اور دوسرا علمی پر۔**عزیز** سے مل کر انسان اپنے دشمنوں پر غالب آتا ہے اور ظاہری اندھیرے یعنی تکالیف اور مصائب دور ہو جاتے ہیں اور **حمید** سے مل کر انسان اپنے اندرونی شیطان پر غالب آجاتا ہے اور باطنی اندھیرے یعنی وساوس اور شبہات اور جہالت دور ہو جاتے ہیں"۔(تفسیر کبیر جلد 3 سورہ ابراہیم صفحہ 438)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے اور قرآن مجید پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ظاہری اور باطنی اندھیروں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے کیا یہ مقصد ہم نے حاصل کر لیا ہے اور کیا واقعی ہماری کمزوریاں دور ہو چکی ہیں؟ باطنی اندھیرے کئی قسم کے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل فرمایا کرتے تھے کہ ظلمتوں کی کئی قسمیں ہیں۔ظلمتِ عادات،ظلمتِ رسم، ظلمتِ جہل اور ظلمتِ عدمِ استقلال۔

علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ اسلام نے دی ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔علم سے مراد صرف دنیاوی علم نہیں بلکہ اصل علم قرآن کا علم ہے۔ ایک احمدی اور جہالت میں آسمان زمین کا بُعد ہونا چاہئے۔ باوجود بہت زور دینے کے دیہات میں کثرت سے خواتین اور بچیاں علم سے بے بہرہ ہیں۔ آپ نے مہدی موعود کو مانا ہے۔ آپ

میں اور دوسروں میں فرق ہونا چاہئے۔ آپ کا فرض ہے کہ قرآن پڑھیں اور قرآن پڑھائیں۔ ایک احمدی عورت بھی جاہل نہیں ہونی چاہئے۔ ایک احمدی عورت بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جسے قرآن نہ آتا ہو جسے قرآن کا مطلب نہ آتا ہو۔ اس لئے مَیں خاص طور پر دیہات کی خواتین سے کہتی ہوں کہ وہ اُردو لکھنے پڑھنے اور قرآن پڑھنے پڑھانے کا خاص انتظام کریں اور ایسی کوشش کریں کہ آئندہ چند سال میں کوئی عورت ناخواندہ نہ رہے اور یہی سب سے بڑا کام دیہات کی لجنات کا ہے۔

عادات کی ظلمت کو بھی دور کرنا چاہئے۔ کوئی عادت انسان میں ایسی نہ ہونی چاہئے جو چھوڑی نہ جاسکے۔ بُری سے بُری عادت بھی ایمان کی شمع دل میں منور ہونے سے چھوڑی جاسکتی ہے۔ اسلام کی تاریخ میں اس کی کتنی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آواز پر بڑے بڑے شراب پینے والوں نے یک لخت شراب چھوڑ دی یہاں تک کہ روایات میں آتا ہے کہ لوگوں نے اپنے مٹکے توڑ دیئے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں بہتی پھرتی تھی۔ اسی لئے قرآن مجید میں مومنوں کی بنیادی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ **عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ** لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان چیزوں سے بچتے ہیں جو انہیں یادالٰہی سے غافل کرتی ہیں۔

اسی طرح رسوم کی زنجیریں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ان زنجیروں کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑی تھیں ان سے ان کو آزاد کرنے آئے تھے لیکن افسوس آتا ہے ان خاندانوں پر اور ان خواتین پر جو احمدیت سے وابستہ ہوتے ہوئے بھی رسومات کو چھوڑ نہیں پاتیں۔ پہلے صرف دیہات میں رسومات کا زیادہ زور تھا اب کچھ عرصہ سے شہروں سے کثرت سے شکایات موصول ہونے لگی ہیں۔ ایک احمدی کی زندگی خواہ مرد ہو یا عورت سادہ اور بے تکلف زندگی ہونی چاہئے۔ یہی احمدیت کی غرض ہے اور یہی تحریک جدید کی غرض و غایت ہے۔ رسومات سے جہاں ہماری معاشرتی زندگی میں روز بروز اُلجھنیں پیدا ہورہی ہیں وہاں ہماری اقتصادی زندگی پر بھی یہ اثر انداز ہورہی ہیں اور وہ اخوت اور محبت کا جذبہ جو بھائی بھائی اور بہن بہن میں ہونا چاہئے وہ کمزور پڑتا جارہا ہے۔ کہیں شادیوں پر زیادہ جہیز کا مطالبہ یا جہیز میں خاص خاص چیزوں کا مطالبہ کہیں سسرال والوں کو جوڑے یا زیور نہ دینے پر آنے والی دلہن سے بُرا سلوک

اور ناک بھوں چڑھانا، کہیں لڑکے کو کم سلامی یا حسب خواہش چیزیں نہ دینے پر اعتراض۔ کہیں سسرال والوں کی طرف سے کم سامان لانے پر لڑکی والوں کے اعتراضات، کہیں لڑکے والوں سے لڑکی کے مطالبات۔ یاد رکھیں یہ باتیں دن بدن معاشرہ میں صفائی قلب اور پیار و محبت کو کمزور کرتی جائیں گی اور دن بدن معاشرہ کی مشکلات بڑھتی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب بیعت لینی شروع کی تو شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی مقرر فرمائی تھی کہ بیعت کرنے والا یہ پختہ عہد کرے کہ وہ

''اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا''۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 12 رجنوری 1889ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی **یحي الدین و یقیم الشریعة** (تذکرہ صفحہ 55) تھی آپ کوئی نئی تعلیم نہیں لائے آپ کا تو دعویٰ ہی یہ تھا کہ آپ دنیا کا تعلق اپنے ربّ سے قائم کریں اور ہر انسان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہے وہ آپ کی اطاعت کرے آپ کے کہنے پر چلے اپنی زندگی آپ کے بتائے ہوئے طریق پر گزارے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ **کان خلقه القرآن** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) ہر مسلمان کی زندگی **کان خلقه القرآن** کے مطابق ہو۔ غلبہ اسلام کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ جماعت جو اس بات کا دعویٰ رکھتی ہے کہ خدمت اسلام کے لئے اسے کھڑا کیا گیا ہے اس کے افراد کی اپنی زندگیاں سادہ ہوں اور رسومات کا ان کی زندگیوں میں دخل نہ ہو۔ رسومات کو اپناتے ہوئے آپ ترقی نہیں کر سکتیں۔ ترقی کیلئے ضروری ہے کہ عملی میدان میں آپ قدم بقدم مل کر چلیں اور مل کر قربانیاں دیں۔ رسومات میں پھنس کر آپ میں وہ جذبہ اخوت نہیں رہے گا۔ جس کے نتیجہ میں سب یکساں قربانی دے سکتے ہیں آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ سے خاص طور پر مخاطب ہو کر فرمایا تھا:۔

''میں بڑی تاکید کے ساتھ آپ میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ

نے تعلیمی لحاظ سے قرآن کریم کے اس اعلان کے ذریعہ ان رسوم کو یک قلم ہٹا دیا ہے آپ اپنے گھروں سے اور اپنی زندگیوں سے ان رسوم کو اور بد عادات کو یکسر اور یک قلم ہٹا دیں اور دنیا اور دنیا داروں کی پرواہ نہ کریں اور اپنے ربّ کی رضا کی پرواہ کریں ......تمہاری زندگی میں کوئی اسراف نہیں ہونا چاہئے تمہاری زندگی میں کوئی رسم نہیں ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے علاوہ ہماری عزت کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اس مقامِ عزت کے بغیر کہ جس میں وہ ہمیں کھڑا کرنا چاہتا ہے ہمارے لئے اور کوئی مقام عزت نہیں۔ دنیا نے جن مقامات کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اور نہ کوئی سروکار ہے۔ یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرو تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کی زیادہ سے زیادہ وارث ہوتی چلی جاؤ تا تمہارا انجام بخیر ہو۔ تا ہم جب اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے کے پاس پہنچیں (جہاں ساری دنیا مل کر بھی ہمیں کوئی مدد یا فائدہ نہیں پہنچا سکتی) تو وہ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں رکھے وہ ہم سے ناراض ہو کر ہمیں اپنے قہر اور اپنی لعنت کی جہنم میں نہ پھینک دے۔ خدا کرے اس کی رضا ہمارے استقبال کو آئے اور جہنم کے فرشتے ہماری راہ نہ دیکھ رہے ہوں۔ مگر یہ مقام آپ اس وقت حاصل کر سکتی ہیں جب آپ اس قسم کی بد رسوم اور بد عادتوں کو کلیۃً اور پورے طور پر انتہائی نفرت کے ساتھ چھوڑ دیں''۔ (المصابیح صفحہ 32 تا 34)

پھر 23 جون 1967ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا:۔

''میں ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو گا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے

مکھی پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے‘‘۔

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 762۔763)

کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے بعد بھی رسومات کے سلسلہ میں کچھ کہنے کو باقی رہ جاتا ہے۔

تیسری بڑی ظلمت عادات کی ہے یعنی اچھے اخلاق کا اور اچھے کردار کا مالک نہ ہو۔ اسلام نے اخلاق پر جتنا زور دیا ہے کسی مذہب نے نہیں دیا لیکن افسوس آتا ہے کہ اسلام کے علمبردار ہی اعلیٰ اخلاق پر عمل کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے مطلب یہ تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے‘‘۔ (چشمہ مسیحی صفحہ 376 حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد 20)

حقیقی انسان یعنی ایسے انسان جن کا ایک طرف اپنے ربّ سے پیار کا تعلق قائم ہو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بندوں سے وہ بہت محبت کرنے والے ہوں۔ آپ کے فیض اور تربیت سے پیدا ہونے مقدر تھے اور ہوئے اور یہی مقصد ہے نظام جماعت کا بھی۔ وہ اعلیٰ اخلاق جو اسلام نے قائم فرمائے لیکن اپنی غفلت سے مسلمان بھول چکے تھے ان کو پھر سے رائج کرنا ہماری جماعت کا کام ہے۔ ہماری ہر تنظیم کا فرض ہے اور عورتوں کا خصوصاً کہ وہ اپنی توجہ اور تربیت سے بچوں میں اسلامی اخلاق پیدا کریں اور ان کی تربیت قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق کریں تا ہر احمدی کے اخلاق اور کردار

قرآن مجید کی تعلیم کے گرد گھومتے ہوں۔سچائی،امانت،ایفائے عہد،صلہ رحمی،مروت،خوش اخلاقی، عفو،عیب پوشی،وقت کی پابندی،محنت،تعاون،ہمدردی،غریبوں سے سلوک،کسی کا دل دکھانے سے بچنا۔ان سب اخلاق میں احمدیوں کی مثال کہیں اور نہ پائی جائے اور ہم میں ہماری اولادوں میں ایک ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ واقعی نئی زمین اور نیا آسمان اور ایک بالکل نئی دنیا نظر آئے۔

احمدیت کے مستقبل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بشارتیں دی ہیں۔لیکن بہت بدقسمت ہوں گی اگر ہمارا حصہ ان میں نہ ہو۔پس قربانیاں دیں اور دیتی چلی جائیں اور اپنی اولادوں کو ان قربانیوں کیلئے تیار کرتی جائیں جو آپ کو اپنی منزل سے قریب تر لے جائے۔آمین اللھم آمین

اختتام مضمون پر چند باتیں اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں۔گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کو ارشاد فرمایا تھا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کے لئے مہمان خانہ تعمیر کیا جائے۔چنانچہ چندہ کی تحریک کی گئی اور مہمان خانہ کی تعمیر شروع کر دی گئی۔رقم کی کمی کے باعث وہ اس سال مکمل نہ ہوسکا ابھی سَوا لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے تمام لجنات کو چاہئے کہ بہنوں تک اس تحریک کو پہنچائیں اور اس میں چندہ دیں تا اس سال یہ مہمان خانہ مکمل ہو سکے اور بہنوں کو رہائش کی تکلیف نہ ہو۔اس عمارت کے علاوہ دارالضیافت میں بھی قریباً دو ہزار بہنوں کی رہائش کے لئے کچھ کمروں اور کچھ خیموں کا انتظام کیا گیا تھا لیکن کثیر تعداد میں آنے کے باعث اور ایک دن پہلے بارش ہو جانے کی وجہ سے خیموں کی چھتوں سے پانی ٹپکنے لگا۔جگہ کی دقت ہوئی تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں جو دستکاری نمائش لگائی گئی ہے وہ اُٹھا کر مہمان خواتین کو ٹھہرایا جائے (اس فوری تبدیلی سے پہلے روز نمائش نہ لگائی جاسکی اور دوسرے دن متبادل انتظام کر کے نمائش لگائی گئی جس سے بہنوں کو تکلیف بھی ہوئی اور مالی نقصان بھی) اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے والی بہنوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوگا اس لئے آپ نے صرف یہی مہمان خانہ نہیں بلکہ اور بھی تعمیر کرنے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ چندہ بھجوائیں اور ہر احمدی عورت کو اس میں شامل کریں تا ایک حد تک رہائش کا تسلی بخش انتظام آئندہ سال ہو سکے۔

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ نے اس سال تاریخ لجنہ جلد چہارم کی تالیف کی۔ بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تاریخ لجنہ کی چوتھی جلد آپ کی خدمت میں پیش نہیں کی جاسکی اُمید ہے کہ آخر جنوری تک شائع ہو جائے گی۔ اس کو خریدنا اور پڑھنا ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ دینی کتابیں ایک قوم کا عظیم سرمایہ ہوتی ہیں اگر ہم اپنی تاریخ کو خود نہیں پڑھیں گی اپنے بچوں کے پڑھنے کیلئے نہیں خریدیں گی تو ان کو کچھ علم نہ ہوگا کہ ہم سے پہلی بہنوں نے احمدیت اور لجنہ کی ترقی میں کیا کردار ادا کیا۔ تاریخ لجنہ کی پہلی اور دوسری جلد بالکل ختم ہو چکی ہے تیسری بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ لٹریچر کو ہمیشہ وقت پر خرید لینا چاہئے۔ ہر روز بہنوں کی طرف سے خطوط آتے ہیں کہ ہمیں پہلی اور دوسری جلد چاہئے اگر وہ وقت پر خرید لیتیں تو انہیں اس وقت افسوس نہ ہوتا کہ ہمارے پاس کتابیں موجود نہیں۔

آخر میں لجنہ کی تنظیم کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتی ہوں سارے پاکستان میں لجنات قائم تو ہیں لیکن ایسے قیام سے کیا فائدہ جہاں سے نہ چندہ آئے نہ رپورٹ جس سے پتہ لگے کہ آپ کیا کام کر رہی ہیں۔ لجنہ کی عہدیداران کے لئے سالانہ اجتماع میں شمولیت لازمی اور ضروری ہے۔ اس میں شریک نہ ہونے سے ان کی عدم دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ پس ہر لجنہ کو قربانیوں اور قومی جدوجہد کے لحاظ سے یکساں طور پر سرگرم عمل ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہر ضلع کی لجنہ کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اس سال دَورہ کر کے کوشش کریں جو لجنات سست ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور مرکزی لجنہ سے ان کا رابطہ قائم ہو۔ جہاں لجنات نہیں وہاں لجنہ کا قیام ہو۔ ہر مجلس سے لجنہ کا چندہ باقاعدہ آئے۔ ابھی تک نصف کے قریب لجنات نادہند ہیں۔ پھر دیہات کی لجنات کو خاص طور پر توجہ دلاتی ہوں کہ وہ قرآن کریم ناظرہ اور اُردو لکھنے پڑھنے کی طرف بہت توجہ دیں اور ایک بھی احمدی بچی اور عورت جاہل نہیں رہنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں آپ کی اطاعت کرتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر قدم بقدم رواں دواں رہیں اور اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھا دے۔ آمین اللھم آمین۔

(ماہنامہ مصباح فروری 1978ء)

افتتاحی خطاب
برموقع سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

(20؍اکتوبر1978ء)

عہد نامہ کے بعد مکرمہ ومحترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ اجتماع کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی اجتماعی حیثیت کا احساس دلایا جائے نیکیوں کی طرف مائل کیا جائے۔ اجتماع کا دوسرا بڑا مقصد آپ کے دل میں مرکز کی محبت پیدا کرنا ہے۔ یہاں آ کر آپ کو بزرگوں کی محبت حاصل کرنے، دعائیں کرنے،مرکز کی برکتیں حاصل کرنے،حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات سننے اور ایک آواز پر اکٹھا ہونے کا موقع ملتا ہے۔ مرکز سے وابستگی سب سے اہم چیز ہے۔آپ نے سچائی،سادگی،دیانتداری،خدمت خلق،محنت کی عادت،ایک دوسرے سے تعاون وہمدردی ومعافی کا جذبہ، صفائی، کسی کو دکھ نہ دینا،اپنے ربّ سے محبت، مذہب و وطن سے محبت،نظم و ضبط، پابندی وقت وغیرہ خوبیوں کے پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ عہدیداران کا بھی فرض ہے کہ وہ بچوں میں ایسی خوبیاں پیدا کریں۔

آخر میں آپ نے مطالعہ قرآن مجید، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان پر عمل کر کے آپ کی شان مسلمہ، قانتہ،مومنہ اور صابرہ عورت کی شان ہوگی۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 19؍نومبر 1978ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ 1978ء

تشہّد ،تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سالانہ اجتماع پر تشریف لانے والی تمام احمدی خواتین کوالسلام علیکم کا تحفہ پیش کیا۔آپ نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ امسال پچھلے سالوں کی نسبت باہر سے آنے والی ممبرات کی تعداد زیادہ ہے۔

دوران سال اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے اور کام زیادہ نہ ہو سکنے کی معذرت کے بعد آپ نے دورانِ سال اور آئندہ سال شائع ہونے والی کتب کا ذکر فرمایا اور ان کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔آپ نے فرمایا کہ اس سال ہمارا بجٹ -/217656 روپے تھا لیکن خدا کے فضل سے آمد 258553/23 روپے ہوئی۔اس طرح اس سال پچھلے سال کی نسبت آمد میں 60919/20 روپے اضافہ ہوا لیکن چندہ دہندگان لجنات کی تعداد کم ہوگئی ہے جس کی طرف ضلعی عہدیداران کو توجہ دلائی اور اس تعداد کو 400 تک پہنچانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

بچیوں اور ممبرات لجنہ کو قرآن مجید اور کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھنے کی طرف بہت توجہ دلائی۔نئی نسل کی تربیت، آپس میں اتفاق ومحبت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور مردوں سے زیادہ قربانیاں دینے پر زور دیا۔

آخر میں آپ نے تلقین فرمائی کہ اپنے قول وعمل میں ہرگز تضاد نہ ہونے دیں۔

(الفضل 20 رنومبر 1978ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب

برموقع سالانہ اجتماع 1978ء لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

آپ نے فرمایا! خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج کامیابی سے ہمارا اجتماع اختتام پذیر ہوا اس اجتماع کو زیادہ بابرکت اور مفید بنانے کیلئے اگر آپ کے ذہن میں کوئی مشورے ہوں تو آپ بتایا کریں۔ آپ نے انعامات حاصل کرنے والی بچیوں اور خواتین کو مبارکباد دینے کے بعد فرمایا کہ یہ انعامات ہماری منزل نہیں ہیں۔ ہماری منزل اور ہمارا مقصد بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے کیلئے بھیجا تھا اور اب ان کے خلفاء اور جماعت یہ کام کررہی ہے۔ پس لجنہ اماء اللہ کا مقصد دین کو دنیا پر غالب کرنا، تمام انسانوں کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرنا، محبت اور امن وسکون کی متلاشی دنیا کو اسلام کے سائے تلے جمع کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خلافت بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کرو۔ روح کی غذا، بشارتوں اور ترقیوں سے بھرے ہوئے قرآن مجید کو پڑھو اور پڑھاؤ۔ اس پر غور کرو، بے چین و بے سکون دنیا کو قرآن حکیم کا نمونہ پیش کرو کہ دنیا عمل کی متلاشی ہے۔ اپنے آپ کو گھر، محلے اور شہر کو اسلامی نمونے کے مطابق ڈھالو، نظم وضبط پیدا کرو، اولاد کی بہترین تربیت کرو، عہدیداران کا کہنا مانو، اگر لجنہ ارادہ کرلے کہ آئندہ سال وہ ہر شعبے میں دس فیصد ترقی کرے گی تو آپ کا قدم ترقی کی طرف تیزی سے اُٹھتا چلا جائے گا۔ خدا کرے کہ ہم اور ہماری نسلیں اپنے آپ کو خدا اور قرآن کے مطابق ڈھال لیں اور ہماری نسلیں پہلوں سے بھی زیادہ قربانیاں دینے والی ہو۔ اجتماعی دعا کے بعد آپ نے سب کو اپنی دعاؤں کے ساتھ خدا حافظ کیا۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 24 رنومبر 1978ء)

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے پورا ہونے کا ایک زندہ ثبوت ہے

(جلسہ سالانہ 1978ء (خواتین) کے موقع پر افتتاحی خطاب)

میری عزیز بہنو اور بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج سے قریباً نوے سال قبل قادیان کی گمنام بستی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعویٰ سے بھی بہت قبل بشارتیں دیں کہ:۔

''میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔(تذکرہ صفحہ 8)

''یاتِیُکَ مِن کل فَجٍّ عَمیق وَ یاتون مِن کُلِّ فَجٍّ عمیق''

''اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہوجائیں گے''۔ (تذکرہ صفحہ 39)

پھر اللہ تعالیٰ نے بشارت دی:۔

''یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوحِیۡ اِلَیھِمۡ مِنَ السَّمَاءِ ۔تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے''۔(تذکرہ صفحہ 39)

''اِنّی نَاصِرُکَ ۔اِنّی حافِظُکَ ۔اِنّی جاعِلُکَ للناس امامًا ۔اَکَانَ لِلّناس عجبًا ۔قُل ھُو اللّٰہُ عَجِیۡبٌ''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ صفحہ 604)

میں تیری مدد کروں گا۔مَیں تیری حفاظت کروں گا۔مَیں تجھے لوگوں کے لئے پیش

رَو بناؤں گا کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ خدا ذوالعجائب ہے''۔

''خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا''۔

(تذکرہ صفحہ 148)

''میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا''۔

(تذکرہ صفحہ 81)

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا''۔

(تذکرہ صفحہ 81)

''I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM''

(تذکرہ صفحہ 80)

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں دی گئیں اور اُس وقت دی گئیں جب کہ اپنے گھر میں بھی آپ کا کوئی مقام نہ تھا۔ گمنامی کی زندگی آپ بسر کر رہے تھے بہت کم لوگ آپ کو جانتے تھے۔ آپ نے ماموریت کا دعویٰ کیا تو دوست دشمن ہو گئے اپنے بیگانے ہو گئے۔ ہر طرف سے اعتراضات کا نشانہ آپ کو بنایا گیا۔ لوگ ہنستے تھے کہ اس شخص کے پاس نہ مال ہے نہ دولت، نہ ظاہری دنیاوی ڈگریاں۔ مخالف یہ دعویٰ کرتے تھے کہ چند روز کی بات ہے یہ جماعت اور سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن قادر خدا کے منہ کی نکلی ہوئی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ یہ الٰہی سنت ہے کہ لَامُبَدِّلَ لِکَلِماتِ اللّٰہ۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کے برگزیدہ بندے دوسروں کے مقابلہ میں ممتاز کس طرح ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کی مدد...... اور حالات میں ان کی کامیابی سے ہی تو پتہ لگتا ہے کہ خدا کی مدد کس کے ساتھ ہے۔

احمدیت کی ساری تاریخ اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سایہ اور اس کے فضل کا ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے سر پر رہا۔ مشکلات آئیں، مصائب کی آندھیاں چلیں۔ ایسے ایسے طوفان آئے کہ احمدیت کی کشتی دشمنوں کو ڈولتی نظر آئی لیکن ہر

طوفان سے ہر منجدھار سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اسے بچالے گئی اور آج سے تقریباً نوے سال پہلے جس جماعت کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کی گئی تھی آج اس کے افراد پاکستان کے کونے کونے میں ہیں۔ بھارت میں ہیں، انگلستان میں ہیں) یورپ کے اکثر ممالک میں ہیں، مشرق قریب اور مشرق بعید کے ممالک میں ہیں، امریکہ، کینیڈا میں ہیں، جزائر میں ہیں اور آج علی الاعلان ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی ان بشارتوں کا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ ایک زندہ ثبوت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ یہ کوئی میلہ نہیں عرس نہیں۔ اسلام کی سربلندی کی خاطر اور جماعت کی تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جلسہ ہونا قرار دیا تھا اور حضور علیہ السلام کی زندگی میں سب سے پہلے جلسہ میں پچھتر اشخاص نے شرکت کی تھی۔ آج اسی جلسہ پر پونے دو لاکھ کے قریب لوگ شرکت کرتے ہیں۔ **الحمدللّٰہ علی ذٰلک**

کیا کسی انسان میں طاقت ہے کہ وہ اپنی جانب سے یہ پیشگوئی کر دے کہ ایک وقت آئے گا جب تیری جماعت ملکوں میں پھیل جائے گی۔ ایک انسان توکل کی بات بھی نہیں کر سکتا لیکن یہ صرف خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ آئندہ کی پیشگوئیاں بتاتا ہے اور وہ کامل یقین کے ساتھ دنیا میں ان کا اعلان کرتے ہیں۔ پس یہ جلسہ سالانہ ہمارے لئے ایمانوں کو بڑھانے اور ان میں تازگی پیدا کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے مجھے افسوس ہوتا ہے اپنی بعض عورتوں اور بچیوں پر جو دور دور سے سردی کی تکلیف اُٹھا کر آتی ہیں یہاں بھی وہ آرام نہیں مل سکتا جو گھروں میں ملتا ہے لیکن یہاں آ کر اپنا وقت ضائع کرتی ہیں ان کا آنا ان کی محبت کی دلیل ہے ان کی قربانی کی دلیل ہے لیکن تربیت کی کمی کی وجہ سے وہ پورا فائدہ نہیں اُٹھاتیں۔ پس میری عزیز بہنو اور بچیو! جلسہ سالانہ ایک بہت بڑی نعمت ہے اور برکت ہے۔ خدائی بشارتوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی برکتیں اور فائدے بیان فرمائے ہیں۔ میرے دل میں کئی دفعہ خیال آتا ہے کہ اگر جلسہ سالانہ نہ ہوا کرتا تو بہت سی باتوں سے ہم محروم رہتے۔ ایک دوسرے سے تعارف نہ ہوتا واقفیت نہ ہوتی۔ اخوت کا جذبہ نہ پیدا ہوتا۔ تنظیمی صلاحیتیں نہ اُبھرتیں اور نہ اتنی دور دور سے

لوگ ایک جگہ جمع ہوتے۔کون جانتا ہے کہ آئندہ سال اس نے زندہ رہنا ہے یا نہیں۔بس آپس میں باتیں کرنے اور اِدھر اُدھر پھرنے میں اپنے وقت ضائع نہ کرو، تقریریں غور سے سنو، ان پر تدبر کرو، اپنے نفسوں کا جائزہ لو کہ جو کچھ کہا جاتا ہے ہم میں ہے یا نہیں۔ پھر اپنے میں عزم پیدا کرو کہ ایک نیک تبدیلی اس جلسہ کے نتیجہ میں ہم اپنے میں پیدا کریں گی۔سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات خاموشی اور غور سے سنو۔

احمدیت کی تاریخ نے جس طرح یہ ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی ایک ایک بات پوری ہوئی۔اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامل یقین ہے کہ آپ کی جو پیشگوئیاں آئندہ کے متعلق ہیں وہ سب بھی اپنے وقت پر جس طرح آپ نے بیان کیا ہے پوری ہوں گی۔انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی ہے۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا............''۔

(روحانی خزائن جلد 20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو

اس کو روک سکے‘‘۔(روحانی خزائن جلد 20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

ہمیں کامل یقین ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی ہوئی خبریں اب تک اپنی پوری شان سے پوری ہو چکی ہیں اسی طرح یہ بھی من وعن پوری ہوں گی اور کوئی طاقت نہیں جو ان پیشگوئیوں کو پورا ہونے سے روک سکے۔ بلکہ ان کے پورا ہونے کے آثار بھی ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔جس کی بشارتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کئی سال سے دے رہے ہیں کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی۔مگر ہر کامیابی کے ساتھ ابتلا بھی ہوتے ہیں اور قربانیاں بھی۔ بغیر قربانیوں کے کوئی جماعت اپنے نصب العین کو حاصل نہیں کر سکتی۔ مسلسل جدوجہد، لگا تار کوشش کبھی ہمت نہ ہارنا، اپنی تربیت واصلاح وہ امور ہیں جو منزل کو قریب کر دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 20۔رسالہ الوصیت صفحہ 309)

پس میری عزیز بہنو اور بچیو! ان برکات اور فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں اپنے میں ایک

نیا عزم کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی اصلاح کی ضرورت ہے اپنے نفسوں کوٹٹو لنے اور جائزہ لینے کی ضرورت ہے، اپنی تربیت کی ضرورت ہے، اپنے اخلاق کو درست کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے کردار کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے آپ کی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کی ہے لیکن ابھی ہم میں بہت سی کمزوریاں باقی ہیں جس کی طرف توجہ دینا ہر عورت کا کام ہے۔ قاعدہ ہے کہ مامور کے زمانہ سے جوں جوں بُعد ہوتا جائے کمزوریاں نئے آنے والوں کے ساتھ آجاتی ہیں۔ ان کمزوریوں کو دعا استغفار اور عمل کے ساتھ دور کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ انسان فرشتہ نہیں ہوتا پیار و محبت سے سمجھا کر اصلاح کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ بسا اوقات میرے نام ایک گمنام خط آجاتا ہے کہ آپ کے خاندان کے فلاں میں یہ نقص ہے یا فلاں لجنہ کی فلاں عہدہ دار ایسا کرتی ہے۔ میں چاہوں بھی تو اس خط کا جواب نہیں دے سکتی کیونکہ اس پر لکھنے والی یا والے کا نام پتہ نہیں ہوتا یا نام تو لکھا لیکن واضح نہیں۔ پتہ نہیں ایک نام کی کئی بہنیں ہوسکتی ہیں۔ یہ طریق اختیار کرنا مومنانہ شان کے خلاف ہے۔ کسی سے شکایت ہے تو صاف شکایت لکھیں۔ اصلاح کی غرض سے لکھیں۔ ثبوت کے ساتھ لکھیں اور اپنا نام پتہ لکھیں تاکہ تحقیق کی جاسکے ثبوت لیا جاسکے۔ اس طرح کی شکایتوں کا فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔

عام طور پر جو سب سے بڑی شکایت آتی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت کے سرکردہ گھروں میں سے بہنیں پردہ صحیح نہیں کرتیں اور یہ میرا مشاہدہ بھی ہے کہ کچھ عرصہ سے پردہ کے سلسلہ میں بے احتیاطی شروع ہوگئی ہے برقع سے بڑی کھلی چادر شروع ہوئی۔ بڑی چادر سے چھوٹی چادر اور چھوٹی چادر سے ایک رومال رہ گیا۔

میری بہنو! پردہ اسلامی حکم ہے جو قرآن میں واضح طور پر درج ہے اور پردہ کی غرض عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت ہے۔ پردہ ایسا ہو جس میں چہرہ اور جسم اور عورت کی زینت پوشیدہ رہے۔ اگر چادر لے کر اپنا سارا چہرہ آپ کھول دیتی ہیں تو وہ پردہ نہیں۔ ایک اسلامی حکم سے مذاق ہے یہ یاد رکھیں کہ بے شک بشارتیں اپنی جگہ ہیں لیکن ان کا مستحق اور حق دار بننا آپ کا فرض ہے۔ ہم سے بڑھ کر قربانی نیک نمونہ، قرآن اور دین پر عمل کرنے والی عورتیں کسی اور

ملک اور براعظم میں پیدا ہوسکتی ہیں جو ہم سے آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوسکتی ہیں اور عورتوں کی تربیت کی قیادت ان کے ہاتھ میں ہوسکتی ہے۔ آج ان کی نگاہیں آپ پر ہیں کہ یہ مرکز سلسلہ اور اس کے قریب رہنے والوں میں ہم نے ان کا نمونہ دیکھنا ہے اور جس کا نمونہ ان کو اسلام کے مطابق نظر نہیں آتا ان کے چہرے اُتر جاتے ہیں۔

پس اصلاح کریں اپنی اپنے لئے اپنی نسلوں کیلئے دوسروں کیلئے تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرسکیں۔ دوسری چیز جو بالکل جماعت میں سے ختم ہوچکی تھی پھر جماعت کے بعض حصوں میں آ رہی ہے اور وہ ہے رسومات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد **یحي الدین و یقیم الشریعة** (تذکرہ صفحہ 55) تھا۔ یعنی اسلام کے باغ کو پھر سے تر و تازہ کرنا۔ شریعت اسلامی کا قیام اور اس پر چلانا اور آپ کو ماننے کے نتیجہ میں آپ کے متبعین نے صحیح اسلام پر عمل کر دکھایا۔ ہر طرح کا تکلّف رسومات بدعات، خلاف شریعت باتوں کو انہوں نے اپنے گھروں سے جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا۔ پھر حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے ذریعہ جماعت میں سادگی کی رَو دوڑا دی۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ شکایتیں آنے لگی ہیں کہ مختلف مواقع پر خواہ شادی کے ہوں یا اور قسم کی تقریبات وہ رسومات جن کو جماعت احمدیہ بالکل چھوڑ چکی تھی ان پر عمل ہونے لگا ہے۔ رسم سادگی کی ضد ہے۔ معاشرہ کو تباہ کرنے والی چیز ہے۔ آہستہ آہستہ معمولی معمولی رسمیں بدعات کی شکل اختیار کر جاتی ہیں اور ان پر عمل کرنے والا گھرانہ اسلام سے دور جا پڑتا ہے۔ اسلام سادگی سکھاتا ہے اسلام تکلیف و تکلّف سے بچاتا ہے۔ اسلام توکّل سکھاتا ہے۔ اسلام کا بنیادی نکتہ توحید ہے اور ایک موحد بیہودہ رسموں سے دور بھاگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرائط بیعت میں چھٹی شرط یہ قرار دی تھی کہ:۔

> ''اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا''۔
>
> (اشتہار تکمیل تبلیغ 12 رجنوری 1889ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ رسومات کی

بیخ کنی کریں اوران کواپنے معاشرہ میں پنپنے نہ دیں۔ہم ایک غریب جماعت ہیں جس کی غرض توحید الٰہی کی تعلیم دینا اورمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو پھیلانا اورآپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔

اگرہم نے رسومات کو نہ چھوڑا تو آہستہ آہستہ اسلام سے دور جاپڑیں گے اوررضائے الٰہی کے لئے قربانی دینے کی روح جاتی رہے گی۔ جماعت احمدیہ کا قیام غلبہ اسلام کی خاطر ہوا ہے اوراس مقصد کے حصول کے لئے ہم میں سے ہرایک کوقربانی دینی ہوگی۔قربانی اپنی خواہشات کی اپنے مال کی اپنی اولادوں کی اورخود اپنےنفس کی تا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرسکیں اور اس کا قرب اوراس کا پیار حاصل ہو۔اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا واحد ذریعہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع کرنا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي (آلِ عمران: 32) ہرمرحلہ میں ہرقدم پرہم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے۔کتنی ہیں ہم میں سے جواس چیز کا خیال رکھتی ہیں ابھی تو ہماری بہت اصلاح ہونے والی ہے۔آپس میں نااتفاقی،تعاون نہ کرنا، ہمدردی کی کمی، بچوں کی صحیح تربیت نہ کرنا،موجودہ مغربیت کی ظاہری جگمگاہٹ سے متاثر ہوتے ہوئے اسلامی احکام کی پرواہ نہ کرنا جن میں سے ایک ضروری حکم پردہ کا ہے۔ ان سب باتوں کی اصلاح کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں قرآن آتا ہو ہمارے بچوں کوقرآن آتا ہو۔دین سے محبت ہو دین پر چلنے کا شوق ہو۔ دین کیلئے غیرت ہو۔ اگرآج آپ خود قرآن نہیں پڑھیں گی تو آئندہ آپ کی نسل دین سے بالکل بے بہرہ ہوگی۔

جس قدر زور اسلام نے اخلاقیات پر دیا ہے کسی مذہب نے نہیں دیا اورآج مسلمان اخلاقی لحاظ سے دوسری قوموں سے کم نظر آتے ہیں اس کی وجہ قرآن نہ پڑھنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے ربّ کو پہچانا اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی توفیق پائی ہے۔ ہماراعمل دوسروں سے مختلف ہونا چاہئے۔ ہمارے اخلاق قرآنی اخلاق کے مطابق ہونے چاہئیں۔ ہمارا کردار قرآن کے بیان کردہ نمونہ کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمارے دلوں میں انسانیت کی محبت اوران کی اصلاح کی تڑپ ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

’’باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی‘‘۔

(روحانی خزائن جلد3۔ازالہ اوہام صفحہ 550)

پس ہر احمدی عورت کی زندگی کامل نمونہ ہونا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی کہ ایک طرف عبادت کے لحاظ سے وہ مکمل ہو۔قرآن جانتی ہو قرآن پر عمل ہو اور قرآن کی تعلیم کے مطابق بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو کسی کو دکھ نہ پہنچانے والی ہو بلکہ اس کے وجود سے اس کے اردگرد رہنے والے ہر لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں، دوسرے کو تکلیف پہنچانے کا سب سے بڑا باعث بدظنی ہے۔ بدظنی نہ کی جائے تو دل میں دوسرے کے خلاف غصہ نہیں آتا اور جب غصہ نہیں آتا تو اس کے نتیجہ میں ظلم نہیں ہوتا۔اس لحاظ سے لجنات پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے دینی تعلیم دینا اور اس کا انتظام کرنا ان کا اوّلین فرض ہے باقی سب کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔ (روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 13)

پس ہمارا فرض ہے کہ خود بھی عامل قرآن ہوں اور دوسروں کو بھی قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کریں خود بھی قرآن پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں تا ہم سب کا عمل قرآن کی تعلیم کے مطابق ہو۔

(ماہنامہ مصباح فروری1979ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ 1979ء

تلاوت کے بعد آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ناصرات میں بیداری اور ذمہ داری کا احساس اجتماع میں شامل ہونے اور حصہ لینے کا شوق پہلے کی نسبت بڑھ رہا ہے۔ آپ نے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کو امانت، دیانت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ دیانتداری کے معنی بہت وسیع ہیں آپ کو جائزہ لینا ہوگا کہ آپ خود اپنے آپ سے اپنی تعلیم، ملک وقوم اور ناصرات کی دوسری بچیوں سے دیانتداری کرتی ہیں یا نہیں۔

آپ نے سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ کو بھی نصیحت فرمائی کہ اس سال دیانتداری سے متعلق کثرت سے مضامین سنائے جائیں اور یہ بات راسخ کی جائے کہ ایک زندہ قوم کے لئے دوسرے اوصاف کی طرح دیانتداری لازمی جزو ہے۔ آخر میں آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے مقرر کردہ نصاب اور لائحہ عمل پر عمل کرنے اور نیز چندہ وقف جدید کی طرف خصوصاً توجہ دلائی۔

(الفضل 5رنومبر 1979ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1979ء

میری عزیز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ آیئے ہم پُر خلوص دعاؤں کے ساتھ اپنے اجتماع کو شروع کریں اور اس کے پروگرام سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

1978-79ء کا سال الحمدللہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ تمام شعبہ جات کی سیکرٹریان اپنے اپنے فرائض محنت سے سرانجام دیتی رہیں اور لجنات بھی مرکز سے تعاون کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ بجٹ گزشتہ سال -/2,70,048 کا منظور کیا گیا تھا لیکن کل آمد -/2,66,514 ہوئی۔ لجنہ مرکزیہ باوجود اپنی پوری کوشش کے اس بجٹ کو پورا نہ کر سکی۔ گو یہ آمد 1977-78ء کی مجموعی آمد سے سات ہزار چار سَو اکسٹھ روپے زائد ہے۔ 4,534 کی کمی کچھ تو سالانہ اجتماع کے چندہ میں کمی کے باعث ہوئی اور کچھ مصباح کے پبلشر محمد شفیق قیصر صاحب کے وفات پا جانے کے باعث۔ الحمدللہ چھ ماہ کے التوا کے بعد عین اجتماع سے قبل اجازت حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ پرچہ شائع کر دیا گیا ہے تا کہ باہر سے آنے والی بہنیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ آمد میں کمی ہونے کی وجہ سے اخراجات میں بھی مناسب کمی کر دی گئی تا کہ ہمارا بجٹ خسارہ کا بجٹ نہ رہے۔ اس سال لجنہ مرکزیہ کے شعبہ مال کی عہدیداران نے پوری کوشش کی کہ کم از کم چندہ دہندہ لجنات کی تعداد چار صد تک پہنچ جائے لیکن اس ٹارگٹ کو حاصل نہ کر سکے۔ اس سال 343 لجنات نے چندہ دیا ہے گزشتہ سال کی تعداد کے مقابلہ میں 10 لجنات کا اضافہ ہوا ہے۔ بعض لجنات کے چندے چار اکتوبر کے بعد وصول ہوئے ہیں۔ اگر وقت پر بھجوا دیتیں تو شاید یہ تعداد اور بڑھ جاتی۔ وہ لجنات جو نہ چندہ دیتی ہیں نہ ان کی طرف سے رپورٹ آتی ہے۔ ان کے لئے کوئی ایسی سکیم آئندہ بنانی پڑے گی جس سے ان میں

بیداری پیدا ہو اور بے حسی دور ہو اور وہ بھی سرگرم عمل ہوسکیں۔ شعبہ جات میں سے شعبہ ناصرات، شعبہ مال اور شعبہ تعلیم میں ترقی کے آثار ہیں۔ باقی بھی محنت تو کرتی ہیں لیکن اس کے نمایاں نتائج سامنے نہیں آتے۔

شعبہ اشاعت نے اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ابتدائے خلافت سے اب تک کی تقاریر کتابی شکل میں شائع کرنے کا انتظام کیا۔ کاغذ اور چھپائی بہت مہنگی ہے لیکن اگر لجنات سب کتاب خرید لیں تو اس رقم سے اگلے سال ایک اور کتاب شائع کروائی جاسکتی ہے۔ آئندہ سال انشاء اللہ الازھار کا تیسرا ایڈیشن شائع کروانا زیر غور ہے اور لجنہ لاہور کی تاریخ بھی بشرطیکہ لجنہ لاہور کا مکمل تعاون حاصل ہو۔ نیز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حالات زندگی کی اشاعت بھی زیر غور ہے۔

میری عزیز بہنو! آپ میں سے اکثر اپنی لجنہ کی طرف سے نمائندہ بن کر یہاں آئی ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ پروگرام سنیں، ہدایات کو نوٹ کریں تا آئندہ ان پر عمل کرسکیں اور بہترین مشورے آئندہ ترقی کیلئے دیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔

(سورۃ التوبہ:122)

ترجمہ: اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

یہ قرآنی طریق ہے کہ دین سیکھنے کی خاطر مرکز میں نمائندے آئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعتیں ہر جگہ موجود ہیں اور اسی طرح لجنات بھی کسی اجتماع پر بھی ساری احمدی خواتین کا آنا ممکن نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر اس جماعت میں سے ایک منتخب گروہ ہی آسکتا ہے۔ یہ ایک نمائندہ بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ بھی جس طرح پچیس پر

ایک نمائندہ کا طریق لجنہ اماءاللہ نے جاری کیا ہے۔ ہر نمائندہ پر جو منتخب کیا جاتا ہے بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرکز میں آ کر خود جو سکھایا جائے سیکھے اور واپس آ کر اپنی لجنہ کی باقی ممبرات کو وہ سب کچھ سکھائیں اگر یہ فرض آپ ادا نہیں کرتیں یا کر نہیں سکتیں تو آپ کے آنے کا قطعی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ کام صرف لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کا نہیں بلکہ ہر نمائندہ جو آتی ہے اس کا فرض ہے اس زمانہ میں تو نئی نئی ایجادوں سے آسانیاں بھی بہت پیدا ہوگئی ہیں۔ اگر ہر ضلع کی لجنہ اپنے فنڈ میں سے ایک ایک ٹیپ ریکارڈ خرید لیں اور یہاں کی کارروائی ریکارڈ کر کے لے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب، درس القرآن، درس حدیث، ذکر حبیب، لجنہ کی عہدیداران کی ہدایات وغیرہ اور وہاں جا کر اپنے اجلاسوں میں سنائیں تو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ جب اچھی طرح سنا لیں، سمجھا لیں تو پھر جائزہ لیتی رہیں سارا سال کہ ان پر عمل بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔

احمدی مستورات نظام جماعت کا ایک اہم حصہ ہیں اور ان کی کوئی بھی کمزوری جماعت کی ترقی میں روک بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اسلام کا غلبہ ہوگا اور یہ غلبہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورۃ صف میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(الصّف:۱۰)

اور سب مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ غلبۂ اسلام آخری زمانہ میں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پا کر فرمایا:۔ ع

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اور آپ نے دنیا کو بشارت دی کہ:۔

’’سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا

کہ پہلے چڑھ چکا ہے''۔(روحانی خزائن جلد 3۔فتح اسلام صفحہ 10)

پھر آپ نے فرمایا:۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد20 صفحہ 409۔تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ 17)

یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اسلام کا غلبہ مقدر ہے اور اس کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ جماعت کے قیام پر پہلی صدی ختم ہونے والی ہے۔ دس سال کے بعد دوسری صدی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غلبہ اسلام کی صدی سے موسوم فرماتے ہیں شروع ہونے والی ہے۔ دس سال کا عرصہ ایک زندہ رہنے والی قوم کی زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ دیکھنا اور سوچنا یہ ہے کہ اگلی صدی میں داخل ہونے کے لئے ہم نے کیا تیاری کی ہے اور کیا کرنی ہے۔ گزشتہ چند سال میں ہی آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک سے مردوں اور عورتوں کے وفود جلسہ سالانہ پر آنے شروع ہوئے ہیں اور ہر سال ان میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے وہ دین سیکھنے کی خواہش مند ہیں اور جتنے دن وہ یہاں رہتی ہیں ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں ان کا اگر وقت ضائع ہوتا ہے تو یہاں کی کارکنات اور ملنے جلنے والیاں کرتی ہیں مرکز میں رہنے والی خواتین کی ذمہ داری دوہری ہے اور اس کے بعد پاکستان کے مختلف مقامات کی خواتین کی کہ تعلیم اور تربیت کے لحاظ سے اگلی صدی کی ذمہ داریوں کو احسن طور پر سنبھال سکیں لیکن جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہر شہر

میں نمایاں تعداد ایسی خواتین کی نظر آتی ہے جو ناظرہ نہیں جانتیں۔ ترجمہ نہیں جانتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا انہیں کوئی علم نہیں۔ ایسی خواتین کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں جماعت کو۔

پس میری بہنو! آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے وقت کم اور کام زیادہ ہے ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کو مانا ہے جنہوں نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے جن کے ذریعہ ہم نے اپنے ربّ کو پہچانا ہے لیکن صرف زبان یا دل سے مان لینا کافی نہیں جب تک عمل ہمارے قول کا ساتھ نہ دے۔ جماعتی جدوجہد میں حصہ لینے اور عظیم قربانیاں پیش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان میں کمزوری نہ آنے پائے۔ اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے گا بشرطیکہ ہمارے قدم مستحکم رہیں ان میں کسی قسم کی لغزش نہ آئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے گھروں میں اور ہمارے بچوں کے سامنے تاریخ احمدیت، تاریخ اسلام کے واقعات بیان کئے جائیں ان کے دل میں مذہب سے گہری محبت اور مذہب کیلئے غیرت پیدا کی جائے تا جب وہ بڑے ہوں تو سلسلہ کی خاطر ہر قربانی دے سکیں۔ پھر یہ بھی خیال رکھا جائے کہ ان کو دینی تعلیم مل رہی ہے یا نہیں۔ اگر آپ اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہیں دیتیں تو دہریت اور دجالیت کی آگ سے ان کو محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ جن کو دین کا کچھ علم نہیں ہوگا وہ بُری سوسائٹی کا اثر جلد قبول کرتے ہیں۔ پس بچایئے اپنے بچوں کو اُخروی آگ اور اس دنیا کی آگ سے بھی اور اچھے انسان بنایئے جو ہر قسم کے فتنہ وفساد سے دور رہنے والے ہوں جن کے دلوں میں بنی نوع انسان کی محبت ہو۔ جن کے دلوں میں دکھی انسانیت کا درد ہو جو ہر ایک کے ہمدرد ہوں اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہوں۔ ایسے انسان کہاں سے آئیں گے آپ کی گودوں کے پالے اور پرورش کئے ہوئے تربیت یافتہ۔ اگر اگلے دس سال میں مائیں اپنے وقت لغو باتوں میں ضائع کرنے کی بجائے اس اعلیٰ مقصد کو سامنے رکھیں کہ انہوں نے بھرپور کوشش کرنی ہے اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کی تو یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ان کا ہوگا لیکن اس کے لئے ان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ اب جو مائیں خود پردہ میں بے پروائی کرتی ہیں وہ کیسے امید رکھ

سکتی ہیں کہ ان کی بچیاں پردہ کے سلسلہ میں ان کی کوئی نصیحت مانیں گی جو خود نماز، روزہ کی طرف، قرآن مجید کی تلاوت، قرآن کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ نہ کریں گی وہ اپنی بچیوں اور بچوں کو کیا سکھا سکیں گی۔ اس لئے میری بہنو اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ آپ سب کیلئے ضروری ہے کہ آپ کی لجنہ میں جو بہنیں دین کا علم نہیں رکھتیں ان کو ان کی استطاعت کے مطابق علم دین حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں جو بہنیں دینی لحاظ سے سست ہیں ان کی سستیاں دور کرنے کی کوشش کریں اجلاسوں میں آنے کے لحاظ سے مالی قربانی کے لحاظ سے علمی ترقی کے لحاظ سے اور کوشش کریں کہ ہر لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات ایک سطح پر آجائیں۔ دیہاتی لجنات کو اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ پھر آپ میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ متحد ہونے کی ضرورت ہے باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔ کئی لجنات سے اس قسم کی شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ فلاں کے گھر اجلاس ہوا تو ہم نہیں جائیں گے ان کو سوچنا چاہئے کہ خدا کی خاطر آپ اجلاس میں جاتی ہیں یا فلاں کو خوش کرنے کیلئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کی اصلاح اور ترقی اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کے لئے کئی پروگرام آپ کے سامنے رکھے ہیں ان پر عمل کر کے آپ ترقی کر سکتی ہیں۔

1۔ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو پہلا خطاب آپ نے فرمایا اس میں آپ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الَّذی لایُضَاعُ وَقْتُهٗ (تذکرہ صفحہ 304)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب میں مستورات کی ان چیزوں کی طرف راہنمائی کی تھی جن سے عورتوں کے وقت ضائع ہوتے ہیں کسی کے گھر بغیر اجازت کے جانا یا ایسے وقت جانا جو اس کے کام کے اوقات ہوں۔ تجسس کی عادت، دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں رہنا اور پھر اس کا تذکرہ دوسری بہنوں سے کرنا، غیبت کی عادت، زینت کی نمائش پر وقت ضائع کرنا۔ ہمارا فرض ہے کہ ان عیوب کو دور کریں اپنے گھروں کے ماحول کو خوشگوار بنائیں اور نہ اپنے وقت ضائع کریں نہ دوسروں کے۔

2۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی تربیت پر بہت زور دیتے ہوئے

ان کے لئے دعائیں کرنے کی بہت تاکید کی ہے کہ:۔

''اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے دین کا خادم بنائے اسے اپنی محبت دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔اس کے علاوہ ہزاروں اور دعائیں ہیں جو آپ اپنے بچوں کے لئے کرسکتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھ کر آپ کی دعاؤں کو بھی قبول کرے گا اور آپ کی اولاد آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔غرض بچوں کے لئے بھی دعائیں کریں اور ان کی تربیت کا بڑا خیال رکھیں۔آپ بہنوں پر اس سلسلہ میں بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے''۔(ماہنامہ مصباح مارچ 1966ء)

3۔ تیسرا قرآن کریم پڑھانے کی طرف احمدی مستورات کو شروع خلافت سے توجہ دلا رہے ہیں کوئی ایسی عورت نہ ہو جو ناظرہ نہ پڑھی ہوئی ہو اور کوئی ایسی عورت نہ ہو جو ترجمہ نہ جانتی ہو۔ 1966ء کے اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کو قرآن پڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی اور اس کے بعد بھی دلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا۔

''آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی عجیب موقعہ بہم پہنچایا ہے۔آپ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی نسلوں میں قرآن کریم کا عشق اس طرح بھر دیں کہ دنیا کی کوئی لذت اور کوئی سرور انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرے وہ ساری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے عاشق ہو جائیں اور وہ ہر خیر اس سے حاصل کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں تا قیامت تک آپ کے نام زندہ رہیں اور آنے والی نسلیں حیران ہو کر آپ کی تاریخ کو پڑھیں اور کہیں کہ کیسی عورتیں تھیں اُس زمانہ کی جنہوں نے دنیا کے تمام لالچوں کے باوجود دنیا کے تمام بد اثرات کے باوجود دنیا کو ٹھکرا دیا اور دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کو اپنے گرد اس طرح لپیٹا کہ وہ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی گئیں وہ اور ان کا ماحول اس نور سے منور رہا جگمگاتا رہا۔اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہم کو بھی ہمیشہ اس کی توفیق عطا کرتا رہے''۔(المصابیح صفحہ 31)

ایک اور بہت ضروری پروگرام جو لجنہ اماء اللہ کے سامنے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا اور بہت ہی تاکید کی تھی اور گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی آپ نے اس سلسلہ میں بڑے زوردار الفاظ میں نصیحت فرمائی تھی وہ رسومات و بدعات کی بیخ کنی کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ:۔

''حضرت مصلح موعود نے جماعت میں اور خصوصاً جماعت کی مستورات میں ایک مہم جاری کی تھی اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور وہ مہم یہ تھی کہ جماعت بد رسوم اور بُری عادتوں کو چھوڑ دے اور بے تکلف زندگی اور اسلامی زندگی گزارنے کی عادی ہو جائے ایک وقت جماعت پر ایسا آیا کہ حضور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے اور جماعت بد رسموں سے اور بد رسموں کے بد نتائج سے محفوظ ہو گئی لیکن اب پھر جماعت کا ایک حصہ اس طرف سے غفلت برت رہا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال یا دنیوی وجاہتیں عطا کی ہیں وہ بجائے اس کے کہ اپنے ربّ کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزارتے لوگوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر اور اس عزت کے لئے جو حقیقت میں ذلّت سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس دنیا کی عزت اور بد رسوم کی طرف ایک حد تک مائل ہو رہے ہیں یہ بد رسوم شادی بیاہ کے موقع پر بھی کی جاتی ہیں اور موت فوت کے موقعہ پر بھی ہمیں اُنہیں کلیۃً چھوڑنا پڑے گا ورنہ رسوم کے وہ طوق جو پہلے ہمارے گلوں میں پڑے ہوئے تھے بد رسوم اور بد عادتوں کی وہ بیڑیاں جو پہلے ہمارے پاؤں اور ہاتھوں میں تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف:158)

وہ ہم اپنے ہاتھوں سے پھر واپس لا کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو ان میں باندھ دیں گے اور ان طوقوں کو اپنے گلوں میں دوبارہ ڈال لیں گے پھر ہم ان راہوں پر کیسے دوڑیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی ہم پر کھولی ہیں''۔ (المصابیح صفحہ 31، 32)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر پُر درد نصیحت کے باوجود بہت سے

احمدی گھرانوں میں شادی کے موقع پر خصوصاً رسوم سے اجتناب نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم نے احمدی ہوتے ہوئے یہ عہد نہیں دہرایا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن بیٹے کا رشتہ تلاش کرتے وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ لڑکی جہیز میں کیا لائے گی؟ لڑکے والوں کو جوڑے کتنے ملیں گے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کسی بہن سے باتوں باتوں میں مجھے یہ علم ہوا کہ ایک احمدی گھرانہ نے دوسرے احمدی گھرانہ سے رشتہ کرنے سے صرف اس وجہ سے انکار کر دیا کہ ان کا گھر معمولی سا اور شہر کے اندر تھا اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر وہ کوئی کوٹھی کرایہ پر لے لیں تو ہم رشتہ کر لیں گے میں نے کہا ہرگز نہ کرنا اگر لڑکی کا دین انہوں نے نہیں دیکھا اعلیٰ اخلاق نہیں دیکھے اچھی تربیت نہیں دیکھی تو وہ لیں بھی تو آپ انکار کر دیں کہ ہم نے بیٹی دینی ہے کوٹھی نہیں۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے، وقت نہیں بیسیوں مثالیں ایسی ہیں جو میرے مشاہدہ اور علم میں آ چکی ہیں۔

میری بہنو! دنیا کتنی ترقی کر چکی ہے۔ بجائے علم و فضل میں آگے بڑھنے، بجائے علوم میں تحقیقات کرنے، علمی کاموں میں حصہ لینے، دینی امور میں دوسروں کی راہنمائی کرنے والے بننے کے اس دلدل میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ ان باتوں سے نہ عزت حاصل ہوگی نہ بزرگی۔ عزت قرآن پڑھنے سے ملے گی۔ عزت قرآن پر عمل کرنے سے ملے گی۔ عزت قرآن کی تعلیم دینے سے ملے گی۔ عزت اعلیٰ اخلاق کے اظہار سے ملے گی۔ عزت خدا تعالیٰ دیتا ہے اس کے مقرب بننے سے ملے گی اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکھف: 111)

پس جو شخص اپنے ربّ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ نیک اور مناسب حال کام کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ایمان کے مناسب حال کام کرنے ضروری ہیں وہ قربانیاں جن کا امام تقاضا کرے وہ کام جن کے کرنے کا خلیفہ وقت کا ارشاد ہو پھر قرآن مجید میں ایک گُر بتا دیا گیا ہے اور اس میں مرد اور عورت کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ہر ایک حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ قرآن کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے اور وہ یہ ہے کہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل:98)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم اُن تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ بھی فرماتا ہے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ (سورۃ سبا:38)

ترجمہ: اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیزیں نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسب حال عمل کرتا ہے وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں کو اُن کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بالا خانوں میں امن سے زندگی بسر کریں گے۔

بے شک مال بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے اور اولاد بھی لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت صرف اعمال صالحہ کی ادائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان احکامات پر چلنے سے جو انہوں نے آپ کے لئے جاری کئے ہیں مل سکتی ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکی ہوں کہ آپ نمائندہ کی حیثیت سے آئی ہیں۔ یہاں سے واپس جا کر کوشش کریں جائزہ لیں اور سب بہنوں کا تعاون حاصل کر کے کوشش کریں کہ ہر لجنہ اماء اللہ کی ممبر سرگرم عمل ہو جائے ہم میں جو بُرائیاں ہیں ان کو دور کریں اپنی اولاد اور اگلی نسل کی تربیت میں لگ جائیں۔ اپنے معاشرہ میں کسی بدعت اور رسم کو پنپنے نہ دیں۔ اپنی تعلیم کی طرف، دین سیکھنے کی طرف، قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی طرف اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف پوری پوری توجہ دیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

فرمایا تھا:

’’ہماری روحانی زندگی اور جماعت احمدیہ کی روحانی اجتماعی زندگی محمد ﷺ کی محبت میں فنا ہوکر زندہ رہنا ہے انسان کمزوری کر جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن توبہ اور استغفار کا دروازہ خدا تعالیٰ نے کھولا ہے تاکہ ہم پھر اس کی طرف واپس لوٹیں لیکن ہماری زندگی قائم نہیں رہ سکتی اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر دنیا کا خیال کریں اور دنیا دارانہ تعلقات کو ترجیح دیں اور جو تعلق ہمارا خدا اور اس کے رسول محمد ﷺ سے ہے اس تعلق محبت کو اس تعلق عشق کو اس تعلق فدائیت اور ایثار کو اس جذبہ کو کہ اگر ہزار زندگیاں بھی ملیں ہمیں تو ہم خدا پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے اس تعلق کو دنیا کی کوئی کشش دنیا کا کوئی جادو قطع نہیں کرسکتا‘‘۔

(المصابیح صفحہ 348)

میری عزیز بہنو! آپ نے تو ساری دنیا کے لئے نمونہ بننا ہے یہ کام ہے ہمارا لجنہ کا۔ آپ نے معلمات بننا ہے ان مستورات کے لئے جو جماعت میں آئندہ داخل ہوں گی۔ ان کو علم دین سکھانا، مسائل سمجھانے، اسلامی اخلاق و آداب کی تعلیم آپ نے دینی ہوگی اور اس کیلئے اگلے چند سالوں میں آپ نے تیاری کرنی ہے۔ ایک لڑکی جس کا ارادہ ایم۔ اے یا پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کا ہوتا ہے وہ چھٹی ساتویں جماعت سے ہی محنت اور کوشش کرتی ہے کہ ہر امتحان میں اچھے نمبروں پر پاس ہوتی چلی جائے اور اپنی منزل کو پا سکے۔ ہماری منزل بھی یہی ہے کہ ہم وہ دن دیکھیں جب اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور پچھلوں کا کام ہوگا کہ آنے والوں کو دین کا علم سکھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو علوم کے خزانے لٹانے آئے تھے جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امید وار

ان خزائن سے پہلے اپنی جھولیاں بھریں اور پھر آنے والوں میں تقسیم کریں تا وہ بھی ان سے فائدہ اُٹھائیں۔

ہمارے عزائم بڑے ہیں مقاصد ارفع و اعلیٰ ہیں لیکن کمزوریاں ابھی بہت ہیں اس کے لئے سب سے قبل ہم نے ہر لجنہ کو منظّم کرنا ہے اس کا مرکزی لجنہ سے رابطہ قائم کرنا ہے کثرت سے لجنات سے نہ رپورٹ آتی ہے نہ چندہ۔ جہاں لجنہ قائم نہیں جماعت قائم ہے وہاں لجنہ کا بھی قیام کرنا ہے اور ہر جگہ اس طرح تنظیم قائم کرنی ہے کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت باہمی اور ہمدردی کا جذبہ لے کر سب کام کریں۔لڑائی جھگڑے سے باز رہیں۔ دیہات کی لجنات کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔اب تو دیہات میں بھی تعلیم عام ہے لیکن ایک عام نقص دیہات میں یہ ہے اگر ایک صدر بن جائے اور وہ کام کے قابل بھی نہ رہے تب بھی کسی اور کو صدر بنانے کے لئے ممبرات آمادہ نہیں ہوتیں۔ اس سلسلہ میں کسی لحاظ کی ضرورت نہیں جو کام اور خدمت کرنے کی اہل ہو اسے عہدہ دیں نہ کہ کسی کو خوش کرنے کیلئے۔ اس سلسلہ میں کئی سال سے میں توجہ دلا رہی ہوں کہ ضلعی لجنات اپنے ضلع کے انتظام کو مضبوط کریں۔ دورے کریں، کروائیں۔ اس سال ضلع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، سانگھڑ، پشاور اور قصور نے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بشیر آباد کی صدر نے بھی ضلع گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور سرگودھا نے ضلعی سطح پر میٹنگز بھی بلائی ہیں۔ پشاور نے صوبائی اجتماع منعقد کیا ہے۔ان چند کے سوا دیگر اضلاع کی صدروں نے مثلاً راولپنڈی، جہلم، گجرات، لائل پور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان، ساہیوال، جھنگ اور بہاولپور نے اس طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ کسی ایک صدر یا ایک عہدہ دار کے دن رات کام کرنے سے ترقی نہیں ہوسکتی جب تک تمام عہدیداران اور تمام ممبرات مل کر قدم بقدم نہ چلیں۔ سب کے لئے کام کا معیار یکساں ہو۔قربانی کا جذبہ ایک ہو اور یوں محسوس ہو کہ سب کے جسموں میں ایک دل دھڑک رہا ہے۔ تمام ضلعی لجنات کی صدروں کی ذمہ داری ہے اگر اس سال وہ دورے نہیں کریں گی اپنے ضلع کی نگرانی کا کام نہیں سنبھالیں گی تو ان کو کام سے ہٹانا پڑے گا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جو ہر سال لجنات کے لئے لائحہ عمل تجویز کرتی ہے کم از کم اس پر سَو فیصد عمل کیا جائے۔ لائحہ عمل کا یہ مطلب نہیں کہ صرف یہ کام کرنا ہے یہ تو کم سے کم معیار بتایا جاتا ہے اس سے بڑھ چڑھ کر کرنا چاہئے۔ شعبہ تعلیم کی طرف سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں ۔ایک سال میں چھ کتب یعنی ہر دو ماہ میں ایک کتاب یہ کوئی زیادہ نہیں ۔کوشش کریں کہ ہر خواندہ عورت اور لڑکی ان کو پڑھے۔ جسے سمجھ نہ آئے وہ اپنی عہدہ داروں اور سیکرٹری تعلیم سے سمجھے ان کو اجلاسوں میں سمجھایا جائے اور اس طرح کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر عبور حاصل ہو ان کے ذریعہ آپ کو قرآن کریم کا فہم حاصل ہوگا۔ ہر شہری لجنہ کی کم از کم چالیس فی صد ممبرات کو یہ مقررہ نصاب پڑھوانا چاہئے ۔خلاصہ کر کے آسان زبان میں اجلاسوں میں پڑھائیں تا جو خود نہ پڑھ سکیں وہ سن کر مطلب سمجھ لیں۔ یہی وہ خزانے ہیں جو مہدی علیہ السلام نے تقسیم کئے لیکن ہم پورا فائدہ نہیں اٹھا رہیں۔ دوسرے ممالک کی خواہش کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کر کے ان تک پہنچایا جائے تا وہ پڑھیں لیکن جن کے سامنے معارف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا بہہ رہا ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔عمل کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے اور علم حاصل ہوگا آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو تفسیر ہیں قرآن عظیم کی اور جو دلیل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کی۔کوشش کریں علم کو پھیلانے کی احمدی خواتین میں۔ احمدی عورت جاہل نہیں ہونی چاہئے۔احمدی عورت دینی علم سے بے بہرہ نہیں ہونی چاہئے ۔احمدی عورت کے اخلاق اعلیٰ اور اس کا کردار بے عیب ہونا چاہئے اور آپس میں اتفاق ہونا چاہئے کیونکہ نا اتفاقی سے ہم اپنے بلند مقاصد حاصل نہیں کرسکتیں پھر تمام شاخہائے لجنہ اماء اللہ کا مرکزی لجنہ اماء اللہ سے گہرا تعلق ہونا چاہئے تا وہ قدم قدم پر ان کی راہ نمائی کر سکے۔ اس سلسلہ میں جہاں میں لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ مرکزی لجنہ کی عہدیداران سے گہرا رابطہ قائم کریں صرف رپورٹ اور چندہ بھیج دینا کافی نہیں وہاں عہدیداران سے بھی کہوں گی کہ ان کا تعلق ہر لجنہ سے ایسا ہونا چاہئے کہ وہ ان کے مسائل کو سمجھ سکیں اور سمجھ کر ان کی صحیح راہنمائی کر سکیں۔انتخابات کے سلسلہ میں قانون کی پابندی کی جائے۔ لجنہ کی عہدیداران کے انتخابات کے قوانین بنائے جا چکے ہیں۔صدر وہ منتخب کی جائے جو قرآن کا ترجمہ جانتی ہو۔

سب سے آخر میں اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اسلام کی ترقی

کیلئے جماعت کی ترقی کیلئے لجنہ کی ترقی کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور اپنے مقاصد میں کامیابی کیلئے اپنی اولاد کیلئے اپنے کاموں میں کامیابی کیلئے اپنے کاموں کی بہتری اور ترقی کیلئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے ربّ کی محبت ہم سب کو حاصل ہو۔ اس کے فضل کے سایہ تلے ہم سب آ جائیں وہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اس کی رضا کو حاصل کر کے خوش ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض **یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَة** (تذکرہ صفحہ 55) پوری ہو۔ آمین **اللّٰھُمَّ** آمین

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1979ء، جنوری 1980ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1979ء

تشہّد ،تعوذ اور سورۃ فاتحہ اور رَبَّنَا لَا تُؤَخِذْنَا...... عَلَى الْقَوْمِ الْكَفِرِيْنَ (البقرۃ: 287) کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آئندہ سال کیلئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ذمہ داری عاجزہ پر ڈالی ہے۔خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری غلطیوں کو دور فرماتے ہوئے ذمہ داری اُٹھانے کی ہمت عطا فرمائے۔کوئی لمحہ ایسا نہ آئے جس میں ہم خدا کی ناراضگی کا موجب بنیں۔

پھر فرمایا کہ صدر لجنہ مرکزیہ کے انتخاب کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ آئندہ صدر لجنہ مرکزیہ کا انتخاب ایک سال کیلئے ہوا کرے گا۔حضور نے نائب صدر کیلئے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا نام منظور فرمایا ہے۔

محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ (تذکرہ صفحہ 55) ہے اس لئے سب کا مقصد اور مطمع نظر ایک ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔اس ضمن میں ہمارا اوّلین فرض خلیفہ وقت کی اطاعت ہے کیونکہ خلافت یا جماعت سے جدا رہ کر ترقی کرنا ناممکن ہے۔

ازاں بعد فرمایا کہ ہمیں یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ایک ایک لفظ پورا ہوگا۔اگر ان اعلیٰ ترقیات میں ہم خواتین جماعت کا حصہ نہ ہوگا تو ہم بدقسمت ہونگی۔

آپ نے آخر میں نمائندگان کو نصیحت فرمائی کہ وہ مرکز کے ساتھ پورا تعاون کریں۔مرکز کی ہر ہدایت پر عمل کریں، ہر اجتماع اور ہر جلسہ میں نظم وضبط کی تربیت دیں نیز ذمہ داریوں کو بہ احسن پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(الفضل 9،10 نومبر 1979ء)

احمدی عورت کا کردار

(خطاب برموقع جلسہ سالانہ 1979ء)

میری تقریر کا عنوان ہے غلبہ اسلام کی مہم میں احمدی عورت کا کردار۔ اس عنوان میں تین باتیں زیرِغور ہیں۔ ایک غلبہ اسلام دوسرے اس کی مہم تیسرے اس مہم میں احمدی عورت کا کردار کیا ہونا چاہئے۔

غلبہ اسلام کی مہم میں صحیح طور پر کردار ادا کرنے والے انسان کے دل میں سب سے پہلے یہ یقین کامل ہونا چاہئے کہ انشاء اللہ اسلام کا غلبہ ضرور ہوگا۔ اگر یہ کامل یقین پیدا نہ ہو تو اس کے مطابق قربانی اور عمل ناممکن ہے اور نہ ہی اس مہم میں احمدی خاتون کے کردار کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

غلبہ اسلام کے متعلق سب سے پہلے ہم نے قرآن مجید پر غور کرنا ہے کہ قرآن مجید میں غلبہ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(الصّف:10)

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ غلبہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا۔ کشاف میں صاف طور پر لکھا ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی کہ یہ غلبہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا۔ پھر سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو اور زیادہ معین صورت میں بیان فرمایا کہ

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔
وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعہ:3،4)

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا کے احکام سناتا ہے۔ اور اُن کو پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک اُن سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں؟ تو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثريَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ)

یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اُڑ گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔

اس حدیث میں مسیح موعود کی خبر دی گئی تھی۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور قرآنی بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تا آپ کے ذریعہ اس زمانہ میں اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمان صرف نام کے مسلمان تھے۔ عیسائیت، دہریت، آریہ دھرم، برہمو سماج ہر مذہب اپنے تمام حربوں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور تھا اور ان حملوں کا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دفاع کیا اور پھر خود اسلام کی حقانیت کے دلائل کے ساتھ نہ صرف اسلام پر اعتراضات کرنے والوں کا منہ بند کیا بلکہ اسلام کی صداقت کو دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ مایوس دلوں میں امید کی شمعیں جلنے لگیں اور دنیا کو نظر آنے لگ گیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے اسے شکست نہیں دی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے بشارتوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ خدا آپ کے ساتھ ہے اور اس کے وعدے اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس یقین

کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

''اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 254 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے''۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ 8)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان بشارتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیں فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب

کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409۔تجلیات الٰہیہ صفحہ 17)

یہ چند اقتباس ہیں اُن اَن گنت بشارتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ ہر احمدی کو یقین ہے اپنے ربّ بزرگ و برتر کے وعدوں پر کہ وہ جو کہتا ہے کرتا ہے کہ یہ غلبہ جس کے آثار صبح صادق کی طرح سب کو نظر آ رہے ہیں اسی طرح ہوگا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو بشارت دی ہے کہ:۔

''ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔ (روحانی خزائن جلد 20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پا کر جماعت کو اس طرف کئی بار توجہ دلا چکے ہیں کہ قیام احمدیت پر دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی جس کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں۔ ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ اسلام کا غلبہ ان بشارتوں کے مطابق ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو دی ہیں۔لیکن دیکھنا یہ ہے کہ غلبہ اسلام کی مہم جو مہدی موعود نے شروع کی تھی اس میں احمدی عورت کا کردار کیا ہونا چاہئے۔ ہر کام اور ہر قربانی میں اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت پر یکساں ذمہ داری ڈالی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج

وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل:98)

ترجمہ: جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم اُن تمام لوگوں کو اُن کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کوئی تفریق نہیں کی کہ مرد کو زیادہ قربانی دینی چاہئے یا عورت کو کم۔ نیک اور مناسب حال اعمال کرنے کے نتیجہ میں یکساں بشارت دی ہے اور مناسب حال عمل وہی قربانی ہوتی ہے جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہو۔ غلبہ اسلام کی جو مہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ شروع ہوئی اور جس کو آپ کے خلفاء وسعت دیتے رہے وہ کوئی تلوار کی جنگ نہیں تھی بلکہ روحانیت علم قربانی اور دعا کی مہم تھی جس کے نتیجہ میں غلبہ اسلام کا دن نزدیک سے نزدیک تر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کو دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ اسلام کے غلبہ کے لئے دعائیں مانگیں۔ آپ کی تربیت اور تعلیم کے نتیجہ میں آپ کے متبعین کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا کہ انہوں نے خدا کی خاطر جانیں بھی دے دیں اور پرواہ نہیں کی۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کا واقعہ کس کو معلوم نہیں جس نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ ایک نیا انسان بن گیا۔ انہیں قربانیوں کے سلسلہ کو آپ کے خلفاء نے جاری رکھا۔ تربیت، تعلیم، تبلیغ، تعمیر مساجد، بیرون ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مبلّغین و معلّمین کا بھجوانا اور یہ سب کام کامیابی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں اور ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر سینکڑوں کی تعداد میں بیرونی ممالک سے اسلام کے فدائی پہنچ رہے ہیں۔ ان میں سے ہر آنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل بن کر آتا ہے اور ہمارے ایمان میں زیادتی کا موجب بنتا ہے لیکن غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کیلئے ہم نے سوچنا ہے کہ کیا ہماری جماعت کی ہر احمدی عورت صحیح کردار ادا کر رہی ہے کیا اس کے وجود اور اس کے عمل و قربانی سے اسے تقویت مل رہی ہے اگر نہیں تو اس کیلئے ہمیں کیا کرنا ہے۔

میری عزیز بہنو! صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہمیں اسلام سے محبت ہے کافی نہیں جب تک

اس محبت کا ثبوت دینے کیلئے ہمارا عمل نہیں۔ دین سے محبت کا ثبوت آپ دین سیکھ کر دینی تعلیم حاصل کر کے دین کیلئے اپنے میں غیرت پیدا کر کے دین کی خاطر قربانیاں دے کر دین کے اصولوں پر چل کر دے سکتی ہیں۔ ان میں سے سرِفہرست دینی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ جس چیز کا آپ کو صحیح علم نہیں معرفت نہیں آپ دوسرے کو اس کے متعلق کیا بتا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں ایک مکمل شریعت مکمل ضابطۂ حیات مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے جس سے باہر کوئی علم نہیں۔ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک کے تمام مسائل کا حل اس میں موجود ہے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریق اس میں بتائے گئے ہیں۔ روحانی اور مادی ترقی کے حصول کے ذرائع اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے جو قرآن نہیں پڑھتا اسے نہیں سمجھتا وہ خود اپنی ترقی کا دروازہ بند کرتا ہے۔ عمل کا درجہ دوسرے نمبر پر ہے علم ہوگا تو عمل بھی ہوگا علم ہی نہ ہوگا تو عمل کے لئے قدم ہی کیسے اُٹھائے گا۔ پس ہر احمدی عورت کا فرض اوّلین ہے علم حاصل کرنا۔ اسے قرآن باترجمہ آنا چاہئے اور اس کی طرف ابھی تک بہت سستی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کا تعلیم کا معیار بلند ہو رہا ہے لیکن بہت افسوس ہوتا ہے بعض دفعہ یہ دیکھ کر کہ ان کو قرآن مجید کا ترجمہ نہیں آتا۔ جب مطلب نہیں آئے گا تو غور و تدبر کیسے ہوگا عمل کس طرح کریں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید کے مطالب اور تفاسیر اس طرح بیان فرمائی ہیں کہ ہر ایک اُن کو سمجھ سکتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب کثرت سے پڑھیں تا کہ ان کے ذریعہ قرآن سمجھنے میں مدد ملے۔

یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ نے کرنا ہے کہ قرآن مجید پڑھیں تا آپ جماعت میں نئی شامل ہونے والیوں کو قرآن پڑھا سکیں۔ ساری دنیا میں اب ایک جستجو صداقت کی شروع ہو چکی ہے۔ عیسائیت سے بے زار ہو کر لوگ اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔ جیسے جیسے اسلام قبول کریں گے ان کی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہوگی اور آنے والی خواتین لازماً آپ سے اُمید رکھیں گی کہ آپ ان کو سکھائیں گی کیونکہ آپ کو یہ نعمت ان سے پہلے مل چکی ہے۔ میری بہنو وقت کی قدر کریں اور اپنے وقت کو فضولیات میں ضائع کرنے کی بجائے دین سیکھنے میں خرچ کریں۔ دین

کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت لیتے ہوئے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ دین اور دنیا کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ یہ وہی عہد ہے جس کی طرف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبہ:24)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے کہ تو مومنوں سے کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

پس غلبہ اسلام کی مہم میں ہر احمدی عورت کا کردار یہ بھی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے عزیز ہوں اور ان کے مقابلہ میں ماں باپ عزت مال جان سب ہیچ ہوں جس کی قربانی کی ضرورت پڑے اسے قربان کرنا مشکل نہ ہو۔

غلبہ اسلام کی مہم کے لئے جہاں مال کی ضرورت پڑے آپ مال حاضر کر دیں۔ جہاں وقت دینے کا سوال ہو اپنے ضروری کام گھریلو ذمہ داریاں چھوڑ کر بھی اسلام کی ترقی کی خاطر وقت دیں جہاں اولاد کی قربانی کا سوال ہو جماعت کی ترقی اور مبلّغین تیار کرنے کیلئے اپنی اولاد کو وقف کریں جہاں غیرت دینی دکھانے کے لئے اپنے دوستوں اقربا سے قطع تعلق کرنا پڑے کریں لیکن مقصود ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ میرے نزدیک اس وقت سب سے بڑی قربانی اولاد کی تربیت کرنا ہے جس زمانہ میں سے ہم گزر رہے

ہیں ایک قربانی دینے والی نسل ختم ہو رہی ہے۔ وہ بزرگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض حاصل کیا یا حضرت خلیفہ اوّل کا زمانہ پایا یا حضرت مصلح موعود کا ابتدائی زمانہ دیکھا ان میں سے بہت سے رخصت ہو چکے ہیں جو بچے ہیں وہ خود ابھی تربیت کے محتاج ہیں وہ خواتین جو ان بزرگوں کی بیٹیاں اور بہوئیں ہیں اور اگلی نسل کی مائیں ہیں ان پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر آپ ان کی طرف توجہ نہیں دیں گی ان میں مذہب کی محبت پیدا نہیں کریں گی ان میں فدائیت کا جذبہ پیدا نہیں کریں گی۔ اللہ تعالیٰ کی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا شوق پیدا نہیں کریں گی تو وہ ایک مثالی احمدی بننے کی بجائے اِردگرد کے ماحول سے متاثر ہوں گے۔ پس آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری سب سے بڑا کام اپنی اولاد کو دیندار بنانا ہے۔ اچھے انسان بنانا ہے، اعلیٰ اخلاق ان میں پیدا کرنے ہیں۔ قرآن مجید کا عامل بنانا ہے۔ خاص طور پر لڑکیوں کو کیونکہ لڑکی نے اگلی نسل کی ماں بننا ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں احمدیہ جماعت کی خواتین اور بچیاں جس دجالی حربہ سے متاثر ہوئی ہیں وہ بے پردگی کا حربہ ہے۔ ہر زمانہ میں آدم کے مقابلہ پر شیطان نے کوئی نہ کوئی حربہ استعمال کیا ہے اس زمانہ میں اُن حربوں میں سے ایک حربہ بے پردگی کا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ورزی۔ قرآن کے ایک حکم کو توڑنا غیر مسلموں کو اپنے پر ہنسنے کا موقع دینا کہ دعویٰ تو اسلام کا مگر قرآن کے ایک حکم پر ان کا اپنا ہی عمل نہیں اور یاد رکھیں کہ کبھی بھی ہم ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد ہوگا۔ صرف پردہ ہی نہیں اگر ایک احمدی بچی یا عورت سچ نہیں بولتی تو وہ اپنے عمل سے دنیا کو بتا رہی ہے کہ مَیں قرآن پر عمل نہیں کر رہی۔ اس کی بات کا کیا اثر ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کا اظہار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چھوٹے سے فقرہ سے کیا۔ جب کسی نے پوچھا کہ آپ کے اخلاق کے متعلق کچھ بتائیں تو آپ نے کہا۔ **کان خلقه القران** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) جو قرآن کی تعلیم وہ دے رہے ہیں اسی پر آپ کا عمل ہے۔ جو اخلاق قرآن میں بیان کئے گئے ہیں آپ میں سب پائے

جاتے ہیں۔ یہی خلاصہ ہے اسلام کی ساری تعلیم کا کہ عمل ایمان اور علم کے مطابق ہونا چاہئے جس کے لئے قرآن مجید کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ پختہ ایمان کی ضرورت ہے۔ پختہ ارادہ کی ضرورت ہے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل اور بھروسے کی ضرورت ہے اپنی زندگیوں کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی ضرورت ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو ڈھالنا چاہتے تھے۔ وہ عشق کا سانچہ ہے محبت الٰہی کا سانچہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی ہے۔ خود آنحضرت ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں اپنے بچوں کو ان کی عمروں اور ذہنوں کے مطابق واقعات سنا کر بتا کر ان کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا کریں۔ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ خواہش اور شوق ہے کہ ہمارا بچہ دین کی خاطر زندگی وقف کرے ان کے ذہنوں میں ہم میں سے کتنے یہ بات ڈالتے ہیں ان کے لئے کتنی ہیں جو ایسا ماحول پیدا کرتی ہیں کہ بڑے ہو کر وہ دنیا پر دین کو مقدم رکھنے والے اور دین کی خاطر قربانی کرنے والے بنیں۔ اگلے دس سال ہمارے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں کہ اگلی صدی کے استقبال کے لئے ہم نے کیا تیاری کی ہے۔ یہ بچے جو دس سال میں جوان ہوں گے کیا یہ اس قابل ہوں گے کہ عظیم ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں۔ پس بہت ضرورت ہے خود اپنے میں ایک تبدیلی پیدا کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ سورہ صف میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۱﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الصّف:11، 12)

اے مومنو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی اور وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ مال اور جان سے جہاد کا حکم ہے۔ جان سے جہاد کا مطلب ہے کہ نفس کو مارو۔ نفس کی قربانی دو۔ اپنی

جانوں کو قرآن کی تعلیم میں لگاؤ۔ اسلام کی اشاعت میں لگاؤ ایسے کاموں میں لگاؤ جس سے دین کو تقویت ملے۔ دین کی خاطر زندگیاں وقف کرو دین کے کاموں کے لئے اپنے اوقات میں سے کچھ وقت صرف کرو اور جہاں دین کی عزت اور سربلندی کا سوال آئے وہاں اپنے جذبات کو قربان کرو۔ عموماً مستورات کے متعلق اس قسم کی شکایتیں ملتی ہیں کہ فلاں کے گھر اجلاس ہوا تو شامل نہیں ہونا۔ فلاں صدر یا سیکرٹری ہوئی تو اس کے ساتھ مل کر کام نہیں کرنا کیونکہ اس سے ہمارا جھگڑا ہے ہماری سب محبتیں بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئیں اور ہماری نفرت بھی خدا تعالیٰ کی خاطر۔ اللہ تعالیٰ تو کسی سے بھی نفرت اور دشمنی کی اجازت نہیں دیتا خواہ بڑے سے بڑا دشمن ہو۔ صرف جو خدا کا دشمن ہے اس سے دوستی رکھنے کی اجازت نہیں۔ قومی ترقی کا بنیادی گُر اتحاد اور باہمی تعاون ہے۔ ہماری سب بہنوں میں بھی یہی روح ہونی چاہئے۔ ہر کام مل کر کریں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور سلسلہ کے کام کرتے ہوئے اگر کسی قسم کی آپس میں رنجش ہو تو اسے بھول جائیں۔

ان سب باتوں کے ساتھ یہ مرکزی نکتہ یاد رکھیں کہ غلبہ اسلام اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے اور غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام عطا فرمایا ہے سلسلہ خلافت کے ذریعہ گلشن احمد کی آبیاری مقدر ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنا اور اپنے آپ کو اس کا مستحق قرار دینا احمدی جماعت کا فرض ہے۔ ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ اس کا خلافت سے تعلق مضبوط ہو۔ خلیفہ وقت کے احکام پر بشاشت سے چلنے والی ہو۔ آپ کے فیصلوں کو بشاشت قلب سے قبول کرنے والی ہو۔ اپنی اولاد کے دل میں خلافت سے عقیدت اور محبت پیدا کرے۔ نظام سلسلہ پر اعتراض کرنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔ ہر زمانہ میں منافقین پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کسی قسم کا اثر ان کی باتوں کا ہم پر اور ہماری اولاد پر نہ ہو۔ اپنی اولاد کو ان کے اثر سے محفوظ رکھیں۔ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوتا ہے۔ اس کی قیادت میں جماعت کی ترقی مقدر ہے اس لئے خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور خلیفہ وقت کے مطیع اور فرمانبردار رہنے سے ہی جماعت کی ترقی ہے۔ یہ سنہری گُر جماعت کی مستورات کے ذہنوں میں ہر وقت

رہنا چاہیئے۔ سلسلہ کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ کیسے کیسے نامساعد حالات کے باوجود خلافت کے ذریعہ جماعت ترقی کی راہ پر گامزن رہی اور ہر نیا دن جو چڑھا وہ جماعت کے لئے مزید ترقی کے سامان لے کر چڑھا۔

خلافت سے عقیدت و احترام، خلافت کے لئے قربانیاں جو دراصل اسلام کی خاطر قربانیاں ہیں آپ کو غلبہ اسلام کی مہم میں حصہ دار بنا سکتی ہیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کا نیک نمونہ ہو تا نئے اسلام لانے والے آپ کے نمونہ کو دیکھ کر آپ کی طرف جھکیں۔ آپ کے نمونہ کو مثال کے طور پر پیش کیا جائے۔ نمونہ اپنے کردار کے لحاظ سے، نمونہ اپنے اعلیٰ اخلاق کے لحاظ سے، نمونہ اپنی اولاد کی تربیت کے لحاظ سے، نمونہ مالی قربانی کے لحاظ سے، نمونہ خدمت جماعت اور خدمت انسانیت کے لحاظ سے، نمونہ آپ کے علم اور فضل کے لحاظ سے، نمونہ حقیقی تقویٰ اور خشیّت اللہ کے لحاظ سے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر احمدی خاتون کا سر اپنے ربّ کے سامنے ہر وقت دعا کے لئے جھکا رہے کہ الٰہی جلد سے جلد تو اسلام کے باغ کو پھر سے ہرا کر دے جو تو نے وعدے اپنے مسیح سے کئے ہیں وہ جلد سے جلد پورے ہوں ہم اپنی آنکھوں سے اس چمن کی بہار کو دیکھیں۔ فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوں اور ساری دنیا غلبہ اسلام پر چلنے کے لئے کوششوں سے قربانیوں سے اور دعاؤں سے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ اسلام کا سورج تمام دنیا کو منور کر دے اور صداقت کی متلاشی روحیں صداقت کو پالیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دی ہوئی یہ بشارت پوری ہو۔

’’دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے‘‘۔ (روحانی خزائن جلد 20۔ تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

(ماہنامہ مصباح جنوری، فروری 1980ء)

☆......☆......☆

ہمیں صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ پیش کرنا چاہئے دین میں بدعات اور رسوم کو رواج دینا اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے انحراف کے مترادف ہے

22رفروری 1980ء کو دارالذکر لاہور میں لجنہ اماء اللہ لاہور کا جو اہم جلسہ منعقد ہوا اس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا۔

تیرا نبیؐ جو آیا اُس نے خدا دکھایا
دینِ قویم لایا بِدعات کو مٹایا
حق کی طرف بلایا، مل کر خدا ملایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی

(درثمین صفحہ 38)

میری عزیز بہنو! آج اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کچھ باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ قاعدہ ہے کہ مامور کے زمانہ سے جوں جوں دوری ہوتی ہے جماعت میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب نئے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ کمزوریاں بھی لے آتے ہیں اور وہ رائج ہو جاتی ہیں۔ اسی چیز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝۲ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝۳ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝۴ (النصر:2تا4)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج درفوج داخل ہوں گے اس وقت تو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ ساتھ

اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو (اور مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر) اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو وہ یقیناً اپنے بندہ کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ کر آنے والا ہے''۔

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ جوں جوں لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہوں گے ان میں کمزوریاں پیدا ہوں گی اور جس وقت کوئی قوم ترقی کرتی اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کے آغاز کا بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آپ دعاؤں میں لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ان کی نصرت کرتا رہے بلکہ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کی بھی خود تربیت کا سامان کرے اور ایسی صورت پیدا کرے کہ تمام مسلمان ٹھوکر اور غلطیوں سے بچتے رہیں۔

اِس زمانہ میں غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا آپ دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھائیں۔ اسلام پر غیر مسلموں کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا دفاع کریں اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کا پھر غلبہ ہو۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے ہر ملک میں احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے کچھ کمزوریاں بھی واقع ہو رہی ہیں۔ جب کسی کو منع کرو ایسا نہ کرو یا ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا تو جواب ملتا ہے اس میں کیا حرج ہے۔ یہ کام تو ایسے ہی دل خوش کرنے کو کیا تھا۔

میری بہنو! اصولی طور پر یاد رکھیں کہ ہمارے لئے تعلیم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پھر آپ کی احادیث ہیں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء اور آپ کے صحابہ صحابیات کا عمل ہے۔ اگر کسی کام کا ثبوت آپ کو ان سب سے نہیں ملتا تو آپ کیوں کریں اس کام کو؟

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے۔

ترجمہ: حلال بھی بیان ہو چکا ہے اور حرام بھی بیان ہو چکا ہے اور ان دونوں کے

درمیان کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ مشابہ ہیں انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے اِردگرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے۔ خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی رکھ اس کی زمین میں اس کے محارم ہیں خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے‘‘۔

(بخاری کتاب الایمان)

پس ایک مومن اور متقی کا یہی کام ہے کہ وہ محرمات کے ساتھ ساتھ ان کاموں سے بھی بچے اور محفوظ رہے جنہیں محرمات میں شامل تو نہیں کیا جاتا لیکن ان کے کرنے کے ساتھ ڈر ہے کہ جس طرح ایک چرواہا رکھ کے اندر جانور ڈال سکتا ہے انسان کا قدم گناہوں کی دلدل میں ایسا نہ پڑ جائے کہ نکل ہی نہ سکے اور اس کو ہی تقویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ متقی نیک کو نہیں کہتے۔ متقی وہ ہے جو اپنے آپ کو بُرائیوں سے بچا کر رکھے۔ قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے کسی نے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر سے گزرو تو کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا یا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا بس اسی کا نام تقویٰ ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس سے بچنے کی کوشش کرے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

لَاتَحْقِرَنَّ صَغِیْرَۃً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰی

تو چھوٹے گناہ کو حقیر نہ سمجھ کہ یہ ذرا سی بات ہے کیا ہو گیا۔ یہ یاد رکھ کہ بڑے بڑے پہاڑ چھوٹی کنکریوں سے ہی بنے ہوئے ہیں۔

پس اپنی اصلاح اور اپنے رشتہ داروں، دوستوں و معاشرہ کی اصلاح کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ انسان کثرت سے استغفار پڑھے اپنی غلطیوں پر اپنے دوست احباب رشتہ داروں سب

کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان غلطیوں کو ڈھانپ لے۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ انسان انسان ہے فرشتہ نہیں کہ اس سے غلطی نہ ہو۔ اگر کوئی قصور ہو، اخلاقی جرم ہو تو اس پر ندامت کا اظہار ضرور ہو۔ دل میں پشیمانی ہو خدا کے حضور جھکے کہ غلطی ہوگئی معاف کر دے دوبارہ نہ کرنے کا ارادہ اور عزم کرے غلطی پر اصرار نہ کرے۔ بہت سی غلطیاں معاشرہ میں اس لئے ہوتی ہیں کہ احساس گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ سب سے خطرناک امر ہے جب تک انسان میں یہ احساس رہے گا اور اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا رہے گا کہ تم نے فلاں کام غلط کیا اپنی ناسمجھی کی بنا پر اس کی اصلاح کی صورت باقی رہتی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نفس لوامہ کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بڑی لطیف تشریح فرمائی ہے۔ انگریزی میں کانشس اور اُردو میں ضمیر کا لفظ عام بولا جاتا ہے۔ ہر کام کرتے وقت انسان کا ضمیر اگر وہ بگڑ نہیں چکا تو ضرور راہنمائی کرتا ہے کہ یہ کام کرنا چاہئے یا نہیں۔ بُرا کام کر بھی لے گا تو ضمیر کی ملامت سے نہیں بچ سکتا۔

یکم فروری 1980ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو آپ کے ہی شہر میں تنبیہہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو دین میں بدعات اور بدرسوم کو رواج دینے اور ان کی پیروی کرنے کی ہلاکت آفرینی سے خبردار فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور نے فرمایا تھا کہ احباب جماعت پہلے خود اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کریں۔ پھر بنی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیات کا مضمون بیان فرمایا تھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار ہوں اور اگر میں نافرمانی کروں تو مَیں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ اگر جسم نے ذرا سی بھی نافرمانی کی خدا تعالیٰ کے احکام کی تو یوم عظیم کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ ایمان لانے کے باوجود دین میں بدعات داخل کرتے یا بد رسوم کی پیروی کرتے ہیں وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں زبان حال سے بھی وہ یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ خدائی احکام کو ان کی مرضی کے مطابق بدل دیا جائے۔ سچی مسلمہ یعنی فرمانبردار بننے کی کوشش کریں۔ یہی مقام ہے جس کے لئے آپ نے جدوجہد کرنی ہے ایسا نہ ہو کہ خلیفہ وقت کی ناراضگی اور پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی موجب بنیں۔ اس کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران پر بھی ہے اور ہر احمدی گھرانہ پر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کُلُّکُمْ راعٍ وکُلُّکُمْ مَسئُولٌ عَنْ رَعِیّتِہٖ (بخاری کتاب الجمعۃ) تم میں سے ہر شخص کی حیثیت ایک چرواہے کی ہے جس سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

پس دعائیں کریں اپنے لئے اپنی اگلی نسل کے لئے کہ غلط تربیت کے نتیجہ میں آپ ان کو جہنم میں جھونکنے والی نہ ہوں۔ نگرانی کریں اُن کی صحیح نگرانی اور اصلاح کی کوشش کریں۔ محبت اور پیار سے۔ اعتراض کرنے سے نہیں ان میں دین سے محبت حکمت اور دین کے اصولوں میں چلنے کا شوق پیدا کرے۔

انسان کو پتہ نہیں لگتا کس وقت وہ نفس کے پھندے میں آجائے۔ اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ شرورِ انفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ (بخاری کتاب الجمعہ)

نفس کے پوشیدہ شر اور اعمال کے بُرے نتائج سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ انسان کا مال اور اولاد انسان کیلئے سب سے بڑے فتنہ کا باعث ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ (الانفال:29) اولاد کی ناجائز محبت میں انسان دوسرے کی حق تلفی کر جاتا ہے ناجائز کام کر جاتا ہے اسی طرح زیادتی مال بُرے کاموں پر اُکسا دیتی ہے۔ اس سے بچے رہنا اور دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو اور باوجود مال کے دل میں مُفلس ومحتاج نہ ہو اور باوجود دوستوں

کے بے یار و مدد گار نہ ہو۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اسی مقام پر پہنچ کر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 97)

پس ہمیں چاہئے کہ ہمارے ہر کام اور ہر تقریب میں سادگی ہو، تکلف نہ ہو، کوئی بدعت اور رسم جنم نہ پائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں میں ہی بُری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں اب شادی کو دَف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 354،355)

غرض جماعت احمدیہ کے مرد ہوں یا عورت ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزرنی چاہئیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اِسے اللہ تعالیٰ کی محبت کی لذت ساری لذتوں سے بڑھ کر حاصل ہو۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’مَیں یہی نمونہ صحابہ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 422)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا جو ہر جہت میں سب پر فوقیت رکھے گی اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کرے گا مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے ہاں کمزوری میں اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے جو شخص کمزور ہے اور ہاتھ اُٹھاتا ہے کہ کوئی اس کو پکڑے اور اُٹھائے اس کو اُٹھایا جائے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 505)

یہ تزکیہ نفس کیسے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کی حد بندی کرنے سے خود حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ خود ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن شریف کی ماننے والی ہوگی۔ ہر ایک قسم کی ملونی اس میں سے نکال دی جائے گی اور ایک خالص گروہ پیدا کیا جاوے گا اور وہ یہی جماعت ہے۔اس لئے مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہیں دیکھ کر ٹھوکر کھائے''۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 468)

اس سلسلہ میں مجھ پر اور سب عہدہ داروں پر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین پر اور جماعت کے سرکردہ احباب کی خواتین پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہر لحاظ سے اپنا نیک نمونہ دکھانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے کہ نہ ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنیں نہ کسی کے لئے ٹھوکر کا۔

پردہ کی طرف سے بہت بے پروائی ہو رہی ہے جب نیکی کی اہمیت کا احساس کم ہو جائے تو بُرائی کا احساس بھی مٹ جاتا ہے لیکن جب یہ احساس پیدا ہو جائے کہ پردہ ہم لوگوں کی خاطر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے حکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کی سنت کے اتباع میں کرتے ہیں تو بات اور ہو جاتی ہے۔

میری بہنو! آپ کے طور طریق سے خدا نہ کرے اسلام کی اصل تصویر میں کوئی تبدیلی پیدا ہو اور اگلی نسلوں کیلئے تباہی کا موجب بنیں۔ دعائیں کریں، کوشش کریں کہ آپ خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور اپنی اولاد کی بھی صحیح تربیت کر سکیں۔خصوصاً بیٹیوں کی جنہوں نے اگلی نسل کی ماں بننا ہے۔آئندہ مستورات کی ترقی اور تربیت کا انحصار موجودہ نسل کی صحیح تربیت پر ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (ماہنامہ مصباح اپریل 1980ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ 1980ء

میری پیاری بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تم سب سے مل کر اور دیکھ کر دل بے حد خوش ہے کہ گلشن احمد میں بہار آئی ہوئی ہے۔ جگہ جگہ سے چھوٹی چھوٹی پیاری بچیاں اپنے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آئی ہیں۔ سب کے دل میں ایک ہی جذبہ ہے مرکز سلسلہ میں آنا ایک دوسرے سے بڑھ کر مقابلوں میں حصہ لینے کا، دین سیکھنے کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی یہ جذبہ تم میں قائم رکھے اور ہمیشہ ہی مسابقت کی یہ روح تم میں قائم رہے جو آج قائم ہے یہ مسابقت کی روح صرف اور صرف مقابلہ جات کے لئے ہی نہ ہو، کھیلوں ہی کیلئے نہ ہو بلکہ ہر نیکی اور ہر خوبی اور ہر بھلائی کے حاصل کرنے کیلئے ہو کہ مَیں ہی سب سے زیادہ نمازوں کی پابند ہوں۔ سب سے زیادہ دعائیں کرنے والی ہوں۔ سب سے زیادہ صفائی پسند ہوں، سب سے زیادہ محنت کرنے والی ہوں، سب سے آگے تعلیم میں نکلنے والی ہوں، سب سے زیادہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والی ہوں، سب سے زیادہ دینی علم سیکھنے والی ہوں۔ ہر ایک کی کوشش ہو کہ اخلاق میرے سب سے اچھے ہوں، سب سے زیادہ سچ بولنے والی، دیانتدار، خوش خلق، غریبوں کی مدد کرنے والی، صدقہ دینے والی، رحم کرنے والی اور انسان دوست ہو۔ تا اسلام واحمدیت کا لگایا ہوا یہ باغ مختلف قسم کی خوشبوؤں سے ہر وقت مہکتا رہے اور اس پر کبھی خزاں نہ آئے۔

میری پیاری بچیو! اس باغ کو ہرا بھرا رکھنے کیلئے ضرورت ہے کہ آپ میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہو، دل میں دین کا درد ہو، اللہ تعالیٰ سے پیار ہو، اس کے احکام پر عمل کرنے کا شوق ہو اور سب سے بڑھ کر یہ احساس ہو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر مَیں نے کام کرنا ہے اگر مَیں نے کام نہ کیا تو دین کو نقصان پہنچے گا۔

اس لئے ضروری ہے کہ بچپن سے آپ کو کام کرنے کی تربیت دی جائے۔ غلبہ اسلام کی

صدی شروع ہونے میں صرف آٹھ سال باقی ہیں۔آج جو بچی ناصرات میں داخل ہو رہی ہے وہ ٹھیک آٹھ سال کے بعد لجنہ اماء اللہ میں داخل ہو گی اور لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنتے ہی اس پر بہت سی ذمہ داریاں آ پڑیں گی۔اس لئے میری پیاری اور عزیز بچیو تم اپنے کو ایک عام بچی نہ سمجھو تم احمدی بچی ہو جس نے غلبہ اسلام کی مہم میں عظیم الشان کردار ادا کرنا ہے۔خود پکی مسلمان بنو تا نئی آنے والیوں کو اسلام سکھا سکو۔خود با اخلاق ہو تا دنیا کو اسلام کی اخلاقی تعلیم کا نمونہ بن کر دکھا سکو۔آنحضرت ﷺ نے اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ایک انقلاب برپا کیا۔ ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے اُسوہ حسنہ کی پیروی کریں۔ **اللّٰھُم صل علٰی محمد و آل محمد**

پس میری بچیو! اپنی تعلیم کی طرف بہت توجہ دو۔دینی تعلیم کی طرف بھی ہر بچی جو لجنہ کی ممبر بننے کی عمر کو پہنچے کم از کم پانچ پارے ترجمہ اُسے آتا ہو۔نماز کا ترجمہ آتا ہو۔اسلام کے سب احکام کا علم ہو۔اس کی عادتیں اچھی ہوں اخلاق اعلیٰ ہوں۔کام کرنے کا جذبہ ہو قوم کو تمہاری ضرورت ہے اس لئے قدم بڑھاتی آگے ہی آگے بڑھتی جاؤ اور آئندہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح تیار کرو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تمہیں بھی تمہارے والدین کو بھی تمہاری نگرانوں کو بھی اور ہم سب کو اپنا فرض ادا کرنے کی۔آمین

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1980ء)

☆......☆......☆

الوداعی خطاب

(برموقع سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ 1980ء)

آپ نے فرمایا کہ تم احمدی ناصرات بچیاں ہو تمہارا یہ فرض ہے کہ تم ساری دنیا کیلئے ایک عمدہ نمونہ بنو اور غلبہ اسلام میں کچھ عرصہ باقی ہے اس وقت تم ایک ذمہ دار لجنہ میں شامل ہو گی۔ لہٰذا تمہیں ابھی اور اسی عمر میں اپنی عادات اور اخلاق سنوارنا ہوں گے تا کہ جب تم لجنہ میں داخل ہو تو تم ہر دوسرے شخص کے لئے ایک نمونہ بنو۔ ہر نیکی کے کام میں، صدقہ وخیرات میں اور اپنے اخلاق سنوارنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اپنے اندر نظم وضبط پیدا کرو اور یہاں پر جو تم اتنی دور سے نیکی کی باتیں سیکھنے آئی ہو انہیں غور سے سنو۔ اب جاؤ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تمہیں اپنی رحمتوں اور نعمتوں کا وارث بنائے۔ آمین

(الفضل 29/جنوری 1981ء)

☆......☆......☆

چند وفات یافتہ مخلص ہستیوں کا ذکر، کارگزاری کا جائزہ، اہم نصائح اور ہدایات

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1980ء)

آج دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے بیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز کر رہے ہیں کہ یہ تربیتی اجتماع بہت بابرکت اور اپنی اغراض کو پورا کرنے والا ہو لجنہ اماء اللہ کے قیام پر اس سال 58 سال گزر جائیں گے یہ ایک طویل عرصہ ہے۔ جن چودہ بہنوں نے لجنہ کی بنیاد رکھی تھی ان میں سے اب صرف دو زندہ ہیں۔ سالِ رواں میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کو اپنی چند مخلص ہستیوں کا صدمہ اُٹھانا پڑا۔ صاحبزادی امۃ السلام بیگم جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی پوتی تھیں اور جنہوں نے آپ سے برکت پائی تھی گو وہ ابتدائی ممبرات میں سے تو نہیں تھیں مگر لجنہ اماء اللہ کے کاموں سے دلچسپی رکھتی تھیں۔ کراچی کے اپنے لمبے قیام میں انہوں نے عملاً لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں حصہ لیا۔ کراچی کی خواتین کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی لاہور کے قیام میں بھی لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں دلچسپی لیتی رہیں۔ پھر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی وفات ہوئی جو ابتدائی چودہ ممبرات میں سے تھیں۔ اپنی پوری زندگی قرآن مجید پڑھانے اور لجنہ کے کاموں میں گزاری۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا اور آنے والی نسلیں ہمیشہ عزت و احترام سے ان کا نام لیں گی آپ کے کردار کے بعض پہلو بہت نمایاں ہیں۔ سادگی، غیرت دینی وغیرہ۔ پھر ابھی حال ہی میں دفتر لجنہ اماء اللہ کی بالکل ابتدائی کارکن سراج بی بی صاحبہ وفات پا گئیں۔ اجتماع پر آنے والی شاید ہی کوئی بہن ہوگی جو ان سے واقف نہ ہو۔ 1944ء میں جب حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشکیل اور لجنہ کا باقاعدہ دفتر بنانے کا ارشاد فرمایا تو سراج بی بی صاحبہ نے اپنی خدمات پیش

گیں اور لمبا عرصہ تک قلیل مشاہرہ پر کام کیا۔ جب تک طاقت رہی کام نہ چھوڑا۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (الاحزاب: 24) وہ اپنا فرض ادا کر گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن طور پر اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ نے اپنی زندگی کا ایک سال اور پورا کیا۔ تمام کارکنات لجنہ مرکزیہ پوری مستعدی سے سارا سال کام کرتی رہی ہیں اور بہت سی شاخہائے لجنات بھی۔ جن لجنات نے اچھا کام کیا اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے بھی بڑھ کر ان کو توفیق عطا فرمائے اور جو لجنات ابھی سست ہیں اللہ تعالیٰ آئندہ ان کی اس کمی کو دور فرمائے اور وہ فعال ہو سکیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ہمارا قدم آگے اُٹھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار سَو لجنات چندہ دہندہ ہیں گو لجنات کی تعداد چھ صد سے زائد ہے مگر قابل فکر یہ بات ہے کہ ان چار سَو لجنات میں سے صرف قریباً ایک سَو لجنات ایسی ہیں جو اپنے کام کی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اگر کوئی لجنہ کام کرتی ہے اور رپورٹ نہیں بھجواتی تو مرکزی لجنہ کو اس کے کام کا کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ باوجود بار بار خط لکھنے کے، جماعتوں کے صدروں کو توجہ دلانے کے، الفضل میں اعلان کرنے کے، ابھی ہم اس بات میں کامیاب نہیں ہو سکے کہ سب لجنات کا مرکزی لجنہ سے گہرا رابطہ قائم ہو۔ ضلعی سطح پر سب سے زیادہ ضلع سرگودھا اور ضلع سیالکوٹ کی لجنات کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لجنہ کی تنظیم کو بہتر بنانے کے لئے سالِ رواں میں عاجزہ کو بھی چند مقامات پر جانے کا موقع ملا۔ ضلعی سطح پر دورے کرنے اور ضلعی انتظام کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کی گئی مگر سب ضلعوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس سلسلہ میں سرفہرست لجنہ گوجرانوالہ ہے۔ پھر لجنہ پشاور، سیالکوٹ، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، نواب شاہ ہیں۔ مَیں نے گزشتہ سال اس طرف بھی توجہ دلائی تھی کہ دوروں کے علاوہ ضلعی سطح پر یا تحصیل کی سطح پر سال میں ایک یا دو مرتبہ میٹنگ کی جائے جس میں سب دیہات کی عہدہ دار آئیں۔ ان کو کام کرنا سکھایا جائے۔ اس کی طرف بھی زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔ ضلع گوجرانوالہ، ضلع سرگودھا اور ضلع سیالکوٹ نے ایسی میٹنگیں کی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مصلح موعود نے یہ تجویز فرمایا تھا کہ:۔

''اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کیلئے جو بھی

خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں‘‘۔

(الازھارلذوات الخمار صفحہ 53)

چنانچہ خلیفہ وقت کی پیش کردہ تحریک پر عمل کرنا دوسرے کاموں سے زیادہ ضروری ہے۔ ایک ضروری تحریک جو جماعت کی سب تنظیموں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کی گئی تھی وہ بُک کلب بنانے اور جماعت کی خواتین تک تفسیر صغیر اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تفسیروں کا پہنچانا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ احمدی گھرانوں میں تفسیریں پہلے سے بھی ہونگی اور انصار، خدام اور جماعت کے ذریعہ بھی پہنچی ہوں گی ۔مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو بھی ارشاد فرمایا تھا۔اس میں سرفہرست لجنہ سرگودھا ہے جس نے 18,876 روپے کے ہدیہ سے 78 عدد تفسیر صغیر 124 تفسیر سورہ فاتحہ 130 سورہ بقرہ کی تفسیر 116 سورہ آل عمران کی 108 سورہ نساء وسورہ مائدہ کی اور 118 پانچوں خرید کر تقسیم کیں۔ بُک کلب میں پانچ ہزار روپے صاحب استطاعت خواتین نے چندہ دیا جس سے بہت سی ایسی بہنوں کو بھی تفسیریں لے کر دی گئیں جو خود نہ خرید سکتی تھیں۔ لجنہ راولپنڈی نے 50 خریدیں 30 کے لئے ہدایات جمع ہو چکی ہیں۔ ربوہ 4841 روپے کی تفاسیر، کراچی نے ایک سَو جلدیں خریدنے کا لکھا تھا لیکن کتنے گھروں میں تفسیر پہنچی ہے اس کی کوئی رپورٹ نہیں۔ باقی لجنات نے اس طرف توجہ نہیں دی۔حضور ایدہ اللہ نے تفسیریں خریدنے کا اس لئے ارشاد فرمایا تھا کہ بہنیں تفسیر صغیر سے ترجمہ سیکھیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تفسیروں کو پڑھ کر اپنا علم بڑھائیں۔اسی لئے لجنہ اماء اللہ نے بھی اس سال مطالعہ کتب کے لئے سال میں چھ کتب مقرر کی تھیں۔اکثر لجنات نے اس سلسلہ میں بہت کوشش کی ہے لیکن ان کی کوشش اس حد تک ہے کہ اجلاسوں میں کتب پڑھ کر سنا دی گئیں اور سمجھا دی گئیں۔ انفرادی مطالعہ کی رپورٹ کم ہے۔سوائے چند لجنات کے جن میں سے سرفہرست لجنہ ربوہ ہے، پھر لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا نے تعداد دی ہے۔ لجنات سے خط و کتابت اور دوروں کے نتیجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رپورٹ نہ آنے اور مرکز سے مقامی لجنات کا تعلق نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ ہماری جماعتیں زیادہ تر دیہاتی ہیں۔ضلع کی لجنہ کی صدر دورہ کر

کے سمجھا کر بھی آتی ہیں پھر بھی بعض دیہات ایسے ہیں جہاں ایک بھی پڑھی ہوئی نہیں۔ یا ہیں تو برائے نام یہ حالت افسوسناک ہے اور آئندہ کیلئے قابل فکر۔ احمدی عورت جاہل نہیں ہونی چاہئے اسے پڑھنا لکھنا آنا چاہئے تا اُسے کام کا شعور پیدا ہو۔ پس آئندہ سال کے لئے مَیں لجنات سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ کوشش کر کے ہر عورت کو خواندہ بنا دیں۔ یہ کام بہت مشکل نہیں ایک سال میں یسرنا القرآن پڑھا کر ہر عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں میں تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا آ گیا تو خود ہی شوق پیدا ہوگا اور جو پڑھنا چاہیں گی وہ پڑھ لیں گی۔ گاؤں میں کوئی نہ کوئی پڑھی لکھی ضرور مل جائے گی اگر کسی گاؤں میں ایک بھی لکھی پڑھی نہیں وہ مرکز سے رابطہ قائم کریں کچھ نہ کچھ کوشش اس سلسلہ میں کریں گے۔ صبح کو گھروں میں کام ہوتے ہیں دوپہر یا شام کو ایک گھنٹہ بھی اس سلسلہ میں کوشش کی جائے تو بہت کامیابی ہوسکتی ہے۔ علم کے حصول کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ کلمہ، نماز اور قرآن کے ساتھ اُردو لکھنا پڑھنا ضرور آتا ہو تا اپنی اپنی استطاعت اور ذوق کے مطابق انسان علم حاصل کر سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سب سے پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کو پڑھنے کا حکم ہوا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۳ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۴ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۵ (العلق:2تا5)

گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہر مسلمان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ پڑھے اور علم حاصل کرے۔ ایک مسلمان اور جہالت دو متضاد چیزیں ہونی چاہئیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے علم کے حصول کی طرف اتنی توجہ نہ دی جو دینی چاہئے تھی اور دوسری قومیں علم میں آگے نکل گئیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر علم کے دروازے پھر سے کھولے اور اس سال تو خصوصیت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہر احمدی بچہ تعلیم حاصل کرے اور مڈل سے کم کسی احمدی بچی کی تعلیم نہیں ہونی چاہئے۔

اِقْرَاْ کے دو معنی ہیں۔ ایک لکھے ہوئے کو پڑھنا۔ دوسرے اعلان کرنا۔ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ کے ذریعہ ساری اُمت محمدیہ کو ارشاد ہوا کہ آپ دنیا کو بتا

دیں کہ اُسے اُس کا ربّ بلاتا ہے اور یہ پیغام کسی ایک شخص کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اور ساری دنیا ہی اس کی مخاطب ہے۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کو اپنے ربّ کی طرف دعوت دی اور کہا کہ **اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا** **(الاعراف: 189)** دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ پیشگوئی تھی کہ قرآن لکھا جائے گا اور ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔ جس کے سامان ابتداء سے ہی کر دیئے گئے کوئی بھی انسان جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ اس کیلئے لمحہ فکر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا جو **اِقْرَاْ** میں بیان کیا گیا ہے نافرمانی کر رہا ہے۔ پس بہت بڑا اور وسیع کام ہے ہمارے سامنے کہ ہماری پوری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر اس عورت کو جو بالکل ہی ارذل العمر کو نہیں پہنچ گئی اور ہر اس بچی کو جو پڑھنے کی عمر تک پہنچ گئی ہو قرآن مجید پڑھائیں اور اُردو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

پس لجنات کا فرض ہے اجتماعی رنگ میں اور ہر ممبر لجنہ کا فرض ہے انفرادی طور پر اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنی مصروفیت میں سے ایک گھنٹہ یا نصف گھنٹہ وقف کرے اس کام کے لئے کہ جہالت کو ہم نے دور کرنا ہے اور ہمارے اِردگرد ہمارے گاؤں، قصبہ یا شہر میں کوئی ایک عورت بھی ایسی ہے جو پڑھی ہوئی نہیں تو اُسے اُردو لکھنا پڑھنا سکھا دینا ہے۔ **اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ** کہہ کر فرما دیا کہ پڑھنے کی غرض یہی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کا اعلان کرا اور دنیا کو اس ربّ کی طرف دعوت دے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا۔ پس حقیقی توحید کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جس کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ چند عورتیں تو بہت پڑھ گئیں اور باقی جاہل رہ جائیں۔ احمدی عورتوں کو سَو فیصدی ابتدائی دینی معلومات ہونی چاہئیں۔ اپنی زبان میں لکھنا پڑھنا آنا چاہئے اور لجنات کو اس سال اور آئندہ آنے والے سالوں میں اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کئی سال سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ انشاء اللہ احمدیت کی اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1889ء میں دعویٰ فرمایا۔ آپ اکیلے تھے اسلام پر ہر طرف سے حملہ ہو رہا تھا کیا عیسائی کیا ہندو کیا آریہ کیا دہریہ ہر ایک کی کوشش تھی کہ اسلام

نیست و نابود ہو جائے۔ اس کا نام باقی نہ رہے مسلمانوں کی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ مسلمان اپنے کو مسلمان کہتے شرماتا تھا۔ اسلام کے غلبہ کا تصور بھی کسی کے دل میں نہ تھا۔ اسلام کو ایک ٹمٹماتی شمع سمجھا جاتا تھا کہ آج بھی بجھا اور کل بھی۔ مولانا حالی نے اسی عالم میں کہا ع

اے خاصۂ خاصان رُسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اس زمانہ میں صرف ایک وجود تھا جو رو رو کر اپنے مولا کے حضور تڑپ رہا تھا کہ مجھے اسلام کی فتح کا دن دکھا دے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو غالب کر دے۔ وہ مایوس نہ تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا تھا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورۃ الصّف: 10) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ جو غلبہ آخری زمانہ میں مہدی کے ذریعہ سے ہوگا اور تیرہ صدیوں سے علماء و صلحاء اُمت آنے والے مہدی کا انتظار کرتے اور اس کے آنے کی بشارت دیتے چلے گئے چودھویں صدی آئی مہدی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا تھا وہ اپنے وقت پر آیا۔ ان پیشگوئیوں اور علامتوں کے مطابق آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھیں۔ چودھویں صدی گزرتی چلی گئی۔ وہ ایک آواز جو قادیان کی سرزمین سے اُٹھی تھی قادیان کی بستی سے نکلی اِردگرد کے شہروں میں پہنچی وہاں سے دور کے شہروں میں پہنچی۔ ہندوستان کی سرزمین سے اس کی گونج یورپ میں پہنچی، امریکہ میں پہنچی، افریقہ کے تاریک براعظم میں پہنچی، جزائر میں پہنچی۔ کوئی براعظم اور کوئی ملک دنیا کا ایسا نہ رہا جہاں احمدیت کی آواز نہ پہنچی۔ جہاں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کے نجات دہندہ اور امن کے علمبردار تھے کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ کون سی کوشش تھی جو اس آواز کو دبانے کے لئے نہ کی گئی ہو مگر انسان کی کوشش اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے آگے باطل ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے کُن کے آگے کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور جب کہ چودھویں صدی ختم ہو رہی ہے ہم اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فرستادہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم

خوش ہیں کہ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اس سرزمین پر جہاں اسلام کا آٹھ سَو سال غلبہ رہا یعنی سپین کا ملک جہاں پانچ سَو سال کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھی ہم خوش ہیں کہ یورپ کے ان ممالک میں جہاں تین خداؤں کی پرستش ہوتی تھی پانچ وقت لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کی آواز بلند ہوتی ہے جہاں ہر وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ قطب شمالی کے قریب شہروں تک میں اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے اور جیسا کہ گزشتہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا لاریب احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا **الحمدللّٰه الحمدللّٰه علی ذٰلک**

ان چند دنوں میں جیسا کہ انصار اللہ کے اجتماع میں حضور نے فرمایا تھا کہ **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** ہر وقت کہتی رہیں اس کے ساتھ چودہویں صدی ختم ہوا اور اس ورد کے ساتھ پندرہویں صدی کا استقبال کریں۔ ایک زندہ رہنے والی جماعت کی زندگی میں نشیب و فراز آتے ہیں۔ جماعت کی تاریخ میں بھی بڑے کٹھن وقت آئے لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے گا۔ آپ کی مدد کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا۔

اَلَا اِنّ نَصْرَ اللّٰهِ قریبٌ ۔ یَنْصُرکَ اللّٰه من عِندہٖ یَنْصُرُکَ رِجالٌ نُوحی اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ ۔ اِنّـی مُهِیْـنٌ مَنْ ارادَ اهـانتکَ ۔ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

ایک ایک الہام اپنی پوری شان سے پورا ہوا اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے اور وہ بشارتیں جو جماعتِ احمدیہ کے مستقبل کے لئے ہیں اسی شان سے پوری ہوں گی۔ بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی جس کی طرف گزشتہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنا انعام کسی قوم کو دیتا ہے تو اس کے ساتھ اس پر ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔ ان انعامات جن کی بارش ہوتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ ان کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیں۔ ہماری جدوجہد پہلے سے بڑھ کر ہو۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پہلے سے بڑھ کر ادا کریں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے زیادہ ہم پر ہو۔ بے شک ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

وعدے جو اگلی صدی کے ساتھ وابستہ ہیں وہ پورے ہوں گے۔لیکن ہمارا ابھی تو فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہونے کے لحاظ سے جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے وہ ادا کریں۔اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں اس کی بھیجی ہوئی تعلیم پر عمل کریں اس کی نعمتوں کی قدر کریں۔اس دنیا کی بھلائی اور تربیت کے لئے جو کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا اس پر عمل کریں اور اپنے نمونہ سے اپنے علم سے اپنے اخلاق سے اپنے کردار سے اپنی قربانیوں سے بنی نوع انسان سے محبت سے دنیا پر ثابت کر دیں کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں جن سے وابستہ ہو کر ہی دنیا سے نفرت مٹائی جا سکتی ہے اور محبت،امن اور آشتی قائم ہو سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی تو غرض ہی **یحي الدين ويقيم الشريعة** (تذکرہ صفحہ 55) تھی اور اسی پر چلنا ہمارا کام ہے۔دین اسلام کے باغ کی آبیاری اور شریعت کے احکام پر دنیا کو چلانا یہ جماعت احمدیہ کے افراد کا کام ہے اور جو اس پر قائم رہیں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ **وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ** (ال عمران:56) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

''اور یہ آیت کہ **وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ** بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولاد کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے''۔(مکتوب 12/جون 1883ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ بے شمار فضلوں کا مشاہدہ جماعت نے کیا اور کر رہی ہے۔آپ کے زمانہ میں آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے احسان سے ہر روک دور کرتا چلا گیا اور انعام پر انعام عطا فرمائے۔ہماری ذمہ داری ہے کہ خدا کا دامن تھامے رہیں

کبھی بھی اس سے بے وفائی نہ کریں۔ اس کی محبت حاصل کرنے کی خاطر محمد رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کریں۔ آپ کی سنت پر چلیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء نے جو ہماری ترقی کیلئے راہِ عمل تجویز کی ہے اسے اختیار کریں۔ اپنی اولاد کے دل میں قربانی کا جذبہ پیدا کریں اور انہیں تیار کریں آئندہ کی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے پندرہویں صدی شروع ہونے والی ہے اور آٹھ سال بعد جماعت احمدیہ کے قیام پر بھی ایک صدی گزر جائے گی۔ یہ آٹھ سال ہماری زندگی کے نازک سال ہیں اور ان آٹھ سالوں میں لجنہ کو احمدی بچیوں کی تعلیم اور تربیت پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ ان کی دینی تعلیم پر ان کی تربیت پر۔ آج جو ناصرات کی عمر میں داخل ہوئی ہے وہ آٹھ سال کے بعد ناصرات کی تربیت حاصل کر کے لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہوگی۔ اس لئے ناصرات الاحمدیہ کو ہر جگہ مستعد ہونا چاہئے۔ ابھی تک تو ہر جگہ جہاں لجنہ ہے وہاں ناصرات کا قیام بھی نہیں ہوا۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ غلبۂ اسلام میں ہم بھی حصہ دار ہوں۔ ہماری قربانیوں کا بھی حصہ ہوتو آپ کو ابھی سے اس کے لئے کام کرنا ہوگا۔ دین اور قوم کی خاطر وقت دینا، دنیا کے عیش وعشرت کو دین کی خاطر قربان کرنا۔ اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بغداد کی تباہی کا باعث گانا بجانا اور عیش وعشرت تھا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ہماری ذمہ داری ہونی چاہئے کہ اسلام کے باغ کی حفاظت کریں اور جس طرح ایک سمجھدار واقف مالی جب کوئی پودا جل جاتا ہے، خراب ہو جاتا ہے تو نیا پودا لگا دیتا ہے تا کہ پودوں کا تسلسل قائم رہے۔ اسی طرح قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھنا ہمارا فرض ہے۔ بڑی عورتیں جوان بچیاں سب میں یکساں روح قربانی ہونی چاہئے۔ یکساں اخلاص کا جذبہ ہونا چاہئے۔ وقف زندگی کی روح جماعت میں کم ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنھوں نے زندگی وقف کی ہے وہ بڑی قربانی کر رہے ہیں لیکن جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس رفتار سے واقفین کی تعداد نہیں بڑھ رہی۔ آخر یہ واقفین کہاں سے آنے ہیں خدا تعالیٰ کی جو بشارتیں ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان زندگی وقف کریں لیکن وہ واقفین آئیں گے کہاں سے۔ آپ کی گودوں کے پالے جن کے دلوں میں آپ دین کی محبت پیدا کریں گی۔ جن کے دلوں میں آپ قربانی کا جذبہ پیدا کریں گی جن کے دلوں میں دین کے

کام کرنے کا شوق پیدا کریں گی۔ اپنے ربّ سے پیار پیدا کریں گی۔ اسی طرح بچیوں کی تربیت اس رنگ میں کریں گی کہ وہ بڑی ہو کر نیک بیویاں اور نیک مائیں بنیں اور اگلی صدی جس کی بشارتیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اس میں اُن کا نمایاں حصہ ہو۔

مَیں اپنی تقریر کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس اقتباس کے ساتھ ختم کرتی ہوں۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان کو بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا..................''۔

(روحانی خزائن جلد 20۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66)

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1980ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1980ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے انعامات حاصل کرنے والی بہنوں اور بچیوں کو مبارک باد دی اور سست لجنات کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ کل سے پندرہویں صدی شروع ہو رہی ہے اس صدی کے متعلق عظیم بشارتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں۔ آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنی اصلاح کریں اور نظم و ضبط کا جذبہ پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ نے احمدی خواتین کو دنیا کی معلمات بنایا ہے۔ استاد بننے کیلئے ضروری ہے کہ اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کریں۔ آپس کے جھگڑوں کو ختم کریں۔ اس سلسلہ میں آپ نے عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کارکنات کے ساتھ محبت و ہمدردی کا سلوک کریں۔ اسی طرح کارکنات کا فرض ہے کہ **اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (ال عمران: 33)** کے تحت اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔ جب کسی کے سپرد کام کیا جائے تو خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کریں۔ اس شکرانے کے ساتھ کام کریں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ میں پیدا کیا ہے۔ آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ ہر وقت یہ دعا کریں کہ ہمارے ایمانوں میں کجی پیدا نہ ہو۔ آخر دم تک ایمان سلامت رہے۔ دعاؤں اور ہمت کے ساتھ نئی صدی کا استقبال کریں غلبہ اسلام کیلئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے ہمارا بھی اس میں حصہ ہو۔

آخر میں آپ نے بہنوں کو نصائح فرمائیں کہ وقت ضائع نہ کریں آپس کے جھگڑوں کو ختم کر کے جہالت کو دور کریں احکامِ دین سے لجنات کو روشناس کروائیں رسوم و بدعات ترک کر کے اور صحیح اسلامی پردہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(الفضل 23 نومبر 1980ء)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بیرون ممالک سے کامیاب واپسی پر سپاسنامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب 8 ؍نومبر 1980ء کو سالانہ اجتماع کے موقع پر خواتین سے خطاب فرمانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام نمائندگان اجتماع کی طرف سے حضور کی خدمت میں آپ کی بیرون ممالک سے کامیاب مراجعت پر درج ذیل سپاسنامہ پیش کیا۔

سیدنا وامامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور تمام نمائندگان لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں یورپ، امریکہ اور افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپسی پر اور سپین میں مسجد کی بنیاد رکھنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا تھا۔

''اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا''۔

وہ باتیں جو دنیا کو انہونی نظر آتی تھیں۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ کس شان سے پوری ہوئیں۔ سچائی کا آفتاب طلوع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔

حضور کا اس سال کا دورہ بھی غلبہ اسلام کی مہم کی ایک منزل تھی حضور نے مسلسل چار ماہ دن اور رات کلمۃ اللہ اور اسلام کی حسین تعلیم کو ان ممالک کے رہنے والوں تک پہنچانے میں صرف کئے۔ پریس کانفرنسیں ہوئیں جس کے نتیجہ میں اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام

اُن ممالک کے رہنے والوں تک پہنچا۔ اسلام کی تبلیغ کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کیلئے مساجد اور مشن ہاؤسز کی بنیاد رکھی۔ سرزمین ناروے میں احمدیہ مشن اور مسجد کا شاندار افتتاح ہوا، نائیجیریا میں مساجد کا افتتاح ہوا اور ایک ہسپتال کی لیبارٹری بلاک کا سنگ بنیاد حضور کے دست مبارک سے رکھا گیا۔

اِکرہ (غانا) میں نو تعمیر شدہ مسجد کا حضور نے افتتاح فرمایا اور ایک ہسپتال کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور سب سے بڑھ کر نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام کے لئے سپین کی سرزمین کے لئے ساڑھے سات سَو سال کے بعد مسجد کی بنیاد حضور کے ذریعہ رکھی گئی۔ وہ سرزمین جہاں تقریباً آٹھ سَو سال مسلمانوں نے بڑی شان سے حکومت کی لیکن پھر وہ مغلوب ہوئے اور جبراً نکال دیئے گئے یہاں تک کہ ایک بھی مسلمان باقی نہ رہا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی تھی کہ ''آخر توحید کی فتح ہے'' اور توحید کی فتح کا ایک نشان سپین میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا ہے۔ 1924ء میں حضرت مصلح موعود نے بشارت دی تھی کہ سچے مسلمان پھر سپین پہنچے گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت حضور کے حصہ میں رکھی تھی کہ حضور سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے اور تعمیر مسجد کے ساتھ انشاء اللہ اسلام کو جو ترقی ہوگی اسے ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور مسلمان پھر کبھی مغلوب نہ ہوں۔ وہاں اللہ اکبر کی صدائیں گونجیں۔ سعید روحیں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور سپین کا ایک ایک شخص جن کے آباؤاجداد کو زبردستی عیسائی بنایا گیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو۔

سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے جس پر ساری اُمت مسلمہ جتنی بھی خوشی کا اظہار کرے کم ہے۔

(سالانہ رپورٹ 1980ء صفحہ 23)

☆......☆......☆

دعا کی اہمیت اور برکات

(خطاب برموقع جلسہ سالانہ 1980ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات پیدا کی ہے انسان ہوں یا حیوان یا جمادات سب اس کی ربوبیت کے محتاج ہیں۔ انسان اس ساری کائنات میں ایک ذرّہ ناچیز ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی صلاحیتیں رکھی ہیں جن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا طالب ہوتے ہوئے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کر سکتا ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان ایک رشتہ ہے ایک ذریعہ ہے تعلق کا۔ دعا کے ذریعہ بندہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے اس سے اپنی حاجتیں بیان کرتا ہے اور جس طرح ایک ماں بچہ کے بلانے پر تڑپ اُٹھتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ جو ماں اور باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے بندوں کی پکار سنتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآءُكُمْ (الفرقان:78) اگر تم اُسے نہ پکارتے تو وہ تو بے نیاز ہے اسے تمہاری کیا پرواہ۔ اگر دعا کا رشتہ اللہ تعالیٰ اور بندہ میں قائم نہ ہوتا تو انسان بہت بے بس ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود بندہ کو اِذنِ دعا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۝ (المؤمن:61)

ترجمہ: اور تمہارا ربّ کہتا ہے مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا سنوں گا جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رُسوا ہو کر داخل ہوں گے۔•

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اجازت دی کہ اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگو اور وعدہ کیا ہے کہ مَیں قبول کروں گا۔ آیت کا اگلا حصہ وضاحت کرتا ہے کہ دعا نہ کرنا تکبر کی نشانی

ہے اور متکبر کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''ہر ایک شے کی ایک اُمّ ہوتی ہے۔مَیں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں اُن کی اُمّ کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اُن کی اُمّ **اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ** (المؤمن:61) ہے۔کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ پس **اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ** فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف رجوع کرو''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 333 نیا ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:۔

''توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا نہ وہ صلحاء، سعداء اور شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے غرض نہ بزور نہ بزاری نہ بزرے آید۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 397 نیا ایڈیشن)

پھر آپ دعا کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148 نیا ایڈیشن)

دعا کی اہمیت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اور اقتباس پیش کرتی ہوں۔

''دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 45 نیا ایڈیشن)

حضور نے دعا کو فتح کا ہتھیار قرار دیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:۔

''دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 39 نیا ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:۔

''ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیز گی''۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 299)

قبولیت دعا کے متعلق قرآن مجید میں دوسرا الٰہی فرمان یہ ہے۔فرماتا ہے۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ:187)

ترجمہ: اور اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ مَیں اُن کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں بھی اپنے بندوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں دعا قبول کروں گا لیکن اس کے ساتھ ایک شرط یہ ہے کہ مجھ پر کامل ایمان ہو اور دوسری یہ کہ میرے حکم کو قبول کرنے والا ہو۔ یہ دو شرطیں ہیں جو قبولیت دعا میں ممد ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھنا کہ وہ قادر ہے وہ کریم ہے وہ دعائیں سنتا ہے وہ جو چاہے دے سکتا ہے۔ اس پر کامل ایمان رکھے اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف اور قادر سمجھے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو نہ توڑے اس کے حکموں پر چلے

اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''میں اگر کسی کے لئے دعا کروں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف نہیں وہ اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا تو میری دعا اس کو کیا فائدہ دے گی''۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی۔ اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے ہمارا مالک ہے۔ کبھی وہ ہماری مانتا ہے کبھی اپنی منواتا ہے۔ جہاں وہ بندوں کی دعائیں سنتا ہے وہاں وہ اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے۔ کبھی اپنی منواتا ہے۔ جہاں وہ بندوں کی دعائیں سنتا ہے وہاں وہ اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۚ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ (البقرہ:156)

ترجمہ: اور ہم تمہیں کس قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ ضرور آزمائیں گے اور اے رسول تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

قرآن مجید کی کوئی آیت کسی دوسری آیت کے متضاد نہیں بلکہ اسے حل کرتی ہے۔ جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے وعدہ فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ وہاں دوسری طرف یہ بھی کہتا ہے کہ تمہاری آزمائش وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی۔ کبھی خوف کے حالات پیدا ہوں گے کبھی غربت کا شکار ہوگے مالی تنگیاں آئیں گی، کبھی کسی عزیز کی وفات کا صدمہ اُٹھانا پڑے گا، کبھی کاروبار میں نقصان ہوگا، کبھی کوئی حادثہ پیش آجائے گا اور ایسے موقعوں پر جو صبر دکھائیں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے بشارتیں ہیں گویا اللہ تعالیٰ کبھی مانتا ہے کبھی منواتا ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ بندہ خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی اور شاکر ہے یا نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''اس سے بڑھ کر انسان کے لئے فخر نہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے اور جو اس سے تعلق رکھتے ہوں وہ ان سے مساوات بنا لیتا ہے کبھی ان کی مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے۔ ایک طرف فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دوسری طرف فرماتا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ (البقرة: 156)اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مقام دعا کا نہیں ہوتا۔نَبْلُوَنَّكُمْ کے موقع پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرة: 157) کہنا پڑے گا۔ یہ مقام صبراور رضا کے ہوتے ہیں۔لوگ ایسے موقع پر دھوکہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔ ان کا خیال ہے کہ خدا ہماری مٹھی میں ہے جب چاہیں گے منوالیں گے۔ بھلا امام حسین علیہ السلام پر جو ابتلا آیا تو کیا انہوں نے دعا نہ مانگی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر بچے فوت ہوئے تو کیا آپ نے دعا نہ کی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 443)

پھر مسلمان اس غلط فہمی کا بھی شکار ہوئے۔ دعا کے ساتھ ساتھ تدابیر کو اختیار نہ کیا تقدیر پر اتنا بھروسا کیا کہ جدوجہد ہی چھوڑ دی۔ حالانکہ دعا کے ساتھ تدبیر اختیار کرنا دعا کے لوازمات میں سے ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) جو ہم سے ملنے کی کوشش میں لگا رہے گا ہم اس کے لئے راہیں کھول دیں گے خود اپنے ملنے کے راستے بتائیں گے گویا اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں تاکید فرمائی کہ مجھ سے مانگو ہر حالت میں مانگو اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا میں تاکید کی کہ مقصد حاصل کرنے کے لئے منزل تک پہنچنے کیلئے برابر کوشش میں لگے رہنا تدبیریں اختیار کرنی ہوں گی۔اسی مضمون کو حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ''دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے''۔

ایک شرط دعا کی یہ بھی ہے کہ دعا مانگنے سے تھکے نہیں۔ مایوس کبھی نہ ہو۔ دعاؤں میں لگا رہے کیونکہ دعا صرف لفظوں کا نام نہیں بلکہ اصل میں ایک موت ہے کہ انسان سوز وگداز میں اپنی حالت موت تک پہنچا دے۔حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ تیس سال تک دعا قبول نہ ہوئی۔تیس سال بعد الہام ہوا کہ تیس سال کی ساری دعائیں قبول ہوگئیں۔تو اللہ تعالیٰ سے کبھی نا اُمید نہیں ہونا چاہئے۔

دعا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شرط نہیں کرنی چاہئے۔ ایک دفعہ حضور کو کسی خاتون کی طرف سے پیغام دیا گیا کہ وہ کہتی ہے کہ اگر میرا فلاں فلاں کام ہو جائے تو میرا سب جان و مال آپ پر قربان ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ:۔

''خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہیں کرنی چاہئے اور نہ خدا تعالیٰ رشوت چاہتا ہے ہم بھی دعا کریں گے اور اُن کو بھی چاہئے کہ عجز و انکسار سے اس کی بارگاہ میں دعا کریں''۔

حضور نے ایک مجلس میں فرمایا:۔

''دعا کی قبولیت میں تاخیر ڈالنے والے یا دعا کے ثمرات سے محروم کرنے والے بعض مکروہات ہوتے ہیں جن سے انسان کو بچنا لازم ہے''۔

یہی وہ مضمون ہے جو قرآن مجید میں یوں بیان ہوا ہے کہ

قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (مائدہ:28) یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ متقی کون ہیں؟ جو اپنے آپ کو مکروہات دنیا سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ہو۔ پس قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان سے ایسا کوئی فعل سرزد نہ ہو جو اس کی نظر میں ناپسندیدہ ہو۔ تقویٰ کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ متقی کے معنی یہ نہیں کہ وہ بڑا نیک ہے متقی کے معنی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالے جو اپنے کو ہر بُرائی سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگا رہے۔ ایسی تدابیر اختیار کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے۔ اُن سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 568)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

''تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ

آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591)

دعا کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دل درد سے بھر جائے۔ دعا کے لوازمات رقت، اضطراب اور گداز کا ہونا ہے۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دل سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ یہی مضمون قرآن مجید کی سورہ نمل میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ قبولیت دعا کو اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل:63)

ترجمہ: بتاؤ تو کون بے کس کی دعا سنتا ہے۔ جب وہ خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تو دعا کرنے والے انسانوں کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اس قادر مطلق اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

بڑی زبردست پیشگوئی بھی اس آیت میں بیان کی گئی ہے کہ اگر تم اپنے ربّ کے حضور جھکتے رہو گے تو تمہیں اس دنیا کا وارث بنا دے گا۔

یہ رقت اور اضطراب جس کی دعا کے لئے ضرورت ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اگر دل پر قبض کی حالت طاری ہو تب بھی یہی دعا کرتا رہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے مامور زمانہ یا اس کے خلفاء کو کثرت سے دعا کے لئے لکھنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بڑے لطیف پیرائے میں یہ مضمون بیان فرمایا کہ بیمار شخص اپنا علاج آپ نہیں کرسکتا۔ اس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تطہیر (یعنی پاک کرنے) کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 100)

اس سوال کے جواب میں کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا۔ حضور نے اپنی تصنیف برکات الدعا میں فرمایا ہے کہ:۔

''یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے؟ یا اُن کا خطا جانا غیر ممکن ہے مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی اُن کی تاثیر سے انکار کرسکتا ہے''؟ (روحانی خزائن جلد 6 برکات الدعا صفحہ 11)

کتنی دفعہ دعا اس لئے بھی قبول نہیں ہوتی کہ اس کا قبول ہونا اس مانگنے والے کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت روئے گڑگڑائے کہ وہ آگ اُسے پکڑا دے یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں دے دے یا زہر اسے کھانے دے تو کیا اس کی ماں اس بچہ کی خواہش کو پورا کر دے گی اور اگر بچہ کی ضد پر کوئی احمق ماں پورا کر دے اور بچہ کی جان بچ بھی جائے تو وہ بچہ بڑے ہو کر ماں سے نفرت کرنے لگے گا۔

دعا کی کیفیت بالکل اس بیج کی طرح ہوتی ہے جسے ایک زمیندار ایک کھیت میں ڈالتا ہے ظاہراً تو یہی نظر آتا ہے کہ زمیندار نے مٹی کے اندر بیج کو پھینک دیا۔ اس وقت دیکھنے والا یہ تصور نہیں کرسکتا کہ یہ بیج اندر ہی اندر پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ پھوٹے گا، بڑھے گا اور کسی وقت تناور درخت بنے گا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ جلد باز تھک جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مقصد کو پالیتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اُس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو پھر کیا وہ اُسی وقت قبول ہوگئی ابراہیم علیہ السلام کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 415 نیا ایڈیشن)

دعاؤں سے انسان کو بہت برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اس سے انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اندرونی غلاظتیں دھل جاتی ہیں اس کی روح پگھلتی ہے اور آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ دعا کا سب سے بڑا مقام نماز ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ دعا نماز میں مانگنی چاہیئے بلکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں دعا نماز کا مغز اور روح ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دعا کرنی چاہئے اور کون سی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کامل اور مکمل دعا قرآن کے شروع میں ہی سکھائی ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ ہمیشہ سیدھے راستہ پر چلیں کبھی نہ بھٹکیں گویا ہمیشہ ثابت قدمی کی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔ مثلاً

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ251) اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) اسی طرح وہ تمام مسنون دعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں۔ کھانا کھانے کی دعا، کھانا ختم کرنے کی دعا، صبح اُٹھ کر دعا، سوتے وقت کی دعا، نیا کپڑا پہننے کی دعا، بیوی کے پاس جاتے ہوئے دعا، مسجد میں داخل ہونے کی دعا، مسجد سے نکلتے ہوئے دعا، سفر کی دعا، کسی بستی میں داخل ہوتے ہوئے دعا، سواری میں بیٹھتے ہوئے دعا، بلندی پر چڑھتے ہوئے دعا، بلندی سے اُترتے ہوئے دعا، بیت الخلاء جانے کی دعا، آئینہ دیکھتے ہوئے دعا غرض زندگی کا کوئی مقام اور منزل نہیں صبح اور شام کے ہر کام کے ابتداء اور اختتام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کیں جو ہمیں سیکھنی چاہئیں ان کا مطلب آنا چاہئے اپنے بچوں کو سکھانی چاہئیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

> ''یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہوتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 602)

ہر انسان کو مشکلات پیش آتی ہیں اس لئے اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے اپنی آئندہ نسل کے لئے دوستوں کے لئے بلکہ دشمنوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ دعا کا دائرہ بہت وسیع کرنا چاہئے۔ یہ سب سے بڑی خدمت ہے جو انسان دوسرے کی کرسکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

> ''ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی

کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کیلئے''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 132)

اسلام کی ترقی کیلئے دعا کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا غلبہ ہمیں دکھا دے۔حضور فرماتے ہیں کہ:۔

''ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 190)

حضور نے اپنے اشعار میں جو اپنی اولاد اور اسلام کی ترقی کیلئے دعائیں مانگی ہیں وہ دعائیں بھی ہمیں کثرت سے مانگنی چاہئیں کہ جو درد، الحاح اور تڑپ آپ کے الفاظ میں ہے اس سے بڑھ کر تڑپ کسی اور کے الفاظ میں نہیں مل سکتی۔غرض اللہ تعالیٰ کا دعا کی اجازت دینا اس کے بندوں پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثنا کا
احسان ہے بندوں کو دیا اِذن دُعا کا
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا
تسکین دل و راحت جاں مل ہی نہ سکتی
آلام زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی
پرواہ نہیں باقی نہ ہو بے شک کوئی چارا
کافی ہے ترے دامنِ رحمت کا سہارا
مایوس کبھی تیرے سوالی نہیں پھرتے
بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے

حضور نے احمدیوں کو بشارت دی کہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے دنیا کو محروم نہیں چھوڑا اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ سے ایک بندہ کو کھڑا کیا۔خدا تعالیٰ کے

نزول ورحمت کا وقت ہے دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصول استقامت کا زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو مگر رسم اور عادت کے طور پر نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کیلئے اور آپ کی کامیابیوں کیلئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں پھل تم کو ملے گا۔

آپ نے قبولیت دعا کے تین ذریعہ بیان فرمائے۔

پہلا۔اطاعت رسول: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (ال عمران:31)

اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے اور اس کا پیار تم اس سے مانگتے ہو اس کی رضا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرو۔ آپ کے نقش قدم پر چلو ہر کام میں آپ کا طریق اختیار کرو۔ ہر بات میں آپ کی نقل کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے پیار کرے گا تمہاری دعائیں سنے گا۔

دوسرا طریق: درود شریف کثرت سے پڑھنا ہے جس کا حکم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب: 57) درود شریف میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج اور مراتب کیلئے دعا نہیں ساری اُمت محمدیہ اور خود اپنے لئے بھی دعا ہے۔

تیسرا ذریعہ موہبت الٰہی ہے یعنی جس پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو جائے۔ یہ وہ درجہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔ پس دعا کرنے سے پہلے درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے اور خود جائزہ لینا چاہئے کہ ہم منہ سے تو دعا کر رہے ہیں درود شریف پڑھ رہے ہیں لیکن کیا ہمارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور عمل کے مطابق ہے یا نہیں ہمارے قول اور فعل میں تضاد تو نہیں اگر ہے تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت المصلح الموعود نے بعض خطبات جمعہ میں قبولیت دعا کے گُر بیان فرمائے ہیں ان کا خلاصہ میں اپنے الفاظ میں بیان کرتی ہوں۔ ان میں سے کئی کا ذکر ابتداء میں آچکا ہے۔

پہلا طریق: فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ میں بیان ہوا ہے۔تم میری ہر ایک بات مان لیا کرو۔ جو حکم

ہم نے تمہارے لئے بھیجے ہیں ان پر عمل کرو اور اپنی حرکات سکنات کو شریعت کے ماتحت لے آؤ یاد رکھو خادم کو انعام اسی وقت ملتا ہے جب آقا خوش ہو۔ آقا کو ناراض کر کے کوئی کیسے امید رکھ سکتا ہے۔ یعنی بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ ہے۔ ماں بھی اسی بچہ سے زیادہ پیار کرتی ہے جو کہنا مانتے ہیں۔ استاد بھی اپنے کہنا ماننے والے طالب علم کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے۔

دوسرا طریق: وَلْیُؤْمِنُوْبِی میں بیان ہوا ہے۔ یہاں ایمان لانے سے مراد خدا پر ایمان لانا نہیں بلکہ اس بات پر ایمان لانا ہے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔

تیسرا طریق: اللہ تعالیٰ انسانوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ اگر اللہ کے بندوں پر کوئی احسان کرتا ہے، رحم کرتا ہے تو خدا بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ اگر اپنا دکھ اور مشکل دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہو تو اس کے بندوں کے دکھ دور کرو۔ کوشش کرو کہ جو مصیبت میں ہو اس کی مصیبت کے دور کرنے کیلئے تم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔

چوتھا طریق: کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کے ساتھ آپ کا نام بھی رکھا۔ پس خدا کی رحمت کو جوش میں لانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ مرتبہ دعا سے پہلے درود بھیجنا ضروری ہے۔

پانچواں طریق: دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔ ایک انسان دوسرے انسان سے مانگنے جاتا ہے تو اس کی تعریف کرتا ہے۔ آپ یوں ہیں، ایسے ہیں۔ وہ جو سب سے بڑا حاجت روا اور دینے والا ہے اس کی تو سب سے زیادہ تعریف ہونی چاہئے اور حقیقی تعریف سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہے اس لئے دعا سے پہلے حمد کرو۔

چھٹا طریق: دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ چونکہ روح کی صفائی دل کی صفائی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جسم پاک ہو تا روح پر بھی اس کا پاک اثر پڑے۔ اسلام نے تمام عبادتوں کیلئے صفائی کی شرط ضروری قرار دی ہے۔

ساتواں طریق: دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کیا جائے جب کہ خاموشی ہو۔ خیالات پراگندہ نہ ہوں۔

آٹھواں طریق: جب کسی معاملہ کے متعلق انسان دعا کرے تو پہلے اپنے نفس کی کمزوریوں کا مطالعہ کرے اپنی کمزوریوں کو تلاش کرے نفس کو گرا دے۔ یہ بندے اور خدا میں تعلق پیدا ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

نواں طریق: دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے انعامات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائے اس کا شکر ادا کرے۔

دسواں طریق: جس طرح خدا تعالیٰ کے انعامات کو نظر کے سامنے لائے اسی طرح اس کے غضب کو بھی سامنے لایا جائے۔

گیارہواں طریق: دعا کرنے لگو تو اپنی حالت کو چست بناؤ۔ جسم پر مردنی ہو تو روح پر بھی اثر پڑتا ہے۔

بارہواں طریق: اصل مقصد کے لئے دعا کرنے سے قبل اور دعائیں ہوں تا دعاؤں کا جوش پیدا ہو۔

تیرہواں طریق: ایسی جگہ دعا مانگی جائے جو بابرکت ہو۔ جگہ کا بھی قبولیت دعا سے تعلق ہوتا ہے۔

چودھواں طریق: ہر ایک دعا کا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات سے تعلق ہے۔

(حقیقۃ الدعا صفحہ 6 تا 8)

میں اس تقریر کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ان الفاظ پر ختم کرتی ہوں۔

''مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کیلئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق،

وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور وغوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 لیکچر سیالکوٹ صفحہ 223)

(ماہنامہ مصباح فروری 1981ء)

☆......☆......☆

یک روزہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری بہنو اور پیاری بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انسان کی روحانی تکمیل کیلئے 1400 سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور آپؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کیلئے ایک زندہ کتاب قرآن مجید کی صورت میں عطا فرمائی جو ہر زمانہ اور ہر طبقہ کیلئے ہے۔آپ نے فرمایا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے الٰہی وعدوں کو پورے ہوتے دیکھا ہے اور یقین ہے کہ آج سے تیسری صدی پوری نہ ہوگی کہ مسیح علیہ السلام کے ماننے والے اسلام کی طرف رجوع کریں گے اور اسلام کا غلبہ شروع ہو جائے گا۔زمین و آسمان تو ٹل سکتے ہیں مگر یہ وعدے نہیں ٹل سکتے۔اس غلبہ کی بشارت کے ساتھ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے متعلق سوچنا ہے اور اس نعمت کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنا ہے۔

پس جماعت کی خواتین ہونے کے لحاظ سے سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ اس نعمت سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور آئندہ نسلوں کو بھی اس سے متمتع کریں۔دوسری اہم چیز جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (ال عمران:33) ہمیں بحیثیت احمدی ہونے کے یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم صرف منہ سے ہی تو دعویٰ نہیں کرتے کیا ہماری دن اور رات کی زندگی اس کے متعلق گواہی دیتی ہے کہ ہم اپنے وعدوں پر عمل بھی کرنے والے ہیں؟

پس احکامِ الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے حقوق اللہ کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ایسی چیزیں جو دشمنی کا دروازہ کھولتی ہیں ان سے بچنا چاہئے اور اپنی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنا چاہئے کیونکہ حضرت اقدس کی بعثت کا اصل مقصد يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَة (تذکرہ صفحہ 55) ہے۔شریعت کے قوانین کو پھر دنیا میں قائم کریں اور قرآن کریم کو پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھیں۔اگر ہم قرآن نہ پڑھیں تو کیسے پتہ چلے گا کہ کون کونسے احکام اسلام کو پورا کر رہے ہیں اور کن کن احکام کو چھوڑ رہے ہیں؟ بہت سی عورتیں قرآن کے احکام کو اس لئے چھوڑ دیتی ہیں کہ

ان کو علم ہی نہیں ہوتا کہ قرآن نے کیا فرمایا ہے۔ مثلاً پردہ کا حکم ہے ہر وقت ڈر رہتا ہے کہ شیطان کسی طرف سے حملہ آور ہو۔ اس زمانہ میں مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ سب سے بڑا حملہ ہے کہ شیطان یہ وسوسہ ڈال رہا ہے کہ پردہ چھوڑ دو حالانکہ قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ پردہ کرو اور اگر سمجھ لو کہ خدا کا حکم سب سے بڑھ کر ہے تو کوئی چیز نیکی کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔

ماؤں کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنی چاہئے اور ان میں اور اپنے اندر قربانی کی وہ روح پیدا کرنی چاہئے جس کی مثالیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ملتی ہیں۔ عہدیداران کو بھی ان قربانیوں میں برابر کا شریک ہونا چاہئے خواہ وہ مالی قربانی ہو، جانی قربانی ہو یا وقت کی ہو ہمیں اس طرح اتحاد سے زندہ رہنا چاہئے جس طرح ایک ہاتھ کی انگلیاں یا کنگھی کے دندانے، ساری جماعت کی خواتین میں محبت کا جذبہ ہونا چاہئے، کوتاہیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں کھلے دل سے غلطیاں معاف کرنا سیکھیں۔ عیب چینی اور بُرائی کی تشہیر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ ہر بچہ اور عورت کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہئے کیونکہ یہ سب تعلیموں سے بڑھ کر تعلیم ہے اور اسی سے دوسری تمام تعلیمیں نکلتی ہیں۔

آپ نے فرمایا ایک اور امر جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہر بہن اپنی تعلیمی صلاحیت کے مطابق مطالعہ کتب حضرت اقدس کی طرف توجہ دے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس مشاورت کے موقع پر بھی اس کی طرف بڑی توجہ دلائی ہے۔ پس ایک دوسرے کے تعاون کے ساتھ عمل کریں اور ایک زنجیر اور موتیوں کی لڑیوں کی طرح اپنی زندگیاں بنائیں تا ہم میں کسی قسم کی کمزوری اور انتشار پیدا نہ ہو اور ہم خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ قربانی کے جذبہ کو اپنی نسل میں زندہ رکھیئے تا کہ جہاں بھی وہ جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا تک پہنچانے والے ہوں۔ بچوں کو وقف کریں تا وہ احمدیت کے سچے خادم اور مبشر ثابت ہوں۔

خدا کرے کہ جلد وہ دن آئے کہ ہم اسلام کا سورج اپنی آنکھوں سے دیکھیں تا دنیا میں ایک ہی مذہب ہو، اسلام اور ایک ہی کلمہ ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(الفضل 12 رمئی 1981ء)

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے تیسرے سالانہ اجتماع کا خطاب

(16/اگست 1981ء)

آپ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میری عزیز بہنو اور بچیو مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مَیں آج آپ کو اس بات کی نصیحت کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نقالی سے بچیں اور اپنی زندگیوں کو خالص......(دینی) رنگ میں ڈھالیں۔ میری بہنوں آپ بچوں کی صحیح تربیت کریں قرآن حکیم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں آپ خود اپنے گھروں میں قرآن کریم کا چرچا کریں آپ اپنے ان بچوں کے لئے جو حساب میں انگریزی میں یا سائنس میں کمزور ہوتے ہیں پیسے بچا کر پڑھانے کا انتظام کرتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ یہ بھی نگرانی نہ کریں کہ آپ کا بیٹا قرآن کریم کا ترجمہ بھی سیکھ رہا ہے اور جب تک آپ خود قرآن کریم نہیں سیکھیں گی آپ کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس میں کیا لکھا ہے جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ عدمِ علم اور عدمِ واقفیت کی وجہ سے ہوتی ہیں آپ قرآن کریم کو پڑھ کر معلوم کرسکتی ہیں کہ کن باتوں پر عمل کر کے روحانی ترقی حاصل کرسکتی ہیں اور اپنے معاشرے کو بہتر بنا سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتی ہیں۔ قرآن مشکل نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ** (القمر: 18) ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے۔ اگر پانچ سال کا بچہ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ 14-15 سال کی عمر میں ترجمہ نہ سیکھ لے۔ آج کل بچے بڑی بڑی مشکل چیزیں سیکھ رہے ہیں۔ سائنس میں، میڈیکل میں، لاء میں، انجنیئرنگ میں غرض کونسا شعبہ ہے جس میں وہ اعلیٰ نمبر نہیں حاصل کر رہے صرف اگر غفلت ہے تو قرآن کریم سے ہے۔ اس لئے کہ آپ پر قرآن کریم کا مقام نہیں کھلا، قرآن کی عظمت نہیں واضح ہوئی آپ کے دل میں یہ درد پیدا ہونا چاہئے کہ ہم اَور کچھ سکھائیں یا نہ سکھائیں قرآن کریم

ضرور سِکھانا ہے کیونکہ قرآن کی تعلیم اور قرآن کی اشاعت کیلئے ......(حضرت اقدس) تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ......اللہ تعالیٰ نے آپ کو (قدرت ثانیہ) کا قرب عطا کیا ہے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، بچوں کی تربیت کریں اسلام کے احکام سکھائیں۔ یہ پردے کی طرف جو بے توجہگی ہے یہ محض نقالی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ آج امریکہ کی اور دوسرے ممالک کی عورتیں برقع پہن کر یہاں آئیں تو آج جو آپ میں سے برقع اُتار چکی ہیں دوبارہ برقع سلالیں گی کیونکہ آپ سے زیادہ ترقی یافتہ ممالک کی عورتیں برقع پہنے ہوئے قرآن پڑھتی ہوئی نظر آئیں گی پھر آپ کو احساس ہوگا کہ ہم سے جو اتنے دور تھے انہوں نے ہم سے زیادہ قرآن سیکھ لیا زیادہ احادیث سیکھ لیں اور زیادہ حضرت...... (اقدس) کی کتب کا علم حاصل کر لیا اور یہ حقیقت ہے کہ ان ملکوں میں جو اسلام قبول کر رہے ہیں وہ سمجھ کر اور عیسائیت سے بیزار ہو کر قبول کر رہے ہیں آپ ان سے بات کر کے دیکھیں وہ آپ سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ راہ نجات اسلام کے ساتھ وابستہ ہے اب راہ نجات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس میری بہنو اور بچیو غلبہ اسلام کا وقت قریب ہے آپ قربانیاں دیں اس راستہ میں آپ کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی ہوسکتا ہے کہ ایسا وقت آئے کہ ان قربانیوں کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اس وقت جماعت کو ضرورت ہے آپ کی قربانیوں کی، نقالی چھوڑ دیں اور جو صحیح راستہ اسلام کا ہے اس کو اختیار کریں اور جس شاہراہ اسلام پر آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چلانا چاہتے ہیں ضروری ہے کہ جماعت کے مرد اور عورتیں پورے عزم اور اطاعت کے ساتھ آپ کے پیچھے چلیں۔ بُرائیوں کو چھوڑ کر نقالی کو چھوڑ کر پاک صاف اور بدعتوں سے پاک معاشرہ پیدا کریں جس میں قرآن کریم کی آوازیں گونجیں قرآن کریم کا چرچا ہو قرآن کی تعلیم ہو جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے تو آپ نے فرمایا ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ'' (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) آپ قرآن پر عمل کرتے اور اسی پر عمل کرنے کو کہتے جو قرآن کی آیات میں درج ہے اسی طرح ہمارا عمل ہو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی بُرائیوں سے محفوظ رکھے ہمارے دلوں میں کبھی

کجی نہ آئے ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے ہم کو ہدایت کی راہ دکھا دی ہے اس پر ہم ہمیشہ قائم رہیں ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورة الفاتحه: 6) کی دعا اور
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا (ال عمران: 9) کی دعا بڑی کثرت سے ہر بہن کو پڑھنی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی راہ میں مقبول ہوں، ہم کبھی نہ بھٹکیں، ہماری اولادیں کبھی نہ بھٹکیں، احمدیت کی ترقی کا دن ہم دیکھیں اسلام کے غلبہ کا دن ہم اور ہماری نسلیں دیکھیں، خدا تعالیٰ کسی کا پابند نہیں ہے اگر کوئی قوم قربانی نہ دے تو ضرور اس کو ترقی دیتا چلا جائے ۔ بے شک ہمیں بہت سی بشارتیں ملی ہیں لیکن اگر ہم کمزوری دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ کسی اور قوم کو کھڑا کر دے گا ہر ملک اور ہر براعظم میں احمدی پیدا ہو رہے ہیں اپنے فرض کو پہچانیں اور دینی تعلیم کی طرف بہت توجہ دیں یہی دو بڑے کام ہیں مالی قربانیاں اور جلسے اجلاس سب ثانوی کام ہیں ۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ ہر ماں اپنے گھر میں قرآن کا مدرسہ بنائے ۔ آپ نہیں سکھائیں گی تو وہ بے دینی کی باتیں کہیں نہ کہیں سے سیکھیں گے وہ غلط باتیں سیکھیں گے اور دوسروں سے متاثر ہوں گے پھر آپ کو اور مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ اس لئے آپ خود صحیح عقائد سکھائیں اور غلط باتوں کے متعلق بتائیں کہ یہ باتیں نہیں کرنی ان کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں اور وہ تبھی آپ کر سکتی ہیں جب کہ خود آپ کے اخلاق اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں آپ میں اخوت کا جذبہ ہو آپ میں سچائی ہو ۔ آپ میں ایمان ہو اور آپ اپنے عہد کی پابند ہوں ۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے والی ہوں ۔ یہی اسلام کی نشانی ہے خدا تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ سب کو توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1981ء)

☆......☆......☆

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر افتتاحی خطاب 1981ء

آپ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا:۔

الحمدللہ۔الحمدللہ ثم الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان اور......(قدرت ثانیہ) کی برکات کے نتیجہ میں آج لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز ہو رہا ہے لجنہ اماء اللہ کے قیام پر 59 سال پورے ہو رہے ہیں جو ایک خاصہ لمبا عرصہ ہے۔ایک طویل سفر طے کر کے لجنہ اماء اللہ اس مقام تک پہنچی ہے لیکن اب بھی ہم میں بہت سی خامیاں ہیں کمزوریاں ہیں جن کا جائزہ لینا اور انہیں دور کرنے کے پروگرام بنانا ہمارے اجتماع کے پروگراموں کا ایک حصہ ہونا چاہئے۔ جب تک ہمارے پیش نظر ہمارا مقصد حیات نہیں رہتا اور اپنی منزل مقصود کو ہم اپنے سامنے نہیں رکھتے نہ ہم اپنی تربیت کر سکتی ہیں نہ دوسروں کی۔

آپ نے فرمایا:

قرآن مجید نے اس مقصد حیات کو **قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** (الانعام: 163) کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ میری نماز میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت سب ربّ العالمین کے لئے ہی ہے۔یہی وہ مقصدِ حیات ہے جو ہر احمدی کے پیش نظر رہنا چاہئے۔

آپ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے اپنی بعثت کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور حقیقی تعلق قائم کرنا میری بعثت کی غرض ہے اور یہ تعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنے اور آپ کے اُسوہ حسنہ کو اختیار کئے بغیر قائم نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ حضور نے فرمایا کہ:

''میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 67)

آپ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو جو سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے وہ...... (قدرت ثانیہ) کی عظیم نعمت ہے۔ ہماری ترقی، ہماری اندرونی تنظیموں کی ترقی اور غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں کامیابی یہ سب کچھ...... (قدرت ثانیہ) سے ہی وابستہ ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ واقعی ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ہم حضور کی مکمل اطاعت کریں آپ کے ہر فیصلے کو بشاشت قلب کے ساتھ قبول کریں اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی...... (قدرت ثانیہ) کی محبت پیدا کی جائے۔

آپ نے فرمایا:

...... (قدرت ثانیہ) کی برکات کی ایک زندہ مثال اس اجتماع کے موقع پر آپ کا اتنی بھاری تعداد میں یہاں آنا ہے امسال حضور نے تحریک فرمائی کہ ہر مجلس اور ہر لجنہ کے نمائندے اپنے سالانہ اجتماع میں شریک ہوں حضور کے ارشاد پر اس کے لئے امرائے جماعت اور مربیان سلسلہ نے بھی کوشش کی اور لجنہ کی تنظیم نے بھی مقدور بھر کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس تحریک میں اتنی برکت ڈالی کہ خدا کے فضل سے بھاری تعداد میں لجنات کے نمائندوں کو اس اجتماع میں آنے کی توفیق حاصل ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اجتماع پر 450 لجنات سے 2030 نمائندگان اور کل 8480 ممبرات شامل ہوئیں جن میں سے 3500 بیرون از ربوہ آئیں جب کہ گزشتہ سال 239 لجنات میں سے 682 نمائندگان اور بیرون از ربوہ سے آنے والوں کی کل تعداد 2861 تھی۔ ناصرات کے اجتماع میں 145 مجالس سے 2660 بچیاں شامل ہوئیں جن میں سے 800 بیرون از ربوہ کی تھیں جب کہ گزشتہ سال 84 مقامات کی 500 بچیاں شامل ہوئیں۔

مالی لحاظ سے بھی یہ سال نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔گزشتہ سال 400 لجنات چندہ دہندہ تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شعبہ مال کی سیکرٹری ان کی کارکنات اور ضلعی صدروں کی محنت کو قبول فرمایا اس میں برکت ڈالی ورنہ ہم تو عاجز بندے ہیں سب کچھ اسی کا فضل ہے کہ 71 لجنات نے گزشتہ سال سے زائد چندہ دیا جس میں ضلع کے لحاظ سے ضلع گوجرانوالہ سرفہرست ہے کہ ان کی کوئی لجنہ نادہند نہیں گویا اس سال 471 لجنات چندہ دہندہ ہیں کل تعداد ہمارے ریکارڈ کے مطابق 627 ہے۔ابھی 165 لجنات ایسی ہیں جن سے چندہ نہیں آتا ان میں قومی زندگی کی روح پیدا کرنی آپ کا کام ہے۔ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جس کا چندہ نہ آتا ہو، ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جس کی اجتماع پر نمائندگی نہ ہو ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جس کی رپورٹ نہ آئی ہو رپورٹ کے سلسلہ میں اکثر دیہات کی شکایت آتی ہے کہ پڑھی ہوئی نہیں ۔آخر آپ پڑھنا لکھنا کیوں نہیں سیکھتیں اگر بوڑھی عورتوں کو پڑھنا نہیں آتا لکھنا نہیں آتا نو جوان لڑکیاں پڑھنا لکھنا سیکھیں اور کام سنبھالیں آئندہ آپ پر ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں آپ کیوں جاہل رہنا پسند کرتی ہیں اگلے سال کیلئے دیہات پر خصوصی طور پر میں یہ ذمہ داری ڈالوں گی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو تعلیم دلوائیں۔کوئی گاؤں ایسا نہ رہے جہاں لڑکیاں اچھی طرح اُردو پڑھنا لکھنا نہ جانتی ہوں، قرآن مجید اچھی طرح پڑھ سکتی ہوں، مذہبی بنیادی اصول اچھی طرح آتے ہوں، ہمارے ملک کا زیادہ حصہ دیہات پر مشتمل ہے ان کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ ہر عورت اور ہر بچی اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہو۔ ہمت کریں، عزم کریں اور خدا تعالیٰ کی خاطر علم حاصل کریں اس لئے حاصل کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ہمت اور ارادہ کریں گی تو اللہ تعالیٰ سامان بھی پیدا کر دے گا۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ماہنامہ مصباح نومبر 1981ء)

☆......☆......☆

سیرت حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

(برموقع جلسہ سالانہ 1981ء)

حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی زوجہ محترمہ تھیں جن کو حضور کی زوجیت کیلئے خود باری تعالیٰ نے منتخب فرمایا تھا تا آپ دونوں کے ذریعہ سے ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھی جائے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اشاعت دین کا کام لینا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے آنیوالے مسیح کے متعلق فرمایا تھا:

یتزوّج ویولد لَه

حضرت اقدس ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 337 میں بیان فرماتے ہیں۔

''جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ **یتزوّج ویولَد لَه**' یعنی وہ بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحبِ اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ یتزوّج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ یتزوّج سے مراد وہ خاص تزوّج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرمار ہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

قبل اس کے کہ مَیں وہ بشارتیں بیان کروں جو اس شادی سے قبل حضور کو دی گئی تھیں حضرت امّاں جان کے خاندان کے متعلق کچھ بیان کروں گی۔ حضور کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بیان فرمایا کہ:۔

" **الحمد للّٰه الذی جعل لکم الصِهروا النّسب**" (تذکرہ صفحہ 37)

آپ فرماتے ہیں:۔

''قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے **الحمد للّٰہ الذّی جعل لکم الصھر والنَّسب** ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سیّد تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے۔ اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی۔ اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہوگئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 272-273)

حضرت امّاں جان کے جدّ امجد حضرت خواجہ محمد ناصر دہلوی بارہویں صدی ہجری کے بہت بڑے ولی کامل مانے گئے ہیں آپ کے ذریعہ ایک نئے سلسلہ کی بنیاد پڑی تھی آپکو پیشگوئی کی گئی تھی کہ یہ ایک خاص نعمت تھی جو خانوادہ نبّوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی اس کی ابتداء تجھ پر ہوئی اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوگا یہ سلسلہ محمّدیہ کہلایا۔

چنانچہ 1865ء میں حضرت میر ناصر نواب کے گھر میں سیدّہ نصرت جہاں کی ولادت ہوئی اور 1884ء میں حضرت سیّدہ نصرت جہاں کے ذریعہ یہ روشنی مہدی موعود کی روشنی میں ضم ہوگئی اور اس طرح دو پُرانے مشہور خاندان مٹ کر ایک نئی نسل کا آغاز آپ دونوں کے وجود سے ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت پوری ہوئی کہ:۔

''میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا......ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔''

(تذکرہ صفحہ 111، 112۔ اشتہار 20 رفروری 1882ء)

آپ کی شادی کی خبر حضور کو بہت پہلے دی گئی تھی اپنی پہلی بیوی سے آپؑ کا کوئی تعلق باقی نہ

تھا اللہ تعالیٰ نے بشارت دی اور الہاماً فرمایا تھا۔ ''ہر چہ باید نوعروسی را ہماں ساماں کنم'' یعنی اس شادی میں تجھے کچھ فکر نہیں کرنا چاہیے ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمہ رہے گا آپ فرماتے ہیں۔

''سو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس شادی کے بعد ہر ایک بارِ شادی سے مجھے سبکدوش رکھا اور مجھے بہت آرام پہنچایا کوئی باپ دنیا میں کسی بیٹے کی پرورش نہیں کرتا جیسا کہ اس نے میری کی۔ اور کوئی والدہ پوری ہوشیاری سے دن رات اپنے بچہ کی ایسی خبر نہیں رکھتی جیسا کہ اس نے میری رکھی اور جیسا کہ اس نے بہت عرصہ پہلے سے براہین احمدیہ میں یہ وعدہ کیا تھا کہ **یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة** ایسا ہی وہ بجالایا۔ معاش کا غم کرنے کیلئے کوئی گھڑی اس نے میرے لئے خالی نہ رکھی اور خانہ داری کے مہمات کیلئے کوئی اضطراب اس نے میرے نزدیک نہ آنے دیا''

(روحانی خزائن جلد 15۔ تریاق القلوب صفحہ 203)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا:

'' **اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رأیت خَدِیْجَتِی** ''

(تذکرہ صفحہ 29۔ براہین احمدیہ صفحہ 558)

حضور فرماتے ہیں:۔

''خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ میں مبارک نسل کا وعدہ تھا''۔

(روحانی خزائن جلد 18 نزول المسیح صفحہ 524)

آپ فرماتے ہیں:۔

''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت دین حق کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اِس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے

وہ اولاد پیدا کرے جو اِن نوروں کو جنکی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہاں کی مدد کیلئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 15 تریاق القلوب صفحہ 275)

حضور سے سیّدہ نصرت جہاں بیگم کی شادی خدائی فیصلہ تھا جیسا کہ اس نے الہاماً فرمایا۔

''میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں یہ سب سامان مَیں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی''۔

(تذکرہ صفحہ 30)

ان تمام پیشگوئیوں سے اس عظمت اور شان کا پتہ لگتا ہے جو حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم کو حاصل ہونے والی تھی۔ ایک خاص مقصد سے آپ کی پیدائش ہوئی اور وہ خاص مقصد یہی تھا کہ غلبۂ دین کی جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے حضور پر ڈالی ہیں ان میں آپکی شریک کار رہوں اور آپ کے پاک وجود سے ایک نئے خاندان کی بنا ڈالی جائے۔

1865ء میں آپ کی پیدائش ہوئی اور 1884ء میں آپ حضرت اقدس کے عقد میں آئیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب یعنی آپ کے والد ملازمت کے سلسلہ میں ضلع گورداسپور کے کئی مقامات پر رہے اور وہیں آپ کی واقفیت حضور کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب سے ہوئی۔ حضرت نانی اماں یعنی حضرت اماں جان کی والدہ صاحبہ بیمار ہوگئیں تو مرزا غلام قادر صاحب نے مشورہ دیا کہ بغرض طبّی مشورہ حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے پاس لے جائیں (جو کہ حضرت اقدس کے والد تھے) اس طرح پہلی بار آپ کا قادیان آنا ہوا اور وہاں رہ کر آپ کی طبیعت پر حضرت اقدس کی نیکی تقویٰ اور توکل علی اللہ کا بہت اچھا اثر پڑا۔ جب حضرت اقدس نے براہین احمدیہ لکھی اور طبع ہوئی تو حضرت میر صاحب نے براہین احمدیہ کا ایک نسخہ منگوایا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت میر صاحب نے حضور کو دعا کیلئے خط لکھا جس میں

سے ایک امر یہ تھا:۔

''دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا کرے''۔

ادھر حضرت میر صاحب کی تڑپ کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا فرمائے ادھر اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے حضرت اقدس کو ایک اور شادی کی بشارتیں دے رہا ہے۔ حضرت اقدس نے اپنے رشتہ کی حضرت میر صاحب کو تحریک کی جو کچھ تردّد کے بعد منظور ہوگئی۔ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی نے ایک دفعہ حضرت میر صاحب سے سوال کیا۔ حضرت یہ مقام جو آپ کو حاصل ہوا اس میں کیا راز ہے وہ کون سی بات تھی جو آپ کو اس جگہ لے آئی۔ حضرت میر صاحب کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا:۔

''میرے ہاں جب یہ بلند اقبال لڑکی پیدا ہوئی اس وقت میرا دل مرغ مذبوح کی طرح تڑپا اور میں پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الٰہی پر گر گیا مَیں نے اس وقت بہت درد و سوز سے دعائیں کیں کہ اے خدا تو ہی اس کے لئے سب کام بنا ئیو معلوم نہیں اس وقت کیسی قبولیت کا وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بیٹی کے صدقہ میں مجھے یہاں لے آیا''۔

(سیرت حضرت اماں جان صفحہ 232)

نہایت سادگی سے آپ کی شادی ہوئی۔ حضرت اقدس اپنے ساتھ کوئی زیور اور کپڑا نہیں لے کر گئے تھے۔ صرف ڈھائی سو روپے نقد تھا اس پر بھی رشتہ داروں نے بہت طعن کئے کہ اچھا نکاح کیا ہے کہ نہ کوئی زیور ہے نہ کپڑا۔ کسی قسم کی رسم نہیں کی گئی۔ جہیز کا سامان ایک صندوق میں بند کر کے کنجی حضرت صاحب کو دے دی گئی اور حضرت اقدس رخصتانہ کروا کے حضرت اماں جان کو قادیان لے آئے۔

نئی دلہنوں کی سسرال میں آؤ بھگت ہوتی ہے۔ مگر حضرت اماں جان ایسی جگہ اور ایسے حالات میں شادی ہو کر آئی تھیں کہ حضرت اقدس کے سب رشتہ دار آپ کے مخالف تھے۔ گھر میں کوئی نئی دلہن کو خوش آمدید کہنے والا بھی نہیں تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنے ایک مضمون میں حضرت اماں جان کی ایک روایت بیان فرمائی ہے کہ۔ ''اماں جان نے ایک دفعہ ذکر فرمایا جب تمہارے ابّا مجھے بیاہ کر لائے تو سب کنبہ سخت مخالف تھا (اس وقت تک شادی

ہی کی وجہ سے غالبًا) دو چار خادم مرد تھے اور پیچھے ان بے چاروں کی بھی گھر والوں نے روٹی بند کر رکھی تھی گھر میں عورت کوئی نہ تھی صرف میرے ساتھ فاطمہ بیگم تھیں وہ کسی کی زبان نہ سمجھتی تھیں نہ ان کی کوئی سمجھے۔ شام کا وقت بلکہ رات تھی جب ہم پہنچے۔ تنہائی کا عالم، بیگانہ وطن۔ میرے دل کی عجیب حالت تھی اور روتے روتے میرا بُرا حال ہوگیا تھا نہ کوئی اپنا تسلّی دینے والا نہ منہ دُھلانے والا نہ کھلانے پلانے والا کنبہ، اکیلی حیرانی پریشانی میں آن کر اتری کمرے میں ایک کھرّی چارپائی پڑی تھی جس کی پائنتی پہ ایک کپڑا پڑا تھا اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہوگئی''۔

یہ آپ کا بستر عروسی تھا اور سسرال کے گھر میں پہلی رات تھی مگر خدا کی رحمت کے فرشتے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ اے کھری چارپائی پر سونے والی پہلے دن کی دلہن! دیکھ تو سہی دو جہاں کی نعمتیں ہونگی اور تو ہوگی بلکہ ایک دن تاج شاہی تیرے قدموں سے لگے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

جس خاتون کے ذریعہ ایک نئے خاندان کی بنیاد پڑنی تھی ظاہر ہے وہ کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان میں وہ صلاحیتیں اور وہ قوتیں رکھی تھیں جن کے ذریعہ آپ نے آئندہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا تھا۔ آپ اعلیٰ درجہ کے ایمان پر قائم تھیں ۔نہایت عبادت گزار وقت پر نماز ادا کرنے والی ۔تہجد گزار۔ اشراق بھی پڑھا کرتی تھیں ۔نوافل کثرت سے ادا کرنے والی ۔نماز سنوار کر خشوع و خضوع سے ادا کرنے والی تھیں حضرت اقدس اور آپ کے دعاوی پر آپ کو مکمل ایمان تھا آپ نے خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کو سنا، اللہ تعالیٰ کی ہستی کے زبردست نشان دیکھے، صداقت کے دلائل کو بر وقت سنا اور جانچا اور مانا۔ ہزاروں پیشگوئیوں کو پورے ہوتے دیکھا۔ جب حضرت اقدس نے محمدی بیگم کے اپنے نکاح میں آنے کی پیشگوئی فرمائی تو حضرت اماں جان نے رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو۔ آپ نے بارہا خدا کی قسم کھا کر کہا کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے مگر صدقِ دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔

اس واقعہ کی تہہ میں بہت سی باتیں پوشیدہ ہیں ۔

1 حضرت اقدس کی ذات پر اور آپ کے دعویٰ پر ایمان۔
2 شوہر کی سچی محبت۔
3 دینِ حق سے سچا پیار۔
4 دعاؤں پر ایمان اور دین کی عزت کیلئے ہر تکلیف کو برداشت کرنا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''میں دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدس کو آپ کی بی بی صاحبہ صدقِ دل سے ...... مانتی ہیں اور آپ کی تبشیرات سے خوش ہوتی اور انذارات سے ڈرتی ہیں۔غرض اس برگزیدہ ساتھی کو برگزیدہ خدا سے سچا تعلق اور پورا اتفاق ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا:

''تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیّت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی''۔

(اشتہار 22 مارچ 1886ء۔تذکرہ صفحہ 11)

پھر اولاد میں سے ایک اولوالعزم بیٹے کی بشارت بھی دی۔اس بیٹے کی پیدائش کے نشان کو قدرت، رحمت، قربت، فضل اور احسان کا نشان قرار دیا۔فتح اور ظفر کی کلید کہا اور اس نشان کی غرض یہ بتائی کہ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں اور تا دینِ حق کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔

(تذکرہ صفحہ 109)

جن دنوں یہ پیشگوئی کی گئی حضرت سیّدہ نصرت جہاں حمل کی حالت میں تھیں مئی 1886ء میں آپ کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی جسکا نام ''عصمت'' رکھا گیا۔لڑکی کا پیدا ہونا تھا کہ

حضرت اقدس کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ حضرت اماں جان نے بڑے حوصلہ سے سارے اعتراضات اور شوروغوغا کو سنا مگر اپنے ایمان میں ذرا جنبش نہیں ہوئی۔ یہ بچی پانچ سال زندہ رہی اور جب یہ بچی وفات پا گئی تو آپ نے کسی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔ حضرت اماں جان کے بطن سے پھر بشیر اوّل پیدا ہوئے جن کی پیدائش 7 /اگست 1887ء کو ہوئی۔ ابتداء میں حضرت اقدس نے بھی یہی سمجھا کہ موعود بیٹا یہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی پیشگوئی میں اس بچہ کے متعلق الفاظ تھے ''خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے'' یہ بچہ 4 /نومبر 1888ء کو وفات پا گیا اور اس کی وفات کے ساتھ پھر مخالفت کا طوفان اُٹھا۔ حتیٰ کہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کا خیال تھا کہ ایسا زلزلہ عامۃ الناس کے لئے نہ اس سے قبل کہیں آیا تھا نہ اس کے بعد آیا۔ حضرت اماں جان نے اس کی وفات پر بھی راضی بہ رضا ہونے کا نمونہ دکھایا آپ نے جب دیکھا کہ بچہ کے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو پھر فرمایا کہ میں اپنی نماز کیوں قضا کروں چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نہایت اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر کے دریافت فرمایا کہ بچہ کا کیا حال ہے؟ جواب میں بتایا گیا کہ بچہ فوت ہو گیا تو آپ ...... پڑھ کر خاموش ہو گئیں۔ آپ نے جس ایمان اور صبر کا نمونہ دکھایا تھا اس کا انعام بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے 12 /جنوری 1889ء کو وہ لڑکا عطا فرمایا جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ دین کا چراغ ہوگا۔ اولوالعزم ہوگا دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت اماں جان کو اتنی لمبی عمر عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کو ظہور میں آتے دیکھا حضرت مصلح موعود کا اپنے مصلح موعود ہونے کے دعویٰ کا اعلان سنا۔

کتنی عظیم تھی وہ خاتون جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور کیلئے چنا اور کتنی عظیم تھی وہ خاتون جس کے بطن سے مصلح موعود پیدا ہوا اور کتنی عظیم تھی وہ خاتون جس کی گود میں آپ کے موعود پوتے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) نے پرورش پائی۔ قیامت تک آنے والی قومیں اس عظیم الشان خاتون پر سلام بھیجیں گی آپ کی ساری اولاد ہی مبشر اولاد تھی۔ ہر بچہ کے متعلق بشارتیں دی گئیں اور وہ پوری ہوئیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضرت اماں جان کے بطن سے آٹھویں بچے تھے آپ کی پیدائش 1899ء میں ہوئی اور آپ 1907ء میں وفات پا گئے۔

اِس وفات پر حضرت اقدس اور حضرت اماں جان نے انتہائی صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا حضرت اقدس کو الہام ہوا تھا۔ ''ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر''

جب مبارک احمد کی وفات ہوئی تو حضرت اماں جان کی زبان سے پہلا کلمہ یہی نکلا...... اور کہا میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔آپ کے صبر پر اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوا اور حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ ''خدا خوش ہو گیا'' (تذکرہ صفحہ 619)

حضرت اقدس نے یہ الہام جب حضرت اماں جان کو سنایا تو آپ نے فرمایا۔

''مجھے اس الہام سے اسقدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مرجاتا تو مَیں پرواہ نہ کرتی''۔

مبارک احمد کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو الہاماً بتایا:

'' انّا نُبشّرک بغلام اسمه یحییٰ '' (تذکرہ صفحہ 626)

ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا نام یحییٰ ہوگا۔اسی طرح الہام ہوا۔

اِنَّا نُبَشّرکُ بغلامٍ حلیمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلُ الْمُبَارَک (تذکرہ صفحہ 622)

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پیدا ہوئے تو حضرت اماں جان نے اس پیشگوئی کا مصداق انہیں سمجھا اور اپنا چوتھا بیٹا سمجھ کر ہی پرورش کی اور تربیت کی۔بچپن میں آپ انہیں کبھی یحییٰ کہہ کر بھی بلاتی تھیں اور یہ کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مبارک کی جگہ یہ مجھے دیا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بھی ایک خواب میں دیکھا تھا جسے یوں بیان فرمایا:۔

''مجھے مبارک احمد کی وفات کے تین روز بعد ہی خواب آیا کہ مبارک احمد تیز تیز قدموں سے چلا آرہا ہے اور دونوں ہاتھوں پر ایک بچہ اُٹھائے ہوئے اس نے آکر میری گود میں وہ بچہ ڈال دیا جو لڑکا ہے اور کہا ''لو آپا یہ میرا بدلہ ہے''۔

(الفضل 12رد سمبر 1968ء)

اخلاق

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا تھا لیکن ایک بیوی ہونے کی حیثیت سے آپ بیحد محبت کرنے والی اور نہایت فرض شناس بیوی تھیں۔ حسنِ صورت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کا حسنِ سیرت بھی آپ کو عطا فرمایا تھا۔ ہر کام میں اپنے عظیم شوہر کی پوری پوری مددگار و معاون تھیں جب سلسلہ کے لئے کسی کام کی ضرورت پڑتی آپ اپنا زیور نکال کر دے دیتیں کہ اس سے خرچ پورے کرلیں۔حضرت اماں جان کے بلند مقام اور آپکی عظمت کے متعلق خود آپ کے لختِ جگر حضرت مصلح موعود کے الفاظ سنئے۔ایک خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود نے اپنے خاندان کے افراد کو زندگیاں وقف کرنیکی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''حضرت (اقدس) جب فوت ہوئے اس وقت ہمارے پاس اپنے گزارے کا کوئی سامان نہ تھا۔ والدہ سے اس کے ہر بچہ کو محبت ہوتی ہے لیکن میرے دل میں نہ صرف اپنی والدہ ہونے کے لحاظ سے حضرت ...... (اماں جان) کی عظمت تھی بلکہ حضرت ...... (اقدس) کی اہلیہ ہونے کی وجہ سے آپکی دوہری عزت میرے قلب میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ جس چیز نے میرے دل پر خاص اثر کیا وہ یہ ہے کہ حضرت ...... (اقدس) جب فوت ہوئے اس وقت آپ پر کچھ قرض تھا آپ نے یہ نہیں کیا کہ جماعت کے لوگوں سے کہیں کہ حضرت ...... (اقدس) پر اس قدر قرض ہے یہ ادا کردو بلکہ آپکے پاس جو زیور تھا اسے آپ نے بیچ کر (حضور) کے قرض کو ادا کردیا۔ مَیں اس وقت بچہ تھا اور میرے لئے ان کی خدمت کرنے کا کوئی موقعہ نہ تھا مگر میرے دل پر ہمیشہ یہ اثر رہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت (اقدس) کو کتنا محبت کرنیوالا اور آپ سے تعاون کرنے والا ساتھی دیا ہے''۔

(الفضل 10/مارچ 1944ء)

بے حد مہمان نواز تھیں۔ابتداء میں جب مہمان آتے تو خود بھی روٹی پکانے بیٹھ جاتیں اپنے ہاتھ سے پکا کر کھلانے میں آپ بہت خوشی محسوس کرتیں۔ پرانے لوگوں میں سے جو خواتین موجود ہیں وہ اس بات کی گواہ ہیں کہ انہوں نے اکثر آپ کو باورچی خانے میں بیٹھے اور کھانا

پکاتے دیکھا ہوگا اور حضرت اماں جان کے ساتھ کھانا بھی کھایا ہوگا۔ بہت باسلیقہ اور باذوق تھیں سادہ مزاج مگر خوش پوش تھیں۔خوشبو اور پھولوں سے عشق تھا بہت پاکیزہ طبیعت بے حد صاف ستھری رہنے والی تھیں کبھی کسی نے ان کو خستہ حالت میں نہیں دیکھا۔

شکوہ اور چغلی سے آپ کو از حد نفرت تھی نہ سننا پسند کرتی تھیں نہ خود کسی سے شکوہ کیا۔انتہائی ہمدرد غرباء، محتاجوں، یتامیٰ کا خیال رکھنے والی صدقہ وخیرات کثرت سے کرنے والی۔اپنے ہاتھ سے لحاف سی کر تقسیم کیا کرتی تھیں۔بغیر مانگے گھر بیٹھے جس کے متعلق علم ہوتا کہ ضرورت مند ہے کچھ رقم بھجوا دیا کرتیں۔کئی یتیم بچوں کو پالا پرورش کی، شادیاں کیں، گھر بنا کر دیئے، اپنے بچوں کی طرح محبت کی، ان کے وقار کو قائم رکھا، جماعت کی خواتین سے ملنا ان کے گھروں میں جانا، بیمار پرسی کرنا ان کے گھروں میں جا کر محبت اور بے تکلفی سے پیش آنا خود خواہش کر کے کھالینا جس سے خود بھی مسرت محسوس کرتی تھیں اور جن کے گھروں میں جاتی تھیں وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔سیر کو باقاعدہ جاتی تھیں سوائے کمزوری کے ایام کے آپ کا یہ طریق جاری رہا۔

سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں سب سے پہلے بشاشت سے حصہ لیتی تھیں۔حضرت مصلح موعود نے اخبار الفضل کا اجراء کیا تو آپ کو بہت فکر تھی کہ اس کے جاری کرنے کے لئے کہاں سے رقم آئے گی۔حضرت اُمّ ناصر مرحومہ کے علاوہ حضرت اماں جان نے بھی اس کے لئے بہت قربانی دی جو آپ حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں ہی سنیئے آپ نے فرمایا:۔

''دوسری تحریک اللہ تعالیٰ نے حضرت (اماں جان) کے دل میں پیدا کی اور آپ نے اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپے میں بکی الفضل کے لئے دے دی مائیں دنیا میں خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں مگر ہماری والدہ کو ایک خصوصیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ احسان صرف ان کے حصہ میں آیا ہے اور احسان مندی صرف ہمارے حصہ میں آئی ہے۔دوسری ماؤں کے بچے بڑے ہو کر ان کی خدمت کرتے ہیں مگر ہمیں یا تو اس کی توفیق ہی نہیں ملی کہ ان کی خدمت کرسکیں یا شکر گزار دل ہی نہیں ملے جو ان کا شکریہ ادا کرسکیں بہرحال جو کچھ بھی ہو اب تک احسان کرنا انہی کے حصہ میں ہے اور

حسرت وندامت ہمارے حصہ میں وہ اب بھی ہمارے لئے تکلیف اٹھاتی ہیں اور ہم اب بھی کئی طرح ان پر بار ہیں۔ دنیا میں لوگ یا مال سے اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں یا پھر جسم سے خدمت کرتے ہیں کم سے کم میرے پاس دونوں نہیں مال نہیں کہ خدمت کرسکوں یا شاید احساس نہیں کہ سچی قربانی دے سکوں۔جسم ہے مگر کیسا جسم؟ صبح سے شام تک جس کو ایک نہ ختم ہونے والے کام میں مشغول ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ راتوں کو بھی۔پس بارمنّت کے اُٹھانے کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔میں جب سوچتا ہوں حسرت وندامت کے آنسو بہاتا ہوں۔''

(الفضل 4؍جولائی 1924ء)

مجھے یاد ہے کہ تحریک جدید جاری ہوئی اور حضرت مصلح موعود نومبر میں ہر سال تحریک کا اعلان فرمایا کرتے تھے۔قادیان میں جمعہ پر جانے کے لئے حضرت اماں جان کے گھر میں سے گزر کر جایا کرتے تھے۔حضرت اماں جان نے جب آپ گزر کر جارہے ہوتے آواز دے کر کہنا'' میاں آج آپ نے تحریک جدید کا اعلان کرنا ہے میری طرف سے اتنا وعدہ لکھ لیں۔''

منارۃ المسیح کے متعلق حضرت اقدس نے 28؍مئی 1900ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں منارہ کی برکات اور ثمرات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔اس کی تعمیر کا اندازہ دس ہزار روپے کیا گیا تھا۔آپ نے اس رقم کے پورا کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اپنی جماعت کے خالص گروہ کو مخاطب فرمایا اور فرمایا کہ جماعت کے ایک سو ایک خدّام ایک ایک سو روپے ادا کریں۔سلسلہ کی تاریخ میں یہ پہلی خاص تحریک تھی اس تحریک میں حضرت اماں جان نے شاندار قربانی کی آپ نے اس چندہ کا 10؍1 ادا کیا اور یہ رقم اپنی ایک جائیداد واقع دہلی کو فروخت کرکے ادا کی اسی طرح ایک اور واقعہ ہے حضرت اقدس کو 1898ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں بعض اہم دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت پڑی آپ نے فرمایا'' باہر سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے میرے پاس ایک ہزار نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں وہ آپ لے لیں۔'' آپ نے فرمایا میں بطور قرضہ لے لیتا ہوں اور اس کے عوض باغ رہن کردیتا ہوں گو حضرت اماں جان اس رقم کو پیش کررہی تھیں مگر حضور نے جماعت کو سبق دینے کے لئے کہ

بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے قرض کے طور پر لیا۔

خلافت کا احترام

حضور کے وصال کے بعد جب قدرت ثانیہ کا قیام ہوا تو آپ نے حضرت خلیفہ اوّل کا اسی طرح احترام کیا جیسا کرنا چاہیے تھا حضرت اقدس کے وصال کے بعد جب انتخاب ہوا تو آپ کے عالی مقام کے مدّنظر آپ سے بھی مشورہ لیا گیا۔ حضرت مصلح موعود اندر تشریف لائے اور حضرت اماں جان سے کہا کہ دفن ہونے سے پہلے خلیفہ منتخب ہونا ضروری ہے سب کی رائے حضرت مولوی صاحب کے لئے ہے۔ خواجہ صاحب نے مجھے بھیجا ہے کہ حضرت اماں جان سے بھی پوچھ آؤ آیا یہ انتخاب ان کو بھی پسند ہے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا ''بہت بہتر ہے...... یہی مناسب ہے'' حضرت مولوی صاحب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اماں جان نے مجھے کہا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک طالبعلم کی پھٹی ہوئی رضائی مرمت کیلئے بھجوا دی جسے حضرت اماں جان نے اپنے ہاتھ سے دھو کر مرمت کر کے واپس بھجوایا۔

گو حضرت مصلح موعود آپ کے بیٹے تھے اور آپ کی بے حد عزت کرتے تھے لیکن آپ اُن کے مقام ...... کا بہت ادب اور احترام فرماتی تھیں۔ سب سے بڑا امتحان کا وقت آپ کے لئے حضرت اقدس کا وصال تھا۔ حضرت اماں جان نے اس وقت جو نمونہ دکھایا اس سے آپ کے صبر و رضا اور ایمان کا کسی قدر اندازہ ہوسکتا ہے۔ سید محمد حسین شاہ صاحب کی روایت ہے کہ:۔

> ''آپ برقع پہنے خدمت میں حاضر رہیں اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتیں کہ اے حیی و قیوم خدا اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مُردوں کے زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے وحدہٗ لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش مَیں گناہگار ہوں اے میرے مولیٰ میری زندگی بھی تو ان کو دیدے میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں''۔

بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی اور آخر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔

''اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو''۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایت ہے کہ ایک اور بات جو مَیں نے سنی اور یاد رہی وہ یہ ہے کہ آپ کے جسدِ مبارک کے پاس بیٹھے ہوئے مَیں سامنے پٹّی کے پاس زمین پر بیٹھی تھی۔ بڑے درد سے بڑے جوش سے آپ نے فرمایا تھا کہ:۔

''میرے بچو! یہ نہ سمجھنا کہ ہمارے باپ نے ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا وہ تمہارے لئے بہت بڑا خزانہ دعاؤں کا آسمان پر چھوڑ گیا ہے جو ہمیشہ وقتاً فوقتاً تم کو ملتا رہے گا۔''

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مزید فرماتی ہیں کہ:

''پھر تیاری سامان کا باندھنا، چلنا، قافلہ سالار راہ میں چھوڑ کر اپنے سب سے پیارے کے پاس جا چکا تھا اس کے یتیم بچے۔ اس کی مقدس و مبارک بیوی۔ اس کی عاشق جماعت سب بظاہر بے سہارے، بے سروسامانوں کی طرح ششدر حیران تھے مگر دل کو اس کی باتیں اس کی دعائیں اس کی تسلیاں یاد آکر اس کی اللہ تعالیٰ سے خاص محبت جو دلوں میں بٹھا گیا تھا جو ایمان وہ سکھا گیا تھا تسکین بخشتی تھیں کہ اس کا سچے وعدوں والا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ غم جدائی کے سوا اور ہمیں کسی قسم کا غم وفکر پاس نہیں آنے دینا چاہئے واقعی یہی کیفیت تھی اور خصوصاً حضرت اماں جان کی رات بھر تڑپ نے صابرانہ دعاؤں کی طرف اب رخ بدل لیا تھا اسباب رکھتے وقت حضرت اماں جان نے فرمایا (میں پاس کھڑی تھی آپ ٹرنک بند کر رہی تھیں) کہ کہتے تھے تین امتحان ہوں گے تمہارے دو ہو چکے (مبارک احمد کی وفات اور حضرت اقدس کا وصال) اب تیسرا باقی ہے۔ یہ لفظ سن کر مجھے ہمیشہ وہم رہتا کہ اس وقت چھوٹے بھائی صاحب کے کپڑے رکھ رہی تھیں ان کا غم نہ پہنچے۔ مگر آخر وہ وقت آیا ہجرت قادیان سے ہونا اور حضرت اماں جان کو یہ صدمہ بہت سخت پہنچنا اور مجھے سب یاد آ گیا اور یقین ہوا کہ وہ تیسرا امتحان حضرت اقدس کا فرمودہ یہی تھا''۔

(تقریر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ماہنامہ مصباح سالنامہ 1980ء)

جب حضرت اقدس کی وفات ہوگئی اور آپ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور باغ کے بڑے کمرے میں رکھا گیا۔ آپ پائنتی کی طرف کھڑی تھیں اور نہایت دردناک آواز میں فرمایا:۔

''تیرے سبب سے میرے گھر میں فرشتے اُترتے تھے''۔ (سیرت جلد 20)

آپ کے اخلاق وعادات

آپ ایک شفیق ماں تھیں ،ایک شفیق بہن تھیں، بھائیوں سے اتنی محبت کی کہ وہ بھی آپ پر جان چھڑکتے تھے۔ بہت شکر کرنے والی ہر وقت کلمات شکر آپ کی زبان پر رہتے تھے۔ دعاؤں کی بہت عادی تھیں۔غریبوں کیلئے خاص تڑپ دل میں رکھتی تھیں۔ ساری جماعت کے لئے دردوسوز کے ساتھ دعا فرمایا کرتی تھیں اور......اور احمدیت کی ترقی کے لئے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی یتیموں کی پرورش کی طرف خاص توجہ تھی۔کوئی نہ کوئی یتیم لڑکی یا لڑکا ہمیشہ آپ کے زیر سایہ پلتا رہا۔مہمان نوازی آپ کے اخلاق کا طرّہ امتیاز غریب امیر جس کا علم ہوتا یاد ہے پوچھنے ضرور جاتیں۔طبیعت میں بالکل تکلف نہیں تھا۔اسراف سے پرہیز کرتی تھیں اس زمانہ میں عورتوں میں تعلیم بہت کم تھی مگر آپ بہت باعمل خاتون تھیں۔ ہر مسئلہ کو اچھی طرح سمجھتی تھیں قرآن مجید کی بہت سی سورتیں حفظ تھیں اُردو تو آپ کے گھر کی لونڈی تھی ۔اردو زبان کے محاورات پر بہت عبور حاصل تھا۔ خاندان کی بچیوں سے اکثر کتابیں پڑھوا کر سنتیں اور جہاں کوئی بچی غلطی کرتی اصلاح فرما دیتیں صحیح تلفظ بتاتیں اس طرح بچیوں کو صحیح سکھانے کے لحاظ سے ان پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے۔ میرے سامنے کئی دفعہ حضرت مصلح موعود نے کوئی نظم کہتے ہوئے حضرت اماں جان سے پوچھا کہ یہ محاورہ یوں استعمال ہوتا ہے؟ اور جب آپ تصدیق فرما دیتیں تو تسلی ہو جاتی۔کسی کام کے کرنے سے عار نہ تھا گھر کی صفائی کرواتیں۔ چرخہ کاتنا، چکی پیسنا سب کام کر لیتی تھیں۔

میری جب شادی ہوئی تو میری عمر سترہ سال کی تھی۔ کچھ بھی آتا جاتا نہ تھا مگر حضرت اماں جان نے مجھے اس طرح سکھایا کہ معلوم بھی نہیں ہوا کبھی یہ نہیں پوچھا کہ تمہیں یہ چیز پکانی آتی ہے یا نہیں بلکہ ہمیشہ یہ کہا آؤ یہ کام کریں یہ کھانا تیار کریں خود پکانے لگنا مَیں پاس بیٹھی دیکھتی رہی خود بخود آ گیا دوبارہ کہا جیسا اس دن تم نے پکایا پھر پکاؤ حالانکہ پہلی دفعہ خود انہوں نے پکایا تھا

میں نے نہیں۔نصیحت کرنے کا انداز بڑا دلنشین تھا۔میری شادی کے وقت عمر کم تھی ۔ بہت سی باتوں کی سمجھ ہی نہیں تھی ۔ بڑے پیار سے کہا کرتی تھیں دیکھواس طرح رہا کرو یوں کپڑے پہنا کرو میاں کو فلاں فلاں بات پسند ہے فلاں ناپسند۔ مجھے ماں سے بڑھ کر محبت دی ۔ پیار میں اکثر کہا کرتی تھیں ماں بیٹی دو ذات پھوپھی بھتیجی ایک ذات ۔حضرت اماں جان کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک تحریر سناتی ہوں جوان کے مقام اوراخلاق پر گہری روشنی ڈالتی ہے آپ نے فرمایا۔

''اس مبارک وجود کے لئے حضرت ......(اقدس) نے جو مصرع تحریرفرمادیا وہی ایسا جامع ہے کہ اس سے بڑھکر تعریف نہیں ہوسکتی یعنی

؎ چُن لیا تُو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے

اللہ تعالیٰ کا کسی کو چن لینا کیا چیز ہے ۔اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اس محسن خدا نے کیا کیا جوہراس روح میں رکھ دیئے ہونگے جس کواس نے اپنے مسیحا کے لئے تخلیق کیا میں ان کی تعریف اس لئے نہیں کرونگی کہ وہ میری والدہ تھیں بلکہ اس نظر سے کہ وہ فی زمانہ مومنوں کی ماں ہیں اور خدا کو حاضر و ناظر جان کراس امر کی گواہی ہمیشہ دونگی کہ وہ اس منصب کے قابل ہیں خدا نے میری والدہ پر فضل واحسان فرمایا کہ ان کو اپنے مسیحا کے لئے چن لیا مگر انہوں نے بھی خدا کی ہی نصرت کے ساتھ دکھا دیا کہ وہ اس کی اہل ہیں ۔اوراس انعام اوراحسان خداوندی کی بے قدری و ناشکری ان سے کبھی ظہور میں نہیں آئی اور خدا کا شکر ہے کہ یہ بارانِ رحمت بے جگہ نہیں برسا بلکہ بارآور زمین اس سے فیض یاب ہوئی ۔آپ کی چند خصوصیات اورخوبیوں کا ذکر کررہی ہوں ۔

حضرت اقدس کے زمانہ تک بے شک ہمارے دلوں پرآپ کی شفقت کا اثر والدہ صاحبہ سے زیادہ تھا مگرآپ کے بعدآپ کو دنیا کی بہترین شفیق ماں پایا۔......

مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یادنہیں پھر بھی آپ کا خاص رعب تھا اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت اقدس سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے اور مجھے یاد ہے کہ حضرت اقدس کی حضرت والدہ صاحبہ کی بے حد قدر و محبت کرنیکی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں بھی رہا کرتی تھی ۔آخر میں بار بار وفات کے متعلق الہامات ہوئے تو ان دنوں بہت غمگین

رہتیں اور کئی بار میں نے آپ کو اور حضرت اقدس کو اس امر کے متعلق باتیں کرتے سنا۔ ایک بار مجھے یاد ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا کہ ’’میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اُٹھا لے‘‘ یہ سن کر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

’’اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور مَیں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں‘‘۔

حضرت اماں جان کا بلند مقام

اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت اماں جان کا کتنا بلند مقام تھا وہ حضرت اقدس کے ان الہامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ انّی مَعَکَ و مَعَ اَھْلِکَ (تذکرہ صفحہ 731)

اس الہام کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا میں نے خود حضرت صاحب سے سنا ہے فرماتے تھے کہ:

’’انّی مَعَ الرّسُولِ اَقوم اور اِنّی مَعَکَ و مَعَ اَھْلِکَ یہ دونوں الہامات ایک ایک رات میں ہزار ہا دفعہ ہوئے۔ اور فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور صبح کی نماز کے لئے اُٹھے تو سلسلہ جاری تھا‘‘۔

(روزنامہ الفضل 31 / اکتوبر 1961ء)

19 / مارچ 1907ء کو خواب میں دیکھا کہ میری بیوی کہتی ہے مَیں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی اس پر میں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور میں ہے کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔

(تذکرہ صفحہ 707)

آپ کے جماعت پر احسانات میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے حضرت اقدس کے متعلق بہت سی روایات بیان کی ہیں بیوی مرد کی سب سے بڑی رازدار ہوتی ہے اور اس کی نظر اپنے خاوند کے افعال پر بڑی گہری ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی ان روایات میں حضرت اقدس کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو روشناس کروایا ہے۔

غرض حضرت اماں جان کا وجود بہت ہی بابرکت وجود تھا اور آپ اس کا اظہار بھی کر دیا

کرتی تھیں ۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ’’مجھے خوب یاد ہے اس وقت تو بُرا محسوس ہوتا تھا لیکن اب اپنے زائد علم کے ماتحت اس سے مزا آتا ہے اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی مگر یہ خدا کا فضل تھا جب سے ہوش سنبھالا حضرت ......(اقدس) پر کامل یقین اور ایمان تھا اگر اس وقت والدہ صاحبہ کوئی ایسی بات کرتیں جو میرے نزدیک حضرت (اقدس) کی شان کے شایان نہ ہوتی تو مَیں یہ نہ دیکھتا کہ ان کا میاں بیوی کا تعلق ہے اور میرا ان کا ماں بچہ کا تعلق ہے بلکہ میرے سامنے پیر اور مرید کا تعلق ہوتا حالانکہ میں کبھی حضرت ......(اقدس) سے کچھ نہ مانگتا تھا والدہ صاحبہ ہی میری ضروریات کا خیال رکھتی تھی باوجود اس کے کہ والدہ صاحبہ کی طرف سے کوئی بات ہوتی تو مجھے گراں گزرتی مثلاً خدا کے فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ۔اس قسم کا فقرہ میں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سنا اور جب بھی سنتا گراں گزرتا میں اسے حضرت ......(اقدس) کی بے ادبی سمجھتا لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور حضرت ...... (اقدس) بھی اس فقرہ سے لذت پاتے کیونکہ وہ برکت اس الہام کے ماتحت پائی کہ **یا اٰدم اسکن انت و زوجک الجنّۃ** پہلا آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا مگر اس زمانہ کے آدم کے لئے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا خدا تعالیٰ نے بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعہ دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی گئی۔‘‘

یہ بابرکت وجود جماعت پر پون صدی تک ابر رحمت کی طرح برستا رہا اور آخر 20؍اپریل 1952ء کو اتوار اور پیر کی درمیانی شب ساڑھے گیارہ بجے ربوہ میں اس جہان فانی سے رخصت ہو کر خالق حقیقی سے جا ملا۔

حضرت مصلح موعود نے 1952ء کی تقریر میں آپ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اس سال احمدیت کی تاریخ کا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہوا ہے اور وہ ہے حضرت ......(اماں جان) کی وفات ۔ان کا وجود ہمارے اور حضرت ......(اقدس) کے درمیان میں ایک زنجیر کی طرح تھا اولاد کے ذریعہ بھی ایک تعلق اور واسطہ ہوتا ہے مگر وہ اور طرح کا ہوتا ہے اولاد کو ہم ایک درخت کا پھول تو کہہ سکتے ہیں مگر اسے اس

درخت کا اپنا حصہ نہیں کہا جاسکتا۔ پس حضرت اماں جان ہمارے اور حضرت (اقدس) کے درمیان ایک زندہ واسطہ تھیں اور یہ واسطہ ان کی وفات سے ختم ہوگیا۔''

حضرت اماں جان کے پیارے بھائی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے آپ کی سیرت کے متعلق چند الفاظ میں جو بیان کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ کے گوش گزار کیا جائے وہ صفات جو ہر احمدی خاتون میں ہونی چاہئیں ۔آپ نے فرمایا:

1 آپ بہت صدقہ خیرات کرنیوالی۔
2 ہر خیر میں شریک ہونیوالی۔
3 اوّل وقت اور پوری توجہ اورانہاک سے پنجوقتہ نماز ادا کرنیوالی۔
4 صحت اورقوت کے زمانہ میں تہجد کا التزام رکھتی تھیں۔
5 خدا کے خوف سے معمور۔
6 صفائی پسند۔
7 شاعر بامذاق۔
8 مخصوص زنانہ جہالت کی باتوں سے دور۔
9 گھر کی عمدہ منتظم۔
10 اولاد پر ازحد شفیق۔
11 خاوند کی فرمانبردار۔
12 کینہ نہ رکھنے والی۔
13 عورتوں کا مشہور وصف ان کی تریاہٹ ہے مگر مَیں نے حضرت ممدوحہ کو اس عیب سے ہمیشہ پاک اور بری دیکھا۔''

حضرت اقدس کی نظروں میں آپ کا بہت بلند مقام تھا۔ اور آپ حضرت اماں جان کو شعائر اللہ میں سے سمجھتے تھے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان نے مکان میں کوئی تبدیلی کروانی چاہی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس کی مخالفت کی کہ اس طرح کرنے سے صحن تنگ ہوجائے گا اور ہوا نہیں آئے گی اس پر

حضور نے فرمایا:۔

''کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کئے ہیں جو شعائر اللہ میں سے ہیں اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا ضروری ہے۔''

آپ کی زندگی نے ثابت کر دیا کہ واقعی آپ کے ذریعہ سے ایک مبارک نسل کا آغاز ہوا جو پھولی پھلی پھولیگی اور پھلے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مصباح مئی 1982ء)

☆......☆......☆

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب میں طالبات سے خطاب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام:156)

اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت میں بہت سے دعوے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کتاب کے اُتارنے والے ہم ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی راہنمائی کے لئے نازل ہوا جس میں کوئی ملاوٹ کوئی بات ایسی نہیں ہوگی جو بنی نوع انسان کو کسی پہلو سے نقصان پہنچا سکے۔ مبارک ہے اس میں برکت ہی برکت ہے جو اسے پڑھے گا، جو پڑھائے گا، جو اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ کی برکتیں اس پر نازل ہوں گی۔ایک اور معنی ہیں بــــرکۃٌ یعنی تالاب کو کہتے ہیں۔ پس مبارک کے معنی ہوئے کہ ہر قسم کی برکتوں اور خیر کا مجموعہ۔ پھر کہا گیا اس کی پیروی کرو۔ قرآن صرف اس لئے نہیں کہ اس کو برکت کے لئے ناظرہ پڑھ لیا جائے۔ختم ہونے کے بعد کھول کر نہ دیکھا جائے۔صرف الفاظ سے آپ کیا سمجھ سکتی ہیں جب تک مطلب نہ معلوم ہو۔

پس عمل کے لئے ضروری ہے کہ ترجمہ سیکھو، مطلب سمجھو اس کی گہرائیوں تک جانے کی کوشش کرو اور ساتھ ہی تقویٰ بھی اختیار کرو کیونکہ تقویٰ اختیار کئے بغیر صحیح طور پر قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنا مشکل کام ہے۔تقویٰ کیا ہے؟ وقٰی کہتے ہیں بچنے کو۔یعنی کوشش کر کے ہر بُرائی سے بچنا اور اپنے کو محفوظ رکھنا۔ جب انسان بُرائیوں سے بچنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے پا لیتا ہے تو پھر نیکیوں میں بڑھنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت میں فرماتا ہے کہ

اس کے نتیجے میں تم پر رحم کیا جائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنو گے اور اس کی وجہ سے ترقی بھی کر سکو گے۔ گویا قرآن مجید وہ عظیم الشان نعمت ہے جس کے ذریعہ سے مسلمانوں نے ترقی کی اور جب قرآن مجید کو بھلا دیا۔ اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو دنیا کی ذلیل ترین قوموں میں شمار ہونے لگ گئے۔ نہ عزت باقی رہی نہ حکومت، نہ غلبہ۔ دوسری قومیں ان سے بہت آگے نکل گئیں۔ پھر حضرت (موعود آخر الزمان) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بشارتیں دی ہیں مگر وعدہ یہی ہے کہ قرآن پر عمل ہو۔ قرآن سے محبت ہو جیسا کہ حضرت موعود آخر الزمان فرماتے ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دَم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

نیز آپ بشارت دیتے ہیں کہ

''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 13)

حضور فرماتے ہیں:۔

''ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا''۔

(روحانی خزائن جلد 13 کتاب البریہ صفحہ 65)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''اس لئے میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔ اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 23 چشمۂ معرفت صفحہ 307)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

''جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا

بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں‘‘۔ (روحانی خزائن جلد 10 اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 443)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ **فَبِذَالِکَ فَلْیَفْرَحُوا هُوَخَیرٌ مِمَّا یَجْمَعُون** اس آیت کا ترجمہ حضور نے یوں فرمایا ہے۔

’’یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ ان مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں۔ یہ وہی مال ہے جس کی نسبت پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا کہ مسیح دنیا میں آ کر اس مال کو اس قدر تقسیم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 454)

پھر کشتی نوح میں حضور نے جماعت کو ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولی اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا **اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ الْقُرْاٰن** کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 26)

میری عزیز بچیو! جب تک آپ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں سیکھیں گی اس کے مطالب پر غور نہیں کریں گی۔ بار بار پڑھیں گی نہیں تو کیسے آپ کو علم ہوگا کہ کیا کیا احکام اس میں بیان کئے گئے ہیں۔ کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن باتوں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جب تک قرآن مجید کی برکات اور خوبیوں اور معارف کا علم نہ ہوگا کیسے تمہارے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا ہوگی؟

یہی غرض حضور کی بعثت کی تھی کہ وہ دین کو پھر سے تازہ کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے گلشن میں بہار آئے اور یہ بہار یہ تازگی وابستہ تھی۔ قرآن کی تعلیم سے جس کو مسلمانوں نے بھلا دیا تھا اور اس کا استعمال صرف مردوں پر پڑھے جانے یا ان کو بخشے جانے یا قسمیں کھانے تک محدود تھا۔ بڑی تکلیف ہوتی ہے جب جہالت اور ناواقفی سے دیہات کی بعض احمدی عورتیں بھی دوسروں کو دیکھ کر ان بدعات کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اگر ایسی کوئی بات بھی جائز ہوتی تو خود قرآن میں درج ہوتی۔ اس کی راہنمائی ہوتی یہ نتیجہ ہے قرآن نہ پڑھنے اور اپنی اولاد کو نہ پڑھانے کا۔

ہزاروں ہزار درود وسلام ہوں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے ذریعہ یہ عظیم نعمت ہمیں ملی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

شہ لولاک یہ نعمت نہ پاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
کجا ہم اور کجا مولا کی باتیں
کجا دن اور کجا تاریک راتیں
رسائی کب تھی ہم کو آسماں تک
جو اُڑتے بھی تو ہم اُڑتے کہاں تک
خدا ہی تھا کہ جس نے دی یہ نعمت
محمد ہی تھے جو لائے یہ خلعت
پس اے میرے عزیزو میرے بچو
دل و جاں سے اسے محبوب رکھو

ہزاروں رحمتیں اور سلام حضرت اقدس پر جنہوں نے قرآن پر ہونے والے تمام اعتراضات کو دور کر کے اس کا جگمگاتا چہرہ دنیا کو دکھایا اور ہزاروں رحمتیں خلفائے احمدیت پر جن کی ساری زندگیاں قرآن کی درس وتدریس میں گزریں جن کا ہر خطبہ قرآن کی آیات کی

تفسیر ہوتا تھا۔

ہماری جماعت کے ہر فرد کا بھی یہی فرض ہے کہ وہ قرآن سیکھے اور اس پر عمل کرے۔ ہمارے سارے پروگرام جن میں سے یہ کلاس (فضل عمر تعلیم القرآن کلاس) بھی ایک اہم شق ہے اسی مقصد کے گرد گھومتے ہیں کہ ہم قرآن سیکھیں، سکھائیں۔ ہر احمدی گھرانہ تعلیم قرآن کا ایک مدرسہ بن جائے۔ ہر باپ ہر ماں کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ سکھانے کی پوری پوری کوشش کرے اور ہر بچہ کا فرض ہے کہ وہ سیکھنے کی پوری کوشش کرے۔

آپ حساب، سائنس، جغرافیہ، تاریخ، عربی، اُردو، فارسی، انگریزی اور بعض بچیاں تو اور زبانیں بھی سیکھنے کے لئے کوشش کرتی رہتی ہیں۔ وہ بھی سیکھیں مگر سب پر مقدم قرآن سیکھنا ہو۔ اور یہ بھی تجربہ کر دیکھیں جو بچی قرآن مجید غور سے پڑھے گی، ترجمہ سیکھے گی اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوگا۔ اس کا دماغ تیز ہو جائے گا حافظہ بہتر ہو جائے گا اور دوسرے علوم سیکھنے بھی اس پر زیادہ آسان ہو جائیں گے۔ یہ کلاس تو بیج ڈالنے کے مترادف ہے۔ اچھی کھاد اور اچھی دیکھ بھال ہو تو پھول پھل نکلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو قرآن کریم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1982ء)

☆......☆......☆

تاریخ احمدیت میں لاہور کی اہمیت اور احمدی خواتین کی اہم ذمہ داریاں

مورخہ 16 ر ستمبر 1982ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور نے دارالذکر میں اپنا ہال تعمیر کر کے اپنے دفتر کی تکمیل کو مکمل کیا۔اس تقریب پر لجنہ لاہور کی دعوت پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ممبرات مجلس عاملہ مرکزیہ کی معیت میں لاہور تشریف لے گئیں۔اس موقع پر آپ نے جو اہم خطاب فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دفتر کی تکمیل کر کے ایک اور منزل کی طرف قدم بڑھایا ہے۔آپ کا نیا انتخاب بھی ہوا ہے اور ہر تبدیلی کے وقت زیادہ ہوشیار زیادہ چوکس رہنے اور قدم آگے بڑھانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔اس لئے اس موقع پر مَیں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں مگر اس سے قبل جس شہر میں احمدیت کا پیغام ہر عورت تک آپ نے پہنچانا ہے اس کی اہمیت کا ذکر کروں گی تاریخ احمدیت میں لاہور شہر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔حضرت اقدس موعود آخرالزمان کا لاہور کثرت سے آنا جانا رہا اور آپ یہاں قیام فرماتے رہے۔حضور کا لاہور آنا اپنے والد صاحب کے زمانہ سے شروع ہو گیا تھا۔ابتداء سے ہی ایک ایسی جماعت لاہور شہر میں پیدا ہو گئی تھی جو حضور سے اخلاص رکھتی تھی۔حضرت مصلح موعود کا جب حضور نے عقیقہ کیا تو خاص طور پر لاہور کے دوستوں کو دعوت دی۔دعویٰ ماموریت کے بعد سب سے پہلے آپ جنوری 1892ء میں لوگوں پر اتمام حجت کے لئے لاہور تشریف لائے اور 31 جنوری کو آپ نے ایک عام لیکچر دیا اور اپنا دعویٰ پیش کیا۔

یہی وہ شہر ہے جہاں فیروز پور سے واپسی پر 14 ر دسمبر 1893ء کو لاہور اسٹیشن کے پاس

ایک مسجد میں حضور وضو فرما رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کہا مگر حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔اس نے اس خیال سے کہ آپ نے سنا نہیں پھر سلام کیا۔کسی نے حضور سے کہا کہ پنڈت لیکھرام آیا تھا اور سلام کرتا تھا۔حضور نے یہ سنتے ہی بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا۔

''اسے شرم نہیں آتی ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے''۔

لاہور میں جلسہ مذاہب عالم کے ذریعہ مشہور و معروف نشان ظاہر ہوا۔آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ ''آپ کا مضمون سب سے بالا رہے گا''۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

لاہور ہی وہ مقام ہے جہاں مشہور آریہ لیکھرام اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی بدزبانی کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کے قہر کا نشان بنا اور اس طرح وہ حضور کی صداقت پر مُہر کر گیا۔

اسی شہر میں 1904ء میں وہ واقعہ گزرا جب حضور جماعت لاہور کے اصرار پر لاہور تشریف لائے تو چند نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے بڑے بڑے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کی قوموں کے نوجوان گھوڑوں کی بجائے خود ان کی گاڑی کھینچتے ہیں اور ہمیں جو لیڈر اللہ تعالیٰ نے عطا کیا بڑے بڑے بادشاہ اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔پس آج ہم بھی حضور کی گاڑی کھینچیں گے۔حضور جب اسٹیشن سے باہر تشریف لائے تو گاڑی دیکھ کر فرمایا کہ گھوڑے کہاں ہیں نوجوانوں نے کہا حضور ہم خود گاڑی کھینچیں گے اس پر حضور نے فرمایا:۔

''فوراً گھوڑے جوتو ہم انسان کو حیوان بنانے کیلئے دنیا میں نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کیلئے آئے ہیں''۔

(روایت میاں عبدالعزیز صاحب بحوالہ حیات طیبہ صفحہ 456)

اسی زمین پر حضور نے 1904ء میں مشہور لیکچر ''اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب'' کے نام سے طبع کروایا یعنی لیکچر لاہور جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ہزاروں کے مجمع میں بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔

حضور نے حضرت مصلح موعود کا رشتہ بھی لاہور کے ایک مشہور خاندان میں کیا اور یہی وہ شہر ہے جہاں حضور نے اپنا آخری سفر اختیار کیا۔ آپ نے اپنا مضمون پیغام صلح مکمل کیا اور اسی شہر میں آپ کا وصال مقدر تھا۔

26 ؍اپریل 1908ء کی صبح حضور کو الہام ہوا ''مباش ایمن از بازی روزگار'' (تذکرہ صفحہ:638) اس پر حضور اس دن سفر ملتوی کر کے ٹھہر گئے اور 27 ؍اپریل کو لاہور روانہ ہو گئے۔ دو روز بٹالہ ٹھہرے۔ گاڑی ریزرو ہونے پر 29 ؍اپریل کو لاہور روانہ ہوئے خواجہ کمال دین صاحب مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا۔ ان دنوں آپ کی مخالفت بھی شدت کے ساتھ ہوئی اور حضور احباب کو نصیحت فرماتے رہے کہ ان گالیوں کو صبر سے برداشت کرتے رہیں۔ ۹ ؍مئی کو آپ کو پھر الہام ہوا۔ اَلرَّحِیلُ ثُمَّ الرَّحِیلُ اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِلُ کُلَّ حَمْلٍ (تذکرہ صفحہ 639) یعنی کوچ اور پھر کوچ۔ اللہ تعالیٰ سارا بوجھ خود اُٹھائے گا۔ اس الہام میں صاف اشارہ وفات کی طرف تھا مگر حضور اپنے کام میں مشغول رہے کسی قسم کی گھبراہٹ، بے چینی کا اظہار نہیں فرمایا۔ ظاہری شکل میں الہام پورا کرنے کیلئے آپ نے اپنی قیام گاہ تبدیل فرمالی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں تشریف لے گئے۔

اسی لاہور کی سرزمین پر 14 ؍مئی کو آپ کو پھر الہام ہوا ''مکن تکیہ برعمر ناپائیدار'' (تذکرہ صفحہ 640) جس سے صاف ظاہر تھا کہ وفات کا وقت قریب ہے۔ حضور چاہتے تھے کہ لاہور کے رؤسا اور بڑے بڑے لوگوں تک اپنا دعویٰ پہنچائیں۔ آپ نے 17 ؍مئی کو ایک دعوتِ طعام کا انتظام کیا اور سب لوگوں کے جمع ہونے پر گیارہ بجے سے ایک بجے تک تقریر فرمائی اور تمام اعتراضات کے جوابات دیئے۔ یہ تقریر ایک محدود طبقہ کے لئے تھی بعض معززین نے تجویز پیش کی کہ حضور ایک پبلک لیکچر دیں حضور نے تجویز منظور فرمالی اور ایک مضمون لکھنا شروع فرمایا جس کا عنوان تھا ''پیغام صلح'' لیکن ابھی مضمون کے سنائے جانے کیلئے دن بھی مقرر نہیں ہوا تھا کہ 26 ؍مئی کو حضور کا وصال ہو گیا اور حضور کے وصال کے بعد یہ لیکچر 21 ؍جون کو یونیورسٹی ہال میں خواجہ کمال دین صاحب نے سنایا۔

اور یہی وہ مقام تھا جہاں حضرت مصلح موعود نے 19 سال کی عمر میں حضرت اقدس...... کی وفات کے بعد آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے ربّ سے عہد کیا تھا کہ:۔

''اے خدا مَیں تجھ کو حاضر و ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت (اقدس......) کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا''۔

ان واقعات کو بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ لاہور میں رہنے والی احمدی خواتین اس شہر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ان کی بجا آوری میں لگ جائیں۔

لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بھی کثرت سے آنا جانا رہا۔ یہیں آپ پر اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ ظاہر فرمایا کہ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضور بانی سلسلہ احمدیہ کو آپ کی پیدائش سے بھی قبل دی تھی۔ آپ نے لاہور میں ایک بہت بڑے جلسے میں اس کا اعلان بھی فرمایا۔

حضرت مصلح موعود نے جب مصلح موعود ہونے کا لاہور میں دعویٰ فرمایا تو احباب لاہور کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہمیشہ قربانیوں کا تقاضا کیا کرتا ہے۔ مَیں یہاں کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس جگہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر انکشاف کا ہونا لاہور کی جماعت کی ذمہ داریوں کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ یہیں سے پیغامی فتنہ نے سر اُٹھایا اور یہیں ان کا مرکز ہے۔ یہیں سے احراری فتنہ اُٹھا اور یہیں اُن کا مرکز ہے اور بھی جس قدر فتنے اُٹھے ان میں زیادہ تر لاہور ہی کا حصہ ہے۔ حضرت اقدس کو بھی زیادہ تر چیلنج لاہور ہی سے ملا کرتے تھے اور یا پھر امرتسر سے۔ امرتسر سے کم اور لاہور سے زیادہ۔ پھر اس وقت پنجاب کا سیاسی مرکز بھی لاہور ہی ہے۔ پس بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جو یہاں کی جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے ہی تمہیں ان برکات سے حصہ مل سکتا ہے جو خاص مقامات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ جب خدا کسی مقام کو اپنی برکتوں کے لئے مخصوص قرار دے دیتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں کو اپنے انعامات سے بھی زیادہ حصہ دیا کرتا ہے مگر اس میں بھی کوئی شُبہ نہیں کہ ان مقامات کے

رہنے والوں کو قربانیاں بھی دوسروں سے زیادہ کرنی پڑتی ہیں جو قربانیاں مکہ اور مدینہ والوں کو کرنی پڑیں وہ کسی اور جگہ کے رہنے والوں کو نہیں کرنی پڑیں مگر جو انعامات مہاجرین اور انصار کو ملے وہ بھی کسی اور کو نہیں ملے۔ یہ خیال کرنا کہ مکہ اور مدینہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے یونہی انعام دے دیا ہوگا ایک پاگل پن کی بات ہے انہوں نے اس قدر قربانیاں کیں کہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے انہوں نے اپنے آپ کو فنا کر دیا اُنہوں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو خاک میں ملایا اور پھر اپنی خاک کو بھی اس کی رضا کے حصول کیلئے اُڑا دیا تب انہیں انعامات حاصل ہوئے تب وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مستحق ہوئے۔ پس جماعت لاہور کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ اپنے اندر تغیر پیدا کرے اپنے اخلاص اور اپنی نیکی میں ترقی کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت اپنے قلوب میں پیدا کرے''۔ (الفضل 21رجون 1944ء)

جماعت کی ترقی کیلئے سب سے بڑا اور ضروری امر جماعت میں وحدت کی رُوح کا قائم رہنا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے 1922ء میں عورتوں کی تربیت کی غرض سے جب لجنہ اماء اللہ قائم کی تو اس کے لئے چند بنیادی اصول مقرر فرمائے۔ ان میں سے سب سے اہم اصل یہی بیان فرمایا کہ:۔

''اس اَمر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کیلئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں''۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 53)

حضور نے مزید فرمایا:۔

''اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کیلئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھر حضرت اقدس نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو''۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 53)

پس ہمیشہ یہ نصب العین مدنظر رہے کہ جماعت کی وحدت پر ہر چیز کو قربان کر دینا ہے۔ اپنی

ذاتی مخالفتیں ہوں یا خیالات کا فرق ہر چیز پر جماعت کا اتحاد مقدم ہے۔قرون اُولیٰ میں مسلمان بہت تھوڑے عرصہ میں غالب آ گئے۔مگر اتحاد قائم نہ رہنے کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگے اور دنیا نے ان کی وہ تباہی بھی دیکھی کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نظامِ جماعت پر اعتراضات، عہدیداروں پر اعتراضات وغیرہ جماعت کی جڑیں کھوکھلی کر دیتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے خلافت اور خلیفہ وقت پر بھی اعتراضات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نفاق کا داغ دل کو لگتا جاتا ہے جو بڑھتے بڑھتے اپنی جڑیں مضبوط کر لیتا ہے۔ میری بہنو! آپ کی ذمہ داریاں مردوں سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ اگلی نسل آپ کی گود سے پروان چڑھ کر ذمہ داریاں اُٹھانے کیلئے آگے آئے گی۔اَب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اپنی دنیا کو جنت بنا دیں یا جہنم اور آپ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے وفادار عاشق رسول اور اسلام پر جان دینے والے بنائیں یا مذہب سے دور بھاگنے والے۔

جماعت کی خواتین اُس وقت ہی ترقی کر سکتی اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کر سکتی ہیں جب وہ متحد ہوں ایک دوسرے سے محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہوئے ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر تعاون کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتی جائیں مگر ان کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہنی چاہئیں کہ کہیں بھی نفاق کا بیج ذرا سا بھی نظر آ جائے تو اس کو اسی وقت کچل دیں اور پنپنے نہ دیں لیکن آپس میں رحماء ہونا چاہئے۔نرمی، پیار کا سلوک، غلطیوں سے درگزر۔

خلافت کے قیام کی بھی یہی غرض ہے کہ متحد ہوں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی کیسی بہار دیتے ہیں لیکن جب وہ ٹوٹ کر بکھر جائیں تو ان کی کوئی قیمت ہی باقی نہیں رہتی۔ پس بہت قدر کرو خلافت کی۔ یہ بہت بڑا انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔اپنا تعلق خلافت سے بہت مضبوط رکھو اتنا مضبوط کہ شیطان کا بڑے سے بڑا حملہ اس تعلق کو ذرا سا بھی کاٹ نہ سکے۔ یہ صرف عہدہ داروں کا فرض نہیں بلکہ ہر احمدی خاتون کا فرض ہے، اس کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد اور اپنے زیر اثر افراد کی صحیح تربیت کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ تبلیغ کی

طرف بہت توجہ دیں یہ فرض مرد تو ادا کر رہے ہیں مگر عورتوں کا عملی قدم اس میدان میں سُست ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (ال عمران:105)

اے لوگو تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور معروف کا حکم دے اور منکر سے منع کرے اور یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہو جائیں گے۔ یعنی ایسی جماعت اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔

حضرت مصلح موعود اس آیت کے سلسلہ میں اپنی ایک تقریر میں عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اَب بتلاؤ کون نہیں چاہتا کہ مَیں کامیاب ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دین کی اشاعت اور تبلیغ کرو گی تو مَیں تمہیں کامیاب کروں گا۔ لوگ مال کی تلاش میں عمریں گنوا دیتے ہیں لیکن بالآخر وہ بھی کام نہیں آتا۔ دوست اور رشتہ داروں کے لئے جان تک قربان کر دی جاتی ہے لیکن اکثر وہ بھی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کئی تکلیفیں آتی ہیں باپ، بھائی، بیٹے، خاوند پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں اور اِس طرح تمہیں کئی دُکھ اُٹھانے پڑتے ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کیلئے ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے...... پس ایسی عورتوں کو دین بھی مل جاتا ہے اور دنیا بھی کیونکہ جس طرح جو بادشاہ کا دوست ہو جائے اسے کوئی دُکھ نہیں پہنچا سکتا اسی طرح جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہیں دے سکتا''۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 13)

پس ہمارا فرض ہے کہ اپنا دائرہ خدمت وسیع کریں۔ احمدیت پر کئے جانے والے اعتراضات اور غلط فہمیوں کو دور کریں جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کے وقت فرمایا تھا کہ:۔

''دشمنانِ اسلام میں عورتوں کی کوشش سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے

اور جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہوسکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے''۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 52)

اس آیت میں تین اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(۱) يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

(۲) يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

(۳) يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

یعنی مسلمانوں میں ان تین صفات کا پایا جانا بے حد ضروری ہے۔ وہ نیکی کی طرف بلائیں، صداقت کی اطلاع دنیا کو دیں جو نعمت آپ کے پاس ہے اس کا علم ان تک پہنچانے کی کوشش کریں جن کے پاس نہیں ہے۔ خیر کی طرف وہی دوسروں کو دعوت دے سکتا ہے جو خود مجسم خیر ہو۔ جس طرح سچ کے مقابل جھوٹ کا لفظ ہے۔ اسی طرح عربی میں خیر کے مقابلہ کا لفظ شر یا ضرر ہے یعنی تمہارے وجود سے کسی کو نہ دکھ پہنچے نہ کوئی شر اور بُرائی تم میں پائی جائے نہ تمہارے وجود سے کسی کو نقصان پہنچے نہ اس کے حقوق کی حق تلفی ہو۔ تم خود خیر بن جاؤ اور مجسم خیر بن کر جو سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے بننا مشکل ہے، دوسروں کو خیر بننے کی دعوت دو۔ مَیں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے جو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کیں ان میں سے سب سے مکمل دعا یہ ہے۔ اس میں ہزاروں دعائیں آجاتی ہیں کہ ''الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں''۔

ہماری نگاہیں دوسروں میں عیوب ڈھونڈنے کی بجائے اپنے میں عیب اور نقص ڈھونڈنے کی عادی ہوں گی تو اپنی برائی کی طرف بھی متوجہ ہوں گی اور اپنے کو ساری دنیا کیلئے ...... بنانے کی کوشش کریں گی۔ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ میں ......کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آپ کو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے آپ خاموش کیوں ہیں کیوں نہیں دنیا کو بتائیں ...... اتنی عظیم الشان نعمت آپ کو ملی ہے۔ آؤ تمہیں بھی بتاؤں جس طرح حضرت اقدس موعود آخرالزمان نے فرمایا تھا کہ:۔

''میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے

میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں"۔(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 22)

اسی طرح آپ سب کو ہر وقت یہ گھبراہٹ رہنی چاہئے کہ کس طرح کس ذریعہ کو اختیار کروں تا حضور کی بعثت اور آپ کی صداقت آپ کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرسکوں اسلام کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔عورتوں نے ماریں کھائیں۔شہید ہوئیں،ظلم سہے،وطن چھوڑے مگر اللہ تعالیٰ کے نام کو چھپانا پسند نہ کیا۔حضرت عمرؓ بھی تو اپنی بہن کی تبلیغ پر ایمان لائے تھے۔حضرت مصلح موعود نے 1946ء میں احمدی خواتین کو اس طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"تم میں سے کتنی ہیں جو باقاعدہ طور پر تبلیغ کرتی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ عورتوں کی تبلیغ سے ہزار میں سے ایک عورت بھی ایسی نہیں جو کسی احمدی عورت کی تبلیغ کی وجہ سے احمدی ہوئی ہو......تمہارے ہمسایہ میں ہزاروں ہزار عورتیں رہتی ہیں مرد عورتوں کو تبلیغ نہیں کرسکتے عورتیں ہی عورتوں کو تبلیغ کرسکتی ہیں"۔

(الازھار لذوات الخمار جلد اوّل صفحہ 421)

حضور نے مزید فرمایا تھا:۔

"میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے کبھی تبلیغ کیلئے اپنے دل میں درد محسوس کیا ہے اور کیا کبھی تم نے یہ سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے کہ احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے تم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں"۔

(الازھار لذوات الخمار جلد اوّل صفحہ 422)

پھر آپ نے اس خطاب میں فرمایا:۔

"پس ہوشیار ہو جاؤ اور سستیوں کو ترک کرو۔ جب تک عورتیں مردوں کے ساتھ ہر کام میں اُن کے دوش بدوش نہیں چلتیں اس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہوسکتی اور اس وقت تک اسلام دنیا پر غالب نہیں آسکتا"۔

(االازھار لذوات الخمار جلد اوّل صفحہ 240)

خیر کے اور بھی کئی معنی ہیں لیکن وقت کی تنگی سب کو بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔اللہ

تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کی خاطر حضرت اقدس کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ ہر قسم کی برکت قرآن کریم میں ہے۔ **الخَیرُ کُلّہٗ فِی القُرآن**۔

پس مجسم خیر بننے اور خیر کی طرف دعوت دینے کیلئے ضروری ہے کہ قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرو بغیر قرآن پڑھے اس کا ترجمہ سیکھے نہ خود آپ خیر حاصل کرسکتی ہیں نہ دوسروں کو خیر پہنچا سکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کو قرآن سکھانے اور پڑھانے کی بہت کوشش کی۔ آپ نے اپنی سالانہ اجتماع 1966ء کی تقریر میں فرمایا:۔

''اپنی نسلوں میں قرآن کریم کا عشق اس طرح بھر دیں کہ دنیا کی کوئی لذت اور کوئی سرور انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔ وہ ساری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے عاشق ہو جائیں اور وہ ہر خیر اس سے حاصل کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں تا قیامت تک آپ کے نام زندہ رہیں اور آنے والی نسلیں حیران ہو کر آپ کی تاریخ کو پڑھیں اور کہیں کہ کیسی عورتیں تھیں اس زمانہ کی جنہوں نے دنیا کے تمام لالچوں کے باوجود دنیا کے تمام بداثرات کے باوجود دنیا کو ٹھکرا دیا اور دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کو اپنے گرد اس طرح لپیٹا کہ وہ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی گئیں وہ اور ان کا ماحول اس نور سے منور رہا اور جگمگا تا رہا''۔

(المصابیح صفحہ 31)

اس آیت میں دوسری چیز جس کی طرف توجہ دلائی گئی وہ ہے **یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ** وہ معروف کا حکم دیں۔ امام راغب نے معروف کے معنی کئے ہیں ہر ایسا کام وفعل جس کی خوبی عقل وشرح سے معلوم ہو جائے اور تیسری بات جو بیان کی گئی ہے وہ **یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ** ہے منکر کے معنی ہیں ہر فعل جو عقل وشریعت کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ **یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ** کے علاوہ ایسے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں جو عقل اور شرح کی رو سے فائدہ مند ہوں اور ان کاموں سے روکتے ہیں جو شریعت وعقل کی رو سے ناپسندیدہ ہوں۔ پس ہر احمدی خاتون اپنے گھر کی راعی اور سربراہ ہوتی ہے وہ ذمہ دار ہے کہ جن پر اس کی اخلاقی

حکومت ہے ان کو نیک کام کرنے کی تلقین کرتی رہے بتاتی رہے کہ نیکی یہ ہے اور بُرائی یہ اور جہاں بھی کوئی ناپسندیدہ کام ہوتا دیکھے اسے روکے یہی تربیت کا سب سے بڑا اصول ہے اور عہدہ داروں کو بھی لجنہ کی ممبرات کی تربیت کرتے وقت اسے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ خاص طور پر اس زمانہ میں جب کہ بہت سی نئی نئی بُرائیاں جنم لے رہی ہیں۔ ہماری بچیاں ٹیلی ویژن سے یا اپنی جماعت سے باہر ملنے جلنے سے نئی نئی بدعتیں اپنے ساتھ جماعت میں لے آتی ہیں۔ ہمارے لئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہی کافی ہے۔ ہر چیز کی کسوٹی آنحضرت ﷺ کا نمونہ ہے۔ اگر آپ کے نمونہ کی کسوٹی پر وہ کام پورا اُترتا ہے تو کرو اور اگر آپ کی سنت اور عمل اس کام کو ردّ کرتا ہے تو تم بھی ردّ کردو اور ہمارا عمل قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران: 32) کے مطابق ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے ہی ہم ترقی کرسکتی ہیں اور اپنے ربّ کا پیار حاصل کرسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تین باتوں کے متعلق فرماتا ہے کہ اگر اُمّت ان تین باتوں پر عمل کرے گی تو کامیاب ہوگی۔ پس میری بہنو! غلبہ اسلام کی مُہم سَر کرنے کیلئے ہم میں سے ہر ایک کا عمل اس کے مطابق ہونا چاہیئے اور لجنہ اماء اللہ کے سارے پروگرام بھی اسی آیت کے اِردگرد گھومنے چاہئیں۔

پس جماعت کی عورتوں کے جوان طبقہ کو مَیں خاص طور پر توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ لجنہ کے کاموں میں حصہ لیں اور جتنا وقت بھی وہ دے سکتی ہوں لجنہ کے کاموں میں خرچ کریں۔

اے میرے ربّ تیری یہ چھوٹی سی جماعت جو تیرے مامور پر ایمان لائی اور ہر خلافت میں اس نے اسلام کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کی کوشش کی اسے ضائع نہ کیجیؤ بلکہ حضرت اقدس موعود آخرالزمان کو جو تو نے بشارتیں غلبۂ اسلام کی دی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے وقت پر پوری ہوں گی ان میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ آمین یا رب العالمین

(ماہنامہ مصباح نومبر 1982ء)

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ 1982ء

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کو مرکز میں لایا تا کہ آپ میں اس اجتماع میں شامل ہو کر نیا عزم اور نیا جوش پیدا ہو۔ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں اس کے لئے ایک تو میں یہ اعلان کرتی ہیں کہ آئندہ سال سے ایک انعام اس بچی کو دیا جائے گا جس کے متعلق اس کے شہر، قصبہ یا دیہات کی لجنہ یہ فیصلہ کرے گی کہ یہ بچی ہماری بچیوں میں بہترین بچی ہے اور یہ فیصلہ صرف مقامی لجنہ کی صدر کا نہیں ہوگا بلکہ ان کی کم از کم تین عہدیدار جن میں ایک سیکرٹری ناصرات بھی ہوں گی یہ فیصلہ کریں گی۔ کسی بچی کو بہترین بچی قرار دیئے جانے کے صرف یہی بات مدنظر نہیں ہوگی کہ اس نے ناصرات کا نصاب ختم کر لیا ہے۔ امتحان میں شرکت کی ہے بلکہ اس کے اخلاق کو بھی مدنظر رکھا جائے گا یعنی اس بچی کی تعلیمی کارروائی اس کے اعلیٰ اخلاق اور اس کے عمل کو دیکھ کر یہ انعام دیا جائے گا اور جب اس مرحلہ پر ہم کامیابی حاصل کر لیں گے تو سارے پاکستان کی بہترین ناصرات کا مقابلہ کروا کے ایک گولڈ میڈل اس بچی کو دیا جایا کرے گا جو سارے پاکستان میں اوّل قرار دی جائے گی اس کے لئے عنقریب قوانین بنا کر تمام لجنات کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان ناصرات اپنی رائے بھجوائیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات کے لئے پانچ اہم نکات مقرر فرمائے جن پر آئندہ ناصرات کی عہدیدار بچیوں کو عمل کروائیں گی۔

1- سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ اگر بارہ سال کی عمر میں ناصرات ترجمہ شروع کریں اور باقاعدگی سے پڑھیں تو پندرہ سال کی عمر تک کم از کم پانچ سیپارے ترجمہ سے پڑھ سکتی ہیں۔ اس طرح آئندہ لجنہ کی ممبرات زیادہ آسانی سے ترجمہ قرآن سیکھ سکیں گی۔

2- ناصرات کی عمر میں بچیوں کو پردے کی طرف توجہ دلانی چاہئے اور عمر اور اُٹھان کے

مطابق چادر یا برقعہ اُوڑھایا جائے تا کہ جب وہ لجنہ کی ممبر بنیں تو ان کے متعلق بے پردگی کی شکایت نہ ہو۔

3- بچیوں کو ہر حال میں سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے۔

4- بچیوں کو صفائی رکھنے اور خود صاف ستھرا رہنے کی مشق کروائی جائے تا کہ وہ اپنے گھروں، مساجد اور مجالس میں صفائی رکھیں۔اس کے علاوہ اپنے لباس، بستر، کتابیں غرض ہر چیز میں صفائی کو مدنظر رکھیں۔

5- بچیوں کوسکھایا جائے کہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہوئے صفیں سیدھی رکھیں اور کندھے سے کندھا ملائیں تا کہ دین کا کام بھی مل کر کرنے کی تربیت حاصل ہو۔صف بندی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔نماز کی صف میں پہلے خالی جگہوں کو پُر کیا جائے۔

آپ نے فرمایا آج سے ساڑھے چھ سال بعد جماعت کے قیام پر سَو سال پورے ہو جائیں گے اگلی صدی احمدیت کی ترقی کی صدی ہے (انشاءاللہ) ان ساڑھے چھ سالوں میں ہر جگہ ناصرات کی تربیت پر پوری توجہ دی جائے تا کہ وہ آئندہ ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل ہو سکیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔آمین

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 1982ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ 1982ء

آپ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر قبل جب مَیں یہاں آئی تھی تو بیرون ربوہ کی ناصرات زیادہ تعداد میں تھیں اور ربوہ کی کم تعداد میں حالانکہ ربوہ کی بچیاں زیادہ ہونی چاہئے تھیں ناصرات کی سیکرٹریوں کا فرض ہے کہ خود ناصرات کو انتظام کے تحت لائیں جن اشیاء کی اُنہیں ضرورت ہو سکتی ہے اس کا پہلے سے بندوبست کر لیں تا کہ اجتماع پر آنے والی بچیوں کا بار بار باہر اُٹھ کر جانے کی وجہ سے وقت ضائع نہ ہو اور وہ مختلف پروگرام سننے سے محروم نہ رہ جائیں۔ بچیاں بے مقصد پھرتی ہیں یا لجنہ کی اجتماع گاہ کے پاس باتیں کرتی ہیں جس سے شور ہوتا ہے اس لئے اگر اُن کی تربیت کی طرف ابھی سے پوری توجہ نہ دی گئی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لجنہ کی تربیت کرنے میں بہت دشواری ہوگی۔

ناصرات کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ آپ کے لئے مرکز میں منتخب پروگرام اس لئے ترتیب دیئے جاتے ہیں کہ جس طرح آپ کھیلوں میں پورے جوش وخروش سے حصہ لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں ان دینی پروگراموں میں بھی اسی نظم وضبط کے ساتھ حصہ لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اجتماع میں شامل ہو کر توجہ سے پروگرام نہ سنیں گی تو آنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اسلام تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بشارتوں کے مطابق ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ یہ وعدہ اٹل ہے۔ (انشاء اللہ) اور بیرون پاکستان، امریکہ، افریقہ وغیرہ سے ہزاروں کی تعداد میں خواتین اور بچیاں آئیں گی تو چند سال بعد جب آپ میں سے کچھ بچیاں بڑی ہو چکی ہوں گی تو آنے والی بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپ پر ہوگی تو کیا وقت ضائع کرنے والی ناصرات یہ فرض پورا کر سکیں گی؟ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا یہ گزرتا ہی جاتا ہے۔ اس کی قدر کریں جو بچیاں پروگرام نہیں سنتیں وہ اجتماع گاہ میں آنے کی تکلیف ہی نہ کیا کریں۔ بچیاں

اجتماع گاہ اور اِرد گرد صفائی کا خیال رکھیں اپنے جلسہ گاہ میں کاغذ اور کوڑا نہ پھیلائیں مجالس کے آداب سیکھیں۔ اب آئندہ انعامات کی فہرست میں ایک انعام ایسا بھی ہونا چاہئے جو ایسی لجنات کی بچیوں کو دیا جائے گا جو تمام وقت خاموشی سے بیٹھ کر پروگرام سنیں بچیوں کو تمیز سکھانا سیکرٹریوں، عہدیداروں اور ناصرات کی ماؤں کا فرض ہے اسلام کی ترقی اور غلبہ کے وعدے بالکل سچے ہیں۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں مگر یہ وعدے نہیں ٹل سکتے۔ آپ اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں تا کہ آپ مثالی بچیاں بن سکیں اور دوسری بچیوں کے لئے بطور نمونہ ہوں۔ مَیں اپنی تقریر حضرت مصلح موعود کے اس شعر پر ختم کرتی ہوں۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(روزنامہ الفضل 8 نومبر 1982ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب بائیسواں سالانہ اجتماع 1982ء

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج ہمارا بائیسواں سالانہ اجتماع جو خلافت رابعہ کا پہلا سالانہ اجتماع ہے شروع ہو رہا ہے۔ اس موقع پر میں سب شامل ہونے والیوں کو اھلاً وَّسھلاً کہتے ہوئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع سے انہیں فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور جو بہنیں مجبوری کے باعث اجتماع پر نہیں آسکیں ان کو بھی آپ دعاؤں میں یاد رکھیں اور آپ کے ذریعہ ان تک تمام کارروائی پہنچے۔ ہر شامل ہونے والی اپنی جماعت کی خواتین کی نمائندہ بن کر آتی ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ نہ آنے والی بہنوں تک یہ سب باتیں پہنچائیں تا وہ ان پر عمل کرسکیں۔ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات جو آپ انشاء اللہ کل دیں گے۔ اس سال 418 مجالس میں سے 1041 نمائندگان ہیں۔ شامل ہونے والیوں کی کل تعداد 8768 ہے۔ بیرونی ممالک میں سے امریکہ، انگلستان مغربی جرمنی، کینیڈا، عرب امارات اور افریقہ کے کئی ممالک کی لجنات نمائندگان شامل ہوئیں۔

سالِ رواں میں جماعت کو دو بڑے صدمے اُٹھانے پڑے۔ 3/دسمبر 1981ء کو سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ایک مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ جماعت کی خواتین کے لئے یہ صدمہ دہرا تھا ایک اپنا ذاتی غم، ایک یہ احساس کہ ہمارے پیارے خلیفہ کو ایک شدید غم سے دوچار ہونا پڑا۔ لجنہ اماء اللہ کی خواتین ایک نیک بزرگ دعائیں کرنے والی، نصیحتیں کرنے والی ہمدرد خاتون سے محروم ہوگئیں۔ ابھی یہ صدمہ تازہ ہی تھا کہ 9/جون 1982ء کو ہمارے جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ چند روز کی بیماری کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوکر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔ اس صدمہ نے زلزلہ کی طرح جماعت کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک پیارا وجود ایک محبت کرنے والا وجود ہمارے دکھوں پر تڑپ جانے والا وجود ہم سے جدا ہوگیا۔ انّا للّٰہ وَ انّا اِلَیہ راجِعون۔ اس سال کو عام الحزن کہنا نامناسب نہ ہوگا۔

لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اَے دِل تو جاں فدا کر

بہت ہی بابرکت وجود تھا جو ایک ابرِ رحمت کی طرح قریباً سترہ سال جماعت پر برستا رہا۔ حضرت مصلح موعود کے لمبے دور خلافت کے بعد آٹھ نومبر 1965ء کو آپ نے مسند خلافت پر قدم رکھا اور آخری سانس تک دین اسلام کی سربلندی کے لئے آپ کا ہر لمحہ وقف رہا۔ آپ کی پیدائش سے بہت پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خلافت کی خبر دی گئی تھی۔ طالمود میں اللہ تعالیٰ نے آنے والے مسیح کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ اس کے بعد اس کا بیٹا اور پھر پوتا جانشین ہوگا۔ اس کے علاوہ خود حضرت موعود آخر الزمان کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّکَ ہم ایک پوتے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ 519)

نیز اِنَا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّکَ نَافِلَةً مِنْ عِنْدِی (تذکرہ صفحہ 500) اس کے علاوہ حضرت اقدس کو آپ کے متعلق اور بھی الہامات ہوئے جن میں آپ کے متعلق بشارت دی گئی۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ (تذکرہ صفحہ 619) اور دوبارہ اسی الہام کے ساتھ یہ بشارت بھی دی گئی کہ یَنْزِلُ مَنْزِلَ المبارک (تذکرہ صفحہ 622) وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ پھر بشارت دی سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًا رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اِسْمُهٗ یَحْیٰ (تذکرہ صفحہ 626) میں تجھے ایک پاک لڑکا دوں گا۔ اے میرے ربّ مجھے پاک اولاد عطا فرما۔ ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰ ہوگا۔ چنانچہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے روایت ہے کہ اس الہام کے مطابق حضرت اماں جان حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو بچپن میں کبھی کبھی یحییٰ کہہ کر بھی بُلایا کرتی تھیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ان آسمانی بشارتوں کے مصداق اور حضرت اقدس کے نافلہ موعود تھے۔ حضرت سیدہ اماں جان نے بچپن سے ہی آپ کو اپنی تربیت میں لے لیا تھا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک روایت ہے وہ لکھتی ہیں۔

''عزیزی ناصر احمد کو پہلے قرآن مجید حفظ کروایا گیا دوسری تعلیم برائے نام ساتھ

ساتھ چلتی تھی ایک دن حضرت اماں جان کے پاس محمد احمد، منصور احمد اور ناصر احمد تینوں بیٹھے تھے میں بھی تھی۔ بچوں نے بات کی شاید حساب یا انگریزی ناصر احمد کو سمجھ نہیں آتا ہمیں زیادہ آتا ہے۔ اتنے میں حضرت بھائی صاحب (حضرت مصلح موعود) تشریف لائے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ ''میاں! قرآن شریف تو ضرور حفظ کراؤ مگر دوسری پڑھائی کا بھی انتظام ساتھ ساتھ ہو جائے۔ کہیں ناصر احمد دوسرے بچوں سے پیچھے نہ رہ جائے مجھے یہ فکر ہے''۔ اس پر جس طرح آپ مسکرائے تھے اور جو جواب آپ نے حضرت اماں جان کو دیا تھا وہ آج تک میرے کانوں میں گونجتا ہے۔ فرمایا۔ اماں جان آپ اس کا فکر بالکل نہ کریں۔ ایک دن یہ سب سے آگے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب سوچتی ہوں کہ کیسی ان کے منہ کی بات خدا تعالیٰ نے پوری کر دی علم عام بھی اور علم خاص دینی بھی اور اَب قبائے خلافت عطا فرما کر سب کے آگے کر دیا''۔ (ماہنامہ مصباح نومبر/دسمبر 1978ء)

حضرت مصلح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش کی خبر دی ہوئی تھی کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔ 8/نومبر 1965ء کو آپ خلیفہ ہوئے اور 9 نومبر کی شام کو حضرت مصلح موعود کا جنازہ پڑھانے سے قبل آپ نے ایک عہد کیا اسی طرح جس طرح حضرت مصلح موعود نے حضرت اقدس کے جسد مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

''میں چاہتا ہوں کہ نماز جنازہ ادا کرنے سے قبل ہم سب مل کر اپنے ربّ رؤف کو گواہ بنا کر اس مقدس منہ کی خاطر جو چند گھڑیوں میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہے اپنے ایک عہد کی تجدید کریں اور وہ عہد یہ ہے کہ ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے اور دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہیں گے''۔

(الفضل 11/نومبر 1965ء)

اے جانے والے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے سترہ سالہ دورِ خلافت میں اپنے

اس عہد کو پورا کیا اور آپ اپنے آخری سانس تک دین کی سربلندی کے لئے کوشش کرتے رہے۔ مسجد سپین جس کا افتتاح آپ کی وفات کے بعد ہوا آپ کی زندگی میں مکمل ہو کر افتتاح کے متعلق انتظامات ہو چکے تھے اسی طرح مغربی افریقہ کے ملک ٹوگو میں آپ کی وفات سے صرف تین دن قبل یعنی 6 جون کو پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔

8 رنومبر 1965ء کو خلیفہ ہوتے ہی آپ نے اپنے ربّ سے قبولیت دعا کا نشان مانگا۔ جس کا اظہار آپ نے اپنی خلافت کے پہلے خطبہ جمعہ میں 12 رنومبر 1965ء کو کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے دکھوں اور غموں کو اپنی دعاؤں سے دور کرسکوں میں تو انتخاب کے وقت سے ہی خاص طور پر یہ دعا کر رہا ہوں کہ اے خدا میری دعاؤں کو قبول کر۔ چونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے ہزاروں ایسے ہوں گے کہ چھوٹی یا بڑی تکلیف میں مجھے لکھیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے لئے دعا کریں تو میری یہ دعا ہے کہ ایسے موقع پر میرا خدا مجھے شرمندہ نہ کرے بلکہ اس ذمہ داری کے نبھانے کے لئے قبولیت دعا کی جو ضرورت ہے وہ قبولیت دعا کا نشان مجھے عطا کرے۔ اس لئے نہیں کہ میں اس ذریعہ سے دنیا کے مال و اسباب حاصل کرنا چاہتا ہوں بلکہ اس لئے کہ میں آپ کے دکھوں اور دَردوں اور تکلیفوں کو دور کرسکوں اور آپ کی ترقیات کی جو خواہش میرے دل میں پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے سامان پیدا ہو جائیں اور خدا کرے ہمارا یہ قافلہ اسی اتحاد اور اتفاق کے ساتھ دنیا کے تمام ملکوں میں دنیا کے تمام شہروں اور ان شہروں کے ہر گلی کوچہ میں بڑھتا چلا جائے اور خدا تعالیٰ کا یہ منشاء پورا ہو کہ اسلام دنیا میں پھر غالب آ جائے گا''۔

(الفضل 18 رنومبر 1965ء)

زمین و آسمان گواہ ہیں کہ قبولیت دعا کے نشان کو پوری شان سے چمکتے ہوئے دنیا نے دیکھا اور اس سے بہرہ ور ہوئی۔

جس طرح حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کی سرحدیں بہت دور تک پھیل گئی تھیں اور ان میں وسعت پیدا ہوئی۔ کئی ملک فتح ہوئے اسی طرح آپ کے دورِ خلافت میں جماعت نے نمایاں ترقی کی۔ 186 نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ 9 ممالک میں نئے مشن کھولے گئے۔ افریقہ کے ممالک میں متعدد ہسپتال اور سکول کھولے گئے۔ بیرون پاکستان بہت بڑی جماعتیں قائم ہوئیں۔ جماعت کی ترقی کا اظہار نمایاں طور پر اس امر سے ہوتا ہے کہ 1965ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اسّی ہزار تھی اور 1981ء کے جلسہ سالانہ میں دو لاکھ سے زائد۔ ایک مختصر سا جائزہ ان تحریکات کا جو آپ نے اپنے دورِ خلافت میں جاری کیں پیش کرتی ہوں۔

خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلی تحریک آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی جاری کی۔ تا کہ وہ منصوبے جو حضرت مصلح موعود نے شروع فرمائے تھے ان کی تکمیل ہو اس کے تحت کئی لاکھ کے خرچ سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا دفتر، خلافت لائبریری کی عمارت اور ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر ہوا۔ حضرت مصلح موعود کے خطباتِ عید، عید الفطر، عید الاضحیہ اور خطبات النکاح شائع ہوئے اور آپ کی سوانح کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے۔

1970ء میں جب آپ نے مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت جہاں ریز روفنڈ کی سکیم آپ کے دل میں ڈالی گئی اور آپ نے وہاں سے واپسی پر نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام جماعت کے سامنے رکھا جو تمام کا تمام مغربی افریقہ کے باشندوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے تھا۔ جس کے نتیجہ میں اس سکیم کے ماتحت نائیجریا میں چھ میڈیکل سینٹر، دس سکول، غانا میں پانچ میڈیکل سینٹر اور چھ سیکنڈری سکول، لائبیریا میں ایک میڈیکل سینٹر اور ایک سیکنڈری سکول، گیمبیا میں چار نئے میڈیکل سینٹر اور سیرالیون میں چار میڈیکل سینٹر اور سات سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ کل 19 ہسپتال اور 24 سکول ہیں۔

اس کے علاوہ تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء۔ وقف جدید دفتر اطفال کا اجراء۔ رسومات کے خلاف جہاد کی تحریک۔ یہ تحریک کہ اس بات کی نگرانی کی جائے کہ کوئی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ وقف عارضی کی سکیم، تنظیم موصیان و موصیات کا قیام، قرآن مجید پڑھانے کی تحریک کہ

کوئی بچہ ناظرہ پڑھنے سے محروم نہ رہ جائے اور ترجمہ پڑھنے والی عمر میں ترجمہ پڑھایا جائے۔ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء اور طالبات کو طلائی تمغہ جات دینے کا فیصلہ نیز یہ ہدایت کہ ہر بچہ اپنا سالانہ نتیجہ خلیفہ وقت کو بھجوائے اور ہر لڑکا کم از کم میٹرک اور ہر لڑکی کم از کم مڈل تک ضرور پڑھے۔

آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' پوری ہوئی۔ گیمبیا کے سربراہِ مملکت ایف۔ ایم۔ سنگھاٹے نے احمدیت قبول کر کے حضرت اقدس کے کپڑوں سے برکت پائی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اُن کے لئے بھجوائے۔

آپ کے دورِ خلافت میں قرآن مجید کی کثیر اشاعت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بھی فرمایا تھا کہ آپ کی خلافت میں سب خلافتوں سے زیادہ قرآن مجید کی اشاعت ہوگی۔ چھ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔ فرینچ اور ڈینش میں ترجمہ تیار ہے۔ ہوٹلوں، لائبریریوں میں ہزاروں کی تعداد میں قرآن مجید رکھوائے گئے۔ ہر ملک میں فولڈرز کی اشاعت بہت کثیر تعداد میں ان کی زبان میں کی گئی جس سے احمدیت کا مختصر تعارف اُن کی اپنی زبان میں ہو گیا۔ 28/جولائی 1967ء کو آپ نے لندن میں امن کا پیغام اور حرف انتباہ کے نام سے تقریر فرمائی جس میں حضور نے یورپ کو ہوشیار کیا کہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو تیسری جنگ عظیم سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا اور تیسری جنگ عظیم کا خاتمہ اسلام کی فتح کے آغاز پر ہوگا۔ آپ کی تحریکات میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک تھی جس کا اعلان آپ نے جلسہ سالانہ 1973ء کے موقع پر فرمایا یہ کہتے ہوئے کہ 23 مارچ 1989ء کو جب جماعت کے قیام کو ایک سَو سال پورے ہو جائیں گے جماعت صد سالہ جوبلی منائے گی۔ درمیانی 16 سالہ عرصہ کے لئے آپ نے تبلیغ اور اشاعت کا ایک جامع منصوبہ جماعت کے سامنے پیش فرمایا۔ جو مشتمل تھا تمام ممالک میں مشنوں کے قیام، مساجد کی تعمیر، قرآن کریم کے تراجم اور کم از کم سَو زبانوں میں اسلام کے لٹریچر کی اشاعت اور قرآن کریم کی اشاعت جہاں بھی براڈ کاسٹنگ سٹیشن کی اجازت ملے اس کے لگانے پر۔ اس کے ماتحت سویڈن، ناروے،

سپین میں مساجد تعمیر ہوئیں۔ انگلستان میں پانچ نئے مراکز بن چکے ہیں۔ جاپان میں نیا مشن ہاؤس ناگویا میں خریدا گیا۔ کینیڈا میں کیلگری میں مسجد اور دارالتبلیغ کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ تراجم کچھ شائع ہوئے کچھ ہونے والے ہیں۔ اس سکیم کا دوسرا حصہ روحانی پروگرام پر مشتمل تھا یعنی ہر ماہ کے آخر میں ایک روزہ باقاعدگی سے رکھنا اور دعاؤں کا پروگرام۔

1974ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے ایک ابتلاء کا سال تھا کئی لوگ شہید ہوئے کئی گھر لوٹے گئے جماعت کو مصائب کے طوفانوں میں سے گذرنا پڑا۔ آپ نے ان دنوں مسکراتے چہرہ کے ساتھ جماعت کو اس طوفان میں سے جس طرح گزارا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ نفرت کے بدلہ پیار، ظلم کے بدلہ احسان کا سبق دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر وقت مسکراتے رہو کوئی تمہاری مسکراہٹ نہ چھین سکے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا **وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْن** کس شان سے پورا ہوا۔ ہم نے خود استہزا کرنے والوں کا انجام دیکھا۔ حضرت مصلح موعود نے سچ فرمایا تھا کہ میں اس شخص کو جسے خدا خلیفہ ثالث بنائے گا ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ...... جو بھی اس سے ٹکر لے گا۔ ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ کس شان سے اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہوگئی۔ الحمدللہ الحمدللہ۔

1978ء میں لندن میں کسرِ صلیب کانفرنس کا انعقاد آپ کا ایک بہت عظیم کارنامہ ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے دیئے گئے مناظرہ کے چیلنج کو قبول فرمایا لیکن آج تک مقابلہ کیلئے کوئی تیار نہیں ہوا۔ 1980ء کے دورہ میں محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ آپ نے بلند کیا۔ جس کو سن کر دنیا چونک پڑی اور خصوصاً وہ قومیں جو ہمیشہ ہی طاقتوروں کا شکار ہوتی چلی آئی ہیں۔

آپ کی خلافت میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملا اور حضرت موعود آخر الزمان کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ:۔

> ''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 20، تجلیات الٰہیہ صفحہ 409)

سات دورے آپ نے غیر ممالک کے کئے اور ہر دورے کے بعد ان ملکوں کے کام اور

جماعت کی ترقی کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہر دورے میں قریباً ہر ملک میں پریس کانفرنسیں ہوئیں جہاں اسلام کے دشمنوں نے بڑی شوخی سے اسلام پر اعتراضات کئے لیکن ہر جگہ آپ کی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور مدلل و مسکت جوابات سے ان کے منہ بند کر کے اسلام کی فوقیت عیسائیت اور دیگر مذاہب پر ثابت کی۔غرض اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر آپ کو اپنے دورِ خلافت میں فتوحات عطا فرمائیں اور حضرت مصلح موعود کے منہ سے نکلی ہوئی بات بڑی شان سے پوری ہوئی کہ دیکھو میں بھی آدمی ہوں اور جو میرے بعد آئے گا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی اور ہم خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کی عظیم الشان فتوحات کے عینی شاہد ہیں جس کا دائرہ افریقہ سے لے کر سپین تک امریکہ کینیڈا جزائر میں پھیلا ہوا ہے جس سے احمدیت کی سچائی صاف ظاہر ہوتی ہے۔ دوصدیوں پر آپ کا دورِ خلافت پھیلا ہوا ہونے کی وجہ سے آپ نے خلیفہ ذوالقرنین کا لقب پایا۔

لیکن سب سے بڑا کارنامہ اس مردِ مجاہد کا سپین میں مسجد کی تعمیر ہے جس کی وجہ سے آنے والی نسلیں ابدالاباد تک آپ پر سلامتی بھیجیں گی اور آپ کیلئے دعا کریں گی۔ساڑھے سات سَو سال سے جس سرزمین پر کبھی خدائے واحد کا نام نہ لیا گیا مسلمانوں کو جہاں سے زبردستی نکالا گیا اور شدید ترین مظالم ان پر توڑے گئے۔ ہاں اس سرزمین پر جہاں بڑی شان سے مسلمانوں نے حکومت کی تھی۔ بڑے بڑے فلاسفر اور سائنس دان اس سرزمین نے پیدا کئے تھے اور پھر اس شان و شوکت کے بعد دنیا نے وہاں شرک کے اندھیرے بھی دیکھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1970ء میں رو رو کر اپنے رَبّ سے دعائیں مانگیں اور اپنے آنسوؤں سے اس سرزمین کو تَر کر دیا کہ خدایا کوئی صورت نکال کہ مسلمان پھر اس سرزمین پر اپنے قدم رکھیں پھر تیرا نام یہاں بلند ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔تسلی دی کہ آپ کی دعائیں ضرور پوری ہونگی۔مگر اس کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ چنانچہ 1980ء میں دس سال بعد وہ وقت آ گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بڑی دعاؤں کے ساتھ آپ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے آئندہ اسلام کی فتوحات کا بیج بویا۔مسجد تعمیر ہوگئی اور 10 ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پُرسوز دعاؤں سے افتتاح فرمایا۔اس دن جہاں ہر دل خوشی سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے

ترانے گا رہا تھا وہاں ہر دل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی یاد میں غمگین بھی تھا اور اس مردِ مجاہد کے لئے دعائیں کر رہا تھا جس نے مسجد کی بناء ڈالی تھی۔ **اللّٰھم ارفع درجاتہٗ و اَدخِلْہُ فی اعلیٰ علیین** ۔آپ کا وجود ساری جماعت کے مرد عورتوں بچوں کے لئے ایک ابرِ رحمت کی طرح تھا۔ بچوں نے تو خصوصاً آپ سے بہت ہی پیار حاصل کیا۔ ساری جماعت نے اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشان اور پیار کے جلوے دیکھے اور صرف آپ کی زندگی میں ہی نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی جب کہ کیفیت یہ تھی کہ بے حد تیز رفتاری سے چلتی ہوئی سواری یک لخت رُک جائے اور سَر چھت سے یا آپس میں ٹکرا جائیں۔ کچھ اس قسم کی کیفیت احمدیوں کی تھی مگر ہمارا صادق الوعد خدا جس کا وعدہ ہے کہ وہ خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور جماعت کو خلافت کے ذریعہ تمکنت دیتا ہے جس نے نہ پہلے کبھی جماعت کو لاوارث چھوڑا نہ آئندہ چھوڑے گا اپنے وعدوں کے مطابق غمگین دلوں کو سہارا دیتے ہوئے ساری جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر متحد کر دیا اور ایک بار پھر یہ راز دنیا پر آشکار کر دیا کہ خلافت قومی اتحاد کی جان ہے اور ہماری ساری ترقیاں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اے جانے والے تجھ پر سلام کہ تو نے اپنے عہد کو خوب نبھایا اور اے آنے والے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے اور تیرے عہد میں پہلے سے بہت بڑھ کر جماعت کو ترقی ہو۔ تیری قیادت میں ہمیں شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھنے کی اور قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملے۔ ہمارا ربّ ہم سے راضی ہو ہم عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے حضور کی اطاعت کریں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر ساٹھ سال پورے ہو رہے ہیں۔ ایک طویل عرصہ ہے جس کا لمحہ لمحہ ممبرات لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں پر محیط ہے لیکن ابھی تک اپنا مقصد کہ سَو فیصد عورتوں کی اصلاح ہو اور صحیح رنگ میں تربیت ہو حاصل نہ کر سکیں ہر عورت اتنی دینی تعلیم سے واقف ہو کہ ایک مبلغ بن جائے اور اس کا نمونہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہو جس کو دیکھ کر دوسری خواتین یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ ہم ان کو کہتے تو غیر مسلم ہیں لیکن اگر اسلام کا نمونہ دیکھنا ہے تو اس جماعت کی خواتین میں جا کر دیکھو۔ یہ مقام ابھی دور ہے اور اس کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ صرف سات سال کا عرصہ جماعت کے قیام کی پہلی صدی ختم ہونے میں رہ گیا ہے۔ ان

سات سالوں میں بہت ضرورت ہے محنت کی۔ یوں تو ہر سال لجنہ کے کاموں کے لئے اس سال کا لائحہ عمل شائع کیا جاتا ہے لیکن اس سال چند باتوں کی طرف میں خصوصی توجہ دلاتی ہوں۔ اور آپ سے امید کرتی ہوں کہ میرے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گی۔

1- سب سے پہلے تو پاکستان کے ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں لجنہ منظّم ہو۔ ہمارے رجسٹر پر پاکستان کی 656 لجنات کے پتے درج ہیں لیکن ماہانہ رپورٹیں کم و بیش 164 لجنات کی طرف سے آتی رہی ہیں۔ سالانہ رپورٹیں اس سال 115 گذشتہ سال 108 لجنات کی طرف سے آئی ہیں۔ اجتماع پر نمائندگی بھی سَو فیصد لجنات کی طرف سے نہیں ہوئی جب تک آپ اپنی زندگی کا ثبوت نہیں دیں گی کیسے ہمیں آپ کے کاموں اور ترقی کی رفتار کا علم ہوسکتا ہے۔ پس اس سال ہر ضلع کی صدر مرکزی سیکرٹریان اور خود ہر لجنہ کوشش کرے کہ مرکزی لجنہ سے اس کا مضبوط تعلق قائم ہو۔ خلافت سے اس کا مضبوط تعلق قائم ہو۔ ہر صدر لجنہ ضلع اپنے امیر ضلع سے جماعتوں کی فہرست لے کر اتنی ہی لجنات قائم کرے۔

یہ اَمر بے شک خوشی کا موجب ہے کہ اس دفعہ چندہ دہندہ لجنات کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 656 لجنات میں سے 562 لجنات نے اس سال چندہ دیا ہے اور گذشتہ سال کی چندہ دہندہ لجنات سے 91 لجنات کا اضافہ ہوا ہے صرف 94 لجنات ایسی باقی رہ گئی ہیں جن کی طرف سے اس سال کا چندہ نہیں آیا۔ اس کا سہرا صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ سیکرٹری مال اور ان کے عملہ اور ان ضلعی صدروں کے سَر پر ہے جنہوں نے دورے کر کے اپنی لجنات سے چندے وصول کر کے بھجوائے۔ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ تین سال سے سیکرٹری مال ہیں اور اس شعبہ نے ان کی زیرِ قیادت نمایاں ترقی کی ہے۔ ضلعی صدروں میں سے صادقہ میر صاحبہ گوجرانوالہ کا کام قابل تعریف ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں ساٹھ جماعتیں ہیں مگر انہوں نے اپنی کوشش سے 71 مقامات پر لجنہ کا قیام کر دیا۔ ان صدروں کو چاہئے کہ اپنے ضلع میں صرف چندوں پر ہی زور نہ دیں بلکہ قرآن مجید کی تعلیم اور تربیت پر بھی بہت زور دیں۔ ان کے ضلع سے سَو فیصد لجنات نے چندہ دیا ہے ان کے علاوہ ضلع سرگودھا، گجرات، لاہور، وہاڑی، قصور، راولپنڈی، اٹک، پشاور، سکھر اور کراچی کی مجالس نے بھی سَو فیصد چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ان کی اور سب کارکنات کی قربانی قبول فرمائے۔لیکن مجھے ہر شہری لجنہ پر ابھی شک ہے کہ آپ پوری تعداد نہیں ظاہر کرتے صرف چندہ دہندگان کی تعداد دیتی ہیں۔ یہ تو اپنے آپ سے بھی دھوکہ ہے اور اپنے ربّ سے بھی۔

اس سال ماہنامہ مصباح کے شعبہ نے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔خریداروں کے ذمہ کئی کئی سال کے بقایا جات تھے وہ ان سے وصول کئے گئے۔خریداری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ پرچہ کا معیار پہلے سے بہتر ہوا۔گو اَب بھی جیسا ہونا چاہئے نہیں ہے۔قرضہ کے جال میں سے پرچہ نکلا اور ادارت اور مینیجری کا انتظام الگ الگ کر دیا گیا۔منصورہ بیگم نمبر کا خصوصی ایڈیشن شائع کیا گیا اور دسمبر میں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی یاد اور سیرت پر مشتمل پرچہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ صاحب قلم بہنیں پوری طرح تعاون کریں۔ اسی طرح دوسرے شعبہ جات کی سیکرٹریوں کو بھی محنت کرنی چاہئے اور ہر سست لجنہ کو بیدار کرتے ہوئے تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔باقی شعبہ جات میں سے شعبہ تعلیم اور ناصرات ترقی پر ہیں۔

دوسرا اہم اَمر جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلاتی ہوں یہ ہے کہ 1978ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی اجتماعی زندگی کو بدعات سے پاک وصاف کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

''مجھے جو فکر دامن گیر رہتا ہے وہ یہ ہے کہ دس گیارہ سال کے بعد ہم اپنی زندگی کی اس صدی میں داخل ہو رہے ہیں جس صدی کو ہم اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق اور اپنی فراست کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ غلبہ اسلام کی صدی ہے تو یہ جو ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی شروع ہونے والی ہے جس سے قبل قریباً دس سال رہتے ہیں (اَب ساڑھے چھ سال رہ گئے ہیں) ان دس سالوں میں (لجنہ اماء اللہ کا پروگرام میں یہ بنا رہا ہوں جس کا آج اعلان کر رہا ہوں) عالمگیر جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کو ہر قسم کی بڑی یا چھوٹی بدعت سے پاک کیا جائے گا یا پھر علیحدہ ہو جاؤ۔مسیح پاک کی اس پاک جماعت سے''۔ (المصابیح صفحہ 350)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی راہ نمائی میں ہماری بھرپور کوشش ہو کہ ہمارے

معاشرہ میں کوئی بدعت نہ رہے خصوصاً دیہات کی لجنات کو اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ عاجزہ نے اپنی ایک گذشتہ تقریر رسومات کے متعلق مزید حوالہ جات کے اضافوں کے ساتھ شائع کروائی ہے ہر لجنہ اپنے ساتھ وہ لے کر جائے اور کوشش کریں کہ علاوہ اجلاسوں میں سنانے کے ہر گھر میں یہ رسالہ پڑھا جائے اور لجنہ اماء اللہ اس کا اتنا چرچا کرے کہ بہنوں کو سمجھ آ جائے کہ کیا بدعات ہیں کن باتوں پر ہم نے عمل کرنا ہے اور کن سے بچنا ہے۔ اور جہاں بھی کوئی ایک بھی رسم یا بدعت پائی جاتی ہو اُسے ترک کر دیا جائے۔ عدمِ علم کی وجہ سے اور جہالت کی وجہ سے بدعات پھیلتی ہیں جب اصل مسائل کا علم ہو جائے۔ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فتاویٰ کی روشنی میں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط تو جان بوجھ کر کوئی زہر نہیں کھاتا۔ کسی صدر کے علم میں کوئی واقعہ آئے تو وہ چین نہ لے جب تک اس کی اصلاح نہ کر لے۔

تیسری بات جس کی طرف خصوصی توجہ تمام عہدیداران کو دلاتی ہوں وہ یہ ہے کہ عورتیں اپنے دائرہ ملاقات میں تبلیغ کی طرف بہت توجہ دیں۔ غلط فہمیاں دور کریں آپ کی ہر ملنے جلنے والی کو آپ کے صحیح عقائد کا علم ہونا چاہئے اور جماعت احمدیہ پر جو غلط اعتراضات لوگ کرتے ہیں ان کی تردید کرنی چاہئے۔ جماعت کے متعلق بجائے تحقیق کرنے کے سنی سنائی بات لوگ دہرا دیتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی عورت اپنا دائرہ تعلقات بڑھائے اور ان کی احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں دور کر کے اس تک احمدیت کا پیغام پہنچائے۔

چوتھی چیز جس کی طرف آپ کو توجہ دلانی چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ عورتوں میں تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود لکھنے کی طرف بہت کم توجہ ہے میں چاہتی ہوں جس طرح خدام الاحمدیہ نے بچوں کے لئے کتب لکھوا کر شائع کی ہیں۔ اسی طرح ہماری تعلیم یافتہ خواتین ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابیات حضرت اقدس کے متعلق چھوٹی چھوٹی آسان زبان میں کتب لکھیں لیکن جو بھی لکھے وہ پہلے لجنہ مرکزیہ سے منظوری لے لے تا کہ ایک عنوان پر ہی کئی بہنیں لکھنا نہ شروع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور

ہمارا معاشرہ اس دنیا میں جنت بن جائے۔جس کو دیکھ کر دوسری قومیں بھی اس کی طرف پناہ لینے کو دوڑیں۔پس بہت ضرورت ہے اپنی اولاد کی تربیت کی،ان کو وقف کرنے کی،ان کو اپنی تعلیم سے واقف کرانے اور قربانیاں دینے کی تا وہ دن جلد آئے جب حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری ہو کہ:۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلے میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی''۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66)

(ماہنامہ مصباح نومبر 1982ء)

☆......☆......☆

اجتماعی زندگی کے دواہم خلق سچ بولنا اور بدظنی سے اجتناب

(لجنہ اماءاللہ ربوہ کے سالانہ اجتماع 1982ء کے موقع پر اختتامی خطاب)

اپنی بہنوں کو میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں اور یہ ہماری اجتماعی زندگی میں بہت بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو آپ کے آنے کی غرض اِن الفاظ میں بیان فرمائی کہ يُحۡيِ الدِّيۡنَ وَيُقِيۡمُ الشَّرِيۡعَة (تذکرہ صفحہ 55) یعنی آپ اسلام کو پھر سے زندہ کریں گے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر پھر اپنے ماننے والوں کو چلائیں گے اور قرآن کی حکومت کو اِن کے دلوں پر قائم کریں گے۔ حضرت اقدس کے ماننے والوں نے صحابہ کرام کا نمونہ دنیا کو اپنے عمل سے دکھا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے خلفائے سلسلہ کے زمانہ میں جماعت نے ترقی کی۔ جہاں کامل مومن قربانی دینے والے پیدا ہوئے ایسے وجود جن کو بطور نمونہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ وہاں کمزور عمل والے بھی ہیں اس لئے ہم سب کا فرض ہے جہاں عملی کمزوری دیکھیں اسے پورے طور پر اپنے معاشرہ سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ لجنہ اماءاللہ کے عہدہ داروں کا یہ ایک اہم فرض ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جہاں ذراسی بھی بُرائی دیکھو اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتے ہو تو ہاتھ سے روکو۔ ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو یعنی نصیحت کے ذریعہ ورنہ دل میں ہی اُسے بُرا سمجھو۔

جن دو باتوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں اِن میں سے ایک خلق جو تمام اعلیٰ اخلاق کی بنیاد ہے سچ بولنا ہے۔ قرآن کریم نے سچ بولنے اور سچوں کی صحبت اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ (توبة: 119) اے مومنو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔

اسی طرح فرماتا ہے۔

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (محمد:22)

اگر وہ اللہ کے حضور سچے بنتے یعنی جو اطاعت کا وعدہ کیا تھا پورا کر دیتے تو یہ اِن کے لئے بہتر ہوتا۔

اسی طرح فرماتا ہے:۔

قُولُو قَوْلاً سَدِيدًا (احزاب: 71) ایچ پیچ والی دھوکہ دینے والی بات ایسی بات جس سے منافقت کی بو آئے نہ کہو۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کی عورتوں اور بچیوں میں صداقت کا وہ بلند معیار قائم نہیں رہا جو قرآن کا معیار ہے جو آنحضرتﷺ کا پیش کردہ معیار ہے ایک زمانہ تھا کہ باوجود اختلافِ عقائد کے اگر گواہی کا سوال ہوتا تھا تو سب سے سچی اور قابل اعتبار گواہی ایک احمدی کی سمجھی جاتی تھی صرف اس لئے کہ وہ احمدی ہے جھوٹ نہیں بولے گا۔

آنحضرتﷺ نے سچ بولنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور جھوٹ کی بے حد مذمت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور گناہ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے۔ حضرت حسنؓ بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرتﷺ کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرا یقین کو اختیار کرو کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث بنتی ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔ جھوٹ کی مذمت کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

ایک اور حدیث بہت ہی اہم ہے حضرت ابو بکرؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے

فرمایا کہ میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں ہم نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ تکیہ کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں اُٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا اَلا وَقَولَ الزُّورِ دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عبادالرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان:73)

وہ لوگ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔

اسی طرح تاکید فرماتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:32)

جھوٹ سے بچو۔

احادیث میں ایک شخص کا واقعہ آتا ہے کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جو میں چھوڑ دوں تا میری اصلاح ہو۔ آپ نے فرمایا صرف جھوٹ چھوڑ دو۔ اب وہ جس وقت کوئی بُرا کام کرنے لگتا اُسے خیال آتا کہ رسول کریم ﷺ کو پتہ لگ گیا اور آپ نے مجھ سے پوچھا تو جھوٹ میں نے بولنا نہیں اس لئے یہ کام میں نہیں کرتا اسی طرح آہستہ آہستہ تمام بُرائیاں اس سے دور ہو گئیں۔ غرض سچ میں بڑی طاقت ہے جیسا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

دوسری بات جس کی طرف ہماری خواتین کو خصوصی توجہ کرنی چاہئے وہ ہے افواہیں پھیلانے اور ایک دوسرے تک پہنچانے کی عادت کو ترک کرنا۔ یہ عادت احمدی خواتین میں نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَإِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا (النساء:84)

ترجمہ: اور جب بھی اُن کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی بات پہنچی تو وہ اسے مشہور کر دیتے اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حُکّام کی طرف لے جاتے تو اِن میں سے جو لوگ اس یعنی مقررہ بات کی اصلیت کو معلوم کرلیا کرتے ہیں اس کی حقیقت کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے باقی لوگ شیطان کے پیچھے چل پڑتے۔

ہر ایک سے کہنے سے بُرائی کا سد باب نہیں ہوسکتا ذمہ دار شخص تک بات پہنچانی چاہئے تا وہ اس کا حل سوچیں اور اس بُرائی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے کہ سنی ہوئی بات جب تک تحقیق نہ کرلو مت پہنچاؤ۔

فرماتے ہیں۔نہیں ہے سنی سنائی بات دیکھنے کی طرح اگر دیکھ بھی لی ہے تو بیان نہ کرتے پھرو پردہ پوشی کرو۔ افواہیں پھیلانے کا سب سے بڑا سبب بدظنی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات:13)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ تجسس نہ کرو اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رُخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اسے رسوا نہیں کرتا اور اسے حقیر نہیں جانتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بدظنی سے منع فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظن بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظن بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

جو لوگ بد گمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط اِن کی زباں وار کرتی ہے
اِک دم میں اس علیم کو بے زار کرتی ہے

اسی لئے اپنی زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔

حضورفرماتے ہیں:

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اِک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الوری

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان روک کے رکھو اسی طرح آنحضرت ﷺ نے عیوب کی پردہ پوشی کرنے کی بڑی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ اور آپ کے ارشادات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مصباح مارچ1983ء)

☆......☆......☆

الوداعی تقریب

مؤرخہ 3/نومبر 1982ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور کی مجلس عاملہ نے اپنی سابقہ صدر محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے جانے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں لاہور کے تمام حلقوں کی صدور اور سیکرٹریوں نے شرکت کی چونکہ محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ بہت ہی مشفقانہ انداز میں ایک طویل عرصہ تک اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پورے کئے ہیں۔ چنانچہ آپ کی دینی خدمات کے پیش نظر اس تقریب میں مرکز سے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو مدعو کیا گیا۔

تقریب کے اختتام پر آپ نے مختصر خطاب فرمایا:

آپ نے یاد دلایا کہ کس طرح لجنہ اماء اللہ کے قیام کے دو سال بعد لجنہ اماء اللہ لاہور کا قیام عمل میں آیا۔ پھر وہ دور بھی آیا جس پر ہمیشہ لجنہ لاہور کو فخر رہے گا کہ حضرت اقدس کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لجنہ لاہور میں صدارت کے منصب جلیل پر متمکن ہوئیں۔ آپ نے ہمیشہ ہی اپنی بیش قیمت نصائح اور مشوروں سے لجنہ کو نوازا اور ہمیشہ اس کی ترقی کیلئے کوشاں رہیں۔ آپ کے بعد جب حضرت مصلح موعود کی دختر محترم صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ صدارت کے عہدہ پر فائز ہوئیں تو پورے سترہ برس نہایت دلجمعی، توجہ، دلچسپی اور خوشدلی کے ساتھ اَن تھک جدوجہد کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج لجنہ لاہور ترقی کی راہ پر گامزن نظر آتی ہیں۔ آپ نے ایک اور خوبی کا بھی تذکرہ یوں کیا کہ اتنے طویل عرصہ میں لجنہ لاہور کی جانب سے کبھی کسی ناخوشگوار واقعہ کی مرکز میں رپورٹ نہیں آئی اور اس کا سہرا خود صدر لاہور صاحبزادی امۃ العزیز بیگم کے سر پر ہے کہ انہوں نے نہایت فہم و تدبر، تحمل و بردباری اپنی ذاتی خوش اخلاقی کے ساتھ تمام امور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیئے کہ ذاتی رنجشوں اور جھگڑے بکھیڑوں کی کبھی نوبت ہی نہ آئی۔ اس طرح سے آپ ہمیشہ اپنی ممبرات اور کارکنات میں

ہر دلعزیز سی رہی ہیں۔

اسی طرح آپ نے نئی صدر سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نہایت ہی مخلص متقی خاتون محترمہ حضرت اُمّ داؤد صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی بیٹی ہیں جن کی ساری عمر خدمت دین ہی کے لئے وقف رہی۔ یہ خود بھی حد درجہ دینی غیرت رکھتی ہیں جہاں بھی رہیں جو بھی کام دین کا سپرد ہوا بڑی تندہی سے بجالائیں آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ اب بھی انشاءاللہ تعالیٰ اِسی جذبہ اور لگن کے ساتھ اپنی خدمت بجالائیں گی۔

آخر میں آپ نے سب بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی سکیم کے تحت اپنی زندگی خدمت دین کیلئے وقف کر دیں یعنی ہر عورت اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق خدمت دین بجالائے۔ خدمت دین تو ایک فضل الٰہی ہے۔ کوشش کریں کہ یہ فضل حاصل کرنے والی ہوں پھر آپ نے دعا کی اور یوں یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(الفضل 20 ر نومبر 1982ء)

☆......☆......☆

ذکرحبیب

(تقریر جلسہ سالانہ خواتین 1982ء)

میری آج کی تقریر کا موضوع ذکرِ حبیب ہے۔ ذکرِ حبیب پر تقریر تو اس منہ سے ہی سجتی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور آپ کی باتیں سنی ہوں میں نے جو کچھ سنا ان صحابہ یا صحابیات سے سنا جنہوں نے وہ باتیں خود حضرت مسیح موعود سے سنی ہیں جو کچھ دیکھا وہ ان آنکھوں سے دیکھا جن آنکھوں نے حضرت مسیح موعود کے مقدس چہرہ کا نظارہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں ان پاک وجودوں پر جن کے ذریعہ سے یہ قیمتی سرمایہ ہم تک پہنچا اور جن کے پڑھنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت آپ کے اخلاق عالیہ سے ہم واقف ہوئے۔ ان صحابہ کرام میں دو ہستیاں سب سے زیادہ جماعت کے شکریہ کی مستحق ہیں۔ ایک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسری حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جنہوں نے گہری نظر سے آپ کی سیرت کے ایک ایک پہلو کو بیان کیا آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، عبادت الٰہی، اللہ تعالیٰ پر توکل، آپ کے اخلاق، مخلوق خدا سے سلوک، اسلام کے لئے غیرت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق۔ ہم میں سے جو کوئی بھی اس مضمون کو بیان کرے گا وہ انہی ہستیوں اور صحابہ وصحابیات کے بیان کئے ہوئے واقعات میں سے ہی چننے پر مجبور ہوگا اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کرے گا۔ واقعات کا انتخاب کرتے ہوئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ مَیں ان الفاظ کا انتخاب کروں جو خود حضرت مہدی کے منہ سے اپنے بارے میں نکلے ہیں اور جو آپ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہیں چنانچہ اس تقریر میں اکثریت ان حوالہ جات کی ہی ہے جو حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ ہیں۔ **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و علی عبدک المسیح الموعود**

کسی انسان کی سیرت بیان کرنے سے قبل اس کے مقصد زندگی کا علم ہوتو سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے نتائج کھل کر سامنے آ جاتے ہیں کہ وہ انسان جس غرض کے لئے اُٹھا، کیا وہ غرض اس کے وجود سے پوری ہوئی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

''اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا کہ میں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں''۔(ملفوظات جلداوّل صفحہ 328)

پھر آپ نے فرمایا:۔

''ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ''۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 352)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کی (یعنی رسول کی ۔ناقل) زندگی کا ثبوت دیا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گواہ ہوتا خدا کی معرفت بڑھے اور اس پر ایسا یقین پیدا ہو جو گناہ اور گندگی کو بھسم کر جاتا ہے اور نیکی اور پاکیزگی پھیلاتا ہو''۔

اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کی سیرت کے چار پہلو بہت ہی نمایاں اور درخشاں ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس پر توکّل

2- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق۔

3- اسلام کے غلبہ کی شدید تڑپ اور اس کے لئے دعا وجد وجہد

4- بنی نوع انسان کی اصلاح کی تڑپ اور اس کے لئے خود آپ کا نمونہ

سب سے پہلا پہلو آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی ذات پر توکّل کا بیان کرنا ہے آپ نے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں:

''ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف راہ نمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 212)

کسی ایسے وجود سے انسان محبت نہیں کر سکتا جس سے اس کا ذاتی تعلق نہ ہو اس کے اس پر احسان نہ ہوں جس طرح ایک معزز آدمی کے عزیزوں کی بھی لوگ عزت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''غرض ہم جو اشتہار دے دے کر لوگوں کو بلاتے ہیں تو ہماری یہی آرزو ہے کہ ان کو اس خدا کا پتہ دیں جسے ہم نے پایا اور دیکھا ہے اور وہ اقرب راہ بتلائیں جس سے انسان جلد با خدا ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 213)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس پر توکل کا ایک واقعہ سنئے۔

یہ 1899ء سے قبل کا واقعہ ہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بلند پایہ صحابی تھے۔ لکھتے ہیں کہ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے مکان کی تلاشی لینے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آئے اس سے پہلے ان کے آنے کی کوئی اطلاع نہ تھی۔ حضرت میر صاحب نے سنا کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آئے گا تو آپ بے حد پریشان ہو گئے حضرت مسیح موعود کے پاس دوڑے دوڑے گئے حضرت مسیح موعود اس وقت ''نور القرآن'' لکھ رہے تھے سر اُٹھایا اور مسکرا کر فرمایا:۔

''میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے''۔

پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا:۔

''مگر ایسا نہ ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 202)

کتنا راضی بر رضا رہنے کا جذبہ ہے اپنے آقا کی خاطر ہر تکلیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن ساتھ ہی کتنا توکل ہے اللہ تعالیٰ پر کہ وہ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا۔ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی مرضی مقدم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی مقدم ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’ابتلاء کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق اور محبت الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اس لئے کہ مَیں تو اسے دیکھ چکا ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 302)

یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا تھا تو آپ کو اللہ تعالیٰ کا خوف نہ تھا یہ قاعدہ ہے کہ جتنا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اتنا ہی ڈر بھی ہوتا ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔

آپ فرماتے ہیں:

’’رات کے وقت جب ہر طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے‘‘۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 306)

حضرت اقدس کی ساری زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ کی ایک ایک تحریر تقریر نظم و نثر سب عشق الٰہی میں ڈوبی نظر آتی ہے۔ ابھی آپ نے دعویٰ بھی نہیں کیا تھا آپ خلوت پسند تھے اور پبلک زندگی اختیار نہیں کی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں ہوا آپ یا مسجد میں رہتے یا الگ تھلگ اپنے کمرہ میں اور دن رات کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا تھا۔ آپ کے والد صاحب کو فکر تھی کہ آپ کوئی کام کریں گزارا کیسے ہوگا۔ بار بار والد صاحب کی طرف سے اصرار ہوتا، پر آپ نے کہا کہ میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں جس پر آپ کے والد صاحب خاموش ہو گئے اور کہا اچھا اگر وہ ایسا کہتا ہے تو پھر اللہ اُسے ضائع نہیں کرے گا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل)

حضرت اقدس کے والد صاحب کی وفات سے قبل آپ کو بھی انسان ہونے کی حیثیت سے کسی قدر فکر ہوا لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی وفادار اور قدر شناس ہے اسی وقت الہام ہوا۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔(تذکرہ صفحہ 20)

کیوں فکر کرتے ہو حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی اس الہام کی صداقت پرمُہر لگاتی رہی ہے۔ وہ شخص جس کو گھر والے بچے کھچے ٹکڑے کھانے کیلئے بھجوا دیتے تھے آج اس کے دستر خوان سے صرف جلسہ سالانہ پر ہی ڈیڑھ دو لاکھ آدمی کھانا کھا رہے ہیں جلسہ سالانہ پر آنے والا ہر مرد اور عورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بزبان حال بیان کر رہا ہوتا ہے اور یہ صرف اس وعدہ کا ایفاء ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندہ سے **الیسَ اللّٰہ بکافٍ عبدہ** کے الفاظ میں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نعمتوں پر نعمتیں عطا فرمائیں مگر آپ کے دل سے یہی آواز نکلی۔

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

یعنی دونوں جہانوں میں میرا تو بس تُو ہی محبوب ہے اور میں تجھ سے صرف تیرے ہی وصال کا آرزومند ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی محبت کو نوازا اور پیار بھرے الفاظ میں فرمایا:۔

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِی وَتَفْرِیْدِیْ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ

(تذکرہ صفحہ 442)

ان الہامات کی تشریح حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب کے الفاظ میں کرتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''یعنی چونکہ اس زمانہ میں تو میری توحید کا علمبردار ہے اور توحید کے کھوئے ہوئے مقام کو دنیا میں دوبارہ قائم کر رہا ہے اس لئے اے مسیح محمدی تو مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسے کہ میری توحید اور تفرید اور چونکہ عیسائیوں نے جھوٹ اور افترا کے طور پر اپنے مسیح کو خدا کا اصل بیٹا بنا رکھا ہے اس لئے میری غیرت نے تقاضا کیا کہ مَیں تیرے

ساتھ ایسا پیار کروں کہ جو اولاد کا حق ہوتا ہے تا کہ دنیا پر ظاہر ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تک اطفال کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں اور چونکہ تو میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت میں رات دن مستغرق اور اس کی محبت میں محو ہے اس لئے میں تجھے اپنے اس محبوب کے روحانی فرزند کی حیثیت میں اپنی لازوال محبت اور اپنی دائمی معیت کے تمغہ سے نوازتا ہوں''۔

(تقریر سیرت طیبہ صفحہ 17، 18)

جس سے محبت ہو اس کی محبت پر ناز بھی ہوتا ہے اور اس کے لئے غیرت بھی ہوتی ہے۔ 1904ء یا پانچ میں مولوی کرم دین والے مقدمہ میں یہ اطلاع ملی کہ ہندو مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہیں اور وہ آپ کو قید میں ڈالنے کی تدابیر اختیار کر رہا ہے آپ لیٹے ہوئے تھے یہ سنتے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جلال سے فرمایا کہ:۔

''وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے''۔

آپ نے اپنے ان اشعار میں بھی اس جذبہ کا اظہار فرمایا ہے۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

نیز یہ کہ:۔

کہتا ہے یہ تو بندہ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

اللہ تعالیٰ پر توکل کے متعلق ایک اور حوالہ پیش کرتی ہوں۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جو توکل کی بات چل پڑی جس پر آپ نے فرمایا:۔

''میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 216 نیا ایڈیشن)

آپ نے تو سچے مسلمان کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے۔

''مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ کی ہی رضا اور خوشنودی ہو''۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 133)

آپ کی سیرت کا دوسرا عظیم پہلو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق ہے اس میدان میں جو آپ کا مقام تھا وہ آپ کے اس شعر سے واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا تعالیٰ کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں بہت بڑا کافر ہوں۔

محبوب کے لئے غیرت ایک فطری امر ہے حضرت اقدس کی بعثت کا زمانہ وہ ہے جب کہ پادریوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر اعتراضات ،اُمہات المومنین پر دل آزارانہ اعتراضات، اسلام پر اعتراضات ان کا روز کا کام تھا اور اس کا اگر دفاع کیا اور مقابلہ کیا تو صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔آپ فرماتے ہیں:۔

''مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ جب کوئی ایسی کتاب نظر پڑتی ہے تو دنیا اور مافیہا ایک مکھی کے برابر نظر نہیں آتی مَیں پوچھتا ہوں کہ جس کو وقت پر جوش نہیں آتا کیا وہ مسلمان ٹھہر سکتا ہے کسی کے باپ کو بُرا بھلا کہا جائے تو وہ مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جائیں تو ان کی رگِ حمیت میں جنبش بھی نہ آوے اور پرواہ بھی نہ کریں یہ کیا ایمان ہے؟ پھر کس منہ سے مر کر خدا کے پاس جائیں گے''۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 142)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

''میں تو سچ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ مجھے اپنی دشمنی اور اپنی توہین یا عزت اور

تعظیم کا تو کچھ بھی خیال نہیں ہے میرے لئے جو امر سخت ناگوار ہے اور ملالِ خاطر کا موجب ہمیشہ رہا ہے وہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 482)

پنڈت لیکھرام والا واقعہ شاید ہی کوئی احمدی ہو جس نے نہ سنا ہو پنڈت لیکھرام اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا جس کی زبان اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کی مخالفت میں قینچی کی طرح چلتی تھی۔ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں سٹیشن پر گاڑی کا انتظار فرمارہے تھے اتفاقاً پنڈت لیکھرام بھی وہاں جا پہنچا اور یہ معلوم کر کے کہ آپ بھی وہاں تشریف فرما ہیں آپ کو آکر سلام کہا آپ وضو فرمارہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ دوسری دفعہ پھر سلام کیا آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ لیکھرام مایوس ہو کر لوٹ گیا کسی نے اس خیال سے کہ شاید آپ نے سنا نہیں کہا لیکھرام آیا تھا اور سلام کرتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا کہ:۔

''ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے''۔ (سیرت المہدی)

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے لاہور میں آریوں نے ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں سب مذاہب کو شرکت کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی خلاف تہذیب بات نہ ہوگی اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بہت سے احمدیوں کے ساتھ بھجوایا اور ایک مضمون بھی لکھ کر بھیجا۔ جب آریوں کے نمائندہ کے مضمون پڑھنے کی باری آئی تو سب وعدے بھلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسا گند اُچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو ہوئی اور جلسہ میں شامل ہونے والے لوگ واپس آئے تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہ کو بُرا بھلا کہا گیا تم اس مجلس میں بیٹھے ہی کیوں رہے واپس کیوں نہ آ گئے پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ (النساء:141)

یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزارانہ رنگ میں کفر کیا جاتا اور اُن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تاوقتیکہ لوگ کسی مہذبانہ اندازِ گفتگو کو

اختیار کریں۔

آپ کا تو دعویٰ ہی یہ تھا کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور آپ کے فیض سے حاصل کیا آپ فرماتے ہیں:۔

تیرے منہ کی ہی قسم اے میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بارِ اُٹھایا ہم نے
تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے کہ مَیں نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب سے جو حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے بیٹے تھے اس وقت جب کہ ابھی انہوں نے احمدیت کو قبول نہیں کیا تھا حضرت مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ کے اخلاق و عادات کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا:۔

''ایک بات مَیں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) میں خاص طور پر یہ دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے''۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل)

آئینہ کمالات اسلام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

''عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذاتِ والا صفات کے خلاف

کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش''۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 15)

آپ کا سارا کلام نظم ہے یا نثر اُردو میں ہے یا فارسی یا عربی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور فدائیت کے جذبات سے بھرا پڑا ہے۔

آپ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہی یہ دیتے ہیں کہ ان کے عاشق بن جاؤ۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست بُرہان محمد

آپ کا مندرجہ ذیل اقتباس ہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بلند مقام تھا ایسی تعریف تو چودہ سَو سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی نے نہیں کی جتنی آپ نے کی، فرماتے ہیں۔

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 160)

دنیا ہم پر یہ الزام لگاتی ہے کہ احمدی نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ سے بڑا درجہ دیتے ہیں لیکن خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی آل واولاد اور آپکے صحابہ کے ساتھ بھی بے انتہا محبت تھی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم اور مبارک احمد مرحوم کو جو اس وقت سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے سے فرمایا:۔

''آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے واقعات سنائے آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے درد سے فرمایا۔

یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم ﷺ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا''۔

آپ کی سیرت کا تیسرا پہلو ''اسلام کی ترقی اور غلبہ کی شدید تڑپ''

حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد جیسا کہ خود آپ کو بھی الہاماً بتایا گیا۔

یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃ تھا کہ آپ کے ذریعہ اسلام کے باغ میں پھر سے بہار آئے اور شریعت محمدیؐ جو آخری شریعت ہے اس کا پھر سے دنیا میں قیام ہو اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اس مقصد کے لئے آپ کی ساری زندگی وقف رہی دعاؤں کے ذریعہ سے بھی اور

کوششوں کے ذریعہ سے بھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ وفات مسیح کو جہاں آپ نے قرآن مجید اور احادیث رسول سے ثابت کیا وہاں تاریخی طور پر بھی حضرت مسیح کے کشمیر جانے اور وہاں وفات پانے اور آپ کی قبر کے متعلق علم دنیا تک پہنچایا۔

10؍ جولائی 1899ء کو ایک چٹھی حضرت مسیح موعود کے نام آئی اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا تھا کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے اس خط کو پڑھ کر حضرت اقدس نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپے لا دیتا تو مَیں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 203)

اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت مخلص صحابی تھے سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک کمرہ میں بیٹھے تھے اور حضور کوئی تصنیف فرما رہے تھے کہ کسی شخص نے بڑے زور سے دروازہ پر دستک دی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ دروازہ پر جا کر معلوم کریں کہ کون ہے اور کیا پیغام لایا ہے مفتی صاحب نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مجھے مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے بھجوایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری ان کو سناؤں کہ فلاں شہر میں ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ مولوی صاحب کا مناظرہ ہوا اور مولوی صاحب نے اسے مناظرہ میں شکست فاش دی ہے مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں یہ بات پہنچائی تو حضور نے فرمایا:۔

''مَیں اس زوردار دستک سے سمجھا تھا کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے اور یہ اس کی خبر لائے ہیں''۔ (سیرت المہدی روایت 132)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو کتنی شدت سے خواہش تھی کہ سارا یورپ مسلمان ہو جائے اور اسی جذبہ سے آپ نے فرمایا:۔

آسماں پر دعوت حق کیلئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

تائید دین کیلئے جو بھی قلم اُٹھاتا حضرت مسیح موعود اس کی بہت قدر فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی تائید دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں تو وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بار ہا قسم کھا کر فرمایا کہ ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں بیوی ہو بچے ہوں دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے''۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 311)

تکلّفات میں وقت ضائع کرنا حضور کو ناپسند تھا اور خواہش تھی کہ یہ وقت بھی دین کے کاموں میں صرف ہو، فرماتے ہیں:۔

''میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ، پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع جاتا ہے۔ یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا۔ کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے اور فرمایا جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو مَیں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا: ہم دین کیلئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں پس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے''۔

(ملفوظات جلداوّل صفحہ 310)

اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کی اتنی شدید خواہش تھی کہ آپ فرماتے ہیں:۔

''ہمارے اختیار میں ہوتو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اوراس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں''۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

حرمات اللہ کی ہتک آپ کو گوارا نہ تھی۔اس بارہ میں فرمایا:۔

''میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اوراس پر صبر کرنے کے''۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 302)

عیسائیت کے غلط عقائد اوراس کی عیسائی جو تبلیغ کرتے تھے اور مسلمان ان کے پھندے میں پھنس جاتے تھے کا حضرت مسیح موعود کو بہت دکھ تھا آپ بڑے کرب سے بے قرار ہو کر فرماتے ہیں۔

''میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھ کر اور کون سا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا اور ایک مشتِ خاک کو ربّ العالمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر وتوانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہوگی ...... وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ...... وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا''۔(اشتہار 14 رجنوری 1897ء)

آپ اس یقین پر قائم تھے کہ ہمارا قادر خدا ہے ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے اور اب بھی اسی قسم کے معجزات ظاہر ہو سکتے ہیں جیسے پہلے انبیاء کے زمانہ میں ظاہر ہوتے رہے۔ایک آریہ نے اسلام پر اعتراض کیا کہ قرآن نے حضرت ابراہیم کے متعلق یہ بات قانونِ قدرت کے خلاف بیان کی ہے اس لئے وہ قابل قبول نہیں کہ جب دشمنوں نے ان کو آگ مَیں ڈالا تو خدا کے حکم سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس اعتراض کے

جواب میں یہ لکھا کہ یہاں آگ سے حقیقی آگ مراد نہیں دشمنی اور شرارت کی آگ مراد ہے۔ جب حضرت مولوی صاحب کے اس جواب کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو پہنچی تو آپ نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ مولوی صاحب کو اس تاویل کی ضرورت نہیں تھی خدا کے بنائے ہوئے قانون کا احاطہ کون کرسکتا ہے۔آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا اگر خدا نے اپنے کسی خاص الخاص تصرف سے اپنے پیارے بندے ابراہیم کے لئے دشمنوں کی لگائی ہوئی آگ کو سچ مچ ٹھنڈا کر دیا ہوتو اس میں ہرگز کوئی تعجب کی بات نہیں۔ہم خدا کی طرف سے اس زمانہ میں موجود ہیں ہمیں کوئی دشمن آگ میں ڈال کر دیکھ لے خدا کے فضل سے ہم پر بھی آگ ٹھنڈی ہوگی۔

(سیرت المہدی روایت 147)

ایک اور واقعہ سنئے۔مسٹر چندو لال مجسٹریٹ نے ایک دن عدالت میں لوگوں کا زیادہ ہجوم دیکھ کر عدالت کے کمرے سے باہر کھلے میدان میں عدالت کی کارروائی شروع کی اور نہ معلوم کس خیال سے عدالت کی کارروائی کے دوران میں حضرت اقدس سے پوچھا۔کیا آپ کو نشان نمائی کا دعویٰ ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا ہاں خدا میرے ہاتھ پر نشان ظاہر فرماتا ہے۔مجسٹریٹ کے اس سوال میں طعن کا رنگ تھا حضرت مسیح موعود نے تھوڑے سکوت کے بعد فرمایا۔

''جو نشان آپ چاہیں میں اِسی وقت دکھا سکتا ہوں''۔

مجسٹریٹ حضور کا جواب سن کر سناٹے میں آ گیا اور پھر اُسے سوال کی جرأت نہیں ہوئی۔

(اصحاب احمد جلد 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا چوتھا عظیم پہلو

بنی نوع انسان سے ہمدردی اور ان کی اصلاح کی تڑپ ہے۔اسلام کی تعلیم کے دو ہی بڑے ستون ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد۔حقوق العباد کی ادائیگی میں حضرت مسیح موعود اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کمال تک پہنچے ہوئے تھے احسان کرنے میں آپ بلاتفریق مذہب وملت دوست دشمن سب سے ہی حسن سلوک کرتے تھے۔آپ فرماتے ہیں:۔

''احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر

کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہاں تک کہ اس کے بھائی اور عزیز و اقارب بھی اس سے تنگ آ چکے تھے اس سے میں نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ میں کبھی ہم سے بُرائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 232 نیا ایڈیشن)

اکثر لوگ آپ سے دوائی لینے بھی آیا کرتے تھے آپ ان کے لئے دوائیاں رکھتے تھے اور بُرا نہ مانتے تھے۔ ایک دن فرمایا۔

''آج میں نے کام میں بہت توجہ کی سر میں درد تھا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نورالدین صاحب کو علاج کیلئے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کے خیال سے مجھ سے ہی علاج کراتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 491 نیا ایڈیشن)

آپ سائل کو ردّ نہ فرماتے تھے ایک دن ایک سائل نے بعد فراغت نماز جب کہ آپ اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے سوال کیا مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سنی جا سکی اندر جا کر جلد واپس تشریف لائے اور خدام کو سوالی کے بُلانے کیلئے اِدھر اُدھر دوڑایا مگر وہ نہ ملا۔ شام کو وہ پھر آیا اس کے سوال کرنے پر آپ نے اپنی جیب سے نکال کر کچھ دیا چند یوم کے بعد کسی تقریب پر فرمایا:۔

''اُس دن جو وہ سائل نہ ملا میرے دل پر ایسا بوجھ تھا کہ جس نے مجھے سخت بے قرار کر رکھا تھا اور مَیں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے کہ مَیں نے سائل کی طرف دھیان نہیں کیا اور یوں جلدی اندر چلا گیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آ گیا ورنہ خدا جانے مَیں کس اضطراب میں پڑا رہتا اور مَیں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ اُسے واپس لائے''۔ (از خط مولوی عبدالکریم صاحب 6 رفروری 1900ء)

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:۔

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر ان کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 305)

آپ نے مزید فرمایا:۔

''ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا تو ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے اور مَیں پیچھے راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر پچھتر برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 305)

آپ بہت مہمان نواز تھے اور مہمان نوازی کا اسلامی تعلیم کے مطابق پورا پورا حق ادا فرماتے تھے سیّد حبیب احمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

''آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر مَیں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کیلئے باہر آ گیا ہوں''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 163)

دوسروں کے آرام کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب نئے مکان میں ایک چارپائی پر سو رہے تھے وہاں حضرت مسیح موعود ٹہل رہے تھے تھوڑی دیر بعد جاگے تو دیکھا حضور فرش پر چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ادب سے اُٹھ کھڑے ہوئے حضور نے

محبت سے پوچھا کیوں اُٹھ بیٹھے اُنہوں نے پاس ادب کا عُذر کیا اس پر حضور فرماتے ہیں:۔

''میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا لڑکے شور کرتے تھے۔ اُنہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 310)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

''میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذراسی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہوگئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 292)

حضرت مسیح موعود میں کمال درجہ کا تحمل اور برداشت کا مادہ پایا جاتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

''لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا''۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 6)

آپ فرماتے تھے میں سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(اوّل) اپنے نفس کیلئے (دوم) اپنے گھر والوں کیلئے (سوم) اپنے بچوں کیلئے (چہارم) اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام (پنجم) اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم اُنہیں جانتے ہیں یا نہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 309)

آپ نے نوع انسان سے ہمدردی کی تعلیم دی اور بارہا فرمایا یاد رکھو کہ:۔

''خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتے داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو مت

خیال کر وہ ہندو ہے یا عیسائی‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

آپ کو اپنے نفس پر اتنا قابو تھا کہ فرمایا:۔

’’میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اُسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اُکھاڑ نہ سکا‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 302)

حضرت اقدس سراپا شفقت و رحمت تھے۔ اربعین میں فرماتے ہیں:۔

’’میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے مَیں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بے زاری میرا اصول‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 17 اربعین نمبر 1 صفحہ 344)

یہ صرف زبانی دعویٰ نہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم سے روایت ہے جن دنوں پنجاب میں طاعون کا زور تھا آپ نے حضرت مسیح موعود کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا۔ آپ ان الفاظ میں نہایت ہی درد سے دعا کر رہے تھے کہ:۔

’’الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا‘‘۔ (سیرت حضرت مسیح موعود مرتبہ شیخ یعقوب عرفانی)

یہ ویسی ہی دعا تھی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی جنگ میں اپنے ربّ سے مانگی تھی کہ اے اللہ اگر یہ تھوڑے سے لوگ بھی ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت کون کرے گا۔

غرض آپ کی محبت اور حسن و احسان کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے ماننے والوں کے دل میں آپ کی بے حد محبت تھی وہ پروانے تھے آپ کے اور آپ کی پاک صحبت نے ان میں ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کر دی۔

غالباً 1915ء یا 1916ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ اے والٹر آئے وہ کٹر عیسائی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کتاب لکھنا چاہتے تھے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے پھر قادیان کے ادارہ جات دیکھنے کے بعد خواہش کی کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدتمند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کروائی گئی مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے پوچھا کہ آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا۔ منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے کہا:۔

’’میں حضرت صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں مَیں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے‘‘۔

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں بے چین ہو کر رونے لگے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بِلک بِلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا اور وہ حیرت سے منشی صاحب کی طرف دیکھتے رہے بعد میں اُنہوں نے اپنی کتاب احمدیہ موومنٹ میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکہ باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

آپ کی پاک صحبت نے حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسے فدائی پیدا کئے۔ **اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی عبدک المسیح الموعود**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں جو آپ نے امیر امان اللہ والی کابل کو مخاطب کر کے تحریر فرمائی تھی اور جس میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارہ میں دلائل بیان فرمائے ہیں حضرت مسیح موعود کی صداقت کی بارہویں دلیل آپ کی قوتِ احیاء کی دی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

''آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کل انبیاء اسی غرض کے لئے مبعوث کئے گئے تھے کہ مُردوں کو زندہ کریں اور اولوالعزم انبیاء کی صداقت پر کھنے کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ ان کے ہاتھوں سے مردے زندہ ہوں (یعنی روحانی طور پر) اور اگر کوئی یہ معجزہ نہ دکھا سکے تو اس کا دعویٰ نبوت ضرور مشکوک ہو جاتا ہے اور جو شخص اس قسم کے مردے زندہ کر کے دکھادے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہے۔

(انوارالعلوم جلد 7 دعوۃ الامیر صفحہ 582)

کیا یہ زندگی کی علامت نہیں کہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے کوئی نظر نہیں آتا جو تبلیغِ اسلام اور اشاعت دین کے لئے اپنے گھر سے نکلا ہو لیکن ایک مٹھی بھر احمدیوں میں سے سینکڑوں اس کام پر لگے ہوئے ہیں اور ان مما لک میں تبلیغ کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو مسلمان بنا رہے ہیں جن کی نسبت خیال بھی نہیں کیا جا تا تھا کہ وہ اسلام کا نام بھی سنیں گے۔ (انوارالعلوم جلد 7 صفحہ 586)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''غرض حضرت اقدس نے نہ صرف مردے ہی زندہ کئے بلکہ ایسے لوگ پیدا کر دیئے جو خود بھی مُردے زندہ کرنے والے ہیں اور یہ کام سوائے ان بزرگ انبیاء علیہم السلام کے جو اللہ تعالیٰ کے خاص پیارے ہوتے ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب فیض آپ کو رسول کریم ﷺ سے ملا اور آپ کا کام درحقیقت رسول کریم ﷺ کا ہی کام تھا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّن مُحَمَّدٍ فَتَبَارك مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ

(انوارالعلوم جلد 7 دعوۃ الامیر صفحہ 588)

(الفضل 29 جنوری 1983ء)

☆......☆......☆

خطاب ممبرات لجنہ اماء اللہ برمنگھم

محترمہ چھوٹی آپا حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے برطانیہ میں اپنے دورانِ قیام لجنہ اماء اللہ برمنگھم کی درخواست کوشرف قبولیت بخشا اور آپ کے اعزاز میں دارالبرکات مشن ہاؤس برمنگھم میں ایک مبارک تقریب منعقد ہوئی اس موقع پر حضرت سیدہ ممدوحہ نے اپنے اعلیٰ اور قیمتی خطاب سے نوازا جس کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے۔

تشہّد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا:۔

میری عزیز بہنو اور پیاری بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جن جذبات کا آپ نے سپاسنامہ میں اظہار کیا ہے میں آپ سب کی تہہ دل سے مشکور ہوں۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے بظاہر میرا برمنگھم آنے کا موقع نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دیئے کہ اپنی خواہش کے مطابق اور بہنوں کی خواہش کے مطابق میں یہاں ضرور آؤں مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کر دی یہاں آنے کی۔ ہر جگہ جہاں بھی جانا ہوا ہے مجھے بہنوں سے مل کر اپنی تنظیم کو ترقی کی راہوں پر گامزن دیکھ کر بے انتہا دل کی گہرائیوں کے ساتھ زبان پر سب سے پہلے **اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد** کے الفاظ آتے ہیں کہ یہ اسلام کی نعمت ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے اور اگر یہ نعمت ہمیں آپ کے ذریعے سے نہ ملتی، آپ انسانیت تک اسلام کا پیغام نہ پہنچاتے تو پتہ نہیں ہمارا کیا حشر ہو رہا ہوتا۔ ہم کہاں بھٹک رہے ہوتے تو سب سے پہلے تو خدا تعالیٰ جو ربّ العالمین ہے جس نے انبیاء کو اِس غرض سے بھیجا کہ اس دنیا میں صحیح اور سیدھا راستہ اپنے بندوں کو دکھائیں اور اللہ تعالیٰ سے بندوں کا تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ پھر رسول پاکؐ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتے رہنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور بھیجتی ہونگیں کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر رہ سکے۔ لیکن بہت زیادہ درود

بھیجنا چاہئے تا کہ اس درود کی برکتوں سے آپ بھی ترقی حاصل کریں اور اس ملک میں جو گڑھ ہے دجالیت کا۔ جلد سے جلد اسلام پھیلے اور لوگوں کا اسلام کی طرف دھیان ہو یہاں صرف ایک ہی کلمہ ہو۔ **لا اله الا الله محمد رسول الله** اور ساری دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جائے کیونکہ انسانیت کے اصل نجات دہندہ انسان، نجات دہندہ نبی اور انسانیت کے محسن کہلانے کے مستحق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ جب تک مسلمان قرآن مجید پر عمل کرتے رہے وہ دنیا میں آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے گئے انہوں نے فتوحات کیں، دوسرے ملکوں میں پھیلے، دوسرے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ دنیا کو ایک نئے طرز تمدن اور تہذیب سے روشناس کیا۔ آپ میں سے جو بہنیں بھی سپین کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر گئیں ہونگی آج بھی وہاں مسلمانوں کے غلبہ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اتنا عرصہ گزر گیا ہے لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو جو خود اس کو چھوڑ دیتے ہیں کبھی مستقلاً گمراہ نہیں چھوڑتا۔ جب مسلمانوں نے قرآن مجید پر عمل کرنا چھوڑ دیا جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو بھول گئے۔ اسلام کی تعلیم پر عمل نہ رہا تو پھر اُن کے زوال کی داستان بھی بڑی دردناک ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی بھی مستقل طور پر گمراہ نہیں چھوڑتا۔ اُس کی رحمت کے دروازے کبھی بھی بند نہیں ہوتے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس غرض سے بھیجا کہ آپ کے ذریعے سے پھر اسلام کا غلبہ ہو۔ آپ کے ذریعہ سے پھر اسلام کے باغ میں بہار آئے۔ آپ کے ذریعہ سے پھر بھولے ہوئے لوگ صحیح اسلام کو اختیار کریں اور سچے مسلمان کہلائیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پچانوے سال قبل قادیان میں دعویٰ کیا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اِس لئے بھیجا گیا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے بشارتیں دی ہیں کہ تمہارے ذریعہ سے پھر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ دن آئے گا کہ ساری دنیا اسلام میں داخل ہو جائے گی تو آپ اس وقت اکیلے تھے۔ آپ کے دوست اور رشتہ دار بھی آپ کے اس دعویٰ سے بدظن ہو چکے تھے دنیا کہتی تھی کہ یہ آواز دبائی جائے گی کبھی عیسائی حملہ کرتے تھے کہ ساری دنیا کو عیسائی بنایا جائے گا ایک طرف ہندو تھے کہ ہندوستان میں اسلام کا ہمدرد آج کون کھڑا ہو گیا ہے اس کو فنا کر دو اور خود مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے

ہوئے شرماتے تھے اور مایوس تھے اسلام کی ترقی سے۔ ان کیلئے بھی چونکنے والی بات تھی کہ اس وقت کوئی دردمند مسلمان نہیں اُٹھا جس نے اسلام کے دلائل کیلئے ایسی کتابیں لکھی ہوں جس طرح حضرت مسیح مہدی موعود نے لکھیں جس کی مثال ''براہین احمدیہ'' ہے لیکن دیکھتے کیا ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جو یہ وعدہ ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ (مجادلة: 22) کہ میں اور میرے رسول آ کر ہمیشہ غالب رہیں گے یہی ایک آخری دلیل ہے کسی کی صداقت کی۔ خدا تعالیٰ کی نصرت نے دکھا دیا کہ آپ اکیلے تھے اور ابھی پچانوے سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ نہ صرف ہندوستان، پاکستان بلکہ انگلستان، افریقہ (مغربی، مشرقی، شمالی، جنوبی) امریکہ، جنوبی امریکہ، کینیڈا، ماریشس میں دنیا کا کوئی حصہ زمین ایسا نہیں جہاں پر آپ اور آپ کے خلفاء کی بنائی تعلیم کے مطابق جماعتیں قائم نہ کی گئی ہوں اور اسلام کی تبلیغ نہ کی جارہی ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ سے جو وعدے کئے تھے اور جو بشارتیں دیں تھیں کہ آج سے تین صدیاں نہیں گزریں گی کہ ساری دنیا اسلام قبول کر چکے گی۔ عیسائی بیزار ہو جائیں گے دوسرے مذاہب والے بھی۔ آخر سب کا رجوع پھر اسلام کی طرف ہوگا۔ یہ وعدے سچے ہیں، اٹل ہیں خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا جو اس نے اپنے مسیح سے کیا تھا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن ان وعدوں میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ ہمارا ایمان ہے لیکن دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ اس غلبہ اسلام کے لئے جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں کیا ہماری جماعت کی خواتین ان ذمہ داریوں کو اُٹھانے کیلئے اپنے آپ کو تیار کر رہی ہیں؟

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:19) کہ یہ انسان کو دیکھتے رہنا چاہئے کہ اس نے اپنے کل کیلئے کیا آگے بھیجا۔ کل سے مراد کل کا دن بھی ہوسکتا ہے۔ کل سے مراد مستقبل بھی ہوسکتا ہے۔ کل سے مراد قیامت کا دن بھی ہوسکتا ہے۔ جب خدا کے حضور پیش ہوگا لیکن سب سے بڑے اور اچھے معنی میرے نزدیک اور جن پر خلیفة المسیح الرابع نے بھی توجہ دلائی یہ ہیں کہ آپ نے اپنی اگلی نسل کیلئے کیا تیاری کی؟ آج آپ کے بچے چھوٹے ہیں یہاں پر کوئی پاکستان سے اور کوئی ہندوستان سے آ کر آباد ہوئی ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنے ماں باپ سے، نانا نانی سے، دادا دادی سے، اپنے بزرگوں کے

واقعات اور اُن کی قربانیوں کے قصے سنے ہونگے لیکن یہاں پر جونسل پروان چڑھ رہی ہے اگر اُس کی ذمہ داری آپ نے نہ اُٹھائی اُن کو علم سے یعنی قرآن پاک کے علم سے اُن کے دل منور نہ کئے۔ اُن کو حدیث نہ سکھائی اُن کو اسلام کی تعلیم پوری طرح نہ دی تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہوگا جو آپ سرانجام دے رہی ہونگی۔ کیونکہ آج جونسل پروان چڑھ رہی ہے کل کو تمام قوم کی ذمہ داریاں انہی پر پڑنے والی ہیں اس لئے اگر آپ چاہتی ہیں کہ اگلی نسل مخلص ہو، نیک ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والی ہو۔ اُن کی گودوں سے مجاہد پیدا ہوں وہ ہر طرح کی قربانیاں کرنے والے ہوں تو میری بہنو اِس کے لئے آپ کو خود قربانی دینی پڑے گی۔ اپنا نیک نمونہ دکھانا پڑے گا ایسا نمونہ جو ایک سچی نیک اور دیندار عورت کا ہوتا ہے۔ اس ملک میں رہتے ہوئے اگر آپ کے بچے یہ دیکھیں گے کہ اُن کے گھروں میں نماز پڑھی جاتی ہے قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ خود بخود سیکھیں گے کہ ہمیں بھی ایسا کرنا چاہئے لیکن جو مائیں اپنی ذمہ داریوں سے کوتاہی کریں گی اُن کے بچے بھی ویسے ہی نکلیں گے۔ جیسے کہ برطانیہ کے دوسرے بچے۔ یہ بہت بڑی بات ہے بہت بڑی خدمت سرانجام دینی ہے بہنو آپ نے۔ اس لئے اپنے فرض کو پہچانیں، اپنی ذمہ داری کو نبھائیں، اپنے بچوں کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں، اُن کے اندر اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں، اُن کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں کہ جو بات وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنیں اُن پر عمل کریں۔ اُن کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت پیدا کریں۔ اُن کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں کیونکہ کوئی بھی مبلغ ہو یا جماعت کا پریذیڈنٹ ہو بہرحال وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے اور جب تک آپ اپنے عہدہ داروں کا اور خاص طور پر مبلغ کا کہنا نہیں مانیں گی، اُس کے بنائے ہوئے پروگرام پر عمل نہیں کریں گی تو نہ خود ترقی کرسکیں گی اور نہ آپ کے بچے ترقی کرسکیں گے۔ ابھی میری جس بہن نے حضرت مصلح موعود کی نظم پڑھی تھی اُس میں ایک شعر یہ تھا کہ آپ کے ہاتھ میں قرآن ہو اور آپ کے دلوں میں نور ہو تو ہاتھوں میں قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آپ نمونہ قرآن ہوں۔ جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا کہ ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق

کچھ بتائیں تو آپ نے فرمایا:

''کہ آپ کے اخلاق قرآن تھے'' آپ جو تعلیم دیتے تھے اُس پر آپ خود عمل کرتے تھے۔ آپ کے قول وفعل میں کسی قسم کا تضاد نہ تھا۔ یہی ہمارا طریقہ اور اصول ہونا چاہئے۔ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہیں کہ آیا جو ہم کہتے ہیں اُس پر عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں آیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ عورت اپنی زینت کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔ پردے کا حکم ہے۔ بے شک بعضوں کو کام بھی کرنا پڑتا ہے باہر بھی جانا پڑتا ہے تو اپنی زینت کو چھپا کر یہ سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اب ایک طرف بہنیں جو اپنی زینت جو چھپانی چاہئے نہیں چھپاتیں وہ گلی کوچوں میں پھر رہی ہیں تو دوسرے الفاظ میں وہ اعلان کر رہی ہیں کہ قرآن مجید نعوذ باللہ پورے کا پورا قابل عمل نہیں ہے۔ قرآن کے ایک حکم کو توڑا بھی جا سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہمیشہ کیلئے ساری دنیا کے رہنے والوں کیلئے خواہ وہ شمال کے رہنے والے ہوں یا جنوب کے مشرق کے ہوں یا مغرب کے گورے ہوں یا کالے۔ سب کیلئے یکساں بنایا ہے۔ یہ وہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس پر عمل کر کے مسلمانوں نے ترقی کی تھی اور آئندہ بھی ترقی کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ کوئی نئی شریعت لائے حالانکہ آپ کی تو نظم، نثر ہر جگہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد، تعریف اور قرآن کریم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اطاعت سے حاصل کیا ہے۔ اگر میں آپ کی اُمت میں نہ ہوتا، آپ کی غلامی میں نہ ہوتا تو خواہ کتنی بھی کوشش کرتا یہ سب کچھ نہ حاصل کر سکتا۔ مجھے جو کچھ ملا ہے آپ کی ہی طفیل ملا ہے۔ آپ نے اپنے آنے کا مقصد ہی یہ بیان کیا ہے کہ خدا اور خدا کے بندے کے درمیان سے جو رشتہ کٹ گیا تھا میں یہ دور کرنے کیلئے آیا ہوں تا کہ لوگ اپنے ربّ کو پہچانیں اور اس سے محبت کریں۔ وہ خدا کے دین سے پیار کریں۔ پس میری بہنو کوشش کریں، قرآن مجید پڑھنے کی اس کا ترجمہ سیکھنے کی اور سمجھنے کی اور پھر کوشش کریں کہ ہم نے قرآن کریم اور ترجمہ صرف کہانی کے طور پر نہیں پڑھنا بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے کیونکہ یہ عقائد کا نام نہیں بلکہ اس میں انسان کی زندگی کے مسائل رکھے گئے ہیں۔ اس کی پیدائش سے لے کر موت تک کے

اس میں ہراُلجھن ہرمسئلے کا حل بیان ہے اور ہماری ترقی بھی اسی سے وابستہ ہے۔اپنی اگلی نسل کیلئے خواہ وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں سب کی ذمہ دار مائیں ہیں۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اورایک حدیث میں ہے **کُلُّکُمْ رَاعٍ و کُلّکُمّ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ** یعنی تم میں سے ہرایک چرواہے یا گڈریے کی سی حیثیت رکھتا ہے اوراُس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا گھر کی نگہبان تو عورت ہی ہوتی ہے کیونکہ آدمی تو روزی کمانے کیلئے باہر نکل جاتا ہے۔اس لئے اپنے پیارے پیارے بچوں کو مسلمان بنائیں۔اُن کے اندر دین کی محبت پیدا کریں۔دین کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق پیدا کریں۔اُن کو پیاری پیاری کہانیاں سنا کر آپ کی زندگی کے حالات سنائیں اُن کے صحابہ کی زندگیوں کے حالات سنائیں تا کہ اُن کے دلوں میں وہ واقعات رچ جائیں اور وہ اُن پر عمل کر سکیں۔اُن کے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ بے شک تم برطانیہ میں رہ رہے ہو لیکن تم وہ نہیں ہو جیسے یہاں کے دوسرے رہنے والے ہیں......اللہ تعالیٰ نے تمہیں خاص مقصد دے کر پیدا کیا ہے اور وہ مقصد ہے غلبہ اسلام۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی نئی نسل کو یہاں کی گمراہی سے بچاتے ہوئے بُرے ماحول سے الگ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دین اسلام کو ترقی کرتے ہوئے اور جلد سے جلد اسلام کا جھنڈا اس ملک میں لہراتے ہوئے دیکھیں اور اس کیلئے جس قسم کی بھی قربانی کی ہمارے رَبّ کو ضرورت ہو ہمارے مرد بھی اور بچے بھی اور عورتیں بھی اُن قربانیوں پر **لبیک اللھم لبیک** کہتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔آمین

(صدر لجنہ اماءاللہ برمنگھم 1983ء)

(الفضل 8/اگست 1983ء)

☆......☆......☆

محمود ہال لندن میں خواتین سے خطاب

میری پیاری بہنو اور عزیز بچیو! مجھے آپ سے ملنے کی خواہش تھی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کر دی۔ دعا کریں میرا یہاں آنا اور رہنا میرے لئے اور آپ کیلئے فائدہ مند اور بابرکت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کا غلبہ آخری زمانہ میں مقدر کر رکھا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف:١٠)

ترجمہ: وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

تمام مفسرین اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسلام کا غلبہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کی بشارتیں دی تھیں وہ بھی ضرور اپنے وقت پر پوری ہونگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب یورپ کا پہلا سفر کیا تو یہاں کے رہنے والوں کو ہوشیار کیا تھا اور آپ کا یہ پیغام (A Working) کے نام سے بھی شائع ہو چکا ہے کہ اس وقت دنیا میں امن صرف اسلام سے وابستہ ہے اور آپ نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بتاتی ہیں کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ 1989ء میں جماعت کے قیام پر پورے سَو سال گزر جائیں گے ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح کو جو بشارتیں دیں وہ سب پوری ہونگی لیکن ہم نے بھی تو سوچنا ہے اور اپنا جائزہ لینا ہے کہ ہم نے اس

کے لئے کیا تیاری کی ہے جب عیسائیت، لامذہبیت اور دوسرے مذاہب سے بےزار ہو کر لوگ کثیر تعداد میں اسلام کے دامن میں پناہ ڈھونڈیں گے اور اسلام قبول کریں گے تو وہ بھی تو تیار ہونے چاہئیں جو ان کی تربیت کر سکیں اور ان کو دین سکھا سکیں۔ یہاں کی جماعت کی موجودہ احمدی خواتین اور بچیاں جن پر بڑے ہو کر زیادہ ذمہ داری پڑنے والی ہے تیار نہیں ہونگی تو کیسے اخلاق کی تعلیم دیں گی، کیسے ان کی تربیت کریں گی، اس آنے والے دن کی تیاری میں آج سے لگ جانا چاہئے۔ جہاں ہمارا یہ فرض ہے کہ احمدیت جو حقیقی اسلام ہے اس کا پیغام غیر احمدیوں اور غیر مسلموں تک پہنچائیں وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے آپ کو ان کے سامنے ایک نمونہ بنائیں اور خود کو تیار کریں تا وہ اسلام قبول کر کے جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت کر سکیں۔ جس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے اسی طرح تربیت کا تسلسل جاری رہنا چاہئے اگر یہ تسلسل جاری نہ رہے تو قوم کمزور ہو جاتی ہے اور خلا پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز ضروری یہ ہے کہ ہماری قومی ترقیوں کا معیار یکساں ہو کہ ایک قوم سے آٹھ دس خواتین چندہ کے لحاظ سے، کام کرنے کے لحاظ سے، تقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کا نمونہ پیش کر رہی ہوں اور باقی سوئی ہوئی ہوں ان کو احساس ہی نہ ہو کہ احمدیت ہم سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرہ:209)

اے مومنو تم سب فرمانبرداری کے دائرہ میں آجاؤ۔ اس زمانہ میں احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے عافیت کا حصار قرار دیا تھا اور مکمل فرمانبرداری کے ساتھ ہی اس حصار عافیت میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ عربی میں اسلام کے معنی فرمانبرداری کے ہوتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو بجا لانا اور جس سے منع کیا ہے اس سے رک جانا یہ اسلام ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ فرمانبرداری کا معیار ساری قوم کا یکساں ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی فرمانبردار ہے اور کوئی نہیں اور اسلام پر اعتراض کر رہا ہے کوئی کم فرمانبردار ہے اور کوئی زیادہ۔ ترقی اس وقت شروع ہوگی جب اطاعت کا معیار یکساں سب کا بلند ہوتا جائے گا۔ فرمانبرداری اختیار کرنا تو دراصل پہلا قدم ہے اس زینہ پر قدم رکھنے کیلئے پھر ترقی کے اور زینوں پر چڑھنا ہے یہاں تک کہ انسان اپنا مقصد حیات پالے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے اگر کوئی مذہب اس طرف رہنمائی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کا پیار کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اس کے قرب کی راہیں کیا ہیں تو وہ مذہب زندہ مذہب نہیں اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارا خدا زندہ خدا، ہمارا مذہب زندہ مذہب اور ہمارے پیارے نبی ﷺ زندہ نبی ہیں اور اپنی زندگی کا ثبوت ہر زمانہ میں اس نے دیا ہے اور وہ اپنے بندوں کو گمراہ نہیں ہوتا دیکھ سکتا۔ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے بھیجا کہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کے غلبہ کا سامان ہو۔ دنیا کی محبت میں ڈوبے ہوئے لوگ آپ کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ نفرت کی بجائے پیار، دشمنی کی بجائے دوستی اور ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ (البقرۃ:178)

تمہارا مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنا کوئی بڑی نیکی نہیں لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، یوم آخرت، ملائک، الٰہی کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور اللہ کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں اور غلاموں کی آزادی کیلئے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ ادا کی اور اپنے عہد کو جب عہد کیا پورا کرنے والے ہیں اور تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے دنوں میں برداشت سے کام لینے والے کامل نیک ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ متقی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف مذہب کو مان لینا ہی کافی نہیں بلکہ جب تک عمل نہ کیا جائے اور عمل کے لحاظ سے حقیقی نیک انسان وہی قرار پاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی پوری طرح ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی پوری

طرح ادا کرے اس قرآنی حکم کے مطابق ایک ایسا شخص جو تمام ارکان اسلام بجالاتا ہے مگر کسی کا حق چھینتا ہے، کسی پر ظلم کرتا ہے، کسی کو تکلیف دیتا ہے، وعدہ کر کے مکر جاتا ہے، جو حقوق اللہ تعالیٰ نے اس کے رشتہ داروں ہمسائیوں اور ملنے جلنے والوں پر رکھے ہیں ادا نہیں کرتا وہ نیک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے نتیجہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بیعت کرنے کے بعد ہم میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونی چاہئے ایسی تبدیلی جو دنیا کو نظر آئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر بھی ہم میں تبدیلی پیدا نہ ہو تو کیا فائدہ۔ ایسی تبدیلی ہو کہ احساس ہو کہ زندہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''ہماری جماعت کیلئے یہ سوال کوئی معمولی سوال نہیں بلکہ ان کی زندگی اور موت کا سوال ہے کیونکہ اس وقت خدا کا ایک نبی آیا جسے ہم نے قبول کیا اگر ان کو مان کر بھی ہم گندے رہے تو اس کو ماننے کا فائدہ؟''۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تزکیہ نفس کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق اور مخلوق دونوں طرف کے حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔'' خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ جیسا زبان سے وحدہٗ لاشریک اسے مانا جائے ایسا ہی عملی طور پر اسے مانیں مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جائے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو، تعصب نہ ہو، شرارت انگیزی نہ ہو مگر یہ مرحلہ دور ہے ابھی تمہارے معاملات آپس میں صاف نہیں۔ غیبتیں بھی ہوتی ہیں ایک دوسرے کے حقوق بھی دباتے ہو۔'' پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے۔ انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں بے شک خدا تعالیٰ کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا...... سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور۔ دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو

عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگزر سے کام لے خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 406)

میری بہنو! یہ وہ ابتدائی نقشہ ہے جو ایک قوم کے لئے جنہوں نے ترقی کرنی ہے ضروری ہے انہوں نے دوسروں کی تربیت کرنی ہے ان کو بتانا ہے کہ احمدیت قبول کرو یہی حقیقی اسلام ہے۔ اس میں ہی تمہاری نجات ہے اپنے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو دوسرے کو کس منہ سے نصیحت کرو گے اس سلسلے میں مجھے افسوس ہے کہ باوجود بڑی منظّم، بڑی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعت کے یہاں بھی عورتوں میں آپس میں بدظنی، جھگڑا، فساد پایا جاتا ہے حالانکہ ان باتوں کا تو سایہ بھی تم پر نہیں پڑنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ جو کام آپ بتائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔ بیعت فارم پر دستخط کرتے وقت کبھی غور کیا ہے کہ آپ بیعت کی جو دس شرائط ہیں اس پر عمل کر رہی ہیں یا نہیں ہر شرط میں اتنا وسیع مضمون ہے کہ اتنے تھوڑے وقت میں بیان بھی نہیں کیا جا سکتا صرف چند باتوں کی طرف توجہ دلاتی ہوں ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ مسلمان ہیں اور مسلمان کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (بخاری کتاب الایمان) یعنی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ سوچا کریں کہ آپ احمدی ہیں آپ نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے اور اس کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔

بیعت کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

''بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضا مندی باری تعالیٰ ہوں''۔

(روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 498۔ ضرورت الامام)

اور اس رتبہ کو حاصل کرنے کیلئے اس امتحان کو پاس کرنا ہوگا جو شرائط بیعت کا امتحان ہے۔

شرائط بیعت میں سے دوسری شرط جس کا تعلق مخلوق خدا سے ہے کہ جھوٹ، زنا، بدنظری اور ہر قسم کے فسق و فجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگر چہ کیسا ہی جذبہ کیوں نہ پیش آوے۔

اس شرط کی تفصیل پر غور کریں ان میں سے جس گناہ کا بھی انسان مرتکب ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں کسی انسان کو نقصان پہنچ رہا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی بہت مذمت فرمائی ہے کیونکہ کوئی معاملہ بھی صفائی کے ساتھ طے نہیں پا سکتا جب تک قُولُوا قَولاً سَدِیداً (احزاب: 71) پر عمل نہ کیا جائے۔ پھر چوتھی شرط بیعت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔

چھٹی شرط بیعت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن کریم کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

یہ بڑی ہی ضروری چیز ہے کہ ہماری زندگیوں میں مقصد ہی یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کام کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کے سرتاج تھے ان کی زندگی کو اپنا اُسوہ بنائیں۔ خدا تعالیٰ نے زمین اور آسمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آپ کو پیدا نہ کیا جاتا تو یہ زمین اور آسمان بھی پیدا نہ کئے جاتے۔ ایک کامل نمونہ ایک کامل اُسوہ خدا نے دنیا کے لئے بنا کر دکھایا کہ کوئی نقص، کوئی کمی اس وجود میں نہیں یہ تعلیم ہمیشہ قائم رہے گی اور آپ کے ذریعہ مکمل تعلیم اُمت محمدیہؐ کو عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بھی قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا، قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی ہی طرف دنیا کو بلانا تھا۔ آپ کوئی نئی چیز دنیا میں لے کر نہیں آئے بلکہ آپ کی نثر کا ایک ایک فقرہ آپ کے اشعار کا ایک ایک شعر پڑھ کر دیکھیں آپ کی تفسیر دیکھیں سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اور احادیث کی روشنی میں آپ نے لکھا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ ہماری جماعت کے بننے کی غرض،

ہمارے جلسوں کی غرض، ہماری تعلیم کی غرض، ہماری تنظیموں کی غرض اور ہمارے کاموں کی غرض صرف یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر سب لوگ عمل کرنے لگ جائیں اور دنیا میں مکمل امن قائم ہو جائے۔ لیکن منہ سے تو ہم یہ کہہ دیں گے کہ ہم قال اللہ اور قال الرسول کو دستور العمل بنائیں گے مگر یہ دستور العمل ہم تبھی اختیار کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھا ہو قرآن کریم سمجھا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کن باتوں سے منع فرمایا ہے کون سی مثالیں دے کر ہمیں بتایا ہے کہ پہلی قومیں ان کے کرنے سے تباہ ہو گئی تھیں اور کون سے ذرائع ہیں جن پر عمل کر کے اسلام ترقی کر سکتا ہے۔

میری بہنو! اپنی زندگیوں کا سب سے بڑا مقصد یہ قرار دیں کہ ہم نے قرآن کو پڑھنا ہے ان کے معانی پر غور کرنا ہے قرآن کریم کو اپنی زندگیوں میں داخل کرنا ہے قرآن کی حکومت جبھی دنیا میں قائم ہو سکتی ہے کہ پہلے آپ کے دلوں میں قرآن کی حکومت قائم ہو آپ کے گھروں میں قرآن کی حکومت قائم ہو آپ کے بچے قرآن پڑھنے والے ہوں۔ قرآن سمجھنے والے ہوں۔ تبھی آپ قرآن پر عمل کر سکیں گی ورنہ بغیر پڑھے آپ کا یہ عہد دہرانا کہ ہم قال اللہ اور قال الرسول کو دستور العمل بنائیں گے مگر آپ کو تو پتہ ہی نہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے اور اللہ کے رسول نے کیا فرمایا ہے اس شرط میں اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آنے کا عہد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی سے لیا ہے۔ رسمیں کیوں کی جاتی ہیں خدا کو چھوڑ کر بعض انسانوں کو خوش کرنے کیلئے اپنے آپ کو دوسروں کی نظر میں کوئی بڑی اور اہم چیز ثابت کرنے کیلئے حالانکہ وہی روپیہ جو رسموں پر خرچ ہو رہا ہے اگر خدا کی مخلوق کی بہبودی پر خرچ ہوتا تو انسانوں کو فائدہ بھی پہنچتا اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی۔

شرائط بیعت میں سے ساتویں شرط یہ ہے کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

تکبر بھی ایک ایسی بُرائی ہے جو دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور خوش خلقی سے دوسرے انسان فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ آپ سب ہمیشہ ہی ہر ایک سے مسکراتے چہرے کے ساتھ اور خوش اخلاقی سے ملا کریں۔ آپ کی تبلیغ تب ہی اثر کرے گی کہ جب دوسرے کو یہ احساس

ہو گا کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ اسلام پر عمل کرتے ہیں اور ہمیں صحیح راہ دکھانا چاہتے ہیں۔

نویں شرط یہ عہد ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ یہ شرط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیوں کے لئے تجویز فرمائی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (ال عمران:111) تم بہترین اُمت ہو جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی مگر یہ یاد رکھو کہ تمہارے وجود انسانوں کے لئے فائدہ مند ہونے چاہئیں۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ لوگوں کی بہبودی، لوگوں کی بھلائی، لوگوں کے دکھ درد دلوں میں سمیٹنے کیلئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے نہ کہ کسی کو دکھ پہنچانے کیلئے اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ بغیر کسی تفریق کے ہمدردی اور محبت کرو یہ نہیں کہ صرف احمدیوں کیلئے تمہارے دلوں میں ہمدردی ہو۔ احمدی تو آپس میں بھائی بھائی بلکہ بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہونے چاہئیں بلکہ ہر انسان جو خدا کا بندہ ہے خدا نے اس کو پیدا کیا ہے خواہ وہ کوئی مذہب رکھتا ہو یا کوئی بھی مذہب نہ رکھتا ہو۔ مگر خدا نے اس کو پیدا کیا ہے اور خدا کو اپنے بندے بہت پیارے ہیں اور خدا کو سب سے زیادہ تکلیف اِس بات سے ہوتی ہے کہ اس کے بندے کو تکلیف پہنچائی جائے آپ کا سب پر احسان ہونا چاہئے۔ آپ کو سب کا ہمدرد ہونا چاہئے اور یہ ہمدردی ہی تو ہے کہ جو یہ اسلام کی نعمت آپ کو عطا کی ہے اس کا یہ پیغام نہیں پہنچا آپ اس تک پہنچائیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کریں جو ہماری طرف سے لوگوں کے دلوں میں پیدا کی گئیں لیکن نرمی سے، پیار سے، محبت سے، حسن اخلاق سے۔ سختی سے نہیں، ڈنڈے سے نہیں گویا اسلام کی تعلیم کے دونوں ستونوں یعنی اللہ سے اور اللہ کے بندوں سے پیار کرنا ان کو فائدہ پہنچانے پر جب تک ہر مرد اور عورت دوام اختیار نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو حقیقی مسلمان نہیں کہہ سکتا جس کی تفصیل بیعت کی شرائط میں بیان ہوئی ہے ہر احمدی بہن کو یہ شرائط اپنے ذہن میں رکھنی چاہئیں یہ شرائط لکھی ہوئی ہوں اور گھر میں ایسی جگہ اسے رکھنا چاہئے جہاں دن میں ایک بار ان کو پڑھ سکے غور کر سکے اپنا جائزہ لے سکے کہ واقعی جو عہد میں نے اپنے ربّ سے باندھا تھا میں اس پر پوری اُترتی ہوں یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کیلئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ وناا تفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے...... وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلداوّل صفحہ 196)

یہ نقشہ ہے آپ کے مستقبل کا۔ ایسا دیکھنا چاہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو اس لئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں اور اس کا واحد طریق یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے حکموں پر چلیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ بہت کام لگائے ہیں جس کی غرض آپ میں قربانی کی روح پیدا کرنا ہے۔

کیا تیاری کی ہے آپ نے؟

احمدیت کے پیغام کو اُن تک پہنچانا جن تک ابھی نہیں پہنچا اور اپنی تربیت کیلئے مثبت قدم اُٹھانا ہے

کیا تیاری کی ہے آپ نے اس وقت کیلئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق احمدیت کی طرف عام رجوع ہوگا۔ کثرت سے لوگ آئیں گے ان کی تربیت کیلئے آپ نے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے اپنا ایک نمونہ پیش کرنا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں چھوٹے چھوٹے جھگڑوں سے اجتناب کریں۔ فتنہ فساد سے دور رہیں ایک دوسرے سے محبت اور اتفاق سے رہیں ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر تعاون کریں تا آپ کا معاشرہ ایک

جنت کا نمونہ نظر آئے اور احمدیت میں داخل ہونے والا ہر شخص اپنے آپ کو عافیت کے حصار میں ہی سمجھے۔ اس لئے جہاں اپنی روحانیت میں ترقی کریں وہاں اپنے اخلاق کی درستگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ اپنے بچوں کے اخلاق کی طرف بھی توجہ دیں۔ وہ اخلاق جو قرآن سکھا تا ہے اور دین تو روحانیت اور اخلاق کے مجموعہ کا ہی نام ہے۔

اس ملک میں رہتے ہوئے جہاں مادیت کا دور ہے لوگ خدا سے دور جا چکے ہیں انسانیت کی اقدار ختم ہو چکی ہیں۔ اسلام کا پرچم بلند رکھنا، اپنی روایات کو قائم رکھنا اسلامی معاشرہ کو قائم رکھنا ہماری بہنوں کا کام ہے اور سب سے بڑی چیز جس کی طرف آپ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت ہو تا کہ آپ کی اگلی نسل آپ کی جگہ لینے کو تیار ہو۔ وہ دنیا کی ظاہری چمک پر فدا ہونے والی نہ ہو۔ بلکہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو، مذہب سے محبت ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو آپ کی اطاعت کا جذبہ ہو۔ بہت بڑا کام ہے بہت بڑا وسیع میدان قربانی کا کھلا ہے آپ کے لئے اور اگر آپ اس معیار میں پوری اُتریں گی تو آنے والی نسلیں آپ پر سلامتی بھیجیں گی اور آپ کے نام تاریخ احمدیت میں سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔

اس سلسلے میں پردہ کے متعلق بھی مجھے کچھ کہنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب سے پردہ کے متعلق سختی شروع کی ہے خدا کے فضل سے بہت بہنیں جو یہاں پر اور کچھ وہاں پر جو پردہ میں کمزور تھیں پردہ شروع کیا ہے کہ پردہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ پردے کے ساتھ کام بھی کر سکتی ہیں صرف یہ ایک دل کی اپنی ہی کمزوری ہے کہ انسان اپنے آپ کو بجائے اونچا سمجھنے کے نیچا سمجھنے لگ جاتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ نجانے لوگ مجھے کیا سمجھ رہے ہوں گے حالانکہ جو اپنی روایات پر عمل کر رہا ہو اپنے دین پر عمل کر رہا ہو دنیا اُسے ذلیل نہیں سمجھتی بلکہ دنیا کی نظر میں ان کی زیادہ قدر ہوتی ہے کہ دیکھو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے عہد باندھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ اپنے ہر کام میں دین کو پہلے دیکھتے ہیں اور دنیا بعد میں جب انسان دین کو دنیا پر مقدم کرے تو دنیا اس کے پیچھے خود بھاگتی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ کی زبان اور آپ کی تبلیغ میں بھی اس وقت اثر ہوگا جب کہ آپ خود اس پر عمل کریں

اور آپ پر خود اس تعلیم کے اثرات نمایاں ہوں۔

آپ کے لباس پر، آپ کے اخلاق پر، آپ کے کردار پر خواہ آپ قرآن کریم کی تعلیم دوسروں کو بتائیں کہ یوں ہونا چاہئے یوں نہیں لیکن آپ کا اپنا عمل نہ ہو تو وہ نہیں مانیں گے قول اور فعل کے تضاد کی وجہ سے۔ خدا کرے جو عہد آپ نے اپنے ربّ سے کیا ہے جو عہد بیعت کرتے وقت اپنے خلیفہ سے کیا اس پر آپ پوری اُتریں اس کے لئے بہت کوشش کی ضرورت ہے اور بہت دعاؤں کی بھی۔ انسان کتنی ہی کوشش کرے پھر بھی بعض دفعہ بھٹک جاتا ہے اس لئے بہت دعائیں کیا کریں اپنے لئے، اپنی بہنوں کیلئے، اپنے بچوں کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے ایک دوسرے کی محبت دل میں پیدا کرنے کا۔ ایک دوسرے پر بدظنی کرنا چھوڑ دیں۔ صرف محبت اور پیار کا راستہ اختیار کریں آپ عمل کر کے دیکھیں تو کام بہت آسان ہو جائے گا ہم نے تو دشمنوں سے بھی پیار کرنا ہے تو اپنوں سے تو اس سے بڑھ کر سلوک کرنا ہوگا۔ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کا نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی تربیت کے ساتھ تبلیغ کی ذمہ داریوں کو زیادہ سے زیادہ ادا کریں۔ قرآن مجید میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قُلْ کہا گیا یعنی یہ بات دوسروں کو بتائیں تو یہ حکم صرف آپ کے لئے نہیں تھا بلکہ ہر مسلمان کے لئے تھا اور ہر زمانہ کے مسلمان کے لئے تھا اور ہر زمانہ کے مسلمان کیلئے ہے کہ وہ اس تعلیم کو نہ جاننے والے تک پہنچائے۔ ہر احمدی کو خود اپنی بنیادی تعلیم سے واقفیت ہونی چاہئے تا کہ وہ ہر اعتراض کا جواب دے سکے اور اسلام کی حسین تعلیم کو اس ملک میں رہنے والی خواتین تک پہنچایا جائے۔ ان میں نہ روحانیت ہے نہ تقویٰ ہے نہ اللہ تعالیٰ کا قرب ہے نہ اعلیٰ اخلاق ہیں یہ لوگ صرف مادہ پرست ہیں اور دنیاوی لحاظ سے ترقی کر رہے ہیں۔ اس ترقی کی دوڑ میں اعلیٰ اقدار اور اخلاق کو بھولتے جا رہے ہیں اور گندگیوں میں گرفتار ہیں آپ نے ان بچوں کو ان گندگیوں سے دور رکھنا ہے اور ان کو اسلام کی خوبصورت، دل پر اثر کرنے والی تعلیم سے روشناس کرانا ہے اب تیزی سے کام کرنے کا وقت ہے اور یہ کام صرف ایک صدر یا سیکریٹری یا مجلس عاملہ کی عہدہ داروں نے نہیں کرنا بلکہ ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملنے جلنے والیوں میں تبلیغ کرے اور اپنا اتنا اچھا نمونہ پیش

کرے کہ وہ مجبور ہو جائیں ماننے پر کہ یہ نتیجہ ہے احمدیت قبول کرنے کا تبلیغ بھی، محبت بھی، پیار، حکمت اور دلائل سے ہونی چاہئے تا کہ آپ کے دلائل دوسرے کے دل پر اثر کریں آپ کی لجنہ کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے باقی سارے یورپ میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں آپ کو کام کے لحاظ سے باقی ساری لجنات کے لئے بھی نمونہ ہونا چاہئے لیکن رپورٹ کی باقاعدگی اور مرکزی لجنہ کے تعلق کے لحاظ سے باقی لجنات کا تعلق زیادہ مضبوط ہے ہر احمدی عورت کو سلسلہ کے لئے ایک مفید کارآمد وجود بنائیں۔ ہر ایک سے کام لیں ہر ایک کے دل میں کام کرنے کا شوق پیدا کریں۔ یو۔ کے کی مجلس عاملہ کا فرض ہے کہ یہاں رہنے والی ہر احمدی عورت کو ایک مفید اور کارآمد وجود بنائیں۔ سب مل کر کام کریں مل کر کوشش کریں اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فضل کی طالب ہوں تو انشاء اللہ جلد آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے گا۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

مالی قربانی

مالی قربانی دینے سے بکلّی نہ ڈریں یاد رکھیں جتنا زیادہ اللہ کی راہ میں دیں گی اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے گا۔ ساری احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے اور 1974ء کا زمانہ ابھی نہیں بھولا۔ جن کے گھر جلے، جن کے گھر لوٹے اُنہوں نے خدا کی راہ میں اموال پیش کئے دیکھئے آج عام لوگوں کی نسبت ان کے پاس زیادہ اموال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑھ کر اموال دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں وہ جتنا لیتا ہے اس سے زیادہ بڑھا کر واپس کرتا ہے۔

اطاعت

سب سے آخر میں مَیں آپ کو اس طرف زیادہ توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ اپنے عہدہ داروں کی مکمل اطاعت کریں۔ اسلام کی تعلیم تو اس محور کے گرد گھومتی ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء:60) اگر اپنے عہدہ داروں کی مکمل اطاعت نہیں کریں گی تو خلافت کے ساتھ بھی آپ کا تعلق مضبوط نہیں ہوگا اور خلافت کی برکت سے آپ پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گی کیونکہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ افسروں یا عہدہ داروں کی اطاعت کرنا خلیفہ وقت کی ہی اطاعت ہے لیکن دوسری طرف میں عہدہ داروں کو بھی یہ نصیحت کروں گی کہ جب وہ نئی بچیوں کو کاموں میں لائیں تو انہیں کام محبت سے سکھائیں ایسی

بچیاں شروع میں غلطیاں بھی کریں گی مگر عہدہ داروں کو چاہئے کہ اُنہیں بڑے پیار سے سمجھائیں اور آپ دونوں کے درمیان ایسا اخوت کا مضبوط رشتہ قائم ہو جائے گا جس کو دنیا کی کوئی مضبوط سے مضبوط طاقت بھی نہیں توڑ سکے گی۔ پس عزم کریں کام کرنے کا، عزم کریں قربانیاں دینے کا اس کی راہ میں عزم کریں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کا، عزم کریں کہ ہم نے دنیا کی دوسری عورتوں سے زیادہ ترقی کرنی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کے غلبہ کی خاطر جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھجوایا تھا۔ اس غلبہ میں ہماری بھی کچھ قربانیاں شامل ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور جلد سے جلد اسلام کی ترقی کا سورج چڑھتا ہم دیکھیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں ساری دنیا میں ایک ہی کلمہ لاالہ الا اللّٰہ ہو اور ساری دنیا میں آنحضرت ﷺ کی حکومت ہو اور وہ تخت جو عیسائیوں نے چھین کر اپنے مسیح کو دیا تھا وہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق ملے تا اسلام جلد از جلد دنیا پر غالب آ جائے۔ دعائیں کریں اپنی اولاد کے لئے کہ اس سرزمین پر رہتے ہوئے سچا اور پاک اور حقیقی مسلمان بنائے اور آپ کی گودوں سے وہ طارق اور خالد پیدا ہوں جو اسلام کا جھنڈا لے کر دنیا کے کونے کونے میں جائیں۔ آمین

(الفضل 23، 24 ستمبر 1983ء)

☆......☆......☆

یورپ میں بسنے والی احمدی خواتین کو کارآمد نصائح

(ممبرات لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ سے خطاب)

آپ نے 3/جولائی 1983ء کو لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) سے جو خطاب فرمایا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۔
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۔ (الملک:2،3)

ترجمہ: بہت برکت والا ہے وہ خدا جس کے قبضہ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر ایک ارادہ کے پورا کرنے پر قادر ہے اس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نظام کائنات کی غرض کو بیان فرماتا ہے کہ اس کائنات میں موت اور زندگی کا سلسلہ اس لئے جاری فرمایا کہ معلوم ہو کہ کون اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مزہ اُٹھاتے ہوئے صحیح راستہ اختیار کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے اور کون اس راستہ پر نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اس کا شکر گزار بندہ نہیں بنتا۔

اس مضمون کو سورۃ کہف میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً (الکھف: 8)

ہم نے دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں پیدا کر کے انسان کو اس میں مقرر کیا تا کہ ہم یہ دیکھیں کہ انسانوں میں سے کون زیادہ خوبصورت عمل کرتا ہے۔ یعنی کون کس قدر خدا تعالیٰ کی صفات کو

اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑے فضل کئے ہیں آپ کو احمدی جماعت میں پیدا کیا یا احمدیت کی نعمت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ظاہری لحاظ سے بہت فضل کیا اور دنیاوی نعمتوں کی فروانی عطا کی لیکن خدا تعالیٰ کا پیار وہی حاصل کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی دی ہوئی قوتوں کو اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو خرچ کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ قربانی دے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قربانی کا معیار کیا ہے جس پر ایک احمدی کو پورا اُترنا چاہئے تو میری پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے قربانی کا معیار خود قرآنِ مجید میں بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٍۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔(التوبہ:24)

ترجمہ: کہہ دے اگر تمہارے ماں باپ اور اولاد اور بھائی بہنیں اور میاں بیوی یا تمہاری برادری اور وہ مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے خراب ہونے سے تم ڈرتے ہو اور رہائش کی جگہیں یا وطن جن کو تم پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول اور دین کیلئے کوشش کرنے کی نسبت تم کو زیادہ پسند ہیں تو تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرلے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں۔

یہ آیت پیمانہ ہے یا کسوٹی ہے جاننے کے لئے کہ اس کی قربانیوں کا معیار کیا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود ماں باپ کی عزت کرنے اور ان کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی ہے۔ بھائی بہنوں سے محبت اور ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ خاوند کو بیوی سے نیک سلوک کرنے کا اور بیوی کو خاوند کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ اولاد کی عزت کرنے ان کی اعلیٰ تربیت کرنے اور اُن کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کا حکم ہے۔ روپیہ کمانے سے منع نہیں کیا۔ مکان بنانے سے منع نہیں

کیا۔ ہماری جماعت کو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وسع مکانک کا حکم ہے اس لئے مکانوں میں وسعت دو تا کہ مہمان ٹھہریں۔ ہر محبت اپنی جگہ ہے خدا سے خدا کی شان کے مطابق محبت کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول کی شان کے مطابق، دین سے اس کی اہمیت کے مطابق، والدین سے ان کے درجہ کے مطابق، اولاد سے اس کے تعلق کے مطابق غرضیکہ ہر ایک کے درجہ کو مدنظر رکھا جائے اور کہیں بھی ان مذکورہ بالا کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اس کی راہ میں کوشش اور قربانی کرنے سے نہ ٹکرائے۔ اگر کہیں ان کی محبتیں خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکراتی ہیں اور اس کی راہ میں قربانی دینے میں حائل ہوتی ہیں تو پھر ان محبتوں کو قربان کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دینی ہوگی۔

آپ سب اس معیار کو اپنے سامنے رکھیں آپ میں سے اکثریت پاکستان سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے رزق کے دروازے کھولے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت ڈالے مگر آپ اس بات کا جائزہ لیتی رہیں کہ اتنی دور آ کر آپ اپنے فرائض سے غافل تو نہیں ہو رہی ہیں۔ ایک احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب سے بڑا فرض تو آپ کا یہ ہے کہ جہاں آپ عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ سے کبھی غافل نہ ہوں یعنی آپ کا دنیا کمانا، اس ملک میں نوکری کرنا آپ کو ان فرائض سے غافل نہ کر دے جو بحیثیت مسلمان آپ پر فرض ہیں۔ نماز، ذکرِ الٰہی وغیرہ اس میں غفلت نہ ہو وہاں آپ کا ظاہر بھی مسلمان ہی نظر آئے۔ آپ یہاں کے رہنے والوں کے طور طریق سیکھ کر ایسی شکل نہ اختیار کر لیں جو ایک مسلمان عورت کا طریق نہیں۔ پھر اس ملک میں رہتے ہوئے آپ پر یہ بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ آپ اور آپ کے خاوند صحیح طور پر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں یا نہیں۔ آپ کا مالی قربانی کا معیار آپ کے وقت کی قربانی کا معیار وہی ہے جو ہونا چاہئے۔ آپ کی یہ بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ (التحریم: 7)

اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو ہلاکت سے بچاؤ۔

ہر وقت نظر رکھیں کہ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں بگڑ تو نہیں رہیں۔ مغربی دنیا کی بظاہر جگمگاتی لیکن اندر سے اندھیری دنیا کو دیکھ کر۔ سب سے بڑی غلطی تو ماں باپ یہ کرتے ہیں کہ بچوں کو سکولوں میں بھجوا کر غافل ہو جاتے ہیں اپنی زبان نہیں سکھاتے جب تک آپ جس ملک میں رہیں گے آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی زبان سیکھیں تا یہاں کے رہنے والوں پر اپنا نقطہ نظر واضح کر سکیں۔ مگر اپنی زبان ہر حال میں سکھانی چاہیئے ورنہ مرکز سے تعلق قائم نہیں رہ سکتا۔ ہمارا بابرکت لٹریچر اُردو میں ہے اُردو نہیں آئے گی تو بڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر، سلسلہ کے اخبار نہیں پڑھ سکیں گے۔

ان مغربی ممالک میں جو آزادی ہے جس نے اخلاقی اقدار کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اس سے خود بچنا اور اپنی نسل کو بچانا آپ کا فرض ہے۔ جب تک دین کی محبت ان کے دلوں میں پیدا نہیں کریں گے غلط اور صحیح کا تصور ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوگا۔ وہ پھر یہاں کے رنگ میں رچتے جائیں گے جو روحانی طور پر گندگیاں یہاں پھیلی ہوئی ہیں ان سے بچنا اور اپنے گھروں کا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہٖ** ۔(بخاری کتاب الجمعہ) تم میں سے ہر شخص ایک چرواہا ہے جس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اس حدیث کی رُو سے ہر ماں اپنے بچہ کے متعلق جوابدہ ہوگی۔

پس میری بہنو اللہ تعالیٰ نے زندگی کی نعمت دی مال دیا اولاد دی سب نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرو تا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں قابل قدر وجود گنے جاؤ۔ سب سے زیادہ اثر انسان کے اخلاق کا دوسروں پر پڑتا ہے آپ کے اعلیٰ اخلاق اعلیٰ نمونہ ہی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو احمدیت کی طرف متوجہ کر سکتا ہے کہ ان کی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر کیا انقلاب آیا۔ جب تک واضح طور پر آپ دوسروں سے ان کو نمایاں نظر نہیں آئیں گی آپ کی بات کا اثر بھی نہیں ہوگا نیز بہت ضروری ہے کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو جو آپ قرآن کی خوبیاں تعلیم اخلاق کے متعلق لوگوں کو بتائیں خود آپ اور آپ کی اولاد میں بھی تو ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اسلام چند عقائد کے مجموعہ کا

نام نہیں اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں ایک انسان کی پیدائش سے مرنے تک کی مکمل ہدایات موجود ہیں۔ ہر شعبہ زندگی کے متعلق راہ نمائی کی گئی ہے جو تعلیم اسلام نے ہر زندگی کے شعبہ کیلئے دی ہے وہ سب مذاہب کی تعلیم سے اعلیٰ اور افضل ہے اس سے واقف ہوں۔ قرآن پڑھیں ترجمہ سیکھیں۔ آپ کو علم ہو کہ آپ پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ آپ نے معاشرہ میں کیا کردار ادا کرنا ہے کس کس بات کے کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے کس کس بات سے روکا گیا ہے ہم دن میں کئی کئی بار خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں محض اس لئے کہ علم نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی، آپ کے احسانات، آپ کے اخلاق، آپ نے جو تعلیم دی، آپ کے ارشادات کا علم ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کی تعلیم کو پھر سے دنیا میں پھیلانے اور اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ جس حد تک آپ کی لیاقت ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ آپ کی کتب قرآن مجید کی تفسیر ہیں اور قرآن کی تفسیر سیکھنے کے لئے کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ پھر آپ کے خلفاء کا لٹریچر پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ اس ملک میں رہتے ہوئے اگر اپنی اور اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت کا خیال نہ رکھا تو آپ کے وجود احمدیت کی ترقی میں روک ثابت ہوں گے۔ پھر آپ کی طرز زندگی اُٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا سب کچھ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ جو احکام ایک مسلمان عورت کے متعلق اسلام نے دیئے ہیں ان پر عمل ہونا چاہئے۔ سب سے پہلے تو ایک عورت کیلئے یہی حکم ہے کہ وہ اپنی زینت کو چھپائے نہ کہ مردوں کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر کرتی پھرے یہ کوئی دلیل نہیں کہ اس ملک میں پردہ کرنا مشکل ہے۔ کہیں بھی مشکل نہیں اسلام ساری دنیا کیلئے ہے اور پردہ قرآن کا حکم ہے۔ کیا آپ نے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی؟ کیا آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ خلیفہ وقت جو نیک کام آپ کو بتائیں گے آپ اس پر عمل کریں گی؟ کیا آپ نے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و ابتلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریں گی اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیں گی اور کسی

مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریں گی؟ کیا آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریں گی اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیں گی۔

آپ جائزہ لیں اپنا کہ اس عہد بیعت پر آپ کس قدر پوری اُترتی ہیں کیا اپنے آئینہ میں آپ کو وہ چہرہ نظر آتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو بنانا چاہتے ہیں۔ جو ایک احمدی عورت کا چہرہ ہونا چاہئے اگر نہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق بنائیں ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ موجود ہے زندگی کی ہر راہ کیلئے ہدایتیں موجود ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کریں اور دیکھیں کہ آپ خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کی نافرمان تو نہیں بنتیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے آپ اچھا نمونہ پیش کریں جو دوسروں کی توجہ کھینچنے والا ہو۔ اس کے بغیر آپ حقیقی رنگ میں داعی الی اللہ نہیں بن سکتیں جو آپکی زندگی کی غرض ہے۔

(الفضل 10؍اکتوبر 1983ء)

☆......☆......☆

خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ انگلستان

(31 جولائی 1983ء)

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(الانعام:156)

ترجمہ: اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے (اور یہ) برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج آپ کا چھٹا سالانہ اجتماع ہے جو میں نے دیکھا اور جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے شمولیت کی توفیق ملی ہے۔ کل رات لجنہ اماء اللہ انگلستان کی مجلس شوریٰ میں بعض باتوں کی وجہ سے مجھ پر اچھا تاثر نہیں پڑا تھا۔ گو میں جانتی ہوں (مکرمی مولانا شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مشنری جماعت ہائے انگلستان) نے بھی اپنی تقریر میں بہنوں کی قربانی کا ذکر فرمایا ہے کہ یہاں کی احمدی عورتوں نے مساجد اور مشن ہاؤسز کیلئے بہت چندہ دیا ہے اور ساری جماعت نے ہی بڑی قربانی دی ہے لیکن پھر بھی بعض بہنوں کی طرف سے ایسا تاثر تھا کہ گویا وہ مالی قربانی سے گریز کر رہی ہیں میرے لئے یہ تکلیف دہ بات تھی۔ ہم میں یہ کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ایک طرف تو ہم اپنے ربّ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہر چیز جان، مال، وقت اور اولاد کو تیری راہ میں قربان کریں گے دوسری طرف جب مطالبہ کیا جائے دین کیلئے اولاد کو قربان کیا جائے تو اس سے گریز کرنا، مطالبہ کیا جائے مال قربان کرنے کا تو اس سے بچنا یہ مومن کی شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں اخلاص اور جذبہ پیدا کرے اور بڑھ چڑھ کر قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ میں آپ کی لجنہ مرکزی لجنہ ہے جس وقت سے اجتماع شروع

ہوا ہے میں سوچ رہی تھی کہ یورپ میں باقی جگہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں جس طرح ربوہ میں سب جگہ تربیتی کلاسوں اور اجتماع کے موقع پر بچیاں آتی ہیں تا ان کی تربیت ہو اسی طرح لندن میں یہ انتظام ہونا چاہئے کہ تمام یورپین ممالک سے احمدی بچیاں تربیتی کلاسوں اور اجتماع کے موقع پر آئیں جہاں مقابلہ جات میں شرکت کریں اور انگلستان کی لجنہ مرکز یہ ان کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کرے پس میں اس امر کی تائید کرتی ہوں کہ لجنہ برطانیہ ان کو آہستہ آہستہ اپنے پروگراموں میں شمولیت کی دعوت دیں اور جہاں بھی انگریزی جاننے والی بچیاں ہیں وہ ان میں شامل ہو کر فائدہ اُٹھائیں لیکن یاد رکھیں کہ تربیت کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن شریف ہے۔ حضرت مصلح موعود کا ایک شعر ہے جو آپ نے اپنے بچوں کی آمین پر کہا تھا۔

شہہ لولاک یہ نعمت نہ لاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یہ نعمت ہمیں نہ ملتی قرآن نہ ہوتا تو ہم روحانی اندھے ہوتے۔ نہ ہمارا اپنے ربّ سے تعلق ہوتا نہ روحانی ترقی۔ پس ضروری ہے کہ قرآن پڑھا جائے اور اس کا ترجمہ سیکھا جائے۔ میں نے جو آیت پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کتاب یعنی قرآن مجید ہم نے نازل کی ہے جس کتاب کو نازل کرنے والا خدا ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اس کو انسان کی ہر ضرورت کا علم ہے اس لئے جو بھی مسئلہ پیدا ہو قرآن سے اس کا حل تلاش کرو وہیں ملے گا اس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اگر تم مومن رہے تو ساری دنیا پر غالب رہو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان پہلے ساری دنیا پر چھا گئے۔ یکے بعد دیگرے ممالک فتح کئے۔ علوم کے چشمے بہائے۔ قرآن کی بدولت جاہل اور بگڑے ہوئے انسان با اخلاق اور پھر باخدا انسان بنے لیکن افسوس جب انہوں نے خود قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو انتہائی تنزل کی حالت میں جا گرے اور یہ سب کچھ قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے عین مطابق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں مہدی موعود کے غلبہ کے ساتھ وابستہ رکھا تھا اور قرآن مجید میں فرمایا تھا کہ آخرین کی تربیت اور تزکیہ نفس آپ کے ذریعے ہوگا صحابہؓ نے پوچھا

یارسول اللہ وہ کون سی جماعت ہوگی تو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا ستارہ پر بھی چلا جائے گا تو یہ لوگ ایمان کو وہاں سے واپس لے آئیں گے۔

اسی وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہو۔ آپ کے ذریعے بھٹکی ہوئی انسانیت پھر اپنے رب کا پیار حاصل کر سکے اور روحانی طور پر وحشی درندے پھر باخدا اور خدا نما انسان بن جائیں اور ساری دنیا کی ہدایت کا فریضہ سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً آپ کے آنے کی غرض یہ بتائی تھی کہ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ (تذکرہ صفحہ 55) آپ کوئی نیا دین نہیں لائے کوئی نئی شریعت نہیں بنائی آپ کے آنے کی غرض تو پھر سے دین اسلام کا احیاء اور شریعت کا قیام تھا۔ آپ نے تو فرمایا میں نے جو کچھ پایا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں پایا ہے۔ آپ کے آنے کی غرض صرف یہ تھی کہ گلستان محمدؐ میں پھر سے بہار آئے۔ وہ درخت جو سوکھے پڑے ہیں وہ ہرے ہو جائیں پھلیں پھولیں اور دنیا ان کے پھولوں کی خوشبو سے مہک اُٹھے۔

اس کام کو سرانجام دینے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں ہم میں ہر بہن قرآن کریم کا ترجمہ جانتی ہو۔ علم کے بغیر عمل ناممکن ہے کیونکہ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاتَّبِعُوْهُ اس کی پیروی کرو۔ عمل تبھی ہو سکتا ہے جب آپ کو معلوم ہو کہ قرآن میں لکھا کیا ہے ہم ان میں سے کئی بار قرآنی احکام توڑ دیتے ہیں محض نادانی اور جہالت سے کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ اس سلسلہ میں قرآن کریم کا کیا حکم تھا اور کس بات کے کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''سوتم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 26)

بڑا انذار ہے اس میں میری بہنو! میں آپ کو توجہ دلاتی ہوں کہ آپ ساری کوشش قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے اور سکھانے کیلئے کریں ہر حلقہ کی لجنہ اپنے حلقہ میں ترجمہ سکھانے کی

کوشش کرے۔ بہت بڑا کام ہوگا یہاں کی لجنہ کا اگر وہ بہنوں کو ترجمہ سکھا دیں۔

فَاتَّبِعُوْهُ کے بعد اللہ تعالیٰ نے تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔قرآن کریم کی پیروی کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ بھی ہو۔بعض لوگ تقویٰ کے معنی سمجھتے ہیں کہ نیکی کو تقوی کہا جا سکتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا کہ تقوی کیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ راستہ میں کانٹے اور جھاڑیاں ہوں اور آپ نے گزرنا ہو تو کیا کرو گے اس نے کہا کہ میں پہلو بچا کر گزروں گا۔آپ نے کہا یہی تقویٰ ہے ہر بُرائی سے پرہیز کرنا جس میں ملوث ہو کر انسان گناہ کی طرف چلا جاتا ہے۔پوری کوشش ہونی چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی بُرائیوں سے بچو یہ نہیں کہ کسی بُرائی سے روکا گیا تو جواب دیا کہ یہ کر لیا تو کیا ہوگا۔اس میں کیا ہرج ہے۔یاد رکھیں بُرائی کا ایک ڈر ہوتا ہے جب وہ دور ہو جائے تو پھر انسان کا قدم بُرائیوں کی دلدل میں جا پڑتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید کی پیروی اور تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں تم پر رحم کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ کے آپ پر بڑے احسانات ہیں احمدیت کی نعمت آپ کو ملی اس کی قدر کریں۔اپنے ربّ کا پیار حاصل کریں اس کی بھیجی ہوئی کتاب جو انسانیت کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے بغیر آپ ترقی نہیں کر سکتیں جس میں خدا تعالیٰ نے انسانیت کے لئے ہدایت کی راہیں کھولی ہیں اس کو پڑھیں، بکثرت پڑھیں اور پڑھائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ** سب سے بہتر انسان وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔

جب آپ غور سے قرآن مجید پڑھیں گے اس پر عمل کریں گے تو آپ خود محسوس کریں گی کہ آپ کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو چکا ہے وہی انقلاب جس کو برپا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔تربیت کے سلسلے میں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ جہاں آپ کے اجتماع کا معیار میرے اندازے سے بڑھ کر نظر آیا ہے۔وہاں نظم اور ضبط کی کمی بھی نظر آئی ہے۔ایک پُر وقار منظّم جماعت کی خواتین میں اعلیٰ درجہ کا نظم وضبط ہونا چاہئے آپ کے اندر اس قسم کا نظم وضبط ہونا چاہئے کہ کوئی بھی غیر اگر آپ کی تقریبات میں آئے اس کا عقیدہ خواہ کچھ بھی ہو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہے کہ یہ وہ جماعت ہے جو اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کا

دعویٰ لے کر کھڑی ہوئی ہے نمونہ کا جتنا اثر ہوتا ہے اتنا زبانی باتوں کا نہیں ہوتا۔

مجھے لندن کے بہت سے حلقہ جات اور انگلستان کی کئی اور جماعتوں کے اجلاسوں میں آپ سے خطاب کرنے کا موقع ملا ہے ہر جگہ آپ کو توجہ دلائی ہے اور اب پھر توجہ دلاتی ہوں کہ آپس کی رنجشوں کو ترک کریں ہمارا مقصد بہت اعلیٰ ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام جلد غالب آ جائے۔ ساری دنیا کو علم ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ چکے ہیں اور ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لے اگر آپ چھوٹی چھوٹی باتوں، بحثوں اور شکووں میں لگی رہیں تو یہ اعلیٰ اور ارفع مقصد کہ آپ نے ہر شخص تک جاءالمسیح جاءالمسیح کا پیغام پہنچانا ہے پورا نہیں ہوسکتا۔ تبلیغ کی طرف توجہ دیں آپ کے اندر جنون ہونا چاہئے کہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں۔ اپنے قول اور اخلاق کے ذریعے سے اپنی حسین اور جنتی زندگی کا نمونہ پیش کرنے کے ذریعہ سے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں آپ کی قربانیوں کا معیار بھی یکساں ہونا چاہئے۔ جس کی طرف میں اپنی پچھلی تقریر میں توجہ دلا چکی ہوں کہ چند عہدیداروں کے کام کرنے سے کام ترقی نہیں کرتا جب تک آپ ساری کی ساری بہنیں جو یہاں موجود ہیں ان میں ایک سا جذبہ نہ ہو ایک سی لگن ہو یکساں کام کرنے کا شوق ہو یکساں اخلاق ہو جس کی قربانی کا مطالبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہو وہ سب قربانی پیش کر دیں۔ اس ملک میں رہتے ہوئے دجالیت سے اپنے کو محفوظ کریں اپنے بچوں کو بچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کی آمین میں اپنی اولاد کے لئے یہ دعا کی ہے۔

نہ آئے ان کے گھر تک رعب دجال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آئے ہی دجال کو مٹانے کے لئے تھے اور یہی غرض آپ کی جماعت کی ہے اس ملک میں رہتے ہوئے جو دجالیت کا مرکز ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا ہے اپنی نسلوں کو محفوظ کرنا ہے تا آپ نیک نمونہ سے دنیا کو اسلام کی طرف رجوع کریں۔

حضرت مصلح موعود جب 1924ء میں یہاں تشریف لائے اور مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی تو آپ نے اپنے ایک خط میں فرمایا کہ میں نے انگلستان کا دورہ کیا ہے میں مایوس نہیں ہوں

مجھے یقین ہے کہ سارا یورپ ایک دن اسلام قبول کرے گا لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ بگڑی ہوئی شکل کا اسلام قبول نہ کرلے۔

آپ کی مراد یہی تھی کہ اگر عورتیں پردہ نہ کریں گی تو جو نئی اسلام لائیں گی وہ یہی سمجھیں گی کہ اسلام کا پردہ یہی ہے۔

میری بہنو! اگر آپ کو اپنے ربّ سے پیار ہے اگر آپ کو اسلام سے محبت ہے اگر آپ میں خلیفہ وقت کی اطاعت کا جذبہ ہے تو اسلام کی شکل نہ بگڑنے دیں بلکہ اسی پر عمل کریں جو قرآن نے شکل پیش کی ہے اور جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کر کے دکھایا اور آپ کے صحابہ صحابیات نے عمل کیا اور جس کو پھر زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اور جس کے لئے آپ کے خلفاء جدوجہد کرتے رہے اور جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ کو بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہمارے نیک نمونوں سے دوسرے ہماری طرف کھنچے چلے آئیں۔ آمین

(از ماہنامہ مصباح نومبر 1983ء)

☆......☆......☆

وہ زندگی گزاریں جس کی ہدایت قرآن دیتا ہے
ہمارا اعلیٰ نمونہ ایسا ہونا چاہئے جس کو دیکھ کر دنیا یہ کہے کہ یہ سب سے جدا انسان ہیں

حضرت سیدہ ام امتین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے جماعت امریکہ کے سالانہ کنونشن منعقدہ 13 راگست 1983ء بمقام ڈیٹرائٹ جو خطاب لجنہ اماء اللہ کے جلسے میں فرمایا وہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الصّف:11، 12)

ترجمہ: اے مومنو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے گا وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو اگر تم جانو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

تِجَارَةٌ کہتے ہیں ایک چیز سے لے کر دوسری چیز حاصل کرنا۔ پیسے دے کر کپڑا لینا یا کوئی بھی چیز خریدنا۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ایک تجارت کی اطلاع مومنوں کو دیتا ہے جس کے نتیجہ میں کچھ خرچ کر کے انسان عذاب سے بچتا اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے وہ تجارت ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنا۔ اس میں دو قسم کے کام بتائے ہیں۔ ایک اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

ایمان۔ دوسرے عمل کی طرف توجہ دلائی ایمان اور عمل دونوں مل کر انسان کو کامل مومن بناتے ہیں۔ ایمان کی مثال ایک درخت کی ہے جس کو عمل کا پانی دیا جائے تو ایمان ترقی کرتا ہے یعنی ایمان کی مضبوطی کیلئے بار بار قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس آیت میں جہاد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جہاد کے معنی کوشش کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ کوشش کئے جاؤ۔ بدقسمتی سے جہاد کا لفظ مسلمانوں میں صرف مذہبی جنگوں کیلئے وقف ہو کر رہ گیا ہے حالانکہ قرآن مجید میں جنگ کے علاوہ تبلیغ اور نفس کی اصلاح کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تین قسم کے جہاد کی طرف قرآن مجید راہ نمائی کرتا ہے جہاد اصغر۔ جہاد اکبر۔ اور جہاد کبیر۔ جہاد اصغر سے مراد وہی جہاد ہے جو عام طور پر اصطلاحی لحاظ سے بولا جاتا ہے یعنی جنگیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑی گئیں اور جن کیلئے بعض مخصوص شرائط ہیں ہر جنگ جہاد نہیں کہلا سکتی۔ جہاد اکبر سے مراد نفس کا جہاد ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا:۔

رَجَعْنا مِنَ الجِهادِ الاَصْغَرِ اِلیٰ الجِهادِ الاَکْبَرِ (تاریخ بغداد للخطیب البغدادی صفحہ 13)

ہم چھوٹے جہاد یعنی جنگوں سے فارغ ہوئے ہیں اب ہم بڑا جہاد کریں گے یعنی نفوس کی تربیت۔

سورۃ حج آیت 79 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہ حق جہادہ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش کرو جو بالکل مکمل ہو۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ جنگ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کرو ہمت نہ ہارو وہ طریقے اختیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے وہ کام کرو جو اسے پسندیدہ ہیں ان سے رُک جاؤ جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

''ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ گے۔''

(روحانی خزائن جلد 20۔ رسالہ الوصیت صفحہ 308)

ان معنوں کی رو سے دیکھا جائے تو لفظ جہاد بڑے وسیع معنے رکھتا ہے۔تمام وہ کوششیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کی جائیں۔

عبادتیں: ۔مخلوق خدا کی خدمت ،قومی ترقی کے لئے قربانی ،اپنی اصلاح اور اسلام کی اشاعت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں وہ سارے ارکان اسلام آجاتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہیں نماز۔روزہ۔زکوٰۃ وغیرہ ہر ایک کی شرائط مقرر ہیں۔ ہر عبادت کو پورے خلوص سے ادا کرنا چاہیئے لیکن عبادتوں میں سرفہرست نماز ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت: 46)

برائیوں سے بچنے کا ذریعہ نماز ہے۔ دل لگا کر پوری توجہ سے باقاعدگی سے نماز پڑھی جائے تو بہت سی بے حیائیوں اور برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے انسان بچ جاتا ہے۔کیونکہ نماز انسان کو پاک کر دیتی ہے۔

عبادت کے بعد دوسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق آتے ہیں۔صرف عبادتوں سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اس کے بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا نہ کئے جائیں۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بار بار انسانوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کبھی ماں باپ کے حقوق کی طرف،کبھی بہن بھائیوں کے حقوق کی طرف،رشتہ داروں کے حقوق کی طرف،اولاد کے حقوق کی طرف، ہمسایوں کے حقوق کی طرف، مسافروں کے حقوق کی طرف، ملنے جلنے والے اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق کی طرف کہ جو حق کسی کا ہے اسے دو کسی پر ظلم نہ کرو۔کسی پر بہتان نہ لگاؤ۔غیبت نہ کرو۔دکھ نہ دو۔کسی کے جذبات کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ بدظنی نہ کرو۔تجسس نہ کرو۔ برے ناموں سے نہ پکارو۔جھگڑا فساد والی باتیں نہ کرو۔

یاد رکھیں ظلم پیدا ہوتا ہے حق تلفی سے جب کسی کو اس کے حقوق نہ دیئے جائیں اس پر ظلم ہوگا تو اس میں غصہ پیدا ہوگا وہ بدلہ لینے پر آمادہ ہوگا اور اس سے فساد واقع ہوگا۔اسلام نے ہر ایک کے حقوق مقرر کئے ہیں۔ وہ جائز حقوق اس کو ملنے چاہئیں۔کسی مذہب نے حقوق کے سلسلہ میں اتنی مکمل طور پر راہ نمائی نہیں کی جتنی اسلام نے کی۔مثلاً بچوں کے متعلق آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے۔ان کی عزت کرو، اکرام کرو، ان کو تعلیم دو، ان کی تربیت کرو، ان کو بے مہار نہ

چھوڑ دو۔ غلط آزادی کے نتیجہ میں آج یہ حال ہے کہ ماں کو بیٹی کی ہوش نہیں۔ باپ کو بیٹے کی خبر نہیں۔ باپ کسی غلط بات سے بیٹے کو منع کرے تو وہ گھر چھوڑ کر چلا جاتا ہے ماں بیٹی کو کچھ کہے تو وہ مقابلہ پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ یہ نتیجہ ہے بچوں کو ضرورت سے زیادہ آزادی دینے کا اور غلط قسم کے دوستوں سے ملنے جلنے کا اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبة: 119)

صادقین کی صحبت اختیار کرو۔ اچھے دوستوں کی صحبت سے بچہ نہیں بگڑتا۔ آپ کے ملک میں جہاں حد سے زیادہ آزادی کے نتیجہ میں جوان نسل غلط راستے پر چل رہی ہے احمدی ماؤں کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہوش سنبھالتے ہی ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کا خوف۔ مذہب کا احساس۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آپ کے احسانات کا تذکرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ سے محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے اور یہ صرف ماؤں کا کام ہے۔ اس کے لئے خود اپنے نفس کا جہاد آپ کو کرنا پڑے گا۔ اس جہاد کے بغیر آپ ترقی نہیں کر سکتیں۔

جب تک اگلی نسل کی اخلاقی روحانی حفاظت کی گارنٹی آپ حاصل نہیں کرتیں آپ کی ترقی میں روک پڑتی جائے گی اور جب تک اگلی نسل آپ کی جگہ لینے کے لئے تیار نہیں ہوگی آپ کی قربانیاں بھی بیکار جائیں گی۔

اس وقت ہم سب اقلیت کی صورت میں ہیں ہماری تعداد بہت کم ہے۔ اس کے لئے بھی آپ نے تبلیغ کا جہاد کرنا ہے وہ جہاد جسے قرآن مجید میں جہاد کبیر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان: 53)

اس قرآن کے ذریعہ ان سے بڑا جہاد کر۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک کے متعلق اصول و ہدایات درج ہیں زندگی کے ہر مرحلہ پر قرآن مجید نے روشنی ڈالی ہے اس لئے جہاں ایک طرف ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں اس پر غور کریں اس کے احکام پر عمل کریں وہاں ہمارے لئے ضروری ہے

کہ جن خاندانوں تک یہ نعمت نہیں پہنچتی ان کو اس کی طرف بلائیں۔ انہیں اس سے روشناس کرائیں کہ ایک مکمل تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ چکی ہے جس پر عمل کرنے میں تمہارے لئے نجات ہے آؤ اس تعلیم پر غور کرو اور اسے قبول کرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''

قرآن کریم کو عزت دینے سے یہی مراد ہے کہ یہ عزم کریں کہ ہم قرآن کی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں گے اور ہم خود بھی اس پر عمل کریں گے تا ہمارا اعلیٰ نمونہ دیکھ کر دنیا ہماری طرف متوجہ ہو اور اس بات کو ماننے پر مجبور ہو کہ یہ انسان جو قرآن کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ باقی ساری دنیا سے جدا انسان ہیں اور ان کی تعلیم واقعی اس قابل ہے کہ دنیا اس پر عمل کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سب قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اس پر غور کریں۔ ہر مسئلہ کے متعلق آپ کو معلوم ہو۔ قرآن مجید کیا تعلیم دیتا ہے پھر اس تعلیم پر عمل کریں۔ ان اخلاق کو اپنائیں جن کی تعلیم قرآن نے دی ہے۔ ان باتوں سے رک جائیں جن کو قرآن مجید نے روکا ہے۔ ان قربانیوں کی طرف متوجہ ہوں جو اسلام کی ترقی آپ سے مطالبہ کرتی ہے۔ وہ زندگی گزاریں جس زندگی کی ہدایت قرآن دیتا ہے اور جس کا نمونہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کیلئے ایک کامل نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی اطاعت سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران:32)

اگر تمہارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تم اللہ سے پیار کرتے ہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو بتا دیں کہ اس دعویٰ کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے دینا ہے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے پیار کرے گا کہنے کو بڑا آسان طریقہ ہے مگر عمل کے لحاظ سے مشکل۔ زندگی کے ہر شعبہ میں دیکھا ہے کوئی کام تو ہم سنتِ رسولؐ اور اُسوہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف نہیں کرتے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہیں اس لئے تو جب کسی نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق بتائیں تو آپ نے جواب دیا۔

کانَ خُلُقُهُ القُرْآن ۔(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) آپ کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تھے جو تعلیم آپ دیتے تھے اسی پر آپ کا اپنا عمل تھا۔آپ کی زندگی ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہماری زندگیوں میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے ہمارے قول اور فعل میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے ورنہ آپ کی بات اثر نہیں کرے گی اور قرآن مجید کا جہاد بھی اسی وقت کامیاب ہوگا۔

یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اس زمانہ کی بُرائیوں سے محفوظ رہنے کیلئے صرف انسان کی کوشش ہی کافی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کی بھی ضرورت جسے حاصل کرنے کا ذریعہ دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ عنکبوت میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

(العنکبوت:70)

ترجمہ۔اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً محسنوں کے ساتھ ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے جو بھی کوشش ہو وہ کرو اس میں ہمت نہ ہارو۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ خود اپنی طرف آنے کی تمہیں توفیق دے گا جہاں روک پڑے اس سے اس کا فضل مانگو اس کے حضور میں جھک جاؤ کہ تیرے دین کی اشاعت کی خاطر ہم تکلیف اُٹھاتے ہیں کوشش کرتے ہیں اے ہمارے ربّ تو ہماری کوششوں کو کامیاب بنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے تین گُر بیان فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

''اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔جو شخص دیدہ دانستہ بدراہ اختیار کرتا ہے یا کنویں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے۔اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے۔اور وہ چاہتا

ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے بدصحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں (جو اس کی روحانیت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں) اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں''۔ اور اپنے ہر ایک فعل اور حرکت وسکون میں نگاہ رکھیں۔ کہ وہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا نہیں؟ ''اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے۔''

''تقویٰ اور نیکی کے حصول کے لئے تدابیر کی جستجو میں لگے رہنا یہ بھی ایک عبادت ہے۔ اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے تو عادت اللہ یہی ہے کہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھول دی جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 201)

اسی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے کا دوسرا ذریعہ دعا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن:61)

تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

دعا کی حقیقت اور فلاسفی کو بیان کرنا خود ایک مضمون ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 202)

ایک عیسائی جو کفارہ اور خون مسیح پر ایمان لاکر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے اسے کیا ضرورت پڑتی ہے کہ دعا کرے۔ ایک ہندو کیوں دعا کرے گا جسے یقین ہی نہیں کہ توبہ قبول ہوتی ہے۔......

دعا کے ساتھ کوشش جاری رکھو۔ ہمت نہ ہارو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

دعا تدبیر ہےاور تدبیر دعا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں۔ جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207)

میں پہلے ذکر کر چکی ہوں کہ دو قسم کے جہاد ہم نے کرنے ہیں ایک اپنی تربیت و اصلاح کا جہاد۔ دوسرا اسلام کی تبلیغ کا جہاد۔ ان دونوں کو کامیاب بنانے کے لئے یہ دو گروہ جن کا ذکر کیا گیا بڑے کامیاب رہیں گے۔ ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاقی تزکیہ کے لئے ایک تیسری بات بھی بیان فرمائی ہے اور وہ ہے صحبت صادقین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبۃ:119)

اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ جب حاصل ہو سکتا ہے کہ صادقین کے ساتھ رہا کرو۔ اس لئے امام کی بیعت کا حکم ہے کہ امام اس کے لئے ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ اس لئے سب سے بڑھ کر خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرو۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرو۔ تمام وہ تحریکیں جو آپ کی طرف سے کی جائیں ان پر بشاشت سے عمل پیرا ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق داعیہ الی اللہ بنے اور ہماری سب کی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوں اور آپ کے ملک میں جلد سے جلد احمدیت پھیلے اور اسلام کے نور سے یہ ساری سرزمین منور ہو۔ لوگ اپنے حقیقی ربّ کی طرف جھکیں بُرائیاں مٹ جائیں۔ قرآن کی حکومت قائم ہو۔

میں ان بہنوں کو خاص طور پر نصیحت کرنا چاہتی ہوں جو پاکستان سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہیں جنہوں نے مرکز سلسلہ کے قریب رہ کر تربیت پائی مگر یہاں کی بظاہر چکا چوند تہذیب سے

متاثر ہو کر پردے اتار دیئے اور یہاں کی رہنے والیوں کے رنگ میں رنگی گئیں۔ حالانکہ ان کو نمونہ بننا چاہیئے تھا نئی اسلام قبول کرنی والی بہنوں کے لئے وہ سوچیں اور غور کریں کہ ان کا عمل احمدیت کے نام پر دھبہ ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ مذہب کے سب اصولوں پر چلیں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:7)

اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔

کیا موجودہ آزادی اور بے راہ روی ایک آگ نہیں ہے جو ہر طرف بھڑک رہی ہے اور اس سے اپنے گھر والوں کو بچانا اور خود بچنا آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ پر دوہری ذمہ داری ہے جب تک آپ خود اپنی اصلاح نہیں کرتیں آپ دوسروں کی اصلاح کیسے کرسکتی ہیں۔ اپنی اصلاح کے ساتھ اپنی لجنہ کے کاموں میں آگے آئیں محنت کریں اور یہاں کی رہنے والیاں اور آپ مل کر احمدیت کی تعلیم کو پھیلانے اور تربیت کے کام کو وسیع کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ پوری پوری معاون ثابت ہوں۔ آپ کے ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان ظاہر ہوا جو ہمیشہ کے لئے ثابت کر گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کر سکیں۔ (آمین)

(الفضل 2 رنومبر 1983ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب برموقع سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ 1983ء

میری نہایت ہی پیاری بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب کا اجتماع میں آنا مبارک ہو خدا کرے آپ کا یہاں چند دن قیام کرنا آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ آپ یہاں سے کچھ سیکھ کر جائیں، کچھ تربیت حاصل کر کے جائیں آپ کے دلوں میں دین کا کام کرنے کا شوق پیدا ہو، قربانی اور خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔ آپ کا نام ناصرات ہے۔ ناصرہ کہتے ہیں مدد کرنے والی کو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کی مدد آپ نے کرنی ہے تا حقیقت میں آپ اپنے نام کی مستحق ہوں۔ سو میری بچیو! آپ نے ایک طرف دین کے کاموں میں اپنی بڑی بہنوں کا ہاتھ بٹانا ہے۔ دوسری طرف آپ نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرنی ہے۔ یاد رکھیں کہ اسلام کے دو بڑے پہلو ہیں ایک خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا یعنی جو عبادت اللہ تعالیٰ نے جس عمر میں انسان پر فرض کی ہے وہ ادا کرنا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ یعنی اس سے کسی دوسرے کو دکھ نہ پہنچے۔ کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ نہ اس کی زبان سے نہ ہاتھ سے۔ صرف اس پر خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ اس وقت آپ مطمئن ہوں جب آپ کے وجود سے دوسرے کو فائدہ پہنچ رہا ہو۔

آپ ابھی چھوٹی ہیں اس لئے تکلیف پہنچانے والی بعض باتیں آپ کے سامنے رکھوں گی کہ ہر جگہ ناصرات اس کی مشق کریں۔ آج دنیا کے سب ممالک ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں جن کی ہدایت اسلام نے دی ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے نماز میں صف بندی کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح قطار بناؤ کہ کوئی خلا نہ رہے کسی کے

کندھے پر سے پھلانگتے ہوئے آگے نہ جاؤ۔لیکن ہم مسجد میں یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ دو ایک جگہ بیٹھ گئیں دو ایک جگہ بیٹھ گئیں اور بعد میں آنے والی دوسروں کو دھکے دے کر آگے جانے کی کوشش کریں گی۔نماز ختم ہونے کے بعد ابھی حضور تشریف بھی نہیں لے گئے ہوتے کہ بچیاں اُٹھ کر بھاگنے کی کوشش کریں گی۔کیوں؟ آپ کسی ملک میں جا کر دیکھیں کھیل ہو تماشہ بازار ہو یا ہسپتال،عبادت گاہ ہو یا سینما ہاؤس ہر جگہ داخلہ قطار کے ساتھ ہو رہا ہوتا ہے۔کوئی کسی کو دھکا دے کر آگے جا کر کھڑا ہونے کی جرات ہی نہیں کرسکتا۔حالانکہ اس کا اصل سبق نماز سے اسلام نے شروع کیا ہے مسلمانوں سے اسلام کی اچھی باتیں ان لوگوں نے اپنا لیں۔ہم بھول گئے۔

پس اس سال کے لئے میں ناصرات کو پروگرام دیتی ہوں کہ ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں عہدیدران لجنہ بھی اور عہدیدران ناصرات بھی بچیوں کو سکھائیں کہ جو پہلے جا رہا ہے اس کا آگے جانے کا حق ہے۔ پیچھے سے دھکا دے کر نہیں گزرنا۔ یہ عادت صبر کرنا بھی سکھاتی ہے نماز میں بھی اوّل تو پہلے آنے والی پہلی صف میں بیٹھے لیکن اگر آخر سے بنانی شروع کی تو کندھے سے کندھا جوڑ کر بیٹھے۔ وقفہ کسی صورت میں نہیں چھوڑنا پھر مسجد کے دوسرے آداب آپ ان کو اس طرح رٹائیں کہ وہ پھر نہ بھولیں۔مثلاً دوران خطبہ نہ بولنا مسجد کی طرف نہ بھاگتے ہوئے آنا نہ بھاگتے ہوئے جانا۔ چلتے ہوئے کسی کو دھکا دے کر نہ گزرنا۔مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا۔کچھ کھا کر کاغذ زمین پر پھینک دینا احمدی بچی کی شان نہیں۔کھا کر وہ کاغذ جو کوڑا کرکٹ پھینکنے کا ڈرم ہے اس میں ڈالیں سیکرٹریان اور مائیں اگر بچیوں کی طرف پوری طرح توجہ دیں گی تو کل یہی تربیت یافتہ ممبرات لجنہ اور قوم کی مائیں قوم کو ملیں گی۔گزشتہ سال میں نے اعلان کیا تھا کہ ہر لجنہ جسے اپنی بہترین بچی قرار دے گی اسے انعام دیا جائے گا۔ان کے ناموں کا اعلان تو انشاءاللہ جو اس سال نام آئے ہیں کیا جائے گا۔سندات دی جائیں گی۔لیکن جو طریق بنایا گیا ہے اس پر لجنات نے پوری طرح عمل نہیں کیا ہر نام تین عہدیداروں نے منتخب کرنا تھا اور رپورٹ پر ان تینوں کے دستخط آنے چاہئیں تھے اور اس کی بہترین بچی منتخب کرنے کی وجوہات لکھنی چاہئے تھیں جس کے ساتھ رپورٹ نہیں آئے گی صرف نام بھیجنے پر اسے انعام نہیں ملے گا اور سارے پاکستان میں بہترین بچی کے گولڈ میڈل کا فیصلہ اس وقت ہوگا جب ساری شرائط لجنات پوری

کریں گی۔ انشاء اللہ لجنہ کا اجتماع اور ناصرات کا اجتماع ساتھ ساتھ جاری رہے گا مجھے بچیاں میدان میں پھرتی قطعاً نظر نہ آئیں۔ ہر دو گھنٹہ کے بعد چند بڑی بچیوں کی ایک ٹیم بھجوا دیا کریں جو میدان میں گرے ہوئے کاغذ یا چھلکے اُٹھا کر ڈبوں میں ڈال دیا کریں۔

پیاری بچیو! اللہ نے آپ کو یہ نعمت عطا کی ہے کہ آپ احمدی گھرانوں میں پیدا ہوئیں۔ بہت بڑی ذمہ داریاں آپ نے اٹھانی ہیں۔ ابھی سے آپ اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں دو امریکن بچیاں یہاں صرف دین سیکھنے کے لئے آئی ہوئی ہیں کتنی بڑی قربانی ہے۔ آپ کو سکھایا جاتا ہے اور بعض نہیں سیکھتیں یہ عمر بھی ایک نعمت ہے زیادہ علم سیکھیں اپنے دل میں دین کی محبت پیدا کریں۔ سلسلہ کے کسی کام کی طرف بلایا جائے فوراً لبیک کہیں اور اپنا نام پیش کر کے آپ کے قدم پیچھے نہ ہٹیں اور اس عادت کو ختم کر دیں کہ اپنی مرضی سے کام کرنا ہے مجھے خط ملتے ہیں کہ ہم سٹیج پر ڈیوٹی دیں گے۔ اگر کسی اور جگہ نام لگا دو تو کام سے ہی انکار کر دیتی ہیں۔ یہ طریق غلط ہے اگر کام کے لئے نام پیش کرنا ہے تو شرط نہیں لگانی۔ ورنہ نہ پیش کریں۔ آپ میں سے دس پندرہ نہ کریں گی اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر کام کرنے والیاں پیدا کر دے گا۔ پس اپنے نام کو یعنی ناصرات الاحمدیہ کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں کہ آپ واقعی ناصرات ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے ناصرات الاحمدیہ بننے کی اور ہمیں توفیق عطا فرمائے آپ کی صحیح تربیت کرنے کی۔

(الفضل 10 ر نومبر 1983ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب

(سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ 1983ء)

خطاب سے قبل آپ نے بیس مجالس سے منتخب شدہ بہترین بچیوں میں سے پہلی آٹھ کو سند خوشنودی عطا فرمائیں۔ آپ نے ناصرات سے فرمایا ''کہ اجتماع کی غرض آپ کی تربیت ہے تاکہ مستقبل میں آپ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرسکیں اسلام میں صف بندی کا حکم ہے لہٰذا آج آپ قطاروں ہی میں جلسہ گاہ سے باہر جائیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں مثلاً مساجد اور مجالس کے آداب اگر آپ کو نہیں آتے تو دوسروں کو کیا بتائیں گی جب میں آتی ہوں تو بہت سی لڑکیاں چلتے ہوئے راستہ روک لیتی ہیں کام کرتے ہوئے روکنا احمدی بچیوں کی شان نہیں اس کے علاوہ آپ نے فرمایا کہ آپس میں صلح صفائی سے رہا کرو تمہارے دل صاف ہونے چاہئیں۔ بدظنی نہ کرو، بُرائی سن کر آگے بیان نہ کرو اچھی باتیں تلاش کرو تب ہی جماعت ترقی کرسکتی ہے۔ سچ بولنا اور صفائی کا خدا نے سب سے پہلے حکم دیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت سے نفرت فرمائی ہے۔ اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ اخلاق پر عمل کرنے کی کوشش کریں اپنے آپ میں وقار اور شائستگی پیدا کریں۔ آپ کا نام ناصرات الاحمدیہ ہے، احمدیت کی مدد کرنے والیاں۔ سیکرٹریان ناصرات، بچیوں کی تربیت کرنے کی کوشش کریں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ خدا سب کو مثالی بنا دے تاکہ ساری دنیا کو ہم کہہ سکیں کہ یہ وہ بچیاں ہیں جو ہم نے نمونہ کے لئے پیش کرنی ہیں۔'' بعد ازاں آپ نے ناصرات کا عہد دہرایا اور الوداعی دعا کروائی۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پا مرکزیہ 1983ء)

☆......☆......☆

آپ موم کی ناک نہ بنیں بلکہ عزم واستقلال کی پتلیاں بنیں جنہیں بڑے سے بڑا طوفان بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع 21/اکتوبر 1983ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور دعاؤں کے ساتھ ہم آج تئیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز کر رہے ہیں میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور تمام مستورات ربوہ کی طرف سے آنے والی بہنوں کو اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہتی ہوں۔ اس دفعہ 1972ء کے بعد پہلی دفعہ بیرون پاکستان کی لجنات سے نمائندگان بھی شرکت کر رہی ہیں۔ امریکہ، انگلستان، جاپان، ہالینڈ اور سویڈن کی لجنات کی نمائندہ شرکت کر رہی ہیں۔ امریکن احمدی خاتون عائشہ شریف صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری اشاعت ہیں اور بہت مخلص اور محنت سے کام کرنے والی خاتون ہیں۔ پردہ کی بہت پابند اور آپ سب کے لئے نمونہ ہیں۔

سالِ رواں میں ساڑھے تین ماہ کے قریب پاکستان سے باہر رہی میری عدم موجودگی میں سیدہ مہر آپا صاحبہ باوجود شدید گرمی اور طبیعت خراب رہنے کے نہایت خوش اسلوبی سے سارے کام سرانجام دیتی رہیں۔ خاص طور پر فضل عمر کلاس کی نگرانی کا کام۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

میرا باہر جانا بطور لجنہ اماء اللہ کے دورے کے نہیں تھا۔ سب سے بڑھ کر سپین کی مسجد دیکھنے کا شوق تھا جو آٹھ سَو سال کے بعد سپین میں بنی۔ سپین کے علاوہ جرمنی، سوئٹزلینڈ، ہالینڈ، انگلستان، امریکہ اور کینیڈا جانے کا موقع بھی ملا چونکہ ہر جگہ جماعتیں ہیں اور لجنات بھی قائم ہیں اس لئے بحیثیت صدر ہونے کے ان سے غافل نہیں رہ سکتی تھی۔ لجنات کے اجلاسوں اور اجتماعوں میں شرکت کی توفیق ملی ان کے کاموں سے نقائص سامنے آئے جن کی اصلاح کی

طرف توجہ دلائی گئی۔ خاص طور پر ہر جگہ ہی صحیح پردہ کی طرف میں نے بھی توجہ دلائی اور صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نائبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وسیکرٹری شعبہ تربیت نے بھی۔ اس امر پر بہت افسوس ہوتا تھا کہ ربوہ کی تربیت یافتہ بچیاں بیرون ممالک جا کر فوراً ہی پردہ اُتار دیتی ہیں اور ہمارے لئے شرم کا باعث بنتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اچھی خاصی تعداد نے باقاعدہ پردہ شروع کر دیا ہے لیکن ابھی بہت ضرورت ہے کہ جدوجہد جاری رکھی جائے اور وہاں کی سب بہنیں اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ ہوں۔ تربیت کی کمی باوجود بڑی مخلص بڑی قربانی دینے والی بہنیں ہیں۔ جس ملک میں بھی گئی ہر جگہ پہنچ کر اپنی جماعت کی ترقی اس ملک میں دیکھ کر، ان کی قربانیاں دیکھ کر بے اختیار دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنے کو دل چاہتا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے اور ذہن میں ایک فلم چلنی شروع ہو جاتی تھی کہ آج سے 94 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق بھیجا ہے تا میرے ذریعہ دنیا میں پھر اسلام کا غلبہ ہو آپ کے اس دعویٰ کو دنیا نے ایک دیوانے کی بڑ قرار دیا۔ اسلام سے دشمنی رکھنے والوں نے آپ کی شدید مخالفت شروع کر دی یہ وہ زمانہ تھا جب عیسائی دنیا سارے ہندوستان اور پھر خدانخواستہ مکہ اور مدینہ میں عیسائیت پھیلانے کے خواب دیکھ رہی تھی اور برٹش گورنمنٹ کی مدد ان کو حاصل تھی۔ اسلام کے غلبہ اور ترقی سے مسلمان مایوس ہو چکے تھے اور بڑے بڑے خاندانوں کے لوگ عیسائی ہونے لگے تھے جو عیسائی نہیں ہوئے وہ بھی نام کے مسلمان تھے ان کو کچھ بھی دین کا پتہ نہ تھا۔ عقائد میں بگاڑ آ چکا تھا جس کی وجہ سے دشمنانِ اسلام کو اسلام پر اعتراضات کرنے کا موقع ملتا تھا۔ صرف اور صرف ایک ہستی تھی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کے دل میں درد تھا۔ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر کہ اُن کی اصلاح ہو جو ساری ساری رات اپنے ربّ کے حضور سجدہ میں گر کر دعا کرتے تھے کہ

اس دیں کی شان و شوکت یا ربّ مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

دین کے غم میں بے اختیار فرماتے ہیں:۔

دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے

ایک طرف ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ اقرباء اور دوستوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تھا دوسری طرف اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کے غلبہ کی بشارتیں دے رہا تھا اور وعدے فرمارہا تھا کہ وہ تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ آپ پر مقدمے کئے گئے۔ آپ کے مشن کو ناکام کرنے کی ہر کوشش کی گئی لیکن ہر دن جو چڑھا اور ہر رات جو آئی اس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ (المجادلہ:22) جس طرح پہلے انبیاء کے ساتھ پورا ہوتا رہا ہے اسی شان کے ساتھ اب بھی پورا ہوا۔ ابھی ایک صدی ختم نہیں ہوئی کہ دنیا کے کونے کونے میں احمدی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں جو ان ذمہ داریوں کو ادا کر رہی ہیں جو بحیثیت احمدیہ جماعت کے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ یاد آتے تھے کہ

''اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 18 نزول المسیح صفحہ 384)

براہین احمدیہ میں بطور پیش گوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا سکھائی گئی رَبِّ لَاتَذَرْنِی فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

’’کہ جب یہ پیش گوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی اور براہین احمدیہ میں درج کر کے شائع کی گئی اس وقت جیسا کہ خدا نے فرمایا میں اکیلا تھا اور بجز خدا کے میرے ساتھ کوئی نہ تھا۔ میں اپنے خویشوں کی نگاہ میں بھی حقیر تھا کیونکہ ان کی راہیں اور تھیں اور میری راہ اور تھی اور قادیان کے تمام ہندو بھی باوجود سخت مخالفت کے اس گواہی کے دینے کیلئے مجبور ہوں گے کہ میں درحقیقت اس زمانہ میں ایک گمنامی کی حالت میں بسر کرتا تھا اور کوئی نشان اس بات کا موجود نہ تھا کہ اس قدر ارادت اور محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھنے والے میرے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ اب کہو کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے۔ کیا انسان اس پر قادر ہے اور اگر قادر ہے تو زمانہ حال یا سابق زمانہ میں سے اس کی کوئی نظیر پیش کرو فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ .

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 250 حقیقۃ الوحی)

ان ہی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:۔

’’تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی، میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادت مند کر دیا پھر وہ اس مقدس وحی میں فرماتا ہے کہ جب میری مدد تمہیں پہنچے گی اور میرے منہ کی باتیں پوری ہو جائیں گی یعنی خلق اللہ کا رجوع ہو جائے گا اور مالی نصرتیں ظہور میں آئیں گی تب منکروں کو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا وہ باتیں پوری نہیں ہوگئیں جن کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ چنانچہ آج وہ سب باتیں

پوری ہوگئیں۔ اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے''۔

(روحانی خزائن جلد 21 براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 79)

آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا اور تمام خلفاء کی زندگیوں کا مقصد بھی وہی تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانثار جماعتیں دنیا کے ہر ملک میں پیدا کر دیں اور جس آواز کو دبانے کی دنیا نے بھرپور کوشش کی اور خدا کا فیصلہ تھا کہ وہ نہیں دبے گی آج وہی آواز دنیا کے ہر خطہ میں گونجتی سنائی دیتی ہے اور دل یقین سے پُر ہو جاتے ہیں کہ احمدیت کی فتح اور غلبہ اسلام کے وہ وعدے جن کی بشارتیں قریباً ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی تھیں وہ ضرور پوری ہونگی اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ان کو پورا ہونے سے روک سکے۔ خلفائے احمدیت نے اپنے خون سے چمنِ احمدیت کو سینچا ان کے دلوں کی تڑپ ان کی جدوجہد اور ان کی دعاؤں کے نتیجے آج ہر ملک میں مخلص جماعتوں، مشن ہاؤس، مساجد اور تراجم قرآن مجید کی اشاعت کی صورت میں نظر آتے ہیں وہ سنگلاخ سرزمین جہاں سے مسلمانوں کا نام مٹا دیا گیا تھا یعنی سپین اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں مسجد تعمیر ہوئی جہاں سے پانچوں وقت اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں دنیا کے اس کنارہ کا جو جغرافیائی لحاظ سے بھی دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت کامیاب دورہ کر کے اور آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں پہلی احمدیہ مسلم مسجد کی بنیاد رکھ کر واپس تشریف لائے ہیں اور ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نہایت شان سے پوری ہوئی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ خدا کرے بہت جلد وہاں کے لوگ اسلام کی طرف رجوع کریں اور دنیا وَیَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا (النصر: 3) کا نظارہ دیکھے جماعت کی ترقی اپنے ساتھ بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے جن کی ادائیگی مرد عورتوں پر یکساں فرض ہے بلکہ بعض لحاظ سے عورت کی ذمہ داری زیادہ ہے کیونکہ اگلی

نسل ماں کی گود سے پروان چڑھتی ہے۔

لجنہ اماءاللہ کا 61واں سال

لجنہ اماءاللہ کا کارواں اپنی زندگی کا اکسٹھواں سال ختم کر کے نئے سال میں داخل ہو رہا ہے یہ سال کئی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے اس سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کا قدم ترقی کی طرف گامزن رہا ہے۔ تمام سیکرٹریوں اور خصوصاً جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ نے عاجزہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا اسی طرح لجنات کی عہدیداروں نے بھی ضلعی نظام کو اس سال مضبوط کرنے کی پوری پوری کوشش کی مجلس مشاورت کے دنوں میں ضلعی صدروں کی پہلی میٹنگ منعقد کی گئی اور کام کرنے کی ہدایات دی گئیں اکثر ضلعوں کی صدروں نے بہت محنت کی جس کے نتیجہ میں نئی لجنات کا قیام ہوا۔ چندہ دہند مجالس کی تعداد میں اضافہ ہوا اور چندہ کی مقدار میں بھی اضافہ ہوا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ اس سال 34 ضلعوں میں ضلعی صدریں نامزد کی گئیں۔ شعبہ مال کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال لجنات کی تعداد 656 تھی اس سال 818 ہے گویا 162 لجنات کا اضافہ ہوا بعض نئی قائم ہوئیں بعض کا احیاء کیا گیا گزشتہ سال چندہ دہند لجنات کی تعداد 562 تھی اور اس سال 740 ہے یعنی 178 کا اضافہ ہوا نا دہند لجنات کی تعداد گزشتہ سال 84 تھی اس سال 78 ہے گویا 6 کی کمی آئی۔ بعض لجنات کا قیام ہی ستمبر میں ہوا ہے وہ انشاءاللہ نئے سال سے بھجوانا شروع کریں گی۔

لجنہ اماءاللہ کی آمد میں گزشتہ سال کی نسبت 3،26،739 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ جنوری 1983ء سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں لجنہ اماء اللہ کے تمام کارکنان کے مشاہروں میں 33 فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے اور گزشتہ سال مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر ضلع کے چندہ کا پانچ فیصد ضلعی صدروں کو اخراجات کیلئے دیا گیا۔

کتب

گزشتہ سال اجتماع پر مَیں نے تحریک کی تھی کہ ناصرات کے لئے بہنیں چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھیں جو اسلام اور احمدیت کی تاریخ سے متعلق ہوں۔ اس پر عمل کرتے ہوئے صرف پانچ بہنوں نے 9 کتب کے مسودات بھجوائے ہیں۔ علماء کو دکھانے کے بعد ان میں سے ایک کتابچہ ''پہلی مسلمان عورت'' یعنی حضرت خدیجہؓ کے حالات زندگی جو مکرمہ خالدہ آفتاب صاحبہ

شیخوپورہ نے لکھا ہے شائع کر دیا گیا اس کو ناصرات الاحمدیہ کے اس سال کے نصاب میں رکھا گیا ہے۔ سیکرٹریان خرید کر ساتھ لے جائیں بعد میں ملنا مشکل ہوگا اس کے علاوہ بیرونی ناصرات کے لئے احمدیہ مسلم کتاب انگریزی میں شائع کی گئی یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اس میں ابتداء سے خلافت رابعہ تک کی احمدیت کی تاریخ مختصر طور پر بیان کی گئی ہے۔ انگریزی بولنے والے علاقوں میں بچیوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ دوسرا کتابچہ ''صحابہؓ کی کہانیاں'' خالدہ آفتاب صاحبہ کا ہی لکھا ہوا طباعت کے لئے دے دیا گیا ہے انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ مزید کتب نئے سال میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بیرونی لجنات کی طرف سے انگریزی میں لٹریچر کا بہت مطالبہ ہے جو آسان زبان میں بچوں کے لئے ہو۔ ہماری وہ بہنیں جو اچھی انگریزی جانتی ہیں اس میدان میں آئیں اور چھوٹے چھوٹے کتابچے لکھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک جو کیسٹس تیار کرنے کے متعلق ہے وہ بھی انگریزی میں تیار کریں۔ سوال و جواب کے رنگ میں خصوصاً ایسے کیسٹس انگریزی زبان میں تیار کرنے کی بہت ضرورت ہے جن میں عورتوں کے حقوق کے متعلق غیر مسلموں نے جو اعتراضات کئے ہیں وہ جمع کر کے قرآن مجید کے ذریعہ ان کے جوابات بتائے جائیں تا کہ وہ کیسٹ باہر کے ممالک کی لجنہ کو بھجوائے جائیں اور ان کے ذریعہ غیر مسلم عورتوں میں تبلیغ ہو۔

تعلیمی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ 1982ء میں 1041 طالبات نے فضل عمر کلاس کا امتحان دیا تھا۔ اس سال 1569 نے گویا 528 کا اضافہ ہے۔ میٹرک کی فارغ شدہ طالبات کی تربیتی کلاس تین سال سے جاری ہے۔ 1982ء میں 168 طالبات نے شرکت کی اس سال 249 نے لجنہ کے امتحان میں گزشتہ سال 52 لجنات کی 1628 طالبات نے شرکت کی اس سال 70 لجنات کی طرف سے 2264 ممبرات نے شمولیت کی۔ اس سال لجنہ کے امتحان کا طریقہ کار بھی بدل رہے ہیں بجائے سالانہ نصاب کے سہ ماہی نصاب آپ کو ملے گا آپ کوشش کریں کہ ہر بہن وہ پڑھ لے یا سن لے بہر حال اسے یاد ہو جائے۔ اَن پڑھ کو بھی سنا کر یاد کروایا جائے۔ یہ سہ ماہی ختم ہونے پر اگلی سہ ماہی کا نصاب

دیا جائے گا۔ ہر سہ ماہی کے بعد آپ سرسری سا امتحان لے کر مرکز کو رپورٹ دیں کہ کتنی ممبرات نصاب یاد کر چکی ہیں۔اس سال میں مصباح کی خریداری میں بھی 1300 کا اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ سال 5 رنومبر 1982ء کو خطبہ جمعہ میں خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ پر ایک اور ذمہ داری ڈالی تھی یعنی تحریک جدید دفتر سوم کے چندوں کی ذمہ داری۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنات نے پوری سعی اس سلسلہ میں کی گو کام کا پورے طور پر ان کو علم نہ تھا ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں چندہ میں نمایاں اضافہ ہوا۔گزشتہ سال 5،80،000 کے وعدوں کے مقابلہ میں اس سال 15،43،411 کے وعدے ہوئے اور گزشتہ سال 8،391 افراد کے مقابلہ میں 30،987 افراد نے شمولیت کی۔دفتر تحریک جدید کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی 83 لجنات نے باقاعدہ رپورٹ دی ہے پاکستان سے باہر لجنات نے بھی بہت محنت سے وعدے بھجوائے ہیں آئندہ سال تمام لجنات اس ذمہ داری کو اس سے بہتر طریق سے پورا کریں۔

گزشتہ سال اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کے سامنے داعی الی اللہ بننے کا ایک نیا لائحہ عمل رکھا تھا۔آپ نے فرمایا تھا کہ احمدی مستورات کو تبلیغی جہاد میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لینا چاہئے۔اس سلسلہ میں باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے مرکز کو بھجوائیں۔اس تبلیغی جہاد کے لئے لٹریچر مہیا کریں اور صوتی ذرائع سے کام لیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کو چھپوا کر سارے پاکستان کی لجنات کو بھجوایا گیا کہ ایک ایک کاپی ہر احمدی گھرانہ میں پہنچا دیں۔ بیرون پاکستان میں بھی بھجوائے گئے۔ انگلستان اور امریکہ کی لجنات کو ان کے ترجمے انگریزی میں کروا کے بھجوائیں کہ وہ خود وہاں چھپوا کر تقسیم کریں۔ پاکستان میں بھی اور بیرونی لجنات میں بھی نمایاں سرگرمی اس سلسلہ میں نظر آئی ہے۔لیکن ابھی تک ہم پوری طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہدایات پر عمل نہیں کر سکیں۔کیسٹ پروگرام کے سلسلہ میں ابھی تک صرف ایک کیسٹ تیار ہوئی ہے۔منظوری کے بعد باہر کی لجنات کو بھجوایا جائے گا۔بعض لجنات نے اپنے طور پر بھی تیار کی ہیں مگر بین الاقوامی سطح پر ابھی کوئی ٹھوس کام ہم نے نہیں کیا ہر لجنہ جو کیسٹ تیار کرے اسے مرکز کو بھجوائے تا کہ مرکز اس کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں کروا کے دوسرے شہروں اور دوسرے ملکوں میں بھجوا سکے۔اچھی انگریزی

جاننے والی بہنیں انگریزی میں تیار کر کے بطور نمونہ مرکز کو بھجوائیں جن میں سوال و جواب کے رنگ میں بچیوں کے لئے اسباق ہوں اور ایسی ضروری دینی تعلیم جو بچیوں کو دینی ضروری ہوتی ہے اسے سنایا جائے۔ کیونکہ سن کر یاد کرنا پڑھنے کی نسبت بہت آسان ہے۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو معرکۃ الآراء خطاب بہنوں میں فرمایا تھا۔ جس میں احمدی بچیوں اور بہنوں کو پردہ قائم رکھنے کی توجہ دلائی تھی۔ لجنہ مرکزیہ نے فوری چھپوا کر ہر جگہ بھجوایا۔ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی۔ دو تین دفعہ چھپوایا گیا تا کہ کوئی بہن ایسی نہ رہ جائے جو حضور کے ارشاد سے ناواقف ہو۔ الحمدللہ اس کے بعد ایک نمایاں تبدیلی احمدی جماعت کی خواتین اور بچیوں میں پیدا ہوئی ہے لیکن اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی بچی اور خاتون کا فرض تھا۔ سالانہ رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ ابھی تک گو تھوڑی تعداد میں مگر ایسی عورتیں موجود ہیں جو صحیح طور پر پردہ نہیں کرتیں اور جنہوں نے چادر چھوڑ کر ابھی برقعہ نہیں لیا۔ میری بہنو اسلام کی تعلیم کا محور اطاعت ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پھر خلیفہ وقت کی اطاعت غیر مشروط اطاعت یہود اور منافقین والی نہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے جو کہتے تھے کہ تمہارے مطلب کا حکم دیا جائے تو مان لیا کرو ورنہ نہیں۔

اگر ایک عورت بھی ایسی نکلتی ہے جس کے کانوں تک خلیفہ وقت کی آواز پہنچتی ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتی تو حقیقت میں وہ احمدی جماعت میں نہیں۔ کیونکہ بیعت کرتے وقت آپ عہد کرتی ہیں کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے ہم اس پر عمل کریں گی۔ ہمارا شعار ہمارا نعرہ تو صرف اور صرف سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ہونا چاہئے۔ پاکستان سے باہر بہت سی جگہ بے پردہ خواتین کو دیکھ کر انتہائی تکلیف پہنچی کہ ایک طرف تو ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ساری دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانا ہے دوسری طرف خود اسلام کے ایک حکم کی صریحاً نافرمانی کر رہی ہیں اور خصوصاً ان بچیوں کو دیکھ کر جو ربوہ سے شادی ہو کر باہر گئی ہیں۔ اس وقت ربوہ سلسلہ کا مرکز ہے جتنی یہاں دینی تعلیم اور تربیت کی طرف توجہ دی جا رہی ہے اتنی کسی اور جگہ نہیں دی جا سکتی۔ ہر جمعہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سنتی ہیں۔ پس میں تمام خواتین کو لیکن خواتین ربوہ

کوخصوصاً اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی بچیوں کی صحیح تربیت کریں۔ وہ خود یا ان کی بیٹیاں یا بہوئیں پاکستان سے باہر جائیں تو جاتے ہی دوسروں کی نقل میں اپنی اقدار کو ترک نہ کریں۔ خدا تعالیٰ تو آپ کو موقع دیتا ہے وہاں جا کر معلّم بننے کا اور دوسروں کے لئے نمونہ بننے کا اور آپ کا یہ حال کہ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا۔

الٰہی بشارتوں کے مطابق اگلی صدی انشاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ہے ہر جگہ اسلام کی طرف لوگوں کا رجوع ہو رہا ہے نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں آپ نے ان کا استاد بننا ہے آپ نے ان کو دین سکھانا ہے آپ نے ان کے لئے نمونہ بننا ہے اس لئے آپ کی بھی بہت تربیت کی ضرورت ہے تا آپ اپنی بچیوں کی تربیت کر سکیں۔ موم کی ناک نہ بنیں بلکہ عزم اور استقلال کی پتلیاں بنیں جن کو بڑے سے بڑا طوفان بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے۔ بعض جگہ میں نے عہدیداران سے بعض بچیوں کے متعلق پوچھا کہ فلاں فلاں بچی پڑھی لکھی ہے اس سے کام لیں اس پر مجھے جواب ملا کہ لجنہ مرکزیہ کا فیصلہ ہے کہ بے پردہ کو عہدہ نہیں دینا۔ یہ پردہ نہیں کرتیں اور ان کے جواب سے میرا سر شرم سے جھک گیا۔ کیونکہ ان میں کئی ایسی تھی جو ربوہ سے تعلیم حاصل کر کے گئی ہوتی ہیں۔ ماں باپ کا بھی فرض ہے کہ اپنی بچیوں کی اعلیٰ تربیت کریں ان کے کیریکٹر کو مضبوط کریں ان میں امام کی اطاعت اور غیرت دینی کا جذبہ پیدا کریں تا جب ان کی شادیاں ہوں تو قوم کا ستون بنیں۔

شعبہ تربیت کی طرف سے تربیت کے سلسلہ میں فولڈرز شائع کر کے تقسیم کئے گئے اور رسومات کے متعلق میری ایک تقریر جو پہلے شائع ہو چکی ہے مزید اضافہ جات کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ کئی جگہ مجھ سے یہاں بھی اور باہر بھی بہنوں کی طرف سے وہی سوالات کئے گئے جن کے جوابات تفصیل سے میں نے اس کتابچہ میں دیئے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ لجنات نے کم تعداد میں کتاب لی ہے اور اگر لی ہے تو بہنوں اور بچیوں نے پڑھی نہیں۔ تمام لجنات کوشش کریں کہ ہر پڑھی لکھی عورت اسے پڑھے اور دیہات میں صدریں سبق کے طور پر اجلاسوں میں پڑھ کر سنائیں اور پھر نظر رکھیں جائزہ لیتی رہیں کہ جن باتوں سے روکا گیا ہے اس سے بہنیں رک گئیں یا نہیں جو خط دوران سال مجھے ملتے رہتے ہیں ان میں جماعت کے کئی

اصحاب نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ شادیوں کے موقعوں پر ابھی تک ہماری جماعت میں بہت سی رسوم ادا کی جاتی ہیں دو رسموں کے متعلق تو جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ فیصلہ کر چکی ہے وہ نقص کہیں نظر آئے تو ان کی فوری رپورٹ کرنی چاہئے۔ ایک تو یہ کہ لڑکے والوں کے گھر سے لڑکی کے گھر مہندی لے کر نہیں جانا۔ حضرت مصلح موعود نے منع فرمایا ہے اور پھر شوریٰ نے اُسے منظور کیا۔ لڑکی کو مہندی ضرور لگائیں مگر لڑکے والے لڑکی کے گھر مہندی لے کر نہ جائیں۔ دوسرے لڑکی والے لڑکے کے رشتہ داروں کو جوڑے نہ دیں جب منع کیا جاتا ہے تو لڑکی والے کہتے ہیں کہ لڑکے والے مطالبہ کرتے ہیں۔ انتہائی شرم کی بات ہے خدا تعالیٰ نے مرد کو قوام بنایا ہے لڑکے نے لڑکی کے لئے گھر بنانا ہوتا ہے نہ کہ لڑکی کے ساتھ ان کے گھر والوں کے لئے جوڑے آئیں سالہا سال سے اس لئے کوشش ہو رہی ہے مگر ابھی تک شہروں سے بھی اور دیہات سے بھی ان واقعات کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ لجنات کا کام تربیت کرنا ہے ہر گھر کے متعلق جائزہ لینا ہے اور ان کو بتانا ہے کہ آپ غلطی کر رہی ہیں خلیفہ وقت نے اس اس بات سے روکا ہے۔ ہماری ترقی میں یہ چھوٹے چھوٹے نقائص حائل رہیں گے جب تک ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے۔ یاد رکھیں اطاعت اور اتحاد میں ہی طاقت ہے پیار محبت سے ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لئے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(الانفال:47)

اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو۔ اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ہم سب نے مل کر اسلام کی فتح کے لئے کوشش کرنی ہے اور قربانیاں دینی ہیں وہ قربانیاں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کے الفاظ میں کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

''سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو

پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 3 فتح اسلام صفحہ 10، 11)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس معیار کے مطابق قربانیاں کرنے کی توفیق دے تا اس کے نتیجہ میں ہم اپنے ربّ کا پیار حاصل کرسکیں اور اسلام کے غلبہ کے دن بھی نزدیک سے نزدیک تر آتے چلے جائیں۔ آمین اللھم آمین

(روزنامہ الفضل 29/ اکتوبر 1983ء)

☆......☆......☆

نئی تہذیب کے بد اثرات اور احمدی عورت کا کردار

مورخہ 26 ردسمبر 1983ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ پر جو اہم خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آج اپنی بہنوں کے سامنے اپنی تقریر میں مَیں نے بتانا ہے کہ نئی تہذیب کے کیا بد اثرات ہیں اور اس کے مقابل میں احمدی خواتین کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور انہوں نے کیا کردار ادا کرنا ہے۔

تہذیب کی تعریف

سب سے پہلے مَیں لفظ تہذیب کی تعریف بیان کروں گی کہ تہذیب کسے کہتے ہیں۔ تہذیب کی تعریف حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دیباچہ قرآن مجید میں نہایت آسان اور عمدہ طریق پر بیان فرمائی ہے اس لئے مَیں وہ تعریف حضور کے الفاظ میں ہی بیان کرتی ہوں آپ فرماتے ہیں:۔

''میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمدن یعنی Civilization اور تہذیب یعنی کلچر سے میری کیا مراد ہے۔ میرے نزدیک تمدن ایک خالص مادی نقطہ نگاہ ہے مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانی اعمال میں جو یکسانیت اور سہولت پیدا ہو جاتی ہے وہ میرے نزدیک تمدن کہلاتی ہے۔ انسانی اعمال کے نتیجہ میں جس قسم کی اور جس قدر پیداوار دنیا میں ہو اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے نقل و حرکت کے جتنے ذرائع موجود ہوں۔ مال کو سہولت کے ساتھ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف منتقل کرنے کے لئے جتنی تدبیریں کی گئی ہوں، تعلیم جتنی رائج ہو، صنعت و حرفت کو جتنا منظّم کر لیا گیا ہو، سائنس کی طرف قوم میں جتنا میلان پایا جاتا ہو اور ملک میں امن کے قیام کیلئے جس حد تک قومی تنظیم کی گئی ہو۔ یہ چیزیں لازمی طور پر انسان کے اعمال پر اثر ڈالتی ہیں اور ان چیزوں میں جو ملک ترقی یافتہ ہو اس کے افراد کی زندگی دوسری اقوام کے افراد کی زندگی

سے نمایاں طور پر الگ نظر آتی ہے اور میرے نزدیک اسی کو تمدن یا سویلائزیشن کہتے ہیں...... ایک ادنیٰ تدبر سے یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ زندگیوں کا یہ فرق محض زراعت، صنعت وحرفت، سائنس اور تعلیم کے فرق کا نتیجہ ہے مگر فرق اتنا بڑا ہے کہ ایک قسم کی زندگی کے عادی لوگ دوسری قسم کی زندگی کے عادی لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا بھی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ یہی چیز میرے نزدیک تمدن یعنی سویلائزیشن کہلاتی ہے اور اس کے اختلافات پر دنیا کی صلح اور جنگ کا بہت کچھ انحصار ہے۔ یعنی تمدن آخر امپیریل ازم اور خواہش عالمگیر انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔

دوسری چیز تہذیب یعنی کلچر ہے اس کو تمدن سے وہی نسبت ہے جو روح کو جسم سے ہے۔ تمدن مادی ترقی کا نتیجہ ہے اور تہذیب دماغی ترقی کا نتیجہ ہے۔ تہذیب یعنی کلچر اُن افکار اور اُن خیالات کا نتیجہ ہے جو کسی قوم میں مذہب یا اخلاق کے اثر کے نیچے پیدا ہوتے ہیں۔ مذہب ایک بنیاد قائم کرتا ہے اور مذہب کے پیرو اُس بنیاد پر ایک عمارت کھڑی کرتے ہیں خواہ وہ بنیاد رکھنے والے کے خیالات سے کتنے بھی دور چلے جائیں وہ بنیاد کو چھوڑ نہیں سکتے''۔ (دیباچہ تفسیر القرآن کریم صفحہ 16، 17)

مغربی تہذیب سے کیا مراد ہے

اس تعریف کو سامنے رکھ کر آپ مشاہدہ کریں تو آپ کو دنیا میں یہ نظارہ نظر آئے گا کہ ایک عیسائی کہلانے والا، دہریہ اور ایک متعصب عیسائی کے درمیان جو جوڑ اور اتفاق ہو جاتا ہے وہ اتفاق اس کا ایک مسلمان کے ساتھ نہیں ہوتا اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایک عیسائی کہلانے والے دہریہ کی فکر تو عیسائیت سے آزاد ہوگئی مگر اس کی طبیعت اور افعال عیسائیت کی تہذیب سے آزاد نہیں ہوئے۔ پس جب ہم نئی تہذیب کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو مراد وہ تہذیب ہوتی ہے جو عیسائیوں کے ماتحت ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے ہماری تہذیب پر اثر انداز ہوئی یا ترقی یافتہ ممالک جو سب عیسائی ہیں، کی بڑھتی ہوئی آزادی کے زیر اثر نمودار ہوئی گویا نئی تہذیب یا مغربی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جس پر عیسائیت کی چھاپ لگی ہوئی ہو اور ایک مسلمان عورت اگر اس کی تقلید کرے گی تو دوسرے الفاظ میں وہ عیسائی طرز فکر کی نقل کر رہی

ہوگی۔ اس فرق کو کچھ تفصیل سے بیان کروں گی عیسائیوں کے عقائد کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ اَب وہ کچھ بھی کریں کوئی پوچھ گچھ نہیں۔ نیکی اور گناہ کا تصور ہی ختم کر دیا لیکن ایک مسلمان جس کا عقیدہ ہے کہ ایک دن آنے والا ہے جب وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے نیک اعمال کی جزا اور بداعمال کی سزا ملے گی لیکن اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے غفور الرحیم ہے وہ جسے چاہے بخش بھی دے گا وہ اپنی زندگی میں لازماً نیکی اختیار کرنے اور بُرائی سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ ایک ہندو جس کا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد روح کو ایک اور جُون ملتی ہے اور ان کا پرمیشر کسی کو معاف ہی نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے ربّ سے کبھی دعا نہیں مانگے گا دعا وہی انسان مانگے گا جس کو یہ یقین ہو کہ میرا ربّ دعائیں سنتا ہے وہ قادر ہے وہ مالک ہے سب اختیارات اس کے ہیں۔

ان باتوں کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہماری تہذیب وہ ہونی چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی اور آپ کے ارشادات کا عکس ہو اور اس کی تصویر یقیناً مغربی تہذیب سے جداگانہ ہوگی۔ اِس زمانہ میں ہماری عورتوں اور بچیوں پر مغربی تہذیب کے کیا اثرات ہیں۔ ان کا تجزیہ کرنے کے بعد پھر میں احمدی خواتین کی ذمہ داریوں کی طرف آؤنگی۔

مغربی تہذیب کے تباہ کُن اثرات

سب سے پہلے تو مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگ جانے والی خواتین پردہ کی مخالف ہو جاتی ہیں اور وہی اعتراض شروع کر دیتی ہیں جو ایک عیسائی اعتراض کرتا ہے کہ پردہ سے عورت کی صحت خراب ہوتی ہے یا پردہ کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں ہو سکتی یا پردہ سے عورت ترقی نہیں کر سکتی۔ کام نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے پیچھے موجودہ زمانہ کی بظاہر جگمگاتی تہذیب جس میں مرد اور عورت کا آزادانہ ملنا جلنا ہے ان کو مجبور کر رہا ہوتا ہے کہ وہ ان کی نقل کریں۔ نقل کرنے کے لئے ان کا نفس مجبور کر رہا ہوتا ہے کہ پہلے اعتراض کرو، نقص نکالو، پھر پردہ چھوڑ و اور دوسروں کو بھی اس بے راہ روی پر چلنے کی تلقین کرو۔ وہ بھول جاتی ہیں کہ اس طرح تو وہ عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے پیرؤوں کے (جو ہرگز نہیں چاہتے کو اسلام

ترقی کرے اوراس پراعتراض کرتے رہتے ہیں) ہاتھ مضبوط کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ پردہ چھوڑ کر آزادانہ میل ملاپ شروع ہوتا ہے اور گھر کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ ایک مسلمان کا گھر جواس کی عزت اس کی بیوی اور بیٹیوں کی عزت کے تحفظ کا ضامن ہوتا ہے اس کی فضا ہی بدل جاتی ہے آزادانہ اس کے گھر میں مرد آئیں گے اور اس گھر کی خواتین اور بچیاں بھی دوسروں کے گھروں میں آزادانہ جائیں گی جس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو آج یورپ اور امریکہ کے آزاد گھروں کا نظر آتا ہے کہ کسی کے گھر کی بیٹی بھاگ گئی جا کر شادی کر لی یا کسی کے بغیر شادی ہی بچہ ہو گیا اور ساری عمر کے لئے ماں باپ دکھ میں مبتلا ہو گئے وغیرہ وغیرہ

گویا موجودہ تہذیب سب سے بڑا تصور اس آزادی کا دیتی ہے جس کی نہ مذہب اجازت دیتا ہے نہ اسلامی شعائر، حقیقی آزادی مسلمان عورت کو اسلام نے ہی دی ہے لیکن وہ آزادی جس کے علمبردار یورپ وامریکہ ہیں اس آزادی کی اجازت اسلام نہیں دیتا۔

اسلام کی طرف سے عائد کردہ حد بندیاں

اسلام نے عورتوں کے حقوق کے ساتھ اس پر حد بندیاں بھی لگائی ہیں اور جوان حد بندیوں کو توڑے گی وہ بُرا نتیجہ دیکھے گی۔ حد بندیاں یہی ہیں کہ جب لڑکی جوان ہو وہ پردہ کرے عورت مرد کا آزادانہ ایک دوسرے سے ملنا، گھروں میں آنے جانے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ قرآن تو کہتا ہے جب بچے جوان ہوں تو ماں باپ کے کمرہ میں بھی صبح اور رات کو بغیر اجازت نہ جائیں۔ گھروں میں داخل ہو تو السلام علیکم کہو۔ اگر گھر والا کہے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔ کوئی دعوت کرے تو کھانا کھا کر جلد واپس چلے جاؤ دیر تک نہ بیٹھے رہا کرو۔ عورتیں پس پَردہ مرد سے بات کر سکتی ہیں مگر اس طرح چبا چبا کر اور نخرے سے نہیں کہ بات کرنے والے کے دل میں کوئی بُرا خیال پیدا ہو۔ معاشرہ کو پاک رکھنے کیلئے حکم ہے کہ لڑکی بغیر ولی کی منظوری کے شادی نہیں کر سکتی قوم کو حکم ہے کہ بیواؤں کی شادیاں کرواؤ۔

غرض معاشرہ میں ہر وہ سوراخ جس سے گندگی، بے حیائی، فحش پھیلنے کا ڈر ہے اس پر بند باندھا گیا ہے اس سے روکا گیا ہے۔ عورت کی عزت کو اتنا محفوظ کیا گیا ہے کہ اس پر کوئی الزام لگاوے تو حکم ہے کہ جب تک چار گواہ نہ ہوں بات نہ مانی جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ

عورتوں کو اسلام نے جو اِن کے حقوق دیئے ہیں اور جو ان پر ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور جن باتوں سے روکا ہے اور حد بندیاں مقرر کی ہیں ان سے پوری طرح روشناس کرایا جائے تا ان کے ذہنوں سے اس حد سے بڑھی ہوئی آزادی کا تصور ختم ہو جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ گھر میں ماں باپ کی صحیح تربیت اور دین کے اصولوں سے بچوں کو واقف نہ کرانے کے باعث جب کوئی لڑکی شادی ہو کر پاکستان سے باہر جاتی ہے یکدم برقع اُتار پھینکتی ہے اور بعض تو لباس بھی ایسا پہنتی ہیں جو ایک مسلمان عورت کو زیب نہیں دیتا۔

ملازمتیں

موجودہ آزادی نے عورتوں میں نوکریاں کرنے کی طرف بہت زیادہ رجحان پیدا کر دیا ہے۔ اسلام اس سے روکتا نہیں۔ مجبوری کی اور بات ہے مگر بے وجہ لڑکیوں کی ملازمتیں کرنا ان کے گھرانے کے لئے بُرے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوام بنایا ہے گھر کا خرچ دینا مرد کے ذمہ ہے۔ عورت کے اخراجات کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے مرد کو بنایا ہے اپنی بیوی سے نوکری کروانا ایک غیرت مند مسلمان کو زیب نہیں دیتا اور نہ ہی عورت کو چاہئے کہ بغیر ضرورت کے صرف شوقیہ نوکری کرے۔ دونوں کی نوکری سے آپس میں جھگڑے بھی ہوتے ہیں بچوں کی تربیت اثر انداز ہوتی ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی

ایک مسلمان خاندان کی زندگی بڑی معمور الاوقات ہوتی ہے۔ جس میں سب سے پہلے پانچوں نمازوں کے اوقات ہیں اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو نوافل کی ادائیگی ہے پھر جسے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو تہجد کی ادائیگی ہے۔ مغربی تہذیب یا موجودہ تہذیب کچھ بھی کہہ لیں، کے زیر اثر آج کل مرد، عورتیں اور بچے رات کو دیر تک ٹی وی کے آگے بیٹھے رہنا پسند کرتے ہیں میں یہ نہیں کہتی کہ ٹی وی کے سارے پروگرام اچھے نہیں ہوتے۔ بڑے اچھے علمی پروگرام بھی ہوتے ہیں لیکن جو بچہ دیر تک رات کو ٹی وی دیکھتا رہے گا وہ صبح کی نماز کے لئے وقت پر نہیں اُٹھ سکے گا اس گھر کے رہنے والے تہجد کے لئے نہیں جاگ سکیں گے۔ ٹی وی موجودہ زمانہ کی ایک مفید ایجاد ہے اور اس سے یقیناً بہت مفید کام لئے جا سکتے ہیں۔

کیسٹس کا مفید استعمال

اسی طرح ریڈیو ٹرانسسٹر، ٹیپ ریکارڈر سب ہی بڑے مفید ہیں اوراب تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ویڈیو اور کیسٹس سے بہت مفید کام شروع کروائے ہیں جو لوگ پہلے ہر وقت ٹیپ ریکارڈر پر گانے سننے کے عادی تھے وہ ان پر حضور کے خطبے اور سوال و جواب کی محفلوں کے کیسٹس سن کر جہاں اپنا علم بڑھاتے ہیں وہاں دوسروں کو سنا کر داعی الی اللہ ہونے کا فریضہ بھی ادا کرتے ہیں۔ انگلستان میں خصوصاً مَیں نے دیکھا کہ جہاں بھی گئی ہر گھر میں بھی اور جس کار میں جاتی تھی اس میں کئی کئی کیسٹس حضور کے خطبات کی رکھی ہوتی تھیں اور دو تین گھنٹے کے سفر میں ہم وہ سن لیتے تھے۔ حضور کے وہ خطبے جو حضور مرکز میں دیتے ہیں چند دن بعد وہاں پہنچ جاتے تھے اور حضور ہی کی دلنشین آواز میں سن کر روح وجد میں آ جاتی تھی۔ ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ ان کے بھانجے کو گانا سننے کی بہت عادت تھی جب سے ہم نے اپنے گھر میں حضور کے سوال و جواب اور خطبات کی کیسٹس رکھی ہیں وہ گانوں کی بجائے وہی سنتا ہے۔ پس ان سے بہنوں کو بہت فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

سینما کی لعنت

موجودہ زمانہ میں سینما بھی ایک بڑی لعنت ہے۔ حضرت مصلح موعود نے جب تحریک جدید جاری فرمائی تو جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی کئی جگہ پر مشن کھل رہے تھے ان کے اخراجات جماعت نے برداشت کرنے تھے حضور نے جماعت پر پابندی لگائی کہ اپنی خواہشات پر قدغن لگاؤ سینما نہ دیکھو، ایک طرف پیسے بچا کر تم چندوں میں دو گے جن سے مساجد تعمیر ہوں گی، مشن ہاؤس بنیں گے، سکول، ہسپتال بنیں گے دوسری طرف ان اخلاقی بُرائیوں سے محفوظ رہو گے جن کی محرک سینما کی فضا اور فضول فلمیں ہوتی ہیں۔ ساری جماعت نے بلا استثناء لبیک کہا اور ایک لمبے عرصہ تک شاید ہی کوئی احمدی ہو جس نے سینما ہاؤس میں قدم بھی رکھا ہو مگر وقت کے ساتھ بعض دفعہ کمزوریاں بھی آ جاتی ہیں جس کے لئے بار بار نصیحت کرنا اور توجہ دلانا ضروری ہے۔ احمدی بچوں کے ماں باپ کو ان کے سامنے سینما کی بُرائیاں رکھنی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود کا حکم بتانا چاہئے اور منع فرمانے کی حکمت بیان کرنی چاہئے تا وہ اس بُرائی سے محفوظ رہیں۔ سینما جانے کی مستقل عادت فضول

خرچی کی عادت پیدا کرتی ہے وہی رقم چندوں میں خرچ ہو، بیوی بچوں پر خرچ ہو۔ طالب علم اس عادت کی وجہ سے پڑھائی کی طرف توجہ نہیں کرتے جس پر ان کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔

فیشن کی اندھی تقلید

موجودہ زمانہ کی ایک بُرائی فیشن کی اندھی تقلید ہے۔ فیشن کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلنے سے اسراف کی عادت پڑتی ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اسلام نے جہاں بخل سے منع کیا ہے وہاں اسراف سے بھی منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کُلوا واشربوا ولاتُسرِفوا ہر جائز چیز کے کھانے کی اجازت ہے اپنی توفیق کے مطابق بس یہ مدنظر رکھو کہ اسراف نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ایک مسلمان اگر مال رکھتا ہے اس کی بیوی کے پاس زیور ہے تو اسے سالانہ زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ احمدی ہے تو اسے زکوٰۃ کے علاوہ 1/16 اپنی آمد اور اگر موصی ہے تو 1/10 چندہ دینا ہوگا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید، وقف جدید، جوبلی فنڈ اور دیگر تنظیموں کے چندے بھی ہیں اگر اس کے بیوی بچے اس پر اپنے ناواجب مطالبات کا بوجھ ڈال دیں گے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ چندوں میں کمزور ہو جائے گا حالانکہ بیعت کرتے وقت تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور امام کی اطاعت کا عہد کیا تھا۔ اپنی خواہشات اور جذبات پر جماعت کے مفاد کو مقدم رکھنے کا عہد کیا تھا۔ لڑکیوں میں خصوصاً یہ عادت بڑھ رہی ہے کوئی نیا کپڑا بازار میں دیکھا خواہ گھر میں اتنے کپڑے ہوں کہ آرام سے سال گزر سکتا ہو فوراً خریدنے کی فرمائش ماں سے کر دی کہ نیا نمونہ بازار میں آیا ہے یا اس قسم کے کپڑے کا فیشن ہے خواہ ماں باپ میں اس وقت لے کر دینے کی سکت بھی نہ ہو۔ عورتیں بھی ایک دوسرے سے فیشن میں سبقت لے جانے کی خاطر اپنے خاوندوں پر ناواجب بوجھ ڈال دیتی ہیں۔ کبھی زیور کا مطالبہ کبھی کپڑے کا کبھی کسی اور چیز کا کہ فلاں چیز میری ملنے والی کے گھر میں ہے میرے گھر میں نہیں ضرور آنی چاہئے اور اس طرح خاوند بے چارا حیران ہو جاتا ہے کہ کہاں سے خرچ لاؤں جس سے یہ مطالبات پورے ہوں۔ جب پورے نہیں کر سکتا تو میاں بیوی میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے اور کئی دفعہ یہ جھگڑے لڑائیاں اور علیحدگی کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہیں اور عورت کی بے وقوفی سے ایک گھر جہنم بن جاتا ہے اور ایک کفایت شعار عقلمندی سے خرچ کرنے والی عورت

کے ذریعہ اس کا گھر جنت بن جاتا ہے۔

نئی نسل کی آزادخیالی

ایک اور بُرائی جو مغربی تہذیب کے زیر اثر نمایاں نظر آتی ہے سوائے ان گھرانوں کے جہاں ماں باپ اولاد کی تربیت کا بہت خیال رکھتے ہیں وہ نئی نسل کی آزادخیالی اور بڑوں کا جو ادب لحاظ ان کو کرنا چاہئے اس کی کمی ہے اور اس کو وہ Generation Gap کا نام دیتے ہیں حالانکہ دونسلوں میں کوئی GAP نہیں۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی ہے کوئی اپنی اگلی نسل کو اپنے سے بہتر بنا جاتی ہے کوئی تربیت کی کمی کی وجہ سے پہلے سی بھی کم تر۔ امریکہ یورپ میں آپ دیکھیں نوجوان لڑکے لڑکیاں گھروں سے چلے جاتے ہیں۔ پڑھائی کی طرف توجہ نہیں ماں باپ کی پرواہ نہیں کہیں کام مل گیا کرلیا نہ ملا تو لوٹ مار کر کے اپنا پیٹ بھرلیا۔ نشوں کی عادتیں پڑ رہی ہیں کوئی کیریکٹر نہیں رہا۔ اس لئے کہ نہ ماں باپ کو اپنے کاموں سے فرصت ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کریں نہ بچوں کی یہ تربیت کی گئی ہے کہ ماں باپ کا ادب کریں۔ ماں باپ کے پیار سے محروم یہ بچے نفسیاتی بیمار بن رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی طلباء کا طبقہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھتا ہے اور اخباروں میں آپ پڑھتے ہیں کہیں موٹریں جلادیں، ہڑتالیں کردیں وغیرہ وغیرہ۔ وہ بچے بھی کسی ماں باپ کے ہوتے ہیں کیوں ماں باپ ان کی تربیت نہیں کرتے کہ اپنے مُلک کو نقصان کیوں پہنچاتے ہیں۔ طالبات میں اور بعض جگہ افسوس ہوتا ہے کہ احمدی طالبات میں بھی خودسری نظر آتی ہے اگر سمجھایا جائے کہ کم از کم یہ چھچھوری حرکتیں کرنا احمدیت کے وقار کے خلاف ہیں تو بُرا مان جاتی ہیں۔

مہمان نوازی کی کمی

ایک اور کمزوری جو موجودہ تہذیب کی پیداوار ہے مہمان نوازی کی کمی ہے۔ مہمان نوازی ایک اعلیٰ اسلامی خلق ہے جس کا اعلیٰ ترین نمونہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ملتا ہے۔ پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے مہمان نوازی پر بے حد زور دیا اور جماعت میں لنگر خانہ جاری کر کے یہ ثابت کردیا کہ احمدیہ جماعت مہمان نواز ہے مگر وہ لوگ جو سادگی چھوڑ کر تکلفات میں پڑ گئے ہیں ان کے جذبہ مہمان نوازی میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

نے اس سال جلسہ سالانہ سے قبل اس ذمہ داری کا احساس جماعت کو دلایا ہے کہ احمدیہ جماعت میں یہ خلق بہت نمایاں طور پر پایا جانا چاہئے۔

ان بُرائیوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے

ان بُرائیوں سے بچنے کا علاج صرف اور صرف اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہے جس کے احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں تشریف لائے اور جس کا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے دکھایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو اس زمانہ کا حصن حصین قرار دیا ہے۔ عافیت کا حصار قرار دیا ہے کہ بُرائیوں سے بچنا ہے تو میری جماعت میں شامل ہو۔ صرف ظاہری طور پر بیعت کرنا مراد نہیں بلکہ عمل بھی ہو۔ اس زمانہ کی ہلاکت سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدی جماعت کو کشتی نوح قرار دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اگر اس کشتی میں بیٹھ کر بھی ہلاکت سے ہم محفوظ نہ رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کی غرض مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

''انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اسی زندگی سے جو اُنہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد اُن کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں''۔
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8، 9)

موجودہ زمانہ کی انتہائی آزادی اور بے راہ روی کی زندگی سے بڑھ کر کون سی گناہ آلود زندگی ہے جس سے خود کو محفوظ رکھنا اور اپنی اولاد کو بچانا ہمارا فرض ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں

فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم:7) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ وہ آگ جو ہمارے اردگرد آزادی کی صورت میں ہے وہ آزادی جو دجالیت کی روح ہے اپنی اولاد کو اس سے بچانا ہمارا فرض ہے۔

اسلام کی بنیادی تعلیم۔توحید

اسلام کی بنیادی تعلیم توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ذات میں بھی اور صفات میں بھی۔ جب اس جیسا دوسرا کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہر بات میں اس کی رضا کو مقدم رکھنے میں ہی نجات ہے اور اس کی تعلیم پر چلنے میں ہی ترقیات ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے"۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 11)

نقل انسان دوسرے کی اس وقت کرتا ہے جب اس سے مرعوب ہوتا ہے۔اپنے سے بالا کی نقل کرتا ہے فیشن میں جب کسی کی تقلید کوئی عورت کرتی ہے تو جس کی وہ نقل کرتی ہے اس کے متعلق اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ ہم سے بالا ہے۔اس پر دنیا کی نظر ہے شائد ہم اس کی نقل کریں تو ہمیں بھی دنیا کوئی بالا ہستی سمجھے۔غرض مقصد دنیا پرستی اور دنیا حاصل کرنا ہوتا ہے لیکن ایک احمدی مسلمان کے لئے سب سے پہلے اس کا ربّ ہے جس کا اس نے حکم ماننا ہے۔اس کی رضا کو مقدم رکھنا ہے۔پھر وہ بے نظیر ہستی ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کیلئے نمونہ بنا کر بھیجا اور فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب: 22) ایک مسلمان

خواہ کسی ملک میں رہے اگر وہ واقعی دل سے مسلمان ہے اور اسے اپنے ربّ سے پیار ہے توحید کامل پر یقین رکھتا ہے تو اس کی زندگی کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے بغیر اطاعتِ رسول حاصل نہیں کی جاسکتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران:32)

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو بتا دیں کہ اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ بھی تم سے محبت کرے تو اس کا ایک ہی نسخہ ہے میری اطاعت کرو۔ میرے نقش قدم پر چلو، ویسی زندگی گزارو جیسی مَیں نے گزاری تو خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔ پس میری بہنو! اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف مغرب کی مادّی ترقی دنیا کی تہذیب اور افکار پر اثر انداز ہو رہی ہے اور مادّی طور پر ترقی یافتہ قوموں کو دیکھ کر مسلمان بھی ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ایک احمدی خاتون کو اپنے گھر اور اپنے معاشرہ کی اقدار کو قائم رکھنے کی فکر کرنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں پھیل رہی ہے اور ہر جگہ ہی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جن میں وہ لوگ بھی ہیں جو یہاں سے جا کر آباد ہوئے ہیں اور وہ بھی ہیں جو وہاں کے رہنے والے ہیں اور اُنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اسلامی تعلیم پر عمل کرنا سب کا فرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30ر ستمبر کو سڈنی میں جو جمعہ کا خطبہ دیا تھا اس میں وہاں کی جماعت کو اپنی اقدار اور روحانیت کو باقی رکھنے کیلئے جو نصائح فرمائی ہیں ہر مُلک میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بڑی ہی زرّیں نصائح ہیں خاص طور پر عورتوں کے لئے کیونکہ کسی قوم کے عروج و زوال میں عورت بہت بھاری کردار ادا کرتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”جتنا زیادہ دہریانہ ماحول ہو، جتنی زیادہ دنیا پرستی ہو اتنا ہی احمدی کو کسی لباس کی تلاش کرنی چاہئے۔ اس لباس کے بغیر وہ اس ماحول کی موت کی سردی سے بچ نہیں سکتا وہ کونسا لباس ہے جو اس کو بچا سکتا ہے قرآن کریم نے اس لباس کا نام لیا اور فرمایا

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف:27)

(الفضل22 نومبر1983ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

تقویٰ ایسے خوف کو کہتے ہیں جو محبت کرنے والے کے پیار کو کھو دینے کا ڈر ہوتا ہے ہمیشہ یہ خطرہ دامن گیر ہو کہ مَیں کوئی ایسا فعل نہ کروں میری سوچ کوئی ایسی راہ اختیار نہ کرے کہ جس سے میرا پیارا اور محبوب خدا مجھ سے ناراض ہو جائے۔ اس کا نام تقویٰ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم یہ طرزِ فکر اختیار کرو گے تو دنیا کے پردہ پر جہاں بھی جاؤ گے یہ طرز فکر تمہاری زندگی کی حفاظت کرے گی۔ تمہارا لباس بھی بن جائے گی تمہاری خوراک بھی ہو جائے گی اور پھر تم کسی غیر اللہ کے شر سے خوف کھانے کے فکر میں مبتلا نہیں ہو سکتے کبھی غیر کے شر کے خوف میں مبتلا نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب آ جاتا ہے''۔(الفضل22 ر نومبر 1983ء)

احمدی ماں کی سب سے بڑی ذمہ داری

ہماری کوئی احمدی عورت ملک سے باہر جا کر یا اپنے مُلک میں اگر پردہ چھوڑتی ہے تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لاشعوری طور پر خوفزدہ ہوتی ہے کہ ہمارے ملنے والیاں اُسے اچھا نہیں سمجھیں گی لیکن اس کو اگر اپنے مذہب کی غیرت ہوتی تو اس میں احساس برتری ہوتا کہ قرآن کی تعلیم سب سے اعلیٰ ہے جو ہم کر رہے ہیں وہ صحیح ہے چونکہ اس کو گھر سے اچھی تربیت نہیں ملی ہوتی۔ اس لئے وہ گھبراتی ہے پس سب سے بڑی ذمہ داری ہر ماں کی یہ ہے کہ خود بھی علم دین سے واقف ہو اور اپنی اولاد کو بھی دین سے واقف کرائے۔ تمام وہ اعلیٰ اخلاق جن کی تعلیم قرآن مجید میں ہے اور جن کو عملاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا ان کو اپنائے اور دنیا کے سامنے پیش کئے بغیر ہم اس تہذیب کو قائم نہیں کر سکے جو اسلامی تہذیب ہے جس میں ایک طرف حقوق اللہ کی ادائیگی ہے دوسری طرف حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ ایسے ہی معاشرہ کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان آپ کے ذریعہ قائم کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے آنے

کی غرض الہاماً بتائی کہ یعنی یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ (تذکرہ:صفحہ55) کہ آپ کے ذریعہ اسلام پھر زندہ ہوگا یعنی اسلام کی تعلیم پر دنیا عمل کرنے لگ جائے گی اور شریعت کے احکام قائم کئے جائیں گے اور یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چل کر ہی ہوسکتا ہے۔ان اعلیٰ اقدار اور اخلاق کو رائج کرنے سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کئے ظاہری اور باطنی صفائی، کھانے پینے میں سادگی، لباس اور زیور میں سادگی، رہائش میں سادگی، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس پر توکّل، بنی نوع انسان سے حسن سلوک، تحمل، انصاف، دوسرے کے جذبات کا احترام، غرباء کا خیال اور ان کے جذبات کا احترام، ہمسایوں سے سلوک، ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں سے حسن سلوک، نیک صحبت اختیار کرنا، لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا خیال یعنی کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے دوسرے کو ٹھوکر لگے، دوسروں کے عیوب کو چھپانا، تکلیف پر صبر کرنا، تعاون باہمی، چشم پوشی، سچائی کا قیام، تجسس سے بچنا اور نیک ظنی کرنا، خرید و فروخت میں دھوکا بازی سے بچنا اور فریب دینے سے نفرت، مایوسی قوم میں پیدا نہ ہونے دینا، وفائے عہد یہ وہ اوصاف ہیں جن کو قائم کرنے سے ایک حسین معاشرہ قائم ہو سکتا ہے اور جن پر عمل کرنے سے دنیا ہماری طرف جھکنے پر مجبور ہوگی نہ کہ ہم ان کی نقل کرنے پر۔

ان امور کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ قرآن پڑھیں قرآن کو عزت دیں، قرآن کی تعلیم پر عمل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر چلیں آپ کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ بشارت

حضرت مصلح موعود نے دیباچہ قرآن مجید میں تحریر فرماتے ہوئے دنیا کو یہ بشارت دی تھی کہ:۔

''ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جارہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گُنے زیادہ ہیں لیکن یہ ایک

قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رُک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اَب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی...... اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کا ہلانا انسان کیلئے ناممکن ہو جائے گا اس شیطان کے برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے۔ مَیں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا، ترقی کرے گا، پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بیتاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کیلئے دوڑیں گی تب اس دنیا کے فساد دور ہو جائیں گے''۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 324)

خدا کرے وہ دن جلد آئے کہ یہ بشارتیں پوری ہوں۔ ہر احمدی مرد اور عورت قرآن مجید کی تعلیم کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔ وہ اپنے نمونہ اور اپنے عمل اور اپنے حسن کلام اور اپنے اعلیٰ اخلاق سے تمام بنی نوع انسان کی اصلاح کرنے والے ہوں۔ دنیا ان سے متاثر ہو نہ کہ وہ کسی کا اثر لیں۔ وہ موجودہ تہذیب کا دھارا موڑ کر ایک نئی تہذیب کو جنم دیں۔ وہ تہذیب جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ مدینہ میں قائم ہوئی اور وہاں سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل گئی۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم

(ماہنامہ مصباح فروری 1984ء)

☆......☆......☆

ضلعی عہدیداران کے اجلاس کا انعقاد

مورخہ 30/ مارچ 1984ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب پاکستان کے اضلاع کی صدر صاحبات کا ضروری اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔

حضرت سیدہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے فرمایا کہ جب سے ضلع کی علیحدہ صدریں منتخب کی گئی ہیں ضلع کے کام میں بیداری پیدا ہوئی ہے مگر اتنی نہیں جتنی ہونی چاہئے تھی بعض اضلاع نے وہ کام کرنا شروع کر دیا ہے جو فی الحقیقت شہر کی صدروں کا کام تھا ضلعی صدروں کی ذمہ داریاں یہ ہیں کہ جہاں بھی احمدی مستورات ہیں اور لجنہ قائم نہیں وہاں لجنہ قائم کی جائے۔ مجالس کے دورے کر کے ان کی مکمل رہنمائی کریں نئی مجالس کو تمام کام سکھائیں تجنید کا کام مکمل کریں۔ بیشتر مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک تجنید کی کوئی فہرست موصول نہیں ہوئی۔ تمام صدروں کو چاہئے کہ وہ اپنی مجالس کے لئے نئے نئے شائع شدہ تجنید فارم لے کر جائیں اور اس کے مطابق فہرست مرتب کر کے بھجوائیں۔ نیز فرمایا کہ بعض لجنات دفتر صدر انجمن احمدیہ میں اپنے چندہ جات بلا تفصیل بھجوا دیتی ہیں جس کی وجہ سے دفتر لجنہ کو اندراج میں بڑی مشکل پیش آتی ہے کبھی دو تین ماہ کے بعد تفصیل ملتی ہے اور کبھی ملتی ہی نہیں۔ اسی طرح جماعتی چندے دفتر لجنہ میں بھجوانے کی بجائے براہ راست خزانہ صدر انجمن میں جمع کروائیں۔ سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ ممبری چندہ ناصرات اور اجتماع لجنہ میں ابھی کافی کمی ہے مجالس کو اس طرف توجہ دلائی جائے ہر مجلس اپنا سالانہ بجٹ بنا کر بھجوائے۔ پھر آپ نے اس شکایت کا ذکر فرمایا جس سے دفتر لجنہ کی کارکنات کو بڑی مشکل پیش آتی ہے جو یہ ہے کہ ضلع کی صدر ایک نئی مجلس قائم کر کے مرکز سے اس کی منظوری حاصل کرتی ہے اور پھر کچھ دیر بعد ہی دفتر کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اسے بند کر دیا جائے یا فلاں مجلس کے ساتھ ملا دیا جائے۔ قیام سے پہلے پورے حالات کا جائزہ لے کر پھر دفتر

کو منظوری کیلئے لکھا جائے ۔سیّدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ ضلعی سطح پر جلسہ جات کا انعقاد ضلعی صدروں کا کام نہیں بلکہ ہر مقامی لجنہ جلسے (سیرۃ النبی ﷺ، مصلح موعود) منعقد کرے۔

آپ نے فرمایا کہ ضلعی عہدیداران یہاں سے جا کر اپنے اجلاس کریں ان میں جشن صدسالہ کی تقریبات کیلئے تجاویز سوچ کر مرکز کو بھجوائیں ۔تحریک جدید کے کام کی طرف خصوصی توجہ دیں اور وعدہ جات کے مطابق وصولی کی کوشش کی جائے اور ہر احمدی خاتون کو اس میں شامل کیا جائے۔

(ماہنامہ مصباح اپریل 1984ء)

☆......☆......☆

خطاب عہدیداران شہرو اضلاع پاکستان

منعقدہ 3 نومبر 1984ء

آپ نے اس میٹنگ کے انعقاد کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سال سالانہ اجتماع کے موقع پر بیرون سے آنے والی مجالس کی عہدیداران کو نئے سال کے لئے ہدایات دی جاتی تھیں۔اس سال حالات کی وجہ سے اجتماع منعقد نہ ہو سکا جس کی وجہ سے عہدیداران کو یہاں بلانا پڑا۔

آپ نے عہدیداران پر واضح فرمایا کہ موجودہ حالات ہمارے لئے بڑے ابتلاء اور آزمائش ہیں کیونکہ ہمارے امام ہم سے بہت دور ہو گئے ہیں۔قریب رہ کر ہم خلیفہ وقت سے جو فیض حاصل کر رہی تھیں اس سے اب محروم ہیں۔گو کیسٹس کے ذریعہ ہم تک آپ کے ارشادات پہنچ رہے ہیں۔ یہ جدائی ہمارے لئے بڑی ابتلاء ہے۔

آپ نے فرمایا حالات کا تقاضہ ہے کہ حضور جب بھی ہمارے درمیان واپس آئیں تو وہ ہم سے خوش ہوں۔ جماعت کمزور نہیں سو ہمارے قدم پھسلنے نہیں چاہئیں بلکہ ہمیں اس آزمائش پر پورا اُترنا چاہئے۔ مالی قربانیاں پیش کرنا تو ہمارا وطیرہ رہا ہے لیکن اصل چیز اپنے ایمانوں کو سلامت رکھنا ہے۔ ہمارے اندر بہت کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ کمزوریاں آئندہ نسل میں منتقل نہ ہو جائیں لہٰذا ہمیں اپنی تربیت کی طرف سب سے پہلے توجہ دینی ہوگی۔ نیز فرمایا اپنے حالات کا جائزہ لیں۔اپنی لجنات کی کمزور ممبرات کو نہایت پیار سے سمجھائیں ہر احمدی خاتون کا اپنی تنظیم سے تعلق ہونا چاہئے۔آپس کے تمام اختلافات اور جھگڑوں کو بھول جائیں۔ پہلے سے بڑھ کر منظّم اور متحد ہو جائیں۔تربیتی امور کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ بھی کافی نہ سمجھیں کہ ہم نے چندہ بھیج دیا یا چیزیں بھیج دیں اور کتابیں پڑھ لیں

بس ٹھیک ہے۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر اپنے نفسوں کا جائزہ لیں۔نئے سال میں آپ کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ آپ اپنے نقائص کو دور کریں جو بہنیں جھگڑوں کی وجہ سے حاضر نہیں ہوتیں اُنہیں سمجھنے کی پوری کوشش کریں۔احمدیت کی ترقی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے جھگڑوں کو بھول کر متحد ہو کر کام کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد ہی احیائے اسلام ہے۔خدا تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 85-1984ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(منعقدہ 1985ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا چوبیسواں سالانہ اجتماع ایک سال کے وقفہ سے شروع ہو رہا ہے میں سب آنے والی بہنوں کو اپنی طرف سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اور ربوہ کی رہنے والی مستورات کی طرف سے **اھلاً وَّ سھلاً وَّ مرحبا** کہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سہ روزہ قیام کو مبارک کرے اور آپ یہاں سے ایمان، علم اور عزم کے موتیوں سے جھولیاں بھر کر جائیں۔ اپنی تقریر سے قبل تمام خواتین اور بچیوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنے وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں، بے فائدہ نہ پھریں، آپس میں ملنے ملانے، باتیں کرنے، کھانے پینے کے لئے بہت وقت ہے اجتماع کے پروگرام کو توجہ سے سنیں۔ نمائندگان اور عہدیداران تمام باتوں کو جو آگے اپنی لجنہ میں اُنہوں نے پہنچانی ہیں نوٹ کر لیں۔ اگر وہ جا کر نہ آنے والی بہنوں تک یہاں کی کارروائی نہیں پہنچاتیں تو ان کی نمائندگی کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ اجتماع ایک سال کے وقفہ سے ہو رہا ہے 1983ء کے اجتماع میں 482 مجالس کی طرف سے 4265 خواتین نے اجتماع میں شرکت کی تھی جن میں سے 1035 نمائندگان تھیں۔ ربوہ کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔

اس سال 520 مجالس کی طرف سے 851 نمائندگان نے شرکت کی اور کل تعداد بیرون از ربوہ آنے والیوں کی 3244 ہے گویا مجالس کی تعداد میں اضافہ ہے لیکن نمائندگان کی تعداد میں کچھ کمی ہے۔ ناصرات کی تعداد 1983ء میں 241 مجالس کی طرف سے بیرون از ربوہ 1029 تھی اور اس سال 110 مجالس کی طرف سے 760 ناصرات نے شرکت کی ہے۔ لجنہ

ربوہ کی کل تعداد جنہوں نے داخلہ کا ٹکٹ لیا ہے کی تعداد 6307 ہے اس میں 254 نمائندگان میں ربوہ کی 2400 ناصرات نے شرکت کی۔ چونکہ 1984ء میں اجتماع نہیں ہو سکا اس لئے اپنی تقریر میں مَیں دونوں سالوں کا جائزہ لوں گی۔ 1984ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ لندن تشریف لے گئے آپ کی جدائی نے جو زخم دلوں میں ڈالے ہیں ان کی تکلیف سے ہر بہن آگاہ ہے ہمارا سب سے بڑا فرض حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اور لمبی عمر پانے کے لئے اور احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کرنا اور کرتے چلے جانا ہے۔ ایسی دعائیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوں ایسی دعائیں جو عرش کو ہلا دینے والی ہوں۔

ان دو سالوں میں بہت سی عظیم ہستیاں ہم سے بچھڑ کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ وہ ہستیاں جو جماعت احمدیہ کے بہت پیارے وجود تھے ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی لیکن یہ چونکہ عورتوں کا اجتماع ہے اور لجنہ کے کاموں کا تذکرہ ہو رہا ہے اس لئے صرف خواتین کا ہی ذکر کروں گی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی بہو یعنی آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رحمہ اللہ کی بیگم صاحبہ 24/اگست 1984ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں اور خدائی بشارات کے ماتحت جن خواتین مبارکہ کا خاندان سیدنا حضرت اقدس میں داخل ہونا مقدر تھا اس میں آپ کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے خود آپ کا رشتہ تجویز فرمایا اور حضور کی زندگی میں ہی حضرت مولانا نورالدین صاحب نے آپ کا نکاح پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائی۔ نیک فرمانبردار، خادم دین اولاد سے نوازا اور تـریٰ نسلاً بـعیدا کی پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ آپ کی وفات سے احمدی خواتین ایک بزرگ اور مقدس خاتون کی صحبت سے محروم ہو گئیں۔

15/جون 1984ء کو سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جو میر محمد اسحٰق صاحب کی دختر اور صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کی بیگم تھیں وفات پا گئیں بہت کم ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے ماں اور باپ دونوں کو خدمت دین کی توفیق ملی ہو اور ان کی نسل میں بھی خدمت دین کا تسلسل

جاری ہو۔ آپا نصیرہ (کہ جماعت میں وہ اسی نام سے پکاری جاتی تھیں) ایسی ہی خوش بخت خاتون اور ایسے ہی خوش بخت والدین کی بیٹی تھیں۔ بچپن سے اپنی والدہ حضرت سیدہ اُم داؤد کو لجنہ کا کام کرتے دیکھا اور ان سے تربیت حاصل کی۔ سیّدہ اُم داؤد مرحومہ کا نام لجنہ اماء اللہ کی خدمات کے سلسلہ میں نمایاں نظر آتا ہے تعلیم و تربیت کے میدان میں بھی اور تنظیمی صلاحیتیں اُجاگر کرنے کے میدان میں بھی یعنی جلسہ سالانہ کے موقع پر عورتوں میں مہمان نوازی کے تمام مرحلے ان کی راہ نمائی میں سرانجام پاتے تھے۔ اب بھی جب جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہوتے ہیں تو چشم تصور ان کو ہدایتیں دیتے، نقشے بناتے، نگرانی کرتے دیکھتی ہے۔ آپا نصیرہ چونکہ شادی ہوکر قادیان سے باہر چلی گئیں تھیں اس لئے ان کی خدمات کا سلسلہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد جب آپ نے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی شروع ہوتا ہے۔ قادیان میں 1946ء میں الیکشن کے موقع پر ان کے گھر کو کام کرنے کا مرکز بنایا گیا۔ خواتین کی خاصی بڑی تعداد روزانہ جمع ہوتی اور سیدہ اُمّ داؤد صاحبہ ان کو ہدایتیں دیتیں۔ صبح سے شام تک کام ہوتا اور آپا نصیرہ تمام آنے والی خواتین کی مہمان نوازی کرتیں۔ چائے، کھانے وغیرہ کا خیال کرتیں تمام خرچ اپنے پاس سے کیا۔ ایک پیسہ بھی اس زمانہ میں لجنہ نے خرچ نہیں کیا خاصی بڑی تعداد ممبرات کی جو وہاں بیٹھ کر کام کرتی ان کے دوپہر کے کھانے اور شام کی چائے کی مکمل ذمہ داری نہایت خوش دلی سے اُنہوں نے اُٹھائی۔ 1945ء میں حلقہ بیت الفضل قادیان کی ممبرات کو خواندہ بنانے کے کام کی ذمہ داری اور نگرانی کی۔ اس کے علاوہ 1945ء میں جلسہ سالانہ سے اُنہوں نے بطور نائبہ ناظمہ مستورات کام کرنا بھی شروع کیا پھر پارٹیشن ہوئی اور وہ بھی لاہور آ گئیں۔ لاہور آ کر یہاں لاہور کی لجنہ کی تنظیم کی طرف توجہ دی گئی وہاں قادیان سے آئی ہوئی مہاجرات کی تنظیم بھی کی گئی اس عرصہ تک جب وہ کہیں مستقل طور پر قیام پذیر ہوں ان کا سنبھالنا اور تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا ایک بڑا کام تھا۔ اس تنظیم کی صدر سیدہ اُمّ داؤد صاحبہ اور سیکرٹری آپا نصیرہ تھیں اُنہی دنوں فرقان فورس کے مجاہد کشمیر میں دادِ شجاعت پا رہے تھے ان کی وردیوں اور جرابوں کی مرمت کا کام لجنہ کے سپرد تھا اور یہ کام بھی آپ دونوں کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ 1949ء میں ربوہ منتقل ہونے پر آپ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی

سیکرٹری تربیت و اصلاح مقرر ہوئیں۔ نیز ربوہ میں دوسری تعلیم القرآن کلاس کی طالبات کی رہائش کے انتظامات کی نگران بھی رہیں۔ جب تک صحت جواب نہ دے گئی لجنہ اماء اللہ کے کسی نہ کسی عہدہ پر رہیں۔ چار سال جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر بھی کام کیا لیکن سب سے نمایاں خدمات اُنہوں نے بحیثیت ناظمہ جلسہ سالانہ اور ناظمہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے سرانجام دیں ان دنوں میں اپنے گھر کی ذمہ داریوں سے بکلّی سبکدوش ہوکر سارا سارا دن اور دیر تک رات کو دفتر میں ٹھہرتی تھیں۔ بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں لنگر خانہ کا کھانا کھانے کی وجہ سے اکثر جلسے اور اجتماع کے بعد بیمار پڑ جاتی تھیں غرض کہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لحاظ سے محسنین میں ان کا وجود شمار ہوتا ہے اور مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کے زمرہ میں آپ کا وجود آتا ہے۔ سینکڑوں لڑکیوں کو قرآن مجید سادہ اور باترجمہ پڑھایا شدید بیماری سے بہت تھوڑا عرصہ قبل تک پڑھاتی رہیں بے حد عبادت گزار، شب بیدار، کثرت سے نوافل ادا کرنے والی اور بہت دعائیں کرنے والی تھیں۔ غرض ان کی وفات جماعت احمدیہ کی خواتین اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک عظیم نقصان تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی روح پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے۔ آمین

اس سال یعنی 12 / جولائی 1985ء کو حضرت استانی مریم صاحبہ جو حضرت حافظ روشن علی صاحب کی اہلیہ تھیں اور لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے ایک تھیں۔ ایک طویل بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ حضرت فضل عمر نے جب 1922ء میں لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی تو ایک مضمون جو ابتدائی تحریک کے نام سے تاریخ لجنہ اماء اللہ میں موسوم کیا جاتا ہے لکھ کر احمدی مستورات کو تحریک کی کہ جو اس میں خوشی سے شامل ہونا چاہے شامل ہو اور اس پر دستخط کرے اس فہرست کے آٹھویں نمبر پر ان کا نام درج ہے اور ان کی وفات کے بعد اب ان چودہ میں سے کوئی بھی زندہ باقی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ابتدائی ممبرات پر اپنے رحم و فضل کی بارش برساتا رہے جنہوں نے قربانیوں کی ابتدا کر کے ہمارے لئے عمل کی راہیں استوار کیں۔ آپ نے قادیان میں لجنہ اماء اللہ کے بہت سے عہدوں پر کام کیا ہے۔ نائب صدر رہیں، قائمقام سیکرٹری کا فریضہ انجام دیا، خزانچی رہیں، دستکاری کا کام کیا، جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ الفضل میں کثرت سے مضامین لکھے جلسوں میں تقریریں بھی کرتی رہیں اور ہزار ہا

بچوں کو قرآن کریم پڑھایا عاجزہ کو بھی کچھ عرصہ آپ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے جاری ہونے کے بعد عورتوں اور بچوں کی دینی تعلیم کے لئے جو انتظامات کئے گئے ان میں سے ایک درس گاہ آپ کا گھر بھی تھا جس کا تفصیلی ذکر لجنہ اماء اللہ کی سب سے پہلی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ غرض اپنے وقت میں انہوں نے مختلف رنگ میں لجنہ اماء اللہ کی کثیر خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شاگردوں کے ذریعہ ان کی نیکیوں کو زندہ رکھے ان کے محلّہ کی خواتین نے ان کی بہت خدمت کی۔ **جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء**

1983-84ء میں کل لجنات کی تعداد 866 تھی ان میں سے 388 لجنات کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوتی رہیں یعنی تقریباً 45 فیصد ان میں بعض وہ لجنات بھی شامل ہیں جن کی طرف سے صرف ایک رپورٹ ہی سال میں موصول ہوئی اور سالانہ رپورٹ 29 ضلعوں کی 129 لجنات کی طرف سے آئیں اور اس سال میں چندہ دینے والی لجنات کی تعداد 787 رہی۔ یعنی 90.9 فیصد اس سال یعنی 1985-84ء میں کل لجنات کی تعداد 891 ہوگئی ہے ان میں سے ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات کی تعداد دوران سال 487 رہی اور سالانہ رپورٹ 32 ضلعوں میں سے 173 لجنات کی طرف سے وصول ہوئی۔ چندہ دہندہ لجنات کی تعداد اس سال 777 رہی ہے۔ چندہ الحمدللہ سال گزشتہ سے زیادہ نمایاں رہا ہے لیکن چندہ دہندگان لجنات کی تعداد میں کمی آئی ہے یعنی 78.5 فیصد رہی اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ قریباً پچیس یا تیس لجنات کا چندہ 3/اکتوبر جو حساب بند کرنے کی آخری تاریخ تھی اس کے بعد وصول ہوا اگر پہلے وصول ہو جاتا تو حساب میں آجاتا اور بہت سی لجنات کا چندہ بغیر تفصیل وصول ہوا آخر کس مدّ میں اسے ڈالتے چندہ وقت پر اور تفصیل ساتھ ہی بھجوایا کریں۔

لجنہ اماء اللہ کے کام کو ترقی دینے کے لئے جہاں مرکزی سیکرٹریان نے جن میں سے بعض میں مَیں بھی شامل تھی دورے کئے اور بعض مقامات پر ضلعی میٹنگز منعقد کی گئیں جن میں ضلع ملتان، مظفر گڑھ، وہاڑی، ڈیرہ غازیخان، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا، گجرات اور جہلم قابل ذکر ہیں اسی سال انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ ممکن تعداد میں دورے کرنے کا پروگرام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر نظر ہے اس سلسلہ میں ضلعی صدر یں، جنرل سیکرٹری صاحبہ سے پروگرام طے کر کے

جائیں۔الحمدللہ اس سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کی ازسرِ نو بنیاد رکھی گئی سابقہ دفتر کی عمارت گرائی جارہی ہے جس کی بنیاد 31رمئی 1950ء کو حضرت فضل عمر نے رکھی تھی اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی چنانچہ نئے نقشہ کے مطابق 3رمئی 1985ء کو سنگ بنیاد رکھا گیا اور تعمیر شروع ہوگئی ہے بجٹ میں سے پانچ لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ادا کئے ہیں باقی رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بطور قرض جوبلی فنڈ سے عطا فرمائی۔ابھی اس عمارت کے چندہ کی تحریک کی اجازت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ملی کیونکہ یورپین مراکز کے چندہ کا ابھی جماعت پر بوجھ ہے جب بھی حضور تحریک فرمائیں گے مَیں امید کرتی ہوں کہ ہماری احمدی بہنیں اپنی پرانی روایات کو پھر سے زندہ کر دیں گی۔

صحت جسمانی کی جو سکیم حضور کے پیش نظر ہے اس کی پراجیکٹ کی تعمیر کے لئے سوا لاکھ روپیہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ڈالا گیا تھا جس میں سے لجنہ مرکزیہ نے چار قسطیں یعنی ایک لاکھ ادا کر دیئے ہیں۔صرف ایک قسط باقی ہے جو آئندہ سال انشاء اللہ ادا کی جائے گی۔ گھٹیالیاں سکول کی مرمت کے لئے پچیس ہزار روپے دیئے گئے ہیں دس ہزار بیوت الحمد سکیم میں مزید دیئے گئے۔گیارہ ہزار میں اس سال لجنہ نے ٹیپ ریکارڈنگ ڈیک خریدا ہے تا اس پر تعلیمی اور تربیتی کیسٹ تیار کئے جائیں۔

گزشتہ سال حضور نے یورپین مراکز کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی جو ساری دنیا کے احمدیوں کیلئے تھی۔احمدی خواتین نے اپنے زیور اور رقوم کھلے دل کے ساتھ اپنے امام کے قدموں میں ڈال کر ثابت کر دیا کہ احمدی مستورات ایک زندہ قوم کی عورتیں اور دین کی سربلندی کی خاطر مال قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ بڑی پیاری مثالیں سامنے آئیں جن میں سے بعض کا تذکرہ حضور بھی اپنے خطبات میں بیان فرما چکے ہیں۔ان واقعات کو محفوظ رکھنا ہمارا فرض ہے تاکہ آئندہ نسل کے لئے مشعل راہ ہو۔اس سلسلہ میں تمام لجنات ایسے واقعات ناموں اور پتوں کے ساتھ جمع کریں اور مجھے دستی یا رجسٹرڈ بھجوائیں۔اس کے علاوہ موجودہ حالات میں بھی جو قربانی ہماری جماعت کی خواتین نے دی ہے ان میں چیدہ چیدہ مثالیں لکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن جانے کی وجہ سے وہاں کام بے حد بڑھ گیا ہے یہاں سے تو کام کرنے والے ساتھ نہیں گئے جیسا کہ حضور نے خود جماعت انگلستان کے اس سال کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا ہے کہ وہاں کے لوگوں نے اپنا وقت قربان کر کے سارا بوجھ اُٹھایا۔ ان کام کرنے والوں میں جہاں مرد تھے وہاں عورتیں بھی تھیں اوراب انگلستان کی عورتوں کی ایک خاصی تعداد روزانہ خطوط وغیرہ لکھنے اور متفرق کاموں کے سرانجام دہی میں مصروف ہے۔

دیر سے یہ معاملہ لجنہ اماء اللہ کے زیر غور تھا کہ ربوہ میں دستکاری کے کاموں کوفروغ دینا چاہئے تا وہ عورتیں جو غربت سے پریشان ہوکر دستِ سوال دراز کرتی ہیں اپنی خود کوئی آمد پیدا کرسکیں۔ سلائی سکول تو جاری ہے مگر گنتی کی طالبات آتی تھیں سکول کا خرچ بہت تھا۔ آمد نہ ہونے کے برابر اور وہ لڑکیاں آڈر کا کام بھی نہیں کرتی تھیں۔ صرف ڈپلومہ لے کر چلی جاتی تھیں۔ اس سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ ڈپلومہ بند کر کے اس میں کام اس رنگ میں سکھایا جائے کہ سیکھنے والی مستورات کام سیکھ کر اپنے پیروں پر کھڑی ہوسکیں۔ چنانچہ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد اس طریق پر ابتداء کر دی گئی ہے اور فی الحال سکولوں کے یونیفارم کے سوئیٹرز تیار کئے جارہے ہیں آپ سب نے تعاون کیا تو امید ہے کہ شعبہ دستکاری اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوجائے گا۔ اجتماع کے موقع پر ایک چھوٹی سی نمائش بھی لگائی گئی ہے۔

1984ء میں تو جلسہ سالانہ نہیں ہوسکا لیکن 1983ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ کے انتظامات میں لجنہ اماء اللہ کراچی نے نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں اور ڈاکٹر زبیدہ صاحبہ کی نگرانی میں کارکنات نے بہت اچھا کام کیا جس کا فرق گذشتہ سالوں سے نمایاں نظر آتا ہے اسی طرح حلقہ خاص کے کام کی ذمہ دار لجنہ لاہور نے بھی اچھی طرح ڈیوٹی ادا کی۔

1983ء کے اجتماع کے بعد حضور کی ہدایت کے مطابق مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے نمائندگان کی کئی میٹنگیں اس غرض سے ہوئیں کہ سالانہ کام کا جائزہ لینے کا تینوں تنظیموں کا ایک معیار مقرر ہو اور جو لجنات اس معیار پر پوری اُتریں صرف ان لجنات کو مقابلہ میں شامل کیا جائے چنانچہ گزشتہ سال سے اس پر عمل ہورہا ہے۔

1983ء سے حضور نے عورتوں کو مجلس مشاورت میں براہ راست نمائندگی عطا فرمائی۔

1984ءاور 1985ء میں مرکزی نمائندگان اور سب ضلعوں کی نمائندگان شمولیت کرتی اور اپنی لجنات کی طرف سے نمائندگی کرتی رہیں۔عورتوں اور بچوں کی تربیت کے خاص مواقع ہوئے ہیں اجتماع، جلسہ سالانہ، فضل عمر تربیتی کلاس، میٹرک کے بعد کی تعلیمی کلاس اور کھیلوں کے مقابلوں کا ٹورنامنٹ جن میں جسمانی صحت کے علاوہ اخلاقی لحاظ سے بھی مقابلہ ہوتا ہے۔ 84۔1985ء میں مستورات اور بچیاں اس سے محروم رہیں اس لئے تمام لجنات کا فرض ہے کہ وہ اپنی بہنوں اور بچیوں کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں اگر مرکز میں کلاسیں نہ لگ سکیں تو ہر لجنہ لگائے بڑے شہروں میں ایک جگہ جمع نہ ہوسکیں تو ہر قیادت یا محلّہ میں لگائیں اور ان کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کی طرف بہت توجہ دیں۔

خدا کے مامور کشتی کا کام دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشادفرماتا ہے۔

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں اللہ کی نعمت کے ساتھ سمندر میں چلتی ہیں تا کہ وہ اپنے نشانات دکھائے اس میں ہر بڑے صابر اور ہر بڑے شکرگزار کے لئے بہت نشان ہیں۔
(سورۃ لقمان:32)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی فرمایا ہے۔

واللہ کہ ہم چو کشتی نو حم کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

ترجمہ: بخدا میں اپنے پروردگار کی طرف سے نوح کی کشتی کی طرح ہوں بدقسمت ہے وہ جو میرے لنگر سے دور ہوتا ہے۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کیلئے مامورین کا مقام بمنزلہ کشتی کے ہوتا ہے جس میں سوار ہوکر وہ خدا تک پہنچتے ہیں اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''انبیاء...... کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں......یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے

بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں‘‘۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی ایک کشتی کا ڈھانچہ تیار کیا کہ جو اس کشتی میں سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کشتی میں سوار ہو جائے لیکن ہر سواری کا ٹکٹ یا پاس ہوتا ہے اس کشتی میں داخل ہونے کے لئے بھی ایک پاس آپ نے جاری کیا تھا وہ پاس کیا تھا آپ کے اپنے الفاظ میں سنئے۔

’’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 10)

’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ......اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ‘‘۔(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 12)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے

ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے......اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی''۔ (روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 19,18)

پیاری بہنو! ہم نے ظلمت کو چھوڑ کر نور کے سایہ تلے آنا ہے اور نور اختیار کرنے کا طریق حضور نے بتا دیا ہے کہ یہ یہ برائیاں چھوڑ کر اعلیٰ اخلاق اپنانے ہوں گے اور اس راستہ پر چلنا ہوگا جو صراط العزیز الحمید ہے اور اس راستہ پر صرف قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی چلا جا سکتا ہے جیسا کہ سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اُتارا ہے کہ تو تمام لوگوں کو ان کے ربّ کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے یعنی غالب اور تعریفوں والے خدا کے راستہ کی طرف۔ (سورۃ ابراہیم: 2)

پس کتاب الٰہیہ کا علم حاصل کرنا آپ کے لئے بہت ضروری ہے ورنہ وہ اخلاقی اور روحانی تبدیلی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ میں پیدا کرنی چاہتے تھے نہیں پیدا ہوسکتی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''۔ (روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 13)

پس قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ اس کے مطالب سمجھو اور اس کو اپنی زندگیوں پر حاوی کرو تا اس کے نتیجہ میں تمہارا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا ہو۔ ایسا مضبوط تعلق جس کو کوئی توڑ نہ سکے ہم کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس کے نتیجہ میں گناہ آلود زندگی سے نجات پا کر اپنی زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے سامنے وہ شرائط رہیں جن پر ہم نے بیعت کی وہ غرض رہے جس کے لئے ہم نے ایک ہاتھ پر بیعت کی اور جائزہ لیتے رہے کہ اس کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔

میری بہنو اور بچیو! ان تین دنوں میں اپنا وقت ضائع نہ کرو توجہ سے پروگرام سنو اور ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے رپورٹیں دیکھ کر کہ ہمارا کم سے کم معیار ہر کام میں پچاس فیصد ہونا چاہئے ترجمہ قرآن کریم کے لحاظ سے ہم ابھی اس معیار پر نہیں پہنچیں آپ یہ کہتی ہیں کہ ہم بوڑھے طوطوں کو نہیں پڑھا سکتے لیکن اگر آپ نوجوان بچیوں اور ناصرات کی طرف پوری توجہ دیں تو اگلی نسل خود بخود سَو فیصد تعلیم یافتہ مل جائے گی جسے دین پر عبور حاصل ہوگا۔ میں دیہات کی لجنات کو خاص طور پر توجہ دلاتی ہوں کہ اگر ترقی کرنی ہے تو اپنے بچوں کو پڑھائیں اگر ایک لڑکی بھی آپ کی نہیں پڑھتی تو آپ گناہ کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خواندگی یعنی پڑھے لکھے ہونے کا معیار سَو فیصد ہونا چاہئے۔ ناظرہ اور ترجمہ نماز باترجمہ کا معیار بھی اسّی فیصد ہونا چاہئے پھر مزید علمی ترقی کی طرف قدم اُٹھایا جا سکے ابھی تو بہت سی لجنات ابتدائی سیڑھیاں چڑھ رہی ہیں ایک سطح پر سب کو لانے کی کوشش کریں تعلیمی لحاظ سے تربیتی لحاظ سے، خدمت خلق کے لحاظ سے، اعلیٰ اخلاق کے لحاظ سے، اعلیٰ کردار کے لحاظ سے، قربانی دینے کے لحاظ سے، داعی الی اللہ ہونے کے لحاظ سے تا آپ مل کر وہ عظیم الشان اخلاقی اور روحانی انقلاب لا سکیں جو ہمارا مقصد ہے اور جس کی نشاندہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب کشتی نوح میں فرمائی ہے ہر احمدی بہن کو یہ کتاب غور سے پڑھنی اور پھر اپنا جائزہ لینا چاہئے اور اس کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں وہ ایسا بنا دے۔ آمین اللھم آمین

(ماہنامہ مصباح نومبر 1985ء صفحہ 8 تا 17)

اختتامی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ 1985ء

تشہد وتعوذ کے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خط جو میرے نام آیا ہے اس میں آپ نے اظہار فرمایا ہے۔

''عمومی طور پر لجنات پہلے سے زیادہ مستعد اور سرگرم عمل ہیں مگر بعض اطلاعات کے مطابق ...... دین کی حفاظت کے سلسلہ میں بعض شہری جماعتوں میں کچھ کمزوری کے آثار بتلائے گئے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ رپورٹیں غلط ہوں لیکن اگر سچی ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ شروع ہی میں ان احتمالات کی بیخ کنی کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو''۔

میری بہنو! دین کے کسی حکم کی ایک بہن بھی نافرمانی کرتی ہے تو وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ دین حقہ کی تعلیم کو اس زمانہ میں ناقابل عمل سمجھتی ہے، ضروری نہیں سمجھتی۔ زندہ اور عالمگیر تعلیم نہیں سمجھتی۔ ایک بہن اور بچی کا یہ فعل دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے جب بیعت کے لئے حق کے طالبوں کو بُلایا تو یکم دسمبر 1889ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس کی دس شرائط رکھیں جو خلاصۃً یہ تھیں۔

1- سچے دل سے عہد کرنا کہ شرک نہیں کرے گا۔

2- جھوٹ، فسق وفجور، خیانت اور فساد کے طریقوں سے بچے گا۔

3- پنجوقتہ نماز ادا کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا۔

4- کسی کو تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔

5- ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفاداری کرے گا۔

6- اتباع رسم سے باز آئے گا اور قرآن کی حکومت کو قبول کرے گا۔

7- تکبر سے باز رہے گا۔ عاجزی اور انکساری کی زندگی بسر کرے گا۔

8- دین اور دین کی عزت کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز رکھے گا۔

9- عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض خدا تعالیٰ کی خاطر لگا رہے گا۔

10- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کرے گا کہ جو نیک کام وہ بتائیں گے ان پر عمل کرے گا۔ یعنی مکمل طور پر آپ کا فرمانبردار رہے گا۔

میری احمدی بہنیں اس عہد نامہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں جو بہنیں شعائر دین میں سے کسی ایک کی بھی حفاظت نہیں کرتیں مثلاً پردہ ہے جس کا واضح حکم قرآن مجید میں موجود ہے اس سے لاپرواہی اور بے نیازی ظاہر کرتی ہیں وہ اس عہد کو توڑ رہی ہوتی ہیں۔ ان تین دنوں میں مجھے بہت سی لجنات سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے جنہوں نے بہت دکھ سے یہ بات بتائی ہے کہ کئی جوان لڑکیوں کو سروں پر نہیں بلکہ گلوں میں دوپٹے ڈال کر ہم نے دکانوں پر اپنی آنکھوں سے گھومتے دیکھا ہے۔ تھوڑا سا پردہ ہوتا ہے وہ بھی یہ کہ صدر سے منہ چھپایا جاتا ہے کہ وہ نہ دیکھ لے خدا کا خوف نہیں۔ خدا کے رسول کا خوف نہیں، حضرت بانی سلسلہ کا خوف نہیں، خلیفہ وقت کا خوف نہیں۔ اوّل تو سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ حکم کسی خلیفہ نے آ کر نہیں دیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے آ کر یہ حکم نہیں دیا۔ یہ تو حکم قرآن کریم میں موجود ہے اور ان حکموں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر عورتوں کے لئے بیان کیا ہے۔ کیا وہ اس شرط بیعت کو توڑ نہیں رہی کہ قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا دستور العمل قرار دے گی تو کیا پردہ اس میں شامل نہیں۔ کیوں اس سے لاپرواہی ہوتی ہے کیوں اس سے بے نیازی ہوتی ہے کہ ہم نے پردہ نہیں کرنا۔ ہمارے اخلاق بھی اچھے ہیں، تقریریں بھی بڑھ چڑھ کر سٹیج پر کرتی ہیں لیکن ایک ایسے واضح حکم کی ایک ایسی واضح تعلیم کی جو ہمارے عقائد کا حصہ ہیں اور اس تعلیم کا حصہ ہیں جن کو پھیلانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تشریف لائے۔ یوں چھوڑ دیتی ہیں جیسے وہ بات، وہ حکم قابل توجہ ہی نہ ہو۔ میں تو یہی کہوں گی کہ قصور بچیوں سے زیادہ ان کی ماؤں اور باپوں کا ہے جو انہیں اپنے گھروں میں پال رہے ہیں۔ کیوں وہ سختی نہیں کرتے اپنی اولاد پر کہ مذہب پر ہم نے پہلے عمل کروانا ہے اور تعلیم بعد میں دلوانی ہے۔

پردہ کے بعد دوسری چیز ہے جس میں ہماری دیہات کی بھی ،شہروں کی بھی اور بہت سی قصبات وغیرہ کی بھی عورتیں ملوث ہیں وہ ہیں بدعات اور رسومات جن کو چھوڑنے اور جن کے بوجھ گلوں سے اُتارنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھیجتا ہے اور جن کو چھڑوانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تشریف لائے تھے وہ طوق بھی ان کے گلوں میں ہیں وہ زنجیریں بھی ان کے گلوں میں ہیں جو رسوم نہیں چھوڑتیں ،ایسی مجالس میں شامل ہوتی ہیں جو شرک اور بدعت کی مجالس ہوتی ہیں جن کی نہ قرآن نے اجازت دی نہ سنت رسول پاک سے ثابت ہے نہ کسی حدیث سے جواز ملتا ہے۔کیا وہ اپنے عہد بیعت پر پوری اُتر رہی ہیں؟

انہی دنوں میں مجھے ایک لجنہ کی صدر غالباً ضلع لاہور کی انہوں نے خط لکھا کہ آپ اپنی تقریر میں اس چیز پر بھی روشنی ڈالیں کہ بعض لوگ رشتہ داروں کی وفات پر جو بہت قریبی ہوتے ہیں بدعتیں کرتے ہیں اور ہم مجبور ہو جاتے ہیں شامل ہونے پر کیا ہمارا عمل ہونا چاہئے؟ میں کیا بتاؤں اس کا جواب۔اس کا جواب تو ہمارے مولیٰ نے خود قرآن کریم میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے کر فرمایا تھا کہ ساری دنیا کو آپ سنا دیجئے کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبہ: 24) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو بتا دیں کہ اگر تمہارے باپ ،تمہارے بیٹے ،تمہارے بھائی ، تمہاری بیویاں (زوج خاوند اور بیوی دونوں کے لئے آتا ہے) اور تمہاری برادریاں اور تمہارے وہ مال جو تم کماتے ہو۔تمہاری وہ تجارتیں جن کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے وہ گھر جو تمہیں بہت محبوب اور پسندیدہ ہیں اور شوق سے بنوائے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو پھر تمہارا کوئی علاج نہیں۔تم اس دن کا انتظار کرو جس دن اللہ تمہارے بارے میں اپنا فیصلہ صادر کر دے گا اور یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ عہد توڑنے والوں کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔فاسق اُسے کہتے ہیں جو عہد

باندھے اور اس پر عمل نہ کرے۔ میری بہنو! آپ نے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اس ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ عہد اپنے سامنے رکھتے ہوئے بھی آپ پردہ کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور آپ رسومات میں بھی ابھی تک جکڑی ہوئی ہیں اور ان کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں بلکہ کوئی اِدھر سے جواز پیش کر دیتی ہیں اور کوئی اُدھر سے جواز پیش کر دیتی ہیں۔ ایسی کمزور بہنیں ہماری ترقی میں روک ہیں بہت زیادہ لیکن ہم آپ کو چھوڑ نہیں سکتے۔ شاید کوئی یہ کہہ دے کہ کمزور بچیوں سے جو پردہ نہیں کرتیں یا ایسی بہنوں سے جو خود ان کمزوریوں میں مبتلا ہیں ان کو کیوں لجنہ میں رکھا ہوا ہے؟ ان کو کیوں جماعت میں رکھا ہوا ہے؟

میری بہنو! ہماری محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم آپ کو رکھیں اپنے اندر۔ پوری پوری کوشش کریں پیار سے، خلوص سے، محبت سے آپ کی تربیت کرنے کی کیونکہ تربیت کی کمی ہے جو آپ سے ایسے بُرے افعال کرا رہی ہے۔ میں ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں کہ ایک حقیقت کی سمجھ انسان کو آ جائے اور پھر وہ اس کے خلاف کرے۔ جب تک اس کی اہمیت اس پر واضح نہیں ہوتی۔ جب تک دل میں اس کی حقیقت جم نہیں جاتی۔ اس کو سمجھ نہیں آ جاتی کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے انسان باطل کی طرف کئی دفعہ جھک جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مایوس نہ ہوں ہم کوشش کریں انہیں سمجھائیں پیار سے، محبت سے، ایک ماں کی حیثیت سے، ایک بڑی بہن کے ناطے سے ان کی اصلاح کی کوشش کریں اور ان کے لئے اگر کوشش ناکام ہو تو اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں کہ ان کوششوں میں ہم ناکام ہو گئی ہیں۔ اے مولیٰ! تو ان کے دل پھیر دے صداقت کی طرف اور وہ عمل کرنے لگ جائیں۔ ہماری صدریں ہماری سیکرٹریان ہمارے عہدہ دار ہر کام کو دعا سے شروع کریں۔ کوششوں میں صرف یہ لکھ دینا کافی نہیں کہ ہم نے سمجھایا لیکن سمجھ نہیں آئی۔ جس دن اِس کو سمجھ آ گئی وہ ہماری کامیابی کا دن ہو گا۔ بہت دعا کریں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے کہ ان کی اصلاح کرے۔

خدا تعالیٰ کا اپنے مامور سے وعدہ ہے کہ وہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا اور خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا

جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربِ جلیل نے یہی چاہا وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

یہ آیت قرآن مجید کی جو آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آپ نے خدا کے پیار میں، خدا کی فرمانبرداری میں اور رسول کی فرمانبرداری میں ہر ایک رشتہ داری کو پیچھے رکھنا ہے۔ اپنے جذبات کو پیچھے رکھنا ہے۔ اپنے دوستوں کو پیچھے رکھنا ہے وہ چیز جو آپ کو محبوب ہے اس کو پیچھے رکھنا ہے۔ مقدم صرف خدا ہونا چاہئے مقدم صرف ہمارا ربّ ہونا چاہئے جس نے ہمیں پیدا کیا اور پھر ہمیں عظیم الشان نعمت عطا کی یعنی یہ دینِ حق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو گہرے گڑھوں اور تاریکیوں میں ہم بھٹکتے پھر رہے ہوتے اور پھر آپ کے فرزند جلیل جس کی بشارت دی گئی تھی تشریف نہ لاتے تو ہمارا کیا حال ہوتا؟ تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس نعمت کا شکر ہم نے اپنے عمل سے کرنا ہے اور عمل یہی کہ خدا کا شکر ہم نے اپنے عمل سے کرنا ہے اور عمل یہی کہ خدا اور خدا کے رسول کے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر انقلاب برپا کرنا ہے۔ امام وقت کے کہنے پر چلیں اور کوئی شکایت ہماری آپ کو دکھ پہنچانے والی نہ ہو۔ کتنے درد سے آپ نے لکھا ہے اپنے خط میں کہ خدا کرے یہ شکایات غلط ہوں۔ شکایت جب کی جاتی ہے تو اکثر صحیح ہوتی ہے اس سے پیشتر آپ فرماتے ہیں کہ یہ بُرائیاں پھیلیں جہاں جہاں جن لجنات کی یہ رپورٹیں ملی ہیں ان کی بیخ کنی کرنی ہماری لجنہ کی عہدہ داروں کا کام ہے۔

پس میری بہنو! مایوس نہ ہو۔ اس قادر خدا پر یقین رکھیں جس نے ہمیں پیدا کیا۔ کیا کبھی اُس نے اپنے پیاروں کو ضائع کیا؟ کیا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کو طوفان سے محفوظ نہیں رکھا؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو زندہ جاوید نہیں بنا دیا۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور

آپ کے ماننے والوں کو طوفان کی لہروں سے نجات نہیں دی۔ اُس زمانے میں جب فرعون کا یہ حکم تھا کہ لڑکے ذبح کر دیئے جائیں اور لڑکیاں زندہ رکھی جائیں۔ ایک عورت ہی تھی جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو بکس میں بند کر کے دریا میں بہا دے۔ جب بھی میں قرآن کریم میں اس واقعہ کو پڑھتی ہوں تو دل میں بڑا شدید احساس ہوتا ہے کہ حیرت انگیز ایمان تھا حضرت اُمّ موسیٰ کا۔ ذرا ایک ماں کے دل کے جذبات کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ کوئی آپ کو کہے کہ دریا میں پھینک دو اور اس کو کچھ پتہ نہیں کہ ڈوب جائے گا یا کیا ہوگا۔ لیکن خدا کی وحی کو انہوں نے پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر کتنے فضل نازل کئے اور یقیناً جتنے فضل اس قوم پر نازل ہوئے وہ اُسی قربانی کے نتیجے میں ہوئے ہیں۔ ایسا ایمان پیدا کرنا ہے زندہ ایمان اُس قادر مطلق ہستی پر ایسا ایمان پیدا کرنا ہے۔ اپنے پیارے رب پر۔ فضلوں کی بارش ہوتی رہی ہے اور ہوتی چلی جارہی ہے۔ کیا اس خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے نہیں بچایا کہ قوم نے آپ کو صلیب پر چڑھا دیا تھا اور پھر اس کے ماننے والوں کو تین سَو انیس سال غاروں میں نسلاً بعد نسلٍ قربانی کے نتیجہ میں ان کا ساتھ چھوڑا؟ اور پھر سب سے بڑھ کر انسانیت کے نجات دہندہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی دینے والوں کے ناموں کو اَبدالآباد تک زندہ کر دیا۔ میری بہنو! جو اس سے وفا کرتا ہے وہ اُس سے بے وفائی نہیں کرتا۔ اس کی نصرت اور پیار کی طلبگار رہیں اور اپنا جائزہ لیں اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ کیا اس کے ہر حکم کو مان رہی ہیں؟ یہ پردہ میرا بنایا ہوا حکم نہیں، خلیفہ وقت کا بنایا ہوا حکم نہیں اور جب اپنے جائزہ لینے کے بعد دیکھیں کہ ہم اب تک بعض احکام سے غافل رہی ہیں۔ اصلاح کریں اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے جو عہد اس کے ساتھ باندھا ہے اس کو نبھائیں کیونکہ بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے عہد باندھنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح: 11) اس عہد پر پوری اُتریں۔ اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ دین کے علم سے دلوں کو منور کریں۔ آپ کے گھروں میں دین کا چرچا ہو صرف زبانی نہیں عمل کے ذریعہ سے۔ پھر دیکھیں نصرت الٰہی کے نظارے آپ کو قدم قدم پر نظر آئیں گے۔

بڑا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے دو سال کے وقفہ کے بعد ہمیں اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دی۔ گو اس سال گزشتہ سال کی نسبت نمائندگان کی تعداد میں بھی کمی رہی۔ مجالس کی تعداد میں بھی 1983ء میں 1085 نمائندگان بیرون از ربوہ تشریف لائی تھیں۔ اب 911 ہیں گویا 174 کی کمی ہے۔ 1983ء میں جو مجالس یہاں آئی تھیں وہ 482 تھیں اور اس سال 348 گویا 134 کی کمی رہی لیکن ہم امید کرتی ہیں کہ آئندہ اجتماع میں اپنی سستیاں دور کریں گی اور ضلعی صدران بھی کوشش کریں گی کہ ہماری کوئی ایک مجلس بھی مرکز سے غیر حاضر نہ رہے جو آئیں گی نہیں ان کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کس بات کی نصیحت کی گئی ہے کن باتوں کے کرنے کو کہا گیا ہے۔ کیا لائحہ عمل بنایا گیا ہے۔ کیا پروگرام بنائے گئے ہیں ان کا عمل کیسے ہوگا اور جو نمائندگان آئی ہیں ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن بہنوں تک یہ باتیں پہنچائیں جو اجتماع میں نہیں آئیں۔ خاص طور پر حضور کے پیغام کو۔

اے میرے اللہ! ہم کمزور ہیں، ہم بے کس ہیں۔ ہم میں ہمت پیدا کر کہ ہم اپنی کمزوریوں کو دور کریں اور تیرے کہنے پر چلیں جو تیرے مامور کے ساتھ ہم نے عہد بیعت باندھا ہے اُس کو پورا کرنے والے ہوں۔ تیری راہ میں جو بھی مصیبت یا تکلیف آئے اُسے برداشت کرنے والے ہوں۔ تیری راہ میں ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں اور ہر تکلیف کو بشاشت سے قبول کریں۔ ہم تیری ناچیز بندیاں ہیں تم ہمیں نہ چھوڑیو، نہ چھوڑیو۔ اے میرے مولا ہمیں کبھی نہ چھوڑیو۔ دعا کریں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے لمبی عمر کے لئے اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے اور یہ کہ ہماری طرف سے آپ کو خوشی کی خبریں ملیں اور اپنے کو اہل بنائیں ہر ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے۔ یہ عارضی جدائی جلد دور ہو کہ اب دل میں طاقت نہیں رہی۔ تیرے دین کی سربلندی کے لئے اور خدمت کے لئے آپ نے یہ عارضی جدائی اختیار کی ہے۔ میرے خدا تو انہیں کامیاب کر۔ ہماری کوششوں میں برکت ڈال کہ کوشش تبھی کامیاب ہوتی ہے جب تیرا فضل شامل ہو اور نتیجہ بھی اُسی وقت اچھا نکلتا ہے جب تو چاہے۔

اے ابن فارس کی جسمانی اور روحانی بیٹیو! اپنی ذمہ داری کو ادا کرو تا خدا کی رضا حاصل کر سکو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ

ہو۔اس سے زیادہ کہنے کی تاب اپنے دل میں نہیں رکھتی اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے اس اجتماع کے خاتمہ کا اعلان کرتی ہوں اور اپنی بہنوں اور بچیوں کو خدا حافظ کہتی ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے پہنچائے۔ایک نیا عزم، ولولہ، ایک نیا جوش، ایک امنگ کام کرنے کی یہاں سے لے کر جائیں۔ایسا کہ جنہیں پیچھے چھوڑ کر آئی ہیں۔خدا کرے کہ میری یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو اور آپ کو یہاں سے جانے کے بعد اپنے میں نمایاں تبدیلی نظر آئے۔

(ماہنامہ مصباح جنوری 1986ء)

☆......☆......☆

دورہ انڈونیشیا

آپ نے اپنے دورہ کے دوران ممبرات لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق دی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جنہوں نے آنے کی اجازت فرمائی۔ آپ کو ہدایات دینے سے قبل میں آپ کی سابقہ صدر کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو نیک بنائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ میرے دورے کا فائدہ ضرور آپ کو ہوگا۔ آپ نے ہمیشہ کہا ہے کہ ایک سو ساٹھ کروڑ کے مقابلہ میں آپ کی جماعت کی کوئی حیثیت نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب ثابت کی ہے۔ مذہب کی تاریخ کہتی ہے زمانہ حضرت نوح علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام تمام نبیوں کے زمانہ کو دیکھیں جو اخیر میں سب ترقی کر گئیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور کو مکہ کی فتح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دی تھی۔ آپ نہ گھبرائیں کہ آپ کم ہیں۔ آپ انشاء اللہ ترقی کر جائیں گی حضرت مسیح موعود سے جو وعدہ جات ہیں کہ آج سے تیسری صدی شروع نہیں ہوگی۔ آپ کو غلبہ دیا جائے گا خدا کا وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے آپ کو اپنے اندر پوری تبدیلی کرنی ہوگی تا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

آپ نے جو مشکلات پیش کی ہیں ان پر روشنی ڈالنی ہے۔

1۔ تبلیغی شعبہ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بار بار فرمایا ہے کہ آپ داعی الی اللہ بن جائیں۔ قرآن کریم میں کہا گیا ہے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر نقش قدم پر چلو۔ ہر لحاظ سے ہمیں نمونہ پیش کرنا ہے۔ عبادت، اخلاق، تعلیم و تربیت، حسن سلوک،

اعلیٰ اخلاق سے، دنیا جتنی بھی خلاف ہومگر جب وہ دیکھیں گے ان جیسی کوئی عبادت نہیں کرتا بچوں کی تعلیم وتربیت اور پھر حسن سلوک اخلاق اعلیٰ سے لوگ ہمارے گرویدہ ہو جائیں گے۔ میری مجلس عاملہ کو ہدایت ہے وہ خود عملی نمونہ بنیں۔ پھر آپ نے کہا ہے لجنہ صرف پندرہ فیصد ایکٹو ہیں ہمارے نزدیک پچاس فیصد معیار ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا پچاس فیصد معیار کم ازکم ہر کام میں، چندہ جات میں بھی۔

2۔تعلیم: عمل کرنے کیلئے علم حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ آپ تبلیغ نہیں کرسکتیں۔ قرآن مجید علم کا خزانہ ہے۔آپ اس پر عمل کیسے کریں گی اگر آپ کو اس کا ترجمہ نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس میں سات صد احکام ہیں اگر ایک کو بھی توڑا جائے اس کا مطلب ایک دروازہ بند ہو گیا۔سو قرآن پاک کے احکام جاننے کیلئے اس کا ترجمہ جاننا نہایت ضروری ہے۔قرآن مجید کے متعلق رپورٹ نہیں دی گئی کہ کتنی ہیں جو ترجمہ جانتی ہیں اور اب تک یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی کتابوں کا ترجمہ شائع ہوا ہے یہ کتابیں اُردو میں ہیں اگر ترجمہ نہ ہوا تو آپ کو کیسے علم ہوگا۔

3۔تربیت: تربیت میں پردہ کا ذکر ہے۔موجودہ پردہ ایک حد تک صحیح ہے مگر چہرہ چھپانا ضروری ہے اور افضل ہے۔ دفتر میں کام کرنے والیوں کیلئے اگر وردی ضروری ہے تو دفتر کے بعد کے اوقات میں پردہ کا خیال رکھیں۔آپ نے بچوں کی تربیت کے خوف کا اظہار کیا ہے۔ آپ ان کو گھروں میں صحیح تعلیم دیں تا وہ باہر کے شر سے محفوظ رہیں۔گھر کے اندر ان کو مذہب کی تعلیم دیں۔ ہر ماں کا فرض ہے پوری کوشش کرے کہ احمدیت کی تعلیم ان کو پوری طرح سے دیں۔زیادہ سے زیادہ بچوں کی چھوٹی سے چھوٹی کتابیں چھاپیں۔مرکز سے لٹریچر آپ کی مانگ پر بھیجا جائے گا۔تاریخ لجنہ اماء اللہ شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ کر کے مرکز بھجوائیں۔

4۔شعبہ امور عامہ: سکولز نرسری اور کلینک کی صرف خواہش ہی کافی نہیں اس میں چندہ کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ کا یہ لوکل مسئلہ ہے اس کی رپورٹ امیر کے ذریعے حضور کی خدمت میں بھیج سکتی ہیں۔ میرا خیال ہے آپ خدمت خلق میں واقعی ٹھوس اقدام لیں تا آپ ثابت کر دیں کہ حکومت سے تعاون کرتی ہیں۔

5۔ رشتہ ناطہ: یہ انٹرنیشنل مسئلہ ہے۔ رشتہ کیلئے صرف بیعت ہی کافی نہیں ہوتی آپ ایسا نہ کریں کیونکہ اس سے مشکلات اور پیدا ہو جائیں گی۔ آپ بچوں کو پوری تعلیم دیں کہ باہر شادی نہ کریں۔ اٹھہتر شاخوں میں سب کوشش کریں۔ حضور کو لکھا جائے اس طرح انٹرنیشنل رشتہ ہو۔ سنگاپور اور دوسری جماعتیں حقیقتاً کوشش کریں کم تعلیم یا مالی لحاظ سے کمزور پر تردّد نہ کیا جائے۔

6۔ شعبہ مال: چندہ لجنہ اماء اللہ کے متعلق نہیں بتایا گیا۔ مرکز میں قانون ہے چندہ حیثیت کے مطابق دیں جس کی آمد ہو ایک فیصد یعنی سَو روپیہ پر ایک روپیہ دیں۔ اس طرح چندہ کی مد میں آمد بڑھ جائے گی۔

7۔ شعبہ ناصرات: یہ شعبہ بہت اہم ہے کیونکہ مستقبل میں جماعت کے کاموں کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے تا وہ آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ آپ کی لجنات کافی اچھی ہیں اگر آپ کو کوئی مسئلہ پیش ہو لکھیں جواب دیا جائے گا۔ صرف رپورٹ ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہر قسم کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ آپ سب مل کر کام کریں خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس تنگ وقت میں سب خدمت میں لگی ہوئی ہیں اور میں یہ دعا کرتی ہوں کہ یہ دورہ کامیاب ہو۔

(رپورٹ دورہ انڈونیشیا 1986ء)

☆......☆......☆

دورہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

6 فروری 1986ء کو عہدیداران کے اجلاس میں آپ نے فرمایا کہ ایک لمبی مدت کے بعد میں یہاں حاضر ہوئی ہوں آپ نے بھی غفلت دکھائی اور ہم سے بھی کوتاہی ہوئی جس کی وجہ سے یہ ضلع بہت پیچھے رہ گیا ہے آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ جس لجنہ سے زیادہ رابطہ رکھا جائے اس میں بیداری پیدا ہوتی ہے گاہے بگاہے جھنجوڑنا ضروری ہوتا ہے صدر ضلع نے اس ضلع کا دورہ کرنے کی طرف توجہ نہیں دلائی موجودہ دور میں رابطہ اور بھی زیادہ ضروری ہو چکا ہے انہی حالات میں کئی ضلعوں کا دورہ کیا گیا ہے جہاں بہت بڑے بڑے جلسے بھی کیے گئے لیکن سیالکوٹ میں بہت محدود پروگرام ہے زیادہ سے زیادہ مجالس کو اس میں شرکت کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے تھا۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ میری تمام گزارشات غیر حاضر عہدیداران کو بھی پہنچائی جائیں نیز ان سے نہ حاضر ہونے کی وجہ دریافت کر کے مجھے اس کی اطلاع دی جائے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں تو ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا ہے عورتوں اور مردوں کو مل کر کام کرنا چاہیئے اگر یہی سستی اور جمود طاری رہا تو اس سے وہ مقصد پورا نہیں ہوگا جس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے صرف چندہ جمع کر لینا ہی کام نہیں اصل چیز یہ ہے کہ ہم اسلام کی ترقی کے مقاصد کو پورا کرنے والی بنیں آپ نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور جن نیک باتوں اور شرائط کا عہد کیا ہے اسے پورا کرنے میں کوتاہی دکھا رہی ہیں۔

فرمایا کہ لجنہ کی تنظیم کے تحت شوق، جذبہ اور لگن کے ساتھ کام کریں تمام صدریں اپنے اپنے دیہات میں جہالت کا مکمل طور پر خاتمہ کریں اور اس بات کی نگرانی کریں کہ کوئی لجنہ اس تعلیم سے جتنی دیہات میں موجود ہے اس سے محروم نہ رہ جائے۔ احمدی گھرانوں کا سروے کریں اور ہر بچہ کو تعلیم کی طرف توجہ دلائیں کیونکہ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے آپ کی شکایت جائز نہیں کہ ہمیں کیسٹس نہیں ملتیں آپ امیر ضلع سے رابطہ رکھیں اور لجنہ کی مجالس خود کیسٹ خریدیں۔ اجلاسوں میں بھی اور انفرادی طور پر بھی اس کو سنوانے کا انتظام کریں۔ آپ

کو تو اس وقت تک چین نہیں آنا چاہئے جب تک آپ تک خلیفہ وقت کے تازہ ارشادات نہ پہنچ جائیں۔آپ بھی دوسری مجالس کی طرح کیسٹس کی لائبریری اور مرکز سے رابطہ قائم کر کے کیسٹ منگوائیں۔حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ اپنے اندر فرض کا احساس پیدا کریں جس تیزی سے ہمارے خلیفہ قدم اٹھا رہے ہیں اسی تیزی سے آپ بھی قدم آگے بڑھائیں آپ کی سستی کی خبریں اگر خلیفہ وقت تک پہنچیں تو وہ آپ کیلئے کس قدر تکلیف کا باعث ہونگی حضرت مسیح موعودؑ نے سیالکوٹ کو اپنا دوسرا وطن کہا تھا اس ضلع کا اتنا پیچھے رہ جانا بڑے شرم کا مقام ہے۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ جلسہ میں عہدیداران کا جوان طبقہ زیادہ نظر آرہا ہے اور اس عمر میں ہمت کے ساتھ ساتھ جذبہ بھی زیادہ ہوتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم آئندہ ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لیے نئی نسل کو تیار کریں آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتی ہوں کہ میرا آنا یہاں بیکار ثابت نہیں ہوگا اور جب میں آئندہ یہاں آؤں گی تو مجالس کی کارکردگی کو بہت بہتر محسوس کرونگی خدا کی تقدیر جب مجھے دوبارہ آپ کے پاس لائے تو خدا کرے آپ بہت حد تک اپنی اصلاح کر چکی ہوں خدا کی تقدیر سے دنیاوی تدابیر ہرگز نہیں ٹکرا سکتیں۔دشمن لاکھ تدابیر کرے آپ اپنا کام جاری رکھیں جب تک ساری دنیا اسلام قبول نہیں کر لیتی آپ کا مشن ختم نہیں ہوگا۔

پھر آپ نے دیہات میں ہونے والی بدرسومات اور بدعات کا ذکر کرتے ہوئے اس سے اجتناب کی تلقین فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ آپ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کریں احمدی گھرانوں میں بدعات کا مکمل خاتمہ کرنے کی کوشش کریں تا وہ ہمارے پاؤں کی زنجیریں نہ بن سکیں اور خدانخواستہ ہماری ترقی کی راہ میں حائل نہ ہو جائیں کوئی ایسی برائی ہمارے درمیان جنم نہ لے جو جڑ پکڑ جائے۔آپ گھر جا کر اپنی تعلیم کو واضح کریں کہ ہم نے یہ کام کرنا ہے اور یہ نہیں کرنا۔

آخر میں آپ نے رپورٹ اور چندہ جات باقاعدگی کے ساتھ مرکز بھجوانے اور مرکز سے مسلسل رابطہ رکھنے کی طرف توجہ دلائی پھر اجتماعی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(رپورٹ لجنہ سیالکوٹ)

خطاب از ممبرات لجنہ شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین

12 مارچ 1986ء

خطاب میں سب سے پہلے آپ نے اپنی خدمت میں پیش کئے جانے والے سپاسنامہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ پسندیدہ امر نہیں ہے۔ سب سے پہلی بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ اطاعت ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم خدا، اس کے رسول اور اس کے مقرر کردہ خلفاء کی اطاعت کرو۔ نیز جو تم پر نگران یا حاکم بنایا جائے اس کی اطاعت کرو۔ لجنہ مرکزیہ نے صدر کے انتخاب کیلئے جو قوانین بنائے تھے۔ مقامی طور پر ان کی پابندی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے یہاں پر بعض اختلافات پیدا ہوئے۔ قانون بنایا گیا ہے کہ جو صدر دو بار مسلسل منتخب ہو جائے تیسری بار اس کا نام پیش نہ کیا جائے کیونکہ بعض جگہ سالہا سال ایک ہی صدر کے ہونے کی وجہ سے بعض قباحتیں پیدا ہو جاتی تھیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ نئی نسل کو بھی آگے آنے کا موقعہ دینا چاہئے۔ جس صدر کے لئے مرکز سے جتنے عرصہ کے لئے منظوری آئے اس میں وہ خلوص نیت اور دیانتداری سے کام کرے اس کے بعد ہر طرح سے عہدیداران سے تعاون کرنے اور لجنہ کی ممبر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور لجنہ کی ممبر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے، چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہم میں اختلاف پیدا نہیں ہونے چاہئے۔ اپنے اپنے عہد بیعت کو ہر وقت مدنظر رکھیں۔ اسیران ساہیوال اور سکھر کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ جنہوں نے خدا اور خدا کے رسول کی خاطر اتنی تکالیف برداشت کیں اور اپنی جانیں خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے تو اپنے عہد کو سچ کر دکھایا۔ بیوی، بچوں، والدین اور بہن بھائیوں کی پرواہ نہیں کی۔ صرف خدا اور خدا کے رسول کی رضا کو مقدم سمجھا۔ آپ نے فرمایا کہ قربانیاں پیش کرنا صرف چند افراد کی ہی ذمہ داری نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں

کا احساس ہونا چاہئے۔ آپ نے اس ابتلاء کے دور میں اگر لاپرواہی اور بے توجہگی برتی تو آپ کے بچے بھی سست ہو جائیں گے کیونکہ بچے اپنے والدین کا نمونہ اپناتے ہیں۔ جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ آپ میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والا نہ ہو۔ اطاعت کا جذبہ اپنے اندر، اپنے بچوں کے اندر اور اپنے مردوں کے اندر پیدا کریں۔ خدا کو ہر بات پر مقدم رکھیں۔ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہئے کہ آپ کا ہر بچہ سکول داخل ہونے سے قبل قرآن کریم ختم کرے۔ قرآن ہماری روحانی غذا ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور عمل کئے بغیر ہم سیدھی راہ پر چل نہیں سکتیں جو شخص قرآن کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتا وہ خود اپنے اوپر جنت کا دروازہ بند کر لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہالت اور دینی علم کی کمی کی وجہ سے ہمیں بعض شکایات ملتی ہیں جو بہت تکلیف دہ امر ہے۔ بعض احمدی خواتین ابھی تک رسم و رواج میں گھری ہوئی ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی رسوم و بدعات کو ختم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ چودہ سَو سال میں پیدا ہونے والے مسائل اور شرک کا خاتمہ ہو اور حضرت محمد ﷺ کے باغ میں ایک بار پھر سے بہار آ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اس کی اصلاح میں زیادہ ہاتھ عورت کا ہوسکتا ہے کیونکہ جو مائیں اپنے بچوں کے دلوں میں دین کی محبت اور نیک باتیں ڈالتی ہیں انہی کے بچے خادم دین بنتے ہیں۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے اور وہی قوم ترقی کرسکتی ہے جس کی آئندہ نسل جگہ لینے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ پس اپنی سستیوں کو چھوڑ دیں اپنے بچوں، خاوندوں اور بھائیوں کی طرف توجہ رکھیں۔ انہیں نمازوں کا پابند بنائیں ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے ہر دم اپنے عہد بیعت کو نبھانا ہے۔ جب ہر عورت یہ عہد کر لے تو انشاء اللہ ترقی کے دن بہت قریب آئیں گے۔

آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کی جلد واپسی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے پر بہت زور دیا۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 87-1986ء)

☆......☆......☆

دورہ ضلع جہلم

13 مارچ 1986ء

آپ نے فرمایا کہ جہلم وہ شہر ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدم پڑے اور آپ نے یہاں بہت دعائیں کیں۔ کثیر افراد نے بیعت کی پھر آپ کے خلفاء بھی یہاں آتے رہے اور افراد جماعت کو ان کے ارشادات سننے کا موقع ملتا رہا۔ اس شہر کی کارکردگی کو ان شہروں کے مقابلہ میں بہت ممتاز ہونا چاہئے تھا جہاں خلفاء کو جانے کا موقع نہیں مل سکا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ شہر کارکردگی کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ اس شہر میں بہت سے بزرگان پیدا ہوئے جنہوں نے اعلیٰ قربانیاں پیش کیں۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ آج کے ہمارے حالات بہت مخدوش ہیں کئی لوگ کلمہ کی خاطر مصائب و تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ بعض نے اپنی جانیں خدا کے حضور پیش کر دی ہیں۔ آپ کو بھی ایسی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں کیونکہ اس قوم کو دوام ملتا ہے جہاں قربانیوں میں یکسانیت پائی جائے۔ مردوں اور عورتوں کو مل کر کام کرنا چاہئے ہم مہدی موعود پر ایمان لائی ہیں اور احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ احمدیت دراصل اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ ہمارا عمل ہمارے عقیدے کے مطابق ہونا چاہئے ہماری رہائش اور طرز عمل سے ظاہر ہونا چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اگر ہم قرآن کریم پڑھیں گی تو تب ہی اس پر عمل کر سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد کا ان ذمہ داریوں کے لئے جو ہماری ترقی کے لئے ضروری ہیں ایک دوسرے کا ولی ہونا چاہئے۔ متحدہ کوششوں سے ہی دراصل صحیح نتائج نکلتے ہیں۔ آجکل آپ دنیاوی کاموں کے لئے وقت نکال سکتی ہیں اور محنت کر سکتی ہیں لیکن مذہب خدا کے نام اور جماعت کی ترقی کے لئے کوئی کام کرنا ہو تو بہت سے بہانے ڈھونڈ لیتی ہیں۔ آپ کا عہد اگر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہے تو پھر کسی پس و پیش کی گنجائش نہیں

ہوسکتی کسی احمدی عورت کو فرائض سے چھٹی نہیں مل سکتی۔صرف عہد یداران کے ہی فرائض نہیں ہر ایک کا تعاون شامل ہونا چاہئے۔آپ نے فرمایا کہ اتحاد اور تعاون کے ساتھ ساتھ قرآن نے اطاعت پر بھی بہت زور دیا ہے۔ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ میں اطاعت کا سبق دیا گیا ہے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ یہاں سجدہ سے مراد مکمل طور پر اطاعت وفرماں برداری ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جنہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا وہ ابلیس کہلائے۔آدم کا سجدہ آپ کو سبق دیتا ہے کہ آپ عہدیداران کی اطاعت کریں کسی عہدہ دار کا حکم ذاتی حیثیت نہیں رکھتا۔اس کی اطاعت ہر احمدی عورت اور بچی پر فرض ہے۔ ہماری منزل اور ہمارنصب العین ایک ہے اس لئے ہمارے درمیان کوئی جھگڑا اور پارٹی بازی نہیں ہونی چاہئے۔ہمیں موتیوں کی لڑی کی طرح اتحاد پیدا کرنا چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ ذاتی جھگڑوں کو دین پر قربان کر دیں۔ ہمارا مطمح نظر ہی یہ ہے کہ احمدیت کو ترقی حاصل ہو۔ یہ جھگڑے جماعت کی ترقی کو چند قدم پیچھے لے جاتے ہیں اوران جھگڑوں میں عورت کا زیادہ ہاتھ ہے۔اگر مردوں اور بچوں کی وجہ سے جھگڑے پیدا ہوں تو عورت کو چاہئے کہ وہ محبت اور شفقت کے ساتھ آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کرے کیونکہ حقیقی مومن مردوں اورعورتوں کی پہچان ہی یہی ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ آپ اپنی تربیت اور اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ ہماری بہت سی مستورات ابھی تک رسوم و بدعات کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں جن سے نجات دلانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔حضرت رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے دنیا میں ایک نہایت حسین معاشرہ قائم ہوا تھا کہ مشرکین بھی اقرار پر مجبور تھے کہ ایسا انقلاب کسی اور سے ممکن نہیں تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی دو بڑی اغراض تھیں۔ایک یہ کہ مکمل توحید قائم ہو اور دوسرے یہ کہ آپس میں باہمی ہمدردی کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح کی جائے۔ جماعت احمدیہ دوسرے شرکوں سے تو پاک ہے لیکن کچھ نہایت مخفی شرک ابھی پائے جاتے ہیں۔آپ ہر اس رسم کو چھوڑ دیں جس سے توحید پر زد پڑے۔آجکل مذہب

سے دوری کی جو آگ لگی ہوئی ہے اس پر آپ کا دل دکھنا چاہیئے رسومات ہمیں مذہب سے دور لے جاتی ہیں۔

رسومات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء کے واضح ارشادات اور فتاویٰ موجود ہیں۔ جہاں بھی لجنہ کی عہدیداران کوئی رسم دیکھیں ان کا فرض ہے کہ وہ فوراً خواتین کو ان سے روکیں جو خاتون کسی جماعتی کام میں روک بنتی ہے وہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابتلاء کے زمانے آتے ہیں اور ہم ابتلاؤں سے نکل کر ہی ترقی کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے وعدے ضرور پورے ہونگے۔ اگر ہم خدانخواستہ تھک کر رستے میں رہ گئے تو آنے والے آکر جگہ لے لیں گے اور اپنی ذمہ داریاں اُٹھائیں گے اور انہی لوگوں کے نام تاریخ میں باقی رہیں گے جو اپنے آپ کو قربانیوں کے لئے پیش کریں گے۔ پس ہمارا اوّلین فرض خدا کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہیئے۔ نماز ایک مؤکد فریضہ ہے اور حضور ایدہ اللہ نے اس کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ خواتین کو چاہیئے کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ اپنے بچوں، بھائیوں اور خاوندوں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ بچے اپنی ماؤں کا نمونہ دیکھتے ہیں اگر مائیں نمازی ہونگی تو ان کے بچے بھی نمازی ہونگے اگر مائیں مالی قربانی میں حصہ لیں گی تو ان کے بچے بھی مالی قربانی میں حصہ لیں گے۔ ماؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنا صحیح نمونہ پیش کریں اور بچیوں کی تربیت کریں۔ معاشرہ خود بخود سنور جائے گا۔ اللہ اور رسول کی اطاعت جو ترقی کا محور ہے اس طرف توجہ رکھیں۔ ہر کام جس کی بناء ڈال رہی ہیں اس سے پہلے سوچیں کہ اس کا اثر نسلاً بعد نسلٍ کیا ظاہر ہوگا۔ پس قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق زندگیاں گزاریں۔ اپنے عہد بیعت کو ہر وقت یاد رکھیں اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جب ہم اس پر عمل کریں گی تو ہم اپنا نصب العین حاصل کر لیں گی۔ آجکل کے حالات متقاضی ہیں کہ ہر گھر اپنی اصلاح کرے۔ ہماری کوتاہیاں ہمارے مقاصد کے درمیان حائل ہو رہی ہیں۔ ان کو فوراً ترک کر دیں۔ بہت دعائیں کریں۔ خاص طور پر حضور کے لئے اور اسیران سکھر اور ساہیوال کے لئے کہ خدا تعالیٰ جلد کوئی بہتر راہ نکال دے۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 87-1986ء)

دورہ اوکاڑہ

30 جون 1986ء

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک لمبے عرصہ کے بعد یہاں آ کر ملنے اور کام کا جائزہ لینے کا موقع ملا ہے۔ آپ کا کام صرف یہ نہیں کہ جلسہ میں آئیں اور سن کر چلی جائیں بلکہ جو کام کی باتیں سنیں اُنہیں دوسروں تک پہنچائیں اور خود بھی اس پر عمل کریں۔ پھر حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے سورۃ الصّف کی آیات تلاوت فرمائیں اور خواتین کو تلقین فرمائی کہ اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم اپنے اموال اور نفوس کے ذریعہ جہاد کریں۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جہاد تین قسم کے ہیں۔ تلوار کا جہاد جہاد اصغر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد یعنی تربیت کی طرف آئے ہیں۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آپ کو مالوں کی قربانی کے ساتھ ساتھ وقت کی قربانی بھی دینی ہوگی۔ احمدیت پھیلانے کے لئے مال اور نفوس قربان کرنے پڑیں گے۔ آپ مالی قربانی میں تو جب بھی کوئی تحریک خلیفہ وقت کی طرف سے اُٹھے لبیک کہتی ہیں اور اپنا مال خدا کے حضور پیش کر دیتی ہیں۔ دوسرے عہد پر نفس کی قربانی ہے جس میں ابھی آپ پیچھے ہیں۔ پہلے وقتوں میں بزرگوں نے قربانیاں پیش کیں۔ اب بھی مختلف جگہوں میں احمدی راہِ مولیٰ میں اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ خود اس شہر اوکاڑہ میں بھی ایک قربانی پیش کی گئی ہے۔ ان دنوں خدا کے نام کی خاطر آپ سے قربانی کا تقاضہ کیا جا رہا ہے۔ بے شک جان کی قربانی بہت عظیم قربانی ہے لیکن اپنے نفس کو ہر وقت قربانی کے لئے تیار رکھیں۔ ابھی ہماری جماعت میں بہت سی اخلاقی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ خصوصاً عورتوں میں یہ کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی

غرض و غایت ہی یہ تھی کہ آپ قرآن کریم کی تعلیم دیں اور اس اخلاقی تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کریں جو بڑی اعلیٰ وارفع ہے تا کہ اس چمن میں پھر سے پھول کھلیں اور پھر سے بہار آ جائے۔

ہمارے سامنے تین ستون ہیں۔قرآن، سنت اور حدیث ہمیں انہی پر عمل کرنا ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں کامل نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔آپ کے صحابہؓ نے آپ کی مکمل اتباع کی اور ایسا نمونہ دکھایا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جو ان کے راستہ پر چلیں گے فلاح پائیں گے۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ وہ مالی قربانی اور تقلید کا معیار اب موجود نہیں۔ جوں جوں جماعتیں بڑھتی ہیں اِن میں کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کریں اور آئندہ نسل کی حفاظت کریں اور انہیں آئندہ ذمہ داریوں کے لئے پوری طرح تیار کریں۔ بچوں کی صحیح تربیت کے لئے اپنے آپ کو بطور نمونہ پیش کریں کیونکہ جو کچھ مائیں کرتی ہیں وہی کچھ اولاد کرتی ہے اُن کے اندر جماعت کے لئے غیرت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔اگر آپ نے اپنے بچوں کی اصلاح کر لی تو مستقبل کے لئے اچھی نسل تیار ہوگی۔

ہمارے پیارے امام اس وقت ہم سے بہت دُور ہیں آپ ہر وقت دعا کرتی رہیں کہ خدا تعالیٰ کامیابیوں اور کامرانیوں سے اُنہیں جلد بخیریت واپس لائے۔اس کے ساتھ ہی اپنے نفسوں کا جائزہ بھی لیتی رہیں کہ اُن میں کوئی کمزوری تو پیدا نہیں ہوگئی۔ ہماری ہر مجلس خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی بنیانٌ مرصوصٌ کی طرح ہونی چاہئے۔قرآن کریم کی تعلیم کا محور اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء:60) ہے۔پس نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔عہدیداران ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔خود خادم بن کر خدمت کریں اور پھر دوسروں سے اطاعت کی امید رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے متعلق بہت سے خطبات ارشاد فرمائے ہیں اُن پر عمل کریں اور ساری دنیا کے سامنے اپنا ایسا نمونہ پیش کریں کہ دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ دنیا میں قرآن اور اسلام کے احکامات پر عمل کرنے والی جماعت صرف احمدی جماعت

ہے۔آخر میں اپنے رسوم و بدعات کا ذکر کرتے ہوئے ہر اس کام سے اجتناب کی تلقین فرمائی جس کا جواز قرآن، حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملتا ہو۔آپ نے فرمایا کہ **فَاسۡتَبِقُوا الخَیرات** پر آپ کا عمل ہونا چاہئے کیونکہ آپ نے نہ صرف اپنی اصلاح کرنی ہے بلکہ دوسروں کی بھی اصلاح کرنی ہے۔ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتے ہوئے ایک ساتھ مل کر قدم اُٹھائیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 1986ء)

☆......☆......☆

دورہ کھاریاں ضلع گجرات

30 ستمبر 1986ء

اپنے خطاب میں آپ نے اجتماعات کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس ضمن میں سورۃ توبہ کی آیت مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبۃ:122) تلاوت فرمائی اور بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکلیں۔ پس ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ پوری طرح دین سیکھ کر اپنی قوم میں واپس لوٹ کر دوسروں کو بے دینی سے ہوشیار کرتا تا وہ گمراہی سے ڈرنے لگتے۔ یہی طریق ہمارے لئے ہے کہ ہم اپنے اجتماعات میں نمائندگی کے اصول کو اپناتے ہوئے شرکت کریں۔ ہماری دینی مجالس کے انعقاد کی بڑی غرض یہ ہے کہ ہم مل بیٹھ کر اپنی ذمہ داریوں کی طرف نگاہ کریں اور دیکھیں کہ کونسی سستیاں اور غفلتیں ہمارے اندر پائی جاتی ہیں اور ہماری ترقی کی راہ میں روک بنی ہوئی ہیں اور پھر ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ اس اجتماع پر جو بچی اور بہن آئی ہے وہ اپنی مجلس کی نمائندگی کر رہی ہے اس کا فرض ہوگا کہ وہ جو کچھ یہاں سے سیکھے اور حاصل کرے وہ جا کر دوسروں کو بھی سکھائے۔ ہر امتحان کے لئے ایک معیار ہوتا ہے۔ آپ اپنے میعار کو مدنظر رکھیں اور سوچیں کہ ہمارا معیار کن دینی خدمات اور قربانیوں کا متقاضی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے زندہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (آلِ عمران:32) پس آپ کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو دیکھیں اور اسے اپنانے کا تہیہ کریں کیونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کر کے ہی خدا تعالیٰ کی محبت اور توجہ حاصل ہو سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے لوگوں کو بتایا کہ **قُلْ اِنَّ صَلَاتِی وَ نُسُکِی وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین** (الانعام: 163) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یہی ہونا چاہئے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ آپ کے آنے کی غرض ہی یہی تھی کہ وہ آنحضرت کے لائے ہوئے دین کو تازہ کریں اور باغ محمدؐ میں جو خزاں آ چکی تھی اس میں پھر سے ایک بار بہار آ جائے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے خلفاء کا نمونہ اپنائیں جن کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگ راہ راست پر آئیں اور وہ معاشرہ قائم ہو جو آج سے چودہ سَو سال پہلے قائم تھا۔ خواتین سے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے نفسوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا ہم اپنے معیار کے مطابق قربانیوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے اپنے معیار کے مطابق احمدی مردوں اور عورتوں کی قربانی کا معیار ایک ہونا چاہئے۔ ہماری ہر خاتون کو اس طرح توجہ رکھنی چاہئے کہ اگر اُس نے تساہل اختیار کیا تو خدانخواستہ ہماری ترقی پیچھے نہ چلی جائے۔ خدا تعالیٰ کے وعدے اور بشارتیں برحق ہیں۔ زمین و آسمان ختم ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے وعدے نہیں ٹل سکتے۔ اس لئے اپنی سستیوں کو دور کریں۔ دینی مجالس اور اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر ہوں۔ ہمارے اجلاسوں کی حاضری خواہ وہ شہر ہوں یا دیہات سَو فیصد ہونی چاہئے۔ پھر آپ نے سورۃ توبہ کی آیت

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبۃ: 24)

کی تفسیر کی روشنی میں فائدہ مند تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ آپ ہر دم اپنے عہد بیعت کو نبھائیں اور جو زنجیریں اور بیڑیاں آپ کے پاؤں میں پڑی ہوئی ہیں اُنہیں توڑ پھینکیں

اور مالی قربانی کے ساتھ ساتھ وقت کی قربانی بھی کریں۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کریں۔ اپنی آئندہ نسل کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھر میں اپنا صحیح نمونہ پیش کریں۔ آپ کو بچیوں کی شادی اور تعلیم کی فکر تو ہوتی ہے لیکن ان کی تربیت کی طرف خاص توجہ نہیں دیتیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس بہت سے گھریلو جھگڑوں کی شکایات پہنچتی ہیں۔ اپنی بچوں کے اندر حوصلہ صبر و تحمل پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے اندر بہترین اخلاق نمایاں طور پر موجود ہونے چاہئیں۔ بداخلاقی کی کوئی بو ہم سے نہیں آنی چاہئے۔

پس آپ صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے اخلاق اور اپنے عمل سے داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1986ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب جلسہ کھاریاں ضلع گجرات

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے خواتین کو جو نصائح فرمائیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے اس اجتماع میں آپ کی خواہش کے مطابق شرکت کی۔ میرے آنے کی غرض یہی تھی کہ آپ کے کام کا جائزہ لوں اور آپ کے نقائص کی طرف توجہ دلاؤں۔ فرمایا کہ ہمارے اجتماعات کے پروگرام اس طریق پر بنائے جاتے ہیں کہ اس میں زیادہ سے زیادہ تربیتی پروگرام ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر پوری توجہ سے پروگرام نہ سنا جائے تو اس کا مقصد ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ نے گزشتہ روز کے اجلاس کے آخری وقت میں پیدا ہونے والے شور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نظم و ضبط، صف بندی اور دینی محافل کے آداب برقرار رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے انڈونیشیاء میں منعقد ہونے والے سات مقامات کے اجلاسوں کے نظم و ضبط کی بہت تعریف فرمائی اور مرکز اور جماعتوں میں منعقد ہونے والے اجتماعات اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر صحیح نمونہ کا مظاہرہ نہ ہونے پر افسوس کا اظہار فرماتے ہوئے خواتین کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی جماعتی جلسوں میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں جو بیرون کے اجتماعات میں دیکھنے میں آتا ہے۔ پھر آپ نے حاضرات کو عہدیداران کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ تقریریں کر لینا اور سن لینا ہی کافی نہیں۔ بہترین معاشرہ کے قیام کے لئے گھر کی تربیت بہت ضروری ہے۔ ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ اس کا عملی مظاہرہ دیکھنے میں آئے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے حاضرات کو قرآن مجید کا علم سیکھنے اور اس کے احکامات پر چلنے کی تلقین فرمائی اور بتایا کہ یہی ہمارا اصل دستور حیات ہے۔ اسی تعلیم پر عمل کرنے سے ہماری کامیابیاں وابستہ ہیں۔ ہر ماں اور باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھر میں بچیوں کے لئے قرآن کریم کی تعلیم رائج کریں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کرے کہ میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو۔ ہمارے بچے اور آئندہ نسل ہم سے بڑھ کر مخلص ہو۔ (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1986ء)

تربیتی دورہ سیالکوٹ

(3/دسمبر 1986ء)

4/دسمبر کو صبح دس بج کر پچیس منٹ پر اجلاس عام منعقد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

تشہّد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ مَیں بارہ سال کے بعد اس شہر میں آئی ہوں۔ حالات کو الزام دینے کی بجائے میں اپنی سستی تسلیم کرتی ہوں کہ اس جماعت کو بہت توجہ کی ضرورت تھی جو نہیں دی جا سکی۔ آپ نے فرمایا کہ سیالکوٹ کی جماعت بہت محنتی اور فعال تھی۔ حضرت فضل عمر اس کی مثال دوسری لجنات کے سامنے پیش فرمایا کرتے تھے۔ بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس لجنہ کا شمار صف اوّل میں ہوتا تھا آج وہ انتہائی سستی اور جمود کا شکار ہو چکی ہے اور آپس میں بہت سے اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلی بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ تمام خواتین اور عہدیداران آپس میں اتفاق پیدا کریں کیونکہ جھگڑوں سے کام میں تنزل آ جاتا ہے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں اپنی کمزوری صحت کے باوجود یہاں بار بار آنے کی کوشش کروں گی تا آپ کی اصلاح کے لئے کچھ کوشش کر سکوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ترقی کرنے والی جماعت کے اندر جن خصوصیات اور اتفاق کا پایا جانا ضروری ہے وہ آپ کے اندر موجود نہیں۔

اس ضمن میں آپ نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبہ جمعہ کے ارشادات کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ عہد بار بار دہرانے کے باوجود آپ اس پر عمل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتیں۔ اپنی مجلس کو آگے بڑھانے اور

ترقی دینے کیلئے آپ کو خود کوشش کرنی ہوگی۔ دوسری مجالس نے آ کر آپ کا کام نہیں کرنا۔ اس لئے آپ مل بیٹھ کر سوچیں کہ اپنے اندرونی اختلافات اور نقائص کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟ اپنی اصلاح کی طرف فوری توجہ دیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہر انسان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا خالق اس سے راضی ہو۔ تقویٰ کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کرسکتیں۔ آپ نے ازالہ اوہام سے اقتباسات پیش فرمائے اور تقویٰ کا مفہوم واضح فرمایا۔ فرمایا کہ شعوری طور پر ہم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہونا چاہئے تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے سے ہم روحانیت میں ترقی کرسکتی ہیں۔ ایک معیاری انسان بننے کیلئے تقویٰ بہت ضروری ہے اور یہی ایک نسخہ کیمیا ہے جس سے ترقی حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات کی روشنی میں تقویٰ کے حصول کے ذرائع بیان فرمائے۔

آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

خدمت دین کو اِک فضل الٰہی جانو

عہدہ کوئی فخر کی جا نہیں بلکہ یہ تو سراسر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس نے خدمت کیلئے موقع دیا ہے۔ سب سے بڑا خلق یہ ہے کہ اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھا جائے اور ہر قسم کے تکبر سے بچا جائے کیونکہ تکبر انسان کو خدا سے بہت دور لے جاتا ہے۔ خدا کے احسانات کو یاد رکھتے ہوئے آپ کو انکساری اختیار کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ **سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ** قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ تمام خواتین اپنے اندر انکساری پیدا کریں۔ عہدیداران خصوصاً اس طرف توجہ دیں ہر روز اپنی غلطیوں کا جائزہ لیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ صوفیائے کرام نے بھی اس طرف بہت زور دیا ہے۔ انسان اپنا سب سے بڑا ممتحن خود ہوتا ہے وہ دوسروں سے تو سب کچھ چھپا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سے اور اپنے نفس سے وہ کچھ نہیں چھپا سکتا۔ سو اپنی غلطیوں کا جائزہ لیں اپنے عہد کو پیش نظر رکھتے ہوئے وقت کی قربانی دیں اور اجلاسوں میں حاضری کی کمی کی شکایت کو دور کریں۔ فرمایا کہ ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ اپنے عہدہ داروں کی اطاعت کرے جتنی ذمہ داریاں عہدیداران کی ہوتی ہیں اُتنی ہی عام

خواتین کی بھی ہوتی ہیں۔ عہدیداران آپ کے تعاون کے بغیر اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتیں۔ اگر خواتین یہ سوچیں کہ کام کرنا صرف عہدہ داروں کی ہی ذمہ داری ہے تو پھر وہ آپ کے تعاون کے بغیر کوشش کے باوجود اپنے کام کو آگے نہیں بڑھا سکیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا شمار پھر صف اوّل کی مجالس میں ہو اور حضور ایدہ اللہ کی اطاعت کرنے والی ہوں تو پھر ہر دم اپنے عہد کو مدِّ نظر رکھیں۔ وقت کو قربان کریں اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر ہوں جو خواتین یہاں نہیں پہنچ سکیں ان تک بھی میری آواز پہنچائیں اور خدا کرے کہ میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تو صرف اس لئے دنیا میں تشریف لائے تھے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو تازہ کریں۔ آپ نے ہر مذہب کا مقابلہ کیا۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ سیالکوٹ تو بہت برکت والا شہر ہے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے۔ آپ اس وقت ہی اس برکت سے حصہ لے سکتی ہیں جب آپ کا عمل دوسروں سے ممتاز ہوگا اور آپ کا قدم دوسری مجالس سے بہت آگے ہوگا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں سب سے بڑا انعام قدرتِ ثانیہ کا انعام ہے اور یہ مشروط انعام ہے تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جن اقوام نے اس نعمت کی شرائط کو نظر انداز کیا اُن سے یہ انعام واپس لے لیا گیا۔ پس اس انعام کی قدر کریں اپنے دل میں لجنہ کی تنظیم کے لئے اور اپنی بہنوں کے لئے ایک درد پیدا کریں۔ اس درد کے ساتھ آپ کے اندر عمل کی قوت پیدا ہوگی آپ نے دعا کی طرف بہت توجہ دلائی اور فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ کی جلد کامیاب و کامران واپسی کیلئے اور ہر تنظیم کیلئے خواہ وہ لجنہ کی ہو، انصار کی ہو یا خدام الاحمدیہ کی، دعا پر بہت زور دیں دعا کریں کہ ہمیں وہ قویٰ حاصل ہوں جن سے ہم عمل کی طرف راغب ہوسکیں۔ ہمارے قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ اُسوہ رسولؐ کو اپنائیں جن کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سنہری الفاظ موجود ہیں کہ **كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 90) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو چلتے پھرتے قرآن تھے۔ سو آپ قرآن کریم کی تعلیم حاصل کریں

کیونکہ اس کے بغیر آپ کو اوامر و نواہی کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ گناہ زہر ہوتا ہے بہت سے چھوٹے چھوٹے گناہ ایسے ہیں جنہیں اختیار کر کے آپ یہ زہر کھا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن کا علم حاصل کرنے کیلئے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ قرآن تمام لوگوں اور تمام زمانوں کیلئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو سب تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ پھر آپ نے نماز کی پابندی اور سچائی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مجھ تک بہت سے ایسے گھریلو جھگڑے پہنچتے ہیں جس میں فریقین قول سدید سے کام نہیں لے رہے ہوتے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خاندان اور معاشرے میں ایسا اختلاف پیدا ہو جاتا ہے کہ پھر اس پر بند باندھنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ حسد کو چھوڑ دیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ رشک تو ضرور کریں لیکن حسد پیدا نہ کریں کیونکہ حسد کی وجہ سے بہت سی بداخلاقیاں رونما ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ بے مہری اختیار نہ کریں حسد اور بے صبری کے ساتھ ہم کبھی متحد نہیں ہو سکتیں اور دل صاف کئے بغیر رنجشیں ختم نہیں ہو سکتیں۔ ہمیں کنگھی کے دندانوں اور موتیوں کی لڑی کی طرح ہونا چاہئے اور بنیان مرصوص بننا چاہئے۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے دو اہم ارشادات جن کو ہمیں اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کی طرف توجہ دلائی۔ پہلا حکم تو شرک کے خاتمہ اور توحید باری کے قیام کا ہے اور دوسرا بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی پیدا کرنے کا۔ فرمایا کہ ہر ایک کی تکلیف کا احساس اپنے اندر پیدا کریں اور ان تمام نقائص اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں جو آپ کی لجنہ میں پیدا ہو چکی ہیں۔ آپس میں متحد ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے کی کوشش کریں تا دین کو غلبہ حاصل ہو۔ نئی نسل کو آئندہ ذمہ داریوں کیلئے تیار کریں۔ یہ سرزمین ایسی ہے جس نے مسیحا کے قدم چومے تھے اس لئے آپ کا معیار بہت بہتر ہونا چاہئے ایک دوسرے کو معاف کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

(ماہنامہ مصباح جنوری 1987ء)

☆......☆......☆

خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1986ء

1985ء میں ایک بار پھر صدارت کا بوجھ میرے کمزور کندھوں پر ڈالا گیا۔ سال رواں کے کاموں کا اختصار سے جائزہ لوں گی۔ 3 مئی 1985ء کو دعاؤں کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ پہلی دفعہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی بنیاد 31 مئی 1955ء کو حضرت مصلح موعود نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی اور اس کی سب تفصیل لجنہ اماء اللہ کی تاریخ جلد دوم صفحہ 183 میں درج ہے۔ چونکہ اس وقت یہاں کی زمین کے نقائص کا صحیح علم نہیں تھا کہ اس میں کلر بہت ہے اس لئے وہ احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جاسکیں اس لئے کچھ عرصہ کے بعد ہی باوجود بار بار مرمت کرانے کے دفتر اس قابل نہ رہا کہ اس پر مزید رقم خرچ کی جائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد کے مطابق کہ اس کو گرا کر از سر نو تعمیر کروایا جائے نقشہ منظور کروا کے دفتر کی تعمیر شروع کی گئی اس کے دو حصے ہیں ایک دفتر جس کی اوپر کی منزل پر گیسٹ ہاؤس بھی ہے اور دوسرا ہال۔ فیصلہ یہ کیا گیا کہ ایک وقت میں دونوں حصے شروع کرنے کی بجائے پہلے ایک حصہ بنالیا جائے اس پر پندرہ لاکھ خرچ آیا ہے جس میں سے 5 لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ نے جو رقم تحریک خاص کے چندہ کی جمع تھی اور لجنہ کی بچت سے ادا کیا تھا اور دس لاکھ روپے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جوبلی فنڈ سے قرضہ دیا تھا اس دس لاکھ میں سے بھی لجنہ چار لاکھ واپس کر چکی ہے۔ اور چھ لاکھ لجنہ کے ذمہ قرضہ ہے جو آپ نے ادا کرنا ہے ہال کی تعمیر کا کام عنقریب نقشہ مکمل ہونے پر انشاء اللہ شروع کر دیا جائے گا۔ دعا بھی کریں اور کوشش بھی کہ یہ دفتر ہمارے لئے بہت بابرکت ہو اور ہم صحیح رنگ میں کام کریں۔ دعا اور صدقہ کے بعد یکم اکتوبر سے دفتر میں منتقلی شروع کر دی گئی تھی۔ میں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ حضور تعمیر دفتر لجنہ کے چندہ کا اعلان فرمادیں کسی خطبہ میں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ ابھی جماعت پر دوسرے چندوں کا بوجھ ہے مناسب وقت پر تحریک کروں گا آپ کام جاری رکھیں

جتنی ضرورت ہوگی رقم بطور قرضہ دے دی جائے گی اس لئے ایک طرف تو آپ دعا کریں کہ جلد سے جلد دفتر کی تکمیل ہو اور دفتر بننا بہت مبارک ہو اور ہر کارکن کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملے اور جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ کے چندہ کی تحریک کی جائے تو ہر بہن لبیک کہتے ہوئے جلد سے جلد اس قرضہ کو جو ہم پر ہے اور ابھی ہال کی تعمیر میں ہوگا ادا کردے۔ دوران سال ایک کوارٹر بھی لجنہ کے عملہ کے لئے تعمیر کروایا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے عاجزہ کو اس سال توفیق عطا کی کہ بیرون پاکستان جا کر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا وسنگاپور کا دورہ کر سکے۔ اجتماع 1983ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کو ارشاد فرمایا تھا۔

''عورتوں کے بارے میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینا عورتوں کی ذمہ داری ہے ساری دنیا کی احمدی لجنات کا یکساں مزاج اور معیار پیدا کیا جانا ضروری ہے اس لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت احمدی خواتین کے عالمی دورے کروائے جائیں۔''

1984ء کے شروع سے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ اس تجویز پر عمل نہیں کروایا جا سکا۔ اس سال کے شروع میں حضور ایدہ اللہ سے اس حوالہ کے ساتھ اجازت کی درخواست کی گئی جو حضور نے منظور فرمالی اور پھر جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ انڈونیشیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی بہت بڑی تعداد 1985ء کی رپورٹ میں ساڑھے پانچ ہزار سے زائد ان کے نام رجسٹرڈ ہیں اور 105 شاخیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار خواتین سے ملاقات کا موقع ملا اور جلسوں میں 80 لجنات کی نمائندگی ہوئی۔ جاوا میں چھ مقامات میں اور سماٹرا میں ایک جگہ جلسہ کا انتظام کیا گیا اور جس لجنہ کی ممبرات اس مقام کے قریب تھیں وہ وہاں پہنچ گئیں مجلس عاملہ کے دو اجلاس ہوئے۔ پروگرام کے بعد سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ انڈونیشیا میں جماعت نے جامعہ احمدیہ بھی کھولا جس میں وہاں کی دینی ضرورت کے لئے مبلغین تیار ہوتے ہیں۔ پانچ لڑکیاں بھی پڑھ رہی ہیں۔ تین سالہ کورس ہے۔ ماشاء اللہ وہاں کی عورتوں کا انتظام اور نظم وضبط یہاں سے بہت زیادہ ہے۔ سات جگہ جلسے ہوئے کھانے کا بھی ہر جگہ لوکل جماعت کی طرف سے انتظام ہوتا تھا کسی جگہ گند نظر نہیں آیا کوئی کاغذ پھل کا چھلکا وغیرہ کہیں نہیں دیکھا۔ کھانا کھا کر

سب گند اُن ڈبوں میں ڈال دیتی تھیں جو گند ڈالنے کے لئے رکھے جاتے تھے قطار میں آ کر ایک ایک عورت اور ایک ایک بچی ملی ہے کسی نے قطار توڑ کر آگے آنے کی کوشش نہیں کی۔ کسی نے ایک دفعہ مل کر دوسری دفعہ ملنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کے کاموں میں بھی ہماری طرح بہت سی مشکلات تھیں جن کو انہوں نے پیش کیا اور ان پر غور کیا گیا۔ یہاں کے احمدیوں کے لئے ان کے دل دردمند اور فکر مند تھے۔ زبان کے فرق سے بات چیت کی تو آسانی نہیں تھی مگر جو کام کر رہی ہیں وہ بہت اچھا کر رہی ہیں۔ اور اپنی اگلی نسل کی ان کو بہت فکر ہے کہ یہ بے راہ رو نہ ہو جائے۔ آپ بھی دعا کریں کہ میرا وہاں جانا ان کے لئے فائدہ مند ہو۔ سنگاپور کی لجنہ کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بیرون پاکستان کے دورہ کے علاوہ پاکستان کے مندرجہ ذیل مقامات کا سال رواں میں دورہ کرنے کا موقع ملا۔ لاہور دو دفعہ۔ اس کے علاوہ اسلام آباد، راولپنڈی، واہ کینٹ، تحصیل سیالکوٹ و تحصیل ڈسکہ کی۔ ڈسکہ میں عہدیداران کی میٹنگ میں شمولیت، شیخوپورہ، تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی میٹنگ بمقام شاہ تاج شوگر ملز، جہلم، جھنگ، خوشاب، اوکاڑہ اور ضلع گجرات کے اجتماع میں شمولیت کھاریاں میں۔ 1981ء میں ہماری بعض غلطیوں کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کراچی کا الحاق مرکزی لجنہ سے توڑ کر اسے براہِ راست اپنی نگرانی میں لے لیا تھا۔ آپ کے بعد بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وہی طریق جاری رکھا اور پانچ سال کراچی کی لجنہ دو خلفاء کی براہِ راست ہدایات حاصل کرتی رہیں اور فیض یاب ہوتی رہیں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کراچی کا الحاق پھر لجنہ مرکزیہ سے منظور فرما لیا ہے۔ اسی لئے انڈونیشیا سے واپسی پر عاجزہ نے ایک دن کراچی قیام کیا اور ان کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس عاجزہ کی صدارت میں ہوا اور ان کو ہدایات دی گئیں۔

گذشتہ سال شوریٰ میں لجنہ کے لئے ایک وَین کی منظوری شوریٰ نے دی تھی جسے حضور نے بھی منظور فرما لیا تھا۔ ارادہ تو شوریٰ کے معاً بعد نئی خرید لینے کا تھا لیکن جو ہم چاہتی تھیں وہ مل نہیں رہی الحمدللہ اب لے لی گئی ہے چھ اکتوبر کو آئی ہے۔

یہ سال مالی لحاظ سے اہم سال رہا ہے۔ منظور شدہ بجٹ کے علاوہ بچت میں سے

گذشتہ سال کی بچت......................3,00,000 واپسی قرضہ 7,04,010 خرچ کئے گئے۔ میں سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے -/25000 شعبہ صحت جسمانی کی آخری قسط ادا کی اور اس طرح سَوا لاکھ روپے جو لجنہ اماء اللہ کے ذمہ حضور نے لگائے تھے وہ ادا ہو گئے۔ اس کے علاوہ دس ہزار روپے سیدنا بلال فنڈ میں لجنہ...... کے فنڈ سے ادا کئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں کے لئے ایک فوٹوسٹیٹ مشین -/40,410 روپے میں خریدی گئی۔ اس سال نیا دفتر تعمیر ہونے کی وجہ سے اس کے فرنیچر، پردوں، فٹنگ وغیرہ پر خاصی رقم خرچ ہوگئی۔ اس لئے لجنات کو چاہئے کہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے نہ صرف بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں بلکہ پہلے سے بڑھ کر چندے ادا کریں۔ نیز دوران سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر کارکنات کی تنخواہوں میں 20% کا اضافہ کیا گیا تھا۔

اس سال کا اہم ترین واقعہ جس کا ذکر مجھے ابتداء میں کرنا چاہئے تھا وہ یہ کہ ایک احمدی خاتون نے خدا کی راہ میں جان دے کر قربانیوں کے دور میں نئے باب اور نئے سنگ میل کا اضافہ کیا ہے۔ اس کی تفصیل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ سب کو علم ہی ہے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے 25 جون کے خطبہ میں حضور نے فرمایا کہ:

''سب سے پہلے پاکستان سے آنے والی پُر درد خبر سے مطلع کرنا چاہتا ہوں یہ خبر دردناک تو ضرور ہے مگر ویسی ہی دردناک ہے جیسی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں درد میں لپٹی ہوئی سعادتیں نصیب ہوتی رہی ہیں۔ یہ سعادت دردناک اس پہلو سے ہے کہ واقعۃً جب راہِ مولیٰ میں محض اللہ کی محبت کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنے کی خبر سنی جاتی ہے تو ایک طبعی سچا ردِّعمل یہ ہوتا ہے کہ دل کو دکھ پہنچتا ہے لیکن ایسا دکھ نہیں جس کے ساتھ شکوہ اور واویلا وابستہ ہو بلکہ یہ ایسا دکھ ہوتا ہے جسے باوجود دکھ ہونے کے مومن اپنے دل و جان سے اس طرح چمٹا لیتا ہے جیسے کسی اپنے پیارے عزیز کو چمٹایا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لہٰذا یہ وہ سعادت ہے جس کی خبر میں دینا چاہتا ہوں جو نہ مٹنے والی سعادت ہے

جو اس درد کی قربانیوں میں ایک نئے باب کا اضافہ کر رہی ہے ایک نیا سنگ میل رکھ رہی ہے کیونکہ احمدی خواتین میں سے وہ پہلی خاتون ہیں جنہیں اس دور میں اللہ کی خاطر جان دینے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کا نام رخسانہ تھا''۔

احمدی خواتین قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں وہ بیوگان جو پیچھے رہ گئیں ان کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہ گئیں یہ غلط خیال ہے۔ مردوں کو خدا کی راہ میں جانی قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظمت کے اندر ان بیواؤں کی عظمت بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی طرح سب مائیں جن کے بیٹے اور بہنیں جن کے وِیر خدا کی راہ میں مارے گئے یہ قربانیوں میں شامل ہیں اور عورتیں ہرگز قربانیوں میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔

1986ء ختم ہونے والا ہے اور دو سال بعد اس سال کا سورج طلوع ہوگا جب جماعت احمدیہ کے قیام پر انشاء اللہ سَو سال پورے ہو جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جشن صد سالہ کی تقریبات منانے کی ہدایات فرمائی تھیں اور اسی غرض سے 1973ء میں ایک عالمگیر منصوبہ کا اعلان جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا۔ جس کیلئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اڑھائی کروڑ روپے کی جماعت سے اپیل کی تھی اب چونکہ اس عالمگیر منصوبہ کی تکمیل کا وقت قریب آ رہا ہے ان کاموں کی تکمیل کے لئے جماعت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اس سال کے پروگرام بنا رہی ہے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی ایک کمیٹی تشکیل کی ہے جس کی سیکرٹری سعیدہ احسن ہیں اور دو اور ممبرات میں نسیم سعید صاحبہ صدر لجنہ راولپنڈی اور امۃ المجیب صاحب ملتان۔ انہوں نے کئی اجلاس کر کے تجاویز مرتب کی ہیں۔ امۃ المجیب نے اب معذرت کر دی ہے والدہ کی بیماری کی وجہ سے ان پروگراموں میں سے اہم ترین پروگرام تاریخ لجنہ کی 1978ء سے آگے کی اشاعت، تاریخ لجنہ کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت۔ جشن صد سالہ کے موقع پر ایک مجلّہ اُردو میں اور ایک انگریزی میں شائع کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں بہنیں اور تعلیم یافتہ بچیاں آگے آئیں اور اپنی خدمات پیش کریں۔ یہ سارا کام 1988ء کے شروع تک اگر مکمل ہو جائے تو 1989ء کے شروع تک شائع ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

(رپورٹ سالانہ اجتماع 1986ء)

20 فروری 1987ء

لجنہ ہال کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب

میری پیاری بہنو جو پاکستان کی تمام لجنات کی نمائندگان کی طرف سے یہاں لجنہ اما اللہ کے ہال کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی تقریب میں جمع ہیں۔ آج کا دن بہت مبارک ہے کیونکہ آج کے دن حضرت بانی سلسلہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔

1951ء میں لجنہ اماء اللہ کے دفتر وہال کی بنیاد حضرت فضل عمر نے رکھی تھی۔ 1922ء میں آپ نے لجنہ کا قیام فرمایا۔ بے شک اُس وقت لجنہ کی تعداد بھی تھوڑی تھی اور کام میں بھی اتنی وسعت نہ تھی لیکن یاد رکھیں بڑی سے بڑی عمارت کی مضبوطی کا انحصار اس کی بنیادوں پر ہوتا ہے۔ آج سے 66 سال قبل لجنہ کی جو بنیاد حضرت فضل عمر کے ذریعہ رکھی گئی اور ان بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لئے جو قربانیاں اس زمانہ کی خواتین نے دیں۔ ہم ان کو سلام کرتے ہیں۔ ہماری بہنوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ہی ابتدائی خدمات سرانجام دینے والی ممبرات کا تذکرہ کرتی رہیں۔ ان کی خدمات اور قربانیوں سے نئی نسل کو واقف کراتی رہیں اور اس طرح قربانیوں کا ایک تسلسل جاری رہے۔ حضرت فضل عمر نے 1945ء میں لجنہ کو اپنا دفتر بنانے کی ہدایت دی۔ جس کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا گیا تھا لیکن 1947ء میں ملک تقسیم ہو گیا اور قادیان کے احمدی اپنے گھر، سامان سب چھوڑ چھاڑ کر اِدھر آ گئے۔ جماعت کی مالی حالت انتہائی طور پر کمزور ہونے کے باوجود حضرت فضل عمر کی ہدایات پر لجنہ نے ربوہ آباد ہوتے ہی پہلے ایک کچا مکان بنوا کر اپنا دفتر بنایا اور کام شروع کر دیا۔ پھر جیسا کہ میں ذکر کر چکی ہوں اِس دفتر اور ہال کی بنیاد رکھی گئی جس میں لمبا عرصہ ہم سب کو جمع ہونے اور کام کرنے کی توفیق ملی۔ لیکن اب اس عمارت کی حالت بہت خستہ ہو چکی تھی اور ضروریات بھی زیادہ ہو گئی تھیں۔ قدرت ثانیہ کے

چوتھے مظہر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق 3 مئی 1985ء کو موجودہ دفتر کی بنیاد رکھی گئی یہ مکمل ہوا مگر کام کی وسعت کے لحاظ سے ابھی سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ یہ جگہ بھی کم ہے۔ دفتر پر پندرہ لاکھ کے قریب خرچ ہوا جس میں سے 10 لاکھ امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت لجنہ کو جوبلی فنڈ سے قرض دلوا دیا۔ الحمدللہ 9 لاکھ روپے لجنہ واپس کر چکی ہے صرف ایک لاکھ باقی ہے جو انشاءاللہ عنقریب ادا کر دیا جائے گا۔

تعمیر ہال کے لئے جب حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ چندہ جمع کرنے کی تحریک فرماویں تو حضور نے اپنے خطبہ 16 جولائی 1987ء میں فرمایا:۔

''میں نے سوچا ہے کہ اُن کی طرف سے عالمی لجنات کو تحریک کی جائے کہ حسب توفیق جتنا بھی وہ بوجھ اُٹھا سکتی ہیں وہ اس چندہ میں حصہ لیں گذشتہ دو سال میں جماعت میں بار بار ایسی تحریکات کی گئیں اس کے نتیجہ میں جماعت نے غیر معمولی قربانی دی ہے مجھے یقین ہے کہ ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ جماعت کی جیبیں بھی بھرتا چلا جاتا ہے اور استعداد بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے لیکن جہاں تک ظاہری فوری طور پر جائزے کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ خواتین اس وقت ان حالات میں اتنا بڑا بوجھ ڈالنا مناسب نہیں ہوگا کیونکہ پچھلی تحریکات میں مالی قربانی میں عورتوں نے خصوصیت کے ساتھ اتنا بھرپور حصہ لیا ہے کہ فوری طور پر اتنی بڑی تحریک کر دینا کہ خواتین خود ہی طاقت سے یہ بوجھ اُٹھائیں یہ مناسب معلوم نہیں ہوگا''۔

حضور نے فرمایا:۔

''اس کے علاوہ میں نے سوچا ہے کہ چونکہ مردوں پر بھی بہت بوجھ ہیں اس لئے اس موقع پر انجمنیں بھی کچھ نہ کچھ حصہ لیں اور ذیلی تنظیمیں بھی کچھ نہ کچھ حصہ لیں۔ خواتین کے معاملہ میں بہت احتیاط اس لئے کر رہا ہوں کہ میرا یہ تجربہ ہے کہ جب اُن کو مخاطب کر کے کوئی تحریک کی جائے تو بالعموم وہ اپنی جان پر ظلم پر بھی آمادہ ہو جاتی ہیں لیکن آواز پر لبیک کہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی خاتون میں اتنا قربانی کا مادہ ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر اُن کی طاقت سے بڑھ کر تحریک کروں گا تو وہ اپنی جان توڑ

دیں گی لیکن اس تحریک میں ضرور حصہ لیں گی''۔

چنانچہ حضور پُرنور کی اس تحریک میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت ڈالی خدا تعالیٰ کے فضل سے چالیس لاکھ سے زائد وعدے آچکے ہیں اور 26 لاکھ اکسٹھ ہزار رقم جمع ہو چکی ہے۔حضور کے ارشاد کے مطابق پانچ لاکھ صدر انجمن احمدیہ نے دو لاکھ تحریک جدید نے پچاس ہزار مجلس انصار اللہ نے ایک لاکھ انجمن وقف جدید نے اور ایک لاکھ خدام الاحمدیہ نے ادا کر دیا ہے۔اس کے علاوہ جماعت سیالکوٹ نے دس ہزار دیا ہے۔لجنہ ان سب کی ممنون ہے۔ بیرون لجنات کے وعدے اس میں شامل نہیں۔ دعا کریں کہ ہال کی تعمیر جلد ہو اچھی ہو اور اس ہال میں اس وقت میں احمدی خواتین اور لجنہ کی ممبرات کو احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق ملے۔

انشاء اللہ ارادہ ہے کہ بہت جلد ربوہ کے علیحدہ دفتر کی بنیاد بھی رکھ دی جائے۔ربوہ کی لجنہ کا کام بہت وسعت اختیار کر چکا ہے۔ضرورت ہے کہ ان کا دفتر سٹور اور ان کی سیکرٹریوں کے لئے الگ کمرے ہوں۔ ربوہ کی بہنیں اور محلوں کی عہدہ دار کوشش کریں کہ جلد سے جلد ادائیگی ہو۔ جوبلی سے قبل ہال اور دفاتر مکمل ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہال کے اندازاً خرچ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے۔الحمد للہ۔ یاد رہے کہ عمارتوں کا بن جانا بے شک خوشی کا موجب ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ خوشی کا موجب یہ امر ہے کہ ہمارے دلوں میں تبدیلی پیدا ہو اور ہم ویسے بن جائیں جیسے حضرت بانی سلسلہ ہمیں دیکھنا چاہتے تھے۔

دعا میں اپنی اُن پہلی اور انتھک کام کرنے والی بہنوں کو نہ بھولیں جنہوں نے لجنہ کو ترقی دینے کے لئے بے لوث قربانیاں دیں۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں بے شک آج وہ ہم میں نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہماری خوشی کی خبریں پہنچا دے گا۔میری دعا ہے کہ جب ہم اس دنیا کو چھوڑیں تو سرخرو ہوں اور لجنہ کا قافلہ ترقیات کی منازل طے کرتا ہوا اسی طرح رواں دواں چلتا چلا جائے اور مستورات کی تربیت کرنے میں کامیابی حاصل کرے تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں سلام بھیجیں آپ پر کہ یہ وہ مائیں تھیں جنہوں نے اپنی آنے والی نسل کا رُخ نیکیوں اور قربانی کی طرف موڑا۔خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1987ء)

دورہ بہاولنگر

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا کہ جس طرح دنیا کے کاموں میں ہر ممکن کوشش کرتی ہیں کہ ان میں کوئی نقص باقی نہ رہ جائے۔اسی طرح دین کے بارے میں کیوں نہیں سوچتیں۔ مجھے بے حد افسوس ہوا کہ اکثر مجالس کی طرف سے ایک نمائندہ بھی شامل نہ ہوسکا۔ وعدہ تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ہے اور عمل اس قدر اس کے برعکس اور جو اس وقت موجود ہیں وہ تقریباً ساری عہدیدار ہیں آپ کو شکایت ہے کہ اجلاسوں میں حاضری بہت کم ہوتی ہے اس کی وجہ معلوم کرنا بھی تو آپ کا کام ہے۔ پروگرام دلچسپ بنائیں ان کو شوق دلائیں کہ وہ اس میں شامل ہوں۔ اگر ہمارے دل شمع ایمان سے منور ہو چکے ہیں تو ہم کام سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔کیا یہ ممکن ہے کہ احمدی مرد تو دین کی خاطر ہر تکلیف اُٹھائے اور احمدی عورت ہر ذمہ داری سے ہی آزاد ہو جائے کیا یہ دین ہے کہ دنیا کے تو سارے کام کرنے ہیں لیکن دین کے کام کیلئے کوئی معمولی سی کوشش بھی نہیں کرنی؟

پھر فرمایا کہ بیعت کے مقصد کو سامنے رکھیں۔ ثابت قدم اور متحد ہو کر چلیں تو بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے آگے اپنی ساری محبتوں کو قربان کر دیں۔ سمعنا و اطعنا کا سبق سیکھیں۔ خدا کی خاطر جو بھی عہدیدار مقرر ہو اس کے ساتھ تعاون کریں اور انکساری پیدا کریں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ اگر آپ سب کا ایک مقصد ہو تو لڑائی جھگڑے کا تو ماحول پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ آخر میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گی کہ خدا تعالیٰ کی طرف جو ہدایت نامہ آیا ہے وہ قرآن مجید ہے جب تک اس کا ترجمہ نہیں سیکھیں گی ہدایت کے راستہ پر کیسے چل سکیں گی۔ ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور ارشاد سے قرآن مجید کا ترجمہ تلاوت کی ایک کیسٹ تیار کی ہے۔ دعا کریں کہ ہم قرآن مجید کا پورا ترجمہ کیسٹ کے ذریعے آپ تک پہنچا سکیں۔ انشاء اللہ۔ پیارے آقا کی وطن واپسی کے لئے ہر دَم دعا گو رہیں تا وہ بہاروں کے دن پھر واپس آسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ماہنامہ مصباح مارچ 1987ء)

دورہ ضلع چکوال

9 مارچ 1987ء کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ ضلع چکوال کے دورہ کے لئے دوالمیال تشریف لے گئیں آپ نے حاضر مجالس کی عہدیداران کو ان کی کارکردگی سے آگاہ کرتے ہوئے ضروری نصائح فرمائیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں جلسے اور اجتماعات بند ہونے کی وجہ سے ملاقات کے ذرائع بند ہوگئے ہیں۔ دور کی مجالس کا مرکز میں آنا بھی کم ہوتا ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر گاؤں اور قصبہ میں پہنچنا تو مشکل ہے لہٰذا مختلف مقامات پر ضلعی اجلاس بلوائے جائیں اور دورہ کر کے کام کو تیز تر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ دورہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں اس مہدی کو مانا ہے جس کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں آنے کی بشارت دی تھی۔ آپ کو یہ نعمت ورثہ میں ملی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد نے بہت سی قربانیاں دی تھیں۔ اب جس زمانہ سے ہم گزر رہے ہیں وہ بھی بہت سے قربانیوں کا متقاضی ہے آپ اپنے نفسوں کا جائزہ لیں کہ کیا آپ کے اعمال بھی ویسے ہی ہیں جیسا کہ آپ کے بزرگوں کے تھے اگر ایسا نہیں تو سوچیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے؟ نیز فرمایا کہ قرآن کریم میں جس جس جگہ ایمان کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ کا ذکر موجود ہے۔ جب تک ایمان کے پودے کو عمل کے پانی سے نہ سینچا جائے اس وقت تک یہ پودا نشوونما نہیں پاتا۔ پھر آپ نے خواتین کو خدا کے لئے تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے تقویٰ سے متعلق ارشادات پیش فرمائے۔ نیز آپ نے قرآن کریم اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چھوٹی چھوٹی غفلتیں اور سستیاں جو انسان کو ترقی کی راہوں

سے دور لے جاتی ہیں انہیں چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا ذکر فرمایا اور آپ کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی تا خدا تعالیٰ جلد کامیاب و کامران واپسی کے اسباب مہیا فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ خواتین کے قدم مردوں سے بھی زیادہ تیز ہونے چاہئیں کیونکہ خدا نے عورت کو مرد سے زیادہ درجے دیئے ہیں کبھی وہ ماں ہے، بیوی ہے، بہن ہے، بیٹی ہے ہر روپ میں اس کی علیحدہ ذمہ داریاں ہیں جب کہ ماں اپنے بچوں کے سامنے اپنے عمل کا صحیح نمونہ پیش نہیں کرے گی اس کے بچے صحیح تربیت حاصل نہیں کرسکیں گے اور نہ ہی اُن میں قربانی کی روح پیدا ہوسکے گی۔ آپ اُس نعمت کی قدر کریں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعے آپ کو ملی۔ آپ نے ہی ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیار پیدا کیا۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ کائنات پیدا کی۔ پس آپ کی تعلیمات پر عمل کریں۔ بدرسم اور بدعت کو چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کریں۔ آپ کا ہر عمل حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کا مصداق ہو کہ

تیرے منہ کی ہی قسم اے میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

خدا کرے کہ ہم سرخرو ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بھی ہم سے خوش ہو کہ ہم نے اپنی تمام ذمہ داریوں کو پورا کر دکھایا۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ 1987ء)

☆......☆......☆

خطاب لجنہ اماءاللہ لندن 1987ء

تشہد،تعوذ کے بعد فرمایا:۔

ہر انسان مذہب اس لئے اختیار کرتا ہے کیونکہ اس کو جستجو ہوتی ہے کہ مذہب کیا ہے۔ وہ راستہ جس پر انسان چلتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’سرمہ چشم آریہ‘‘ میں فرماتے ہیں۔ مذہب کی جڑ خدا شناسی ہے۔ مذہب انسان کو خدا تک نہیں پہنچا سکتا وہ سچا مذہب نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ مذہب لائے۔ جو اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے اپنے بندوں کو مبعوث کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں بنی نوع انسان کو اس راستے پر چلانے آیا ہوں جس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چلایا۔آپ کوئی نیا مذہب نہیں لائے۔

درخت کے ساتھ اس کی شاخیں ہیں، پھول ہیں ان کی احتیاط کرنی پڑتی ہے اس کا خیال رکھنا ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہو جائے۔بعض لوگ درخت لگاتے ہیں لیکن ان کے پھل ان کی اولادیں کھاتی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پھل کی وجہ سے ہم میں کون سی تبدیلیاں آئیں۔احمدیت ایک سچا مذہب ہے۔اگر ہم میں تبدیلی نہیں آتی جیسا کہ ہم نے ایک سچا مذہب اختیار کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اعمال صحیح نہیں ہیں۔اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک کہ ہمارے اعمال صحیح نہیں ہوتے۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آواز پر مدینہ کی گلیوں میں شراب بہادی گئی لیکن ہم میں ایسی تبدیلی سالہا سال کے بعد بھی نظر نہیں آتی۔ عمل صالح نیک عمل کو کہتے ہیں یہ وہ عمل ہیں جن کی زمانے میں ضرورت ہو۔مثال کے طور پر ایک آدمی نماز پڑھنی شروع کردے تو اس کو عمل صالح کہیں گے جبکہ جان بچانے کی ضرورت ہو تو ایک شخص نماز نہیں توڑتا تو یہ عمل صالح نہیں ہے۔

مختلف وقتوں میں مختلف قربانی کی ضرورت ہے۔حضور اقدس علیہ السلام نے کئی بار تحریکیں

کیں اس میں عورتوں نے اپنے زیور دیئے۔کئی ایسے خطبے ہیں جس میں حضور اقدس نے اپنے اخلاق بہتر بنانے کی تحریک کی۔اسی طرح حضور اقدس نے حال ہی میں اپنی اولادوں کو وقف کرنے کی تحریک کی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا واقعہ ہے کہ کئی صحابہ روزہ رکھ کر بیٹھ گئے جن کے روزے نہیں تھے وہ زیادہ کام کرتے رہے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آج روزہ دار سے زیادہ غیر روزہ دار ثواب لے گئے'' اعمال صالحہ وہ اعمال ہیں جن میں وقت کی قربانی صف اوّل میں آتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔مذہب کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں۔عیسائیت کہتی ہے کہ اگر ایک تھپڑ مارو تو دوسرا بھی آگے کر دو۔کتنے ہیں جو اس بات پر آجکل عمل کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں خَلق اور خُلق میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ایک شخص طبعاً نرم ہے جو کہ ایک بلی کو بھی مار نہیں سکتا۔وہ خلق ہے۔یہ ایک بزدل انسان ہے لیکن ایک ایسا شخص سخت طبیعت ہونے پر بھی اپنے غصے پر قابو پالیتا ہے وہ خُلق ہے۔مذہب کے اختیار کرنے کے نتیجے میں وہ اخلاق جس کی تعلیم قرآن مجید نے دی ہے اس پر عمل کرو۔آپ کو جھوٹ سے نفرت تھی۔آپ نے بار بار فرمایا کہ جھوٹ نہ بولو۔ہمسائیوں کے حقوق کی تعلیم دی۔اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔ایسے ہزاروں واقعات ہیں کہ بیٹے ہزاروں میں کھیل رہے ہیں ماں دو وقت کی روٹی کو ترس رہی ہے۔

ماں، باپ، ہمسائے، دور کے رشتہ داروں سے اخلاق سے پیش آؤ۔اسلام نے ایسا اصول بنایا ہے جس میں ہم کنگھی کے دانوں کی طرح ہیں اگر اس کا ایک دانہ ٹوٹ جائے تو سارے ٹوٹ جائیں۔اسی تعلیم کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے اس وقت اسلام کے لئے جنگیں لڑیں۔جب ہندو اور عیسائی کہتے تھے کہ ہم غلبہ حاصل کریں گے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا کہ گلشن احمد میں بہار آئے گی۔میں شریعت کو قائم کرنے آیا ہوں دین کے سوکھے باغ کی آبیاری کرنے آیا ہوں۔اسلام کے دو حقوق ہیں ایک حقوق خدا کے حقوق ہیں اور دوسرے بندوں کے حقوق ہیں۔ایک طرف اللہ

کے حقوق ادا کرو دوسری طرف بندوں کے حقوق ادا کرو۔ آپ نے حضرت مسیح کا واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پوچھے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا نہیں دیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ بھوکا یا ننگا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا بندہ بھوکا تھا تم نے کھانا نہیں کھلایا۔ میرا بندہ ننگا تھا تم نے کپڑا نہیں دیا۔ یہ ایک مثال ہے لیکن عبادت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک بندوں کے حقوق ادا نہ کر دئے جائیں۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم اور اخلاق کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھ کر دیکھو۔ آپ جو بھی تعلیم دیتے تھے خود اس پر عمل کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق فاضلہ میں یہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ دشمنوں کو معاف کرنا، ہمسایوں سے سلوک کرنا، یتیموں کے ساتھ سلوک کرنا، کون سا ایسا کام ہے جس کا نمونہ آپ کی زندگی سے نہیں ملتا۔ ان سب باتوں کو تازہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور خلافت کا سلسلہ جاری کیا کہ سب باتیں تازہ رہیں۔ ہمارے اخلاق اور عمل اس بات کی گواہی دیں کہ حضرت مہدی موعود سچے ہیں اور لوگ یہ کہ سکیں کہ اگر نمونہ دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ میں دیکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ درخت کے پھل برکات روحانیہ ہیں۔ درخت کے پھل کی سب سے زیادہ قدر ہوتی ہے اگر سب برکات ظاہر ہو جائیں تو دیکھنا ہے کہ پھل کیسے ہیں صرف یہی کہہ دینا کہ ہم احمدی ہیں کافی نہیں۔ اس سے مذہب کی غرض پوری نہیں ہوتی۔ ان اعمال کے سلسلہ میں ایسے پھل اور پھول پیدا نہیں ہوتے جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ ہر ایک انسان کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ کیسے اس کی رضا حاصل ہو۔ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہاری اولاد اور تمہاری دولت تمہیں خدا تعالیٰ کے حصول سے پیارے ہیں تو اس دن کا انتظار کرو جب خدا تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے۔ انسان میں صرف اور صرف خدا کا پیار ہونا چاہئے۔ اگر انسان کو یہ حاصل ہو جائے تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس پھل سے فائدہ اُٹھانا مطمئنہ ہے۔

خدا تعالیٰ کی معرفت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بعض لوگ تقویٰ بہت بڑی نیکی کو کہتے

ہیں۔تقویٰ کیا ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی بداخلاقیوں سے بچنے کوتقویٰ کہتے ہیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بُرائی سے بچنا چاہئے ۔ چھوٹی بُرائی بڑی بُرائی کی طرف لے جاتی ہے چھوٹی نیکی بڑی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔محبت حسن سے یا احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک خوبصورت چیز کو دیکھ کر دوبارہ دیکھیں گے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت اس کے حسن اور احسان سے پہچانی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیا کیا انعام دیئے ہیں۔ یہ صفت رحمٰن ہے۔رحیمیت کی صفت اس کے انعامات ہیں۔رحمٰن اور رحیمیت خدا تعالیٰ کی دو صفات ہیں۔ جب تک ان دونوں کو نہ پہچانو اس وقت تک خدا تعالیٰ سے سچی محبت پیدا نہیں ہوتی۔جتنی معرفت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوگی اتنی ہی محبت اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام تمام برکات دینیہ کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ جو قرآن پڑھیں گے عزت پائیں گے۔قرآن پڑھو اور پڑھاؤ۔ بچیاں مشکل سے مشکل کام کرتی ہیں صرف مشکل لگتا ہے تو قرآن ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کو آسان بنایا پڑھنے کے لحاظ سے بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی سٹیج خادم اور مخدوم والی ہے۔جیسا کہ ایک نوکر اس وقت اچھا ہوتا ہے جب وہ مالک کی مرضی کے مطابق کام کرے۔یعنی بندے جب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں تو اس کے مقرب بندے ہوتے ہیں۔

دوسری سٹیج باپ اور بیٹے کی مناسبت ہوتی ہے باپ جیسا کام کرتا ہے بیٹا ویسا کام کرتا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو یا اس سے زیادہ یاد کرو۔

تیسری سٹیج انبیاء کی صفت معاف کرنا ہے۔چاہے کسی نے ستایا ہو۔ ہر کوئی اپنے پیمانے اور درجے کے مطابق پیار حاصل کرسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا والوں کو بتا دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرے تو صرف اور صرف ایک ہی راستہ اختیار کرو وہ یہ کہ اس کی بتائی ہوئی راہوں پر چلو۔ یہ بات بہت ضروری ہے کہ ترجمہ سیکھو اِس

بات کا جائزہ لیا کرو کہ ان چیزوں پر عمل کرتی ہوں کہ نہیں ۔قرآن کریم میں 700 احکام ہیں ۔ اگر کوئی ایک بھی توڑتا ہے تو بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ۔قرآن کریم میں پہلی قوموں کے زوال کے اسباب ہم لوگوں کے لئے سبق حاصل کرنے کو بیان کئے گئے ہیں ۔

ہزاروں درود وسلام ہوں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آئے ، ورنہ ہم اندھے ہی جاتے ۔ ہزاروں سلام ہوں مہدی موعود پر جن کی وجہ سے ہم سچے انسان بنے ۔سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے دوسروں کو ایذاء نہ پہنچے ۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آخر میں آپ نے ماؤں سے تاکید کی کہ بچیوں کو ہر کام چھڑا کر بھی کلاس کے لئے بھیجیں کیونکہ یہ اگلی صدی کی مائیں ہیں ۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ سب اس طرف توجہ دیں گی ۔

(از رپورٹ لجنہ اماءاللہ لندن 1987ء)

☆......☆......☆

خطاب ناصرات الاحمدیہ جرمنی

(18 ستمبر 1987ء)

اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشریک له واشهد ان محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

سورۃ فاتحہ کے بعد آپ نے فرمایا:

میری بہت ہی پیاری عزیز بچیو! السلام علیکم

آپ سب کومل کر اور دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہورہی ہے اور خدا کے فضل سے اچھی خاصی تعداد میں تربیتی کلاس لگی ہوئی ہے۔ اس میں شامل ہونے والی بچیوں اور ان کے نتائج معلوم ہونے سے بڑی مسرت محسوس کررہی ہوں۔ پروگرام تو تھا میں نے لکھا ہوا تھا لیکن یہ کہ عین اس وقت میں یہاں یعنی جب کہ آپ کی کلاس کا افتتاح ہورہا ہے۔ سب سے پہلا پروگرام آپ ہی کا ہے اس لئے اپنی بچیوں سے کچھ باتیں کروں گی میں امید کرتی ہوں کہ وہ توجہ سے سنیں گی۔ سمجھنے کی اور عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔ آج سے اٹھانوے سال پہلے قادیان کی بستی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اس لئے بھیجا کہ لوگ اسلام سے دور جا چکے تھے۔ اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا تھا۔ مختلف قسم کی بُرائیوں اور گندگیوں میں وہ مبتلا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا وہ اکیلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت وعدے کئے کہا ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' آج سے اٹھانوے سال پہلے جو آدمی ہوں گے اس وقت وہ سوچتے ہوں گے کہ یہ کوئی دیوانے کی باتیں ہیں۔ کوئی شاید پاگل شخص ہے اتنی بڑی بات کہ ساری دنیا مجھے ماننے لگ جائے گی اور دور دور تک تیری تبلیغ پہنچے

گی ۔ تیری آواز پہنچے کی تیری تعلیم پہنچے گی ۔ خدا لوگوں کے دلوں میں الہام کرے گا جو تیری مدد کریں گے لوگ دور دور سے آئیں گے جو تجھ پر سلام بھیجیں گے بظاہر یہ کہانیاں سی لگتی تھیں لگتی ہوں گی اس وقت ۔ اس وقت تو نہیں لگتیں ۔ لیکن آج ہم خود اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ قادیان سے جو جماعت شروع ہوئی تھی وہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلتی چلی گئی کون سا ایسا ملک ہے آج کہ جہاں احمدیت نہیں پھیل چکی جہاں ہمارے مبلغین نہیں پہنچ رہے ۔ آپ کو اس کا احساس ہونا چاہئے کہ آپ میں سے ایک ایک بچی کا وجود صداقت ہے حضرت مسیح موعود کی سچائیوں پر ۔ کیونکہ آپ لوگوں کی یہاں موجودگی ثابت کرتی ہے کہ آپ سچے تھے ۔ ان کو تو نہیں پتہ تھا کہ اتنے عرصہ میں احمدی جا بسیں گے جرمنی میں ، ڈنمارک میں ، کوئی ناروے میں ، کوئی سویڈن میں ، کوئی ہالینڈ اور اسپین میں ، کوئی بلجیئم اور کوئی انگلستان میں جا بسیں گے ۔ تو میری بچیو جہاں آپ کا وجود آپ کا ہونا اس ملک میں رہائش اختیار کرنا آپ کا اس ملک میں اور یہاں احمدیت پھیلانے کا موجب بنا حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے وہاں آپ پر بہت ذمہ داریاں آ پڑتی ہیں ۔ ابھی چھوٹی ہیں اس لئے ممکن ہے کہ میری تقریر کو بعض نہ پوری طرح سمجھ سکیں میں کوشش کر رہی ہوں اور آسان زبان میں بول رہی ہوں لیکن بحیثیت احمدی ہونے کے آپ مسلمان ہیں بڑے ہو کر آپ نے ان ذمہ داریوں کو سنبھالنا ہے اور آپ نے احمدیت کو پھیلانا ہے پورے نمونے سے پورے اخلاق سے اپنی تعلیم سے ، اپنی انسانیت کی خدمت کرنے سے تو جو کام آپ نے کرنا ہے اس کی تیاری ابھی سے کرنی پڑے گی ۔ آپ سکول جاتی ہیں جو آپ نے آخری امتحان سکول کا پاس کرنا ہو گا جب پہلی جماعت میں آپ داخل ہوتی ہیں اس وقت سے آپ کی تیاری شروع ہو جاتی ہے ۔ پہلی سے دوسری میں تیسری میں ، تیسری سے چوتھی میں جائیں گی ہوتے ہوتے جو آپ کی آخری کلاس ہو گی تبھی آپ وہاں سے نکل کر کالج جا سکتی ہیں ۔ پھر یونیورسٹی جا سکتی ہیں یہ نہیں ہوتا کہ ایک سیڑھی پر تو قدم نہ رکھو اور دوسری سیڑھی پر پھلانگ کر چڑھ جائے آدمی ۔ یہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ قدم بقدم چلا جاتا ہے ۔ نیچے سے اوپر چڑھا جاتا ہے جو کام آپ نے آج سے دس سال بعد کرنا ہے جو کام آپ نے پندرہ سال بعد کرنا ہے جن ذمہ داریوں کو اُٹھانا ہے تیاری اس کی بچیو آج کرنی ہے اور اس کے لئے پہلی چیز علم دین کا

سیکھنا ہے۔ٹھیک ہے دنیاوی تعلیم آپ کی بڑی اعلیٰ طریق پر ہو رہی ہو گی بہترین سکولوں میں آپ پڑھ رہی ہوں گی لیکن دنیاوی تعلیم سے نہ آپ کو دین سے محبت ہوسکتی ہے نہ آپ دین کی ذمہ داریاں اُٹھا سکتی ہیں۔ جب تک آپ خود دین کو نہ سیکھیں، اپنی عقل عمر اور سمجھ کے مطابق اس کے لئے جہاں ایک طرف آپ کی سیکرٹریان ناصرات ہیں اور عہدے دار ہیں ان کا فرض ہے کہ آپ کو سکھائیں اور ماؤں کی سب سے زیادہ بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ اجلاس تو سیکرٹری کے ساتھ آٹھ یا پندرہ دن کے بعد ہو جائے گا جو بھی مقرر ہے وہ کبھی کبھی یا تو کلاس لگا لے گی روزانہ تو آپ کی ذمہ دار مائیں ہی ہوتی ہیں اور مائیں یہاں بہت کم ہیں۔ان سے تو انشاء اللہ تعالیٰ کل خطاب کرنے کا موقع ملے گا لیکن آپ کا بھی فرض ہے کہ جو بھی آپ کو سکھایا جائے جو دینی بات آپ کو سکھائی جائے آپ اس کو اچھی طرح یاد رکھیں اور بھولیں نہ حالانکہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جس ملک میں آپ رہتی ہیں ان کی نقل نہیں کرنی ہے۔ ان کو دین سکھانے آئے ہیں یہاں آپ نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو قرآن میں بیان ہوئی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم لائے تھے جس کو پھر سے پھیلانے کیلئے حضرت مسیح موعود دنیا میں آئے اور جس کو آپ کے خلفاء کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں جس مقصد کیلئے مبلغ بھیجے جاتے ہیں اور لجنہ قائم ہوئی ہے انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ قائم ہوئی ہیں ان سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو سچے مسلمان بنائیں۔ خدا سے محبت کرنے والے بنائیں۔ مذہب کی غیرت رکھنے والے اور محبت رکھنے والے ہوں لڑکیوں پر تو لڑکوں سے زیادہ ذمہ داریاں پڑتی ہیں کیونکہ آگے قوم کی ذمہ داریاں عورتوں کے سر زیادہ ہوتی ہیں۔ مرد تو باہر رہتے ہیں۔ سارا دن کے تھکے ہارے آئے جس کو توفیق ملی کام کیا۔لیکن وہ مائیں آج کی بچیاں تو جو کل کی مائیں بنیں گی اگر وہ آج دین میں اچھی طرح ہوں گی اگر اچھی طرح انہیں دین نہیں آئے گا وہ کیسے باقی لوگوں کو تعلیم دے سکتی ہیں تو یہ نہ سمجھو کہ ابھی ہم بہت چھوٹی ہیں۔جس طرح پہلی کلاس پاس کئے بغیر آپ دوسری کلاس میں نہیں جاسکتیں اسی طرح میری پیاری بچیو ابھی سے آپ نماز قرآن حدیث جو کچھ بھی اپنی اپنی عمر کے مطابق ہے اپنے دین کی واقفیت۔ کیا اختلاف ہے ہمارا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اور اسلام کی خوبی کے دلائل اپنی اپنی عمر کے مطابق سیکھیں اور

سمجھیں۔ پندرہ سال کی عمر ناصرات کی عمر ہے۔ پندرہ سال تک بچیوں کو اتنا ہو جانا چاہئے کہ جب وہ لجنہ میں قدم رکھیں تو پوری طرح اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ عمر کے ساتھ انسان کا تجربہ بڑھتا ہے۔علم بڑھتا ہے مشاہدہ بڑھتا ہے وہ تو بڑھتا رہے گا آپ کا لیکن جن بچیوں نے بچپن میں ناصرات کی ٹریننگ نہیں حاصل کی ہوگی اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس بچپن میں نہیں کیا ہوگا وہ اس تنظیم کی ذمہ داریوں کو نہیں اُٹھا سکیں گی۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ایک ایسا معاشرہ جو دنیا میں مثالی معاشرہ تھا۔آپ جب بڑی ہو کر تاریخ اسلام پڑھیں گی تو آپ کو علم ہوگا کہ آج کی جو ترقی یافتہ قومیں ہیں انگریز ہیں یا جرمن یا فرانسیسی ہیں جو بڑی پُرانی قومیں سمجھی جاتی ہیں اُنہوں نے جو کچھ سیکھا اور سب سے بڑی EMPIRE کی ROME تھی اس زمانے میں سب مسلمانوں سے سیکھا۔ مسلمانوں کے زمانے میں جو انگریزوں کی حالت تھی جس طرح شہروں میں رہنے والے دوسروں کو جانگلی (جنگلی) کہتے ہیں لیکن افسوس کہ مسلمان جو ساری دنیا پر چھائے تھے جنہوں نے ملک پر ملک فتح کئے تھے۔فرانس کے بارڈر تک پہنچ گئے تھے انہوں نے جب اسلام پر عمل کرنا چھوڑا تو وہی مسلمان جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے وہ ذلّت کے گڑھے میں جا پڑے جب تک وہ قرآن مجید کے حکموں پر چلتے رہے وہ ترقی کرتے گئے جب اُنہوں نے قرآن کی تعلیم کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کو چھوڑ دیا لیکن خدا اپنے بندوں کو کبھی گمراہ نہیں چھوڑتا۔کبھی انہیں بھٹکتا ہوا نہیں چھوڑتا۔ اسے بڑا پیار ہے اپنے بندوں سے اور بچیو تم سے تو بہت ہی پیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ۔تمہیں بھی اس سے اتنا ہی پیار کرنا چاہئے وہ سمجھتا ہے کہ بچے معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اس لئے بھیجا کہ وہ باغ جو آنحضرت نے لگایا تھا (اور میری بچیو یاد رکھو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے تو ان پر درود ضرور بھیجا کرو) وہ سوکھ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے پھر اس باغ میں بہار آئی۔آپ اس کے ننھے منے پھول غنچے،شگوفے ہیں جس طرح درختوں پر پھول کھلتے ہیں۔ننھی منھی کلیاں ہوتی ہیں۔ بڑی ہماری نظریں ہیں آپ پر۔ بڑی امیدیں وابستہ ہیں اپنی بچیوں سے جب آپ بڑی ہوں گی اور یہ کام سنبھالیں گی بڑی نسل میں سے کئی ایسی ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔تعلیم نہیں ہے ان کی اس

تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھا نہیں سکتیں لیکن آج کے دور میں ہر لڑکا اور لڑکی تعلیم حاصل کر رہا ہے لیکن صرف دنیاوی تعلیم کافی نہیں دینی تعلیم کا آنا بھی ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو اسے شوق سے پڑھیں۔ یہ نہ میں سنوں کہ یہ بچی اپنی کلاس میں تو بڑی ہوشیار ہے لیکن قرآن شوق سے نہیں پڑھتی جن بچیوں نے ابھی تک ناظرہ نہیں پڑھا وہ ناظرہ پڑھیں۔ ناظرہ کے بعد آپ ترجمہ پڑھیں اور اُردو میں پڑھ سکیں بہت اچھا ہے۔اُردو ہماری زبان ہے اسے بھولنا نہیں چاہئے جن کو نہیں آتی انہیں سکھانی چاہئے تا جرمن بھی سیکھیں انگریزی اُردو بھی بول سکیں لوگ بڑی زبانیں سیکھ لیتے ہیں۔اس لئے کہ ہمارا لٹریچر اُردو میں ہے۔ پھر آپ کو پڑھانا مشکل ہو جاتا ہے لیکن جو یہیں پیدا ہوئی ہیں کم اُردو آتی ہے تو جرمن میں ہی ترجمہ پڑھ لیں آہستہ آہستہ عمر کے مطابق اس کا ترجمہ سیکھیں۔تاریخ اسلام کا علم حاصل کریں جو جو کتابیں یہاں پر چھپتی ہیں اور یہاں ملتی ہیں ان کا مطالعہ کریں اور جو پڑھانے والیاں اور عہدیدار آپ کو سکھائیں ان کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے آپ ان کو سیکھیں اور ان کے ساتھ تعاون کریں۔ میں مبارکباد دیتی ہوں ان بچیوں کو جنہوں نے سرٹیفکیٹ حاصل کئے اور جنہوں نے اچھے نمبر حاصل نہیں کئے ان سے بھی امید رکھتی ہوں کہ وہ آئندہ سال محنت کر کے آگے نکلنے کی کوشش کریں گی اور اگلی کلاس میں اس سے بھی زیادہ تعداد ہوگی کیونکہ جرمنی میں بفضل خدا بہت جماعت پھیل چکی ہے اور اکثریت یہاں پاکستان سے آئی ہوئی ہے خواتین اور مردوں کی مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے خاص طور پر ناصرات کو دیکھ کر کیونکہ ہمیشہ ترقی کرنے والی قومیں حال کو نہیں بلکہ مستقبل کو دیکھتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دیکھتا رہے کہ کل کے لئے اس نے کیا کیا۔

اس میں مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ تم یہ نہ دیکھو تمہارا آج کا زمانہ کیسا گزر رہا ہے تم کیسے ہو۔اپنی ترقیوں پر خوش نہ ہو جانا تم یہ دیکھو کہ کل کے لئے تم نے کیا کیا ہے۔تمہاری قربانیاں اگر اگلی نسل دینے کو تیار نہ ہوئی تو ضائع چلی جائیں گی وہ ایک نسل تک محدود ہو جائیں گی اور کوئی زندہ رہنے والی قوم ایک نسل پر خوش نہیں ہوتی۔اس کی ہر اگلی نسل پہلے سے زیادہ ترقی یافتہ پہلے سے زیادہ قربانی دینے والی پہلے سے زیادہ خلیفہ وقت کے احکام پر لبیک کہنے والی پہلے سے

زیادہ مذہب سے محبت کرنے والی اور مذہب کیلئے غیرت رکھنے والی پیدا ہوگی۔خدا کرے کہ یہ نصیحتیں آپ کو یاد رہیں اور اس روشنی میں سیکرٹریان بھی آپ کی تربیت کی طرف توجہ دیتی رہیں اور آپ خود بھی اور یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ ہم نے جرمن کی نقل نہیں کرنی کہ ہم جرمنی میں آ گئی ہیں اس لئے جو یہاں لوگ کرتے ہیں ان جیسا لباس پہننے لگ جائیں ان جیسی حرکتیں کرنے لگ جائیں یہ لوگ تو دین سے دور جا پڑے ہیں۔حضرت مسیح موعود کے خلفاء آپ کے مقرر کردہ مشنز اس لئے قائم کئے گئے ہیں اس لئے مبلغ یہاں بھیجے جاتے ہیں تا کہ ان کو توجہ دلائیں کہ اپنے حقیقی ربّ کی طرف توجہ کریں لیکن آپ کو بڑی نعمت عطا ہوئی ہے کہ آپ احمدی گھرانوں میں پیدا ہوئی ہیں۔کتنی بڑی نعمت ہے شکر کریں اللہ کا آپ احمدی ہیں شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدی ماں باپ کے گھر میں پیدا کیا ہے اور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں پیدا کیا ہے۔ٹھیک ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہی حکم ہے کہ رزق کی تلاش میں اللہ کی زمین بہت بڑی ہے کہیں بھی جانا پڑے رہو،لیکن اپنے اصولوں کو مدِّ نظر رکھ کر رہو۔ہم مسلمان ہیں احمدی ہیں ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت میں سے ہیں ہم نے ان لوگوں کی نقل نہیں کرنی ہے۔ہم نے ان کو اپنا نیک نمونہ دکھانا ہے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر کہنے پر مجبور ہو جائیں۔ان کے عقائد کچھ سہی مگر یہ حقیقت میں ایک زندہ رہنے والی قوم ہیں۔خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(از تاریخ لجنہ جرمنی 165 تا 169)

☆......☆......☆

لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ کی نیشنل اور لوکل عاملہ سے خطاب

جرمنی میں دوروں کے دوران سیّدہ صدر صاحبہ کے ناقابل فراموش خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔آپ نے فرمایا:

''مذہب کی جڑ خداشناسی اور معرفت نعماء الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات رُوحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 2،سُرمہ چشم آریہ صفحہ 281)

آپ نے فرمایا کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا پر روحانی اور اخلاقی اندھیرے تھے آپ اپنے ساتھ مکمل طریقہ حیات قرآن پاک کی صورت میں لائے اور دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے گئے۔آج کے تہذیب یافتہ لوگ جدید فلسفے یا عیسائیت کی تعلیم کو روشنی سمجھتے ہیں۔جدید تہذیب روشنی نہیں جس کے ساتھ عزیز خدا ہے وہ دشمنوں پر غالب ہے ظاہر اندھیرے نہیں جس کے ساتھ خدا ہے وہ اندرونی اندھیروں پر بھی غالب ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ دونوں قرآنی وعدے پورے ہوئے اور مسلمان دنیا پر نہ صرف غالب ہوئے بلکہ علوم کی بنیاد ڈالنے والے ہوئے لیکن جب انہوں نے قرآنی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو ذلت کے گڑھے میں گر گئے اور خدا تعالیٰ کے رحم نے جوش مارتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا کہ وہ لوگوں کو قرآنی تعلیم کے ذریعہ پھر سے جگائیں۔

آپ کی حیثیت ایک بیج کی طرح ہے جس طرح باغ میں بیج لگایا جاتا ہے پانی دیا جاتا ہے

بڑا ہو کر تناور درخت بن جاتا ہے جس کی چھاؤں میں سینکڑوں لوگ پناہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو یہاں مصلحتوں کے تحت لایا ہے ان ترقی یافتہ قوموں سے گھبرائیں نہ کہ ہم تعداد میں تھوڑے ہیں۔ آپ دعائیں کریں کہ آپ کے قدم مضبوط ہوں۔ آپ کے ایمان میں برکت ہو اور بڑی مضبوط جماعتیں قائم ہوں۔ ہمیشہ چھوٹی جماعتوں کو بڑی جماعتوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قلیل جماعت کو اس لئے غلبہ حاصل ہوتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے سورہ توبہ اور سورۃ المومنون سے حوالے دیتے ہوئے فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ ان کے اندر جھگڑا نہیں ہوتا۔ ایک دوسرے کی بُرائیاں نہیں کرتے۔ غیبت نہیں کرتے، دینی و دنیاوی کاموں میں مدد کرتے ہیں اور وہ ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہیں اچھے کاموں کا ایک دوسرے کو حکم دیتے ہیں پس خدا کی رضا کو حاصل کریں۔ ایک دوسرے کی معاون بنیں اکڑنا نہیں، تکبر نہیں کرنا۔ دوسرے کا سہارا بننا ہے۔ دین کا مطلب ہے کہ دوسروں کی بُرائیاں چھڑوا دو اور نیکیوں میں مدد دو۔ حدیث قدسی ہے کہ بُرا کام ہاتھ سے روکو اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے روکو اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو کم از کم دل میں بُرا سمجھیں اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔ آپ یہاں کی نقالی ہرگز نہ کریں۔ ان کی تہذیب اور مذہب اور ہے ہمارا اور ہے کہ اگر ہم نے پردہ نہیں کیا تو کیا ہو جائے گا۔ اگر ہم نے اجلاس اٹینڈ نہیں کئے تو کیا ہو جائے گا؟ اگر ہم نے چندہ نہ دیا تو کیا ہو جائے گا؟ اُمت محمدیہ کو یہ حکم دیا گیا کہ ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دو۔ بُرائیوں سے روکو، نماز قائم کرو، نماز وہ نیکی ہے جس کو اگر باقاعدگی سے ادا کیا جائے تو انسان بہت سی بُرائیوں سے بچ جاتا ہے۔ نماز کی روحانی طاقت بُرائی سے بچا لیتی ہے۔ ایمان بغیر عمل کے نہیں پنپتا خدا کا پیار حاصل کرنے کیلئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جذبات، اولاد، وقت اور مال کی قربانی۔ چندہ دینے والی جماعت کیلئے اگر یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو ان کے اندر وہ زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ مومن مرد اور مومن عورت کی نشانی ہے کہ وہ خدا اور رسول کی مکمل اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن کریم پر غور کریں وہ عدل وانصاف، غیروں سے محبت کا سلوک اب بھی نظر آنا چاہئے مائیں تربیت اولاد پر توجہ دیں۔ خود اعتمادی اور محنت کا جذبہ ان میں پیدا کریں۔ تب ہی خدا کا پیار انہیں مل سکتا ہے

آپ جماعت کی نمائندہ ہیں اپنی زینت کو چھپائیں۔ اپنی انفرادیت کو قائم رکھیں۔ قرآنی اخلاق پیدا کریں۔ ہماری تنظیمیں موجودہ دور میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن کامیابی کا زیادہ تر دارومدار لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی عملی کوششوں پر ہے جتنی زیادہ تربیت ہوگی اتنی ہی کامیابی نصیب ہوگی۔ خدا تعالیٰ وہ وقت لائے کہ اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش اس رنگ میں اس ملک پر پڑے کہ یہاں کے لوگ اسلام قبول کریں۔ جنہوں نے یہاں اسلام قبول کیا ہے اُنہوں نے پاکستانیوں سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ اُردو بھی سیکھ رہی ہیں وہ پردہ بھی کر رہی ہیں وہ تبلیغ بھی کر رہی ہیں۔

آپ کے سامنے ترقی کرنے کیلئے مقصد ایک ہو کہ ہم نے اسلام کی خاطر زندگی صرف کرنی ہے۔ سیدہ صدر صاحبہ نے تقویٰ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ:

تقویٰ کے معنی نیکی کے نہیں بلکہ اس کے معنی گناہوں سے بچنا ہے متقی ہر قدم پر ڈرتا ہے اور خدا کی رضا کو حاصل کرتا ہے۔ کسی نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا تقویٰ کیا ہے؟ آپ نے یوں فرمایا۔ راستے میں کانٹے ہوں گے تو کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں ان سے بچ کر نکل جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا یہی تقویٰ ہے۔ پس عزیز بہنو اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کے مطابق ڈھالو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرو۔ رشتہ داروں سے احسان کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی کردار سے قرآنی تعلیم کی تشریح کی۔ آپ کا قول، فعل اور عمل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔ خلیفہ وقت کی نصائح کو سنیں اور عمل کریں۔ اسلام کو زندہ رکھنے کیلئے اپنی بچیوں کی اچھی تربیت کریں۔ اگلی نسل کی تیاری کیلئے قربانیاں مسلسل ہوں۔ بچوں میں خدا تعالیٰ کی محبت، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی محبت اور جذبہ اطاعت پیدا کریں۔ جو ماں خود نماز پڑھے گی جمعہ پر جائے گی، اجلاسوں میں جائے گی، چندے دے گی اس کا بچہ بھی اس کی پیروی کرے گا۔

آپ نے فرمایا کہ ماں کا فرض تو مبلغ سے بھی زیادہ ہے کہ اس نے اپنے بچوں کو بُرے ماحول سے بچانا ہوتا ہے۔ اگلی نسل کی تقدیر آپ کے ہاتھ میں ہے اگلی نسل کو تیار کریں کہ وہ گزشتہ کی قربانیاں برقرار رکھیں بلکہ آگے بڑھائیں۔ احمدیت کی چوتھی نسل اخلاق فاضلہ کے

ذریعہ اور قربانیوں کے ذریعہ دنیا کے ہر کونے میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دے اور دنیا کو صراط مستقیم پر چلانے والی ہو۔

آپ نے اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ ایسا نہ ہو کہ نئے آنے والے آپ کے غلط نمونے کو دیکھ کر اسلامی تصویر ہی بدل دیں وہ تو اسلام کی اصل تصویر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آج احمدیت پر عیسائی دنیا کی طرف سے یہی اعتراض ہے کہ اگر تم لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ حقیقی اسلام کے دعوے دار ہم ہیں تو پھر وہی نمونہ دکھاؤ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کا تھا۔ وہی سچائی، وہی خوش خلقی، وہی صفائی، وہی عدل وانصاف اور غیروں سے محبت کا سلوک اب بھی نظر آنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں کہ نئی صدی میں ہم نے اپنی کمزوریوں کو چھوڑ کر داخل ہونا ہے۔ خدا کے وعدے اور بشارتیں پوری ہوں گی۔ درمیان میں ابتلاء آئیں گے مگر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو اس نے اپنے مسیح کے ساتھ کئے وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بوئے ہوئے بیج کو وہ تناور درخت بنا دے جس کے سائے تلے تمام دنیا پناہ لے سکے۔ آمین

(تاریخ لجنہ جرمنی 172 تا 175)

☆......☆......☆

خطاب لجنہ اماءاللہ ڈنمارک 1987ء

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے ڈنمارک میں اپنے دورہ کے دوران ایک اجلاس میں ممبرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

پچھلے سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خاص ارشاد پر سنگاپور اور انڈونیشیاء کی لجنات کا دورہ کیا تھا۔ اور اس سال ڈنمارک۔ ناروے۔ سویڈن اور ویسٹ افریقہ۔ جرمنی کے دورہ کا پروگرام ہے۔ حضور کا منشاء ایک تو یہ ہے کہ بیرون ممالک کی لجنہ کے حالات خود دیکھے جائیں اور پھر ان کے مطابق تربیتی پروگرام بنائے جائیں۔

دوسرا یہ کہ ہر لجنہ کا مزاج ایک جیسا ہونا چاہئے چاہے وہ یورپ کی لجنہ ہو یا امریکہ کی یا افریقہ کی۔ مزاج کا یہ مطلب ہے کہ ہم سب کا مقصد ایک ہی ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو دوبارہ رائج کیا جائے۔ جو نعمت آپ کو ملی ہے اس سے دنیا کو روشناس کروایا جائے۔ اور پھر اس پر عمل بھی کروایا جائے۔ صرف زبانی دعویٰ سے دنیا آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ آپکا عمل بھی اس تعلیم کے مطابق نہ ہو جو تعلیم آپ دنیا کو دے رہے ہیں۔ مختلف جگہوں پر رہنے والوں کا لباس اور کلچر مختلف ہوتا ہے۔ لیکن سب کا مقصد ایک ہی ہونا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک کو واقفیت ہونی چاہیے کہ اسلام پر کیا اعتراض پڑتے ہیں۔ ہمیں اُن کا جواب آنا چاہیے وہ اعتراضات بھی اپنے عمل سے دُور کرنے چاہئیں۔ ہر جگہ کی لجنات اِس بات کو فرض قرار دے لیں کہ اپنے نمونہ سے انہوں نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ آئندہ صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں اپنی سب کمزوریوں کو دور کر دینا چاہیے۔ ناصرات اور اطفال کی تربیت پر بہت توجہ دینی چاہیے۔

کیونکہ آئندہ چند سال میں انہوں نے ہی جماعتی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں آپ کو آپکی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ اور امید ہے کہ آپ میری باتوں پر عمل بھی

کریں گی۔

آپ نے فرمایا سب سے بڑی خیر اسلام کی نعمت ہے اور اس زمانہ میں احمدیت چونکہ حقیقی اسلام ہے حضرت مہدی موعود کے آنے کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی بشارت دی ہے۔ اور اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بشارت دی۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو مہدی موعود کی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اس میں دوسروں کو بھی شامل ہونے کی دعوت دینا سب سے بڑی خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق ہی سب سے بڑی نعمت ہے اس نعمت میں دوسروں کو بھی شامل کریں۔ نیکی کا حکم دینے والے بنیں۔ سب سے بڑی نیکی اعلیٰ اخلاق ہیں۔ اس لئے اعلیٰ درجہ کا اخلاق سیکھیں ہر ایک کے لئے اپنے اندر پیار اور محبت پیدا کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم دوسروں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہمیں یہ ماٹو دیا ہے۔

Love For All Hatred For None

ہم سب کا مقصد ایک ہی ہے اس لئے ہم سب کو آپس میں اعلیٰ اخلاق اور محبت سے رہنا چاہیے۔ ہماری محبت بھی خدا کے لئے ہونی چاہیے اور ہماری نفرت بھی خدا کے لئے ہی ہونی چاہیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی مکمل اطاعت کریں۔ پھر خلیفۃ المسیح کے مقرر کردہ امیر اور دوسرے نمائندگان سب عہدہ داروں سے مکمل تعاون کریں اگر امیر کی نافرمانی کریں گی تو بات خدا تعالیٰ کی نافرمانی تک پہنچتی ہے۔ ہماری ترقی کا راز ہی اطاعت میں ہے۔ ناکام وہی ہوگا جو اطاعت سے گریز کریگا آپس میں مکمل تعاون اور اعتماد ضروری ہے۔

بُرائیوں سے منع کرنا تیسرا حکم ہے بعض لوگ اپنی اصلاح تو کر لیتے ہیں لیکن دوسروں کو بُرائی کرنے سے نہیں روکتے اِس لئے کہ اس طرح دوسرا شخص ناراض ہو جائیگا۔ اپنی زبان ہاتھ یا کسی ذریعہ سے دوسرے کی جان مال یا جذبات کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔ اپنے اندر انکساری پیدا کریں شاید یہ بات ہی اللہ تعالیٰ کو پسند آ جائے۔ تکبر۔ غیبت۔ بدظنی یہ سب فساد کی جڑیں ہیں ان سے بچیں۔ آپس میں صلح سے رہیں محبت سے رہیں۔ محبت سے نصیحت کریں۔ معاف کرنا

سیکھیں۔

نیکی کے بھی تین درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عدل۔ احسان اور قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی۔ برائی اور بغاوت سے روکتا ہے۔

آپ نے پردہ کے متعلق بھی توجہ دلائی۔ کہ برقع ہر قسم کے حالات کے مطابق پہنا جا سکتا ہے۔ پردہ کی اصل روح کو قائم رکھنا چاہیے۔ مردوں کے ساتھ مکسنگ نہیں کرنی۔ غیر محرم ہماری زینت اور شکل نہ دیکھے۔ کوٹ کے اوپر نقاب پہن لیں۔ حضور نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے کہ پردہ کی اصل روح قائم رکھی جائے۔ پردہ ہر جگہ کرنا چاہیے صرف مشن ہاؤس میں ہی نہیں۔ آپ نے پردہ خدا کے لئے کرنا ہے۔ نہ کہ امام صاحب کے لئے۔ پردہ اس لئے کریں کہ یہ خدا کا حکم ہے۔ قرآن کریم کا علم حاصل کریں تا عمل کر سکیں۔ لاعلمی کی وجہ سے بہت سے گناہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(از رپورٹ دورہ ڈنمارک)

☆......☆......☆

دورہ گوجرانوالہ 1987ء

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مجالس کی عہدیداران کو فرمایا کہ

اگر یہ مقصد آپ کے ذہن نشین ہو جائے تو آپ کی طرف سے تساہل کا اظہار نہ ہو۔ مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں۔ اگر مرد کام کریں اور عورتیں پیچھے رہ جائیں تو یہ گاڑی نہیں چل سکتی۔ اور ہم مردوں کے کام میں بھی رکاوٹ کھڑی کرنے والی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا حضرت (اقدس) مہدی علیہ السلام اس وقت دنیا میں تشریف لائے جب بہت سے عقائد اور بد رسوم نے جنم لے لیا تھا۔ جیسے ایک باغ جگہ جگہ جڑی بوٹیوں سے بھر کر اپنا حسن کھو دیتا ہے۔ یہی حال اس وقت دنیا کا ہو چکا تھا۔ مسلمان خود کو مسلمان کہتے ہوئے شرماتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا۔ کہ آپ کا کام يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَة (تذکرہ صفحہ 55) ہے اس مقصد کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور آ کر معاشرہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام قبول کر لینا اور ایمان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنے میں بڑا فرق ہے۔ ہمیں اپنے اخلاق سے ثابت کرنا ہوگا کہ ہم ہی صحیح مسلمان ہیں۔ دیانت داری سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ کام کا موقع ملنا آپ کیلئے کوئی فخر کی بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ اس کی قدر کریں۔ لجنہ کے قیام کو 65 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ چار خلفاء آپ کی تربیت کر چکے ہیں لیکن مجالس ابھی ابتدائی حالت سے گزر رہی ہوں۔ بہت کم رپورٹیں مرکز میں پہنچ رہی ہیں۔ ان کی طرف توجہ دیں اور کام میں باقاعدگی اختیار کریں۔

پھر حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا تقویٰ سے متعلق ارشاد پیش کرتے ہوئے فرمایا یہ ایک بہت اہم حوالہ ہے اور آپ کی جماعت سے محبت کو ناپنے کا ایک آلہ ہے۔ فرمایا کہ آپ ان لوگوں کو بیدار کریں جن کا اپنے رب کریم سے تعاون کمزور ہو چکا ہے۔ خدا

تعالیٰ فرماتا ہے۔

”قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰه“ (آلِ عمران:32)

پس اس ارشاد کی روشنی میں آپ اپنے نفسوں کا جائزہ لیں کہ آپ کس حد تک آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر عمل کر رہی ہیں۔آپ میں بیشتر ایسی ہیں جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔اور نہ ہی پتہ ہے کہ قرآن کریم ہمیں کن باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور کن باتوں سے منع کرتا ہے۔آپ نے فرمایا دیہات میں اب بھی بہت سی رسوم نے جنم لے لیا ہے اگر ہم نے بھی وہی کچھ کرنا ہے جو دوسرے کرتے ہیں تو ہم میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔آپ اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب انوارالاسلام کا حوالہ دیا۔جس میں آپ نے فرمایا ہے جو میرے ساتھ چلنا نہیں چاہتا وہ مجھ سے علیحدگی اختیار کر لے۔اور ساتھ ہی آپ نے اس زمانہ کے مصائب کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔پس مومن وہی ہے جو ان مشکلات کے دور میں سچا اور ثابت قدم رہے گا۔اس لئے آپ اپنی سستیوں کو ترک کر دیں۔ اپنی آئندہ نسل کو تمام بُرائیوں سے بچالیں اور بہترین رنگ میں ان کی تربیت کریں۔ کیونکہ انہوں نے ہی آئندہ کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں پھر آپ نے خواتین کو اپنے اندر اطاعت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی اور اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ دلائی۔ جس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بہت زور دے رہے ہیں۔اگر ہم صحیح بیج بوئیں اور صحیح رنگ میں درخت کی آبیاری کریں تو وہ ہمیشہ شیریں پھل دیتا ہے۔اس طرح کی کوشش سے اپنی آئندہ نسل کی حفاظت کریں اور اُنہیں باخدا انسان بنائیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 1987ء)

☆......☆......☆

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا دورہ ضلع میانوالی

مورخہ 25، 26 نومبر 1987ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ ’’عہدیداران سے تو ضلعی اجلاسوں میں ملاقات ہو جاتی تھی لیکن جلسہ سالانہ اور اجتماعات منعقد نہ ہو سکنے کی وجہ سے خواتین سے براہِ راست ملاقات کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اسلئے دورہ کا پروگرام بنایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ گو میانوالی میں جماعت کی تعداد کم ہے لیکن آپ خود کو کمزور نہ سمجھیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ابھی تیسری صدی بھی پوری نہیں ہوگی کہ جماعت احمدیہ کو غلبہ حاصل ہو جائیگا۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد موجود ہے کہ:۔

’’كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً‘‘ (البقرۃ: 240)

پھر فرمایا یاد رکھیں کہ جب کوئی بیج بویا جائے تو درخت بننے تک اُسے بہت محنت اور توجہ درکار ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بیج بویا تھا اور اُس کی آبیاری فرمائی۔ اب قدرت ثانیہ ہمارے درمیان موجود ہے۔ پھر آپ نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جماعتی اہم مصروفیات بیان فرمائیں۔ جس کے بعد خواتین کو تلقین فرمائی کہ آپ مخالفت کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتی چلی جائیں۔ ایک خاتون بھی کسی نیکی کا بیج ڈالیگی تو وہ ایک وقت میں تناور درخت بن سکتا ہے۔ کام کرنا صرف صدر اور سیکرٹری ہی کی ذمہ داری نہیں اس کے لئے ممبرات کا تعاون بھی ضرور ہے۔ اگر کہیں کوئی ممبر کمزوری دکھائے گی تو اِس سے لجنہ کو نقصان ہوگا۔ اور جب لجنہ کو نقصان ہو تو جماعت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ اپنے لیے اور پوری جماعت کیلئے خدا تعالیٰ سے طاقت اور قوت کی دعائیں کریں کہ وہ آپ کی تعداد کی کمی کو ترقی میں بدل دے۔

آپ نے خواتین کو اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنیکی طرف توجہ دلائی تا آئندہ

آنے والی نسل اپنی ذمہ داریوں کو بہتر رنگ میں پورا کر سکے۔

پھر فرمایا کہ:

''آپس کے اختلافات ختم کر کے متحد ہو کر کام کریں تو بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ایک دوسرے کو کام کیلئے اُبھاریں خدا اور خدا کے رسول ﷺ کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملیں۔ گھریلو جھگڑے ہماری ترقی کی راہ میں روک نہیں بننے چاہئیں۔ ہم نے تو اُس وقت تک قربانیاں دیتے ہی چلے جانا ہے جس وقت کی ہمیں بشارت دی گئی ہے۔ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ بہتر اور مخلص اولاد چھوڑ کر جائے۔ خدام واطفال کی ترقی بھی دراصل خواتین کی ہی صحیح تربیت سے وابستہ ہے۔ اولاد ہمیشہ وہی کچھ سیکھتی ہے جو والدین کا نمونہ دیکھتی ہے۔ بچوں کو سلسلہ کی تعلیم دیں۔ جماعت کیلئے مجسم قربانی بن جائیں۔ داعی الیٰ اللہ بنیں۔ عجز وانکساری اختیار کرتے ہوئے تمام وہ راہیں اختیار کریں جن سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ خدا فرماتا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی ہمیشہ غالب آئینگے۔ خدا کی تقدیر کبھی بدل نہیں سکتی۔ خواہ کتنی ہی تکالیف، تنگیاں اور آزمائشیں آئیں صحیح نمونہ، اعلیٰ اخلاق، اور خدمت خلق ہمارا شعار ہونا چاہیے ہمارا کردار دوسروں کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دے کہ درحقیقت یہ ہی سچے مسلمان ہیں۔ اُسوۂ رسول اور اُسوۂ صحابہ اپنا لیں تو ہمیں کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی''۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1987ء)

☆......☆......☆

اجلاس ضلعی صدرات

26/اکتوبر 1987ء

آپ نے فرمایا:۔

آپ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ حالات اس سے زیادہ بھی بگڑ سکتے ہیں۔ آپ نے کام کرنا ہے اور کسی قیمت پر کام نہیں چھوڑنا۔ رپورٹ فارم ملیں یا نہ ملیں، پروگرام ملے یا نہ ملے، بجٹ فارم ملیں یا نہ ملیں اتنے عرصہ سے لجنہ قائم ہے آپ کو مقاصد معلوم ہیں آپ نے پہلے سے زیادہ تندہی سے کام کرنا ہے اور اپنی تنظیم کو کمزور نہیں ہونے دینا۔ آپ کی دعاؤں پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا آپ کے عمل پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا۔ دینی علم حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا۔ خود زیادہ سے زیادہ دینی علم سیکھیں، بہنوں کو سکھائیں، بچیوں کو سکھائیں، تعلیمی پروگرام اگر کسی وقت مرکز سے نہ بھجوایا جا سکے تو خود بتائیں اصل مقصد تو قرآن و حدیث کی تعلیم اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا پڑھنا ہے۔ فطری اصولوں کے مطابق تربیت پر کون پابندی لگا سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں قرآن کے مطابق نمونہ نہیں تو لجنہ کی تنظیم یا ممبر بننے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ موجودہ حالات میں زیادہ سے زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اُسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اعلیٰ اخلاق اپنانے اور اتحاد کی بہت ضرورت ہے۔ بھول جائیں لڑائی جھگڑوں کو، آپس کے اختلاف کو اور رنجشوں کو اور محبت کے ساتھ اپنی اپنی لجنات میں محبت، اخلاص، اتحاد اور تعاونِ باہمی کی روح کو قائم کریں تربیت کیلئے انفرادی کوشش شروع کریں بجائے تقریریں کرنے کے۔

حضرت بانی سلسلہ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی

اور حقیقی نیکی اور امن وصلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کونشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہوجائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔“

(روحانی خزائن جلد 3۔ازالہ اوہام صفحہ 562، 563)

یہ ہے وہ حقیقی مقصد جو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ ہر احمدی عورت نے اس مقام کو سمجھ کر اپنی اصلاح کرنی ہے تا وہ دوسروں تک اپنے اعلیٰ اخلاق کی روشنی پھیلا سکے۔

(ماہنامہ مصباح نومبر 1987ء)

☆......☆......☆

دورہ نارنگ منڈی مورخہ 21 جنوری 1988ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہے۔ خود آپ نے فرمایا ہے۔

"قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ" (آل عمران: 32)

انسان کی زندگی کا محور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب ہم اُس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جبتک کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اُسوۂ کو نہ اپنائیں اور آپؐ کی تعلیمات پر عمل نہ کریں۔

اگر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ ہے تو اپنے نفسوں کا تجزیہ کریں اور جائزہ لیں کہ آپ کس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر رہی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا تاریکی اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کوئی حسن اور خوبی موجود نہ تھی۔ زندگی جانوروں سے بدتر تھی لیکن نبی کریم ﷺ کی آمد سے تھوڑے ہی عرصہ میں انسان کی کایا پلٹ گئی۔ اور پھر وہ انسان سے باخدا اور خدا نما انسان بن گئے۔ ہم نے بھی اپنی زندگیاں اسی طرح گذارنی ہیں اور دنیا کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے روشناس کروانا ہے۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق واوصاف اور ان کی باریکیاں اپنے عمل سے دنیا کو دکھانی ہیں۔ صرف مضامین اور نعتوں پر ہی اکتفا نہیں کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر اس قدر احسانات ہیں کہ ایک عورت رات دن مسلسل آپؐ پر درود پڑھتی رہے تو پھر بھی اِن احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ آنحضرت ﷺ جھوٹ کو بالکل برداشت نہیں فرماتے تھے لیکن افسوس ہے کہ جماعت میں اب بھی خواہ تھوڑی ہی تعداد میں ہوں خواتین اس برائی کو چھوڑ نہیں رہیں۔ اور آپؐ کی تعلیم کی نفی کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ نے آنحضرت ﷺ کو ماننا ہے تو آپ کی نجات صرف آنحضرت ﷺ کی

غلامی میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب کشتی نوح اور ملفوظات میں، جھوٹ، تجسس اور غیبت سے منع فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل تھا۔ مگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کر کے اور تنظیموں کا عہد دہرا کر بھی اپنی کمزوریوں کو چھوڑ نہیں رہیں۔ آپ نے خواتین کو تاکید فرمائی کہ قرآنِ کریم پڑھیں اور اس کا ترجمہ سیکھیں۔ اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ جب تک آپ ترجمہ نہیں سیکھیں گی آپ کو اوامر ونواہی کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اور اُسوہ رسول ﷺ کو اپنا نہیں سکیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کئے بغیر نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں اور جماعت سے منسلک ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اپنی زندگیاں قرآنِ مجید کے مطابق ڈھالیں۔ فرمایا کہ خدا کی طرف سے ملنے والی بشارتیں ضرور پوری ہونگی لیکن اس کے لیے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اپنے نفسوں پر موت وارد نہیں کر لیتے جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہر خطبہ میں بُرائیوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہم اس کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ یہ ہمارا بہت بڑا کارنامہ ہوگا اگر ہم اپنے پیچھے ایسی نسل چھوڑ کر جائیں گی جو ہم سے زیادہ مخلص اور دین کیلئے غیرت رکھنے والی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والی ہو۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 1988ء)

☆......☆......☆

دورہ فیصل آباد

(11رفروری1988ء)

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا۔ آپ نے تشہّد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تقریباً ساڑھے چار سال کے بعد فیصل آباد کی بہنوں سے کچھ کہنے کا موقع ملا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کیلئے اُسوہ حسنہ بنا کر بھیجا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے اُسوہ کو اپنائے بغیر ہم کسی کی تربیت کر ہی نہیں سکتے۔ کسی کی تربیت کرنے کیلئے آپ کی کامل ذات ہی نمونہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ اس لئے لجنہ کو کثرت سے سیرت پاک کے جلسے کرنے چاہئیں جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ نے کہا دین فطرت انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہے اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کے اصولوں پر چلنے سے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے اور معاشرہ کی اصلاح ہوسکتی ہے اگر ہر تنظیم کے افراد اپنی تنظیم کے کاموں میں دلچسپی لیں تو بہت جلد جماعت کو ترقی حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ شکایت عام ہے کہ اجلاسوں میں حاضری کم ہوتی ہے۔ اجلاسوں کے پروگرام اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ تمام ممبرات کو ساری باتوں کا علم نہیں ہوتا اگر کچھ لوگوں کو ان باتوں کا علم بھی ہو تو انہیں اجلاسوں میں جانے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ وہاں تو انہوں نے خدا کی خاطر آنا ہے۔ دین حق کی سربلندی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جماعت کی مضبوطی کیلئے آنا ہے اور قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کی اطاعت کی خاطر آنا ہے۔ مالی قربانی تو ثانوی حیثیت رکھتی ہے حقیقی قربانی تو وقت اور جان کی قربانی ہے۔ پس اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کو چھوڑ دیں ہم بہت بدقسمت ہوں گے اگر احمدیت کی ترقی میں ہماری کوششیں شامل نہ ہوں۔ انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے۔ پاک معاشرہ کا قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے اور پاکیزگی صرف جسمانی نہیں بلکہ روحانی صفائی ہے جس میں گھر، جسم اور دل کی صفائی شامل ہے۔

لفظ زکوٰۃ بھی یز کی سے نکلا ہے ہماری جماعت میں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ نے سورۃ الممتحنہ کی یہ آیت تلاوت کی جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی بیعت کی شرائط بتائی گئی ہیں جن میں (1) شرک نہ کرنا (2) اولاد کو قتل نہ کرنا اور ان کی تربیت کرنا (3) زنا نہ کرنا (4) جھوٹ نہ بولنا (5) چوری نہ کرنا شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر ان شرائط کو پورا کیا جائے تو ایک پاکیزہ معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے اور حضرت بانی سلسلہ نے بھی تقریباً انہی باتوں کو شرائط بیعت میں شامل کیا ہے۔ آپ نے ممبرات کی توجہ ان باتوں کی طرف بھی دلائی کہ ہمیشہ اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہئے۔ سنی سنائی بات پر یقین نہ کریں آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں بلکہ لڑنے والوں کی آپس میں صلح کروائیں۔ بدگمانی سے بچیں، تکبر نہ کریں، دل کی مسکین بن جائیں اور دلوں میں انکسار اور اخلاص پیدا کریں۔ نیز غیبت سے بھی بچنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشاد کے مطابق قول وفعل اور لین دین میں سچائی اختیار کریں اور قولِ سدید پر قائم رہیں۔

آپ نے فرمایا شادی بیاہ کی رسمیں چھوڑ دیں، سادگی اختیار کریں، اسراف سے بچیں، بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کی طرف توجہ دیں ان کے دلوں میں دین کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا پیار پیدا کریں۔ ان کے لئے ایسا نمونہ بنیں کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

آپ نے فرمایا ایک اہم مسئلہ پردہ کا ہے۔ پردہ کی طرف سے بے پرواہی کی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر پردہ کا حکم ہے۔ چندروزہ دنیا کی خاطر پردہ کو نہ چھوڑیں۔ ہم نے تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ ہمارا دعویٰ کچھ اور عمل کچھ اور نہیں ہونا چاہئے۔ چاہئے کہ ہمارا فعل ہمارے قول کی شہادت دے اور ہمارا عمل ہمارے ایمان اور عقیدے کی شہادت دے۔ آپ نے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا کہ اب جب کہ ہمارا قدم دوسری صدی کی جانب بڑھ رہا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی تمام کمزوریاں، تمام کوتاہیاں اور تمام غفلتیں خدا اور اس کے رسول کی خاطر چھوڑتے ہوئے آگے نئی صدی میں قدم بڑھائیں اور دنیا کیلئے نمونہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (ماہنامہ مصباح مئی 1988ء)

تربیتی دورہ قائدآباد ضلع خوشاب مورخہ 14 فروری 1988ء

لجنہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ خوشاب کے علاوہ باقی پورا ضلع بہت ہی سست ہے۔موجودہ دور میں جبکہ احمدیت کی شدید مخالفت ہورہی ہے ہمیں اپنی کمزوریاں دور کرنی چاہئیں۔ہم نے اُس مہدی کو مانا ہے جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ آپ کی بشارتوں کے عین مطابق ہے۔کوئی خدائی جماعت ایسی نہیں جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو۔آپ نے فرمایا کہ یہ مخالفت ہمارے لیے سچائی کی دلیل ہے۔ بڑی سے بڑی تکالیف آئیں اورآخرکار فتح ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے۔تکالیف کے باعث اپنے عزم سے منہ پھیر لینا باعث شرم ہے۔خواتین کومردوں کی نسبت زیادہ طاقتور ہونا چاہیے کیونکہ انہوں نے آئندہ نسل کو تیار کرنا ہے اورآگے بڑھانا ہے۔خطاب جاری رکھتے ہوئے حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ انسانی فطرت ہے کہ بچہ جو کچھ بڑوں کو کرتے دیکھتا ہے وہی کچھ اپناتا ہے۔اس لئے آپ اپنے بچوں میں دین کیلئے غیرت پیدا کریں۔آنحضرتؐ کے زمانہ میں خواتین نے بہت سی قربانیاں دیں۔آپ بھی صحابیات اوراُمہات المومنین کا نمونہ اپنائیں جنہوں نے مال، وقت،اولاد اورعزت کی قربانی دی اور مردوں کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ 1400 سال کے بعد خدا تعالیٰ نے ہم پر کرم فرمایا اور مہدی کو مبعوث فرمایا۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مجھے جو کچھ بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور محبت سے ملا ہے۔

آپ قرآنِ کریم کی تعلیم دینے اور بدعتوں کے خاتمہ کیلئے آئے تھے۔چنانچہ آپ بھی اپنے بچوں کوقرآنِ کریم کی تعلیم دیں۔اس کے احکامات پر خود بھی عمل کریں اور بچوں کو بھی اس کا عامل بنائیں۔حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا۔کہ آپ ہرگز یہ نہ سوچیں کہ آپ کی تعداد کم ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

”كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً“ (البقرة: 240)

تعداد کوئی چیز نہیں اصل چیز ایمان ہے۔ یقین کے ساتھ کام کریں۔ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کریں۔ لڑائی جھگڑوں میں اپنی طاقت ضائع کرنے کی بجائے اسے دشمنوں کے خلاف تبلیغ میں صرف کریں۔ آپ کی آج کی کمزوریاں خدانخواستہ آئندہ نسل کو نہ لے ڈوبیں۔ جرأت ہمت سے کام لیں۔ احمدیت کا برملا اظہار کریں۔ بلکہ اپنے بہترین نمونہ کے ذریعہ دوسروں کو تبلیغ کریں۔ حسنِ سلوک، نیک عمل اور ہمدردی سے آپ دوسروں کے دل جیت سکتی ہیں آئندہ نسل کی طرف بھرپور توجہ دیں کیونکہ ہمیشہ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کی آئندہ نسل پچھلے لوگوں کی جگہ لینے کیلئے تیار ہو۔ خدائی بشارات ضرور پوری ہونگی۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خلوص نیت سے کام کرتی چلی جائیں۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1988ء)

☆......☆......☆

اجلاس ضلعی نمائندگان نومبر 1988ء

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کا کارواں اپنی عمر کی چھیاسٹھ منزلیں پوری کر کے ستاسٹھویں منزل میں داخل ہورہا ہے۔اور جماعت احمدیہ چند ماہ تک اپنی پہلی صدی پوری کر کے 23 مارچ 1989ء کو نئی صدی میں قدم رکھے گی۔اِن سو سالوں میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسانات بارش کی طرح بڑھے ہیں۔ابتلاء بھی آئے ہیں مگر جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ کون خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔اور کون نہیں اللہ تعالیٰ نے زبردست نشانات بھی دکھائے احمدیت کی صداقت میں جنکی تفصیل میں جانیکی ضرورت نہیں۔

آپ سب کو علم ہے 1972ء میں جب لجنہ نے اپنا پچاس سالہ جشن منایا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے لجنہ کو ایک پروگرام عطا فرمایا تھا۔حمد وثنا اور دعا کا۔آپ نے فرمایا تھا:۔

''ہم احمدی مسلمانوں کا جشن ہماری عید اور ہماری خوشی کا دن حمد وثنا اور متضرعانہ دعاؤں کا ایک حسین امتزاج ہے''۔(المصابیح صفحہ 244)

ہمارے دل اپنے ربّ کی حمد سے اسلئے بھی معمور ہیں اور ہماری زبانوں پر اس کی حمد کے ترانے اس لئے بھی جاری ہیں کہ اُس نے ہم عاجز بندوں اور عاجز بندیوں کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس ابتلاء اور امتحان کی دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے نگاہ موڑ کر اس ربّ کریم کی طرف متوجہ ہوں۔آپ نے فرمایا تھا کہ حمد کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بحثیت جماعت بھی اور بحثیت لجنہ بھی اپنی قربانیوں میں تسلسل قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔آپ نے دعا پر زور دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمارے دل آج خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں اور اس کے ساتھ ہماری متضرعانہ دعائیں بھی اس کے حضور پیش ہیں۔آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

''پس ہماری پہلی دعا یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ تو ہماری کوششوں کو قبول فرما اور

ان کے وہ نتائج نکال جو ہماری خواہش اور تیری مرضی نکالنا چاہتی ہے اور دعا کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اے خدا تو آئندہ بھی ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم پہلے سے زیادہ پیار کے ساتھ تیرے حضور قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں''۔

آج اس موقعہ پر جبکہ احمدیت پر ایک صدی ختم ہونیوالی ہے ہمیں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ حمد کریں۔ اس کے احسانات پر زیادہ سے زیادہ اس کا شکر کریں۔ اور آئندہ صدی کے لیے اپنی اصلاح کا عزم کریں۔ اور ویسا بننے کا عزم کریں۔ جو مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض تھی۔ اور اس مقصد کے لیے متواتر دعائیں کرتے چلے جائیں۔ سب سے بڑھ کر اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور آپ کے سر اس کے آگے شکر سے جھکے رہیں۔ کہ اس نے آپ کو احمدیت قبول کرنیکی سعادت عطا فرمائی یا احمدی گھرانوں میں پیدا کیا اور اس جماعت میں شامل فرمایا جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ جمعہ میں یوں فرمایا تھا۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْبِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ(سورۃ الجمعۃ:3تا5)

ترجمہ: وہی خدا ہے جسے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود ان پڑھ ہونے کے) ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔''

احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں تو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

لَوْ كَانَ الاِیْمَانَ مُعَلَّقاً بِالثّرَیَّا لَنَالَهُ رُجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ (بخاری کتاب الجمعہ)

یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اُٹھ گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔

قرآن مجید کی اس آیت میں حضرت محمدﷺ کی دوسری بعثت کی طرف اشارہ تھا۔اور یہ خبر دی گئی تھی کہ آنیوالا آنحضرتﷺ کا ہی نمائندہ اور ظل ہوگا۔اوراس آیت میں آنحضرتﷺ کی بعثت کی جو اغراض بتائی گئی ہیں ان پر وہ عمل کرے گا۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد مہدی موعودؑ کے آنے سے پوری ہوئی۔اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ پس بہت شکر کریں بہت حمد کریں اللہ تعالیٰ کی بلکہ مجسم حمد وشکر بن جائیں کہ وہ نعمت جس کا انتظار کرتے کرتے نسلوں کے بعد نسلیں گزر گئیں جسکی بشارت چودہ سو سال میں ہزاروں اولیاء و اصفیاء اور بزرگ دیتے چلے آئے تھے آپ کو وہ نعمت مل گئی۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔اس نعمت کی قدر کرنا اوراس کے مطابق اعمال صالحہ بجالانا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔شکر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف زبان سے شکر ادا کر دیا جائے بلکہ ہمارے جسم کا ایک ایک عضو ہمارے دن رات کا ایک ایک لمحہ اور ہمارا عمل اس بات کی گواہی دے رہا ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر صحیح رنگ میں ادا کر رہے ہیں۔

اب میں اس سال کے کاموں کا جائزہ لے کر پھر آئندہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں گی۔

شعبہ مال

مالی لحاظ سے یہ ایک مشکل سال تھا کیونکہ لجنہ کے اپنے لازمی چندوں کے علاوہ اور جماعتی چندوں کے علاوہ عورتوں کے لیے دو خصوصی مالی تحریکیں بھی تھیں۔ایک تعمیر ہال لجنہ اماء اللہ کا چندہ جس کی تحریک خود حضور ایدہ اللہ نے فرمائی تھی۔ دوسرا سو سال جماعت پر پورا ہونیکی خوشی میں اللہ تعالیٰ کے حضور سندھ کے ایک بہت ہی کمزور علاقہ نگر پارکر میں جہاں طبی سہولتیں میسر نہیں

ایک طبی مرکز کے قیام کے لیے چندہ جمع کرنا تھا۔تعمیر ہال کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 16 جنوری 1987ء کے خطبۂ جمعہ میں فرمائی تھی۔

اس تحریک کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دنیا کی تمام لجنات کو اس کی اطلاع کر دی گئی۔ بہنوں نے بھرپور حصہ لیا اور اب تک تعمیر ہال کے کل وعدے 45,03,232/75 روپے کے ہو چکے ہیں۔جن میں سے 36,48,983/39 روپے جمع ہو چکے ہیں۔ یہ ساری وصولی تقریباً پاکستان کی ہے سوائے چند کے جنہوں نے پاکستانی رقم میں یہاں ادائیگی کی ہے باقی ابھی وہیں جمع ہے۔ دس لاکھ روپے تعمیر کے لیے ٹیکنیکی کمیٹی کو دیئے جا چکے ہیں۔ 20 فروری 1988 یوم مصلح موعود کو ہال کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔کام کی رفتار تیز نہیں کیونکہ بعض حصوں کی ڈرائنگ بھی تیار ہو رہی ہے۔ دعا کریں کہ جشن صد سالہ تک یہ مکمل ہو جائے اور اس سال کے پروگراموں میں ہم اسے استعمال کر سکیں۔ لجنات پوری کوشش کریں کہ اس سال مکمل ادائیگی ہو جائے۔ضلعی لجنات اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ ان کے ضلع میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی لجنہ بھی ایسی نہ رہ جائے جس تک یہ تحریک نہ پہنچے۔اور ہر بہن خواہ تھوڑی سے تھوڑی رقم ادا کرے لیکن شامل ہو جائے۔ 148 احباب ومستورات نے اس میں پانچ ہزار یا اس سے زائد ادا کیا ہے۔ جن کے نام انشاء اللہ کنندہ کروائے جائینگے۔ ہال کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ارادہ ہے کہ لجنہ ربوہ کے لیے بھی الگ دفتر تعمیر ہو جائے۔اس کا نقشہ بن رہا ہے۔ تیار ہوتے ہی حضور ایدہ اللہ سے منظوری کے بعد اس کی بنیاد بھی رکھی جائیگی۔

دوسری اہم تحریک نگر پارکر سندھ کے طبی مرکز کی تھی۔اس کے لیے دس لاکھ روپے اندازہ بتایا گیا تھا۔حضور ایدہ اللہ کی طرف سے 30 مئی کو منظوری آنے پر 12 جون 1988 کو اس کی تحریک لجنات کو بھجوائی گئی۔ الحمد للہ اس وقت تک 7,08,127 روپے کے وعدہ جات آ چکے ہیں۔اور 3,60,928 روپے وصولی ہو چکی ہے طبی مرکز بنانے کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے سپرد کر دیا ہے۔عنقریب مکرمی اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید اس علاقہ میں جا کر اس مرکز کے لیے زمین خریدیں گے۔ پھر تعمیر کا کام شروع ہوگا یہ ایک مستقل صدقہ جاریہ سب احمدی بہنوں کی طرف سے ہوگا۔اس لیے اس میں بھی جلد سے جلد

حصہ لیں اور اس میں ضلع کی لجنہ جائزہ لے کہ کوئی بہن لاعلمی کی وجہ سے محروم نہ رہ جائے۔

88-87ء کا بجٹ 11,42,184-00 روپے تجویز کیا گیا تھا۔

الحمدللہ 88-87ء کی کل آمد 12,88,723,43 روپے ہوئی ہے۔

اور 88-87ء کا کل خرچ 10,08,316,83 روپے ہوا۔

گویا اس سال کل بچت 2,79,806,60 روپے ہوئی

88-1987ء میں دو لاکھ روپے جوبلی فنڈ کا قرض بھی ادا کیا گیا۔ جب دفتر لجنہ کی تعمیر شروع ہوئی تھی تو لجنہ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی۔ دس لاکھ روپے حضور نے جوبلی فنڈ سے دلوایا۔ اس شرط کے ساتھ کہ جوبلی والے سال سے قبل واپس کر دیا جائے اور دفتر کے چندہ کے لیے کوئی تحریک نہیں کرنی۔ عمومی بچت سے ادا کیا جائے۔ پانچ لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ کے پاس تحریک خاص کا تھا۔ مگر اس میں سے بھی کچھ خرچ ہو چکا تھا۔ ساٹھ ہزار روپے لجنہ لاہور نے صدر کے دفتر کیلئے دیا تھا۔ 60 ہزار روپے مکرمہ ناصرہ صاحبہ کراچی نے ایک کمرہ کیلئے دیا تھا۔ کمیٹی روم ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ باقی سارا قرضہ الحمدللہ وقت کے اندر اندر بچت سے ہی ادا ہو جائیگا۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ ناصرہ بشیر صاحبہ نے کچھ رقم کمیٹی روم میں ائرکنڈیشنز لگانے کے لیے بھی دی ہے۔ عنقریب ادا کر دیں گی۔

1986ء میں لجنہ اماء اللہ نے Mitsubishi وین بھی خریدی تھی۔ اس میں کچھ نقص پیدا ہونے پر لجنہ نے اس سال اسے فروخت کر کے ٹیوٹا Hiace خریدی۔ یہ مہنگی ہے جس کی وجہ سے پُرانی وین کی قیمت پر 2,91,850 روپے زائد خرچ کرنے پڑے۔ یہ رقم فی الحال تعمیر ہال کے فنڈ سے لے لی گئی ہے۔ اس میں سے بھی اس سال کی بچت میں سے =/75000 روپے واپس کر دیے گئے۔ گویا 2,16,850/ روپے اور ادا کرنے باقی ہیں۔ امید ہے دوران سال باقی رقم بھی ادا ہو جائے گی۔

عمومی اخراجات کے علاوہ اس سال دفتر لجنہ کی عمارت پر Paint کروایا گیا۔ جس پر 58,332/25 روپے خرچ آیا پندرہ لاکھ روپے جو دفتر کی عمارت کے خرچ کے لیے ٹیکنیکی کمیٹی کو دیئے گئے اس میں سے بچی ہوئی رقم کو ادا کر کے باقی 23,794/68 روپے لجنہ کے فنڈ میں سے

خرچ کیا۔ نیز دفتر کے لیے ٹھنڈے پانی کا Electric Cooler 7550/- روپے میں خریدا گیا۔

پاکستان میں کل لجنات مال کے شعبہ میں 953 درج ہیں جن میں سے 858 لجنات نے اس سال چندہ ادا کیا گویا 90.03% نے چندہ دیا۔ 95 لجنات نادہند ہیں ان کی تفصیل ضلعی صدروں کو دی جارہی ہے۔ 202 لجنات کا چندہ بجٹ سے کم ہے۔

شعبہ سمعی بصری

بہت اہم شعبہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 1982ء کے اجتماع کے موقعہ پر لجنہ کو اس شعبہ کے قیام کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کام تو اسی وقت شروع کر دیا گیا تھا۔ لیکن ناتجربہ کاری کی وجہ سے کسی مستقل سکیم کے تحت کام نہیں ہو رہا تھا۔ ایک Dek خریدا گیا۔ ایک ڈیک کوئٹہ کی ایک ممبر نے لجنہ کو تحفہ بھجوایا۔ اب انشاء اللہ ایک Copier بھی خریدنا ہے۔

بازار سے کاپیاں کروانی پڑتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید کے ترجمہ کے کیسٹ تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ الحمدللہ 10 پاروں کے کیسٹ تیار ہو چکے ہیں۔ لیکن سالانہ رپورٹ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک بہنوں نے تیسرے یا چوتھے پارہ سے آگے کیسٹ نہیں خریدے۔ اور جنہوں نے لیے ہیں انہوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی کہ کتنی عورتوں نے انہیں سن کر ترجمہ یاد کیا بلکہ رپورٹ میں یہ ہے کہ اجلاس میں سنایا گیا۔ اجلاس میں ایک دفعہ سنانے سے یاد نہیں ہوسکتا۔ یہ تو اس لیے شروع کئے گئے تھے کہ بہت سی لجنات کو یہ شکایت تھی کہ ترجمہ پڑھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ ان میں ترجمہ پڑھایا گیا ہے۔ سیکھنے والی بہنیں اور بچیاں اسی طرح قرآن مجید کو کھول کر سامنے رکھیں۔ جس طرح پڑھانے والے سے پڑھتے وقت رکھتی ہیں اور تھوڑا تھوڑا بار بار سن کر یاد کریں اور اس طرح کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ترجمہ ان کو آ جائے۔ دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ عاجزہ (سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ) کو پورے قرآن مجید کا ترجمہ ریکارڈ کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اس کے علاوہ نظموں کے اور تعلیمی تربیتی کیسٹ بھی ہیں جن سے

فائدہ اُٹھائیں۔ بے شک اس پر خرچ تو کرنا پڑیگا۔لیکن گھر بیٹھے ترجمہ سیکھنا بھی تو آسان ہو گیا ہے۔اگلے سال رپورٹوں میں آپ نے یہ رپورٹ دینی ہے کہ کیسٹ کے ذریعہ سے کتنی بہنوں نے کتنے پاروں کا ترجمہ سیکھا۔ یہ کام بھی بہت محنت طلب ہے جنہوں نے ریکارڈ کروایا اور جنہوں نے ریکارڈ کیا سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔شعبہ ناصرات نے بھی تاریخ احمدیت کے سوال وجواب ریکارڈ کرنے کے لیے تیار کئے ہیں۔عنقریب ریکارڈ کروائے جائیں گے۔

دورے

اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت دورے کم ہوئے ہیں۔جس کی وجہ ملکی حالات ہیں۔کئی دوروں کا پروگرام بنایا گیا تھا۔مگر امیر صاحب سے اجازت نہ ملنے پر ملتوی کر دئے گئے۔ عاجزہ نے میانوالی، داؤدخیل، ملتان، وہاڑی، مظفرگڑھ،علی پور، لیہ، فاروق آباد ضلع شیخوپورہ، نارنگ منڈی، فیصل آباد، اور قائدآباد کا دورہ کیا۔جس میں میرے ساتھ سیکرٹریان بھی گئیں۔ اس کے علاوہ سیکرٹریوں نے کھاریاں،قصور، احمدنگر، سرگودھا اور گوجرانوالہ کے اجتماعوں میں شرکت کی۔ضلعی سطح پر سب سے زیادہ دورے جوضلعی صدروں نے کئے ضلع سرگودھا، جھنگ، گوجرانوالہ اور حیدرآباد کے علی الترتیب ہیں۔

ضلع کے دورے کے لحاظ سے میں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ مرکز سے جو ہرسہ ماہی کا جائزہ ملے اس کی روشنی میں دورے کریں۔بعض لجنات خود بھی بیدار ہوتی ہیں۔اور ضلعی صدروں کو اور مرکزی عہدیداران کو بھی بار بار آنے کی دعوت دیتی رہتی ہیں۔ جو کمزور ہوتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ مرکز سے کوئی آئے ہی نہ تا کہ ہماری کمزوریاں ان پر ظاہر نہ ہوں۔اس لئے شروع سال میں ہی ہر ضلع کی صدر ایک پروگرام بنائے کہ ان لجنات کی طرف زیادہ توجہ کرنی ہے۔کام سکھانا ہے۔رپورٹ لکھنے کا طریقہ بتانا ہے۔ چندوں کی تفصیل اور ہر کام ان کو سکھانا ہے۔اور جہاں ضرورت ہو ایک سے زیادہ دفعہ جائیں۔کم از کم ایک ضلعی میٹنگ ضرور ہو اور سال میں ایک دفعہ ہر تحصیل کی میٹنگ تحصیل میں ہو۔اس لئے جن ضلعوں میں تحصیل کی نگران کے ذمہ کام کریں اس طرح سے اگر ضلع میں آنا مشکل ہو اپنی تحصیل میں تو آسانی سے جا سکیں گی۔

اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کرونگی جو لجنات کی تعداد ہمارے پاس درج اور منظور شدہ ہے۔ وہ 950 ہے اور جتنے مقامات سے چندہ آیا ہے ان کی تعداد 853 بنتی ہے۔ بعض دفعہ ایسی جگہ سے چندہ آجاتا ہے۔ جہاں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی تعداد 3 سے کم ہوتی ہے۔ لجنہ قائم نہیں ہوتی مگر چندہ بھجوا دیتی ہیں۔ ضلعی صدروں کو چاہیے کہ اگر تو تعداد تین سے زائد ہے تو لجنہ قائم کر کے منظوری لیں۔ اگر لجنہ قائم نہیں تو اس گاؤں کی عورتوں کو کسی ساتھ کے گاؤں سے منسلک کریں۔ جہاں وہ اپنا چندہ دیں۔ دوروں کی اصل غرض لجنات کو بیدار کرنا اور مرکزی لجنہ سے اس کے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ لیکن نتیجہ یہ ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں پہلے چار ماہ کی رپورٹوں کی تعداد کم ہے۔ پھر دو ماہ قریباً برابر اور مئی 1988ء سے تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ سالانہ رپورٹیں صرف 157 لجنات کی طرف سے موصول ہوئی ہیں یہ کل تعداد کا 16.9% بنتا ہے۔ جو آپ کی سستی پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں تو کم از کم پچاس فیصد کام ضرور ہونا چاہیے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو الہاماً فرمایا تھا کہ پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لو تو احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائیگی۔ آپ کی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ ابھی تو پچاس فی صد کے معیار سے بھی ہم بہت دور ہیں۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

تعلیم اور تربیت

دونوں نہایت ہی اہم شعبے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ جب تک دین کا صحیح علم نہیں ہوتا ہم عمل بھی نہیں کر سکتے۔ اور جب تک عمل نہیں کر سکتے تو سیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ گویا شعبہ تعلیم کے سپرد دینی تعلیم دینا اور شعبہ تربیت کے ذمہ ان اصولوں پر عمل کرنا ہے۔ مذہب کا سب سے بڑا مقصد حقیقی توحید کا قیام ہے۔ ہر نبی نے توحید کی تعلیم دی لیکن جس شان سے حضرت محمد ﷺ نے توحید کا قیام فرمایا اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔

(ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی‘‘۔(روحانی خزائن جلد22،حقیقۃ الوحی صفحہ 118-119)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا اولین مقصد بھی توحید کا قیام تھا۔اُس خالص توحید کا جس میں کسی قسم کے شرک اور بدعت کی ملونی نہ ہو۔الحمدللہ جماعت اب تک توحید کے اعلیٰ مقام پر قائم رہی ہے۔لیکن جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر میں توجہ دلائی ہے۔کہ جب آپ دیکھیں کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔تو اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں۔اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اس میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب کثرت سے لوگ اسلام قبول کرینگے تو بہت سے ان میں سے اپنے سابقہ مذہب اور سوسائٹی کی کمزوریاں بھی ساتھ لے آئیں گے۔جس سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہے۔ہر زمانہ میں ایسا ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔باوجود مخالفت کے کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔اگر ان کی تربیت نہ کی گئی تو ڈر ہے کہ جو بُرائیاں نئے آنے والے اپنے ساتھ لائیں وہ معاشرہ میں پھیل نہ جائیں۔مجھے کہنے کی ضرورت نہیں آپ جانتی ہیں کہ پاکستان میں اسلام کی محبت کا دعویٰ کرنیوالوں میں کئی قسم کی بدعتیں شرک کی حد تک پھیل چکی ہیں۔قبروں پر جا کر مانگنا، چادریں اور پھول چڑھانا، مرنے والے کی فاتحہ خوانی کرنا، قل، چالیسواں وغیرہ جن کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ملتا ہے نہ آنحضرت ﷺ کی سنت سے نہ آپ کے قول سے اور نہ ان بدعتوں کے وجود کا ثبوت آپ کے عرصہ بعد تک کے زمانے میں پائے جانے کا ملتا ہے۔مسلمانوں نے کچھ رسومات عیسائیوں سے لیں کچھ ہندوؤں سے دوسرے ممالک میں بھی ان کا وجود نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا کہ ہماری ہدایت کے ذرائع قرآن، سنت رسول اللہ ﷺ اور احادیث نبی ﷺ ہیں۔ جس بات کا ثبوت ان تین ذرائع سے نہ ملے وہی بدعت ہے اور ہمارے لیے حرام ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ غیر احمدیوں سے ملنے جلنے کے نتیجہ میں وہ بہنیں جنھیں خود اپنے عقائد کا صحیح علم نہیں ان کی نقل کرنے لگتی ہیں۔ کئی شہروں اور دیہات سے ایسی شکایات موصول ہوتی ہیں کہ وہ قرآن خوانی۔ فاتحہ خوانی اور قل کی مجالس میں شرکت کرتی ہیں۔ اور بعض نے خود بھی کیں۔ اور کروائیں۔ جہاں سے شکایت مل جائے وہاں تو ان کو سمجھا دیا جاتا ہے لیکن جہاں کا علم ہی نہ ہو سکے وہاں مجبوری ہے۔ شعبہ تعلیم اور تربیت کی سیکرٹریان کو چاہیے کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔

شعبہ تعلیم کا کام ہے کہ ہر مسئلہ کو کھول کر ان کو سمجھائیں تا ان کو علم ہو کیا غلط ہے کیا صحیح ہے۔ لجنہ مرکزیہ نے میری ایک تقریر کتابچہ کی صورت میں شائع کروائی ہے۔ جن صدروں کو خود بھی علم نہ ہو وہ اسے خود پڑھیں اور بہنوں کو بتائیں اور شعبہ تربیت کا کام ہے کہ نگرانی رکھیں ایک ایک احمدی گھرانے کی۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر اس سے آنکھیں بند کی گئیں تو ڈر ہے کہ جماعت میں بدرسومات جاری نہ ہو جائیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح لرابع یدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کئی خطبات میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن کو اللہ تعالیٰ نے غرق کیا۔ آپ کو فتح عطاء فرمائی لیکن آپ کی قوم کے کچھ لوگ جب آپ کچھ دن کے لیے اپنی قوم سے الگ ہو کر عبادت کے لئے گئے تو بگڑ بھی گئے۔ اور شرک اختیار کر لیا۔ حضور نے بُرائیوں کو دُور کرنے اور آئندہ نسل کی تربیت کے طریقے بھی بیان فرمائے جن میں سرفہرست اپنی نئی نسل کو نماز پر قائم کرنا ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے دن خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے سَو سال عنقریب پورے ہونے کو ہیں۔ جوں جوں اگلی صدی قریب آتی جارہی ہے میں جماعت کو مختلف رنگ میں تربیتی امور کی طرف متوجہ کر رہا ہوں ان میں سے سب سے اہم اور جسکی طرف میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ نماز باجماعت کے قیام سے متعلق ہے۔ نماز عبادتوں کی روح اور ان کی

پیدائش کا مقصد ہے۔آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے یہ دیکھ کر تکلیف پہنچتی ہے کہ ہم ابھی تک نماز کے سلسلہ میں اپنی آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکے۔ یہی وہ امر ہے جو پہلی صدی کے آخر پر میرے لئے سب سے زیادہ فکر کا موجب بن رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا اگر جماعت اگلی صدی میں اس حال میں داخل ہو کہ ہماری اگلی نسلیں نماز سے غافل ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار اس ابتلاء کے باوجود اس دور میں بہت بلند ہوا ہے لیکن یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس کو نماز اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔حضور نے اس مقصد کے حصول کے لیے دعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ عظیم الشان کام دعا کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔آپ اپنی نسلوں کو کبھی نمازوں پر قائم نہیں کر سکیں گے۔ جب تک آپ ان کے لیے درد محسوس نہیں کرینگے۔بس انہیں اس طرح نمازوں کی طرف متوجہ کریں کہ وہ رفتہ رفتہ آگے بڑھیں۔

آپ بھی اپنے پروگراموں میں سرفہرست نماز کے قیام کو رکھیں۔تعلیم وتربیت اور ناصرات کے شعبہ جات کو خصوصاً اس مقصد کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیتوں کی صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ کیونکہ اعمال کے نتیجے نیتوں کی صفائی پر منحصر ہیں۔لڑائی جھگڑے اور فساد سب نیتوں کی برائی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

اگلی صدی صرف جشن منانے کے لیے نہیں ہے بلکہ بہت بھاری ذمہ داریاں اپنے ساتھ لا رہی ہے۔ ہر گھر ایک مدرسہ بن جانا چاہیے۔ دینی تعلیم وتربیت کا۔قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دیں اجتماع جلسے بند ہونے کی وجہ سے بھی بہت سی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ عہدیداروں کا کام ہے کہ وہ اپنی ہر عہدہ دار بلکہ ہر ممبر تک یہ باتیں پہنچائیں اور پھر نگرانی کریں اور صحیح رپورٹ بھی دیں۔

شعبہ تجنید

کئی سالوں سے لجنہ مرکزیہ اس بات پر زور دے رہی ہے کہ تمام لجنات کے مکمل اعداد وشمار لجنہ مرکزیہ کے پاس ہونے چاہیے۔ یہ سہ ماہی کا گوشوارہ ضلعی لجنات کو بھجوایا گیا۔ضلعی صدروں

اور مرکز کی کوشش کے باوجود ابھی تک 81 لجنات ایسی ہیں جن کی تجنید نہیں آئی۔اس تعداد میں سب سے بڑی تعداد ضلع سیالکوٹ کی ہے۔یہ تفصیل پھر ضلعی نمائندگان کو دی جارہی ہے۔پہلی سہ ماہی میں مرکز یہ لجنہ کو بھجوانی ان کی ذمہ داری ہے۔(جنوری تک) یعنی جن جن ضلعوں کی رہ گئی ہے مکمل جائزہ تیار ہونے پر جو نتائج سامنے آئے ہیں ان کی روشنی میں ہر ضلع کو ہدایات دی جائینگی۔جب تک کسی لجنہ کے متعلق مکمل کوائف کا علم نہ ہو اس کی طرف توجہ نہیں دی جاسکتی۔

جتنی تجنید آچکی ہے اس میں ضلع وار خواندگی۔ناظرہ۔باترجمہ۔موصیات۔چندہ دہندگان اور تحریک جدید کی شمولیت کی فیصدیوں ہے۔ضلع پشاور میں خواندگی کا تناسب 96% ہے۔بعض چھوٹے ضلعوں اٹک اور کوہاٹ میں 100% بھی ہے۔کراچی کی 95% ہے۔ناظرہ قرآن مجید صرف اٹک اور میانوالی کا 100% ہے۔کراچی 97%، ربوہ 96%، حیدرآباد 91%، ڈیرہ غازیخان 95%، سانگھڑ 92%، ساہیوال 91%، قصور 91%، فیصل آباد 91%، کوئٹہ 95%، لاہور 90%، مظفرآباد 93%، مظفرگڑھ 95%، چکوال 96%۔

باترجمہ کا تناسب:

کوہاٹ 60%، چکوال 41%، ربوہ 39%، لاہور 38%،

موصیات:

ربوہ 19%، اسلام آباد 14%، پشاور 13%، حیدرآباد 11%، راولپنڈی 10%، سکھر 14%، کراچی 15%، کوئٹہ 13%، لاہور 14%، ہزارہ 13%،

تحریک جدید:

ربوہ 99%، اٹک 100%، سانگھڑ 96%، کراچی 42%، مظفرآباد 93%، راولپنڈی 61%، اسلام آباد 80%، پشاور 88%، خیرپور 88%۔

شعبہ اصلاح وارشاد، تحریک جدید: تنظیم موصیات اور خدمت خلق

نے بھی ٹھیک کام کیا ہے۔اور پوری محنت کی ہے۔اصلاح وارشاد کے کام میں جو رکاوٹیں

ہیں۔ وہ آپ کو معلوم ہی ہیں۔ نہ کوئی اعلان شائع کیا جا سکتا ہے۔ نہ ڈاک میں پوری طرف ہدایات دی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس شعبہ کی اہمیت کو نہ سمجھا جائے۔ یہ تو آپ کی اوّلین توجہ چاہتا ہے۔ جو نعمت اور سچائی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے اس سے دوسروں کو کیوں محروم رکھیں پھر ہمارے متعلق اتنی غلط فہمیاں پھیلا دی گئی ہیں۔ کہ اپنے عمل سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے آپ نے ان کو دور کرنا ہے۔ یہ ایک مسلسل جہاد ہے جو آپ نے اس سلسلہ میں کرنا ہے۔

صحت جسمانی

کے شعبہ نے پہلے سے نمایاں ترقی کی ہے۔ لیکن کھیلوں کا معیار اس سے بہت بلند ہونا چاہیے۔ جو بھی حصہ لیں گی اوّل دوم سوم تو کوئی نہ کوئی آئیگا اصل چیز کھیل کا معیار ہے گذشتہ کھیلوں پر کثرت سے بچیاں اور عورتیں محض تماشہ دیکھنے آگئیں عملاً انکا کوئی حصہ نہ تھا۔ جس کی وجہ سے بڑی گڑ بڑ ہوتی رہی۔ صرف کھیلنے والیاں اور ان کی نگران آئیں۔ بچہ کوئی ساتھ نہ لائے اور جو اصول مقرر کر کے چھپوا دئے گئے ہیں ان پر سختی سے عمل ہو۔ یہ نہیں کہ اِدھر کھیلوں کا افتتاح ہو رہا ہے اُدھر لڑکیاں آ رہی ہیں کہ اُن کے نام لکھ لئے جائیں۔ جس نے ضرور شامل ہونا ہے وہ اگر اس دن سے پہلے بھی فیس اور فارم جمع کرانیکی مقرر کی جائے تو جمع کرا سکتی ہیں۔ ممکن ہے یہ قصور کھیلنے والیوں کا نہ ہو بلکہ ان کی صدروں اور سیکرٹریان کا ہو۔ بہر حال شعبہ صحت جسمانی کو بھی سختی سے اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ بدانتظامی بھی اس سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کھلاڑی اور ان کی منتظمات کی عادتیں بھی بگڑتی ہیں۔ کہ اس دفعہ لے لیا تو آئندہ بھی لے لیں گے۔ ان بے پرواہوں کو چھوڑیں اور جو ہدائتیں دی جائیں ان پر عمل کریں۔ جو دن تاریخ اور وقت مقرر کیا جائے اس وقت تک مکمل فارم مع رقم جمع کروا دیا جائے۔ اور بچیوں میں یہ جذبہ پیدا کریں کہ پوری محنت سے مقابلہ کرنا ہے ہارنے کے نتیجہ میں لڑنا جھگڑنا نہیں۔ اگر کھیلیں احمدی بچیوں میں آپس میں نفرت کا موجب بن جائیں تو ان کھیلوں کا کیا فائدہ؟

آئندہ سال انشاء اللہ ناصرات کی کھیلیں بھی کروائی جائیں گی۔ فروری میں الگ الگ پرائمری۔ مڈل۔ اور میٹرک کے امتحانات ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمارا خیال ہے کہ نومبر میں منعقد

کی جائیں اس سلسلہ میں آپ مشورہ دیں تا معیّن فیصلہ کر کے آپ کو پروگرام بنا کر بھجوایا جائے یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ بطورِ نمونہ آخر نومبر یا شروع دسمبر 88ء میں صرف ربوہ کی کھیلیں کروالیں۔

1986ء میں لجنہ اماء اللہ نے دستکاری کا کام اس لیے شروع کیا تھا کہ غریب عورتوں کو جن کا کوئی روزگار نہیں کام مہیا کیا جائے۔ اس کے لیے 20000 روپے دستکاری مرکز کو دیئے گئے تھے۔ جس سے انھوں نے ریڈی میڈ جوڑے بنا کر فروخت کئے۔ اس میں انھیں اس وقت تک کل /6834 روپے کا منافع ہوا ہے۔ اس وقت تک 55 لڑکیاں اور خواتین نے کام کیا ہے۔ کچھ جب کام سیکھ جاتی ہیں۔ تو چھوڑ دیتی ہیں۔ ایک وقت میں عموماً بارہ تیرہ لڑکیاں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اور تین چار گھر پر لے جاتی ہیں۔ اس طرح اوسطاً سولہ لڑکیاں روزانہ کام کر رہی ہوتی ہیں۔ چونکہ کام سکھانے والیاں کم ہیں اس لیے فی الحال اس سے زیادہ نہیں دیا جا سکتا۔ ورنہ کام لینے کی خاصی بڑی تعداد خواہش مند ہے۔

دستکاری نمائش مرکز میں تو بڑے پیمانے پر نہیں لگائی جا سکی چونکہ 1983ء کے بعد جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوا۔ صرف 1985 میں اجتماع ہوا تھا۔ لجنہ ربوہ سال میں ایک یا دو بار نمائش لگاتی ہے۔ اس اجتماع پر بھی لگائی۔ ساتھ ہی مرکز کا تیار کردہ سامان بھی رکھا گیا اور انڈسٹریل سکول کا بھی۔

لجنات نے اپنے شہر اور ضلع میں نمائش لگائی اور مرکز کو منافع دیا۔ اس سلسلہ میں پھر آپ سے یہ کہوں گی کہ اصل کام رقم دینا نہیں بلکہ اصل کام یہ ہے کہ عورتوں سے کام کروائیں۔ آپ کی رپورٹ میں یہ بھی ہونا چاہیے کہ دستکاری کا کام کرنے والی کتنی عورتوں نے محنت کی۔ اُجرت لے کر یا بلا اُجرت۔

آپ ان اصولوں پر کام کریں جن اغراض کے ماتحت حضرت مصلح موعود نے نمائش کا کام لجنہ کے سپرد کیا تھا۔ 1934ء کے جلسہ سالانہ کی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

''1936ء فروری سے نمائش ہوا کرے اور اس میں سب جگہ کی عورتیں چیزیں بھیجا کریں۔ وہاں یہ چیزیں بک سکتی ہیں۔ اور یہ لاہور میں نمائش ہو۔ اس میں ہر جگہ کی عورتیں شامل ہوں۔ حیدر آباد دکن، بنگال، یوپی، سرحد، پنجاب کی عورتیں بھی آئیں

اور اس وقت جو مخالفت ہو رہی ہے اس کے جواب میں ہماری عورتیں عورتوں کو تبلیغ کریں۔ اور اس کانفرنس نمائش میں قصور، اوتر، فیروز پور، گوجرانوالہ، ہر ضلع کی عورتیں ہوں۔ لیکچراروں کو عمدگی سے لیکچروں کے لیے تیار کرایا جائے۔ میں اس کی مدد کیلئے مرد بھی مقرر کر دوں گا''۔

آج تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تجویز پر لجنہ عمل نہیں کر سکی۔ میری خواہش ہے کہ کم از کم جشن صد سالہ کے موقعہ پر اس ٹائپ کی ایک نمائش لاہور میں لگائی جائے جہاں دستکاری کا کام بھی ہو۔ کھانے پینے کی دوکانیں بھی ہوں۔ لٹریچر بھی ہو اور اگر انتظام ہو سکے تو ویڈیو کے ذریعہ سے جماعت کی ترقی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ جات کی فلمیں دکھائی جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات، اشعار، جگہ جگہ لکھ کر آویزاں کئے جائیں۔ غور کرنے سے بہت سی تفصیلات اور تجاویز سامنے آ سکتی ہیں۔

سب سے آخر میں مَیں جس شعبہ کا ذکر کرنے لگی ہوں وہ ہے شعبہ ناصرات الاحمدیہ جو سب سے اہم شعبہ ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی یہ وہ اینٹیں ہیں جو بنیاد میں رکھی جاتی ہیں۔ اگر پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھی جائے تو ساری عمارت ٹیڑھی بن جاتی ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

عموماً لجنات کی عہدیداران کو اس شعبہ کی طرف اتنی توجہ نہیں جتنی ان کو دینی چاہیے۔ وہ نگرانوں پر کام چھوڑ کر بے فکر ہو جاتی ہیں۔ یہی وقت ہے جب ان کی دینی تعلیم ہوتی ہے۔ یہی وقت ان کی تربیت کا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کچی شاخ تو موڑی جا سکتی ہے۔ لیکن سخت ہونے پر موڑا تو ٹوٹ جائیں گی۔ اگلی صدی کی تمام ذمہ داریاں نوجوان نسل پر پڑیں گی۔ آج کی بچیاں کل کی مائیں ہونگیں۔ ان کی نگرانی کریں بچیاں اجلاسوں میں آتی ہیں یا نہیں۔ دینی کاموں میں دلچسپی لیتی ہیں یا نہیں۔ یہ آپ کا وہ سرمایہ ہے کہ جس کی طرف توجہ دینے سے آپ کو نفع ہی نفع ہے۔ آج ان کو ناصرات کے کاموں میں دلچسپی ہوگی تو کل وہی لجنہ کی ذمہ دار کارکن بنیں گی۔ نماز کی عادت ڈالیں۔ سچ بولنے کی عادت ڈالیں۔ جھوٹ سے نفرت پیدا کریں۔ چوری

سے نفرت پیدا کریں۔ غیبت سے نفرت پیدا کریں۔ اعلیٰ اخلاق ان میں پیدا کریں۔ بے شک اس سلسلہ میں تربیت کی بڑی ذمہ داری ماں باپ کی ہے۔ مگر لجنہ کی تنظیم کی ذمہ داری بھی کچھ کم نہیں۔ ان پھولوں کو مرجھانے نہ دیں بلکہ ایسی نشو ونما کریں کہ ان کی خوشبو سے گلستانِ عالم مہک اُٹھے۔ آئندہ جب مرکز سے عاجزہ کو یا سیکرٹریان کو دعوت دیں تو ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام ضرور باقی پروگراموں کے ساتھ ہو خواہ الگ ہو یا لجنہ کیساتھ۔ وقت کی مناسبت سے لیکن ہو ضرور۔ اسی طرح آئندہ انشاء اللہ مرکز میں جو میٹنگز ہوں یا ضلعی سطح یا تحصیل کی سطح پر ہوں سیکرٹری ناصرات کو ضرور بلوایا کریں۔ چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دیں آمد کی رفتار کم ہے۔ واپس جا کر کوشش کریں کہ اسی ماہ یہ چندہ ناصرات ختم ہو جائے۔

مجھے آپ سے یہ بھی کہنا ہے کہ ہر شہر کی ساری مجلس عاملہ کو پورے لائحہ عمل کا مطالعہ کرنا چاہیے انہی امور کی ہدایات قصبات اور دیہات کو بھی دینی ہیں۔ اور ان جائزوں کا بھی مطالعہ کریں جو آپ کو دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ میٹنگ 26 راکتوبر کو ہوئی تھی اس مرکزی میٹنگ کے علاوہ مرکز میں ضلع جھنگ۔ ڈسکہ۔ پسرور کی لجنات نے ان ہدایات اور فیصلوں پر عمل نہیں کیا۔ نیا سال شروع ہے۔ آپ سب لائحہ عمل کا اچھی طرح مطالعہ کریں تو کام میں آسانی ہوگی اور ایک عہدہ دار دوسری کو مشورہ دے سکے گی۔ اپنے ضلع میں لائحہ عمل اس ماہ میں ہر لجنہ تک پہنچانے کی کوشش اور انتظام کریں اور ان کو بھی یہ تاکید کریں کہ اچھی طرح پڑھیں۔ بعض دفعہ سال ختم ہونے پر ہوتا ہے۔ اور لجنات کی طرف سے خط آتا ہے کہ ابھی تک لائحہ عمل نہیں آیا اگر کسی وجہ سے نہیں بھی پہنچا تو ان کا کام ہے بار بار لکھ کر منگوائیں۔ سارا سال سوئی رہتی ہیں اور جب سالانہ رپورٹ بھجوانے کا وقت آتا ہے تو لکھتی ہیں کہ لائحہ عمل ہی نہ تھا کام کس طرح کرتے۔

آپ جانتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں لجنہ کو بھی نمائندگی حاصل ہوتی ہے۔ 1988ء کی مشاورت میں لجنہ اماء اللہ کی 30 نمائندگان نے شرکت کی اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھجوائی ہوئی تجاویز میں سے تین تجاویز لجنہ مرکزیہ لجنہ ربوہ اور لجنہ گوجرانوالہ کے ایجنڈے پر رکھی گئیں۔

اب میں بیرون پاکستان لجنات کے سلسلہ میں چند خوشخبریاں آپ کو سناؤں گی۔

پہلی تو یہ ہے کہ ہماری سویڈش احمدی بہن قانتہ جوڈنمارک اور جرمنی کی لجنات کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔ وہ کچھ عرصہ سے قرآن کریم کا سویڈش زبان میں ترجمہ کر رہی تھیں مکمل ہونے پر الحمدللہ اس سال وہ شائع ہوا جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی کیا۔ انہوں نے خواہش کی کہ وہ قرآن مجید کی پہلی کاپی خود حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لنڈن جانے کا انتظام کیا گیا۔ اور انہوں نے وہ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ ایک چھوٹی سی تقریب کی صورت ہوگئی۔ فوٹو بھی کھینچا گیا۔ (فوٹو اجلاس میں دکھائے گئے) حضور نے ان کو مبارکباد دی اور مٹھائی کھلائی۔ گو یہ ترجمہ کا کام حضور ایدہ اللہ کی براہ راست ہدایات کے مطابق انہوں نے کیا لیکن ہم خوش ہیں بہت خوش کہ اس عظیم اور نیک کام کی سعادت ایک عورت اور ممبر لجنہ کو حاصل ہوئی۔ ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ان کو خدمات کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اسی طرح امریکہ کے دورہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود کی دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی کا انڈیکس بنانے کی عورتوں کو تحریک فرمائی۔ جس پر امریکہ کی لجنہ نے یہ ذمہ داری اُٹھائی اس کی تفصیل خود حضور کی زبانی سنئے۔ یہ تفصیل ضمیمہ ماہنامہ خالد میں (خدمت قرآن میں احمدی خواتین کا حصہ) کے عنوان سے ستمبر 1988ء میں شائع ہو چکی ہے حضور نے فرمایا:۔

’’اس ضمن میں ایک نہایت ہی اہم دعا کی درخواست آپ سے کرنی چاہتا ہوں۔ اس کمنٹری میں (بعض انگریزی میں قرآن مجید کی کمنٹری جو پانچ جلدوں میں ہے جو حضرت مصلح موعود کے نوٹوں پر مشتمل ہے) ایک ایسی تھی جو اہل علم کے نزدیک ایک بڑا سقم تھا اور وہ یہ تھا کہ اس کے پیچھے کوئی انڈیکس نہ تھا۔ پانچ Volume کی کمنٹری ہو انڈیکس نہ ہو تو مختلف علم سے تعلق رکھنے والے علماء جو تحقیق کرتے رہتے ہیں وہ اس چیز کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے گھڑی لگی ہوئی ہو۔ اس کی مشین تو کام کر رہی ہو لیکن اس کی سوئیاں نہ ہوں اور وہ وقت نہ بتا سکے۔ آج کے زمانہ میں اتنا وقت علماء کو ملتا ہی نہیں کہ ساری کتابیں الف سے آخر تک پڑھ سکیں گے۔ وہ انڈیکس

کے ذریعہ مضامین تلاش کرتے اور مضمون تک پہنچتے ہیں۔ پانچ والیوم میں وہ انڈیکس نہیں تھا جب مجھے پتہ چلا کہ یہ حالت ہے اور اس وقت کتاب چھپنے کے قریب تھی بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا۔ اور پریس نے کہا کہ ہم زیادہ انتظار نہیں کر سکتے ہمارا کنٹریکٹ ہے۔ آپ کو جرمانہ پڑنا شروع ہو جائیگا۔ لیکن یہ ضرورت اتنی شدید تھی کہ میں نے امریکہ کی احمدی خواتین سے درخواست کی کہ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کریں۔ ورنہ ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ یہ انڈیکس تیار کرسکیں۔ چنانچہ مسز عائشہ شریف کی قیادت میں امریکہ کی احمدی خواتین کو یہ توفیق ملی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں دن رات کمپیوٹر پر کام کر کے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور جامع و مانع انڈیکس تیار کر دیا ہے۔ اس میں جن خواتین نے حصہ لیا ہے ان کے نام دعا کی تحریک کے طور پر پڑھنا چاہتا ہوں۔

مسز عائشہ شریف، نسیم یعقوب، عائشہ حکیم، شکورہ نوریہ، سلمٰی غنی، خدیجہ الہادی، رفیعہ راما، خلعت الہ دین، طاہرہ، عظمٰی سعید، فرزانہ قادر، فاطمہ حنیف

اس کے علاوہ اس انڈیکس کو چھپوانے کے وقت پروف ریڈنگ کی بہت ضرورت تھی کیونکہ کام جب بہت تیزی سے کیا جائے تو بعض دفعہ کئی خلاء رہ جاتے ہیں۔ اس لیے بہت احتیاط کی ضرورت تھی۔ چنانچہ منیرالدین شمس اور ظفر محمود (یہ ہمارے صوفی ابراہیم صاحب کے صاحبزادے ہیں) انہوں نے مل کر محنت کی۔ اور بعض احمدی بچیوں نے یہاں بھی ان کا ساتھ دیا۔ ان کے نام بھی دعا کی خاطر پیش کرتا ہوں۔

شازیہ شاہ، مینا رشید، فوزیہ رشید، نبیلہ مجید، امتہ الصبور اعجاز، رعنا ملک، سیمین طیبہ۔

پس آپ جب دیکھیں گے تو آپ کے دل سے خود دعائیں نکلیں گی کہ کتنا اچھا خوبصورت انڈیکس ماشاءاللہ اس کمنٹری کے ساتھ تیار ہو چکا ہے۔''

اس سال لجنہ اماءاللہ انگلستان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا دفتر اور ہال وغیرہ بنانے کیلئے اسلام آباد انگلستان میں ایک قطعہ زمین عطا فرمایا اور 21/اگست 1988ء کو اس کا سنگ بنیاد بھی رکھا جو مصباح میں چھپ چکا ہے۔ تفصیل بھی اگلے کسی پرچہ میں آجائے گی۔

لجنہ یو۔کے کے علاوہ لجنہ نائجیریا نے کافی عرصہ سے ایک قطعہ زمین اوجوکورد۔ میں جو

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا صدر مقام ہے خریدا ہوا تھا اس کے اِرد گرد چار دیواری اور شیڈ بنوایا ہوا تھا۔ میرے قیام کے دوران بھی ایک تقریب وہاں ہوئی تھی۔ 20رفروری 1988ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب آپ اس ملک کا دورہ فرما رہے تھے سنگ بنیاد رکھا۔

تمام بیرونی لجنات کو کہا گیا تھا کہ جشن تشکر صد سالہ سے قبل اپنے ملک کی تاریخ شائع کریں انڈونیشیا کی لجنہ اپنی تاریخ شائع کر چکی ہیں۔ لجنہ ماریشس۔ جرمنی۔ گیمبیا اور ہالینڈ کی لجنات نے اپنی اپنی لجنہ کی تاریخ لکھ لی ہے۔ اپنی زبان میں ترجمہ کے بعد اگلے سال تک امید ہے کہ شائع کر دی جائینگی باقی لجنات بھی تیاری کر رہی ہیں۔

لجنہ مرکزیہ کی تاریخ 1977ء تک شائع شدہ ہے۔ 1977ء سے 1982ء تک کے حالات پر پانچویں جلد کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور پوری کوشش کی جائے گی کہ خلافت ثالثہ کے اختتام تک کے حالات پر مشتمل یہ جلد اگلے سال شائع ہو جائے۔ تین لڑکیاں فی الحال اس کام کو محنت کے ساتھ کر رہی ہیں۔ انشاء اللہ اب اس میٹنگ کے بعد خصوصی توجہ اس کام کی طرف دوں گی۔ اس عرصہ میں کام کرنے والی اچھی کارکنات کے حالات یا خصوصی کاموں کا تذکرہ ضرور بھجوائیں شامل کیا جائیگا۔ یعنی 1977ء سے 1982 تک کے۔ اس کے علاوہ ہر لجنہ کے متعلق کہ کب قائم ہوئی۔ کون پہلی صدر تھی لجنات کو سرکلر بھجوایا تھا۔ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کی ضرورت ہے۔

اس سال پاکستان میں شدید سیلاب آیا جس کی تفصیلات کا آپ کو علم ہی ہے۔ سیلاب کی وجہ سے ہی اجتماعات ملتوی کر دئے گئے۔ دیہات سے بہنوں کو پہنچنا مشکل تھا۔ خدام الاحمدیہ نے ہر جگہ اپنے کیمپ لگائے۔ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ نے مل کر سیلاب زدگان کے لیے کام کیا۔ ضرورت خدام کی طرف سے لجنہ کو بتا دی جاتی تھی۔ گندم۔ کپڑے۔ کھانا پکا کر۔ بستر جمع کرنے لجنہ کا کام تھا۔ اور جہاں جہاں سیلاب آیا ان ضلعوں کی لجنہ نے بہت کام کیا۔ مکرمی صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مجھے یہ بتایا کہ اس طرح کام کرنا بہت کامیاب رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ سب سے اچھا کام سیالکوٹ کا رہا۔ پھر ضلع شیخوپورہ کا۔ پھر ساہیوال کا۔ اور اس کے بعد ملتان اور گوجرانوالہ کا۔ لجنہ کی سالانہ رپورٹ میں ہمیں سیلاب کی رپورٹیں صرف گوجرانوالہ، فاروق آباد، ضلع شیخوپورہ، داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ، جلیل ٹاؤن ضلع گوجرانوالہ، شہر شیخوپورہ، شہر و ضلع

سیالکوٹ اور مظفر گڑھ کی ملی ہیں۔

اب میں کچھ اگلے سال کے کاموں کے سلسلہ میں کہنا چاہتی ہوں۔ ہدایات تو شائع کر دی گئی ہیں۔ مارچ 1989ء سے جشن تشکر صد سالہ شروع ہو رہا ہے۔ جو احمدیت کی تاریخ میں ایک عظیم سال شمار ہوگا۔ کتنی ہستیاں اس سال کے انتظار میں رخصت ہوگئیں۔ اور آنے والی نسلیں جب تاریخ میں ان کا ذکر پڑھیں گی تو ان پر رشک کریں گی جن کا اس میں حصہ ہوگا۔

میری بہنو! اللہ تعالیٰ آپ سب کو زندگی عطا کرے۔ اور یہ خوشی کا موقعہ آپ کو دیکھنے اور حصہ لینے کی سعادت عطاء فرمائے۔ لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ایک دو دن میں ہم اس کی تیاری کرلیں گی۔ سارا پروگرام آپ کو پہلے بھی بھجوایا جا چکا ہے۔ لائحہ عمل میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ ہر ماہ کی رپورٹ میں اُس کی تیاری کا ذکر کرنا چاہیے۔ علاوہ دستکاری کی نمائش کے ایک اور نمائش دس دسمبر 1989ء سے 15 جنوری 1990ء تک لگائی جائے گی۔ جو لجنہ اور جماعت کی ترقی کو ظاہر کریگی۔ اجتماع پر بھی لگائی جائے گی۔ یہ نمائش مرکزی لجنہ کے زیر انتظام لگے گی۔ اگر ہر لجنہ اپنی ضلعی سطح پر بھی لگائے تو غور کریں۔ احمدیوں کے سوا دوسروں کو بھی بلا کر دکھائیں۔ تو بہت فائدہ ہوگا۔ اس نمائش کی انچارج بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو بنایا گیا ہے۔ اس میں جب سے لجنہ قائم ہوئی اس وقت سے اب تک کی تمام کارکنات جو اپنے اپنے زمانہ میں خدمات بجالا رہی ہیں۔ ان کا مختصر ذکر اگر فوٹو بھی مہیا ہو سکے۔ اس کے ساتھ آویزاں کئے جائینگے۔ ہر ضلع کوشش کرے کہ ان کے شہر اور ضلع میں سے جو بہت نمایاں کام کرنے والی گذری ہیں ان کے مختصر حالات اور اگر فوٹو بھی مل جائے تو بھجوائیں کوئی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی۔

نمائش ختم ہونے پر بے شک واپس لے لیں۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی خواتین کی تعلیمی ترقی بھی دکھائی جائیگی۔ جس نے بھی بورڈ یا یونیورسٹی میں اوّل، دوم، سوم پوزیشن لی ہو۔ میڈل لئے ہوں ان کے سرٹیفکیٹ کی فوٹو سٹیٹ بھجوائیں۔ آپ کی طرف سے مفید تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مجلّہ بھی شائع کیا جائیگا۔ تیاری ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی بہنوں نے پورا تعاون نہیں کیا۔ مصباح کے بھی دو خصوصی نمبر ہونگے۔ ایک مارچ میں اور

ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس میں بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ مصباح کا چندہ 3 روپے سالانہ کر دیا گیا ہے۔

آئندہ سال کے پروگرام تو اس سال کے لائحہ عمل میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں ہر لجنہ اپنے پروگرام بنائے۔ اور اس کے نتائج مرکز کو بھجوائے۔ لیکن ظاہری طور پر جشن منانے اور خوشی کے اظہار کے ساتھ ساتھ دلوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے آپ کو دنیا کیلئے نمونہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک ان کے دلوں میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود دلوں میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی اگلی صدی کے آنے سے قبل جماعت کو تربیتی امور کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ نماز کے قیام کی طرف کئی خطبات میں توجہ دلائی۔ نیتوں کی صفائی پر بھی۔ اب 21 ؍اکتوبر کے خطبہ میں لین دین کی صفائی پر زور دیا ہے۔ اور فرمایا جس نے اصلاح نہ کی اس کے خلاف جماعتی کارروائی کی جائے گی۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سرمہ چشم آریہ میں فرماتے ہیں۔

''مذہب کی جڑھ خدا شناسی اور معرفت نعماء الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 2، سرمہ چشم آریہ صفحہ 281)

ان چند سطروں میں حضرت مسیح موعودؑ نے ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے کہ مذہب کی جڑ کیا ہے۔ اور وہ کیا ذرائع ہیں جن سے پہچانا جا سکے کہ واقعی یہ شخص صداقت پر ہے اور کیا اس مذہب کو ماننے کے نتیجہ میں اس میں وہ عظیم الشان تبدیلی پیدا ہوئی ہے یا نہیں؟

پس احمدیت کی صداقت کے ثبوت میں ہم نے اپنے اخلاق فاضلہ اور روحانی برکات کو احمدیت کے پھولوں اور پھلوں کے طور پر پیش کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے اور احمدی جماعت میں شامل ہونے کے ذریعے کیا انقلاب ہماری زندگیوں میں رونما ہوئے۔ اگر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تو ماننے کا کیا فائدہ وہ تبدیلی اتنی نمایاں ہونی چاہیے کہ ہمیں کافر ہی کہیں

مگر اس تبدیلی کا اقرار کریں۔ اس وقت تو ہماری ساری دنیا سے روحانی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اور نئی صدی شروع ہونے والی ہے پس کوشش کریں اور کرتی چلی جائیں کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنے بچوں کی اصلاح کریں۔ اپنی روایات اور اقدار چھوڑ کر دوسروں کی نقل نہ کریں صداقت ہمارے ساتھ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لیے ہمارے اعمال ہمارے دعویٰ کے مطابق ہونے چاہیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات سنیں۔ اور اپنی اپنی لجنہ میں کوشش کریں۔ کہ کوئی بہن اس سے محروم نہ رہے۔ پھر ان پر عمل کرنے کی تاکید کریں۔ خاص طور پر نئی نسل کی تربیت کی طرف بہت توجہ کریں۔ ہمت نہ ہاریں۔ ان کے دلوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کریں۔ اس کے لیے خود نمونہ دکھانا پڑے گا۔ قربانی دینی ہوگی۔ تب آپ کے بچے آپ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اسلام کی شکل کو بدلنے نہ دیں۔ اس کے احکام پر خود چلیں اور سب کے لیے نمونہ بنیں۔ انشاء اللہ اگلی صدی ہمارے لیے خوشیاں لائے گی۔ ترقیات اور کامیابیوں کی۔ شعبہ تربیت کو چاہیے کہ حضور کے خطبات کے اقتباسات پمفلٹ کی صورت میں شائع کریں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس پر اپنی تقریر ختم کرتی ہوں آپ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن وصلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔...... جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا''۔

(روحانی خزائن جلد 3، ازالہ اوہام صفحہ 562)

''وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لیے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔''

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 563)

اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ (از رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریب سنگ بنیاد دفتر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا:۔

خدا کا احسان اور اس کا فضل ہے کہ احمدیت کی نئی صدی شروع ہونے کے ساتھ خدا خوشیوں پر خوشیاں دکھا رہا ہے بے شک ظاہری صورت میں ہم کو روشنیاں کرنے کی اجازت نہیں ملی لیکن جو روشنیاں ہمارے دلوں میں ہیں ان کو نہ بجھنے دیں وہ جلتی رہیں گی تو آپ سارے معاشرے کو روشن کرتی چلی جائیں گی۔

آج خدا نے ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے کہ لجنہ ربوہ کے دفتر کی بنیاد رکھی گئی ہے میں سب بہنوں کو ربوہ کی صدر صاحبہ اور تمام ممبرات ربوہ کو مبارک باد دیتی ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی تکمیل ہوتی دکھائے اور اس میں زیادہ سے زیادہ محنت وقربانی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر چیز کی ابتداء بیج سے ہوتی ہے لجنہ کی بنیاد 1922ء میں رکھی گئی آج لجنہ خدا کے فضل سے بہت ترقی کر چکی ہے اور دنیا کے بہت سارے مما لک میں قائم ہو چکی ہے۔ ہم سلام کرتی ہیں ان تمام خواتین کو جنہوں نے اس کی داغ بیل ڈالی۔ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے لے کر ان چودہ خواتین کو جن پر مجلس عاملہ مشتمل تھی۔ پھر جو ان کے بعد آئیں اور ہمیں خدا توفیق دیتا چلا جائے کہ خدا کی رضا کی خاطر ہم کسی قربانی میں کوتاہی نہ کریں۔

اس کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے خلافت سے وابستگی اور اس کی اہمیت واضح کی اور اس صدی میں احمدی خواتین پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بچوں کی تربیت پر زور دیا قرآن کریم پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی تاکید کی۔

(ماہنامہ مصباح جون 1989ء)

☆......☆......☆

دورہ جہلم 12 مارچ 1989ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ جہلم وہ جگہ ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا ہے۔ پاکستان میں تین مقامات لاہور، سیالکوٹ اور جہلم کو یہ سعادت حاصل ہے۔ جہلم میں حضور مولوی کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ مخالفین آپ کے خلاف حربوں میں مصروف تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی اس رنگ میں معاونت فرمائی کہ ایک ہزار کے قریب افراد نے اُس وقت آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 1903ء میں مقدمہ کی پیشی پر اس قدر مخلوق آپ کے چہرۂ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب تھی کہ انتظام کرنے والوں کیلئے بہت دشواری پیش آئی تھی۔ بزرگ افراد نے بیعت کے بعد بہت سی قربانیاں پیش کیں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہاں کے بزرگوں نے اس قدر قربانیاں دیں لیکن ان کی نسلوں میں سے بعض نے ویسی استقامت نہ دکھائی اور احمدیت سے پھر گئے۔ یہاں تعداد کی جو کمی ہے اُسے دعاؤں سے بدلنے کی کوشش کریں۔ اب سے چند دنوں کے بعد جماعت احمدیہ انشاء اللہ نئی صدی میں داخل ہوگی۔ خدا تعالیٰ کا اپنے نبی سے وعدہ ہے کہ میں احمدیت کو غلبہ عطاء کرونگا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں تو صرف تخم ریزی کیلئے آیا ہوں۔ یہ بیج خوب بڑھے گا اور پھلے پھولے گا۔

خدا کی بشارات پوری ہوں گی آسمان وزمین ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کا وعدہ ہرگز نہیں ٹل سکتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ قادیان کی بستی سے جو گونج اُٹھی تھی وہ خدا کے فضل سے پھیلتی چلی گئی اور اب دنیا کے ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت پھیل چکی ہے۔ آپ نے قربانیاں دینے والوں کے متعلق فرمایا کہ ان کا کسی طرح مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ سابقون ہمیشہ سابقون ہی ہوتے ہیں۔

اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور

فرمایا کہ تقویٰ نیکی کو ہی نہیں بلکہ بدی سے بچنے اور ہر اُس راستہ کو چھوڑنے کو کہتے ہیں جو خدا سے دور لے جانے والا ہو۔ تقویٰ کی سب سے پہلی راہ حضور اقدس نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جس خیال اور عادت کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر پھینک دو۔ اگر ہمیں دنیا کی اصلاح کرنی ہے تو ہمیں سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرنی ہوگی۔ ہمارے اندر کوئی جھگڑا، بغض، اور کینہ نہیں ہونا چاہیے اگر دو، چار عہدیداران قربانی کرنے والی ہوں اور تمام ممبرات میں سستی اور تساہل موجود ہو تو جماعت ترقی نہیں کر سکے گی۔ جب تک تمام خواتین کا تعاون حاصل نہ ہو ہم شاہراہ غلبۂ اسلام کی طرف گامزن نہیں ہوسکتیں۔ ہر احمدی خاتون کو اجلاسوں میں حاضر ہونا ہوگا۔ اور وقت کی قربانی دینی ہوگی۔ اگر آپ کے دل میں صحیح جذبہ اور حضور سے سچی محبت کی لگن پیدا ہو جائے تو آپ کبھی بھی دینی محافل سے غیر حاضر نہیں ہوسکتیں۔ حضور ایدہ اللہ کی ہر تحریک پر لبیک کہیں۔ اپنے نفسوں کو ٹٹولیں کہ آپ میں کیا کیا کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ پھر ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ غور کریں کہ بحیثیت احمدی ہونے اور لجنہ کی ممبر ہونے کے آپ پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ پھر ان کی انجام دہی کیلئے کوشش کریں۔

کبھی اپنے اندر یہ احساس پیدا نہ ہونے دیں کہ آپ اپنی ہمت سے کچھ کر سکتی ہیں۔ تمام کام دعا سے کامیابی تک پہنچتے ہیں۔ دعا کے ذریعہ اپنی کوششوں میں برکت پیدا کرنے کی کوشش کریں خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی طرف بہت توجہ دیں۔ نئی نسل کو اس طرف توجہ دلائیں۔ دعا کریں کہ احمدیت کی ترقی کیلئے جو خواہشات آپ کے اندر پائی جاتی ہیں خدا تعالیٰ اُسے پورا فرمائے۔

پھر آپ نے حضور ایدہ اللہ کے اس خطبۂ جمعہ کا ذکر فرمایا:۔

جس میں آپ نے شیطانی آیات کو اسلام کیلئے ایک بہت بڑی سازش قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ احمدی کبھی جھوٹا اور دھوکہ باز نہیں ہوسکتا یہ بات آپ کے عملوں سے ظاہر ہونی چاہیے۔ اگلی صدی میں خدا تعالیٰ ہم سے وہ کام لے جو صرف خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خدا کی رضا حاصل کرنے کا بہترین طریق یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھو۔ جب تک قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھیں گے آپ اس کی تعلیمات پر عمل

بھی نہیں کر سکیں گی۔ کیونکہ ترجمہ سیکھے بغیر آپ کو اوامر ونواہی کا علم نہیں ہوسکتا۔قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ آئندہ نسل کی دینی تعلیم کیطرف توجہ دیں۔ پھر آپ نے نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ بچپن سے نماز کی عادت ڈالیں۔کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ اُس کے قول وفعل میں تضاد ہو۔

خدا تعالیٰ نے جماعت کو خلافت کی عظیم نعمت سے نوازا ہے اس کی قدر کریں۔حضور اصلاح معاشرہ کی طرف بہت توجہ دلا رہے ہیں اس لیے اس طرف خاص توجہ رکھیں۔نماز کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سچائی کا راستہ اختیار کریں کیونکہ صرف سچا عمل ہی خدا کی خوشنودی کا باعث ہوتا ہے۔خدا کے بندوں کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔اپنے اندر اتحاد و یگانگت پیدا کریں۔لڑائی جھگڑے سے نفرت اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ہم سب کا مقصد اور منزل ایک ہے۔ایک عہد ہے اس کو اپنائیں۔کسی کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچائیں۔ بزرگوں نے نیکیوں کا تسلسل قائم رکھ کر خلافت کی نعمت ہم تک پہنچائی ہے۔اس کی قدر کریں اور اس تسلسل کو برقرار رکھیں۔ سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی نئی نسل کو آئندہ آنے والی ذمہ داریاں اُٹھانے کیلئے پوری طرح تیار کریں۔احمدیت کو قائم رکھنے کیلئے خلافت کا قلعہ قیامت تک جاری رکھنا ہے۔ صدی ختم ہونے پر صرف جشن ہی نہیں منانا بلکہ اپنے دلوں میں چراغاں پیدا کرنا ہے۔ یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا ہے کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے اپنی تمام کمزوریاں چھوڑ دینی ہیں۔اپنے دلوں میں خدا اور خدا کے رسولؐ اور خلفاء کیلئے محبت پیدا کریں تا اپنی آنکھوں سے غلبہ اسلام دیکھ سکیں خدا کرے کہ وہ دن بہت جلد آجائے۔آمین

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ 1989ء)

☆......☆......☆

مجلس مشاورت عہدیداران پاکستان 2/ اپریل 1989ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ نئی صدی کا پہلا اجلاس ہے آپ سب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے آپ کا فرض ہے کہ اپنے نفس کا جائزہ لیں اور جو عہد بیعت آپ نے کیا تھا آپ پورا کر رہی ہیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے ہمیں اس بات کا علم ہوا ہے۔ کہ آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔

میں ہر احمدی عورت اور عہدہ دار کو بتانا چاہتی ہوں کہ صرف ظاہری طور پر جشن منا کر ہی نہیں بیٹھ جانا بلکہ ہمیں اپنی تمام سستیوں اور غفلتوں کو اس صدی میں چھوڑنا ہوگا۔ فرمایا کہ جب سے میں صدر کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں ایک مسلسل شکایت مجھے اجلاسوں میں حاضر نہ ہونے کی ملتی ہے۔ عہدیداران کوشش کریں کہ شروع صدی میں ہی اس خامی پر قابو پالیا جائے۔ اجلاس کی اہمیت سب پر واضح کی جائے کہ مال جان اور وقت کو قربان کرنے کا عہد کس حد تک پورا کیا جا رہا ہے۔ وقت کی قربانی تو سب سے کم قربانی ہے اس لیے اس طرف بہت توجہ دیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ وہ آپس میں مل جل کر محبت سے کام کرنے کی ہے۔ عہدیداران سخت رویہ اپنانے کی بجائے نرمی اور محبت سے کام لیں۔ ممبرات کو الزام دینے کی بجائے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کریں۔ پھر آپ نے قرآن کریم پڑھنے کی بہت تاکید فرمائی نیز فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض بھی یہی تھی کہ آپ قرآن کی تعلیم لوگوں کو دیں۔ آپ کو الہاماً فرمایا گیا تھا کہ ''يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ '' (تذکرہ: 55) سوا سے یاد رکھیں۔

اسلامی تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن کریم پر عمل رکھا وہ

کامیاب ہوئے۔اور جب انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو بھلا دیا تو انھیں ذلت نصیب ہوئی۔ احمدیت کی اصل غرض قرآن کی تعلیمات کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔اس لیے صدی کا ایک دن ضائع کیے بغیر ہر جگہ یہ پیغام پہنچانا چاہیے کہ قرآن ہر جگہ ہر گاؤں اور ہر گھر میں پڑھا جائے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آجکل والدین اپنے ڈھائی سال کے بچہ کو دنیا کی تعلیم شروع کروا دیتے ہیں۔لیکن قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں دیتے پھر آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی تلقین فرمائی کیونکہ ترجمہ پڑھے بغیر ہمیں اوامر ونواہی کا علم نہیں ہوسکتا۔اس ضمن میں آپ نے مرکز کی تیار کردہ قرآن کریم کے ترجمہ کی کیسٹس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی اب تک 10 سپاروں کی کیسٹس تیار ہوچکی ہیں۔اور 5 کی انشاءاللہ جلدی تیار ہو جائیں گی۔ ماہوار رپورٹ میں اس بات کا ذکر ہونا چاہیے۔کہ کتنی ممبرات نے اس سے استفادہ کیا یا کررہی ہیں۔فرمایا کہ گانے بجانے کی بجائے ان کیسٹس کی ایک رو چلائی جانی چاہیے۔

تیسری چیز جس کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ جہالت کا خاتمہ ہے۔بعض پڑھ لکھ کر بھی جاہل ہوتے ہیں۔ یہاں میری مراد ناخواندگی سے ہے۔ چالیس پینتالیس سال کی عورت بھی کوشش کرے تو پڑھنا لکھنا سیکھ سکتی ہے۔دیہات میں پچیس تیس سال کی عمر کی خواتین کی طرف بھی توجہ دی جائے کم ازکم ان میں اتنا شعور پیدا کر دیا جائے کہ اگر وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب نہ پڑھ سکیں تو کم ازکم دوسروں سے سن کر ہی سمجھ سکیں۔

پھر آپ نے بے پردگی کی رَو سے اجتناب برتنے اور پردہ کو غلط طور پر پیش کرنے کی ممانعت فرمائی۔قرآن اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اس کی اہمیت واضح فرمائی۔شادی بیاہ کے مواقع پر مردوں اور بیروں کو کام پر لگانے کی بجائے خواتین کے حصہ میں بچیوں کو خود کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے تعمیر ہال کے چندہ کی ادائیگی اور ضلعی صدران کو سو فیصد تجنید مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز آپ نے فرمایا کہ آئندہ عہدیداران جنوری کے مہینہ میں بھجوا دیا کریں۔(تجاویز سوچ کر اور بغیر مرکز کے تقاضا کے) شوریٰ کیلئے نمائندگان کے نام بھی تجویز کر کے بھجوا دیئے جائیں۔جو پورا وقت دے سکتی ہوں کیونکہ اس سلسلہ میں مرکز

کے پاس بہت کم وقت ہوتا ہے کہ وہ خط لکھ کر دریافت کرسکیں کیونکہ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سے اس کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے دعاؤں پر زور دیا کہ اس سے ہرگز غافل نہ ہوں۔حمد کے ترانے گاتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں۔آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 122 ممالک میں ایک کروڑ احمدی پیدا ہو چکے ہیں۔ ہر احمدی کا عہد ہے کہ جو نیک کام بتایا جائے گا اس پر عمل کریں گے۔آپ اس عہد کو یاد رکھیں۔ دعا کریں ہماری باقی زندگی خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے گزرے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 1989ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع نن سپیٹ ہالینڈ 1989ء

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ المعروف چھوٹی آپا جان صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ ہالینڈ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمان مردوں اور مسلمانوں عورتوں کی ڈیوٹیوں کا چارٹ بنا دیا ہے۔ اس کی وضاحت میں آپ نے قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی آیت نمبر 36 پڑھی اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں ان اعتراضات کی وضاحت کی گئی ہے کہ دوسرے مذاہب نے عورت کو جو مقام دے رکھا ہے۔ اسلام نے عورت کو وہ مناسب مقام نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مختلف میدانوں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ کچھ مواقع ایسے بھی آتے ہیں کہ جب انہیں مل کر کام کرنا ہوتا ہے اور اس آیت میں انہیں حقیقت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ کسی قوم کی دینی دنیاوی اور روحانی ترقی کے لئے مردوں اور عورتوں میں ان دس خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کی پہلی خصوصیت جو مرد اور عورت کی ہے وہ اس کا اسلام قبول کرنا ہے۔ دوسری خصوصیت اپنے عمل کو اسلام کے مطابق بنانا ہے۔

ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت کی تیسری خصوصیت اس کا مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہونا ہے۔ فرمانبرداری کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اس نے میری فرمانبرداری کی۔

چوتھی خصوصیت مرد اور عورت کی اس آیت میں جو بیان ہوئی وہ اس کے قول وعمل میں صداقت کا ہونا ہے۔ پانچویں خصوصیت جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے وہ صبر کے ساتھ عمل کرنا ہے صبر صرف غم اور پریشانی میں ہی نہیں بلکہ اپنی خواہشات پر کنٹرول بھی صبر میں شامل ہے۔

چھٹی خصوصیت جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ مرد اور عورت کی انکساری ہے۔ یعنی کہ

مسلمان جو بھی کام کرے وہ یہ ہی سوچے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے نہ کہ اس کے اپنے قوت بازو سے۔

ساتویں خصوصیت صدقہ دینا ہے۔ صدقہ دینے سے مراد یہ ہے کہ ضرورت مند کی ضرورت پوری ہو اور اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔

آٹھویں خصوصیت اس آیت میں جو بیان ہوئی ہے وہ روزے رکھنا ہے۔ یعنی اپنے آپ کو خواہش کے مطابق کھانے پینے اور دوسرے بہت سے اعمال سے باز رکھنا ہے اور دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے کا خیال بھی دل میں نہ لانا ہے۔

نویں خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو جسم دیا ہے اس کی صحیح حفاظت کریں۔ زبان قدرت کا ایک خاص تحفہ ہے۔ اسے بری باتوں کے لئے استعمال نہ کریں۔ کان سننے کے لئے دیئے گئے۔ لیکن ان سے برائیاں نہ سنیں۔ دماغ سے دوسروں کو نقصان پہنچانے والی سکیمیں نہ بنائیں۔ ناک سونگھنے کے لئے دیا گیا ہے اسے دوسروں کے معاملات میں تجسس کیلئے استعمال نہ کریں۔ آنکھیں دیکھنے اور قدرت کا نظارہ کرنے کے لئے اور اس کی پہچان کیلئے دی گئی ہیں کہ انسان اپنی پیدائش کی غرض کو پہچان سکے۔ ان کو دوسروں میں بُرائیاں تلاش کرنے کیلئے کام میں نہیں لانا چاہئے۔ مزید یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مرد اور ہر عورت اپنی عزت وعصمت و پاکیزگی کی حفاظت کرے۔

دسویں خصوصیت جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی عورتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا ذکر سے مراد **سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ، اللّٰہ اکبر** کا بار بار دہرانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس بات کا یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کا مالک ہے اور اس نے ہمارے لئے جو چیزیں بنائی ہیں۔ ان کے لئے اس کا شکر گزار ہوتے ہوئے ان سے صحیح فائدہ اُٹھانا اور اللہ تعالیٰ کو ہر لمحہ یاد رکھنا ہے اور اس آیت میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو انسان ان تمام چیزوں کو اپنے اندر رکھتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ اس دنیا میں اور آخری دنیا میں عظیم انعام سے نوازا جائے گا۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ ہالینڈ 1989ء)

اختتامی خطاب از ممبرات لجنہ نن سپیٹ ہالینڈ

محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا کہ میں چھ سال بعد ہالینڈ آئی ہوں۔اس وقت لجنہ کی تعداد بہت کم تھی اب خدا کے فضل سے بڑھ گئی ہے اس بات کی خوشی ہورہی ہے۔آپ نے مزید فرمایا'' آپ کا اجتماع کامیاب رہا ہے اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ بڑی لجنات نے بھی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے حصہ لیا ہے۔اس سلسلہ میں آپ نے مسز جمن بخش صاحبہ کی کوشش کو سراہا اور اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ صد سالہ جشن تشکر کی تقریب ساری دنیا میں منائی گئی ہے آپ نے بھی منائی۔احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔آپ نے فرمایا امریکہ کے کسی علاقہ میں ایک احمدی رہتا ہے وہاں بھی مسجد بنائی گئی ہے۔اس کے علاوہ جوبلی کے پروگرام میں حصہ لینے والی ان بہنوں کو بھی انعام دیئے گئے جن کو اس وقت نہ دیئے جا سکے تھے۔ان میں عزیزہ محمودہ فرحاخن نے سیدھی دوڑ،مسز ثروت منصور نے رکاوٹ دوڑ،مسز اکمل صاحبہ نے تین ٹانگوں کی دوڑ،مسز جمن بخش نے میوزیکل چیئر اور ٹرڈم کی ٹیم کی کیپٹن بشریٰ جلیل نے ریلے ریس،مسز حامد کریم نے تلاوت،مسز اکمل نے تقریر اور مسز شمیم شاہد نے نظم میں انعام حاصل کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ پیشگوئیاں پہلی صدی میں پوری ہوئیں ہیں کچھ نئی صدی میں ہوں گی۔لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ قربانی کے بغیر کامیابی نہیں ہوتی۔محنت کریں اور اپنے لڑکوں اور اپنی لڑکیوں کو بُرائیوں سے بچائیں۔ ہم مسلمان ہیں احمدی ہیں۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنا ہے۔ہم نے ان لوگوں کی نقل نہیں کرنی نئی صدی نئی نسل کی صدی ہے۔اب تم لوگوں نے بوجھ اُٹھانے ہیں تب ہی ہم اس دنیا سے یہ سوچ کر رخصت ہو سکتے ہیں کہ تم میں احساس پیدا ہو گیا ہے۔کام کرنے والے دوسروں کو کام سکھائیں۔تا کہ یہ نہ ہو کہ ایک کے بعد دوسری کام نہ چلا سکے اور کام میں خلاء پیدا ہو جائے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس ملک میں ہم نے اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے۔جس کیلئے بہت محنت کی ضرورت ہے دلوں میں کینہ نہ رکھیں۔ محبت سے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کام کرتی چلی جائیں۔آمین (سالانہ رپورٹ لجنہ ہالینڈ 1989ء)

خطاب

(بمقام بونا میس سینٹر فرینکفرٹ مغربی جرمنی 29 جولائی 1989ء)

میری پیاری بہنو اور بچیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے تیسری بار جرمنی آنے کا موقعہ ملا ہے اور ہر دفعہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ ہر جماعت پہلے سے بڑھی ہے کم نہیں ہوئی اور اس سال تو یہ خاص سال جس میں ہم نے جشن صد سالہ منایا ہے جماعت احمدیہ کے سَو سال پورے ہونے پر اور آپ کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ شامل ہوئے ہیں ان کا خطاب سننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے کاموں پر اور اس کی ترقی پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا ہے میں اس لئے آپ کو مبارکباد دیتی ہوں خدا کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام توقعات آپ کے متعلق پوری ہوں اور اسی طرح آپ سب مرد بھی اور عورتیں بھی اور بچے بھی اپنی اپنی تنظیموں میں، اپنے اپنے کاموں میں، اپنے مقاصد میں آگے ترقی کرتے چلے جائیں۔ بے شک ہم خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سَو سال ہو چکے ہیں۔ قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو بتایا کہ میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اس غرض سے بھیجا گیا ہوں کہ اس باغ کی آبیاری کروں جس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ وسلم نے بویا۔ آپ اکیلے تھے کوئی آپ کا ساتھ نہیں دے رہا تھا نہ آپ کے رشتہ دار نہ آپ کے ملنے والے نہ دوست بلکہ ہر طرف سے آپ پر مخالفانہ وار ہوتے تھے اور لوگ سمجھتے تھے کہ یہ سلسلہ اگر چلا بھی تو بہت اتنا ہوگا کہ آپ کی زندگی تک چل جائے لیکن خدا تعالیٰ آپ کو بڑے پیار سے کہہ رہا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ میں تیری مدد کروں گا میں لوگوں

کے دلوں میں وحی کروں گا جو تیری مدد کریں گے چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس شان وشوکت سے وہ پیشگوئی سَو سال میں پوری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی دنیا کا کنارہ نہیں چھوڑا جہاں احمدیت اور اسلام کا پیغام نہ پہنچا ہو۔

ہم نے صرف خوشی نہیں منانی بلکہ اپنے آپ کا جائزہ لینا ہے لیکن میری پیاری بہنو اور پیاری بچیو! آپ لوگوں کو یہ غور کرنا چاہئے کہ ہم نے صرف خوشی نہیں منانی بلکہ اب یہ بھی دیکھنا ہے اپنے آپ کا جائزہ لینا ہے کہ جن مقاصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے دنیا کی اصلاح کے لئے کیا وہ مقاصد ہمارے وجودوں کے ذریعے پورے ہو رہے ہیں یا نہیں۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سَو سال ہوگئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے قیام پر بھی چھیاسٹھ سال پورے ہو چکے ہیں۔ گویا کہ دوتہائی صدی کے برابر ہے اور یہ خاصہ لمبا عرصہ ہے کہ ایک طویل سفر طے کر کے لجنہ اماء اللہ اس مقام تک پہنچی ہے لیکن اب بھی ہم میں بہت سی خامیاں ہیں بہت سی کمزوریاں ہیں جن کا جائزہ لینا اور ان کو دور کرنے کا پروگرام بنانا ہمارے جلسوں اور ہمارے اجتماعوں اور ہماری میٹنگوں کے پروگرام کا حصہ ہونا چاہئے۔ جب تک ہمارے پیش نظر ہمارا مقصد حیات نہیں رہتا، اپنی منزل مقصود کو ہم سامنے نہیں رکھتیں، نہ اپنی تربیت کر سکتی ہیں اور نہ دوسروں کی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رسالت کا سلسلہ جاری کیا تھا تا رسولوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو۔ تمام مذاہب اسی غرض سے آئے لیکن جب ان میں کمزوریاں پیدا ہوئیں تو مذہب میں ایسی ایسی باتیں مل گئیں جن سے ان مذاہب کی اصل غرض ہی ختم ہوگئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے افضل الرسل خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکمل ہمہ گیر دائمی شریعت کے ساتھ بھیجا۔ آپ نے دنیا کو زندہ خدا کا پتہ دیا اور ان کے دلوں میں اپنے ربّ کی وہ محبت پیدا کی جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے، اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم

نہیں ہوسکتا اوراس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا...... ہم کافرِ نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 118-119)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہنا ہے پس جاننا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے توحید کامل کا ظہور ہوا، اسلام کا غلبہ ہوا۔ایک اعلیٰ ارفع نظام دنیا میں رائج ہوا۔مسلمان جب تک خالص توحید پر قائم رہے اور قرآن مجید کے اصولوں پر عمل کرتے رہے تو ساری دنیا پر چھائے رہے لیکن جونہی ان میں کمزوریاں پیدا ہونی شروع ہوئیں قرآن عظیم کی تعلیم پر ان کا عمل نہ رہا وہ مغلوب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ وقت بھی آ گیا کہ ایک مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے شرماتا تھا۔نہ حرارت ایمانی تھی، نہ غیرت دینی، نہ علم رہا نہ عمل رہا۔اس زمانے میں جب ہر طرف اسلام پر حملے ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبے کے لئے اور اس حقیقی توحید کے قیام کی خاطر حضرت مہدی علیہ السلام کو اپنے وعدوں اور آنحضرت ﷺ کی بشارتوں کے مطابق مبعوث فرمایا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی بعثت کی غرض یہی بتائی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اوران کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔چنانچہ حضور فرماتے ہیں ’’حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کے لئے مجھے مبعوث فرمایا ہے،تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں‘‘۔

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کی غرض یوں بیان فرماتے ہیں۔

''میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔''

(روحانی خزائن جلد 13۔ کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 291 تا 293)

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے:۔

''وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 20، لیکچر لاہور صفحہ 180)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی جو غرض بتائی تھی سب دنیا نے وہ نشان دیکھا کہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید کا دائمی پودا آپ کے ذریعے لگایا گیا۔ گناہ آلود زندگی سے ان لوگوں نے نجات پائی جنہوں نے مسیح موعود کو مانا اور آپ کی صحبت پائی۔ آپ کی صحبت میں پاکیزہ زندگی اختیار کی اور وہ دنیا کیلئے نمونہ بنے پھر انہی صداقتوں کو قائم رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ

نے آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دائمی ہوگا۔ جب کسی جماعت کی تعداد بڑھتی ہے اور نبی کے زمانے سے دوری ہوتی ہے تو کچھ نہ کچھ کمزوریاں صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے ہماری جماعت کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم میں کسی قسم کی کمزوریاں جماعتی طور پر واقع نہیں ہونی چاہئیں۔ ان کمزوریوں کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک دینی علم سے پورے طور پر واقفیت نہ ہونا اور دوسروں کے دیکھا دیکھی ان کی باتیں اور رسوم اختیار کرنا ہے جس سے اگر روکا نہ جائے تو بہت بڑی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے اس کے لئے سب سے پہلی بات ہماری خواتین اور بچیوں کو یہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حَکم اور عدل بنا کر بھیجا ہے یعنی وہ امور وہ باتیں جن میں اختلاف ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتیں ان میں آخری فیصلہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے اپنے قول کے ذریعہ سے کیا یا اپنے فعل کے ذریعہ سے کیا اس پر ہمارا عمل ہونا چاہئے دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق علوم کے خزانے لٹائے ہیں۔ ان سے اپنی جھولیاں بھریں۔ اس سے باہر جانے کا تصور بھی نہیں ہونا چاہئے اس سلسلے میں ہمارا پہلا قدم نفسانی خواہشات سے چھڑا کر نجات کے سرچشمے تک پہنچانا ہے اور اپنی اصلاح کی طرف پہلا قدم اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنا، اس کی رضا کو ہر حال میں مقدم رکھنا اس کی خاطر ہر کام کرنا اور اس کی کامل اطاعت کرنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس کا ترجمہ سیکھیں تا ہمیں پتہ ہو کہ کس کام کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور کس کام کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے جب علم ہی نہیں ہوگا تو عمل کیسے ہوگا۔

کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کی راہنمائی نہ فرمائی ہو

پھر اپنی زندگیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کامل نمونہ دنیا کیلئے بنا کر بھیجا۔ کوئی مسئلہ نہیں جس میں آپ نے قرآن سے راہنمائی نہ فرمائی ہو آپ کی پیروی سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران: 32) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا کو بتا دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے چلو۔ میرے نقش قدم کو اختیار کرو، میری پیروی کرو جو میں کرتا ہوں وہ تم کرو تو پھر خدا تم سے خود پیار کرے گا۔ یہ مشکل نہیں ہے اگر انسان سچی نیت کر لے کہ ہم نے اپنی زندگیاں اسی طرح گزارنی ہیں جس کا نمونہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزار کر اور زندگی کے ہر شعبہ میں کر کے دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

''میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس وشوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 67 ،حقیقۃ الوحی)

پھر اس زمانہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق ہم سب پر فرض ہے جیسا کہ بتا چکی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم اور عدل بنا کر بھیجا تھا۔ قرآن کریم کی واقفیت ہونی چاہئے کہ ہماری ہر عورت اور ہر بچی کو اپنے دین سے پوری واقفیت ہو۔ تمام مسائل کا ان کو پوری طرح علم ہونا چاہئے کیا جائز ہے کیا ناجائز ہے۔

ہم کسی کی نقل کیوں کریں

جب ایمانی حالت مضبوط نہیں ہوتی علمی حالت کمزور ہو جاتی ہے تو انسان دوسروں کی نقل کرتا ہے۔ ہم کسی کی نقل کیوں کریں اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ آپ کے ذریعے سے ہم نے زندہ خدا کی تجلی دیکھی، زندہ رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان لانے اور آپ سے محبت کرنے کی توفیق ملی جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہے جو عشق آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ویسی محبت اور ویسی تعریف چودہ سَو سال میں کسی نے نہیں کی۔ ہماری نئی پود بسا اوقات ٹیلی ویژن پر مختلف پروگرام دیکھ کر ساری نہیں تو کوئی بدقسمتی سے ان سے متاثر ہو کر اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ان کو سمجھانا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تو ہم نے یہ سیکھا کہ کیا درست ہے اور کیا غلط ہے۔آپ نے جو بدعات رسول یا مذہب کے نام پر کی جاتی تھیں کو نکال کے باہر پھینک دیا۔اپنی روایات یعنی احمدیت کی روایات، جماعت کی روایات کو ہمیں قائم کرنا چاہیئے۔احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے، احمدیت اس روح کا نام ہے جو اسلام ایک مسلمان کے دل میں پیدا کرتا ہے، اس عمل کا نام ہے جو ایک مسلمان کا صحیح عمل ہے جو نعمت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ملی ہے اس کا شکر ادا کرنے کی یہی صورت ہے کہ ہمارا عمل صحیح ہو، ہمارا کردار ایک سچے احمدی کا کردار بنے ہم دوسرے کی نقالی سے بچیں۔ہم نے تو دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہے، نمونہ بننا ہے ایمان کے لحاظ سے بھی۔ ہمارا کوئی فعل توحید کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔نمونہ بننا ہے عمل کے لحاظ سے ہمارا عمل اُسوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ نمونہ بننا ہے کردار کے لحاظ سے، نمونہ بننا ہے اخلاق کے لحاظ سے ہمارے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے کہ (تلقین) کچھ کریں اور ہمارا عمل کچھ ہو۔کہیں کچھ اور کریں کچھ۔اس لئے ضروری ہے کہ ہر کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر نیک نیتی سے کیا جائے اسی میں برکت ہوتی ہے۔دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا، مدارس کھولنا ہی تائید دین کیلئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہوسکتی ہیں سوانہیں آیات کی جو تفسیر آپ نے کی ان پر عمل کرنا اور ان کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتب قرآن کریم کی تفاسیر سے بھری پڑی ہیں یہ ایک نادر اور انمول خزانہ ہے کہ اگر نہ ہوتیں تو قرآن کریم کے مطالب بھی ہم پر حل نہ ہوتے۔اس سے فائدہ اُٹھانا ہر احمدی عورت اور بچی کا کام ہے۔ان کو پڑھ کر آپ کے دماغ اور دلوں میں نور بھرے گا۔ بار بار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے علم اور سمجھ کے مطابق کتابیں پڑھیں۔ بار بار پڑھیں، سمجھیں غور کریں اور ان کو پڑھ کر آپ کے دماغ اور دلوں میں نور بھرے گا اور دلائل کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ آپ کو مل جائے گا۔جس کے ذریعہ آپ کبھی مغلوب نہیں ہوسکتیں اور اب تو آپ کیلئے بڑی آسانی ہوگئی ہے کیونکہ انگلستان میں کتابیں چھپنے لگ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے وہ خلافت کی نعمت ہے جو میں پہلے ذکر کر چکی ہوں ہماری اندرونی تنظیموں کی ترقی بھی اور غلبہ اسلام سب کچھ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اس کی قدر پہچانیں۔قدر پہچاننے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف منہ سے کہہ دیں کہ ہم بہت قدر کرتے ہیں بلکہ اپنے عمل سے ثابت کریں کہ واقعی اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی جو قدر کرنی چاہئے ہم کر رہے ہیں اور اس کا طریق یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت کی جائے ،خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بشاشت قلب کے ساتھ قبول کیا جائے۔ جو لوگ خلیفہ پر یا نظام جماعت پر اعتراض کرتے ہیں ان کا ساتھ نہ دیا جائے۔خلیفہ وقت کی صحت و عافیت اور خلافت کی برکات قائم رہنے اور جماعت کے استحکام اور ترقی کیلئے دعائیں کی جائیں۔اپنے بچوں کے دلوں میں خلافت کی محبت پیدا کی جائے۔خلیفہ سے ذاتی تعلق قائم کیا جائے۔ان سب اصولوں پر پہلے خود چلیں پھر اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔ یہ باتیں ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں تا چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے اور نسلاً بعد نسل اسلام کے فدائی، اسلام کا درد اور محبت رکھنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ سچی محبت رکھنے والے۔ یہ اسلام نہیں جو آج کل مذہب کے نام پر نظر آتے ہیں۔کہیں میلاد کے نام پر کہیں قرآن خوانی، کہیں نیاز کہیں فاتحہ خوانی۔ یہاں تو نہیں مگر پاکستان میں سب کچھ ہوتا ہے۔نہ خلفاء کے قول سے کہیں نظر آتا ہے اور یہ باتیں دھبہ ہیں اسلام کے نام پر اسلام جو دین فطرت ہے توحید کا علمبردار ہے توحید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور اپنے مذہب کا خلاصہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** ہے اسی پر ہمیشہ قائم رہنا چاہئے اور یہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اسلام صرف عقائد کا مذہب نہیں ہے بلکہ انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہے۔ اسلام نے ایک ایسے معاشرے کی بناء ڈالی جس معاشرے کو مثالی قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کے اصولوں پر چلنے سے دنیا میں امن قائم رہ سکتا

ہے۔ اس معاشرے کے خدوخال بیان کرنے سے قبل یہ بات بتانی ضروری سمجھتی ہوں کہ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور ہر فرد معاشرے کا ایک یونٹ ہے ایک اکائی ہے ایک گھر میں رہنے والے افراد قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق چلیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ان میں پیدا ہو جائے آہستہ آہستہ ایک گھر سے دوسرے گھر اور دوسرے گھر سے تیسرے گھر کی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے اور معاشرے کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی ذمہ داری مرد کی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قوام بنایا ہے کہ وہ دیکھے اس کی بیوی اور بچے اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں جس تعلیم کا وہ دعوے دار ہے اور ان کی تربیت ان کے مطابق ہو رہی ہے یا نہیں۔ بیشک مرد قوام ہے اور پہلا ذمے دار اپنے گھر کی اصلاح کا وہی ہے۔ مگر اولاد کی پرورش میں زیادہ ذمہ داری عورت پر پڑتی ہے کیونکہ مرد کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے مخاطب ہو کر فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (التحریم: 7) اے مومنو اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی آگ سے بچاؤ۔ صرف یہ نہیں دیکھنا کہ تم خدا تعالیٰ کے کہنے پر چل رہے ہو بلکہ اپنے گھر والوں کی تربیت کا بھی تم نے خیال رکھنا ہے۔ ایک انسان کی ذاتی نیکی اور ذاتی قربانی صرف اس کی زندگی تک جاری رہتی ہے لیکن جو شخص اپنی اولاد کی تربیت کرتا ہے لڑکوں کی کرتا ہے اور لڑکیوں کی بھی ان کے ذریعہ سے اس کی نیکیاں اور قربانیاں لمبے عرصے تک قائم رہتی ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس کی تائید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے ایک صدقہ جاریہ دوسرا ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں اور تیسرے نیک بچہ جو ماں باپ کے لئے دعا کرتا رہے۔ پس کتنی بڑی خوشخبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان لوگوں کے لئے جو اپنے گھر والوں کی تربیت کی طرف پوری توجہ دیتے ہیں۔ انسان کی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے۔ تمام انبیاء اسی لئے آئے کہ انسان کو پاک بنائیں تا وہ خدا تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کر سکیں۔ لیکن انبیاء کا سب سے بڑا اکمال اور فضیلت ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جن کے

آنے کی اغراض میں ایک غرض معاشرے کو پاک کرنا بھی تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا تمہیں میں سے جو ہماری آیات تمہیں پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ پاک معاشرے کا قیام اپنی تعلیم اور نصیحت سے کرنا بہت اہم فریضہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اب بھی آپ کی بیان کردہ نصائح اور تعلیم پر عمل کریں گی آپ کی پیروی کریں گی آپ کا راستہ اختیار کریں گی تو یقیناً پاک قرار دی جائیں گی۔ پاکیزگی سے مراد صرف جسمانی صفائی اور طہارت نہیں بلکہ روحانی صفائی بھی مراد ہے یعنی جسم بھی پاک ہو، گھر بھی پاک ہو، کپڑے بھی پاک ہوں، خیالات بھی پاک ہوں، جذبات بھی پاک ہوں، دل میں کسی کے لئے نفرت نہ ہو، دل میں کسی کے لئے حسد نہ ہو۔ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے جب لجنات سے بعض وقت میں خاص یہاں کی بات نہیں کر رہی ہر جگہ ہی جاتی رہی ہوں بعض ملکوں میں بھی اور پاکستان کے شہر شہر گاؤں گاؤں میں بھی اکثر جگہ اس قسم کی شکایتیں ہیں کہ بہنیں تعاون نہیں کرتیں۔ کہیں یہ ہے کہ اس کے گھر میں اجلاس کیوں ہوتا ہے ہمارے گھر میں ہو۔ مطلب یہ کہ بہت چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر آپس میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ خود ہی انتخاب صدر کا کیا ہوگا اور خود ہی اس کی مخالف ہو جائیں گی۔ شکایتیں آنی شروع ہو جائیں گی حالانکہ اسلام کی تعلیم کا محور اطاعت ہے۔ جس کو آپ کا صدر بنایا جائے چاہے وہ کتنا ہی کم علم ہو کتنا ہی کم فہم آپ سے علم میں عقل میں کم ہے لیکن جب آپ نے ایک دفعہ انتخاب کر لیا اس کا تو جب تک وہ اس عہدے پر قائم ہے اس کی پوری پوری اطاعت کی ذمہ داری ہے آپ پر۔ یہ بڑا ہی ضروری اور سنہری اصول ہے قرآن کریم کا جو ہر بہن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اطاعت محور ہے ہماری اسلام میں ترقی کا جہاں اطاعت کی بجائے نافرمانی شروع ہو جائے، عدم تعاون ہو اپنی صدر سے یا سیکرٹری سے یا کوئی بھی عہدے دار ہو خواہ وہ مرد ہوں عورتیں ہوں یا لڑکیاں ہوں اس لجنہ میں یا مردوں کی تنظیم ہے تو اس میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ وہی جماعت ترقی کرتی

ہے وہی جماعت زندہ رہتی ہے جو جب تک اس کے اوپر جو حکم مقرر کیا جائے جو افسر مقرر کیا جائے خواہ مردوں کا صدر ہو یا عورتوں کا یا ایک جماعت کا امیر ہو اس کی مکمل اطاعت کریں۔

ایک بہن کی غلطی سے بعض اوقات ساری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے

آپ کو اس اصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک بہن کی غلطی سے بعض اوقات ساری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے کبھی بھی اس کے ساتھ عدم تعاون نہ کریں۔ آپ ترقی تعاون کے ساتھ کر سکتی ہیں آپ ترقی اتحاد کے ساتھ کر سکتی ہیں۔ ایک دوسرے کی شکایتیں یا کمزوریاں بیان کرنے سے ترقی کبھی نہیں ہوتی۔

اولاد کے قتل سے مراد اس کی صحیح تربیت نہ کرنا ہے

اسی غرض سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بیعت کا حکم ہوا عورتوں سے بیعت لینے کا تو آپ نے فرمایا:۔

اے نبی تیرے پاس جو عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر جو اللہ کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں گی، نہ ہی چوری کریں گی، نہ ہی زنا کریں گی، نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو تُو ان سے بیعت لے لے اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اسلام میں داخلے کیلئے ابتدائی شرائط جن کا پابند ایک عورت کو رہنا تھا اور جن شرائط کو پورا کرنے کے بعد جو روحانی ترقی حاصل کر سکتی تھی یہ تمام شرائط ایسی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو پاکیزہ بنایا جا سکتا ہے۔ پہلی شرط شرک نہ کرنا ہے یعنی دوسرے الفاظ میں خدا تعالیٰ کو ربّ اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے پورے پورے حق ادا کرنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی صفت میں بھی کسی انسان کو شریک نہیں کرنا خدا تعالیٰ شافی ہے شفا خدا تعالیٰ دیتا ہے انسان نہیں۔ بعض دفعہ انسان کے منہ سے کچھ ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں کہ فلاں دوائی سے شفا ہوئی یا فلاں ڈاکٹر کے ہاتھ سے شفا ہوئی۔ یہ بھی ایک چھپا ہوا شرک ہے۔

چوری کرنا، بدکاری کرنا، اولاد کی تربیت نہ کرنا اور جھوٹ بولنا یہ سب انسان کے حقوق کی حق تلفی ہے۔ جب کوئی انسان چوری کرتا ہے تو دوسرے کے مال پر قبضہ جماتا ہے۔ جب انسان کوئی بے حیائی کرتا ہے تو اس میں دوسرے کو بھی ملوث کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے تب بھی دوسرا انسان اس کے ظلم کا شکار ہو رہا ہوتا ہے۔ اولاد کے قتل سے مراد اس کی صحیح تربیت نہ کرنا ہے۔ پیارے پیارے بچوں کی تعلیم و تربیت ان کے قویٰ، ان کے ٹیلنٹس کو نہ اُبھارنا ان کی حق تلفی اور ناقدری ہے۔ یہ سب امور ظلم میں شامل ہوتے ہیں۔ ظلم کے معنی دوسرے کے حق مارنے کے ہیں۔ کم از کم احمدیوں کی شان یہ نہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا حق مارا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرائط بیعت میں ان امور کو شامل فرمایا۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے پرہیز کرے گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر قسم کے فسق و فجور اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگر چہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔ چوتھی شرط مخلوق کے حقوق کے متعلق ہے کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح۔ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تشریح ہے۔ **اَلْمُسْلِم مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ**

(بخاری کتاب الایمان باب مسلم)

کہ مسلمان حقیقی وہی ہے جس کے ہاتھ سے یا جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی شرائط شائع کر کے فرمایا جو لوگ اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہ ہماری جماعت سمجھے جائیں۔ وہ ہمارے خالص دوست متصور ہوں اور وہی ہیں جن کے حق میں خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی اور یہ مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے میری آنکھوں کے

سامنے کشتی تیار کر جو لوگ تیری بیعت کریں گے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

احمدیت کی وجہ سے کافر کا لقب ملا غیر مسلم کا خطاب ملا

آپ بھی بیعت کر کے احمدی جماعت میں داخل ہوئی ہیں۔ ان شرائط کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینا آپ کا فرض ہے تا اپنے عہد کو نہ پورا کرنے کے باعث فاسقون میں آپ کا شمار نہ ہو۔ احمدیت کی وجہ سے کافر کا لقب ملا غیر مسلم کا خطاب ملا، بائیکاٹ کئے گئے، قید میں ڈالے گئے، پھانسی پر چڑھائے گئے، سنگسار کئے گئے کیوں! صرف اس لئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے امام الزماں کو پہچانا ہے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اتنی سختی اور تکلیفوں کے باوجود اگر ہمارا عمل قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہ ہو تو ہم پر بہت افسوس ہے۔ یہ ساری بُرائیاں جن کا میں ذکر کر چکی ہوں ان سے معاشرے کا امن تباہ ہوتا ہے، ان سے بچنا ضروری ہے ان کے جو عوامل اور وجوہات ہیں ان کا ذکر خدا تعالیٰ نے سورۃ حجرات میں بیان فرمایا ہے۔

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (الحجرات:7)

کوئی فاسق تمہارے دوستوں ملنے جلنے والوں یا کسی کے متعلق کوئی بات تمہیں بتائے تو ایسا نہ ہو کہ اس کے خلاف بغیر تحقیق کے ایکشن لینے لگ جاؤ اور بعد میں شرمندگی اُٹھانی پڑے۔ تحقیق کرو بسا اوقات ایک آدمی کسی رنگ میں بات کرتا ہے اور جاننے والا اسے دوسرا رنگ دے دیتا ہے پس معاشرے میں ہر ایک سے پیار محبت، تعاون باہمی، اتحاد کی بناڈالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (الحجرات:11) مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو۔ جب آپس میں دیکھو ایک انسان دوسرے سے جھگڑتا ہے اس کا جھگڑا ہو گیا ہے۔ بہنیں ان میں صلح کروا دیا کریں۔ اکثر جگہ لڑائیاں جھگڑے اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ ایسا گھر جہاں اجلاس ہو اس کی جماعت کا صدر ہو

کوئی جھگڑا ہے تو وہ جانا چھوڑ دیتی ہیں بھول جاتی ہیں کہ اجلاس میں ہم نے خدا کی خاطر جانا تھا دین سیکھنے اور تربیت کیلئے جانا تھا۔

ایک قوم دوسری قوم کی ہنسی نہ اُڑائے

تمسخر اُڑانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کی ہنسی نہ اُڑائے عورتیں دوسری عورتوں کی ہنسی نہ اُڑائیں۔ تمہیں کیا معلوم کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کتنا پیار ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں پسند کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندوں کو کوئی تکلیف پہنچائے خواہ جذباتی تکلیف ہو یا جسمانی، جھگڑے اور فساد کی ایک اور وجہ بدظنی ہے اس لئے منع فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات:13) اے مومنو بدگمانی سے بچو، بہت سی بدگمانیاں گناہ میں مبتلا کر دیتی ہیں بدظنی پیدا ہونے کے نتیجہ میں انسان تجسس کرتا ہے جس کا نتیجہ بعض دفعہ بہت بُرا نکلتا ہے۔ تجسس ختم کرنے کیلئے الٰہی ارشاد کے مطابق گھروں میں اجازت لے کر جاؤ۔ تین وقت صبح دوپہر اور عشاء کے بعد جب مرد گھر میں ہوتے ہیں ایسے وقت ہوتے ہیں کہ عورتوں کو نہیں جانا چاہئے۔ اگر کسی سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ نہیں مل سکتے تو بُرا منانے کی کوئی بات نہیں۔ پھر تجسس کے نتیجہ میں کسی کے علم میں کوئی بُرائی آ جاتی ہے اگلا دوسرے کو بتا دیتا ہے اسی کو غیبت کہتے ہیں۔ اگر ایک عورت میں بُرائی پائی جاتی ہے اس کے متعلق دوسروں کو بتایا نہیں جاتا اور ہوسکتا ہے کہ کسی وقت اس کو احساس ہو اور وہ اسے چھوڑ دے اور اس کو دوسروں کے بتانے سے خود اس کے دل میں بھی بُرائی کا احساس مٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیبت ایسا ہی فعل ہے جیسا کہ مردہ بھائی کے جسم سے گوشت کاٹ کر کھانا۔

ہماری ترقی کیلئے اور معاشرے کی اصلاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپس میں دل صاف ہوں۔ صلح کے ساتھ رہیں اور وہ طاقت جو غیروں کے مقابلے پر خرچ کرنی ہے وہ اپنوں سے لڑنے میں خرچ نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کشتی نوح میں کہ:۔

”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ

انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ''۔

(روحانی خزائن جلد 19، کشتی نوح صفحہ 12)

ابتداء میں عاجزہ نے عرض کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد قوم کو پاک کرنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں، سو تم پاک بن جاؤ۔

اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا

نفسانی چیزوں سے الگ ہو جاؤ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدگیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدگی ہے، اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ اور عام طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی کرو۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔

''سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔''

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 547)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قوی کے ذریعے سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں، سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 548)

سچائی کی بہت ضرورت ہے معاشرے کو پاکیزہ بنانے کیلئے۔ قول میں سچائی، فعل میں

سچائی، لین دین میں سچائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ ہم سچائی کا عہد تو اپنے ہر کام میں دہراتے ہیں لیکن پھر بعد میں بھول جاتے ہیں اور جماعت کی ترقی کیلئے احمدیت کی ترقی کے لئے لجنہ کی ترقی کیلئے خود اپنے نفس کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ ان تمام بُرائیوں کو چھوڑتے ہوئے ہم پاک صاف ہو جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس پاک جماعت کے قیام کیلئے مبعوث ہوئے ویسے بن جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق چاہئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آئے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم پر طاری ہو۔ پس کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں کہ ہمارا عمل ہمارے ایمان کی گواہی دے ہم متحد ہو کر احمدیت کی ترقی کیلئے کام کریں نہ کہ ہمارے وجود روک بنیں۔ اولاد کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں کیونکہ ان کی تربیت کے ساتھ ہی آپ کی قوم کی زندگی قائم رہ سکتی ہے اور ہماری قربانیوں کا تسلسل جاری رہ سکتا ہے۔ کل مجلس عاملہ میں بھی اس چیز کی طرف توجہ دلا چکی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

ہر انسان اس بات کا جائزہ لیتا رہے کہ اس نے کل کیلئے کیا تیاری کی ہے۔ کل سے مراد کل سے لے کر قیامت تک کا زمانہ ہے اور موت کے بعد کی زندگی بھی۔ جو قوم اپنی اگلی نسل کو آئندہ پڑنے والی ذمہ داریاں اُٹھانے کیلئے تیار کرتی ہے وہ اپنی زندگی کا سامان کر لیتی ہے۔ پس بچوں کی دینی تعلیم ان کی اخلاقی تعلیم، ان کے اندر دینی محبت پیدا کرنا، ان کے اندر مذہب کیلئے عزت پیدا کرنا، مذہب سے محبت پیدا کرنا، مذہب کیلئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا آپ کا کام ہے اور یہ کام آپ بغیر اپنا نمونہ پیش کئے نہیں کر سکتیں اس لئے پہلے خود کو ایسا بنائیں اور پھر اپنے نمونے کے ذریعے اپنی اولادوں کی تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 250 تا 263)

☆......☆......☆

خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 1989ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اپنا 67واں سال مکمل کر چکی ہے امسال نامناسب حالات کی وجہ سے دورے بھی کم کئے گئے ہیں چونکہ یہ سال صد سالہ جشن تشکر کا تھا۔ اس وجہ سے مجالس بھی کافی مصروف رہیں اور حسب حالات بڑی شان سے اسے منانے کی کوشش کی گئی لجنہ پاکستان نے مرکزی طور پر پوری تیاری کی تھی لیکن حکومت کی طرف سے پابندی لگا دی گئی روشنیاں لگائی گئیں۔ دفتر کے اندرونی حصہ کو سجایا گیا دعوت کی تمام تیاری کر لی گئی تھی جو کہ پابندی کے بعد ملتوی کر دی گئی لجنہ لاہور اور کراچی نے اس موقعہ پر کئی کتب شائع کیں اور چیزیں بنوائیں مثلاً بیجز۔ پلیٹ۔ Key Rings وغیرہ۔ مرکز پاکستان کا مجلّہ زیر اشاعت ہے جو عنقریب چھپ کر آجائیگا۔ آپ نے عہدیداران کو ہدایت فرمائی کہ ہر ممبر کیلئے مجلّہ اور سکارف خریدا جائے کیونکہ یہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بطور یادگار رہو گا فرمایا کہ 28,27,26 دسمبر کو دستکاری نمائش لگائی جائیگی جس میں قریب کی مجالس شامل ہو سکتی ہیں اس کے علاوہ ایک نمائش لجنہ کی تدریجی ترقی پر مشتمل گرافس چارٹ اور اہم فوٹو گرافس کی ہوگی جو مارچ 1990ء تک جاری رہے گی زیادہ سے زیادہ ممبرات اس کو دیکھنے کے لیے ربوہ آئیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ 1987ء میں لجنہ ہال کی تحریک کی گئی تھی 45 لاکھ کے قریب وعدہ جاتے کیے گئے جس میں سے 40 لاکھ روپے کی وصولی ہو چکی ہے جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں حصہ لیں چندہ ممبری کی شرح 50 پیسے فی ممبر سے بڑھا کر ایک روپیہ فی ممبر کر دی گئی ہے۔ عہدیداران اس کے مطابق وصولیاں کر کے تمام چندہ 30 ستمبر سے پہلے بھجوا دیا کریں ضلعی صدر صاحبات کو تاکید فرمائی گئی کہ وہ اپنے ضلع کی کمزور مجالس کا دورہ کریں سیکرٹریان تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ حضور نے حفظ قرآن کی جو تحریک فرمائی ہے اس

طرف پوری توجہ دیں ممبرات نصف پارے کا آخر زبانی یاد کریں اِسی طرح قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ لجنہ پاکستان نے اب تک بارہ پاروں کے ترجمہ اور ناصرات کی نظموں اور ضروری سوال و جواب کی کیسٹس تیار کی ہیں ان سے فائدہ اُٹھائیں جن ممبرات نے قرآن مجید حفظ کیا ہو سال ختم ہونے پر ان کا نام ولدیت یا زوجیت عمر اور کتنی سورتیں حفظ کی ہیں ان کی فہرستیں بنا کر بھجوائیں ناصرات کا بڑا گروپ نصف پارہ اور چھوٹا گروپ اپنی طاقت کے مطابق حفظ کرے لجنہ کے کورس میں اس سال ''مسیح ہندوستان میں'' رکھی گئی تھی جن کو یہ کتاب نہ ملے وہ ''تذکرۃ الشہادتین'' پڑھیں۔ 29,28,27 جنوری کو لجنہ و ناصرات کی کھیلیں ہونگی ہدایات اور کوائف فارم بھجوا دیے گئے ہیں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہ بھی ملی تو کھیلیں ضرور ہوں گی بہترین کھلاڑیوں کو بھجوائیں ہر مجلس دفتر مرکزیہ میں اطلاع بھجوائے کہ ان کے ہاں موصیات کی تنظیمیں قائم ہیں یا نہیں اور کیا نائب صدر موصیات کا انتخاب ہو چکا ہے لجنہ کی ماہوار رپورٹیں با قاعدہ بھجوائی جائیں سالانہ رپورٹ بھی ضرور آنی چاہیے۔ حضور نے اس سال ذیلی تنظیموں کے بارہ میں جو فیصلہ فرمایا ہے اس کے مطابق اب ہمارا مقابلہ دوسرے مما لک سے ہوگا امریکہ، کینیڈا اور خاص طور پر لجنہ انگلستان بہت کام کر رہی ہیں آپ نے بھی اپنی کوشش اور محنت کو جاری رکھنا ہے اور معیار کو گرنے نہیں دینا۔ ناصرات جن پر آئندہ کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اس طرف خاص توجہ دینی ہے۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 1989ء)

☆......☆......☆

خطاب مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ ربوہ

(منعقدہ 29، 30 ستمبر 1990ء)

فرمایا:۔

آج آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا ہے۔ ہمارا اجتماع نہ کوئی دنیوی میلہ ہے نہ کوئی سیاسی اجتماع ہے۔ یہ خالص طور پر مذہبی اور تربیتی اجتماع ہے۔ اگر اس کے نتیجہ میں آپ میں تربیتی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو تو پھر اجتماع منعقد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک انسان جو ایک طرف یہ دعویٰ کرے کہ اس نے صداقت کو پہچان لیا ہے اس کے عمل سے وہ آثار ظاہر ہونے چاہئیں جو سچائی کو ماننے کے نتیجہ میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک بہت ہی پیارا حوالہ ہے جب پڑھوں ہر دفعہ ایک نیا لطف آتا ہے۔ نئے مضامین ذہن میں آتے ہیں۔ چند فقرات میں عظیم الشان مضمون بیان فرمایا ہے جسے کہتے ہیں کہ کوزہ میں دریا کو بند کر دیا۔ اس حوالے کے الفاظ یہ ہیں۔

''مذہب کی جڑ خدا شناسی اور معرفتِ نعمائے الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمالِ صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکاتِ روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 2 سرمہ چشم آریہ صفحہ 281)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مذہب کو ایک درخت سے مثال دی ہے جس کی جڑ بھی ہوتی ہے اس میں شاخیں بھی ہوتی ہیں۔ پھر اس میں پھول لگتے ہیں پھر پھل لگتا ہے اور جو پھل کھاتا ہے وہ اس کا مزہ اُٹھاتا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ جس طرح ہر درخت کی ایک جڑ ہوتی ہے جس پر وہ قائم رہتا ہے۔

مذہب کی جڑ خدا شناسی اور معرفت نعمائے الٰہی ہے یعنی اگر آپ نے ایک مذہب کو سچا سمجھ کر اسے دل سے مانا ہے تو اس کو ماننے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں آپ میں خدا شناسی پیدا ہونی چاہئے۔یعنی آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جو انعامات آپ پر نازل ہوئے ہوں ان کی پہچان اور قدر آپ کے دل میں ہو۔ مذہب حقہ کا سارا دائرہ عمل اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بجا آوری اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی بجا آوری کے گرد گھومتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم پر صحیح عمل کرنے والا وہی انسان ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت صحیح رنگ میں کرنے اور اس کے بندوں،اس کی مخلوق کا خیال رکھنے والا ہو۔اس کے ہاتھ سے نہ صرف یہ کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ اس کے وجود سے انہیں آرام اور سکھ پہنچے تو مذہب کی جڑ دوسرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

آپ دنیا کو بتا دیں میرا کوئی اپنا وجود ہی نہیں۔ میری عبادت میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر ہے۔پس ہم جن کو سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے اور اس کی جماعت میں ہیں جس نے کہا تھا۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔تم اسے کفر کہتے ہو تو بخدا میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ہمیں بھی سوچنا اور جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہماری زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر گزر رہی ہیں کیا ہمارا صبح سے شام کرنا اور شام سے صبح کرنا محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ہم کوئی فعل کوئی عمل ایسا تو نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ سے ناراض کرنے والا ہے اور یہ رضا اس کے حکموں پر چلنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔جس میں سے سب سے بڑا فرض جماعتی اتحاد ہے کہ ہم سب ایک ہار کے دانوں یا ایک کنگھی کے دندانوں کی طرح ہوں اور کسی ماں کی بے راہ روی کی وجہ سے اس کے گھر میں نفاق داخل نہ ہو جائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کی شاخیں اعمالِ صالحہ ہیں یعنی جب جڑ مضبوط ہوگی تبھی

شاخیں نکلیں گی ۔ آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا کہ جب پودا چھوٹا سا ہوتا ہے کوئی جانور چَر جاتا ہے تیز ہوا اُسے اُکھاڑ کر پھینک دیتی ہے کیونکہ ابھی جڑ مضبوط نہیں ہوتی لیکن جڑ مضبوط ہو جائے تو پھر پودا بڑھتا ہے اس میں شاخیں نکلتی ہیں ۔ پھول نکلتے ہیں پھل لگتے ہیں ۔ شاخوں کی جن میں پھل اور پھول لگتے ہیں آپ نے مثال اعمالِ صالحہ سے دی ہے کہ اگر اعمالِ صالحہ ہوں گے تو پھر پھول بھی لگیں گے اور پھل بھی لگیں گے گویا اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں یہ سب برکات حاصل ہو سکتی ہیں ۔ قرآنِ مجید میں جہاں ایمان کا ذکر آتا ہے ساتھ اعمالِ صالحہ کا ذکر بھی ہوتا ہے کیونکہ اگر اعمالِ صالحہ کا پانی ایمان کو نہ دیا جائے تو ایمان محض ایک خشک جھاڑی کی طرح ہو جاتا ہے ۔ ایمان کی مضبوطی اور ترقی کیلئے اپنے اعمال کا جائزہ ضرور لینا چاہئے کہ ہمارا عمل اللہ تعالیٰ کے احکام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے یا نہیں ۔

عمل صالح سے مراد وہ اعمال ہیں جو موقع اور محل کے مطابق ہوں اور جن کی طرف جماعت کے امام خصوصیت سے توجہ دلا رہے ہوں ۔ آج کل بھی حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) خصوصیت سے بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ۔ جن میں سے سب سے ضروری نماز کی باقاعدگی اور اپنی اولاد کو نماز پر قائم رکھنا ہے اس کے علاوہ پانچ امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جن میں سے

1 پہلا سچائی پر قائم رہنا، جھوٹ کبھی نہ بولنا ۔
2 نرم لہجہ اور پاک زبان استعمال کرنا ۔
3 وسعت حوصلہ اور نقصان سے بچنے کی کوشش کرنا ۔
4 دوسروں کی تکلیف کا احساس کر کے ازالہ کی کوشش کرنا ۔
5 ہمیشہ مضبوط عزم اور ہمت سے کام لینا ۔

عہدیداروں کو خصوصاً توجہ اس طرف کرنی چاہئے ۔

نماز تو ہماری روح اور جان ہونی چاہئے اس کے بغیر تو معرفتِ الٰہی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا ۔ سب سے پہلا اور ضروری حق جو اللہ تعالیٰ کا ادا کرنا ہے وہ نماز کی ادائیگی ہے اور اسی معیار پر جماعت کو مستقل طور پر قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو پختگی

سے نمازوں پر قائم کریں۔ وقت پر سوچ سمجھ کر وہ نماز ادا کریں۔

پھر پہلی بات سچائی کا قیام ہے ایک زمانہ تھا کہ کوئی بھی احمدی خواہ عمل میں کمزور ہوتا تھا مگر اس کی سچائی کی قسم کھائی جا سکتی تھی۔ ہمارے دشمن بھی اس کا اقرار کرتے تھے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے مگر جوں جوں جماعت بڑھی ایسا عنصر بھی جماعت میں داخل ہوا جنہوں نے اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کی اور وہ سچائی سے دور چلے گئے اس کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ ہماری جماعت کو اسی معیار پر لانا ہماری عورتوں کا فرض ہے جن کی گودوں میں لڑکے بھی پلتے ہیں اور لڑکیاں بھی۔

دوسری بات جس کی طرف حضور نے بہت توجہ دلائی ہے وہ ہے نرم زبان کا استعمال۔ قرآن کریم نے اس بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے فرماتا ہے **قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا** (البقرۃ: 84) بات وہ کہو جس میں حسن ہو۔ کوئی طعن و تشنیع نہ ہو کسی کی غیبت نہ ہو کسی پر اعتراض نہ ہو۔ بات جو ڈانٹ ڈپٹ سے کی جائے اتنا اثر نہیں رکھتی جو نرم زبان اور پیار سے سمجھا کر کی جائے۔ تعلقات خراب ہونے میں زبان کا بڑا دخل ہے اور ہم نے قومی اتحاد کو قائم رکھنے کیلئے اس میں اتحاد اور تعاون پیدا کرنا ہے اگر ذاتی کمزوریاں ہوں گی آپس کے تعلقات خراب ہونگے تو قومی طور پر متحد ہو کر قربانیاں بھی دینے کے قابل نہ رہیں گے۔

تیسری بات جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی ہے وہ وسعتِ حوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا اور نقصان سے بچنے کی کوشش کرنا ہے۔ انسان میں اتنا تحمل اور اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ وہ کسی کی شکایتوں کو سن بھی سکے اور پھر اپنے نفس پر غور کرے کہ اگر واقعی میرا قصور ہے یا مجھ میں یہ بُرائی ہے تو میں اصلاح کروں۔

چوتھی بات جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے وہ دوسروں کی تکلیف معلوم ہونے پر اس کو دور کرنے کی کوشش کرنا تکلیف کی تو تعریف ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ **اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ** (بخاری کتاب الایمان) کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں۔ تکلیف نہ پہنچنا یا محفوظ رہنا تو منفی نیکی ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ ان کے ذریعہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس لئے اللہ

تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تمہیں تو دنیا کو فائدہ پہنچانے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ پس بغیر اس کے کہ کوئی اپنی تکلیف بتائے ناداروں کی حقیقی ضرورتوں پر نظر رکھیں اور ان کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کیا کریں۔

پانچویں بات اور ان سب باتوں پر عمل کرنے کے لئے عزم چاہئے۔ مضبوط ارادہ کام کرنے کا۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض دفعہ کسی عہدہ دار کو مقرر کیا جائے تو وہ کہتی ہیں کہ فلاں یہ اعتراض کرتا ہے، فلاں یہ اعتراض کرتا ہے۔ اعتراض کرنے والوں نے تو نہ نبیوں کو چھوڑا ہے نہ ان کے جانشینوں کو لیکن ان کے ارادوں میں ذرا بھی کمی نہیں آئی۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی نصرت پر یقین رکھتے ہوئے وہ بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ پس لجنہ کی سب عہدہ داروں کو بھی اگر وہ اپنے عہدوں میں سچی ہیں اپنے کام پختہ ارادوں کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ کرتے چلے جانا چاہئے۔ اس سال کیلئے لجنہ اماء اللہ پاکستان نے تمام پاکستان کیلئے تربیت کا بھی یہی لائحہ عمل رکھا ہے خود کوئی لائحہ عمل بنانے کی بجائے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے۔

پس آپ کی پوری کوشش ہونی چاہئے کہ جلدی سے جلدی ہم خود بھی ان اخلاق اور عادات کو اپنائیں اور ہر عورت اور ہر بچے میں ان باتوں کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو تو تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل رکھتے ہوئے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیں جو حوالہ میں نے ابتداء میں پڑھا ہے اس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں یعنی جس طرح ایک درخت میں پھول لگتے ہیں اِردگرد کی فضا میں ان پھولوں کی خوشبو رچ جاتی ہے۔ اسی طرح مذہب کی سچائی کا علم اس مذہب کے ماننے والوں کے اعلیٰ اخلاق سے ثابت ہوتا ہے۔ اخلاق فاضلہ کیا ہیں یہ وہ حقوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ایک انسان نے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ دنیا میں ظلم اور فساد اسی وقت پھیلتا ہے جب کوئی انسان دوسرے کا حق مار لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی بُرائی نہ کرے اسے تکلیف نہ دے۔ اس کے حقوق نہ چھینے تو کوئی وجہ نہیں کہ فساد پیدا ہو۔ بُرائیاں پھیلتی ہیں تجسس سے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں فرمایا ہے کہ تجسس

سے کام نہ لیا کرو۔ ایک دوسرے کی عیب کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔ اس کی بجائے پیار و محبت سے اصلاح کرو۔ بجائے اس کے کہ اپنی ملنے جلنے والیوں کے عیوب پر نظر رکھو۔ ان کی اچھائیاں ڈھونڈو اور جو خوبیاں ان میں ہیں ان کے ذریعہ ان سے کام لینے کی کوشش کرو۔ اگر کسی میں ایک عیب ہے تو اس میں دس اچھی باتیں ضرور ہوتی ہیں۔ ہماری نظر عیب پر تو پڑ جاتی ہے ان خوبیوں پر نہیں پڑتی۔ احمدیت تو ایک روحانی انقلابِ عظیم کا نام ہے ہمارا کام ہے اپنے میں بھی اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔ وہ جن کا نمونہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور اپنی اگلی نسل میں بھی وہی اخلاق اور خوبیاں پیدا کریں۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر لندن میں حضور انور نے عورتوں سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ اپنے گھروں کی تعمیرِ نو کرو۔ ان کو جنت بناؤ جس میں کوئی جھگڑا نہ ہو فساد نہ ہو۔ رنجش نہ ہو، لڑائیاں نہ ہوں، طعن و تشنیع نہ ہو اتنا سکون ہو گھروں میں کہ گھر ہی جنت بن جائے اور گھروں کو جنت بنانے میں سب سے بڑی ذمہ داری عورت کی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک خدا پرست بنا کر اعلیٰ اخلاق ان میں پیدا کر کے قوم کے ستون بنا سکتی ہیں وہ بھی ماؤں کی آنکھوں کے تارے ہی ہوتے ہیں جو کسی گاڑی یا بس میں بَم رکھ دیتے ہیں کسی کو قتل کر دیتے ہیں کسی کے بچہ کو اغوا کر لیتے ہیں اور ان کی وجہ سے گھر دکھی ہو جاتے ہیں۔ ان کی ماؤں نے ان کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی نہیں پیدا کی اس کے برعکس وہ ایسے دوستوں کی صحبت میں پڑ گئے جو خود بھی تخریب کار ہوتے ہیں اور ان سے بھی کرواتے ہیں۔ احمدیہ جماعت نے تو دنیا کے دل جیتنے ہیں اور یہ کام صرف اور صرف اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ مذہب کی مثال درخت سے دیتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں اور اس کا پھل برکاتِ روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔ پھل سب سے آخر میں لگا کرتا ہے جب انسان میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر پھل نکلتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اعلیٰ اخلاق کے نتیجہ میں پھر جو پھل لگتے ہیں وہ روحانی برکات ہوتی ہیں جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے اس دنیا میں اسے لقاء حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

کہ اے محمدؐ! رسول اللہ آپ دنیا کو بتا دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پہلے میرے نقش قدم پر چلو میری پیروی کرو۔ میرے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل ہوگا۔

پس اپنے معاشرہ کی صفائی اور پاکیزگی کا کام اپنے گھروں سے شروع کرو اور اپنے گھروں کے بعد پھر محبت سے دل صاف رکھتے ہوئے جائزہ لو، دوسروں کا اور جہاں بُرائی نظر آئے اس کی اصلاح کی کوشش کرو۔ سب سے بڑی شکایت تو عورتوں سے یہ ہے کہ اپنے اجلاسوں میں بیس، پچیس فیصد سے زیادہ حاضر نہیں ہوتیں جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے کانوں تک وہ تحریکیں پہنچ نہیں پاتیں جو حضور پُرنور کی طرف سے آتی ہیں اور جن پر عمل کروانا لجنہ پاکستان کا کام ہے۔ جو سرکلر بھی کسی لجنہ یا لجنہ کے کسی حلقہ کو جائے گا وہ صرف ان خواتین اور بچیوں تک پہنچے گا جو وہاں آتی ہوں گی پس آپ ہفتہ میں ایک دفعہ دو گھنٹے اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کریں خواہ کتنا ضروری کام ہوا سے دوسرے وقت پر ڈال کر اجلاسوں میں ضرور جایا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ یاد رکھیں کہ ہر کام میں مرکز سلسلہ کی خواتین کو نمونہ بننا ہے۔ سب دنیا کی خواتین کی نظریں ان کی طرف لگی ہوئی ہیں یہ کیسی ہیں کس طرح بچوں کی تربیت کرتی ہیں قومی ذمہ داریوں میں کتنا حصہ لیتی ہیں۔ ایک صدی گزر چکی ہے دوسری صدی کا آغاز ہے۔ آپ کے بڑوں نے قربانیاں دیں آپ اگر اس معیار کو قائم نہیں رکھیں گی تو ان کی قربانیوں کی اہمیت کو بھی کم کرنے والی ہوں گی۔ پس احساس ذمہ داری اپنے میں پیدا کریں کہ اگر میں اجلاس میں نہ گئی اگر میں نے اپنے فرض کو ادا نہ کیا اگر بچوں کی تربیت کی طرف سے غافل رہی تو میں احمدیت کو نقصان پہنچانے والی ہوں گی۔ جو کچھ کرنا ہے میں نے کرنا ہے اگر ہر عورت کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو ہم بہت جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں یہ احساس ذمہ داری بھی پیدا کرے اور عمل کی بھی توفیق دے ایسا عمل جس سے وہ راضی ہو جائے۔ آمین

(ماہنامہ مصباح نومبر 1990ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ پاکستان

1990ء

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا۔

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارے اجتماع کی اجازت کو منسوخ کر دیا گیا ہے لیکن چونکہ لڑکیوں نے تیاری کی ہوئی ہے اس لیے ہم نے کہا ہم مقابلے کروالیں۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو کئی طریقوں سے آزماتا ہے۔کبھی مالی نقصان سے کبھی جذبات کو تکلیف پہنچنے سے،مومن وہی ہے جو ان تکالیف کے باوجود ثابت قدم رہے اور ابتلاؤں سے نہ گھبرائے حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ تمام امراء وعہدیدران ہر کام دعا سے شروع کریں کہ ہم نے کام شروع کیا ہے اس میں برکت ڈال۔شاید ہماری دعاؤں میں کوئی کمی رہ گئی ہو۔مومن کا کام صبر کرنا ہے۔اس کا قدم پیچھے نہیں جاتا اس لئے اگر اجتماع کی اجازت اس سال منسوخ ہوگئی ہے تو آئندہ یہ سوچ کر کہ اجازت نہیں ملتی آپ نہ آئیں بلکہ جب بھی آپ کو مرکز سے آواز آئے تو لبیک کہیں۔یہی روح اپنی بچیوں میں پیدا کریں کہ چاہے ہمیں تکلیف ہو چاہے نقصان ہو ہم نے حکم ماننا ہے اور اطاعت کرنی ہے۔اس کے بعد آپ نے حاضرات کو نصیحت فرمائی کہ گروپ کی صورت میں باہر نہ نکلیں اور نہ ہی گروپ میں آئیں بیج نہ لگائیں۔تھوڑی تھوڑی کر کے جائیں۔دعائیں کریں۔یہاں پر بھی خاموشی سے سنیں لاؤڈ سپیکر نہیں ہے یہ بھی آزمائش ہے اور عادت ڈالنے کے لیے ہے کہ سکون سے سننے کی عادت ہو جائے۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1990ء)

☆......☆......☆

افتتاحی خطاب مجلس شوریٰ منعقدہ 10 نومبر 1990ء

اس میں لجنہ پاکستان کی اجتماع کے لیے آئی ہوئی صدران اور دیگر نمائندگان نے شرکت کی۔اس کے علاوہ مجلس عاملہ ربوہ کی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا''کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کے قیام پر 68 سال گزر چکے ہیں اور 14 ممبرات کا یہ قافلہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں رواں دواں ہے۔گذشتہ سال ایک تبدیلی یہ آئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کو اپنے ماتحت لے لیا۔اور لجنہ مرکزیہ کو ہٹا کر تمام ملکوں کو علیحدہ لجنہ بنا دیا۔دوسری اہم بات یہ کہ گذشتہ سال صد سالہ جوبلی کا سال تھا اس اہمیت کے اعتبار سے سارا سال لجنات نے جلسے کیے۔

خوشی میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے کئے بعض جماعتوں نے غیر احمدی خواتین کو ان جلسوں میں بلایا لجنہ کی تدریجی ترقی کی نمائش لجنہ ہال میں لجنہ پاکستان کی طرف سے لگائی گئی۔جس کا افتتاح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے کیا۔صد سالہ جشن کی انچارج محترمہ سعیدہ احسن تھیں جن کے ساتھ مکرمہ قدسیہ مجید صاحبہ نے محنت سے کام کیا۔ربوہ کی منتخب خواتین کو یہ نمائش دکھائی گئی۔لاہور میں بھی اس قسم کی نمائش لگائی گئی جو کامیاب رہی اس سال لجنہ کا مجلّہ بھی شائع ہوا جو کافی پابندیوں کے بعد چھپا ہے۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مجلّہ کو بہت پسند فرمایا:۔

جنہوں نے نہیں منگوایا وہ منگوا لیں۔صد سالہ جشن کے تحت نمایاں کام کرنے والی خواتین کو سنداتِ خوشنودی بھی دی گئیں جو 874 تھیں۔نیز بتایا کہ اس سال 124 لجنات کے انتخابات ہوئے۔اس سال آپ نے باہر کی لجنات سے کہا کہ ربوہ میں ہونے والے مقابلہ جات میں ہم باہر کی ججز لیں۔لجنات ہمیں نام قبل از وقت بھجوا دیا کریں۔اب کھیلیں آ رہی ہیں اگر اس مقصد کیلئے آپ دینا چاہیں تو ان کے نام پہلے سے بھجوا دیں۔شعبہ صحت جسمانی کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ اس سال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میچز اور کھیل میں الگ الگ لڑکیاں حصہ لیں گی۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1990ء)

اختتامی خطاب مجلس شوریٰ 1990ء

تشہد اور تعوذ کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لیے قدرت ثانیہ کا سلسلہ جاری فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے پس یاد رکھیں کہ جماعت کی ساری ترقی قدرت ثانیہ سے وابستہ رہنے اور اطاعت میں مضمر ہے اپنی اولادوں کو بھی یہ بتاتی رہیں۔حضور نے فرمایا کہ

''مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے آخر ان پر برکتوں کے دروازے کھولے جائیں گے''۔(روحانی خزائن جلد 20 الوصیت صفحہ 309)

یہ وعدے جو بہت پہلے کئے گئے تھے یہ ہم کو کتنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم دوسری صدی میں داخل ہو چکے ہیں ہم نے اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ کرنا ہے اس کا ایک طریق یہ ہے کہ اگلی نسل کے دلوں میں ایمان کی شمعیں جلائیں ان کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں اس زمانہ مین جب لوگ دین سے دور ہو رہے ہیں اپنے بچوں کو دین سے محبت کروانا آپ کا فرض ہے۔احمدی عورت پر بڑی ذمہ داری ہے اپنے بچوں کے دلوں میں دین کی اقدار پیدا کریں بچوں کی تربیت کریں انہیں تقویٰ کی راہوں پر چلائیں۔

حضور فرماتے ہیں اپنے گھروں کو جنت بناؤ نماز کی عادت ڈالو سچائی کو قائم کرو صلہ رحمی کرو۔نرم زبان کا ستعمال کرو تربیت کا ایک وسیع میدان ہے جو ہم نے سر کرنا ہے اس میں غفلت نہ کریں تا کہ اولاد بگڑنے کی بجائے دین کا ستون بنے۔ نئے سال کا کام پورے جوش وعزم کے ساتھ سرانجام دیں ہم سب کا مقصد ایک ہے اس لیے ایک دوسرے سے حسد نہ کریں کہ فلاں نے انعام حاصل کرلیا۔سب یہ سوچیں کہ ہمارے قدم نہ سست ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1990ء)

دورہ بھیرہ ضلع سرگودھا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے بھیرہ آنے کا بہت شوق تھا مگر اس میں کچھ رکاوٹ پیدا ہوتی رہی اب مجھے خدا نے یہاں آنے کا موقع دیا ہے اور میں خلیفۃ المسیح الاوّل کی سرزمین کو سلام پیش کرتی ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ نظارت اصلاح وارشاد نے ہمیں اس مجلس کے دورہ کی طرف توجہ دلائی تھی اور میں نے خود یہاں آنے کا فیصلہ کیا اس لیے میری گزارشات کو غور سے سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ نے سورۃ توبہ کی آیات کی تلاوت فرمائی اور بہنوں کو بتایا کہ خدا تعالیٰ سے عہد باندھ کر جو اس کا انکار کرتا ہے اسے کبھی کامیابی نصیب نہیں ہوتی آپ نے بھی بیعت کر کے ایک عہد باندھا ہے جسے پورا کرنا آپ کا فرض ہے پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے بیشتر خطبات میں عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ بچوں کی تربیت میں زیادہ ہاتھ ماں کا ہوتا ہے اگر مائیں بچوں سے غفلت برتیں تو نئی نسل آئندہ آنیوالی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کیلئے تیار نہیں ہو سکے گی۔ اور وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی جس کی آئندہ نسل پچھلی نسل سے تیز نہ ہو آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی کی جان کی بہت قیمت ہے ہر ماں کو یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا اس کا بچہ خدا اوراس کے رسول اس کے خلفاء کا مطیع وفرمانبردار ہے یا نہیں ہمیں اکثر رپورٹوں کے ذریعے اجلاسوں کی حاضری کی کمی کی شکایات ملتی ہیں آپ اپنے نفسوں کا جائزہ لیں کہ آپ کتنا وقت دین کے کاموں میں صرف کر رہی ہیں۔ آپ پر دوہری ذمہ داری ہے ایک لجنہ کی ممبر ہونے کی حیثیت سے اور دوسرے بھیرہ کی سرزمین سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ اتنے بڑے بزرگ اور طبیب کی سرزمین سے تعلق رکھتی ہیں جنہیں اِس بات پر کامل یقین تھا کہ ہر اس کام میں برکت حاصل ہوتی ہے جو اطاعت کے دائرہ میں رہ کر کیا جائے۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ

اپنے اندر اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ کے بچے آپ سے نمونہ حاصل کرینگے پھر آپ نے خواتین کو اپنے بچوں میں سچائی نماز اور خوش خلقی کے اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ناصرات کے ساتھ ساتھ اطفال کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی انہیں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

فاستبقوا الخیرات کو ماٹو بناتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ تاکہ لجنہ کو آگے بڑھنے اور اُبھرنے کا موقع مل سکے۔ آخر میں حضور انور کی تمام تحریکات پر پوری طرح عمل کرنے کی توجہ دلائی۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1990ء)

☆......☆......☆

خطاب عہدیداران ضلع فیصل آباد

سب سے پہلے تو آپ نے اجلاس میں عہدیداران کی کم حاضری پر اظہار تشویش فرمایا اور تلقین کی کہ آئندہ یہ حاضری پوری ہونی چاہیے۔ کیونکہ اجلاسوں کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ آپ میں بیداری پیدا ہو اور تربیت کی جائے۔ ایک تو ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنا مال، جان وقت اور اولاد کو قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ لیکن پھر جب اجلاسوں کے لیے وقت کی تھوڑی سی قربانی دینی پڑتی ہے تو پھر پیچھے کیوں ہٹ جاتی ہیں۔ لہٰذا اجلاسوں میں حاضری زیادہ بڑھائیں، اصلاح نفس کریں اور ان چھوٹی چھوٹی کمزوریوں کو دور کریں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع کے موقع پر لجنات کو جو پیغام بھجوایا ہے وہ یہی ہے حضور فرماتے ہیں کہ ''پاکستان اپنی اوّلیت کو قائم رکھے کیونکہ باہر کی جماعتیں اتنی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ وہ پاکستان کی لجنہ کو پیچھے نہ چھوڑ دیں''۔

پھر آپ نے فرمایا کہ دیہات کے لوگوں کو خاص طور پر یہ شکایت رہتی ہے کہ اس اجلاس میں تو جائیں گے لیکن اس گھر میں نہیں جانا کیونکہ برادری کا جھگڑا ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم تو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محبت بھی خدا کے لیے ہے اور نفرت بھی خدا کیلئے ہے اگر کسی سے دشمنی یا بغض ہے تو محض اس لیے کہ وہ خدا اور اس کے دین کا دشمن ہے۔ لیکن جو اس خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے اور اسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو اس سے دشمنی جائز نہیں۔ ہمیں اپنی برادریاں خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات سے پیاری نہیں ہونی چاہیں۔ یہ تو زندہ جماعت کی شان کے خلاف ہے پھر آپ نے دیہات کی عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اکثر جھگڑے زیادہ تر عورتوں سے اُٹھتے ہیں جو بعد میں بڑھ کر برادری کے جھگڑوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ احمدی عورتوں کو تو ساری دنیا کی تربیت کرنی ہے۔ اسی لیے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لجنہ کی تنظیم کو

قائم کیا آپ اس یقین پر قائم تھے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک اس کے مرد اور عورتیں برابر کوشش نہ کریں اور قربانیاں نہ دیں۔ وہ قوم جس کو کھڑا ہی اس لیے کیا گیا کہ اس نے صرف اپنی ہی نہیں بلکہ ساری قوم کی اصلاح کرنی ہے اور اسلام پھیلانا ہے حضرت اقدس کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے اور دنیا کو صداقت کی طرف لانا ہے انہیں تو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرنی ہے۔

جہالت کے سلسلہ میں آپ نے اس جانب ممبرات کی توجہ مبذول فرمائی کہ احمدی بچہ جاہل نہیں رہنا چاہیے۔ خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ چاہیے کہ ہر ایک کو قرآن نہ صرف ناظرہ بلکہ باترجمہ آتا ہو۔ کیونکہ صرف عربی کے الفاظ دُہرانے سے اصلاح ممکن نہیں۔ تلفظ درست ہوں۔ مائیں اپنے بچوں کی نگرانی کریں۔ اگر ہر احمدی عورت یہ عہد کرلے کہ ہم اپنی اولاد کو جاہل نہیں رکھیں گے ان کو تعلیم دلوائیں گے تا کہ اُن کے دماغ روشن ہوں اور انہیں اپنے فرائض کا احساس ہو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کیلئے تربیت کا بہت بڑا پروگرام بنایا ہے جس میں سرفہرست ''نماز'' ہے۔ نمازوں میں سست نہ ہوں۔ عورت تو گھر کی ملکہ ہوتی ہے اُسے چاہیے کہ اپنے خاوندوں اور اپنے بچوں کی نگرانی کرے۔ عورت کی سستی اور کمزوری سے ایک گھر نہیں تباہ ہوتا بلکہ ایک نسل تباہ ہوتی ہے جس کا پھر واپس آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف حضور پرنور نے توجہ دلائی ہے وہ وسعت حوصلہ ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کیلئے حوصلہ پیدا کریں اور احمدی عورتوں کے دل تو بہت مضبوط ہیں وہ تو بڑی تکالیف کو برداشت کرلیتی ہیں پھر یہ برادریوں کے جھگڑے کیوں ختم نہیں کرتیں۔

آپ نے فرمایا کہ ایک بڑی رقم جو خدمت دین میں لگائی جاسکتی ہے وہ رسومات میں خرچ کردی جاتی ہے رسومات اور بدعات سے پرہیز کریں۔

چندہ کی بابت فرمایا کہ چندہ دینے کا جتنا جذبہ احمدی عورتوں میں ہے شاید ہی دنیا کی کسی اور قوم میں ہو۔ لیکن چاہیے کہ آپ وقت پر چندہ بھجوائیں کیونکہ ہماری اصلاح کے لیے چندہ دینا اور جلسے کرنا ضروری ہے۔ سستی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں لجنہ کی اہمیت واضح نہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ احمدی جہاں بھی جائیں اخلاقی لحاظ سے اپنی حیثیت منوائیں دوسرے لوگوں سے منفرد ہوں۔ احمدی نمایاں ہوں اپنی اسلامی تعلیمات کے اعتبار سے کہ دشمن بھی اقرار کرے کہ اگرچہ ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن اسلامی تعلیمات کا صحیح نمونہ صرف احمدیوں ہی میں ہے۔ پھر آپ نے اس طرف توجہ دلائی کہ اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سنائے جائیں اور پیغامات پڑھ کر سنوائے جائیں۔

عہدیداران سے آخر میں آپ نے یہ فرمایا کہ آپ نے میرا یہ پیغام تمام جماعتوں کو آگے پہنچانا ہے۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ اپنی جماعتوں کے پاس ایک نیا جذبہ لے کر جائیں گی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں انشاء اللہ جب بھی آپ نے بلوایا تو میں ضرور آؤنگی۔‘‘

(رپورٹ لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد 1990ء)

☆......☆......☆

خطاب ضلعی صدرات شہر واضلاع پاکستان

(26/اپریل 1991ء)

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا کہ شوریٰ پر نمائندگان نے آنا ہی تھا ہم نے ضلعی صدروں کو بھی مدعو کرلیا۔ پچھلے چھ ماہ کے کام کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے قدم ترقی کی طرف بڑھتے نظر نہیں آتے۔ بہت کم لجنات رپورٹس بھیجتی ہیں۔ ضلعی صدروں کے تقرر کی وجہ ہی یہ تھی کہ وہ کام میں بیداری پیدا کریں۔ مرکز سے تعلق کو مضبوط کریں اپنے علاقوں کے دورے کریں اور جلسوں کا انعقاد کرتے ہوئے اپنے ضلع کی سست لجنات کو بیدا کریں لیکن جب تک آپ اپنے کاموں کی رپورٹس نہیں بھیجیں گی کام مکمل نہیں ہوگا۔ پاکستان میں نوسو پچاس مجالس ہیں جن میں سے ڈیڑھ سو یا دوسو اپنے کام کی رپورٹ بھیجتی ہیں۔ یہ رجحان دیکھتے ہوئے کہا نہیں جا سکتا کہ جماعتی نظام عمدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ شہری لجنات عمدگی سے کام کررہی ہیں لیکن جب تک سارے ضلع کو ہمراہ لے کر نہیں چلیں گی اس وقت تک کاموں میں وسعت پیدا نہیں ہوگی لجنہ کے نظام کے تحت چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن سیالکوٹ اور فیصل آباد جیسے بڑے اضلاع سے پانچ یا چھ رپورٹیں موصول ہوئیں ہیں یہ تعداد اگر پچاس یا ساٹھ ہو کہا جا سکتا ہے کہ کام ہو رہا ہے اور محنت کی جارہی ہے۔ چھ ماہ کی رپورٹس کے مطابق دوروں کی تعداد بے حد کم ہے ضلع کی صدر کو چاہئے کہ وہ تحصیل وار چھوٹے شہروں کا دورہ کریں۔ اگلے دو تین ماہ میں دوروں کا پروگرام رکھیں۔

فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ مئی جون جولائی میں دوروں کا پروگرام رکھوں۔ لیکن ان دوروں کی تعداد خود مقرر نہ کریں۔ بلکہ پہلے ہم سے منظوری حاصل کریں پھر تاریخ مقرر کریں۔ رپورٹس کے بارہ میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان میں غیر ضروری باتیں بہت ہوتی ہیں لیکن

سب سے اہم بات کا ذکر کہیں نہیں ہوتا کہ ان دوروں کا کیا اثر ہوا۔ آپ مربی صاحبان یا خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مقتدر شخصیات کو مدعو کریں اور بتائیں کہ اس شعبہ میں اصلاح کی ضرورت ہے اہم باتوں کی طرف ان کو توجہ دلائیں۔ عورتوں کو اس کی تلقین کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ يُحْيِ الدِّيْنَ وَ يُقِيْمُ الشَرِيْعَة (تذکرہ صفحہ :55) یعنی ایسی پاک جماعت کی بنیاد ڈالنا جو اسلام اور سنت محمدیہ کی پیروی کرنے والی ہو۔ اس کام کو جاری رکھنے کیلئے اور لوگوں کی زندگی میں انقلاب لانے کیلئے خلافت کے نظام کو جاری کیا گیا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جدو جہد میں اتنے فعال ہوں کہ جماعت کے لیے کارآمد پرزہ بن سکیں۔

آپ نے فرمایا حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ روحانی نظام جسمانی نظام کے تابع ہوتا ہے جب کوئی بیماری پھیلتی ہے تو اس سے تمام گاؤں یا شہر متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات وبا کے خلاف قوت مدافعت کے لیے ٹیکے لگائے جاتے ہیں اسی طرح روحانی وبائیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں ان سے بچتے ہوئے ہمارے قدم آگے بڑھنے چاہئیں عہدیدار تربیت پر زور دیں اور محنت کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بھی زور دیں صرف سمجھانا ہی کافی نہیں بار بار نصیحت کریں۔ پیار سے سمجھائیں مسلسل کوشش کریں۔

تربیت کے بارہ میں حضور کے خطبات آتے ہیں نماز عبادات اور تربیت پر حضور انور لگاتار خطبات دے رہے ہیں ہر عورت کو حضور کے خطبات سننے چاہئیں جب تک آپ سنیں گی نہیں عمل کیسے کریں گی۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب صدرات شہر واضلاع پاکستان 1991ء

آپ نے فرمایا کہ ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے بتایا ہے کہ ہسپتال میں نرسز کی سات آسامیاں خالی ہیں خدمت خلق کے جذبے سے معمور میٹرک پاس لڑکیاں درخواست بھجوائیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 5 مئی ہے۔ انٹرویو 6 مئی کو ہوگا۔ آپ نے ایک بار پھر فرمایا کہ رپورٹس فارم کے مطابق بھجوایا کریں صرف یہ نہ لکھا کریں کہ دورہ کیا گیا۔ تفصیل سے لکھیں کہ کس شہر، گاؤں یا تحصیل کا دورہ کیا۔ اور کس نے کیا۔ حضور انور نے تجنید کی سالانہ رپورٹ دیکھ کر فرمایا کہ تعداد لجنہ میں بہت گنجائش ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کوائف شہروں سے اکٹھے کیے گئے ہیں دیہات کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور آئندہ چھ ماہ میں اس کام کو تیز تر کریں۔ آپ نے فرمایا ضلعی صدر سال میں کم از کم ایک دورہ مرکزی کر کے ہدایات حاصل کیا کریں۔

آپ نے ایک نازک امر کی طرف توجہ دلائی کہ بعض والدین اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کر پا رہے جس کی وجہ سے احمدی لڑکیوں نے غیر از جماعت لڑکوں سے تعلقات بڑھا رکھے ہیں اور حضور انور سے شادی کی اجازت مانگتی ہیں اور ایسے واقعات کثرت سے ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس میں تربیتی سرکلرز بھجوائے جا چکے ہیں کہ والدین اپنی بچیوں کی بہتر انداز میں روحانی اور ذہنی تربیت کریں تا کہ ایسے واقعات کی روک تھام کی جا سکے۔ حضور نے ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے نام خط میں تحریر فرمایا ہے کہ پاکستان میں دعوت الی اللہ کے ماتحت واقفین کی تعداد 58 ہزار ہے جبکہ بیعتیں معدودِ چند۔ اِس کام میں ترقی کیلئے مسلسل رابطہ اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ہر داعی الی اللہ کی کوششوں کو ثمر آور بنانے کے لیے پُر خلوص کوشش کی جائے۔ مجالس اور ضلعوں کے درمیان مقابلہ کروایا جائے اور ایک سال کے اندر اندر بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1991ء)

خطاب ضلعی اجلاس نور پور ضلع قصور 12 مئی 1991ء

آپ نے فرمایا کہ جب سے یہ ضلع لاہور سے علیحدہ ہوا ہے مجھے بھی خواہش رہی بلکہ اس امر کی ضرورت رہی کہ خدا مجھے آنے کی توفیق عطا فرمائے تا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکوں لیکن اکثر کوئی نہ کوئی روک پڑ جاتی تھی اس مرتبہ رات بھر دعا کرتی رہی کہ خیریت رہے اور اللہ تعالیٰ ہر رکاوٹ کو دور فرمائے ہمارا آنا اور جانا خیریت سے ہو اور باعث برکت ہو الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دونوں طرف کی خواہش کو پائیہ تکمیل تک پہنچایا۔

بعدازاں آپ نے فرمایا کہ جو جائزہ پیش کیا ہے اس میں بارہ مجالس کی رپورٹ کا ذکر ہے حالانکہ ہمارے دفتری ریکارڈ کے مطابق مجالس کی تعداد 13 ہے کمی بیشی کی اطلاع مرکز کو دینی چاہیے اس امر سے خوشی ہے کہ حاضری اچھی ہے لیکن جہاں تک ان کی کارکردگی کا تعلق ہے۔ نہایت غیر تسلی بخش ہے صرف چندہ دینا ہی کام نہیں باقی امور کی طرف بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ مرکز سے تعلق کی ایک ہی صورت ہے رپورٹ بھیجی جائے اس میں بہت سستی ہے لجنہ کی تنظیم کو قائم ہوئے آدھی صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور یہ وہ ابتدائی کام ہیں جن کے بارہ میں یہ مسئلہ پیدا ہونا ہی نہیں چاہیے تھا تعلیمی حالت سے بھی تشویش ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی لڑکا میٹرک اور لڑکی مڈل تک تعلیم حاصل کرے یہی ترقی کا ذریعہ ہے۔ احمدیت کی روح کیلئے ضروری ہے کہ خلفاء کے ارشادات پر عمل کیا جائے بیعت کرتے وقت اس کو دہرایا جاتا ہے کہ جو نیک کام بتائیں گے وہ کریں گے بہت بڑا ظلم ہے اگر نئی نسل کو تعلیم سے محروم رکھیں گے پھر اگر قرآن مجید اور نماز کا ترجمہ نہیں آتا تو کس طرح آپ خلیفہ وقت کی صحیح اطاعت کر رہی ہیں کچھ عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تربیتی خطبات دے رہے ہیں سچائی پر قائم رہنے پر خاص طور پر زور دے رہے ہیں بچپن سے ہی اس امر کی طرف نگرانی کریں اس طرح وقف نو کی تحریک میں سب بہنوں کی شمولیت سے دلی خوشی ہوتی ہے لیکن اصل کام تربیت کا

ہے اس کی طرف ابتداء سے ہی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے کوشش کریں کہ کوئی بچہ ناقص تربیت کی وجہ سے ضائع نہ ہو ساری دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانا ہے یہ خدا کے وعدے ہیں جو پورے ہوں گے لیکن خوشی اس وقت ہوگی جب اس میں ہمارا حصہ بھی ہوگا۔ تعلیم حاصل کرنے کا عزم کریں قادیان میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم اور خواہش پر ہر احمدی عورت نے دو ماہ کے عرصہ میں قاعدہ ختم اور دستخط کرنے سیکھ لیے۔ دیواروں پر اپنا نام لکھ کر بھی مشق کی اس لئے کہ اس وقت الیکشن میں اپنا نام لکھ کر دستخط کرنے کی ضرورت تھی عورتوں کی اس کاوش پر حضور نے خوشی کا اظہار بھی فرمایا اور مردوں کو شرمندہ بھی کیا کہ اگر عورتیں ساٹھ سال سے اوپر عمر میں کرشمہ دکھا سکتی ہیں تو مرد کیوں پیچھے رہیں۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے زور دیا کہ نماز سوچ سمجھ کر پڑھیں یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب ترجمہ آتا ہو پس غفلت اور سستی دور کریں اپنی اولادوں کو ہر برائی سے دور رکھیں اسی سے جماعت کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ''سچے احمدی کی ماں زندہ باد'' بننے کے نعرے کی اہل بننے کی کوشش کریں۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

☆......☆......☆

ضلعی اجلاس لاہور 13 مئی 1991ء

اپنے پر معارف خطاب سے حاضرات کو فیضیاب کرتے ہوئے آپ نے قرآن مجید کی آیت **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى....** (النحل: 98) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے قبل اصل مضمون کی طرف توجہ دلاؤں اس بات کا اظہار ضروری سمجھتی ہوں کہ ضلع لاہور کی لجنہ کا کام تسلی بخش ہے لیکن مزید ترقی کیلئے ضروری ہے کہ سال کے شروع میں دوروں کا پروگرام بنائیں تا کہ ہر ممبر اس سے فائدہ حاصل کر سکے اس وقت جو تلاوت کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام میں نیک کام کرنے کیلئے مرد عورت میں کوئی تخصیص نہیں جو بھی نیک کام کریگا اُسے پاک زندگی عطا کی جائیگی۔ کتنا بڑا وعدہ ہے جس طرح قرآن مجید کے ساتھ اچھی آواز کا ذکر ہے اسی طرح عمل صالح کے ساتھ مناسب حال عمل کا ذکر ہے خلیفہ وقت جس امر کیلئے آواز دے رہا ہو اس پر لبیک کہنا حیات طیبہ کا وارث بنا دیتا ہے۔ تقویٰ کی راہیں اختیار کریں آپ نے نہایت عمدہ طریق سے تقویٰ کی راہوں کی وضاحت فرمائی۔ وہ دن دور نہیں جب فوج درفوج لوگ احمدیت میں داخل ہونگے اگر وہ اپنے عیوب ساتھ لائے تو کیا ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کو اس رنگ میں تیار کریں کہ وہ صحیح راستے پر چلنے والی ہوں دعاؤں کو اپنی زندگی کے لیے ناگزیر بنائیں ہر ممبر دعاؤں کو اپناتے ہوئے میدان عمل میں سرگرم نظر آئے۔ خدا کا پیار چاہیے تو قرآن کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لیں قرآن مجید میں سات سو احکام ہیں کسی ایک حکم کو بھی پس پشت نہ ڈالیں حضور انور متواتر خطبات میں نماز کی طرف خصوصی توجہ دلا رہے ہیں۔ میں بھی سال کے باقی وقت میں لجنہ لاہور کو نماز کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلاتی ہوں۔ اسی طرح سچائی کو اپنا ماٹو بنائیں اسلام کی ساری تصویر آپ کے وجودوں میں نظر آئے لوگ لاکھ آپ کو کافر غیر مسلم کہیں لیکن آپ کا عمل عین اسلام کے مطابق ہو تا کہ ساری دنیا کی لیڈر بن سکیں اور خدا کا پیار حاصل کر سکیں۔ لاہور کی لجنہ کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ وفات پائی۔ یہاں پر آپ کے خلفاء بھی آتے رہے اس عظمت کو بھی یاد رکھیں آپ کے عمل کے نتائج سامنے آئیں دعائیں بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے مقبول خدمت لے۔ آمین۔ (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء

مورخہ 19 اکتوبر 1991ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ پاکستان نے مختصر خطاب فرمایا۔

تشہد وتعوذ کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے پہلے اجتماع کی اجازت دینے اور پھر اس کی منسوخی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں آزمانا چاہتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر ہر قسم کی ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کی عادت ڈالیں۔

آپ نے فرمایا کہ نماز ہمیں صبر اور نظم وضبط سکھاتی ہے۔ امام کی آواز پر کھڑے ہونا اور بیٹھنا ہی ایمان کی اصل روح ہے۔

آپ نے اس موقع پر ہونے والی بدنظمی کے مظاہروں پر افسوس کا اظہار فرمایا۔ اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی اور بچوں کو مجالس اور مساجد کے آداب سکھانے پر بھی زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کا ہر قدم آگے بڑھتا چلا جائیگا کیونکہ مومن کے کام خدا تعالیٰ کے کام ہیں جو کبھی رکتے نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا''۔

(روحانی خزائن جلد 21 ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 295)

اسی طرح ہم پر پابندیاں لگادی جائیں گی تو ہر احمدی کا گھر مدرسہ بن جائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ خواتین اپنی دعاؤں میں اور تیزی پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اجتماعات اور جلسے اسی شان سے دوبارہ منعقد ہونے لگیں اور گلشن احمد میں اتنی بہار آئے کہ ساری دنیا اس کی خوشبو محسوس کرے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 92-1991)

خطاب سالانہ اجتماع پاکستان 1991ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ اپنی زندگی کے 69 سال کامیابی کے ساتھ گزار کر سترہویں سال میں داخل ہورہی ہے۔یعنی قریباً ایک صدی کا تین چوتھائی حصہ۔ایک قوم کی زندگی میں یہ عرصہ کچھ کم نہیں۔ابھی حال ہی میں جماعت احمدیہ نے قیام احمدیت کے سو سال گزرنے پر جشن تشکر منایا ہے۔ان تذکروں کے ساتھ جو سو سال میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نشان بن کر ظاہر ہوئے۔اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہوئے کہ ایک ننھے پودے کو دنیا نے بڑھتے اور تناور درخت بنتے دیکھا۔جس کے سایہ میں قومیں پناہ لینے کے لئے داخل ہورہی ہیں اور یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوگیا اسی طرح ہوا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

''اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ میں اپنے اُسی حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا............اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا۔اور وہ مجھے ہر گز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہونگے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے''۔(ضمیمہ براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294،295)

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ کیا ہوا؟ کیا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کہا تھا یا اس کے مطابق جو مخالفین ہمارے متعلق کہتے تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مشکلات کی آندھیاں بھی چلیں۔ مصائب کے زلزلے آئے۔ لوگوں کو شہید اور قید کیا گیا۔ بے گھر کئے گئے۔ لیکن ہر تکلیف کے بعد ان کے منہ سے یہی نکلا کہ خدا اور خدا کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے مسیح نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے...... مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 الوصیت صفحہ 309)

پس آیئے جائزہ لیں کون اپنے عہد بیعت میں سچا ہے اور کون جھوٹا۔

جماعت کے کام میں مدد کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تنظیموں کا قیام فرمایا جن میں سے سب سے پُرانی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس یقین پر قائم تھے کہ جب تک گاڑی کے دونوں پہیئے یعنی مرد اور عورت کی قربانیوں کا معیار یکساں نہیں ہوتا ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ کی اور بعد میں آنے والے خلفاء کی ہدایات کی روشنی میں کام کرتے ہوئے لجنہ الحمدللہ اس مقام تک پہنچی ہے۔

اس موقع پر میں یہ کہنا بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ تمام لجنات میں آپ حضور کی 31 اگست

1991ء کی وہ تقریر جو آپ نے جرمنی میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی تھی اپنی لجنہ کو اور خصوصاً عہدیداروں کو ضرور سنائیں۔ اس میں حضور نے عہدہ داروں کو ہدایات دی ہیں کہ آپ کو کیسا ہونا چاہئے۔ وہ سنیں اور اس کے مطابق بننے کی کوشش کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے۔ اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 6 شہادت القرآن صفحہ 396)

آپ فرماتے ہیں:۔

''کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو''۔

(شہادت القرآن صفحہ 396)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1922ء میں جب لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا تو اِس کے کچھ مقاصد بھی بیان فرمائے جن میں سے ایک یہ بھی تھا۔

''اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔''

اور پھر فرمایا:۔

''اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کے بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو''۔ (تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 67)

خلاصہ کلام یہ کہ ہمارا لائحہ عمل وہی ہے جس کی تلقین عورتوں کو حضور وقتاً فوقتاً کررہے ہیں کہ

وہ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے گھروں کو جنت بنائیں سب کے لئے نمونہ بنیں اپنے اخلاق کی درستگی کی طرف توجہ دیں۔ تقویٰ اختیار کریں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی ناؤ کو کھینچتی چلی جائیں جس کے لئے پہلے اپنا نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے نماز کی پابندی نماز میں دل لگانا اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے حسن سلوک اور پھر اپنی نئی نسل کی تربیت ہے۔

جلسے اور اجتماع بھی اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ خدا ترسی انکسار اور تواضع کا جذبہ پیدا ہو اور دین کی خدمت کا شوق بھی۔ پس اجتماع کو معمولی چیز نہ سمجھیں اجتماع اور جلسے جن کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔ تربیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتے ہیں بشرطیکہ پوری توجہ سے پروگرام سنا جائے جائزہ لیا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے۔ پس ثمرات ظاہر ہونے چاہئیں ورنہ اجتماع کا ہونا ہی بے فائدہ ہے۔ پس لجنہ کا قیام اور جلسے منعقد کرنے کی غرض بہنوں اور بچوں کی تربیت ہے اور کام کا شوق پیدا کرنا ہے۔ اپنی تمام سیکرٹریان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

☆......☆......☆

جلسہ اصلاح وارشاد

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ پاکستان نے فرمایا یہ اجلاس خاص طور پر اصلاح و ارشاد کے کاموں کے لیے کیا گیا تھا لیکن صرف 16 شہروں کی نمائندگان آئی ہیں۔ایسی اہم میٹنگ میں 100% نمائندگی بہت ضروری ہے۔اگر کسی وجہ سے صدر صاحبہ نہ بھی آسکیں تو کوئی اور نمائندہ بھیجا جاسکتا ہے۔تا کہ کارروائی صدر تک پہنچ جائے۔

ہر ماہ کیونکہ رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جاتی ہے اس لیے صدر ضلع کی ذمہ داری ہے کہ وہ لجنات کو احساس دلائیں کہ رپورٹ ضرور بھیجنی چاہیے۔ضلع کی صدر کو چاہیے کہ دورے کرتے وقت جن کو رپورٹ لکھنی نہیں آتی انہیں رپورٹ لکھنی سکھادیں۔ ہر مہینہ کی رپورٹ بھیجتے وقت پچھلے مہینہ کی رپورٹ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔تاکہ اپنی ترقی کا جائزہ لیا جاسکے۔اسی طرح سالانہ رپورٹ میں بھی گذشتہ رپورٹ سے موازنہ کرنا چاہیے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان میں تین باتوں پر خاص طور پر بہت زور دیا ہے۔

1- کثرت سے سیرۃ النبیؐ کے جلسے کیے جائیں جن میں اس تعلق اور محبت کا ذکر ہو جو حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔آپ اپنی محبت کا بھی اظہار کریں تاکہ یہ تأثر دور ہو کہ احمدی آپ سے محبت نہیں کرتے۔ان جلسوں میں زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت کو بھی شامل کریں۔

ان کے سوالات کے جوابات دیں اور اگر وہ دلچسپی سے شامل ہوں تو ان کو بار بار ایسے جلسوں میں شمولیت کا موقع دیں۔

2- نماز کا ترجمہ سکھانے پر خصوصی توجہ دیں۔کوئی ممبر بھی ایسی نہیں ہونی چاہیے جسے نماز کا ترجمہ نہ آتا ہو اور رپورٹ میں ہر ماہ نماز کا ترجمہ سیکھنے والیوں کی تعداد کا ذکر ہونا چاہیے۔

3- قرآن مجید پڑھانے کیلئے استاد تیار کیے جائیں۔ یعنی ہر شہر میں ایسی لڑکیاں تیار کی جائیں۔جن کا تلفظ صحیح ہوتا کہ تلفظ درست کروایا جا سکے۔

فرمایا کہ 27-28 فروری کو نمائش لگ رہی ہے۔قریب کے اضلاع اس میں بھرپور شرکت کریں۔

آپ نے فرمایا کہ کامیابی حاصل کرنے کیلئے عمل اور نمونہ اچھا ہونا چاہیے۔اس لیے اپنے اخلاق کو درست کریں۔نمایاں فرق اخلاق کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہر بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کریں۔کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت والی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 92-1991)

☆......☆......☆

ایک پُر وقار تقریب

خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان

نوٹ: 25رمئی 1992ء کو لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کو نائب صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے عہدہ سے سبکدوش ہونے اور حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کو لمبا عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ شاندار خدمات بجا لانے کے بعد اس عہدہ سے بوجہ خرابی صحت فارغ ہونے پر آپ کی خدمات کا شاندار الفاظ میں جو تذکرہ فرمایا درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک عظیم باپ نے اپنی عظیم بیٹی کو اپنے شعروں میں یوں خراجِ تحسین دیا ہے۔

وہ مری ناصرہ وہ نیک اختر
عقیلہ باسعادت پاک جوہر

ان سے بڑھ کر اور الفاظ میں آپ کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم جو حضرت فضل عمر کی سب سے بڑی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی مل سکتی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس میں ماں باپ کی تربیت اور دعاؤں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ حضرت فضل عمر نے 1925ء میں مستورات کی تعلیم کیلئے مدرسۃ الخواتین قادیان میں جاری فرمایا جس میں حضور خود بھی پڑھایا کرتے تھے اور سلسلہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء تعلیم دیتے تھے۔ چار سال بعد 1929ء میں ان طالبات نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا جس میں سے ایک آپ بھی تھیں۔ 1931ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1931ء میں نصرت گرلز سکول قادیان کے ساتھ ہی

ایف اے کی کلاس جاری کر دی گئی جس میں ایف اے تک آپ نے تعلیم حاصل کی۔ مدرسۃ الخواتین میں دورانِ تعلیم آپ انعام بھی حاصل کرتی رہیں۔ خاص طور پر عربی اور جغرافیہ میں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی تحریر بہت اچھی ہے۔ مضمون لکھتی رہی ہیں سب سے پہلا مضمون 1929ء کے الفضل کے ایک خاص نمبر میں آپ کا نظر آتا ہے پھر 1931ء اور 1933ء کے اخباروں میں بھی۔ لجنہ اماء اللہ کی نمائش میں جو جلسہ سالانہ پر لگائی جاتی تھی 1929ء میں آپ نے سلور میڈل حاصل کیا۔

ابتدائی کام جہاں سے آپ کا پبلک سے واسطہ اور جماعت کی خدمت کا پتہ لگتا ہے وہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ٹھہری ہوئی عورتوں کی مہمان نوازی کی خدمت ہے۔ مصباح اور الفضل سے جو ریکارڈ تاریخ کیلئے لیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ 1933ء میں آپ قادیان کی منتظمہ تھیں اور شادی تک رہیں۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ اس سے پہلے آپ انتظام کرتی رہی ہیں مجھے اپنی یادداشت میں اس کی جھلک نظر آتی ہے کہ آپ کام کرتی ہی رہی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آپ نے دس سال کی عمر سے یہ کام شروع کیا تھا۔ آپ کی شادی 26/اگست 1934ء کو ہوئی۔ لجنہ کی عہدہ دار کے طور پر شادی کے بعد آپ سرگرم نظر آتی ہیں۔ 1935ء میں آپ نے منتظمہ نمائش قادیان کے عہدہ پر کام کیا ہے۔ 1936ء میں آپ محلّہ دارالفضل جہاں آپ شادی کے بعد رہتی تھیں کی صدر منتخب ہوئیں۔ 1942ء میں پھر آپ کو نمائش کا کام دیا گیا معلوم ہوتا ہے شروع سے ہی آپ کو اِس کام سے دلچسپی تھی جس کا اظہار ہجرت کے بعد نمائش کے کام کو ترقی دینے سے ظاہر ہوتا ہے۔ 1945ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی اصلاح کے کام کے لئے لجنہ نے ایک بورڈ بنایا جس کی آپ بھی ممبر تھیں۔

1947ء میں قادیان چھوڑ کر پاکستان آئے۔ آپ کا قیام کچھ عرصہ ماڈل ٹاؤن رہا اور کچھ عرصہ آپ کراچی بھی رہیں۔ ماڈل ٹاؤن میں لجنہ ماڈل ٹاؤن کے کام کو بہتر بنانے کی کوشش کے علاوہ آپ نے وہاں رمضان میں قرآن مجید کا درس بھی دیا اسی طرح کراچی میں بھی سب سے پہلا درس رمضان المبارک میں آپ نے دیا۔

ربوہ آنے کے بعد 1951ء میں آپ نائب جنرل سیکرٹری بھی رہی ہیں۔ عاجزہ ان دنوں جنرل سیکرٹری تھی۔ 1952ء سے انہیں جلسہ سالانہ کے شعبہ جلسہ گاہ کا انتظام سپرد کیا گیا اور 1972ء تک یہ ذمہ داری آپ نے اُٹھائی۔ عمومی انتظامات اور نگرانی کے علاوہ سٹیج کا ٹکٹ آپ خود انتہائی ذمہ داری سے دیتی تھیں اور جس کو مستحق نہ سمجھتی تھیں نہیں دیتی تھیں۔ اس سلسلہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھیں۔ لوگ بُرا بھی مان جاتے تھے مگر جو اصول لجنہ نے بنائے تھے ان پر پورا پورا عمل کرتی تھیں۔

1953ء میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کو الگ کر دیا گیا اور آپ اس کی صدر منتخب ہوئیں۔ اس سے پہلے ربوہ کی لجنہ مرکزی لجنہ میں شامل تھی۔ آپ کی خدمات بحیثیت صدر 39 سال کے لمبے عرصہ پر محیط ہیں۔ آپ نے اس طرح لجنہ ربوہ کو ترقی دی جیسے ایک چھوٹے پودے کی پرداخت کی جاتی ہے جب تک وہ تناور درخت نہ بن جائے۔ اس لمبے عرصہ میں آپ نے ربوہ کی لجنہ کو ترقی دینے اور تربیت کرنے میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے لجنہ اماء اللہ بلکہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ بھی اسے کبھی نہیں بھول سکتی۔ جوں جوں ربوہ کی آبادی بڑھتی گئی آپ کے لئے نت نئے مسائل پیدا ہوتے گئے جو آپ خوش اسلوبی سے حل کرتی گئیں۔ یوں تو سارے کام کی ذمہ داری صدر پر ہی ہوتی ہے مگر دو کاموں کی طرف خصوصی طور پر آپ کی ذاتی توجہ رہی ان میں سے ایک شعبہ خدمت خلق کا کام ہے۔ ذاتی طور پر مستحق کے حالات کا پتہ لگانا اور اس کی جائز ضروریات کا پورا کرنا اس کے لئے اگر اپنے فنڈ میں رقم نہیں تو جمع کرنا اور صاحب ثروت خواتین کو اس میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ یہاں تک کہ آپ نے اس میں بہت وسعت پیدا کر دی یہ سارے اخراجات مثلاً عیدین کے موقع پر مستحقین کیلئے کپڑے بنوائے سردیوں میں گرم کپڑے۔ ان کے بچوں کی فیس کتب وغیرہ دیتیں اور ہزاروں ضرورتیں عورتوں کی پوری کرتیں۔ لڑکیوں کی شادیوں پر امداد ایک بہت بڑا فریضہ تھا جسے نہایت خوش اسلوبی سے اب تک نبھاتی چلی آئی ہیں۔ دوسرا کام جس کی طرف آپ نے بہت توجہ کی وہ نمائش کا شعبہ تھا۔ عورتوں سے کام لینا ہی نہیں بلکہ ان کو پہلے کام سکھانا، سکھوانا جو چیز بنوانی پہلے اس کا کپڑا اور دھاگہ خود خرید کر لانا، ڈیزائن بنائے۔ اب یہ شعبہ بہت زیادہ ترقی کر چکا ہے اور بعد میں آنے

والی سیکرٹریان نے اچھی طرح سنبھال لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ساری ترقی کا انحصار ان کی اکیلی ذات پر تھا۔

یہ ایک خاکہ ہے انتہائی مختصر ان کے کاموں کا اس کے علاوہ ربوہ کی ساری خواتین کو تربیت اور تعلیم اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ جب سے ربوہ کی لجنہ الگ قائم ہوئی سوائے ایک دفعہ یا شاید دو دفعہ کے لجنہ ربوہ ہی قریباً ہر کام میں اوّل آتی رہی ہیں۔ بے شک یہاں فاصلے کم ہیں جمع ہونا آسان ہے لیکن ہر روز اِدھر اُدھر سے نئے لوگ یہاں آ کر قیام کرتے ہیں۔ اَن پڑھ، قرآن بھی نہیں پڑھا ہوتا۔ اپنے دیہات سے مختلف رسوم وغیرہ ساتھ لاتے ہیں ان کی طرف توجہ دینا ان کی تربیت کرنا آسان کام نہیں اور جو حالات ۱۹۷۴ء میں پیدا ہوئے اور چلتے چلے آ رہے ہیں نئی نئی پابندیاں لگتی جا رہی ہیں ان میں کام کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور ربوہ کی بچیوں کو ان کی تقلید کی توفیق عطا کرے بہت قیمتی وجود ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور حضرت فضل عمر کی بیٹی کا۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے اور خوشیاں عطا فرماتا رہے۔ آج کی دعوت سے قبل صاحبزادی ناصرہ بیگم کے ساتھ ہی مجھے سیدہ مہر آپا کی خدمات کا بھی تذکرہ کرنا ہے۔ عاجزہ 1944ء میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئی۔ حضرت سیدہ اُم طاہر احمد کی وفات کے بعد اسی سال مہر آپا کی شادی ہوئی۔ 1945ء میں آپ نے لجنہ کا کام شروع کیا۔ 1945ء میں سب سے پہلے امۃ الحی لائبریری کی ذمہ داری ان کے سپرد کی گئی۔ 1946ء میں نائب جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں۔ 1950ء میں خدمت خلق کا کام ان کے سپرد کیا گیا۔ 1951ء میں حلقہ خاص کے ٹکٹوں کا کام ربوہ آنے کے بعد آپ کے سپرد رہا اور 1966ء میں نائب صدر مقرر ہوئیں۔ اس وقت سے باوجود بار بار بیمار ہونے کے اب تک جب کہ حضور کی طرف سے ان کا نام منظور نہیں ہوا آپ نائبہ صدر کے عہدہ پر سرفراز رہیں۔ حضرت فضل عمر لمبا عرصہ بیمار رہے اور ہم میں سے ایک کا ان کے پاس رہنا ضروری ہوتا تھا۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی جگہ ہم دونوں اکٹھے جاسکیں۔ میں دفتر آتی یا دورہ پر جاتی یا کسی جلسہ میں شمولیت کرتی تو وہ گھر پر رہتیں۔ وہ جاتیں تو میں رہتی۔ ہر کام میں

اُنہوں نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ مفید مشورے بھی دیئے۔ یہ ایک بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے بھی لجنہ کا کام کیا اس نے اپنے ذاتی رشتوں کو بھلا کر کیا۔ میں نے حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ کے ماتحت بھی سیکرٹری کے طور پر کام کیا اور حضرت سیدہ اُم طاہر احمد کے ماتحت بھی۔ مجھے نہیں یاد کہ کہیں بھی لجنہ کے کام کے سلسلہ میں ان میں سے کوئی مجھ سے ناراض ہوا ہو یا میں نے کسی قسم کی حکم عدولی کی ہو اور جب میں صدر بنی اور سیدہ مہر آپا کی طرف سے مجھے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ میری عدم موجودگی میں بہت اچھی طرح سنوار کر اپنا فرض ادا کرتی تھیں۔ آپ سب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

چونکہ ہدایت ملی تھی کہ لمبا چوڑا ایڈریس نہ ہو اس لئے تعریفوں کا حصہ چھوڑتے ہوئے حقیقت حال بیان کر دی ہے۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے اس سال انتخاب میں نام پیش کئے جانے کی معذرت کر دی تھی ان کی جگہ عزیزہ طاہرہ صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ صدر منتخب ہوئی ہیں میں اپنی اور مجلس عاملہ پاکستان کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتی ہوں اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں کام کرنے اور لجنہ ربوہ کو خوب سے خوب تر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

(ماہنامہ مصباح جولائی 1992ء)

☆......☆......☆

خطاب صدر اضلاع (پنجاب۔سرحد)
مورخہ یکم اکتوبر 1992ء

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کو 70 سال گذر گئے اس کے سَو سالہ جشن کیلئے ظاہری نہیں باطنی تیاری کریں اپنی اصلاح کریں۔ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کریں اور اپنے اعمال صالحہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ احمدیت ہی اصل اسلام ہے۔

آجکل حضور اقدس کے خطابات متواتر تقویٰ اور تربیت کے متعلق ہو رہے ہیں۔ ہر ممبر تک پہنچانے کی کوشش کریں ان پر مکمل طور پر عمل کرتے ہوئے روحانی جنگ لڑتے ہوئے اپنے بچوں کو ان برائیوں سے بچائیں اپنے نقائص دور کریں اور ہمیں اس کی رپورٹ دیں۔

صرف چندہ لے لینا اور تھوڑی تربیت کرنا ہمارا مقصد نہیں ہمارا مقصد تو انقلاب عظیم لانا ہے بیرون از پاکستان کی جماعتوں میں زبردست بیداری پیدا ہو رہی ہے اپنی اوّلیت کو نہ کھوئیں اور ترقی کی راہوں پر آگے بڑھتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب حضور اقدس ہمارے درمیان جلد واپس آجائیں۔ لائحہ عمل پر عمل کریں رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں ناخواندگی ختم کر کے بھرپور توجہ دیں دعاؤں کے ساتھ نئے سال کا استقبال کریں۔ سالانہ رپورٹ جلد بھجوائیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1992ء)

☆......☆......☆

تقریب تقسیم انعامات منعقدہ 5 دسمبر 1992ء

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اپنی ان بہنوں اور بچیوں کو مبارکباد دیتی ہوں جنہوں نے لجنہ کی کارگزاری میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ سب کا مرکز میں آنا بابرکت ہو۔ 1984ء کے بعد سے حالات اس قدر خراب ہیں کہ جلسوں اور اجتماعات کی اجازت مل بھی جائے تو عین وقت پر اجازت کینسل کر دی جاتی ہے۔ اسی لیے آپ کو میٹنگ بلوا کر ہدایات دی جاتی ہیں۔

29 نومبر کو کچھ صدر یں ربوہ آئیں۔ انہیں ضروری امور سمجھائے گئے ان حالات میں ہم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہمارے عمل اور قربانیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہو۔ ہر ضلع، شہر اور قصبہ کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر مرکزی پروگرام کے مطابق اجتماع منعقد کر کے دفتر لجنہ پاکستان میں اس کی رپورٹس بھجوائیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ آج کی میٹنگ کا انعقاد صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ آپ کو گذشتہ سال کی کارگزاری پر اسناد وانعامات دیئے جائیں۔ تاکہ آپ میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ لجنہ کے قیام کو 70 سال پورے ہو چکے ہیں۔ یہ عرصہ کوئی تھوڑا نہیں۔ پہلے زمانہ میں ماؤں نے کام کیا اب ان کی بچیاں کام کر رہی ہیں۔ اس تسلسل کو ٹوٹنے نہ دیں۔ اپنی اولادوں کو آئندہ ذمہ داریوں کے لیے تیار کریں۔ اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔ ان حالات میں لجنہ کی تنظیم ہی ہے جو نئی نسل کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکے۔ اگرچہ بہت سی بندشیں اور رکاوٹیں ہیں ان کو اپنے کاموں کے درمیان حائل نہ ہونے دیں۔ الفضل میں کام سے متعلق اعلانات پڑھیں ان پر فوری عمل درآمد کروائیں۔ مرکز میں آنے جانے والے احباب کے ذریعے رپورٹس رسید بک اور چندہ جات بھجواتی اور منگواتی رہا کریں۔ کسی روک کو آڑے نہ آنے دیں۔ رسید بک کا صحیح استعمال کریں۔

پھر آپ نے نمایاں قربانی کرنے والی خواتین کے حالات جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ نیز نماز کا ترجمہ، قرآن کریم کا صحیح تلفظ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضور کی طرف سے کارکنوں کی تنخواہوں میں کئے جانے والے اضافے کی وجہ سے چندہ جات بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ تا اخراجات پر قابو پایا جاسکے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 93-1992)

☆......☆......☆

خطاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد

مورخہ 18 جنوری 1993ء کو دفتر لجنہ پاکستان میں عہدیداران فیصل آباد سے آپ نے خطاب فرمایا کہ حالات کی وجہ سے جلسے اور اجتماعات نہیں ہو رہے۔ ارادہ ہے کہ سارے شہروں کی عاملہ کو باری باری مرکز میں مدعو کر کے اجلاس کئے جائیں اور ان کو کام سکھایا جائے۔ جو شہر اچھا کام نہیں کر رہے ان کو خصوصی طور پر بلا کر ہدایت دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لائحہ عمل کی ہر شق کو اچھی طرح سمجھ کر اس کے مطابق کام کیا جائے۔ سب سیکرٹریان ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ کیونکہ تمام شعبوں کا محور ایک ہی ہے۔ قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ سیکھیں۔ نماز باترجمہ سکھائیں۔ کیونکہ نماز کا ترجمہ آنے کے بعد عبادت کا رنگ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانا ہی ہمارا اصل مشن ہے۔ احمدیوں کی راہ میں بہت رکاوٹیں ہیں۔ حضور کے ارشادات پر فوری عمل کریں چھوٹی مجالس رپورٹ بھجوانے میں سست ہیں۔ ان کی طرف توجہ دیں۔ مالی، جانی اور وقتی قربانی کرنے والی خواتین کے واقعات جمع کر کے بھجوائیں۔

آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ اپنی سستیاں دور کریں۔ اپنے اندر اخلاق کا جذبہ پیدا کریں۔ صحیح وقت پر بچیوں کو پردہ کروائیں۔ مجلس عاملہ کا ہر ماہ ایک اجلاس ضرور منعقد کریں۔ جس میں داعی الی اللہ کے کام پر غور کریں۔ زیادہ سے زیادہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد کریں۔ غیر از جماعت کو ضرور مدعو کریں۔ ان کے غلط تاثر کو ختم کیا جائے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ نے خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرار دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کا تلفظ درست کروائیں اس سلسلہ میں تیار کردہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس سے مدد حاصل کریں۔ اپنے اجلاسوں کے پروگرامز کو دلچسپ بنائیں۔ عام فہم زبان میں موقع کی مناسبت سے تقاریر کروائیں۔ ناصرات الاحمدیہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ بچیوں کی بہترین رنگ میں تربیت کریں۔ ان کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی محبت پیدا کریں۔ احمدیت کی فتح کیلئے تمام خواتین، مرد اور بچے مل کر کوشش کریں۔ اپنی محنت اور قربانی میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں۔ (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 93-1992ء)

خطاب نمائندگان وعہدیداران مجلس مشاورت 1993ء

تشہد وتعوذ کے بعد آپ نے خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد پڑھ کر سنایا جس کے بعد آپ نے فرمایا کہ شوریٰ کی کچھ اقدار ہوتی ہیں۔حضور انور کے ارشاد کے ماتحت تقویٰ کی بنیادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کریں اور جس کو نمائندگی دی جائے وہ ضرور اس میں شامل ہوں کسی کو وہ اپنی جگہ نمائندہ بنا کر نہیں بھجوا سکتی کیونکہ اس کی منظوری حضور دیتے ہیں۔ہم سب ہمیشہ حضور کی منظوری سے قبل پوچھتے ہیں کہ آیا آپ پورا وقت شوریٰ میں شامل ہوسکیں گی یا نہیں آپ کی طرف سے اقرار کے بعد حضور کی خدمت میں نام منظوری کے لیے بھجوائے جاتے ہیں۔لیکن بعض دفعہ عین وقت پر اطلاع ملتی ہے کہ ہم شامل نہیں ہونگیں یہ طریق بہت غلط ہے آئندہ احتیاط کی جائے امسال چھ نمائندگان غیر حاضر رہیں جو کہ انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت ہے اس کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ ڈش انٹینا پر حضور کے خطابات ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہیں زیادہ سے زیادہ ممبرات انہیں سنیں اور پھر اس پر عمل کریں۔ بوسنیا کیلئے رقم اور کپڑے بھجوائے گئے ہیں۔ لجنات ماہوار رپورٹ میں بھی اس کا ذکر کیا کریں حضور کے ارشاد کے ماتحت غرباء کا بھی بہت خیال رکھا کریں غریب بچیوں کی شادیوں میں شرکت کریں ہر طرح کا ان سے تعاون کریں اپنے اپنے حالات کے مطابق اپنی اپنی مجالس میں یہ کام سرانجام دیں۔ پھر حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے بتایا کہ ہال کا افتتاح عمل میں آچکا ہے۔جس میں ناظران و وکلاء نے شرکت کی تھی ستمبر یا اکتوبر میں خواتین کی تقریب ہوگی ہال کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے مگر ابھی پینٹ (Paint) اور دیگر اخراجات باقی ہیں۔اس کیلئے اپنی اپنی مجالس میں چندہ کی تحریک کریں۔ مجلّہ اور سکارف بھی خریدیں یہ تاریخی چیزیں ہیں ہر گھر میں ایک مجلّہ اور ہر ممبر کو ایک سکارف دیں۔23 اپریل سے 17 مئی تک میٹرک کی کلاس ہوگی اس کیلئے طالبات کو بھجوائیں انہیں سمجھا

کر بھجوائیں کہ گھر جانے کی اجازت ہوگی جن کیلئے ان کے والدین کی طرف سے تحریری اجازت نامہ ہوگا۔ بستر ہر طالبہ کو خود ساتھ لے کر آنا ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضور کی ہدایت کے مطابق دینی اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی ممبرات کے نام جنہوں نے خاص نمایاں خدمات اور قربانیاں دی ہیں لکھ کر بھجوائیں بمعہ واقعات۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1993ء)

☆......☆......☆

دورہ سرگودھا مورخہ 5 نومبر 1993ء

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اپنی بیماری کی وجہ سے بڑی دیر کے بعد یہاں آئی ہوں مجھے آپ کی حاضری دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلی بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ آپ منافقت سے بچیں خاص طور پر عہدیداران ان سے پرہیز کریں۔جس قوم میں منافقت نہ ہو وہ بہت جلد ترقی کرے گی۔آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی اسی وجہ سے اسلام نے بہت زیادہ ترقی کی کہ آپؐ کے اصحاب میں بہت اتحاد اور اتفاق پایا جاتا تھا۔منافقت کی وجہ سے اُبھرنے کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے قوم بہت پیچھے رہ جاتی ہے آپ نے فرمایا مجھے خوشی ہے کہ یہ ضلع چند سالوں سے اپنے کام میں بہت اچھا جا رہا ہے خصوصاً دعوت الی اللہ کے کام میں،لیکن افسوس ہے کہ ضلع کا ہیڈ کوارٹر کمزور ہے ضلع کی صدر مقام کی کارکردگی تو بہت اچھی ہونی چاہیے۔ بلکہ ہر مجلس ہی اچھی ہو۔میری خواہش ہے کہ آپ میں سے ہر ایک قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے احیائے دین کا وعدہ فرمایا تھا اور آپ کے ذمہ یُحْيِ الدِّيْنَ وَ يُقِيْمُ الشَرِيْعَةُ (تذکرہ صفحہ 55) کا کام لگایا تھا ہمارا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ساری دنیا میں پھیل جائے اپنے اندر اس طرح اتحاد و اتفاق پیدا کریں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا آپ کے تمام صحابہ ایک پروئی ہوئی لڑی کی طرح تھے۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ دوسری اہم بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ اپنے نفسوں کی اصلاح ہے اس کے لیے قرآن کریم کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔اس کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دیں کیونکہ آپ قرآن کریم کے مطالب جانے بغیر کچھ نہیں کرسکتیں جب تک آپ کو یہ علم نہ ہوگا کہ قرآن کریم نے ہمیں کن

باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن باتوں سے منع کیا ہے تو ہم کیسے قدم آگے بڑھا سکتی ہیں اور کس طرح اپنے نفسوں کی اصلاح کرسکتی ہیں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی آئندہ نسل کو زندہ رکھیں وہی نسل بہتر اور اپنی نیکیوں میں آگے نکلنے والی ہوتی ہے جسے مذہب سے محبت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہو۔حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے والی ہو، آپ کے خلفاء سے پیار کرنے والی ہو۔ان خصوصیات کو اپنا کر ہی آپ آئندہ نسل اچھی تیار کرسکتی ہیں اگر آپ ان باتوں کو نظرانداز کریں گی تو کئی سال پیچھے چلی جائیں گی اور اپنی نئی نسل کو بھی کھودیں گی فرمایا آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں پیدا ہوئیں اور اب آپ خلفاء کا زمانہ پارہی ہیں۔

ہمارے لیے حضور ایدہ اللہ کے تازہ ارشادات بہترین لائحہ عمل ہیں لہذا خود بھی باقاعدگی سے حضور کے خطبات سنیں اور اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سنوائیں دعاؤں کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام شروع کریں اپنی کوششوں کو بہت تیز کریں تا ہم حضور ایدہ اللہ کے نئے ٹارگٹ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں نماز کی طرف بہت توجہ دیں ہر وقت گھر میں نیک باتوں کا چرچا کرتی رہیں بچپن سے ہی بچوں میں نیکیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔بچوں کو جو اچھی عادت بچپن میں ڈالی جائے وہی بڑے ہوکر پختہ ہوتی ہے اس لیے چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو نماز کا عادی بنائیں بلکہ باجماعت نماز کی عادت ڈالیں۔حضور کے خطبات میں بھی اس طرف بہت توجہ دلائی گئی ہے آپ سب مل جل کر کام کرتے ہوئے آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں۔خدا تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور نئی نسل کو نکھارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1993ء)

☆......☆......☆

شہر و اضلاع پاکستان کی عہدیداران سے خطاب

5 دسمبر 1993ء

آپ نے اپنے خطاب میں افسوس کا اظہار کیا کہ سالانہ رپورٹس کی تعداد 300 سے بھی کم تھی حالانکہ لجنات کی تعداد 977 ہے۔ اسی طرح ماہانہ رپورٹس کی تعداد بھی بے حد کم ہوتی ہے۔ اس طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ دیہاتی اور قصباتی لجنات کو بیدار کیا جائے۔ اصلاح وارشاد کے منصوبہ کے تحت بیعتوں کے ہدف کو پورا کرنے کی بھرپور سعی کی جائے۔ چندہ نادہندگان سے وصولی کی جائے۔

حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق قربانی دینے والی خواتین اور شہداء واسیران راہِ مولیٰ کے اہل خانہ کے حالات لکھ کر بھجوائے جائیں۔ ربوہ کے علاوہ باقی لجنات بھی اس پر توجہ دیں۔

آپ نے فرمایا کہ رپورٹس باقاعدگی سے ارسال کی جائیں اور تقابلی جائزے کے ساتھ ارسال کی جائیں۔

لجنہ ہال کی کرسیوں کی رقم 90 ہزار میں سے 86 ہزار وصول ہو چکے ہیں۔ جبکہ مزید 200 کرسیوں کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے بھی حسبِ استطاعت چندہ کا وعدہ کیا جائے۔

تحریک جدید کے چندہ میں ہر عورت لازمی طور پر شامل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مرکز میں وفود لائے جائیں۔ کیونکہ اس کا بے حد مثبت اثر ہوتا ہے۔ آپ نے حضور اقدس کے تازہ خطبہ کے مطابق پردہ کی روح کو قائم رکھنے کی مساعی کرنے کی تلقین کی۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1993ء)

☆......☆......☆

خطاب
نمائندگان مشاورت ومجالس عاملہ لجنہ اماءاللہ
منعقدہ 15/اپریل 1994ء

فرمایا چونکہ موجودہ حالات میں سارے پاکستان کی عہدیداران کو بلانا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے مختلف حصوں کے عہدیداران کو باری باری بلا کران کے ساتھ اجلاس کیا جاتا ہے۔اور ان تک ہدایات پہنچائی جاتی ہیں۔آج شوریٰ کی نمائندگان کے ساتھ یہ اجلاس منعقد کیا گیا ہے حضور اقدس کا آج کا خطبہ نہ صرف ممبران شوریٰ بلکہ تمام شہروں کی مجلس عاملہ کے لیے بھی ضروری ہے۔ یہ خطبہ اپنی اپنی جماعتوں میں سنوانے کا انتظام کریں۔

آپ نے حضور اقدس کے خطوط پڑھ کر سنائے۔جن میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ نومبائعین کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔کسی بھی شعبہ میں ایک یا دو ایڈیشنل سیکرٹریان کا تقرر کیا جاسکتا ہے۔جوان کی تربیت کا انتظام کریں مگر الگ سے شعبہ نہ قائم کیا جائے اسی طرح ایک شعبہ کے دو ہیڈ نہیں ہو سکتے۔

آپ نے ہدایت دی کہ نومبائعات کی ہر ماہ رپورٹ دیا کریں اور ڈش پر خطبہ دیکھنے اور سننے والوں کی رپورٹ بھی دیا کریں۔

وقف نو کے بچے بچیاں جو اطفال ناصرات میں شامل ہورہے ہیں۔ان ناصرات کی الگ سے رپورٹ ارسال کریں۔سالانہ رپورٹ میں تحریر کریں کہ امسال اتنی بچیاں ناصرات میں

آئیں ۔ نیز ان کی تعلیم اور تربیت کی رپورٹ بھی دیں ۔ اپنے ممبری چندہ میں دو روپے کا اضافہ کر دیں تا کہ اس روپے سے لجنہ کی جانب سے سیٹلائٹ کا چندہ دیا جا سکے ۔ سیٹلائٹ کے پروگرامز تیار کر کے بھجوائیں ۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1994ء)

جلسہ کسوف وخسوف ضلع منڈی بہاؤ الدین

منعقدہ 20 اپریل 1994ء

تشہد وتعوذ اورسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ آنے والے مہدی کا کام **یُحیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَرِیْعَۃ** (تذکرہ صفحہ 55) بیان فرمایا ہے۔خدا کے نیک بندے اس لیے دنیا میں آتے ہیں کہ دنیا کے کمزور بندوں کو راہِ راست پر لائیں۔ برے کاموں سے روک کر نیکی کی راہ دکھائیں۔ ہماری تربیت کیلئے بہت ضروری ہے کہ ہم آنحضرتؐ کی سیرت کو دیکھیں اوراس کے مطابق اپنی زندگیاں گذاریں اس کے بغیر ہماری تربیت نہیں ہوسکتی۔آپؐ نے فرمایا **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقَ** حضورؐ صفات الٰہیہ کے مکمل مظہر تھے۔آپ تمام دنیا کیلئے رحمت کا بادل بن کر برسے۔فرمایا **اِنّی رَسُوْلَ اللّٰہ الیکم جمیعاً** (الاعراف: 159) تمام دنیا کی اصلاح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔

اصلاح کی راہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی تکلیف نہیں دی گئی۔لیکن آپؐ نے اپنے کام میں بالکل کوئی رخنہ نہیں آنے دیا۔حضرت خدیجہؓ نے بھی آپ کے متعلق جو گواہی دی وہ بہت عظیم الشان ہے۔ پھر صلہ رحمی کی صفت بیان فرمائی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل وسیع اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔جس میں اپنے اور غیروں کیلئے بہت محبت تھی۔آپ ہر مذہب اور غیر مذہب والے کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔اپنے عمل سے آپ نے یہ بات ثابت کر دی کہ نسلی تعصب کو بالکل ختم کر دیا۔تمام اخلاق قرآن کریم کے آپؐ میں موجود تھے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ **کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن** (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91) آپؐ کا قول وفعل ایک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی۔آپؐ نے اپنی وسیع نظری سے ہر طبقے کی کفالت فرمائی۔

نئے نئے علوم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ظاہر ہوئے۔ اور یہی چیز دنیا کی ترقی کیلئے ضروری ہوتی ہے۔ اور انہی علوم کے ذریعے نئی دنیا اور نیا آسمان ظاہر ہوا۔ آنحضرتؐ کے صحابہؓ پر کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ہر قسم کی سختی کی گئی۔ لیکن کسی کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔

صفت مالکیت بھی آپؐ کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ تمام تاریخ عالم پر نظر ڈالیں ایسا عظیم الشان نمونہ کہیں اور نظر نہیں آتا۔

آپؐ نے فرمایا ہر صدی میں ایک مجدد آئے گا۔ آپؐ کی پیشگوئی کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اس دنیا میں دوبارہ زندہ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1994ء)

☆......☆......☆

شہرواضلاع پاکستان کی عہدیداران سے خطاب 23 جون 1994ء

فرمایا کہ تبلیغ کے سلسلہ میں ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ اور بیرون ربوہ پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے ہمیں اُن سے عہدہ برآ ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ ٹارگٹ کے لحاظ سے بیعتوں میں بے حد کمی ہے جلسہ سالانہ انگلستان سے دو دن قبل تصدیق شدہ بیعتیں بھجوا سکتی ہیں۔ صدر ضلع کی ذمہ داری ہے کہ وہ لائحہ عمل اور دی جانیوالی ہدایات کے مطابق کام کرے۔ اور ہر ماہ اصلاح وارشاد کے سلسلے میں دو اجلاس رکھے جائیں۔ لجنہ کے عہد میں وقت کی قربانی شامل ہے چنانچہ وقت کی قربانی دیں۔

ڈش پر حضور اقدس جو اعتراضات کے جوابات دے رہے ہیں خود بھی غور سے سنیں تا آپ دوسروں کو ان کے تسلی بخش جوابات دینے کے قابل ہوں اور غیر از جماعت افراد کو بھی سنائیں ان کو لٹریچر پڑھوائیں اور بیعت کے بعد عمدہ رنگ میں ان کی تربیت کرنے کی کوشش کریں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا اصل رنگ ہے۔ ان کی تربیت کے سلسلہ میں جو اقدامات کریں ان کی مکمل رپورٹ دیا کریں۔ سیٹلائٹ پروگرام کے لیے مد امانت تربیت کے علاوہ بھی جو بہنیں تحفۃً چندہ دینا چاہیں یا استطاعت رکھتی ہوں ان سے چندہ وصول کریں ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی کمزوری کے تحت تبلیغ کا یہ عظیم الشان کام رک جائے بلکہ ہمیں اس کی ترقی کی راہ ہموار کرنی چاہیے لجنہ کے چندہ میں اضافہ کیا جائے۔ تاہم بچت میں سے 3,2 لاکھ چندہ دے سکیں تمام اضلاع کی صدرات یہ ہدایات ہر عہدیدار اور ہر ممبر تک پہنچائیں۔ اس سلسلہ میں ضلعی میٹنگ کا انعقاد کریں اور رپورٹ میں لکھیں کہ آپ نے یہ پیغام ہر ممبر تک پہنچا دیا ہے۔ اگر عہدیداران آئندہ سال کے لائحہ عمل میں کوئی تبدیلی چاہیں یا کوئی تجویز دینا چاہیں تو رپورٹ کے ساتھ ہی لکھ کر بھجوا دیں۔ ماہانہ رپورٹس میں اہم کاموں کی تفصیل بھی لکھا کریں اور سالانہ رپورٹس میں مکمل جائزہ لکھیں کہ شروع سال میں قرآن مجید پڑھنے والیوں کی تعداد کیا تھی اور

اختتام پر کیا۔تقابلی جائزہ کے ساتھ رپورٹ ارسال کریں رپورٹ بھجواتے وقت جگہ اور ضلع کا نام ضرور لکھا کریں۔

یہ امر باعث تشویش ہے کہ 900 سے زائد لجنات میں سے آنے والی رپورٹس کی تعداد 300 سے بھی کم ہوتی ہے۔ضلعی صدرات دوروں کا پروگرام بنائیں اور کمزور لجنات منتخب کر کے ان پر سارا سال محنت کریں تا کہ ترقی کا سفر زینہ بہ زینہ طے کیا جا سکے۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 94-1993ء)

☆......☆......☆

خطاب عہدیداران شہر و اضلاع پاکستان 4 نومبر 1995ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا اوّلین مقصد حضور ایدہ اللہ کی اطاعت میں ان کی ہدایات کے مطابق کام کرنا ہے۔ گذشتہ سال ہماری یہ کوشش تھی کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لجنہ کی ماہوار رپورٹس کی تعداد میں اضافہ تو ہوا ہے لیکن جتنا اضافہ ہونا چاہیے اس ٹارگٹ تک ہم ابھی نہیں پہنچ سکے۔ آئندہ آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اس میں نمایاں اضافہ ہو۔ نئے سرے سے تجنید بنا کر بھجوائیں۔ تعلیم القرآن کلاس میں آنے والی بچیاں کچھ بے قاعدگیاں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں آئندہ اچھی طرح سمجھا کر بھجوایا کریں۔ تا آئندہ ٹورنامنٹ میں یہ شکایت پیدا نہ ہو۔

دعوت الی اللہ کے کام کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ جن اضلاع سے کسی بیعت کی اطلاع نہیں آئی وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ حضور کے خطبات اور درس القرآن سے باقاعدگی سے استفادہ کریں۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 96-1995ء)

☆......☆......☆

پیغامات

پیغام

برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ۔قادیان 1973ء

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُه

اللہ تعالیٰ تمہارا یہ سالانہ اجتماع مبارک کرے۔بچیوں کو میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔کھیلنے کے لئے سارا سال ہے اس تھوڑے سے وقت میں اپنی عمر اور اپنی ذہانت کے مطابق فائدہ اُٹھاؤ۔پروگراموں کو توجہ سے سننے کی کوشش کرو۔اگر سنجیدگی اور توجہ سے پروگراموں کو سنو گی تو بہت کچھ حاصل کرسکو گی۔اجتماع ہو یا کھیل کا میدان۔سنجیدگی وقار اور اخلاق کا ہر قدم پر مظاہرہ کرو۔کوئی غیر سنجیدہ بات کوئی وقار سے گرا ہوا فعل ناصرات الاحمدیہ کی شان کے شایاں نہیں۔

یہ یاد رکھو کہ آج بے شک تم بچیاں ہو لیکن آئندہ قوم کا مستقبل تم سے وابستہ ہے۔یہ سیکھنے کی عمر ہے یاد رکھنے کی عمر ہے،اللہ تعالیٰ کا تم پر یہ عظیم الشان انعام ہے کہ تمہیں احمدی گھرانوں میں پیدا کیا۔اسلام جیسی نعمت تمہیں عطا فرمائی۔مسیحائے زمان کی جماعت سے تمہیں وابستہ کیا بے شک تم احمدی بچیاں ہو ناصرات ہو لیکن حقیقت میں ناصرات الاحمدیہ نام کی مستحق تب کہلا سکتی ہو جب اپنے عمل،اپنے کردار،اپنے اخلاق،اپنی زندگی اور اپنی قربانیوں سے اس بات کا ثبوت دو گی کہ تم واقعی ناصرات الاحمدیہ ہو۔تم نے اسلامی تاریخ کے واقعات سنے ہونگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل تھا جنگ بدر میں اس کو دو بچوں نے قتل کیا تھا جو بارہ بارہ سال کے تھے کس جذبہ نے ان کو ابوجہل کے قتل پر اُکسایا؟ صرف اسلام کی محبت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق نے۔پس ایسا ہی ایمان اور ایسا ہی عشق تمہارے اندر ہونا چاہئے۔

عشق اور محبت گہرے تعلق سے پیدا ہوتا ہے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے

صحابہ، خلفائے راشدین، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے حالات کثرت سے پڑھنے اور سننے چاہئیں۔ جب تک علم نہ ہو جب تک پوری واقفیت نہ ہو ان احسانات کا علم نہ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت پر کئے آپؐ سے حقیقی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔

بچوں پر آپؐ کے بے انتہا احسان ہیں۔ آپؐ نے بچوں اور بچیوں کا ایک خاص مقام معاشرہ میں پیدا کیا۔ آپؐ سے پہلے عورت کی کوئی عزت نہیں تھی لڑکی کو نفرت اور حقارت سے دیکھا جاتا تھا۔ آپؐ نے لڑکی کی عزت قائم کی لڑکی کا ماں باپ کے ورثہ میں حصہ رکھا لڑکی کی تعلیم اعلیٰ تربیت اور اچھی پرورش کی۔ بے انتہا تاکید فرمائی بار بار آپؐ کے احسانوں کا تذکرہ جب آپ سنیں یا پڑھیں گی تو خود بخود آپ کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت کا جذبہ پیدا ہوگا اور جب محبت کا جذبہ پیدا ہوگا تو اس کے نتیجہ میں آپؐ کی اطاعت اور آپؐ کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔

ایک بچی اپنے ماں باپ سے کیوں پیار کرتی ہے اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں اس کے لئے قربانی دیتے ہیں۔ ہمارا ربّ ماں باپ سے بھی بڑھ کر رحیم اور شفیق ہے۔ اپنے ماں باپ سے بڑھ کر اپنے خدا سے محبت کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو شریعت کے سب احکام کا علم ہو، تا غلطی سے یا لاعلمی میں آپ نافرمانی نہ کر بیٹھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعلمین تھے آپؐ کے ہر ارشاد کی تعمیل کرنی چاہئے کہ اگر آپؐ نہ آتے تو ہمیں اپنے خدا کا ہی کوئی علم نہ ہوتا۔ آپؐ نے ہمیں بتایا کہ ہمارا ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا جس نے ساری کائنات پیدا کی۔ جس نے ہماری اصلاح کے لئے انبیاء بھجوائے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا جذبہ آپ کے دلوں میں پیدا ہو کہ آپ کے ذریعہ ہم نے صحیح اسلام کا چہرہ دیکھا۔ دنیا ایک بار پھر قرآن کو بھول کر اپنے خالق کو بھول کر اندھیروں میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اندھیروں سے ہمیں نکال کر قرآن کی روشنی سے ہمیں پھر منور کیا ہمیں بتایا کہ ہماری اصلاح صرف قرآن مجید پر عمل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ اپنے ربّ سے ہمارا تعلق صرف قرآن مجید کے ذریعہ ہو سکتا ہے پس میری بچیو! قرآن پڑھنے کی

طرف پوری توجہ دو۔ ایک احمدی بچی بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جو ناظرہ قرآن مجید نہ پڑھتی ہو۔ اگر تم اُردو، انگریزی اور دوسری زبانیں بچپن میں سیکھ سکتی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ صحت سے قرآن مجید پڑھنا اور تلاوت کرنا نہ سیکھ سکو۔ پھر جوں جوں بڑی ہوتی جاؤ نماز سیکھو، نماز کے محض الفاظ یاد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نماز میں اپنے ربّ سے کیا مانگ رہی ہو۔ نماز کا ترجمہ یاد کرو۔ جب نماز کا ترجمہ یاد ہو جائے تو تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کرو۔ احمدیت کی تاریخ سے واقف ہو۔ اپنے عقائد دلائل کے ساتھ آنے چاہئیں اگر یہ سب باتیں تم سیکھ لو تو پھر تم اس قابل ہو سکتی ہو کہ احمدیت کے لئے قربانی دے سکو۔ بغیر علم کے عمل ممکن نہیں اور ایمان کو تازہ رکھنے کے لئے عمل بہت ضروری ہے جس طرح پھول کے پودے کو زندہ رکھنے کے لئے بار بار قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ قربانیاں وقت کی بھی ہو سکتی ہیں مالی بھی ہو سکتی ہیں۔ بُری عادتیں چھوڑ کر نیک اخلاق اور نیک عادتیں اختیار کرنے کی صورت میں بھی ہو سکتی ہیں۔

احمدیت میں آنے والی کئی نسلیں قربانی پر قربانی دیتی چلی آئی ہیں۔ اب تمہارا زمانہ ہے اس وقت احمدیت کو ضرورت ہے تمہاری قربانیوں کی پس خود دین سیکھو تا بڑی ہو کر دوسروں کو سکھا سکو۔ کفایت اور سادگی کی عادت ڈالو تا احمدیت کی ترقی کی خاطر چندے دے سکو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی عادت ڈالو اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرو۔ آپ کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل کی بچپن سے عادت ڈالو اور اسی کو سعادت سمجھو۔ یاد رکھو کہ تمہاری ترقی خلافت کے قدموں سے وابستہ ہے لغو باتوں سے پرہیز کرو۔ ہمیشہ اچھی صحبت میں بیٹھو۔ صفائی کی عادت ڈالو۔ جسم اور کپڑے صاف ہوں تو دل میں بھی پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ سچ کی عادت ڈالو۔ تکبر اور غرور کو پاس نہ پھٹکنے دو۔ ہر ایک کی ہر وقت مدد کرنے کے لئے تیار رہو۔ مدد سے مراد محض پیسے سے مدد نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے مدد کرنے کے لئے تیار رہو۔ رحم دلی اور خوش خلقی اور خوش گفتاری تمہارا

وصف ہونا چاہئے تمہاری پیشانیوں سے وہ نور چمکے کہ دور سے ہی دیکھ کر ایک انسان کہہ اُٹھے کہ نہ صرف یہ ناصرات الاحمدیہ ہیں بلکہ ناصرات انسانیت بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود کے اس شعر کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھو۔

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

خدا کرے جب آپ کا عمل کا زمانہ آئے تو آپ حقیقت میں دین کا ستون ثابت ہوں۔ آمین

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ۔ سیرالیون کے سالانہ اجتماع پر پیغام

’’مجھے یہ علم ہوا ہے کہ آپ کا سالانہ اجتماع عنقریب ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ کامیاب ہو اور غیر مسلموں کی توجہ کا مرکز بنے۔ 1922ء میں حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے پیش نظر کہ عورتیں بھی مردوں کے ساتھ ساتھ اسلام پھیلانے کی کوشش کریں اور اسی مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے قیام کے ساتھ ہی تمام پروگرام بنایا گیا تا کہ احمدیت پھیلے اور لوگ حقیقی اسلام سے روشناس ہوں۔

آپ کے ذمے بہت کام ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنے ماہانہ وسالانہ جلسوں میں غور وفکر کریں۔ ورنہ آپ احمدیت کی ترقی میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ اس کے لئے چند ایک باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے سب سے پہلی اور ضروری بات اپنے امیر جماعت کی اطاعت کرنا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے ملک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہیں۔ امیر جماعت کی فرمانبرداری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل دوسری باتوں پر عمل کریں۔

(1) ماہانہ اجلاسوں میں با قاعدہ شرکت کریں۔ خواہ آپ کو ذاتی کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو۔

(2) عہدیداران کو جماعتی ترقی و بہتری کے لئے مفید مشورے دیں۔

(3) احمدیہ لٹریچر کا با قاعدگی سے مطالعہ کریں۔ آپ کو اسلام کا مکمل نمونہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر آپ کے قول اور عمل میں تضاد ہوگا تو آپ کی تبلیغ کچھ اثر نہ کرے گی۔ اگر چہ کتنی ہی اچھی طرح کی گئی ہو۔

علاوہ ازیں مستقبل کے لئے سب سے اہم کام آپ کا اپنے بچوں کی اسلامی ماحول میں پرورش کرنا ہے۔ تا کہ وہ بڑے ہو کر اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھ سکیں۔

جسمانی طور پر میں آپ سے بہت دور ہوں۔ لیکن میرا دل اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ۔ 1974ء

کنری (ضلع تھرپارکر) کے سالانہ اجتماع پر پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنَصَلّیِ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو بہت کامیاب اور بابرکت کرے اور اس کے ذریعہ آپ سب بہنوں میں باہمی محبت، اتحاد اور تعاون بڑھے۔ اجتماعوں کی سب سے بڑی غرض تربیت ہوتی ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے اجتماعوں میں عہدیداران کو اور بچیوں کو نظام کے ماتحت کام کرنے، وقت کی پابندی اور اپنی مجلس میں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کا سبق سکھانا چاہئے۔ بچیوں کو بجائے اِدھر اُدھر پھرنے کے ماؤں کو اپنے ساتھ بٹھانا چاہئے تاکہ ان کے کان میں نیکی کی باتیں پڑیں۔ اگر ہر شہر میں لجنات اپنے اجتماعوں میں بہنوں کی تربیت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم ضبط اور تنظیم کا عظیم الشان مظاہرہ نہ کر سکیں۔

اسلام صرف اعتقادات کا نام نہیں۔ بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہم حقیقی مسلمان تبھی کہلا سکتے ہیں جبکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی اقدار اور روایات پر عامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم شاہراہ غلبہ اسلام پر اپنے امام کی اطاعت کرتے ہوئے آگے ہی آگے نکلتے چلے جائیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ امریکہ کے سالانہ جلسہ پر پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

مجھے مکرمی جناب مولوی صدیق صاحب شاہد قیم لجنہ کے ذریعہ علم ہوا ہے کہ اس ماہ کے آخر میں آپ کی CONVENTION منعقد ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت مبارک کرے اور یہ موقعہ احمدی بہنوں کی تربیت، آپس میں ایک دوسرے سے محبت پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہو نیز آئندہ اپنی لجنہ کے لئے ایسے فیصلے کی توفیق ملے جو آپ کی ترقی کا موجب ہو۔

گو میں آپ سے بہت دور ہوں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم سب ایک ایسی زنجیر میں پروئے گئے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم میں کوئی دوری نہیں اور فاصلے کی لمبائی کے باوجود ہمارے دل ایک دوسرے سے قریب ہیں۔ میں دل کی آنکھوں سے اِس کنوینشن میں بہنوں کے مسکراتے چہروں اور آئندہ کے لئے غور و تدبر کو محسوس کر رہی ہوں۔

اسلام کا جھنڈا اس ملک میں بلند رکھنا آپ کا فرض ہے اور ہر ملک میں مسلمانوں کا یہ فرض ہے۔ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے بہت ضروری ہے کہ قرآن مجید سے گہری واقفیت ہو۔ اسلامی تاریخ اور احمدیت پر عبور ہو۔ تا وہ ایک طرف اپنا نمونہ اچھا بنائیں۔ دوسری طرف اپنے بچوں کی اسلامی ماحول میں تربیت کر سکیں۔ اس سلسلہ میں میں اپنی ان بہنوں سے جو پاکستان سے وہاں گئی ہوئی ہیں استدعا کروں گی کہ ان کو مرکز میں رہنے یا آنے جانے کا زیادہ موقع ملا ہے۔ ان کو اپنا ایسا اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیے جو نئے آنے والوں کے لئے قابل تقلید ہو۔ لجنہ کے کاموں میں دلچسپی لیں تعلیم یافتہ خواتین زیادہ سے زیادہ لٹریچر کی کوشش کریں اور اس کے لئے ایک علیٰحدہ فنڈ قائم کرنے کی کوشش کریں تا ایسا لٹریچر شائع کیا جا سکے جو بچوں اور خواتین کو

اسلامی تعلیم سے روشناس کرا سکے۔ اس فنڈ میں ہر بہن حسب استطاعت حصہ لے۔ تا ہر سال دو تین کتب شائع ہو سکیں۔ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ غلبہ اسلام کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مکمل صحت یابی کے لئے وہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی قیادت میں قربانیاں کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (آمین)

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

18-08-1975

نائیجیریا کی لجنات کے جلسہ پر پیغام

پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

مکرمی اجمل صاحب شاہد کے ذریعہ اس بات کا علم ہوا ہے کہ آپ کی سالانہ کانفرنس 29، 30، 31 مارچ کو لیگوس میں منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب کرے اور اس کے بہترین نتائج نکالے۔ کانفرنس کی غرض جہاں اعلائے کلمۃ اللہ ہے وہاں آپ کی تنظیم بھی ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ سال لجنہ اماء اللہ کی ایک رپورٹ بھی موصول نہیں ہوئی۔ ایک اصول یاد رکھیں شاخوں کے سرسبز رہنے کے لئے ضروری ہے کہ جڑ سے اس کا تعلق ہو۔ پس مرکزی لجنہ سے اپنا ٹھوس تعلق قائم رکھیں۔ مرکزی لجنہ کو آپ کی کارروائیوں کا صحیح علم ہو اور وہ ہدایات دے سکیں آپ مجھ سے بہت دور ہیں لیکن جو تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمارا آپس میں ہے وہ بہت قریبی تعلق ہے۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُسوۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام کا جھنڈا بلند رکھنے کی توفیق دے اور ہم سے وہ قربانی اور خدمت لے جو اسے قبول ہو۔ سب بہنوں کو محبت بھرا سلام۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیئے۔

خاکسار

صدر لجنہ مرکزیہ

1975ء

لجنہ ماریشس کے لجنہ ڈے پر پیغام

میری عزیز بہنو!

السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُه

آپ کی صدر صاحبہ کے ذریعے علم ہوا ہے کہ 27 ردسمبر کو لجنہ ماریشس اپنا لجنہ ڈے منا رہی ہے۔ اسی دن یہاں مرکز میں بھی جلسہ سالانہ کا دوسرا دن ہوگا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ عورتوں سے خطاب فرما رہے ہوں گے۔ احمدی خواہ پاکستان میں ہوں یا ماریشس میں، یورپ میں ہوں یا امریکہ میں ان کا مقصد حیات صرف اور صرف ایک ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں توحید الٰہی کا قیام ہو اور انسان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لے۔ اسلام کا جھنڈا سب جھنڈوں سے اُونچا ہو اور جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا احمدی اپنے جان و مال، عزت ہر چیز کو اسلام کے غلبہ کے لئے قربان کرتے رہیں گے۔ مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی جو بشارتیں دی ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر پوری ہو کر رہیں گی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی تربیت اور اصلاح کی طرف توجہ دیں تاکہ اپنے وقت پر اپنی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا کرے یہاں جلسہ سالانہ میں ہونے والی سب دعائیں اور آپ کے اجتماع میں ہونے والی سب دعائیں شرف قبولیت پائیں۔ آمین۔

خاکسار

صدر لجنہ مرکزیہ

17-12-75

مغربی جرمنی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کے موقع پر پیغام کا ترجمہ

پیاری بہنو!

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

مجھے آپ کی صدر صاحبہ کے خط سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ 13/ مارچ 1976ء کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ایک اجتماع منعقد کر رہی ہیں یہ دن دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بہت خوشی کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ ان نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کو ذہن نشین کرانے کا موقع بہم پہنچاتا ہے۔ ہاں وہی جو تمام بنی نوع انسان کے لئے نجات دہندہ کے طور پر معبوث کیا گیا۔

آپؐ دنیا میں وہ پہلے انسان تھے جنہوں نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں مساوات کا اصول سکھایا اور رنگ اور مذہب سے پیدا ہونے والے امتیاز کو دور کر کے قرآن کریم میں نازل ہونے والی وحی ربّانی کے مطابق اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ کا سبق دیا۔لیکن سال میں ایک مرتبہ اس قسم کا دن منانا کسی لحاظ سے بھی کافی نہیں ہے جب تک دلوں میں وہ آگ نہ منور کی جائے جو سارا سال روشن رہے۔ ہر مسلمان اور بالخصوص احمدی مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا عملی نمونہ بن جائیں۔ ہمیں مقدور بھر کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کے اخلاق حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔آپ کا خلق وہ تھا جسے حضرت عائشہ نے کَانَ خُلُقُہُ الْقُرآن کے الفاظ میں بیان کیا۔ یعنی آپ نے قرآن کریم کے ہر لفظ کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا کر دوسروں کو اس کی تقلید کرنے کی ہدایت فرمائی۔آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔

آیئے! ہم قرآن کریم کی اس ہدایت پر غور کریں کہ کوئی قوم حقیقی معنوں میں کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اس کے زبانی دعووں اور اعمال میں پوری مطابقت نہ ہو اور جب تک وہ ہمیشہ ایسی تبدیلیوں کو

اپنانے کے لئے تیار نہ ہو جو بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے ضروری ہوں۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو دنیا کا کامل ترین انسان ثابت کر کے دکھایا۔ اپنے عملی نمونہ سے ہمیں اس حقیقت سے روشناس کرایا کہ عملی زندگی ہی دوسروں کو متاثر کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

پیاری بہنو! اگرچہ جرمنی میں آپ کی تعداد بہت کم ہے تاہم آپ اس امر کو یاد رکھیں کہ آپ کو اس زمانہ میں دنیا کا معلم بننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کا بہترین اور مؤثر ذریعہ آپ کا عملی نمونہ ہی ہے اور اسی ذریعہ سے آپ دنیا پر یہ ثابت کر سکتی ہیں کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ آج کے دن ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس عظیم پیغمبرؐ کے پیغام کو پھر سے تازہ کریں۔ بالخصوص اس پیغام کو جو زندگی میں عورت کے مقام سے متعلق ہے۔ کیا ہم اس عظیم وجود کو ہمیشہ اپنے دل و دماغ میں زندہ نہیں رکھ سکتے جس نے عورت کو پست مقام سے اُٹھا کر نقطۂ عروج تک پہنچایا ہے۔

آج کی تہذیب کے ترقی یافتہ معیار کے باوجود مغربی اقوام عورت کے حقوق کی حفاظت کے لئے وہ حسین ضابطہ حیات تیار نہ کر سکیں جو اسلام کی اس پاک تعلیم کے اندر ہے جس کا نزول آنحضرت ﷺ پر آج سے چودہ سو برس قبل ہوا۔ آپؐ کی پاک روح پر ہزاروں ہزار سلام اور رحمتیں نازل ہوں جس نے ہمیں وہ طریق بتا دیا جس کو اپنا کر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی برکات حاصل کر سکتے ہیں۔

1976ء

صدر لجنہ مرکزیہ

جرمنی کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

لجنہ اماءاللہ جرمنی کی ممبرات

پیاری بہنو! السلام علیکم

آپ کی صدر کی طرف سے آمدہ اطلاع سے یہ جان کر مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ آپ سالانہ اجتماع 10/ جولائی 1976ء کو منعقد کر رہی ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ یہ کامیابی سے اختتام پذیر ہو اور آپ کی مساعی سے احمدیت پھیلے۔

پیاری بہنو! فرانکفرٹ ایک نہایت اہم مقام پر واقع ہے یورپ کے بہت سے رستے اس میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ یورپ میں سفر کرتے ہوئے لوگ اس میں سے گزرتے ہیں یا یہاں پر تھوڑی دیر قیام کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کو یہ موقع حاصل ہے کہ ان لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ آپ لوگ ان سے ذاتی طور پر رابطہ قائم کر کے اسلام اور احمدیت کے بارے میں لٹریچر ان تک پہنچا سکتی ہیں۔ اگر ہماری فرانکفرٹ کی بہنیں اسلام کی تبلیغ کے بارے میں اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کریں تو وہ ملک میں ایک روحانی انقلاب لاسکتی ہیں۔ لیکن سب سے پہلے انہیں اپنی زندگی کو بدلنا ہوگا۔ اگر ان کا اخلاق مثالی ہوگا تو لوگ خودبخود ان کی طرف مائل ہوں گے اگر ان کے اعمال وافعال میں قرآنی احکام کی جھلک ہوگی تو ان کے ملنے والے لازماً ان کی طرف اور اسلام کی طرف جھکیں گے۔

آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح ومہدی موعود کا مقصد اسلام کو دوبارہ بحال کرنا اور شریعت کو نافذ کرنا ہے۔ وہ اس لئے آئے تھے کہ مسلمانوں اور باقی بنی نوع انسان کو اسلام کی آغوش میں لے آئیں۔ مسلمان اسلام اور شریعت سے دور ہو گئے تھے ان کی آمد کا واحد مقصد یہی تھا کہ ان مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دیں۔ اُنہوں نے یہ مشن کامیابی سے نبھایا اب

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ باقی انسانوں تک یہ پیغام پہنچائیں۔

ہم جوان کے متبعین ہیں۔ ہمارے پاس یہ کام ایک مقدس امانت ہے اس کے لئے ہمیں اپنی ہر چیز قربان کر دینی چاہئے۔ہمیں تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ انسانیت کو اپنے خالق کی طرف واپس لانے کا عظیم اور مقدس کام ہمیں سونپا گیا ہے۔لیکن سب سے پہلے ہمیں اپنے دل کو ٹٹولنا پڑے گا اور اپنے اندر جھانکنا پڑے گا کہ ہمارے افعال ہمارے اقوال کے مطابق ہیں یا نہیں۔کیا ہمارا عہد بیعت ایک حقیقت ہے یا محض ایک نعرہ۔ ہماری زندگیوں پر اسلامی اخلاق کی گہری چھاپ ہونی چاہئے۔ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہمارا اخلاق اپنے ملنے جلنے والوں سے ہمارا برتاؤ ہمارا طریق زندگی سب کچھ قرآنی احکام کے مطابق ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم قرآن کریم کے مطالب کو سمجھتے ہوں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوں۔خدا کرے کہ آپ یہ چیزیں سیکھ لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق تمام انسانوں کی زندگیوں میں روحانی اور اخلاقی انقلاب لاسکیں۔آمین

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

21/جون 1976ء

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ۔گی آنا

میری عزیز بہنو! اور ممبرات لجنہ گی آنا

السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ یکم اگست 1976ء کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع اور دستکاری کی نمائش منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بہت مبارک کرے۔ اسلام اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ میں امید رکھتی ہوں کہ آپ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع دوسری خواتین کو اسلام کی طرف لانے کا موجب بنے گا۔ آپ نے مہدی علیہ السلام کو مانا ہے جو اس زمانے میں اسلام کو پھر سے زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے اور انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والیوں کا فرض ہی یہی ہے کہ وہ اپنے قول وفعل سے ثابت کریں کہ دنیا میں امن صرف اسلام سے وابستگی کے ساتھ حاصل ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے جہاں آپ کو اسلام کی تبلیغ کرنی پڑے گی وہاں اپنے نمونہ کے ذریعہ سے بھی لوگوں کی توجہ کو جذب کرنا ہوگا۔ دوسروں کو دین سکھانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ خود دین کا علم آتا ہو آپ کوشش کریں کہ آپ کی ہر عورت اور ہر بچی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور مذہبی کتب کا مطالعہ کرے اور اسلام کی صداقت کے دلائل یاد کرے۔

لہٰذا ایک بات ہر وقت آپ کو مدنظر رکھنی چاہئے کہ اسلام صرف عقائد کا نام نہیں بلکہ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ اپنے اخلاق۔ کردار۔ لباس۔ رہن سہن کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں تا کہ وہ بڑے ہو کر پکے مسلمان بنیں۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1976ء

پیغام برائے اجتماع لجنہ ماریشس

عزیز بہنو!

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

لجنہ ماریشس کی PHOENIX برانچ کا سالانہ اجتماع 13؍نومبر 1976ء کو ہو رہا ہے۔ میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔ میری دلی دعا ہے کہ آپ کا یہ اجتماع بہت بابرکت ہو اور نیک نتائج کا حامل ہو۔

اجتماعات کے قیام کی سب سے بڑی غرض تربیت کرنا ہے۔ ہمارے اجتماعات میں نظم وضبط و اطاعت کا مظاہرہ اتنا شاندار ہونا چاہئے۔ جو مثالی ہو اور ہمارے اخلاق وکردار اور لباس وگفتار ہر بات عین اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق ہو۔ تا ہمارے قول اور فعل میں کسی قسم کا تضاد نہ ہو۔ قوم وہی ترقی کرتی ہے اور کرتی رہی ہے جس کا فعل و عمل اس کے دعویٰ اور قول کے مطابق رہا ہو۔ صرف پڑھ لینا چندے جمع کر لینے سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک اپنے عمل سے اپنے کو ایک پکا مسلمان نہیں بنا تیں اور ہمارا عمل قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق ہو اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں۔ اسلام کی محبت، قرآن سے عشق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے اُسوہ پر چلنے کا شوق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے محبت۔ ان کے لئے اور اُن کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا آپ کا اور صرف آپ کا کام ہے۔ یہ جرأت ایمانی صرف آپ اپنے بچوں میں پیدا کر سکتی ہیں۔ ان کو قرآن مجید پڑھائیے۔ ترجمہ سکھائیے۔ نماز کا پابند بنائیے۔ تمام اسلامی اخلاق ان میں پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

11-10-76

سالانہ اجتماع 1976ء ناصرات الاحمدیہ۔قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمدُہ وَنَصَلّیِ عَلیَ رَسُولِہِ الۡکَرِیم

وَعَلیٰ عَبۡدِہِ الۡمَسِیح الۡموعُود

میری پیاری بچیو! ناصرات الاحمدیہ قادیان !السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ دسمبر کے آخر میں آپ اپنا اجتماع کر رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آپ کی نگرانوں کو آپ کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بشارت دی کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور پہلی صدی ختم ہونے پر جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے جشن منائے۔صدی پوری ہونے میں چودہ سال باقی ہیں۔دراصل یہ خوشیوں کا زمانہ آپ کا زمانہ ہوگا۔آج جو ننھی منی بچیاں ہیں ہر بچی اپنی عمر میں چودہ سال جمع کر لے اور اِس بات کا احساس کرے کہ چودہ سال کے بعد تمام ذمہ داریاں ہم نے اُٹھانی ہیں۔اس لئے ابھی سے ان ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ہر بچی اپنے مذہب سے محبت کرنے والی ہو۔ ہر بچی علم دین سیکھنے کا شوق رکھتی ہو۔ ہر بچی کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ قرآن کریم کی تعلیم کا عملی نمونہ بنوں۔اپنی دنیاوی تعلیم سے زیادہ قرآن مجید اور حدیث سیکھنے کی طرف توجہ دیں۔نورِ ایمان آپ کی پیشانیوں سے جھلکتا ہو۔اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آپ کا شعار ہو ہمدردی خلق آپ کا جز وطبیعت ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جھک کر دعا کرنا آپ کی عادت ہو۔اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ آپ صرف نام کی ناصرات الاحمدیہ نہ ہوں۔ بلکہ عملاً بھی ناصرات الاحمدیہ ثابت ہوں۔

(دستخط مریم صدیقہ)

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر پیغام

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی صدر لجنہ نے خواہش کی ہے کہ ان کی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کانفرنس کے موقعہ پر ان کے لئے کوئی پیغام بھجواؤں۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور اس کی بہت تاکید فرمائی تھی تا ایسے جلسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اوصاف کا تذکرہ کیا جائے۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ آپ ہی تمام انسان اور دنیا کے نجات دہندہ تھے اور آپ پر ایمان لاکر آپ کی اطاعت کر کے آپ کی پیروی کر کے ہی انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰه (اٰل عمران: 32)

اے محمد رسول اللہ دنیا کو بتا دیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ میرے پیچھے پیچھے چلو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ دنیا کو صحیح معنوں میں جنت بنانے کے لئے ایک کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کے ہر حکم پر خود عمل کر کے دکھایا اور ہر حیثیت میں دنیا کے سامنے ایک مثالی کردار بن کر ظاہر ہوئے ایک کامل انسان۔ اللہ تعالیٰ سے انتہائی محبت رکھنے والے بندوں سے انتہائی شفقت کرنے والے۔ انتہائی اعلیٰ اخلاق کے مالک۔ دنیاوی معاملات میں نہایت صاف۔ دوستوں سے وفادار اور دشمنوں کا انتہائی قصور بھی معاف کر دینے والے۔ غرض کہ کسی پہلو پر بھی نظر ڈالو ایک کامل نمونہ ساری دنیا کے لئے اور جس کے نمونہ پر

چلنے سے ہی انسان بُرائیوں سے محفوظ ہو سکتا ہے نیکی میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتا ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کا مطالعہ کرتے رہیں۔ آپ کے ارشادات کا علم حاصل کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں خود عمل کر کے دوسروں کو بھی اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور ابدی صداقت سے روشناس کرانے کی کوشش کریں۔ غیر مسلم بھی اسلام کی تعلیم کی طرف اس وقت کشش محسوس کر رہے ہیں جب آپ کے عمل اخلاق اور طرزِ زندگی میں انہیں قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جھلک نظر آئے گی۔

اس ملک میں رہتے ہوئے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ آپ مادہ پرستی سے دور رہتے ہوئے اپنے مذہب کے احکام پر چلیں۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں ان کے دلوں میں آنحضرت ﷺ سے اتنی محبت پیدا کریں کہ وہ آپؐ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کر ہی نہ سکیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1977ء

لجنہ اماء اللہ کوپن ہیگن کے اجتماع پر پیغام

میری عزیز بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ کوپن ہیگن

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی سیکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ 28 رمئی کو آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ ڈنمارک کی سرزمین میں آپ کا یہ اجتماع اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچے اور ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اجتماع کی اصل غرض تربیت ہے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی ایسی راہ نمائی کی ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اور ان سنہرے اُصولوں پر عمل کرنے سے ہی ایک پرامن معاشرہ اور پرامن ماحول دنیا میں قائم ہوسکتا ہے۔ انہی کے ذریعہ نفرت، تعصب، عناد کی جڑیں کاٹی جاسکتی ہیں اسلام وہ واحد مذہب ہے جو کسی انسان کو بحیثیت انسان کسی دوسرے پر فوقیت نہیں دیتا۔ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور وہ سب کی یکساں ربوبیت کرتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کا سلوک خدا تعالیٰ کے بندوں سے یکساں اور رحم وشفقت کا ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احکام پر چلنے والی ایک جماعت قائم کی ہے جس کی ایک کڑی آپ بھی ہیں آپ کا فرض ہے کہ اپنا جائزہ لیتی رہیں کہ آپ کا عمل اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے یا نہیں کہیں آپ کے قول اور فعل میں تضاد تو نہیں۔ اگر آپ کے دعوے اور عمل میں تضاد ہے تو آپ کی بات دوسروں پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ آپ نے خود اپنے کو اسلام کے مطابق ڈھالنا ہے اپنے بچوں کو سچے مسلمان، مذہب کے پابند، اسلام کے لئے غیرت اور محبت رکھنے والے اسلام کی خاطر قربانی دینے والا بنانا ہے۔

پس اپنے اجتماع میں ان امور کو زیر بحث لائیں۔ جن کے نتیجہ میں آپ کی تنظیم زیادہ سے

زیادہ سرگرم عمل ہو سکے اور زیادہ خواتین اور بچوں کی تربیت ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہر خطہ زمین میں بسنے والی خواتین کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1977ء

لجنہ اماء اللہ۔امریکہ کے اجتماع پر پیغام

میری عزیز بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ امریکہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی سالانہ کنوینشن جولائی کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے اس اجتماع کو بہت بہت مبارک کرے۔ آپ کے ذریعہ اسلام کا پیغام امریکہ کے دور دراز کونوں تک پہنچے۔ آپ کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا ہو۔ جس کو دیکھ کر لوگوں کے دل اسلام کی پیاری اور پرکشش تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔

گزشتہ سال آپ کے لئے بہت ہی مبارک تھا کہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امریکہ کا دورہ کیا تو آپ نے ان کی زیارت کی ان کے مبارک ارشادات سنے اور فائدہ اُٹھایا۔ اس دورہ کے نتیجہ میں یقیناً آپ میں بیداری پیدا ہونی چاہئے تھی اور ہوئی ہو گی اس تبدیلی کو اپنے میں قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔

اسلام صرف چند اُصولوں کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ کی مکمل راہ نمائی کرتا ہے اگر آپ اصولاً تو اسلام کو مانتی ہیں لیکن عملاً نہیں تو حقیقی مسلمان نہیں کہلا سکتیں اسلام ایک زندہ مذہب ہے ہمیشہ کے لئے ہے اور دین فطرت ہے اس کا کوئی حکم ایسا نہیں جس پر عمل کرنا مشکل ہو۔ پس قرآن کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں کہ اسی میں حقیقی نجات ہے۔

پردہ اسلام کا ایک حکم ہے جس حد تک جہاں تک ممکن ہو ایک احمدی خاتون کو اسلام کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے لیکن بہت سی بہنیں یہاں پردہ کرتی ہیں اور جب امریکہ جاتی ہیں تو ایسا لباس پہننا شروع کر دیتی ہیں جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوتا ہے۔ اگر ان کو اپنے مذہب سے گہری محبت ہوتی اور وہ اس یقین پر قائم ہوتیں کہ اسلام کے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے تو وہ ایسا نہ کرتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''سنو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔''

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 26 نیا ایڈیشن)

اس سلسلہ میں نیشنل لجنہ اماء اللہ امریکہ کو ایک قدم ضرور اُٹھانا چاہئے کہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی عہدیداران اور شاخوں کی صدر کم از کم ایسی خواتین منتخب ہونی چاہئیں جو اسلام کے اُصولوں پر چلنے والی ہوں اور خود دوسری خواتین کے لئے نمونہ ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک عورت اچھی تقریر کرتی ہے اس لئے وہ کسی شاخ کی صدر مقرر ہو۔ بلکہ اس لئے اس کا انتخاب کیا جائے کہ وہ اس حلقہ کی باقی خواتین کے لئے نمونہ ہو۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی محبت کو ہم پا سکیں۔

خاکسار

سیدہ مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

10-6-77

سویڈن کی ممبرات لجنہ اماءاللہ کو اجتماع کے موقع پر

پیغام 1977ء

ممبرات لجنہ اماءاللہ سویڈن!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

مجھے یہ معلوم ہو کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اس سال سویڈن کی لجنہ اماء اللہ اپنا پہلا اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سکنڈے نیوین ممالک میں جن میں سے سویڈن بھی ایک ملک ہے اسلام کا پیغام جماعت احمدیہ کے ذریعہ پہنچا اور جماعتوں کے قیام کے بعد لجنہ کا قیام بھی ان ملکوں میں ہوا۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ احمدی خواتین خواہ کسی ملک میں ہوں انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ آپ کی صدر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ڈنمارک اور پھر مغربی جرمنی میں قابل قدر خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

آج سے 86 سال قبل جب حضرت مرزا غلام احمد نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے آپ کی شدید مخالفت کی۔ آپ کے مشن میں روڑے اٹکائے گئے۔ آپ کی ہنسی اُڑائی گئی اور دنیا نے سمجھا کہ چند دن کے بعد ہی آپ کا کام اور نام تمام دنیا سے مٹ جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ

’’دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 1 براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 665 حاشیہ در حاشیہ)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی۔

’’خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 112)

دنیا کی تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ جو بیج آج سے 88 سال قبل قادیان کی کسی بستی میں بویا گیا۔آج وہ تناور درخت ہے اور اس کا سایہ دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا ہے سویڈن بھی دنیا کے کناروں میں سے ایک کنارہ ہے۔ وہاں بھی ایک مخلص جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوچکی ہے جو ہر روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈالی جائے گی ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ کہ ایسے لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ آسمان سے وحی کے ذریعہ مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ڈالے گا مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کریں گے کس شان سے پوری ہوئی۔ مسیح موعود اور اسلام سے محبت کرنے والوں نے عملاً سویڈن کی مسجد بنا کر ثابت کر دیا کہ وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے تھے خدا کی طرف سے تھے۔ جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا۔آپ اکیلے تھے اور آج 88 سال گزرنے پر احمدیت آپ کے اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا کہ

''نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا''۔

(تذکرہ صفحہ 209)

چنانچہ اس پیشگوئی کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا اور وہ دن قریب ہے جب یورپ میں بسنے والی قومیں جان لیں گی کہ اب نجات کا دروازہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ اپنے مقاصد کیلئے سرگرم عمل، اسلام کی تعلیم کو غیر مسلموں کے سامنے رکھنا اور اس تعلیم پر خود عمل کر کے اس کو دکھانا آپ کا کام ہے۔خدا کرے اپنے مقصد میں آپ کامیاب ہوں اور آپ کے اعلیٰ اخلاق ، کردار اور نمونہ سے لوگوں کے دل آپ کی طرف کھنچیں تا جلد سے جلد وہ نئی زمین اور نیا آسمان قائم ہو جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کو مل چکی ہے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ گی آنا کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر پیغام

میری عزیز بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ ڈچ گیانا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

مکرمی محمد اسلم صاحب کے ذریعہ معلوم ہوا کہ 31/ جولائی کو آپ اپنا دوسرا سالانہ اجتماع اور دستکاری کی نمائش منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کا انعقاد بہت بہت مبارک کرے اور اسلام کا پیغام آپ کے ذریعہ سارے ملک میں پہنچے۔ احمدی خواہ کسی ملک کے رہنے والے ہوں ان کی زندگیوں کا مقصد ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور اطاعت کے بغیر ممکن نہیں اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰه (آلِ عمران: 32)

اے محمد رسول اللہ! دنیا کو بتا دیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو میرے پیچھے پیچھے چلو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبہ میں کامل ہدایات دی ہیں۔ قرآن مجید کے ہر حکم پر خود عمل کر کے دکھایا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے ان میں غلط رسوم اور بدعتیں شامل کر دیں اور ایسی ایسی باتوں پر عمل ہونے لگا جن کا نہ قرآن مجید میں کوئی حکم نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ارشاد سے ثبوت ملتا ہے۔

قرآن کریم کے مطالب کو شبہات سے صاف کرنے اور صحیح تصویر اسلام کی دنیا کو دکھانے کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ کی بعثت کی غرض دنیا میں قرآن کی تعلیم کو عام کرنا تھا تا ہر شخص قرآن پڑھے اور قرآن پر عمل کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا میں ایک نیا پر امن معاشرہ اُبھرے جس کی جھلک آج سے چودہ سو سال قبل کی تاریخ میں ہمیں نظر آتی ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہماری ہر عورت اور بچی کو قرآن مجید اور اس کا ترجمہ

آتا ہو اسلام کے اُصولوں کا علم ہو۔ان احکام کا علم ہو جو زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام نے دیئے ہیں۔ جن باتوں کا آپ کو یا آپ کی بچیوں کو علم نہ ہوگا اس پر وہ عمل کیسے کریں گی۔ بچیوں کا لفظ میں نے خاص طور پر اس لئے استعمال کیا کہ قوم کی بنیاد عورت ہوتی ہے۔ اگلی نسل کی جن ماؤں نے تربیت کرنی ہے۔ وہ آج بچیاں ہیں جب تک یہ خود دین سے گہری طور واقف نہ ہوں گی۔ یہ اگلی نسل کی تربیت کا اہم کام سرانجام نہیں دے سکیں گی۔

میری بہنو! احمدیت میں شمولیت کے ساتھ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اس نعمت کا وارث بنائیں اپنی اولادوں کو خود قرآن پڑھیں عمل کریں تا آپ کے بچوں میں بھی قرآن سے اتنی محبت پیدا ہو کہ وہ قرآن کے کسی حکم کو توڑنے سے پہلے مرنا پسند کریں لیکن قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو توڑنا انہیں گوارا نہ ہو۔

اس لئے اس اجتماع پر جو بہنیں اور نمائندگان شامل ہیں وہ غور کریں کہ وہ کیا ذرائع اختیار کرسکتی ہیں جن کے ذریعہ آپ خود بھی دینی تعلیم زیادہ سے زیادہ حاصل کریں اور آپ کے بچے بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر رہے اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کرتا جائے۔ آمین

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
5-7-1977

انڈونیشیا کے تیسرے سالانہ اجتماع پر پیغام

میری عزیز بہنو!

السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی جنرل سیکرٹری کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ نومبر کے آخری ہفتہ میں آپ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے انعقاد کو بہت بہت مبارک کرے اور ایسے پروگرام بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن سے اس ملک میں لجنہ کی تنظیم مضبوط ہو اور غلبۂ اسلام کے مقصد میں لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ کی پوری پوری معاون بن سکے۔

لجنہ اماء اللہ کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1922ء میں رکھی تھی۔ آپ پورے یقین سے اس بات پر قائم تھے کہ کوئی قوم اس وقت تک پورے طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کی عورتیں تعلیم یافتہ اپنے نصب العین کو سمجھنے والی اور اپنے مقصد میں پوری طرح کوشاں نہ ہوں۔ اس تنظیم کو قائم کرنے سے آپ کا یہی مقصد تھا کہ اس کے ذریعہ سے مستورات اپنے دینی علم کو ترقی دیں۔ ترقی کرنے کی مشق پیدا ہو۔ خدمتِ دین کا جذبہ پیدا ہو۔ اپنے علم اور عمل سے وہ جماعت کے لئے مفید وجود بن سکیں اور اپنی آئندہ نسلوں کی بہترین طور پر تربیت اور ان کی حفاظت کر سکیں اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ اسی لئے لجنہ اماء اللہ کے قیام کے وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں ابھی تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہئے۔ جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہو سکیں۔

اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کریں گی کہ روزمرہ کے کاموں

کے سوا کوئی اور کام بھی کرنے کے قابل ہے یا نہیں ، دشمنانِ اسلام میں عورتوں کی کوشش سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہوسکتا ہے تو وہ عورتوں کے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جاسکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہوکر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اِسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے''۔ (الازھار جلد اول: صفحہ 52)

حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی جو بانی تھے لجنہ اماء اللہ کے اور جن کے طبقۂ نسواں پر اَن گنت احسانات ہیں کے ان الفاظ سے لجنہ اماء اللہ کے چار بڑے مقاصد سامنے آتے ہیں۔

1 اپنی علمی و روحانی ترقی سے ہمارا وجود اسلام کے لئے مفید ثابت ہو۔
2 اپنے معاشرہ کی اصلاح اپنے ملنے جلنے والیوں کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔
3 اپنے بچوں کی صحیح تربیت ان کے اندر مذہب کی محبت، مذہب کے لئے غیرت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا۔
4 جو اعتراضات غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر ہوئے ہیں ان کے علمی رنگ میں جواب دینے اور اپنے عمل سے ثابت کرنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اسلام کے اُصولوں پر چل کر ہی ہم روحانی ترقی کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

میں اُمید کرتی ہوں کہ ان چار مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری سب بہنیں پوری کوشش کریں گی اور صرف نام کی مسلمان نہیں کہلائیں گی بلکہ قرآن کریم کے احکام اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اپنے نیک نمونہ سے اپنے بچوں کو بھی ایسا ہی بنائیں گی۔ ایک قوم کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ قربانیوں کا ایک تسلسل جاری رہے اور ہر ایک آنے والی نسل پہلی نسل کی جگہ لینے کو تیار رہے۔

میں آپ سے بہت دور ہوں۔ لیکن اس محبت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

ذریعہ سب احمدیوں کے دلوں میں ہے۔آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کومل کر اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہم اس کی رضا کو حاصل کرسکیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ

10-10-1977

پیغام

برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان۔1978ء

پیاری ناصرات الاحمدیہ قادیان

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اللہ تعالیٰ آپ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کا انعقاد بہت بہت مبارک کرے اور اس کے اچھے نتائج نکلیں۔ بظاہر آپ کی عمر کھیلنے کودنے کی ہے لیکن حقیقت میں یہی وہ زمانہ ہے جس میں آپ کی ساری زندگی کی بنیاد رکھی جائے گی اور جڑیں مضبوط ہوں گی۔ ہر قوم کی ترقی میں نمایاں کردار عورت کا ہوتا ہے لیکن اس قربانی میں جو عورت اپنے مذہب اور قوم کے لئے دیتی ہے اس کی بچپن کی تربیت کو بہت دخل ہوتا ہے۔ پس کبھی یہ خیال نہ ہو کہ خود بخود کام کرنا آ جائے گا ابھی سے تربیت کی کیا ضرورت ہے۔ یہ غلط خیال ہے اسی عمر سے مذہب سے محبت پیدا ہونی چاہئے یہ احساس زندہ رہنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ آپ کی اطاعت اور آپ کے پیچھے چلے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہوسکتی۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے اور یہی جذبہ پیدا کرنے کے لئے بچیوں کے اجلاس کروائے جاتے ہیں۔ بچیوں کو اس بات کی تحریک کی جاتی ہے کہ اپنے جیب خرچوں میں سے پیسے بچا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اسی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات وقف جدید کی تحریک بھی جاری فرمائی ہوئی ہے۔

پس میری بچیو! آپ مسلمان بچیاں ہیں آپ کے دل میں اسلام کا درد ہونا چاہئے۔ آپ کو بچپن سے غلط اور صحیح کی پہچان ہونی چاہئے آپ کو علم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کن کاموں کے کرنے کو کہا ہے اور کن کاموں سے روکا ہے۔ بہت سی بچیاں بڑی ہو کر پردہ نہیں کرتیں یا غلط کام کرتی ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ ان کو بچپن میں بتایا ہی نہیں جاتا کہ اس سلسلہ میں

خدائی حکم کیا ہے۔

ماں باپ اور عہدہ داران ناصرات کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی تربیت پر بہت زور دیں کہ آئندہ قومی ذمہ داریاں ان پر پڑیں گی۔ وہ اعلیٰ کردار کی اعلیٰ اخلاق کی حامل ہوں وہ سچ بولنے والیاں ہوں محنت کرنے والیاں ہوں۔ عہد کی پابند ہوں۔لڑائی جھگڑے سے نفرت کرنے والیاں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے والیاں ہوں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے احکام پر چلنے والیاں ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا سب سے بڑا فرض بچیوں کی تربیت کرنا ہے تا آئندہ نسل اس نسل کی جگہ لینے کو تیار رہے خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام

برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان۔1979ء

میری پیاری ننھی منی بچیو!

السَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آج آپ کا اجتماع ہے۔چشم تصور میں صاف ستھرے لباس پہنے اپنے اپنے مجوزہ فرائض کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو بشاشت قلب سے آمادہ دیکھ رہی ہیں۔میری پیاری بچیو! جب ہم نے کوئی اہم کام کرنا ہوتو سکولوں کالجوں میں اس کی ریہرسل کروائی جاتی ہے تاکہ وقت پر بچیاں صحیح کام کرسکیں۔یہ اجتماع بھی ایک ریہرسل ہے۔اس زمانے کے لئے

''جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار''

آپ نے ابھی سے تیاری کرنی ہے اور وہ تیاری کیا ہے آپ میں دین کی محبت ہو، مذہب سے بیگانگی نہ ہو۔

دین کے لئے غیرت ہو۔دین کے لئے قربانی کا جذبہ ہو۔فرض کی ادائیگی کا احساس ہو۔ جوکام آپ کے سپرد کیا جائے اس کو صحیح طور پر پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔دین کا علم حاصل کریں۔آپ میں اعلیٰ اخلاق ہوں۔کسی نیکی کرنے کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں نیکیوں کا پلڑا ہمیشہ بھاری رہے۔نیک نمونہ بنیں دوسروں کے لئے ہر لحاظ سے۔بنی نوع انسان سے محبت کریں۔رحم دل بنیں۔کسی سے نفرت نہ ہو۔بغض نہ ہو۔ہر ایک کی ہمدردی آپ کے دل میں ہو۔ہر ایک کی خدمت کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔آئندہ آپ کی معلّمہ کی حیثیت ہوگی اس کے لیے آپ نے دین کا علم خود سیکھنا ہے تا بڑے ہوکر دوسروں کوسکھا سکیں۔آپ نے ایسا نمونہ دکھانا ہے کہ آپ کو دیکھ کر خود بخود دنیا آپ کی طرف متوجہ ہو۔اور یہ کہنے پر مجبور ہو کہ اگر اسلام کا عملی نمونہ دیکھنا ہے تو احمدیوں میں دیکھو ان کی عورتوں، بچیوں اور بچوں میں دیکھو۔خدا کرے آپ پر ہماری توقعات پوری ہوں اور اپنے اجتماع میں تربیت حاصل کرکے آنے والے

زمانہ میں دین سکھانے اور تربیت کے میدان میں آپ واقعی معلمات اور سچی معلمات بن سکیں ۔ میرے لیے بھی دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک دین کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے ۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام

برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان 1979ء

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آج ان چند سطور کے ذریعہ آپ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کی توفیق پا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو جس کے انعقاد کی غرض خود کو شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیز چلنے کی تربیت دینا اور تیاری کرنا ہے، مبارک کرے۔ نیک نتائج نکلیں۔ اسلام زندہ مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے لیکن ہم بھی زندہ ہیں۔ اس کا ثبوت قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم نے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو غلبۂ اسلام کی عظیم بشارتیں دی ہیں جس کے آثار صبح صادق کی طرح نظر آ رہے ہیں۔ غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں اور ایک زندہ قوم کی زندگی میں یہ عرصہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وقت کم ہے اور کام زیادہ۔ اس صدی کے استقبال کے لیے ہم نے بہت قربانیاں دینی ہیں اور دوسری اقوام کو علم دین سکھانے کے لیے اپنے آپ کو اور بچیوں کو تیار کرنا ہے۔ پس بہت زور دیں قرآن مجید کا ترجمہ سکھانے پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھانے پر اور جائزہ لیں خود اپنا بھی اور اپنی بہنوں کا بھی اور بچیوں کا بھی۔ کیا ہمارا کردار اور ہمارے اخلاق قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق ہیں یا نہیں؟ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کے اصولوں پر چل کر امن قائم ہوسکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ پس لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر انسان سے بلا تفریق مذہب وملت محبت کریں۔ صحیح راہ دکھانے والی ہوں۔ اپنے عمل سے، اپنے حسن اخلاق سے، اپنے کردار سے، اپنے حسن سلوک سے، اپنی محبت سے دنیا کے دلوں کو موہ کر

آنحضرت ﷺ کے قدموں میں لا ڈالنے والی ہوں۔ اپنے بچوں کو دین سکھائیں۔ دین سے گہری محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو۔ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دے سکیں۔ اعلیٰ اخلاق اُن میں پیدا ہوں اور وہ نمونہ بنیں قرآن مجید کی تعلیم کا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ اور قرآن مجید کی تعلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام

برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان۔1980ء

ناصرات الاحمدیہ قادیان

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع مبارک کرے۔آپ چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن کبھی اپنی زندگی کے مقصد کو نہ بھولیں۔آپ کے ذہن میں ہر وقت یہ بات رہنی چاہئے کہ آپ احمدی ہیں۔احمدیت کے معنی حقیقی اسلام۔اگر آپ کا عمل اسلام پر نہیں اور قرآن مجید کے اصولوں پر نہیں چلتیں تو آپ کا دعویٰ غلط ہے۔ ہر احمدی بچی سچی ہو اعلیٰ اخلاق رکھنے والی ہو ہر ایک کی خدمت کرنے والی ہو۔ ہر ایک کے دکھ درد میں کام آنے والی ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کو سچ مچ کی ناصرات بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

پیغام

برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ قادیان ۔1980ء

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اچھے نتائج نکلیں۔ ہر اجتماع کی کوئی غرض ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت 115 میں فرماتا ہے۔

لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (نساء:115)

اسلام ایک مکمل اور عالمگیر مذہب ہے جس نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مکمل ہدایات دی ہیں۔ اجتماعوں اور مجالس کے متعلق اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ صرف تین قسم کے اجتماع دنیا کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

اوّل مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ جو انجمنیں اپنے اجلاس کریں یا اجتماع بلائیں ان کا مقصد غرباء کی خبر گیری اور حاجت مندوں کی حاجت روائی ہو۔

دوم: مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ ۔اس اجتماع میں نیک امور کی تلقین کی جائے۔ تعلیم دینی و دنیوی کی اشاعت اعلیٰ اخلاق کا قائم کرنا اس کے اندر آ جاتا ہے۔

سوئم: مَنْ اَمَرَ بِاِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۔اس کا مقصد لوگوں کی اصلاح کرنا ہو۔ پس ہمارے اجتماع میں ان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پروگرام بننے چاہئیں۔ پروگرام کا بھی ایک مقصد ہونا چاہئے کہ گذشتہ سال کے کاموں کا جائزہ لیا جائے اور آئندہ پروگرام بنائے جائیں گذشتہ سال کا موازنہ اس سے پہلے سال سے کیا جائے کہ کتنے فی صد ترقی کی ہے۔ مومن کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف اُٹھتا ہے، رکتا نہیں پس باہمی تعاون اور اتحاد ایک دوسرے کے عیب سے چشم پوشی کرتے ہوئے ہر ایک سے ہمدردی اور محبت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر

آگے سے آگے بڑھتے جائیں۔ ہم قرآن مجید پڑھیں۔اس پر عمل کریں اس کی روشنی کو دنیا میں پھیلائیں۔اس کی تعلیم کو اپنا کر اس کے اصولوں پر چل کر اپنا کردار اور اخلاق اس کی تعلیم کے مطابق بنا کر بنی نوع انسان کی بھلائی کی تڑپ رکھتے ہوئے ہر ایک سے خیر خواہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے مقاصد کو پاسکیں۔دلی دعائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔آپ سب بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

پہلا جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1980ء

میری پیاری بہنو

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه

سب سے بہترین اور مکمل پیغام قرآن مجید ہے جو ابتداء سے لے کر آج تک مسلمانوں کے لئے ہمیشہ باعث ہدایت رہا ہے۔ یہ وہ نور ہے اور وہ روشنی ہے جو سب کے لئے یکساں ہے۔مگر ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہم نے قرآن کو بھلا دیا۔ دنیا میں بے چینی اور اضطراب کی وجہ بھی یہ ہی ہے کہ ہم نے قرآن کی تعلیمات بھلا ڈالی ہیں۔اب خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ انسانیت کو زندہ کرنا چاہا ہے لہٰذا ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس دنیا کو یاد کروائیں کہ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ اس وجہ سے ہر احمدی عورت کو قرآن کریم آنا چاہئے۔ ناظرہ یا ترجمہ کے ساتھ ہو۔ہمیں اپنا عمل بھی قرآن کے مطابق بنانا ہے۔قرآن سے محبت کرنا سیکھیں اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ جذبہ پیدا کریں اور تعلیم قرآن کو رواج دیں۔آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ کراچی 1980ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمدُہٗ وَنَصَلّیِ عَلیَ رَسُولِہِ الۡکَرِیۡم

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡح الۡمُوۡعُوۡد

پیاری بہنو

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ

آپ کا تربیت اور تقسیم اسناد کا جلسہ آج ہو رہا ہے اور اس پیغام کے ذریعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہی ہوں۔ جن بہنوں اور بچیوں نے اپنی سالانہ کارگزاری کے لحاظ سے سندات حاصل کی ہیں۔ میں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری یعنی لجنہ کی توجہ آپ کی تربیت کی طرف کم تھی۔ موجودہ سائنسی دور میں دلائل اور بحث سے منوانے کا اثر دوسرے پر کم ہوتا ہے اچھے نمونے کا زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ہمارا عمل ہمارے دعویٰ کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے تو خود بخود دنیا کے دل ہماری طرف مائل ہونگے۔ دنیا کے دوسرے ممالک اور مذاہب کی خواتین تو اس لئے حقوق کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ ان کو جائز حقوق حاصل نہیں۔ مسلمان خاتون کو تو چودہ سَو سال قبل وہ حقوق حاصل ہو چکے ہیں جو آج بعض جگہ ترقی یافتہ ملک کی خواتین کو بھی نصیب نہیں لیکن حقوق کے ساتھ ساتھ دوسری چیز ذمہ داری ہے۔ اسی چیز کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ وَلَھُنَّ مِثۡلُ الّذی عَلَیۡھِنَّ بِالۡمَعۡروفِ جس طرح عورتوں پر کچھ ذمہ داریاں ہیں ایسے ہی مطابق دستور انہیں بھی کچھ حقوق حاصل ہیں یعنی قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ حقوق لینے کے ساتھ ساتھ اپنی شخصی اور قومی ذمہ داریوں کا بھی احساس کرو۔

عورت اگلی نسل کی ماں ہے۔ مرد سے زیادہ اس کی تعلیم و تربیت ہونی چاہئے اور صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ دین سے پوری طرح واقف ہو۔ ایک ماں جسے خود دین سے دلچسپی

نہیں۔ مذہب کے اصولوں پر عمل نہیں کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ اس کی گود سے اسلام کے فدائی پیدا ہونگے۔ بس بہت زور دیں بچیوں کو دین سکھانے پر قرآن کا ترجمہ جس کا مرکزی نقطہ ہے۔ پھر قرآن وحدیث کے مطابق عمل کرنے پر۔ آپ صرف ایک قیادت یا شہر کی تربیت ہی نہیں کر رہیں۔ غور کریں تو پوری نسل کی تربیت ان کے ذریعہ سے ہوگی۔

تاریخ احمدیت میں اگلے نو سال بے انتہا اہمیت کے حامل ہیں ایک بچی بھی ایسی نہیں ہماری جماعت میں ہونی چاہیئے جو ناخواندہ ہو یا جسے قرآن ناظرہ نہ آتا ہو۔ پھر اپنی عمر کے مطابق اسے ترجمہ اور دینی تعلیم سے واقفیت نہ ہو۔ خدا کرے ہماری کارکنات اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں اور خدا کرے بچیوں اور ان کی ماؤں میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اصل تعلیم دینی ہے اور ہم نے دنیا کے لئے نمونہ بننا ہے۔ دعا ہے کہ کراچی کے حلقہ جات کو اس سلسلہ میں نمایاں کام کرنے اور قربانی دینے کی توفیق ملے۔

پیغام برائے لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ 1980ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

میری عزیز بہنو ممبرات لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

سیالکوٹ ان شہروں میں سے ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے۔ سیالکوٹ کی لجنہ ابتداء سے ہی بہت مستعد، بیدار اور قربانی دینے والی رہی ہے۔ جس کا سہرا سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ مرحومہ کے سر تھا۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی کئی تقاریر میں قادیان اور دوسرے شہروں کی مستورات کو سیالکوٹ کی احمدی خواتین کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن اب ایک عرصہ سے سیالکوٹ کی لجنہ اپنے سابقہ مقام سے بہت دور جا چکی ہے اور سرفہرست لجنات میں اس کا شمار نہیں رہا جس کی یقینی وجہ ممبرات کی سستی ہے۔ نمایاں کام وہی لجنہ کرسکتی ہے جسے عہدیداروں کا، تمام ممبرات کا تعاون حاصل ہو اور عہدیدار اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ممبرات میں روح پھونکنے والی ہوں۔

میری بہنو! جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ اس کے استقبال کی تیاری میں ہر احمدی مرد عورت اور بچہ کو لگ جانا چاہئے۔ ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔

ہم تو ایک کام کرتے ہیں منزل کے قریب پہنچتے ہیں پھر نئے سرے سے وہ کام شروع کرتے ہیں۔ نہ ہماری عورتوں میں دینی تعلیم کا وہ معیار ہے جو ہونا چاہئے نہ تربیتی لحاظ سے وہ اعلیٰ درجہ کے معیار پر قائم ہیں۔ اگر آپ میں دینی جوش نہ ہوگا آپ کے بچوں میں کیسے پیدا ہوگا۔ اگر آپ میں قربانی کا جذبہ نہ ہوگا وہ اپنے وقت پر کیسے قربانی کریں گے۔

پس میری عزیز بہنو اور بچیو! اپنے عمل اور اپنے کردار اور اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کرو کہ تم ایک زندہ قوم کی خواتین ہو اور تم میں وہی جذبہ موجود ہے جو چودہ سَو سال پہلے کی مسلمان خواتین میں تھا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ والسلام۔ خاکسار۔ مریم صدیقہ (رجسٹر رپورٹ 1980ء)

لجنہ اماءاللہ گیمبیا کا دوسرا جلسہ سالانہ 1981ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہ

آپ کی صدر بشریٰ صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ جلسہ 17 راپریل کو منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ بہت مبارک کرے پندرہویں صدی شروع ہونے پر یہ آپ کا پہلا جلسہ ہو رہا ہے۔ خدا کرے آپ سب مل کر ایسے پروگرام بنائیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے والے ہوں اور اس ملک میں احمدیت کے پھیلنے میں ممد ہوں۔ ہم دنیا کے کسی بھی کونہ میں بستے ہوں ہمارا فرض ایک ہی ہے کہ غلبہ دین حق کے لئے کوشش کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو ہر ایک تک پہنچانے کی کوشش کریں کہ اس سے بڑھ کر کوئی تعلیم نہیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود بھی قرآن مجید کو سمجھتے ہوں اور اس پر عمل کرتے ہوں۔ اس لئے سب سے پہلا فرض تو آپ کا یہ ہے کہ خود قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔ مطلب سمجھیں۔ پھر اس پر عمل ہو پھر اس کی تعلیم سے اپنے بچوں کو واقف کرائیں۔ ان کے دلوں میں مذہب کی محبت پیدا کریں تا آپ کی اگلی نسل آئندہ پڑنے والی ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے تیار ہو۔

میں آپ سے بہت دور ہوں۔ لیکن دل سے آپ سے نزدیک ہوں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کئی سال سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ممالک بیرون سے خواتین کے وفود آ رہے ہیں اور اپنی آنکھوں سے ان دنوں کی برکات کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن ابھی تک گیمبیا سے کوئی عورت جلسہ پر نہیں آئی کوشش کریں کہ اس سال کے جلسہ سالانہ پر ایک دو عورتیں ضرور آئیں۔ گھانا۔ نائیجیریا اور سیرالیون سے تو کچھ نہ کچھ خواتین آ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دین حق کی ترقی کے لئے

زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام
آپ کی بہن مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
الفضل 8/جولائی 1981ء

لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن گھانا کا پہلا سالانہ اجتماع

30 رمئی 1981ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ایسٹرن ریجن گھانا پہلی مرتبہ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ میں اس ریجن کی بہنوں کو اِس پہلے اجتماع کے موقع پر مبارکباد دیتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔آمین۔اس کانفرنس (اجتماع) کا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہئے کہ لجنہ کی ممبرات اپنے سارے سال کے کام کا جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ گزشتہ سال کی نسبت انہوں نے کس قدر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی ہے اور پھر آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل تجویز کریں کہ جس سے کامیابی حاصل ہو۔ ہر احمدی کا مطمع نظر خواہ وہ (مرد یا عورت) کسی بھی ملک میں رہتا ہو دین حق کی اشاعت ہے اور یہ دو طریقوں سے ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ دین حق کی صداقت دوسرے مذاہب کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کی جائے اور دوسرے یہ کہ اسلامی تعلیم پورے طور پر اپنا کر دنیا کے سامنے عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ پہلے اُصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے صرف قرآن کریم کا پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ترجمہ وتفسیر بھی جاننا ضروری ہے اوران دلائل کا مطالعہ جو اسلام کی صداقت سے متعلق ہیں کا جاننا اور پھر ان کا دنیا کے سامنے صحیح طور پر پیش کرنے کا طریق جاننا بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ اگر تم خود ہی مذہب کے متعلق کچھ نہیں جانتیں تو پھر دوسروں کو سکھا نہیں سکتیں۔

دوسرے طریق کو اپنانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ تم اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو کیونکہ تمہارے اعمال اور تمہارے الفاظ میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آیا تم اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو یا نہیں۔ کیونکہ اگر ہم خود ہی اسلامی احکام پر عمل نہیں

کریں گے تو پھر دوسروں کو بھی منوا نہیں سکیں گے اور جس سے وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ جب تم خود ہی اسلامی تعلیمات و احکام پر عمل نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کس طرح ان کو تسلیم کرنے کا کہہ سکتے ہو یا پھر وہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ اسلام ایک زندہ مذہب نہیں ہے اور یہ کہ اس کے بعض احکامات اس موجودہ دور میں عمل کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنی بہنوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ وہ مذہب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ایک شخص کو مذہب سے گہرا علم اور اس کی تفاصیل جانتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اپنے بچوں کی تربیت ایسے طریق سے کریں کہ ان کے دلوں میں دین حق کی محبت پیدا ہو جائے اور اس طرح گھانا کا ہر احمدی خواہ مرد یا عورت نسلاً بعد نسلٍ دین حق کے جھنڈے کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی طاقت بخشے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
آپ کی مخلصہ
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ
الفضل 4/اگست 1981ء

پیغام برائے چوتھا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ گی آنا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
نَحۡمَدُہٗ وَنَصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری بہنو! گی آنا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مکرمی محترمی جناب محمد اسلم صاحب قریشی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آپ کا سالانہ اجتماع اور دستکاری کی نمائش 28 فروری 1982ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ ان کی خواہش پر اس پیغام کے ذریعہ آپ کے اس اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔

ہماری بہنیں دنیا کے کسی حصہ میں بھی آباد ہوں ان کا ایک ہی کام ہے توحید باری تعالیٰ کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ ہم منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ہمیں خصوصاً عورتوں کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کیا ہمارا عمل ہمارے قول کے مطابق ہے۔ اس میں کوئی تضاد تو نہیں ہماری زندگیاں ہر قسم کی شرک و بدعت سے پاک ہونی چاہئیں اور قرآن مجید کے متعلق کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تھا کہ آپؐ کے اخلاق کے متعلق کچھ بتائیں تو آپ نے فرمایا تھا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرآن ۔ یعنی قرآن مجید کی جو تعلیم آپ دنیا کو دیتے تھے اس پر خود بھی عمل تھا۔ کوئی تضاد آپؐ کی تعلیم اور آپؐ کے عمل میں نہ تھا۔ قرآن مجید کی عملی تفسیر آپؐ نے اپنی زندگی کے ہر فعل سے پیش فرما دی۔ پس میری بہنو آپ کا سب سے بڑا فرض یہی ہے کہ آپؐ خود قرآن پڑھیں اور اس کا ترجمہ سیکھیں تفسیر سیکھیں تا آپ اس پر عمل بھی کر سکیں جب آپؐ خود عمل کریں گی تو آپ کے بچے بھی آپ کی نقل کریں گے اور اس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کئی سال سے جماعت کو غلبہ اسلام کی

بشارتیں دے رہے ہیں کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہوگی لیکن بڑی بدقسمت ہم ہوں گی اگر اس غلبہ کے لانے میں اور قربانیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہ ہو۔

پس بہت توجہ دیں اپنی دینی تعلیم کی طرف آپ کا کوئی فعل ایسا نہیں ہونا چاہئے جو دھبہ بنے آپ کی وجہ سے جماعت احمدیہ پر۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اس کے لئے دعائیں بھی بہت کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہم سب کو حاصل ہو اور مقبول خدمت کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس ملک میں رہتے ہوئے آپ کو اسلام کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملے۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ۔روز ہل۔ماریشس 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

ممبرات لجنہ اماء اللہ روز ہل

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج ۱۹؍مارچ کو آپ کی صدر صاحبہ کی طرف سے اطلاع ملی کہ روز ہل میں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع دو اپریل کو منعقد ہو رہا ہے۔لیکن ترجمہ کرنے ،اس کی کاپی تیار کرنے اور پوسٹ کرنے کے لئے ایک دو دن چاہئے ہوتے ہیں اس لئے آئندہ اس بات کی احتیاط کی جائے کہ وقت سے کم ازکم تین ہفتہ یا مہینہ پہلے پیغام کے لئے لکھا جائے بہر حال مختصر سا پیغام ارسال ہے اور پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں ذہنی لحاظ سے اور دعاؤں کے لحاظ سے شامل ہو رہی ہوں۔

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کا شکر ادا کرتی ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے نتیجہ میں اس نے ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کی ،آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی اور اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیا۔پھر میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ جس غرض سے آپ اجتماع منعقد کر رہی ہیں وہ پوری ہو۔

اجتماع کی سب سے بڑی غرض آپ میں محبت واخوت کا جذبہ،ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ بغیر دوسرے سے حسد کئے اور تکلیف دیئے پیدا کرنا ہے نیز سارے سال کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے پر غور کرنا کہ جو پروگرام گزشتہ سال آپ نے بنائے تھے ان پر سَو فیصد عمل ہو چکا ہے یا نہیں اور کس کس شعبہ میں کیا کیا کمی رہ گئی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے پروگرام بنائیں ایک وسیع پروگرام ایک جامع پروگرام جس کے نتیجہ میں آپ جہاں اپنی مستورات اور بچیوں کی تربیت وتعلیم کا انتظام کر سکیں وہاں غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام اور

غیر احمد یوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچائیں۔اس لئے دو باتوں کو آپ کو مدنظر رکھنا ہوگا ایک تو یہ کہ آپ کو خود ان باتوں پر عبور حاصل ہو جو آپ دوسروں تک پہنچانا چاہتی ہیں دوسرے آپ کے قول اور فعل میں تضاد نہ ہو آپ کا اپنا نمونہ بہت حسین بہت پیارا ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ بشریٰ سعادت صاحبہ سیکرٹری ناصرات بہت تندہی سے کام کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ تمام شعبہ جات کی سیکرٹریان کو اسی جذبہ اور خلوص سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔کام نیک نیتی سے ہو باہمی تعاون سے ہو ایک دوسرے پر کوئی اعتراض نہ ہو پیار سے اس طرح بڑھیں کہ سب کے قدم ایک ساتھ اُٹھتے جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح تو چاہتے ہیں کہ آپ دوڑیں تیزی کے ساتھ اور ایک ایک عورت آپ میں سے داعی الی اللہ بن جائے ،مبلغ بن جائے اس کے لئے آپ کو بہت تیاری کی ضرورت ہے بہت محنت کی ضرورت ہے ایک نئے عزم اور جوش کی ضرورت ہے خدا کرے احمدی عورتیں دنیا کے کسی ملک میں ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیتی چلی جائیں تا اسلام کی فتح کا دن آ جائے۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے دوسرا سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ ناروے 1982ء

اِس پیغام میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے دعاؤں کے بعد تحریر فرمایا کہ

''جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے کسی کونے میں ہوں ان سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو، توحید کا قیام ہو اور سب دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن تلے آجائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہماری پوری پوری کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارے قول وفعل اور ہمارے کردار کامل توحید کا اعلان کر رہے ہوں۔ ہمارے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ ہو ہمارا بھروسہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہو۔ ہماری زندگی کی راہیں قرآن مجید کی عظیم تعلیم کے مطابق ہوں ہمارے عمل میں اُسوہ حسنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اس ملک میں رہتے ہوئے بہت بھاری ذمہ داری آپ پر اپنی نئی نسل کی تربیت کی ہے کہ وہ آج کی مادہ پرست دنیا کی رنگینیوں میں نہ ڈوب جائیں۔ بلکہ ان میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو ان کے دل میں حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء کی محبت ہو وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ اگر آپ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی تربیت ان اُصولوں پر کریں تو بہت خدمت جماعت کی آپ انجام دیں گی ورنہ ایک نسل بھی بھٹک گئی تو انہیں سیدھے راستے پر لانا بہت مشکل ہو جائے گا آخر پر آپ نے فرمایا بہت دعا کریں خود بھی اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور دعا کی عادت ڈالیں اپنے بچوں کو ابھی سے تا ربِّ حقیقی سے آپ کا اور ان کا تعلق قائم ہو۔''

(الفضل 13/اکتوبر 1982ء)

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ۔کینیڈا 1982ء

پیاری ناصرات الاحمدیہ

السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

ٹورنٹو۔ برنیٹ فورڈ اور بریملی کی ناصرات آج اپنے اجتماع کے لئے جمع ہیں اور میں بھی اس مختصر سے پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔

پیاری بچیو! آپ کا اجتماع کوئی میلہ نہیں کوئی تماشا نہیں یہ اجتماع اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس سے چھوٹی سی عمر سے ہی آپ کو احساس دلایا جائے کہ آپ باقی ساری دنیا کی بچیوں سے مختلف ہیں۔ایک زندہ جماعت کی بچیاں ہیں اس جماعت کی بچیاں جس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا غلبہ اس جماعت کے ساتھ مقدر کر رکھا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے غلبہ دینا ہے تو اس کے لئے ہمیں بھی تو کچھ کرنا ہے۔کبھی سوچا ہے کیا کرنا ہے اور آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔اسلام کے غلبہ کا مطلب ہے کہ ساری دنیا مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام پر عمل کرنے لگ جائے اس تعلیم پر جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل کی تھی۔تو دوسروں کو سکھانے کے لئے پہلے تو خود عمل کرنا ہے اس لئے بچپن سے ہی آپ کوشش کریں کہ مذہب کو زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں پھر جو کچھ پڑھیں جو کچھ سیکھیں خود جائزہ لیتی رہیں کہ اس پر خود بھی عمل کریں۔ جوں جوں آپ بڑی ہوتی جائیں گی آپ کی ذمہ داریاں بڑھیں گی۔

اس لئے ابھی سے آپ کے دلوں میں اسلام کی محبت مذہب کے لئے قربانی کا جذبہ اپنا وقت، پیسے، مذہب کی خاطر قربان کرنے کا جذبہ ہو۔ اپنے اخلاق اسلام کی تعلیم کے مطابق بنائیں۔جس کام سے ہمارا مذہب روکتا ہے اس کے قریب بھی نہ جائیں خواہ ساری دنیا اسے کر رہی ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ جلد سے جلد اس قابل ہوں کہ آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو اُٹھا سکیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو کہ ہماری اگلی نسل ہم

سے بہت کام کرنے اور قربانی دینے والی تیار ہوگئی ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

آپ سے پیار کرنے والی

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ۔کینیڈا 1982ء

ممبرات لجنہ اماء اللہ۔کینیڈا

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کے سالانہ اجتماع پر اس پیغام کے ذریعہ شرکت کر رہی ہوں۔اس سال کا اہم ترین واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اس دنیا سے رخصت ہونا ہے۔آپ کا وجود ایک ابر رحمت کی طرح تھا۔جو لگاتار ساڑھے سولہ سال ہم پر برستا رہا۔آپ نے جماعت کو ہر حال میں مسکرانا سکھایا ہر ایک سے محبت کرنی سکھائی۔آپ کی خلافت میں جماعت نے بہت ترقی کی دنیا کے کونے کونے تک تبلیغ پھیلی اور قرآن مجید کی اشاعت ہوئی۔آپ سے جدائی ایک زلزلہ کی طرح تھی لیکن اس موقع پر بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو آسمان سے بارش کی طرح برستے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ بہت وفادار ہے وہ اس وقت تک کسی کو نہیں چھوڑتا جب تک بندہ خود اسے نہ چھوڑے۔ اس نے احمدیوں کو اپنے فضل سے اپنے وعدوں کے مطابق پھر ایک ہاتھ پر جمع کر کے اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیا اور قدرت ثانیہ کا پھر ایک بار پوری شان سے ظہور ہوا۔

آپ سب کو چاہئے کہ نظام خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہیں کہ نظام خلافت سے وابستہ رہے بغیر ہم ترقی کر ہی نہیں سکتے احمدیت کی ترقی وابستہ ہے نظام خلافت کے ساتھ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام احکام پر آپ کے مقررہ کردہ عہدہ داروں کے تمام اجتماع پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے۔اپنے بچوں کی بھی تربیت کریں اور جہاں نظام خلافت کے خلاف کوئی عنصر دیکھیں اس سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی ایسے عناصر سے محفوظ رکھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

غلبہ اسلام کی صدی انشاء اللہ عنقریب شروع ہونے والی ہے یہ کبھی نہ بھولیں کہ آپ کے بھی کچھ فرائض ہیں اور وہ یہی کہ آپ نے قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے نمونہ سے پھیلانا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود قرآن پڑھیں سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔اپنے کو

قرآن کا ترجمہ سکھائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔

جتنا مرکز سے کوئی دور ہوا اتنا ہی اس میں خرابی کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔زیادہ سے زیادہ مرکز آنے کی کوشش کریں اور وہاں رہتے ہوئے اپنے جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ انگلستان 1982ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم　　نَحْمَدُہٗ وَنَصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

میری بہت پیاری بچیو ناصرات الاحمدیہ انگلستان

السَّلاَمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج آپ کا اجتماع ہے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔آپ کا نام ناصرات ہے جو ناصرہ کی جمع ہے۔یعنی مدد کرنے والی ناصرات الاحمدیہ کے معنی ہیں احمدیت کی مدد کرنے والیاں۔سوچیں آپ سلسلہ کی کیا مدد کر رہی ہیں اور کون کون کر رہی ہے کون نہیں کر رہی۔جب یہ نام آپ کو دیا گیا ہے تو سب کو ہی دیا گیا ہے چند کو نہیں تو سب کو ہی اپنے آپ کو اس نام کا مصداق قرار دینا چاہیئے۔

آپ کیا مدد کر سکتی ہیں۔کس حد تک کر سکتی ہیں اس پر آپ کو غور کرنا چاہیئے اور غور کرنے کے لئے پہلے آپ کو اپنی منزل کا تعین کرنا ہوگا کہ آپ کی منزل کیا ہے تو بچیو ہماری منزل تو احمدیت کا غلبہ ہے ساری دنیا احمدی مسلمان ہو جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ وہ اپنے ربّ کو پہچان جائے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ساری دنیا کی نجات کے لئے آئے تھے مان لے۔قرآن کے اُصولوں پر چلنے لگے۔اور یہ دنیا ایک مثالی دنیا اور جنت بن جائے اِسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور اسی مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری کیا۔جس کی وجہ سے جماعت میں برکات نازل ہوتی آپ نے بھی دیکھی ہونگی۔

ہمارے بہت ہی پیارے خلیفہ اللہ تعالیٰ کے بلانے پر ان کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہم سے محبت کرنے کے لئے ہمیں ایک اور خلیفہ عطا کر دیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی بچوں سے بہت ہی پیار کیا اور یہ بھی بہت پیار کرتے ہیں۔اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دین کو دنیا پر مقدم کریں کس طرح ؟

1- ہر وقت دل میں احساس پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے اس کی ہماری ہر حرکت پر نظر ہے کوئی بُرا کام نہ کریں۔
2- کوشش کر کے نیکیاں کریں۔
3- اپنے اخلاق درست کریں۔
4- قرآن مجید پڑھیں عمر کے مطابق ترجمہ سیکھیں۔
5- دین کے احکام پر عمل کریں۔
6- اپنے میں اطاعت کا جذبہ پیدا کریں پہلے ماں باپ پھر عہدہ داران سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت کی اطاعت۔
7- نماز باقاعدگی سے اور وقت پر پڑھا کریں بچپن سے مال کی قربانی کی عادت ڈالیں۔

اگر آپ میں یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں تو بڑی ہو کر آپ لجنہ اماء اللہ اور جماعت کی ایک اچھی کارکن بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

والسلام
آپ سے محبت کرنی والی
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ لنڈن 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمدُہ وَنَصَلّیِ عَلیٰ رَسُولِہِ الۡکَرِیۡم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

میری عزیز بہنو! لنڈن

السَّلامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ آپ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور آپ کے اس اجتماع کو بہت بابرکت کرے۔ مفید نتائج نکلیں نیا عزم پیدا ہو اور آئندہ سال آپ پورے خلوص اور لگن کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے کام کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو غلبہ اسلام اور جماعت کی ترقی کی بہت بشارتیں دی تھیں۔ آپ نے جب دعویٰ فرمایا آپ کہتے تھے۔ ہزاروں لوگ یقین کے ساتھ اس وقت کہتے ہوں گے کہ ان کی وفات کے ساتھ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا اور ایک کہانی بن جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو کر رہتی ہے کہ ہم تو اس کی قدرت اور خدائی کا ثبوت ہیں وہ فرماتا ہے لَاَ غۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ۔ میں اور میرے رسول غالب آ کر رہیں گے۔ بڑی سے بڑی روک بھی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے مقابلہ میں جھاگ کی طرح ختم ہو جاتی ہے۔ احمدیت کی 93 سالہ تاریخ کے ہر دن اور ہر رات نے یہ گواہی دی اور آج جو انسان اکیلا تھا وہ ایک کروڑ بن چکا ہے۔ پھر اس سلسلہ کی روحانی زندگی کیلئے حضرت مہدی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ آپ ایک انسان ہیں وفات پائیں گے۔ لیکن آپ کے بعد قدرت ثانیہ آئی گی جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی بشرطیکہ ہم ایمان بالخلافت پر قائم رہے اور ہمارے اعمال اس کے مطابق ہوتے رہے اور اس کے قیام کے لئے ہم قربانیاں دیتے چلے گئے خلیفہ انسان ہوتا ہے وہ اپنے وقت پر جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر وارد ہوتی ہے اس دنیا سے منہ موڑ کر اپنے رب حقیقی کے حضور حاضر ہو جاتا ہے لیکن خلافت ہمیشہ زندہ رہے گی انشاء اللہ۔

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کی وفات بھی زلزلہ کی طرح تھی ایک بہت ہی پیارا وجود تھا جو

ہمیں سوگوار کر گیا۔ انہوں نے 17 سال میں جو عظیم الشان خدمات اسلام کی ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہیں گی جماعت نے خلافت ثانیہ میں نمایاں ترقی کی لیکن اللہ تعالیٰ جس کا مومنین سے وعدہ تھا کہ وہ ان میں خلیفہ کھڑا کرتا رہے گا اس نے اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیتے ہوئے۔ جماعت کو ایک ہاتھ پر کھڑا کر دیا۔

پس آپ سب کا فرض ہے کہ خلافت کی اطاعت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں۔ کوئی جماعت ترقی نہیں کرسکتی جب تک اس کے مرد اور عورتیں یکساں قربانیاں نہ دیں جس طرح مرد کام کر رہے ہیں تبلیغ کر رہے ہیں اسی طرح آپ کو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے ہر عورت کو اپنے دائرہ میں تبلیغ پر بہت زور دینا چاہئے اور اپنے عمل سے اپنے قول کو ثابت کرنا چاہئے جب تک غیروں پر یہ اتمام حجت آپ نہیں کرتیں کہ جو نعمت ہمارے پاس ہے وہ آپ کی تعلیم سے بہتر ہے اور آپ کا عمل اس پر مہر نہیں لگاتا کہ جو آپ کہہ رہی ہیں وہ سچ ہے آپ کی زبان میں بھی اثر نہیں ہوگا۔ اگلی صدی احمدیت کی ترقی کی صدی ہے۔ میری بہنو کوشش کریں کہ آپ کا اس میں نمایاں حصہ ہو پھر سب سے بڑی ذمہ داری جہاں آپ کی یہ ہے کہ آپ اسلام کی تعلیم کا چلتا پھرتا نمونہ اپنے کو بنائیں اسی طرح اگلی نسل کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ہے آپ چاہیں تو اپنی بچیوں کو آنے والی نسل کی ایک بنیاد بنا سکتی ہیں اور چاہیں تو اسلام سے بھی برگشتہ کرسکتی ہیں اور خدا نہ کرے ایک نسل بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی تو صدیوں تک اصلاح ممکن نہیں آپ بہت توجہ دیں گھروں میں ان کی تربیت کی ان میں دین کی محبت پیدا کرنے کی دین سیکھنے کی ان پر عمل کرنے کی۔ محبت پیدا کریں ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی۔ جذبہ پیدا کریں خلیفہ وقت کی مکمل اطاعت اور آپ سے وفاداری کا۔ شوق پیدا کریں ان میں قربانیوں کا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے تا آپ کی قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کو حاصل ہو اور تاریخ احمدیت میں ہمیشہ آپ کے نام زندہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام۔ آپ کی بہن۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام ناصرات الاحمدیہ ماریشس 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

ناصرات الاحمدیہ ماریشس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی سیکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ اجتماع ہورہا ہے اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کی مجلس میں شامل ہورہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع مبارک کرے اور اس کے صحیح نتائج نکلیں۔ اجتماع کے بہت فائدے ہیں آپ سب اکٹھی ہوتی ہیں ایک دوسری سے واقفیت ہوتی ہے۔ آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں مقابلوں میں حصہ لیتی ہیں آگے بڑھنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ یہ اجتماع آپ کو سبق دیتے ہیں کہ آپ نے نہ صرف تقریری تحریری مقابلوں میں آگے بڑھنا ہے اور نہ صرف اپنی جماعت کی لڑکیوں سے آگے بڑھنا ہے بلکہ آپ نے دنیا کی ہر قوم کی بچیوں سے علم میں اخلاق میں اور ہر خوبی میں آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے جو آپ کی عہدہ دار سکھائیں۔ وہ شوق سے سیکھیں۔ پھر اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کا عمل آپ کی تعلیم کے مطابق ہو۔ یہ نہیں کہ کہیں کچھ اور کریں کچھ۔ ہم خواہ کسی ملک میں ہوں ہم سب کا مقصد ایک ہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا کہ جلد سے جلد اسلام کا غلبہ روئے زمین پر ہو۔ اس غلبہ میں ہماری کوششوں کا دخل بھی ہونا چاہئے اور وہ یہ کہ ہم دین سیکھیں اس کے احکامات پر عمل کریں اور دوسروں کے لئے آپ پیارا نمونہ بنیں کہ ہمیں دیکھ کر ان کے دلوں میں اسلام کی کشش پیدا ہو اور وہ مجبور ہوں یہ کہنے پر کہ سب سے اعلیٰ مذہب اسلام ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور بہت دعا کیا کریں اپنے لئے کہ اللہ تعالیٰ سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

پیاری ناصرات الاحمدیہ ماریشس

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ تمہارے اجتماع میں شامل ہورہی ہوں۔

خدا کرے کہ بہت کامیاب اجتماع ہو۔ جس کے ذریعہ تمہاری ایسی تربیت ہو کہ پہلے سے بڑھ کر تم دین کے کاموں میں حصہ لے سکو یا تمہارے دلوں میں ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ باوجود کم عمر ہونے کے تم ہر کام میں اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کو دنیا پر مقدم کرسکو۔ کہ یہی مقصد انسان کی زندگی کا ہے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے بھیجا ہے اس لئے نہیں کہ وہ کھائے پیئے عیش کرے اور دنیا سے رخصت ہو جائے۔ ہر وہ انسان قابل تعریف ہے جو اپنے پیچھے اچھی نسل چھوڑ کر جاتا ہے۔ تم بھی احساس کرو کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور کیا تم اپنی اپنی عمر کے مطابق وہ غرض پوری کر رہی ہو یا نہیں؟ تمہارے دلوں میں ہر وقت یہ خواہش تو پیدا نہیں ہوتی کہ اچھے کپڑے پہننے کو ملیں کھیل کود میں وقت گزرے یا یہ کہ زیادہ سے زیادہ دین سیکھیں اعلیٰ اخلاق سیکھیں سچائی، دیانت، نماز کی پابندی، اعلیٰ اخلاق، ہر ایک کی ہمدردی، خلوص دل میں ہو اگر یہ اوصاف دل میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ہم اس دنیا سے جاتے ہوئے خوشی محسوس کریں گے کہ اے رب ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا اور ہماری اگلی نسل ہماری جگہ لینے کو بخوبی تیار ہے۔ اس ملک میں جہاں بہت سی قومیں آباد ہیں آپ نے اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ احمدیت سچی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو احیاء اسلام کے لئے بھیجا ہے۔ اگر عمل نہ ہوں تو کچھ نہیں اس لئے جو سیکھیں اس پر عمل کر کے دکھائیں ابھی سے بہت دعا کرنے کی عادت ڈالیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ۔ ماریشس 1982ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم نَحۡمدُہ وَنَصَلّيِ عَلٰی رَسُولِہِ الۡکَرِیۡم

میری عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماریشس کی ...... شاخ لجنہ Mantagne Blanche چھ مارچ کو اپنا پہلا اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ ان کی نئی صدر صاحبہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں پیغام بھجواؤں چنانچہ اس پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع کامیاب کرے اور اس کے اچھے نتائج نکلیں۔ کام وہی کامیاب سمجھا جاتا ہے جس کے نتائج اچھے نکلیں۔ اپنے اس اجتماع میں آپ کو اپنے گزشتہ سال کے کاموں کا جائزہ لینا چاہئے اور گزشتہ سال کی رپورٹ کو سامنے رکھ کر آئندہ کے پروگرام بنانے چاہئیں۔ تا ہر سال آپ کی قوم ترقی کی طرف جائے پھر پروگرام بناتے وقت یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ ہمارے سارے سال کے پروگرام اسلام کی تبلیغ اور بہنوں اور بچیوں کی تربیت کو مدنظر رکھ کر ہوں کہ جہاں ایک طرف غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے وہاں دوسری طرف اس بات کا بھی جائزہ لیا جاتا رہے کہ ہماری بہنیں بچیاں دینی علم سیکھ رہی ہیں یا نہیں اور ان کا عمل اور نمونہ بھی اس کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس کے لئے ایک تو بہت ضروری ہے کہ اُردو زبان ضرور اپنے بچوں بچیوں کو پڑھائیں تا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں۔ اس زمانہ میں تربیت کی بہت ضرورت ہے جس کی موجودہ نسل کی بچیوں میں کمی نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ پورے طور پر احکام دین سے ناواقفیت ہے جان بوجھ کر کوئی غلطی نہیں کرتا۔ پس اچھی طرح دین کے احکام سکھائیں اور تا کہ ان پر عمل کر سکیں اور باقی دنیا کے لئے نمونہ بن سکیں۔

آج کا دن یوں بھی تاریخ احمدیت میں ایک یادگار دن ہے 6 مارچ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن جس نے آپ کی شدید مخالفت کی اور جس کی زبان آپ کے خلاف تلوار کی

طرح چلی آپ کی پیشگوئی کے مطابق مارا گیا☆ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ جو تیری اہانت کرے گا اُسے میں ذلیل کروں گا۔

آپ لوگ ہم سے دور ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری جماعت کو ایک ایسی محبت کی لڑی میں پرو دیا ہے کہ خواہ یورپ کی رہنے والی ہو خواہ امریکہ کی خواہ افریقہ کی اور خواہ ماریشس کی سب کے دلوں میں ایک دوسرے سے پیار ہے جس کا نمونہ جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں مشاہدہ کرتی ہیں۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے ذریعہ اس جزیرہ میں احمدیت پھیلے اور اسلام کی صحیح تعلیم آپ ان کو دینے والیاں ہوں اپنے قول، فعل اور نمونہ سے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

☆ پنڈت لیکھرام

پیغام برائے لجنہ اماء اللہ ویسٹ کوسٹ امریکہ 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ ویسٹ کوسٹ امریکہ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ویسٹ کوسٹ کے حلقہ لجنہ کا پہلا اجتماع اس سال منعقد ہو رہا ہے۔ الحمدللہ۔ امریکہ بہت بڑا ملک ہے مغربی کنارہ پر بسنے والی بہنوں کے لئے اپنے سالانہ کنونشن میں شمولیت مشکل ضرور ہے گو نمائندگان کی اپنے سالانہ کنونشن میں حاضری لازمی ہے مگر ویسٹ کوسٹ پر الگ اپنی کنونشن کرنے سے زیادہ تعداد میں بہنیں شامل ہو سکیں گی اور زیادہ تعداد میں پروگراموں میں حصہ لے سکیں گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ویسٹ کوسٹ پر رہنے والی بہنیں اتنی محبت اور دلچسپی رکھنے والی نہیں ہیں جتنا دوسرے شہروں کی۔ خدا کرے یہ قدم جو اٹھایا گیا ہے بابرکت ہو اور ہر سال مختلف شہروں میں ایسا اجتماع ہوا کرے۔ اس طرح میزبانی کی ذمہ داری بھی مختلف شہروں کی لجنات پر پڑے گی۔

اجتماع کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ آپ جائزہ لیں کہ آپ اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کر رہی ہیں یا نہیں اور آپ کے حقیقی مقاصد یعنی غلبہ اسلام کے دن طلوع ہونے کے لئے آپ کیا کوشش کر رہی ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ کیا آپ کا عملی نمونہ آپ کے اخلاق۔ آپ بنی نوع انسان سے، اپنے سلوک سے، آپ قرآن مجید کی تعلیم کو عیسائیوں کے سامنے پیش کرنے میں کامیاب ہو رہی ہیں اگر نہیں تو پھر جائزہ لیں اپنے آپ کا اپنے ماحول کا اپنے بچوں کا کہ کہیں آپ نے تو ان کا ماحول نہیں اپنا لیا یعنی وہ ماحول جو عیسائیت کا پیش کردہ ہے۔ اسلام صرف عقائد کا نام نہیں اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی پیدائش سے لے کر انسان کی وفات تک پر گہری نظر رکھتا اور مکمل تعلیم دیتا ہے اگر ہم تعلیم تو لوگوں کو دیں قرآن کی اور عمل ہمارے اس کے خلاف ہوں تو کون توجہ دے گا ہماری باتوں کی طرف۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور آپس میں تعاون کرتے ہوئے اپنی عہدہ داروں کے ساتھ مل کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ساری ذمہ داری صرف عہدہ داروں پر ہے پس غلبہ اسلام کا وعدہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا ہے اس مہم کی ذمہ داری ہر احمدی مرد اور عورت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے ذریعہ سے جلد سے جلد اسلام اِس علاقہ میں پھیلے۔ آمین۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام ممبرات لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ گیمبیا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی لجنہ اماء اللہ کا تیسرا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس مختصر سے پیغام کے ذریعے اس میں شرکت کر رہی ہوں۔ ہر ملک میں جہاں جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے وہ اس سالانہ جلسہ کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی اور جس سے جماعت نے بہت فوائد حاصل کئے۔ یہی دعا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ بہت کامیاب ہو ان تمام مقاصد کے ساتھ جو ان کے ہیں اور اس ملک میں آپ کے ذریعہ سے اسلام پھیلے۔ آپ کی تقریروں کے ذریعہ سے، آپ کی باتوں کے ذریعہ سے اور سب سے زیادہ آپ کے نمونہ کے ذریعہ سے قرآن مجید کامل کتاب ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جب تک آپ قرآن نہیں پڑھتیں اس کے مطالب نہیں سمجھتیں آپ اس پر عمل نہیں کر سکتیں اور آج کے ترقی یافتہ دور میں پیدا ہونے والے نئے نئے مسائل کا حل قرآن کے ذریعہ سے تلاش نہیں کر سکتیں۔

پس میری بہنو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ جن کا اس دنیا میں آنے کا مقصد اسلام کا غلبہ پھر سے کرنا تھا۔ یہی مقصد آپ کے خلفاء کا رہا ہے۔ پس ہمیں بھی جلسوں میں اسی مقصد کو یاد رکھنا چاہئے کہ غلبہ اسلام کی مہم میں ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں کیا قربانیاں کر سکتے ہیں تا جلد سے جلد اسلام اس ملک میں پھیلے اور اس ملک کا ہر فرد اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمانبردار اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے احکامات کی مکمل اطاعت کرنے والا ہونا چاہئے اور یہ جذبہ صرف مردوں میں نہیں بلکہ ہر عورت اور ہر بچہ میں پیدا ہونا چاہئے۔ 1974ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مختلف ممالک

سے جلسہ سالانہ پر وفود آنے شروع ہوئے جن کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ اب تک جہاں مجھے یاد ہے گیمبیا سے کوئی خاتون جلسہ پر نہیں آئی میری خواہش ہے کہ اس سال ایک یا دو خواتین آئیں جب وہ واپس جا کر یہاں کے چشم دید واقعات سنائیں گی تو باقی خواتین میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آپ کو زیادہ سے زیادہ محنت اور قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا آنے والی نسلیں آپ کا نام فخر سے لے سکیں۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فجی آئی لینڈ 1982ء

بِسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ممبرات لجنہ اماء اللہ فجی آئی لینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمہ تاجہ خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کا اجتماع گیارہ بارہ اپریل کو ہو رہا ہے۔کل 6اپریل کی ڈاک میں یہ خط ملا ہے بظاہر امید تو نہیں کہ اجتماع تک میرا پیغام مل سکے۔ بہرحال ارسال ہے اگر اجتماع ہو چکا ہو تو اجلاس میں پڑھ کر سنا دیں۔

ہر احمدی خاتون اور لجنہ اماء اللہ کی ممبر پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کی ادائیگی کے ساتھ اس کا وجود جماعت کی ایک فرد ہونے کی حیثیت سے قائم رہتا ہے۔ احمدی خواتین خواہ دنیا کے کسی ملک میں بھی ہوں ان کی ذمہ داریاں یکساں ہیں۔ جماعت کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے جماعت کے سارے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینا، اپنی اگلی نسل کی تربیت اچھی طرح کرنا، خود دین کا علم حاصل کرنا، جماعتی تحریکات خواہ وہ مالی ہوں یا علمی ان پر عمل کرنا اور قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کرنا پھر اپنے گھروں کے ماحول کو اسلامی بنانا قرآن کی تعلیم پر خود عمل کرنا بچیوں سے کروانا ہمارا فرض ہے۔

فجی کی بہنیں مرکز سے بہت دور ہیں مرکز میں ان کا آنا بھی دوسری خواتین کی نسبت کم ہے شاید اسی وجہ سے ابھی ان کے اندر کام کا جوش نہیں پایا جاتا جو دوسرے ممالک کی خواتین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غلبہ اسلام کے جو وعدے کئے ہیں وہ انشاء اللہ بہت جلد پورے ہونگے اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ پس کوشش کریں کہ قربانی کا اعلیٰ معیار آپ پیش کرسکیں۔ قرآن پڑھیں ترجمہ سیکھیں دین کا علم حاصل کریں تا احمدیت میں نئی شامل ہونے والیوں کو آپ تعلیم دے سکیں۔ صحیح نمونہ پیش کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں آپ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وعلی عبدہ المسیح الموعود

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اللہ تعالیٰ آپ کے سالانہ اجتماع کو بابرکت کرے اور اس کی اغراض کو پورا کرے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپ کو الہاماً یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَیُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ بیان فرمائی تھی یعنی آپ دین اسلام کو پھر سے زندہ کریں گے۔ اسلام کا مکمل غلبہ آپ کے ذریعہ ہوگا اور شریعت اسلامیہ کا قیام بھی آپ کے ذریعہ سے ہوگا۔ چنانچہ اسلام کی سربلندی کے لئے جو کچھ آپ نے کیا وہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ یہ مقصد آپ کے خلفاء اور آپ کی جماعت کا ہے آپ کے بعد آنے والے خلفاء اپنی ساری طاقتیں اسی مقصد کے لئے خرچ کرتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے تمکنتِ دین عطا فرماتا رہا ہے۔ سپین کی مسجد کی تعمیر اور افتتاح تمکنت دین کی ایک بیّن دلیل ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اور جماعت کے مفید رکن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے سامنے ہر وقت یہ مقصد رہے کہ غلبہ اسلام کی مہم میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ ان بشارتوں سے ہمیں بھی حصہ ملے جو حضرت مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دی تھیں۔ اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہمارا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہو جس میں کوئی رخنہ حائل نہ ہو سکے۔ بغیر مضبوط تعلق کے ہم ترقی نہیں کر سکتے احمدیت کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے یہ مضمون ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہئے اور بچوں کو ذہن نشین کرواتے رہنا چاہئے۔

پھر دین کے غلبہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود دین پر عمل کریں۔ اس طرح کہ قرآن مجید

پر عمل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ خود قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں ۔ مطالب پر غور کریں تدبر کریں ۔ ہمیں علم ہو کے قرآن میں کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن باتوں کے کرنے سے روکا گیا ہے ۔ جب تک علم نہ ہو عمل ممکن نہیں اور عمل کے بغیر نہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتی ہیں نہ اپنا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہیں ۔ اس کے لئے قرآن پڑھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیں اور ان کے مطابق زندگیاں گزاریں ۔ ہمارے قول اور عمل میں کوئی تضاد نہ ہو ۔ کوئی بدعت ہمارے صاف ستھرے معاشرے میں جنم نہ لے ۔ ہماری زندگیاں قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق گزریں ۔ ہم اس عہد بیعت کو پورا کرنے والیاں ہوں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر باندھا ہے کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے اس پر عمل کریں گی ۔

میری بہنو اور بچیو! غلبہ اسلام کا سورج چڑھ چکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب وہ نصف النہار پر پہنچ جائے گا مگر بڑے بدقسمت ہوں گے ہم اگر ہماری کوششوں اور قربانیوں کا لہو اس میں شامل نہ ہو ۔

بہت ضرورت ہے اپنی نئی نسل کو دینی تعلیم سے روشناس کروانے اور ان میں دین کی محبت پیدا کرنے دین کے لئے قربانیاں دینے کا شوق پیدا کرنے کی ، ہماری بچیاں بڑی ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کر سکیں اور نسل کے بعد نسل قربانیاں دیتی چلی جائے جب تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب نہ آ جائے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کریں کہ اطاعت ہی اسلام کے احکام کی ماں ہے اور اطاعت سے ذرا بھی اعتراف کرنے والا صحیح راستہ بھٹک سکتا ہے ۔ اس کا سبق جو محور ہے اسلام کی تعلیم کا اَطیعوا اللّٰہَ وَاَطیعوا الرَّسول میں دیا گیا ہے یہی آیت نظام کی پابندی کا سبق دیتی ہے جو نظام جماعت میں قائم ہے خواہ انصار اللہ کا یا صرف ناصرات کا یا خدام الاحمدیہ کا یا اطفال الاحمدیہ کا سب جماعت کے ہی حصے میں اور ہر تنظیم کے لئے اپنے اپنے عہدہ داروں کی مکمل اطاعت لازمی ہے ۔ کیونکہ وہ خلیفہ وقت کی منظوری سے مقرر کئے جاتے ہیں اور ان کی

اطاعت کرنا خلیفہ وقت کی اطاعت کرنا ہے۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔ بہت دعائیں کریں غلبہ اسلام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مقاصد میں کامیابی کی اور ساری جماعت کے لئے ہم اپنے مقاصد کو حاصل کرسکیں اور ہمارا رب ہم سے راضی ہو۔ آمین

خاکسار
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بچیو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ تمہارے اجتماع میں شامل ہورہی ہوں تم احمدی بچیاں ہو اور ناصرات الاحمدیہ ہونے کا دعویٰ ہے۔خدا کرے اپنے نمونہ اپنے کردار اپنے عمل سے اپنے آپ کو ناصرات ثابت کرسکو۔بچپن کی عمر ہی سیکھنے اور تربیت اور تعلیم حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔جو عادت بچپن میں پڑ جائے وہ واضح ہو جاتی ہے کہ عمل کا زمانہ ناصرات سے نکلنے کے بعد آئے گا ابھی تو تم نے سیکھنا ہے علم حاصل کرنا ہے اس لئے سب سے پہلی نصیحت تو یہ کرتی ہوں کہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دو کہ وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔محنت کی عادت ڈالو۔تعلیم سے مراد تمہارے سکولوں کی تعلیم بھی ہے اور دینی تعلیم بھی اس عمر میں جلدی یاد ہوتا ہے حافظہ اچھا ہوتا ہے کوئی بچی ایسی نہیں ہونی چاہئے جسے قرآن ناظرہ نماز باترجمہ نہ آتی ہو اور اپنے بنیادی عقائد کا علم نہ ہو۔اپنی مذہبی کتب جتنی بھی بچوں کے لئے شائع کی گئی ہیں سب پڑھنی چاہئیں۔

پھر سچائی کی عادت سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔جس پر آئندہ زندگی کی عظمت کا انحصار ہو تمہیں سچائی کی اتنی پختہ عادت ہو کہ کبھی بھی تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں۔جھوٹ سے نفرت ہو بدعہدی سے نفرت ہو کبھی کسی کو دکھ نہ دو نہ اپنے ہاتھ سے نہ اپنی زبان سے تم سے سب کو سکھ پہنچے۔تمہاری دوستوں کو بھی والدین کو بھی ملنے جلنے والیوں کو بھی۔ہر وقت مسکراتی رہو ہر ایک سے مسکرا کر ملو۔ان امور کی طرف توجہ کرو گی تو انشاء اللہ حقیقی طور پر ناصرات الاحمدیہ ثابت ہو گی خدا کرے اور بچپن سے ہی اپنی اچھی قسمت اپنے اعلیٰ اخلاق اور دین سیکھنے اور سکھانے اور وقت آنے پر قربانیاں دینے اور ذمہ داریاں سنبھالنے کیلئے دعا کرو۔بڑی خوش قسمت ہے وہ بچی جسے بچپن سے دعا کی عادت ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔والسلام

خاکسار۔مریم صدیقہ۔صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ سویڈن 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وعلی عبدہ المسیح الموعود

ممبرات لجنہ اماءاللہ۔سویڈن

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ نے اپنے پہلے سالانہ اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام مانگا ہے ایسے موقعہ پر جب کہ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جدائی سے دل زخمی ہیں وہ جس نے جماعت کو شاہراہ غلبہ اسلام پر تیزی سے چلنا سکھایا اور اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پا کر ہمیں غلبہ اسلام کی بشارتیں دیں جو ہنس ہنس کر ہر تیر سہتا رہا اور اپنی جماعت کو ہنسنا سکھاتا رہا اور یہی درس دیتا رہا کہ سب سے محبت کرو۔نفرت کسی سے نہیں کرنی۔ اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو بتاؤ سیدھا راستہ کونسا ہے۔ آج وہ پیارا وجود ہم میں نہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کی بلندی درجات کی دعائیں مانگنی کبھی نہ بھولیں۔ ان کی بیگم اور بچوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اپنے ربّ کے حضور قربانی پیش کرنے اور وفاداری کا جو سبق اس نے ہمیں سکھایا ہے اس پر عمل کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی جماعت سے پہلے بھی اپنا وعدہ پورا کرتا چلا آیا ہے اور ابھی بھی خوف کی حالت کو اس نے امن سے بدلا اور ساری جماعت کو ایک ہاتھ پر متحد کر کے ہمیں بتایا کہ جو خدا تعالیٰ کے وفادار ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوتے پس جہاں جانے والے کی یاد سے ہمارے دل غمگین ہیں وہاں اپنے ربّ کے احسانات کی وجہ سے خوش اور بہت خوش ہیں کہ وہی ہمارا آقا ہے۔ پس آپ کو میری یہی نصیحت ہے کہ خلافت سے اپنے کو وابستہ رکھیں کہ یہ بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو عطا کی ہے کسی قسم کی منافقت اور اتحاد کو کم کرنے والی بات کو برداشت نہ کریں۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت سے محبت اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا سبق دیتی رہیں کہ جماعت احمدیہ کی ساری ترقیات صرف خلافت کے ساتھ وابستہ

ہیں۔

اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے جب ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ لہرانے لگے اس کے لئے بہت ضرورت ہے قربانیوں کی۔ اپنے جذبات کی، اپنے مال کو اپنی اولاد کی ان کو وقف کر کے اور پوری کوشش کی اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے کہ آپ کا خود اسلام کے احکام پر عمل ہو اور آپ کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ آپ اور آپ کے بچے غرضیکہ احمدیہ جماعت کا ہر فرد عملی تفسیر ہو قرآن مجید کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ فرینکفرٹ جرمنی 1982ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ۔فرینکفرٹ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی طرف سے پیغام اور اپنے اجتماع کی تاریخ کا علم کل صدر صاحبہ مغربی جرمنی کے خط سے ہوا۔ پیغام بھجوا رہی ہوں خدا کرے وقت پر مل جائے کیونکہ ڈاک بعض دفعہ وقت پر نہیں ملتی ذرا وقت سے پہلے لکھا کریں۔ پرسوں انشاءاللہ مرکزی اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔

آپ کو اپنے اجتماع کا انعقاد مبارک ہو لجنہ ترقی کرے اور جماعت بھی۔ اس دفعہ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ بھی ہوا ہے۔ بہنوں کو حضور کی نصائح سننے کا موقعہ ملا ہوگا۔ خدا کرے آپ ان سب پر عمل کریں اجتماع پر سب سے ضروری بات تو گزشتہ سال کے کاموں سے اس سال کے کاموں کا موازنہ ہے کہ آپ نے سال رواں میں کتنی ترقی کی مالی لحاظ سے، تعداد کے لحاظ سے، تعلیم کے لحاظ سے، تبلیغ کے لحاظ سے اور تربیت کے لحاظ سے اور آئندہ سال کا پروگرام بنائیں اِنہیں امور کی روشنی میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں لجنات کے متعلق جو ہدایات دی ہیں ان پر عمل کروانا آپ کا سب سے اوّلین فرض ہے۔

آپ میں سے ہر عورت اس ملک میں جماعت کی نمائندہ ہے۔ اگر آپ کا عمل قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نہیں ہوگا تو آپ کا وجود احمدیت کی ترقی کی راہ میں روک ہوگا۔ آپ میں سے ہر ایک کا علم اتنا ہونا چاہئے کہ وہ تبلیغ کر سکے اپنے دائرہ ملاقات میں۔ اگر نہیں ہے تو اپنی کتب پڑھیں اور لجنہ ان کی دینی تعلیم کا انتظام کرے پھر عمل قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے کہ جن کو تبلیغ کی جائے وہ یہ نہ کہیں کہ یہ کہتی کچھ ہیں کرتی کچھ ہیں۔ پردہ کی پابند ہوں۔ اعلیٰ اخلاق کی مالک ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں اس ملک میں رہتے ہوئے ان کو قرآن پڑھائیں اُردو سکھائیں اور عمر کے مطابق دینی تعلیم دیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ

کی اگلی نسل آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے ان میں احمدیت سے محبت، خلافت سے محبت، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں آپ کا اور صرف آپ کا کام ہے خدا کرے آپ اس پر عمل کریں اور جماعت کی ترقی میں آپ کا وجود مفید ثابت ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا سالانہ اجتماع 15، 16، 17 جنوری کو ہو رہا ہے اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔ گزشتہ سال جماعت احمدیہ پر ایک بہت بڑا صدمہ آیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اچانک وفات۔ لیکن ہمارا رب بڑا رحیم ہے اس کا وعدہ ہے کہ وہ جماعت کو لاوارث نہیں چھوڑے گا۔ چنانچہ اس نے حضرت مصلح موعود کے ہی ایک اور بیٹے کو جماعت کی قیادت کے لئے کھڑا کر دیا اور بتا دیا کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے اسلام کے غلبہ کے لئے دنیا میں بھجوایا تھا وہ دنیا جو اپنے ربّ کو بھول چکی تھی اپنے ربّ کو پہچاننے اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے آپ کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تا کہ وہی کام تا ابد جاری رہیں جن کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا اور وہ کام ہے تبلیغ اسلام کا کام۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جامع مبسوط اور عالمگیر منصوبہ تبلیغ کا بیان فرمایا ہے اس تاکید کے ساتھ کہ اب اس کام میں ہر مرد اور عورت کو لگ جانا چاہئے۔ جس کے نتیجہ میں جلد از جلد ایک انقلاب رونما ہو آپ نے اس میں تمام تفاصیل بیان فرمائی ہیں جو تمام لجنات کو بھجوائی جا چکی ہیں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا بڑی منظّم جماعت ہے اور ان کے لئے تبلیغ کا بہت بڑا میدان ہے کوشش کریں کہ اپنے پیارے خلیفہ کے اعتماد پر پوری اُتریں اس کے لئے تین باتیں بہت ضروری ہیں۔

ایک تو اپنا نمونہ اسلام کے مطابق ہو۔ دوسرے مسلمانوں سے دنیا کو آپ میں زیادہ

خوبیاں نظر آئیں گی تب ہی وہ آپ کی طرف جھکے گی۔

دوسرے جو کام آپ کریں رپورٹ ہر ماہ با قاعدگی سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور لجنہ مرکزیہ کو بھیجتی رہیں۔ زبان کا اختلاف ہونے کی وجہ سے آپ کی لجنہ کا اس طرح مرکزی لجنہ سے رابطہ قائم نہیں جس طرح دنیا کی دوسری لجنات کا ہے۔

تیسرے تبلیغ کے لئے اپنا علم صحیح ہونا چاہئے اگر ایک اعتراض کا آپ کو جواب نہیں آتا۔ بنیادی عقائد کا علم نہیں تو آپ اعتراض کرنے والے کو صحیح جواب دے کر مطمئن نہیں کرسکیں گی۔ پس ان سب باتوں کی طرف توجہ کریں اپنی قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے اپنی بچیوں کی تعلیم اور تربیت کی طرف بہت توجہ دیں تا ہمیشہ کے لئے آپ کے نام اور آپ کی قربانیاں زندہ رہیں۔ میں آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بانجول گیمبیا1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی سیکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ خواتین جماعت احمدیہ کا چوتھا سالانہ جلسہ انشاءاللہ 2 اپریل کو منعقد ہورہا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اس کے لئے کوئی پیغام دوں۔

ہر جگہ جہاں بھی جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہ اس جلسہ سالانہ کی تائید میں ہوتا ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی اور جس میں شامل ہونا محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور آپ کا جلسہ بہت کامیاب ہو۔ جس کے نتیجہ میں پیاسی روحیں اسلام کی طرف مائل ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے آپ کے آنے کی غرض اسلام کو جو بہت بیکسی کی حالت میں تھا۔ پھر اس بات پر ایمان لانا کہ خدا زندہ خدا ہے قرآن زندہ کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ آپ کی برکات زندہ ہیں اور آپ کے دامن سے وابستہ رہ کر آپ کی اطاعت کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کی جاسکتی ہے۔ میری بہنو اس دعویٰ کے ساتھ ضروری ہے کہ آپ کا عمل قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہوتا آپ کے عمل میں دنیا اسلام کی حسین تعلیم کی جھلک دیکھ کر اسلام کی طرف جھکے اور اس کی آغوش میں پناہ لے۔ اگر قول اور فعل میں تضاد ہو تو تبلیغ کا اثر نہیں ہوگا۔ آپ کی تبلیغ کا اثر بھی دوسروں پر اسی وقت ہوگا جبکہ آپ کے اخلاق اور آپ کے عمل عین قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے یہ غلبہ ضرور ہوگا۔ انشاءاللہ لیکن بہت خوش قسمت ہم ہوں گے اگر اس میں ہماری قربانیاں اور کوشش بھی شامل ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ۔ 18-2-83

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سویڈن 1983ء

ممبرات لجنہ اماء اللہ سویڈن!

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

آپ کا اجتماع 21 مئی کو ہو رہا ہے۔اس مختصر پیغام کے ذریعے اس میں شرکت کر رہی ہوں۔ پاکستان کی رہنے والی خواتین ہوں یا یورپ اور انگلستان کی سب پر یکساں اطاعت واجب ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مستورات کی ترقی کے لئے جب سے آپ خلیفہ ہوئے بہت سے پروگرام جاری کئے بہت سی ہدایات دی ہیں،ان پرعمل کریں،ان سے بڑھ کرکوئی پیغام میں نہیں دے سکتی۔

ایک پروگرام اپنے نفس کے جہاد کا ہےتو دوسرا دین کی اشاعت کے جہاد کا ہے۔اپنے نفس کے جہاد کا پروگرام پردہ کی پابندی ہے کہ صحیح اسلامی پردہ کیا جائے۔جس میں اپنا جسم اور چہرہ غیرمردوں کی نظر سے چھپایا جائے۔

دوسرا پروگرام دین کا پروگرام ہے کہ زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔پس ان دونوں جہادوں میں ہرعورت کو پورے طور پر حصہ لینا چاہئے اور غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ کوتوفیق عطا فرمائے۔مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کینیڈا 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا مشرقی زون

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ کا خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ میری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بابرکت کرے مفید نتائج نکالے اور آپ کے ذریعے سے وہاں جلد سے جلد احمدیت پھیلے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ

(سورۃ النحل:98)

ترجمہ: جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ) کا بدلہ دیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنین سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ عمل کرو جو نیک ہو۔ جو ضرورتِ زمانہ کے مطابق ہو یاد رکھو اگر تم وہ قربانیاں دیتے رہو گے جو وقت کا تقاضا ہیں جن کی طرف امام وقت تمہیں بلا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایسی قربانیاں دینے والا خواہ مرد ہو خواہ عورت اسے ایک پاکیزہ زندگی ملے گی ایک باعزت زندگی ملے گی۔ ہر شخص کی قدرتی خواہش ہے کہ پاک زندگی عطا ہو۔ جس کے نتیجہ میں اس کی پاک نسل چلے جو دنیا کی غلاظتوں سے محفوظ رہے۔ لیکن اس کے لئے پہلے آپ کو قربانی دینی ہوگی اپنے جذبات کی قربانی اپنے وقت کی قربانی اپنے مال کی قربانی تا کہ اس کے نتیجہ میں روحانی لذتیں نصیب ہوں۔ اس سال اپنی بہنوں سے مل کر خوشی ہوئی ہے گو وقت بہت کم تھا۔ لیکن بہت سی باتوں کا اندازہ ہوا۔ نقائص

سامنے آئے۔ آپ کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جو قوم اپنے آپ کو خود نہیں بدلتی۔ اللہ تعالیٰ بھی ان میں تبدیلی نہیں کرتا۔ بظاہر وہاں کی دنیا اور اس کی نعمتیں آپ کی آنکھوں میں چمک پیدا کر دیتی ہوں گی لیکن یاد رکھیں اصل نعمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے جب اس کے احکام پر چلا جائے اور نیک عمل کئے جائیں۔

عورتوں کو اس زمانہ میں سب سے بڑی قربانی جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ للہ تعالیٰ نے آپ کو بلایا ہے وہ جذبات کی قربانی ہے یعنی پردہ کو اختیار کرنا ایک دفعہ آپ میں سے بہتوں نے پردہ کو چھوڑ دیا۔ اس کی عادت پڑ گئی اب اس عادت کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ للہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی ہے اور حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کرنی ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

''ساری دنیا میں اسلامی پردہ کی حفاظت کا سہرا احمدی بچیوں کے سر رہے گا انشاء اللہ ہم سب نے کھوئی ہوئی اقدار کو واپس حاصل کرنا ہے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرے کی حفاظت نہیں کریں گے اور اسے دوبارہ دنیا میں قائم اور نافذ نہیں کریں گے۔ (الفضل 24 مارچ 1983ء)

میری بہنو اور بچیو آپ کے امام جس بات کی آپ سے توقع کر رہے ہیں کوشش کریں کہ سو فیصد اس پر پوری توجہ دیں اور کینیڈا کی سرزمین میں آپ کے ذریعہ سے وہ معاشرہ قائم ہو جس کا نقشہ قرآن مجید نے کھینچا ہے اور جو چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قائم ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں۔ مجھے آپ سب سے بہت پیار ہے اور اسی پیار کے نتیجہ میں جب کوئی شکایت ملتی ہے۔ کسی نقص کا علم ہوتا ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اپنی اگلی نسل کو بچانے کے لئے آپ کو یقیناً قربانی دینی ہوگی۔ نمونہ بننا ہوگا خدا کرے آپ اس معیار پر پوری اُتریں۔ آمین۔

خاکسار۔ آپ کی بہن۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ماریشس 1983ء

ناصرات الاحمدیہ ماریشس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے جس میں اس پیغام کے ذریعہ شامل ہو رہی ہوں۔ آپ نے اپنی منزل کی طرف ایک قدم اور اُٹھایا ہے ایک سال اپنی عمر کا علم سیکھنے میں گزارا ہے اس اجتماع پر آپ اور آپ کی عہدہ داریہ جائزہ لیں کہ واقعی آپ لوگوں نے وقت ضائع تو نہیں کیا وقت ایک نعمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً فرمایا گیا تھا کہ **اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِی لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ** ۔ آپ وہ بزرگ مسیح ہیں جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ پس وقت کی قدر پہچانو یہ زمانہ تمہارے سیکھنے کا زمانہ ہے۔ سیکھو گی تو جب عمل کا زمانہ آئے گا میدانِ عمل میں اُترنے کے قابل ہو گی۔

اس عمر میں اپنے مذہب کے تمام بنیادی اُصولوں کا علم ہونا ہے وہ بنیادی مسائل جن میں ہمارا اور غیر احمدیوں کا اختلاف ہے مختصراً آپ کو ان کا علم ہونا چاہئے نماز کا ترجمہ آنا چاہئے تاکہ آپ کو علم ہو کہ آپ اپنے رب کے حضور میں کیا عرض کر رہی ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ اپنی عمر کے مطابق سیکھنا شروع کر دیں۔

جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے میں صرف چھ سال باقی ہیں 1989ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے ایک خوشی کا سال ہو گا۔ کیا آپ اس کے انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تیاری کر رہی ہیں۔ آپ میں سے بہت سی بچیاں چھ سال میں لجنہ کے کام سنبھالنے کے لائق ہو جائیں گی لیکن اگر آپ نے دین کا علم نہ سیکھا کام کرنے کی تربیت حاصل نہ کی تو آپ کے وجود سے جماعت فائدہ نہیں اُٹھا سکے گی۔ اس لئے علم حاصل کریں اور عمل کے لئے اپنے کو تیار کریں جس میں آپ کے اعلیٰ اخلاق اور آپ کا ذاتی نمونہ سر فہرست ہیں اور آپ کا نمونہ اتنا پیارا ہونا چاہئے کہ دوسرے آپ کو دیکھ کر کشش محسوس کریں اور خواہش کریں کہ ان کی بچیاں بھی آپ کی

نگرانوں کے زیر تربیت آ جائیں۔ آج کی دنیا بے راہ روی کی طرف جا رہی ہے ان کی نقل نہ کریں۔ ہم نے تو اس دنیا کا نقشہ پیش کرنا ہے جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ وہی محبت بنی نوع انسان سے وہی اخلاق۔ ہر ایک کے دکھ دور کرنے کا جذبہ۔ دشمن سے بھی اعلیٰ ترین نیک سلوک، آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات پڑھیں اور اپنے کو اسی رنگ میں رنگنے کی کوشش کریں۔ خدا کرے ہماری اگلی نسل جس کی بنیاد آپ پر رکھی جائے گی ہم سے بڑھ کر دین سے محبت کرنے والی دین کی خاطر قربانیاں دینے والی ہو اور ایک کے بعد دوسری نسل دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرتی چلی جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ماریشس 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں جو 4 جون کو ہورہا ہے شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع مبارک کرے اور اس کے اعلیٰ نتائج ظاہر ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماریشس میں اچھی خاصی جماعت ہے۔ ماریشس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔آپ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام جو حقیقی اسلام ہے ہر گھرانہ تک پہنچ جانا چاہئے۔ یہ پیغام خواہ زبانی دیا جائے یا اپنے جلسوں میں بلا کر دیا جائے یا لٹریچر کے ذریعہ سے سنایا جائے۔ پس اپنے اس اجتماع میں اپنے پچھلے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے لئے وسیع اور پُر اثر پروگرام بنائیں۔ ایسے پروگرام جس میں یہ صرف صدر سیکرٹریاں ہی عملدرآمد نہ کر رہی ہوں۔ بلکہ ہر لجنہ کی ممبر نظام کا ایک کارآمد پُرزہ بن جائے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کے لئے جو تربیتی پروگرام تجویز فرمائے ہیں ان کی طرف بھرپور توجہ دیں اور اپنی بچیوں میں ابھی سے داعی الی اللہ بننے کا شوق پیدا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ کنونشن لجنہ اماء اللہ ویسٹ کوسٹ 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات ویسٹ کوسٹ لجنہ اماء اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی کنونشن کے موقع پر مجھ سے پیغام کی خواہش کی ہے آپ کا خط بہت لیٹ ملا۔ مختصر پیغام ارسال ہے خدا کرے وقت پر مل جائے۔

ٹیپ مَیں اس لئے نہیں بھجوا سکتی کہ ڈاک میں ٹیپ نہیں جا سکتی۔ کوئی جانے والا ہوتا تو بھجوا دیتی پھر کسی موقع پر انشاء اللہ بھجوا دوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سالانہ کنونشن کو کامیاب کرے اور آپ سب مل کر اپنی لجنہ اور جماعت کی ترقی کے ذرائع پر غور کریں اور پھر عمل بھی کریں۔ ہر جگہ سے عموماً ایک ہی شکایت آتی ہے کہ حاضری کم ہوتی ہے۔ جو آپ کی اپنی جماعت کے کاموں اور اس کے لئے وقت کی قربانی دینے کی سستی پر دلالت کرتی ہے۔ احمدیت کے غلبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ کو بہت بشارتیں دی ہیں۔ لیکن ہر بشارت اپنے ساتھ قربانی چاہتی ہے۔ پس آپ محنت کریں اپنے قدم تیز کریں اپنے امام کی اطاعت کریں مکمل طور پر تو کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں۔

والسلام
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فجی 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو ممبرات لجنہ اماء اللہ فجی

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کی صدر صاحبہ کا خط یکم دسمبر کو مجھے ملا ہے کہ 25 اور 26 دسمبر کو آپ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور میں اس موقعہ پر کوئی پیغام بھجوا دوں۔ خدا کرے وقت پر مل جائے خط کافی دیر میں ملا اس سے بہت پہلے کہنا چاہئے تھا۔ بہرحال اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے جلسہ میں شرکت کر رہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی بعثت کی غرض مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے۔

''انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 8-9)

اس میں آپ نے یہ بتایا کہ جو آپ کی بیعت میں داخل ہوں ان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ ذاتی تعلق پیدا ہو۔ اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا تو بیعت کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ پس آپ سب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا آپ کا عمل وہ ہے یا نہیں جس کی تاکید حضرت مسیح موعودؑ نے شرائط بیعت میں کی ہے اور آپ اپنی زندگیاں اسی

طرح گذار رہی ہیں جس کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں دی ہے۔

جلسہ کرنے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ چند تقریریں ہو جائیں بلکہ یہ بھی ہے کہ آپ سب غور کریں کہ ہم میں کیا نقائص پائے جاتے ہیں اور وہ کس طرح دور کئے جا سکتے ہیں۔ ہم اپنی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کر سکتی ہیں۔ ان سب امور پر غور کریں ان پر تقاریر ہوں ایک لائحہ عمل بنایا جائے اور اس کے مطابق عمل کریں تا آپ کی اگلی نسل موجودہ نسل سے زیادہ قربانی دینے والی ہو۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری ناصرات الاحمدیہ!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ نے اپنے اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام مانگا ہے۔آپ ناصرات ہیں۔ناصرہ کے معنی مددکرنے والی۔کس کی؟ آپ نے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے کہ آپ نے دین کے کاموں میں جماعت کی مددگار بننا ہے۔ ہر انسان کا دکھ درد دور کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔مسلمان کی تعریف ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان کی ہے کہ اس کے نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف پہنچے نہ زبان سے۔ جماعت کے کاموں میں مددگار بننے کی مشق بچپن سے آپ نے کرنی ہے۔ باقاعدگی سے اپنے اجلاسوں میں وقت کی پابندی سے آئیں۔ جو سکھایا جائے محنت سے سیکھیں۔اس پر عمل کریں۔عمر کے ساتھ ساتھ ناظرہ قرآن کریم پھر ترجمہ سے قرآن مجید پڑھنا سیکھیں۔ کیونکہ ترجمہ سیکھنے کے بغیر آپ عمل نہیں کرسکتیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقی رنگ میں ناصرات الاحمدیہ بنائے۔آمین

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنات اماءاللہ بھارت 1983ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ بھارت!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

میری عزیز بہنو! آج کل آپ اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو بہت بہت بابرکت کرے اور اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَا خَیۡرَ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰىهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۱۱۵﴾ (النساء: 115)

(ترجمہ) ان لوگوں کو مستثنیٰ کر کے جو صدقہ یا نیک بات یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیتے ہیں ان کے بہت سے مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرے یعنی نیک مشورے کرے ہم اسے جلد ہی بہت بڑا اجر دیں گے۔

اس آیت میں کانفرنسوں اور مجالس کے متعلق اسلام نے ان کے انعقاد کی تین غرضیں بیان کی ہیں:۔

اوّل: مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ یعنی ان کے فیصلے ایسے ہوں کہ جن کے نتیجہ میں غرباء کی خبرگیری اور حاجت مندوں کی حاجت روائی ہو۔ اس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ خصوصی ہدایت فرمائی تھی کہ احمدیوں کو بلاتفریق مذہب وملت حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنی چاہئے۔ وہ خود مانگنے والے نہ ہوں دینے والے ہوں اور اس سلسلہ میں آپ نے جہاں ایسے لوگوں کے لئے جن کے پاس مکان نہیں بیوت الحمد کا منصوبہ جماعت کو عطا فرمایا ہے دوسری طرف ان کے حالات بہتر بنانے کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ ہر جلسہ میں لجنہ کو اپنے پیش نظر یہ مقصد رکھنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کریں۔ لیکن ہر جگہ کوشش کرنی ہے کہ احمدی اپنے پاؤں

پر کھڑے ہوں اور دوسروں کے لئے ہر موقع پر دینے والے ہوں۔ خود لینے والے نہ ہوں۔

اس آیت میں دوسری غرض بیان کی گئی ہے مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ نیکی کی تلقین علم وفنون کی تحقیق ۔...... اولاد کی تربیت ۔ بہنوں کی تربیت ان سب باتوں کی طرف اجتماعوں کے فیصلوں اور پروگراموں میں توجہ دی جائے۔ آپ کے پروگرام ایسے ہوں جن میں بہنوں اور بچیوں کی تربیت ان کی تعلیم ۔ ان میں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کا شوق ۔ مسابقت کی روح ۔ دین کے لئے قربانیاں دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ تا ہماری آنے والی نسل دین سے بے بہرہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے رب سے محبت کرنی والی ۔ اس کی خاطر قربانیاں دینے والی ۔ اسلام کی تعلیم کا نمونہ اور دنیا کو اپنے ربّ کی طرف سے دعوت دینے والی ہو۔

تیسری غرض یہ بیان کی گئی ہے مَنْ اَمَرَ بِاِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ کہ ہمارے اجتماع اور کانفرنسوں کی غرض یہ ہے کہ آپس کے جھگڑے دور کریں۔ اخوت کا جذبہ پیدا کریں۔ اسلام اس کا پیغام ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ۔ اس کا پرچار آپ نے ہر جگہ کرنا ہے اور اس پر خود عمل کرنا ہے اور اس کی تعلیم اپنے بچوں کو دینی ہے۔

قرآن مجید نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح پر بہت زور دیا ہے اور عملِ صالح کا مطلب ہے کہ جب جس قربانی کی ضرورت ہو۔ آپ کے امام نے آپ کو پکارا ہے کہ ہر عورت داعی الی اللہ ہے۔ پس حضور کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے آپ کو تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام جن تک نہیں پہنچا ان تک پہنچانے کی پوری سعی کرنی چاہئے۔ اس کے لئے آپ کو اپنا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ آپ خود قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہی ہیں یا نہیں ورنہ آپ کی بات میں اثر نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ عمل اور قربانی جس سے ہمارا رب ہم سب سے راضی ہو جائے اور ہماری قربانیوں کو قبول کرے۔ آمین۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

پیغام برائے کیمپنگ لجنہ اماء اللہ کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری عزیز بہنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمہ نعیمہ مرزا صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا اور ناصرات الاحمدیہ کی دو روزہ کیمپنگ ہو رہی ہے اور اس موقع کے لئے میں کوئی پیغام بھجواؤں۔ رمضان میں درس دینے کی وجہ سے بہت مصروف ہوں تاہم آپ کی خواہش پر مختصر سا پیغام ارسال ہے۔ دنیا کے عام لوگ تو کیمپنگ تفریح کے لئے کرتے ہیں کسی جگہ اکٹھے ہوئے، مل کر رہے کھانا پکایا، مختلف کاموں کی تربیت حاصل کی بے شک اس کے بھی بہت فائدے ہیں لیکن ہماری جماعت دینی جماعت ہے ہر کام کرتے ہوئے ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے ہماری کیمپنگ بھی روحانی کیمپنگ ہونی چاہئے اس کے پروگرام بھی مندرجہ ذیل باتوں کے سکھانے پر مشتمل ہونے چاہئیں۔

1- نماز کو وقت پر ادا کرنے کی تکمیل۔

2- دینی کاموں کو دنیاوی کاموں پر ترجیح دینا۔

3- امیر کی اطاعت جو اسلام کی تعلیم کی روح ہے۔

4- اختلاف ہونے پر جو فیصلہ امیر کا ہو اس سے اختلاف نہ کرنا اور شرح صدر کے ساتھ اس کی اطاعت کرنا۔

5- لجنہ کی عہدہ داروں کی عزت ادب واحترام کرنا کیونکہ وہ بھی خلیفہ وقت کی طرف سے مقرر ہوتی ہیں۔

6- ہر کام میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ذہن میں رکھنا کہ **تَعَاوَنُوا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی** کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون

کیا کرو۔

7- اکٹھے کام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے غلطیاں ہو جاتی ہیں اپنے سے چھوٹوں کی غلطی کو معاف کرنا۔

8- اخلاق فاضلہ سیکھنے کی طرف توجہ دینی ہر ایک سے مسکرا کر بات کرنی۔

9- کسی کے خلاف دل میں کینہ نہ رکھنا۔

10- ہر کام دعا سے شروع کرنا اور ہر ایک کی بھلائی کے لئے دعا کرنا۔

سب سے بڑھ کر احمدیت کی ترقی اور غلبہ کی دعائیں کریں۔

خدا کرے یہ کیمپنگ کامیاب ہو اور دو دن میں سب باتیں آپ سیکھ کر نکلیں اور آپ میں سے ہر ایک کا وجود نمونہ ہو وہاں کے لوگوں کے لئے اس تعلیم کا جس کی دعوت آپ دیتی ہیں۔

میں سب بہنوں کو دعا میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

1984ء

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ ناروے 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ ناروے

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کا سالانہ جلسہ 8/اپریل کو ہو رہا ہے۔اس مختصر پیغام کے ذریعہ اس میں شرکت کر رہی ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کے جلسے کو بہت بہت مبارک کرے اور آپ کا یہ چھوٹا جلسہ سالانہ ان اغراض کو پورا کرنے والا ہو۔جن اغراض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی اللہ تعالیٰ آپ سب میں اخوت اور محبت اور ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرے اور آپ کا نمونہ اتنا اچھا ہو، قرآن مجید کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تعلیم کے مطابق کہ خود بخود اِسے دیکھ کر لوگوں کے دل کھنچیں اور وہ آپ کے متعلق تحقیق کرنے پر آمادہ ہوں۔آپ کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔اس ملک میں رہتے ہوئے آپ نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے کردار اور اخلاق کی حفاظت کرنی ہے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ان کو صاف سچے کھرے مسلمان بنانا ہے۔ان دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنی ہے۔محبت کے بغیر وہ اطاعت نہیں کر سکتے اور پھر خود عمل کر کے ان سے عمل کروانا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ایک نسل کی بقاء کا انحصار خود آپ کے عمل اور کردار پر ہے سب بہنوں کو محبت بھرا سلام مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

صدر لجنہ مرکزیہ

خاکسار

مریم صدیقہ

26-3-84

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو ممبرات لجنہ اماء اللہ گیمبیا

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا سالانہ جلسہ 22 اپریل 1984ء کو منعقد ہو رہا ہے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ میں آپ کے جلسہ میں شرکت کر رہی ہوں۔

سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔ آج آپ کا جلسہ بھی اس جلسہ کی کڑی ہے اس کے بہت مقاصد تھے احمدی سال میں ایک مرتبہ مرکز میں جمع ہوں ان میں اخوت اور محبت کا جذبہ پیدا ہو ایک دوسرے سے واقفیت ہو۔ مل کر آئندہ ترقی کے پروگرام طے کریں۔ آج آپ کی تعداد کم ہے مگر جلد وہ دن آنے والا ہے کہ ان وعدوں کے مطابق اور اِن بشارتوں کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے سارا گیمبیا اسلام کی طرف رجوع کرے گا اور جس طرح آج ربوہ میں سارے پاکستان سے احمدی جمع ہوتے ہیں اسی طرح سارے گیمبیا کے احمدی ایک جگہ جمع ہو کر آئیں گے۔ آپ نے نئے آنے والے دوسرے احمدیوں کی تربیت کے لئے ابھی سے خود کو تیار کرنا ہے۔ دوسروں کی تربیت اور تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ خود دین سیکھیں پوری واقفیت دین سے ہو اور احکام اسلام پر عمل بھی ہو۔ اگر عمل نہیں آپ کا نمونہ اس تعلیم کے مطابق جس کی تبلیغ آپ کر رہی ہیں نہیں تو آپ کی زبان میں اثر نہیں ہوگا۔ آپ کے قول اور فعل میں تضاد ہوگا اور کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ کسی قسم کا تضاد آپ کے قول اور فعل میں نہ پایا جائے۔ جس صداقت کو آپ نے مانا ہے اس کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے آپ میں سے ہر ایک داعی الی اللہ بنے۔

یہ دنیا چند روزہ ہے اس کے حصول کے لئے ہم میں سے ہر ایک پریشان رہتا ہے لیکن اعلیٰ ترین مقصد کہ اپنے رب سے زندہ تعلق پیدا ہو اس کی فکر کم کو ہی ہوتی ہے۔ اس کے لئے جہاں کوشش کرنی چاہئے وہاں بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں احمدیت کو فتح

نصیب کرے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام میں داخل ہوں حضرت مسیح موعود کو مانیں جن کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلائیں۔

آپ کا فرض ہے کہ بچوں کی تربیت کریں کہ وہ دین کو سیکھ رہے ہیں نماز کا پابند بنائیں۔ دین کے لئے غیرت کا جذبہ پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں تا آپ کی اگلی نسل آپ سے زیادہ کام کرنے والی اور قربانی دینے والی ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ناروے 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میری پیاری بچیو ناصرات الاحمدیہ ناروے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی سیکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا اجتماع 20 مئی کو منعقد ہو رہا ہے اس مختصر پیغام کے ذریعہ اس میں شرکت کر رہی ہوں۔

پیاری بچیو! آپ کسی ملک میں رہیں اس بات کو نہ بھولیں کہ آپ احمدی مسلمان بچیاں ہیں۔ درخت اپنے پھل اور پھولوں سے پہچانا جاتا ہے اور ایک انسان اپنے اعلیٰ اخلاق سے۔ آپ کے علم، آپ کے عمل، آپ کے اخلاق سے دنیا کو جماعت احمدیہ کی صداقت کا علم ہونا چاہئے۔ آپ کو دیکھ کر وہ غور کرنے پر مجبور ہوں کہ یہ پیارے پیارے بچے جو اپنے ربّ سے محبت کرنے والے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے دوسرے بندوں سے اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔ جس جماعت کے ہیں ہم اس کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کی کوشش کریں۔

پس آپ کو جو سکھایا جائے وہ سیکھیں اس کے لئے محنت کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ مثلاً آپ کو نماز پڑھنی سکھائی جاتی ہے آپ باقاعدگی سے نماز پڑھا کریں۔ آپ کو سکھایا جاتا ہے سچ بولیں کسی کو دھوکے نہ دیں تو آپ اس پر عمل بھی کریں اور وہاں کے رہنے والے بچوں کی نقل نہ کریں۔ ان کا دین اور ہے اور آپ کا دین اور ہے اور آپ نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے جو اسلام نے بتائی ہیں اور ان کو چھوڑنا ہے جس سے اسلام نے روکا ہے آپ کی تنظیم کا نام ناصرات الاحمدیہ ہے۔ یعنی احمدیت کی مدد کرنے والی۔ جب تک بچپن سے آپ اپنے آپ کو تیار نہیں کریں گی بڑی ہو کر مدد کرنے والی نہیں بن سکتیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ بہت دعا کیا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو سچی احمدی بچیاں بنائے۔ اُردو میں ہی پیغام بھجوا دیا ہے۔ اگر بچیاں اُردو سمجھتی ہیں تو اردو میں سنا دیں ورنہ وہاں کی زبان میں ترجمہ کر دیں۔ آپ نے ایک

بچی کا ذکر کیا ہے کہ نماز اسے یاد نہیں ہوتی اس کا آسان طریق یہ ہے کہ صاف لہجے میں کیسٹ پر ٹیپ کر دیں اور اسے دے دیں اور اسے کہیں کہ بار بار چلا کر سنا کرے یاد ہو جائے گی بلکہ بچوں کے اسباق سب کو ہی اگر اس طرح دیا کریں تو بہت فائدہ ہو گا سب بہنوں کو اسلام علیکم بچوں کو دعا پیار۔

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
21-4-84

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ ناروے 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ ناروے

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو مبارک کرے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شمولیت کر رہی ہوں۔

ناروے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت بھی قائم ہو چکی ہے اور لجنہ بھی قائم ہے۔ بے شک آپ وہاں کی آبادی کے لحاظ سے آٹے میں نمک کے برابر ہیں اتنے تھوڑے نمک کے کہ ابھی اس کے ذائقہ کا علم بھی نہیں مگر اس سے ڈرنا نہیں چاہئے اور اب لوگوں کی نقل بالکل نہیں کرنی چاہئے کیونکہ صداقت آپ کے پاس ہے اور اسلام کا غلبہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ آج سے تیسری صدی ختم نہیں ہوگی کہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ یہ تو ہو کر رہنا ہے ہم نے تو اپنا جائزہ لینا ہے کہ غلبہ اسلام کی کوششوں میں ہمارا کیا حصہ ہے۔ آپ اس ملک میں رہتے ہوئے احمدیت جو حقیقی اسلام ہے کی نمائندہ ہیں اگر آپ سے کوئی اخلاقی غلطی ہوئی تو آپ اسلام کے نام پر دھبہ لگانے والی ہوں گی۔ پس اگر آپ چاہتی ہیں کہ غلبہ اسلام کی جدوجہد میں آپ کا نمایاں حصہ ہوں تو آپ کا نمونہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہو۔ قرآن مجید کے کسی حکم کی نافرمانی کرنے والی نہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد کی نافرمانی نہ ہو اور اپنے عہد بیعت کے پورا کرنے والی ہوں جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے وقت کیا تھا کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ناروے میں جلد سے جلد اسلام پھیلے عیسائیت سے بے زار ہو کر اسلام کے جھنڈے تلے سکون پائیں۔ نئے آنے والوں کی تربیت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ دین کا علم سیکھیں۔ آپ کا

نمونہ قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دیں تا کہ وہ آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو اٹھا سکیں۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ سویڈن 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ سویڈن

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا سالانہ اجتماع 26،27 مئی کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بابرکت کرے اور مفید نتائج برآمد ہوں۔

اجتماع کی بہت سی اغراض ہیں اگر وہ اغراض پوری ہو رہی ہوں تو اجتماع کے نتائج یقیناً اچھے نکلیں گے۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ اجتماع اس لئے کئے جاتے ہیں کہ سب بہنیں اس موقعہ پر ملیں ان میں اخوت اور محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ سب ایک مقصد کے لئے کام کرنے کا عزم کریں۔ اگر کسی کو کسی سے رنجش ہو بھی تو خدا کی خاطر اسے دل سے معاف کر دیں۔

پھر اس اجتماع میں سب مل کر اپنی ترقی اور اگلی منازل طے کرنے کے لئے ذرائع سوچیں کہ اس ملک میں ہم کس طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔ کس طرح اپنا علم بڑھا سکتے ہیں؟ کس طرح اپنی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور منظّم بنا سکتے ہیں۔ کس طرح اپنے بچوں کی تربیت اچھے ماحول میں کر سکتے ہیں۔ یہ سب باتیں آپ نے سوچنی ہیں اور پھر وہ تدابیر اختیار کرنی ہیں۔

آپ احمدیت کا نمائندہ ہیں اس ملک میں اگر آپ کوئی غلطی کریں گی تو احمدیت کے نام پر دھبہ لگانے والی ہوں گی۔ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ ایک طرف ہمارا دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام اس زمانہ میں مہدی موعود کے ذریعہ مقدر رکھا دوسری طرف اس جماعت میں رہتے ہوئے ہمارا عمل اس کے مطابق نہ ہو تو بڑے شرم کی بات ہے۔

جماعت کے قیام پر 95 سال ہونے والے ہیں لجنہ کی تنظیم پر اکسٹھ سال ہو چکے ہیں۔

بے شک آپ کی تعداد وہاں کم ہے لیکن یاد رکھیں درخت ایک بیج سے بنتا ہے اور عزم، دعاؤں، خلوص، قربانی، تعاون کے ساتھ آپ نے ترقی کرنی ہے۔ دوسروں کو اپنے نمونہ کے ذریعہ اسلام کی طرف کھینچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ماریشس 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنوں ممبرات لجنہ اماء اللہ ماریشس

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی خواہش پر ایک مختصر پیغام آپ کے لئے ارسال ہے۔

اجتماع کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ ایک جگہ سب بہنیں بچیاں جمع ہوں۔اس میں ملکر کام کرنے کا مادہ پیدا ہو۔تعاون باہمی کی روح پیدا ہو۔اپنی عہدہ داروں کی صحیح اطاعت کرنے کا جذبہ پیدا ہو اور وہ سب مل کر یہ بھی جائزہ لیں کہ ہم نے سال بھر میں کیا ترقی کی ہے اور کون سی باتیں ہیں جو کرنی چاہئے تھیں اور اپنی سستی کی وجہ سے ہم نے نہیں کیں۔اگر ہر سال کام کا مقابلہ اور موزانہ نہ کیا جائے تو کام کی ترقی کا علم نہیں ہو سکتا۔

آپ نے حضرت مسیح موعود کو سچا مانا ہے۔تو جب تک آپ اپنے عمل سے اپنے دعویٰ کو ثابت نہیں کرتیں آپ کا دعویٰ صرف منہ کی بات رہ جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔**یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَیُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ**۔آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے کوئی نیا دین نہیں بنایا بلکہ لوگ عملاً اسلام سے دور جا رہے تھے ان کو پھر سے قرآن مجید کی تعلیم پر چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھجوایا تھا۔جب تک ہم اپنے عمل سے یہ نہ ثابت کر دیں کہ روئے زمین پر یہی ایک واحد جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتی ہے۔ہمارا دعویٰ صرف منہ کی بات رہ جاتا ہے۔

جس پر عمل کرنا ہو اس کا پورا علم ہونا چاہیے۔ڈاکٹر آپ کے لئے ایک نسخہ دوائی کا تجویز کرتا ہے آپ کو جب تک ٹھیک طور پر علم نہیں ہوتا کہ کب دوائی کھانی ہے کتنی دفعہ کھانی ہے کتنی خوراک کھانی ہے آپ کو دوائی فائدہ نہیں دے گی یہی حال عمل کا ہے اگر آپ کو یہ علم ہی نہیں کہ قرآن مجید میں کیا لکھا ہے کن باتوں کے کرنے کی وجہ سے پہلی قوموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔

کون سی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں کیا پیشگوئیاں آئندہ کے متعلق قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں تو آپ ان پر عمل نہیں کرسکتیں۔ پس بہت ضروری ہے کہ آپ قرآن پڑھیں۔ اس کا ترجمہ سیکھیں۔ آپ میں سے کتنی ہیں جن کو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہے آپ کی بچیاں بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں ان علوم کے سیکھنے میں تو اپنی ساری طاقتیں خرچ کررہے ہیں جو قرآن سے نکلی ہوئی نہریں ہیں لیکن جو منبع ہے سارے علوم کا اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ پس مہم چلائیں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی کہ یہ سب سے بڑا کام ہے۔ آپ کا اور لجنہ کا۔ انفرادی اور اجتماعی اور جائزہ لیں کہ قرآن مجید کی تعلیم کو اپنی زندگیوں میں بھی آپ لوگ اپناتے ہیں یا نہیں آپ کے بچے ان پر عمل کرتے ہیں یا نہیں آپ کے اخلاق قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ کے مطابق ہیں یا نہیں۔

قرآن مجید سیکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب کا پڑھنا بہت ضروری ہے کہ آپ کی کتب پڑھ کر قرآن مجید کی تفسیر کا سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا:۔

’’مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نعمت کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔‘‘

اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نمونہ بنائے اور اپنے خلیفہ کی اطاعت کرتے ہوئے صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بننے کی توفیق دے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام۔ خاکسار
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فجی 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ فجی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج لجنہ اماء اللہ فجی کا چھٹا سالانہ اجتماع ہورہا ہے اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں حاضر ہورہی ہوں۔

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ گزشتہ سال پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خلیفہ آپ کے ملک میں تشریف لے گئے فجی کی سرزمین نے برکت پائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پوری شان سے پورا ہوا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَ زِیۡدَنَّکُمۡ اگر تم شکرادا کرتے رہو گے تو میں اور زیادہ برکتیں تم پر نازل کروں گا۔شکر زبانی بھی ہوتا ہے اور عملی بھی اگر ہمارا عمل اس کے خلاف ہو تو زبانی شکر ادا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اگر دل سے اور زبان سے ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہیں تو اس کے مزید احسانات حاصل کرنے کا مصداق اس طرح اپنے کو بنانا ہے کہ اس کی مکمل اطاعت کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو علم ہو کہ کن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور کن باتوں سے منع فرمایا ہے۔ یہ کس طرح معلوم ہوگا۔قرآن وہ مکمل شریعت ہے جو انسانوں کی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی ہے۔قرآن پڑھنے اور سمجھنے کے بعد ہی عمل ممکن ہے جو قرآن پڑھے گا نہیں ،اس کے مطالب جاننے کی کوشش نہیں کرے گا اس کے لئے قرآنی تعلیم جس کو پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں پر عمل بھی ممکن نہ ہوگا۔

پس میری بہنو اگر آپ نے دل سے اسلام کو ایک ابدی صداقت کے طور پر قبول کیا ہے اگر آپ یقین رکھتی ہوں کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اگر آپ یہ یقین رکھتی ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے نجات دہندہ ہیں۔ اگر آپ یہ یقین رکھتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسلام کو سارے دینوں پر غالب کریں تو آپ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنا ہوگا۔ خود دین سیکھنا ہوگا اس پر خود عمل کر کے دنیا کو دکھانا ہوگا۔ اپنے اعلیٰ اخلاق، اپنے عمل، اپنے نمونہ، اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت سے اسلام کی اس ملک میں اشاعت کرنی ہوگی۔ پس قرآن کا ترجمہ سیکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اس کا مطلب سمجھیں پھر آپ کا اس پر عمل بھی ہے یا نہیں اگر آپ خود اس پر عمل نہیں کر رہیں تو دوسروں کے سامنے کس منہ سے کہیں گی کہ قرآن کی تعلیم دوسری سب تعلیموں سے اعلیٰ ہے۔ اس کا افضل ہونا آپ نے اپنے نمونہ سے ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سینٹ میری امریکہ 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنات اماء اللہ نیشنل سینٹ میری

آپ کا سالانہ اجتماع سات جولائی کو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بابرکت کرے اور جس نیک مقصد سے یہ اجتماع کیا جا رہا ہے۔ اس کو پورا کرنے والا ہو۔

انسان کا سب سے پہلے اپنے نفس پر حق ہوتا ہے اس لئے اپنی تربیت پر پہلے توجہ دیں۔ تاکہ دوسروں کی تربیت کر سکیں۔ جب تک آپ میں کوئی بھی کمزوری یا نقص باقی رہتا ہے آپ دوسروں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتیں۔ اس لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے کہ وہ تدابیر اور ذرائع سوچیں جس سے آپ اور آپ کے بچے دوسری اقوام کے اثر سے محفوظ رہ سکیں اور خالص دینی ماحول میں تربیت حاصل کریں اور ترقی کر سکیں۔ خاص طور پر چھوٹے چھوٹے بچوں اور جوان بچیوں کی تربیت کی بہت ضرورت ہے کہ آئندہ نسل کی ذمہ داریاں ان پر پڑنے والی ہیں۔

ہمارے لئے اصل معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپؐ کے اخلاق اور آپؐ کا نمونہ ہے۔ حضورؐ کی سیرت سے ہر بچے کو واقف کرانا آپ کا کام ہے اور پھر خود عمل کر کے ان سے عمل کروانا آپ کا فرض ہے۔ جب تک بچوں کو صحیح اور غلط کا فرق نہیں بتایا جائے گا ان کا عمل بھی اس پر نہیں ہوگا۔

داعی الی اللہ بننے کے لئے ان اخلاق ان صفات کا آپ میں پیدا ہونا ضروری ہے جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔ اس کی کامل تعلیم کو دوسروں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

اپنے قول کے ذریعہ سے بھی اور اپنے فعل کے ذریعہ سے بھی اور یہی بہت بڑی آپ کی ذمہ داری ہے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ لیگوس نائیجیریا 1984ء

ممبرات لجنہ اماء اللہ لیگوس

السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع پر پیغام بھجوانے کی تار لیٹ ملی تار تو دے دی ہے۔ یہ پیغام بھی ارسال ہے خدا کرے وقت پر مل جائے۔

میری دعا ہے کہ یہ اجتماع بہت بابرکت ثابت ہو۔ ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہم میں سے الگ الگ کسی کا وجود نہیں ہم احمدیہ جماعت کے افراد ہیں اور ہم مل کر اپنی ترقی کی کوشش کریں تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض پھر سے دنیا کو صحیح اسلام کی شکل پیش کرنی اور اس پر عمل کروانا تھا۔ قرآن مجید انسانوں کے ہر مسئلہ کا حل لے کر آیا تھا۔ لیکن افسوس مسلمانوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کی ترقیاں رک گئیں اور ان کو زوال شروع ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ اس جماعت کے ذریعہ اسلام پھر غالب آئے گا بشرطیکہ ہم قرآن پر عمل کرنے والے ہوں۔ صالح ہوں اور قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں اللہ تعالیٰ نے قومی ترقی کے لئے ہر مرد اور عورت پر برابر ذمہ داری ڈالی ہے۔

آپ کوشش کریں کہ آپ کا معاشرہ اسلامی معاشرہ ہو۔ آپ کا عمل قرآن کے مطابق ہو۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن پڑھیں ترجمہ سیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں ہر بات کے متعلق آپ کو معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے اور پھر جائزہ لیں کہ کیا آپ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور جلد سے جلد سارے افریقہ میں اسلام کی کرنیں پھیل جائیں اور ان کامیابیوں میں آپ کی کوششوں کا بھی دخل ہو۔ آپ سب اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری ناصرات الاحمدیہ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میں چشمِ تصور سے آپ کو اپنے اجتماع کے لئے اکٹھی ہوتا دیکھ رہی ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک میں ایک شوق ہے کہ میں ہر اس مقابلہ میں جس میں میں شریک ہو رہی ہوں اوّل آؤں۔

پیاری بچیو! اللہ تعالیٰ یہ حسین اجتماع منعقد ہونا مبارک کرے اور آپ کی عہدہ داروں کو توفیق دے کہ وہ آپ کی صحیح تربیت کریں اور صحیح راہیں ترقی کرنے کی آپ کو دکھائیں۔

میری بچیو! یہ اجتماع صرف اس لئے نہیں منعقد ہوتے کہ کوئی تلاوت قرآن کے مقابلہ میں اوّل آ جائے، کوئی نظم میں اوّل آ جائے، کوئی تقریر میں اوّل آ جائے یہ سب تو مختلف سیڑھیاں ہیں جن پر چڑھ کر آپ نے بلندیوں کو حاصل کرنا ہے جس طرح پہلی جماعت پاس کئے بغیر آپ دوسری میں نہیں جاسکتیں اور دوسری پاس کئے بغیر تیسری میں نہیں جاسکتیں یہی طریقہ ہر ترقی کے میدان کے حاصل کرنے کا ہے۔ قربانی اور عمل کے بغیر آپ ترقی کی آخری منزل کو نہیں پہنچ سکتیں اور زبان اور عمل کی روح پیدا کرنے کے لئے ہی یہ اجتماع منعقد کئے جاتے ہیں تا آپ میں ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہو ہر لڑکی میں یہ جذبہ ہو کہ جب بھی جماعتی قربانی کا مطالبہ ہوگا میں اس میں سب سے آگے ہوں اگر وقت کی قربانی کا مطالبہ ہو تو میں سب سے بڑھ کر ہوں، اگر یہ دیکھا جائے کہ کون سب سے با اخلاق ہے تو میں ہوں، کون سب سے زیادہ صحیح قرآن مجید پڑھنے والی، زیادہ سے زیادہ سورتیں حفظ کرنے والی، ترجمہ سیکھنے والی ہے تو میرا نام سب سے آگے ہو۔ سب سے زیادہ صفائی پسند، سب سے زیادہ دین

کے لئے غیرت رکھنے والی، سب سے زیادہ سچ بولنے والی، سب سے زیادہ جھوٹ سے نفرت کرنے والی، سب سے زیادہ محنت کرنے والی، سب سے زیادہ اپنی ذمہ داری کو جو اسے دی جائے ادا کرنے والی، سب سے زیادہ وقت کی پابند میں ہوں۔

یہ جذبہ مسابقت ہے جو ہم نے اپنی ناصرات میں پیدا کرنا ہے اور اگر ہماری مائیں اور لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار اپنی ناصرات میں یہ جذبہ پیدا کر دیتی ہیں اور بچیاں بھی اس پر عمل کرنے لگتی ہیں تو یقیناً جس مقصد سے ناصرات الاحمدیہ قائم کی گئی ہے ہم اس کو پورا کرنے والی ہوں۔

پیاری بچیو! اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں برکت دے اور آپ بڑی ہو کر اپنی پہلی نسل سے زیادہ قربانیاں دینے والی ہوں۔ اپنی اپنی عمر کے مطابق جو کچھ آپ کو سکھایا جائے سیکھیں اور دعا کیا کریں اپنے ربّ سے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

4-10-1984

سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت 1984ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے سالانہ اجتماع کو مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر کرے۔

آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ یعنی اپنے کو اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں کہلانا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتی ہیں۔ ایک لونڈی اپنے آقا کی اطاعت سے باہر نہیں رہ سکتی۔ دنیاوی غلام اور لونڈیاں تو زبردستی بنائے جاتے ہیں وہ اپنے آقا کے حکم پر جان بھی قربان کر دیں تو ثواب نہیں ملتا کیونکہ اس اطاعت میں ان کی رضا شامل نہیں ہوتی لیکن ہم نے تو خود اپنی گردن اس کی رضا کے سامنے رکھ دی ہے جس پر جب وہ چاہے چھری چلا دے۔ ہمارا کچھ نہیں سب اسی کا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بَلٰی مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ہاں جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اس کے ربّ کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ان لوگوں کو نہ آئندہ کے متعلق کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ کسی سابق نقصان پر غمگین ہونگے۔

حقیقت میں اسلام کی صحیح تعریف اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی نجات یافتہ وہ شخص ہے جو اپنے وجود کو خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں قربانی کی طرح رکھ دے اور نہ صرف نیت سے بلکہ نیک کاموں سے اپنے صدق کو دکھلا دے جو شخص ایسا کرے اس کا بدلہ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکا اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 10 اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 325 نیا ایڈیشن)

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم میں سے کتنی ہیں جو اپنے کو لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر کہلانے کا تو دعویٰ کرتی ہیں لیکن جو قربانی اسلام ان سے طلب کرتا ہے اس معیارِ قربانی پر پوری نہیں اُترتیں۔ ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبردار ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا پیمانہ بھی خود قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے تو سمجھو کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے کامل نمونہ ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں آپؐ نے کامل راہ نمائی فرمائی ہے اور جو آپؐ کی مکمل فرمانبرداری کرتا ہے وہ بے شک حقیقی طور پر کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہوں۔ پس اپنی زندگیاں ان راہوں کے مطابق گزاردوں جن راہوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود چل کر تمہارے لئے روشن اور نمایاں کردی ہیں۔ ہزاروں سلام اور درود اس پاک ہستی پر حقیقت یہ ہے کہ

شہ لولاک یہ نعمت نہ لاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے

پس روحانی بینائی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرآن مجید کو پڑھنا سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا ہے اور جن بُرائیوں سے قرآن نے روکا جن پر عمل کرنے کی وجہ سے پہلی قوموں پر عذاب نازل ہوا ان سے بچنا جن نیکیوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ان کا کرنا ہی ہمارا مقصد زندگی ہونا چاہئے۔ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہمارے دل خالی نہ ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(منافقون:10)

ترجمہ: اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔

مال ہے تو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اولاد ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں پر تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور اس کے دین کے جھنڈے کو بلند کرنے والے ہوں۔

پس میری بہنو! جو اماء اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتی ہیں اپنے کو اس کا حقدار ثابت کریں اور اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بہت توجہ کریں تا وہ آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کو آپ سے بھی بڑھ کر اُٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

آپ کی 1984-85ء کے لئے جو عہدہ دار مقرر کی گئی ہیں ان کی فہرست پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بہترین کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابتدائے قرآن میں ہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ رحیم ہے سچی محبت کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ قانون قدرت میں اس کا جزا سزا کا قانون ہر جگہ نظر آتا ہے۔ پس یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ سچی محبت کریں اوراس کی جزا آپ کو نہ ملے اور یہ بھی یاد رکھیں جو ثواب ابتدائی کام کرنے والوں کو ملتا ہے جب ترقی ہو جائے بعد میں آنے والے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے مشہور ہے کہ اگر عمارت کی بنیاد ٹیڑھی رکھی جائے تو ساری عمارت ٹیڑھی بنتی ہے۔ آپ لوگ تو بنیاد میں کام کرنے والے ہیں اس کے لئے دو تین ضروری ہدایتیں دیتی ہوں۔

1۔ ہر کام کرتے وقت دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے اور جو بھی کام کی توفیق ملے اس سے آپ میں کبھی تکبر پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی حمد کریں کہ اس نے اپنے فضل سے آپ کو کام کی توفیق عطا کی۔

2۔ اپنی ممبرات ماتحت افسر جن سے بھی آپ نے کام لینا ہے ان کو پیار محبت نرمی سے کام کی ترغیب دیں اگر کسی سے ذاتی اختلاف ہے بھی تو وہ آپ کے کام کی رفتار میں حائل نہیں ہونا چاہئے خدا کی خاطر ذاتی جھگڑے بھول جائیں اور معاف کرنا سیکھیں۔

3۔ ایک انچارج یا سیکرٹری یا لیڈر کو اپنا نمونہ بہترین دکھانا چاہئے اس کے لئے کوشش کریں کہ جس بات کی آپ تلقین کرنا چاہتی ہیں پہلے آپ کا اپنا عمل اس پر ہو پھر دوسروں کو کہیں۔

مجھے امید ہے کہ ان تین امور کو آپ میں سے ہر ایک مدنظر رکھے گی تو یقیناً وہ ایک اچھی عہدیدار ثابت ہوگی۔

خاکسار۔ آپ کی بہن۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ناروے 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ۔ ناروے

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

23 فروری کو آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے اور اس کے مقصد کو پورا کرے۔ جلسوں کا مطلب صرف یہ نہیں ہوتا کہ آپ تقریریں سن لیں جو تقریریں کر دیں ان کی تعریف کر دیں اور جلسوں میں شامل ہو کر سمجھیں بہت بڑا کام کر لیا ہے۔ اس ملک میں آپ سب خلیفۃ المسیح کی نمائندہ ہیں اور آپ کا مقصد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کرتے ہوئے اپنے قول و عمل سے دنیا پر ثابت کرنا کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اس کے لئے خود آپ کو ہر وقت اپنے نفس کا جائزہ لینا ہو گا کہ میرا عمل دعوے کے مطابق ہے یا نہیں۔ میں قرآن مجید کے ایک ایک قول پر عمل کرتی ہوں یا نہیں۔ اگر خود آپ کا عمل قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں اگر آپ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر عمل نہیں کر رہیں تو آپ کے قول و فعل میں تضاد واقع ہو جاتا ہے اور جب کسی قوم کے عمل و فعل میں تضاد ہو تو وہ کامیاب نہیں ہوا کرتی۔ آپس میں اتحاد رہے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے ایک ساتھ بڑھنے کی کوشش کریں۔ بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں اپنے بچوں کے ہاتھ میں اگلی نسل کی باگ ڈور ہوگی اگر آپ کی نئی نسل دین سے ناواقف ہوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کی محبت اور آپؐ کے لئے غیرت دلوں میں نہ ہوئی تو وہ دین سے بہت دور جا پڑیں گے۔

پس میری بہنو! بچوں کے دلوں میں دین کے لئے محبت پیدا کریں۔ دین کے لئے غیرت

پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ کے احکام پر چلنے کا شوق پیدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ سے محبت پیدا کریں دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کا شوق پیدا کریں۔ اگر آپ ایک نسل کو مذہب کی سچی شیدائی بنا لیتی ہیں تو یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ تاریخ احمدیت میں آپ کے نام سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری عزیز بہنو!

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں جو چار جماعتوں کا اکٹھا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بہت مبارک کرے اور اجتماع کی جو حقیقی غرض ہے وہ پوری ہو۔

ہر سال اجتماع اس لئے کئے جاتے ہیں کہ سب بہنیں بچیاں ایک جگہ جمع ہوں ان کو ایک دوسرے کے مزاج سے واقفیت ہو ایک دوسری سے محبت، پیار اور ایک دوسری کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور جس کام کے کرنے کا اجتماع میں فیصلہ کیا جائے سب ایک عزم کے ساتھ مل کر اس کو کریں۔ آپس میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ جس طرح کھیل کی ٹیم جیت نہیں سکتی جب تک دل لگا کر سب ایک سا نہ کھیلیں اور اپنے کیپٹن کی مکمل اطاعت نہ کریں یا ایک جہاز کامیابی سے نہیں اپنی منزل مقصود پر پہنچ سکتا جب تک اس کے کیپٹن کے اشارے پر سارے کام نہ کر رہے ہوں۔

یہی حال روحانی جماعتوں کا ہے اپنے خلیفہ اور خلیفہ کے مقرر کردہ افسروں کی مکمل اطاعت کرنا سب سے پہلا فرض ہے خواہ وہ افسر جماعت کے ہوں، انصار اللہ کے، لجنہ کے یا خدام الاحمدیہ کے اپنی اپنی تنظیم میں خود بھی اطاعت کریں اور اپنے بچوں کو بھی اطاعت کرنا سکھائیں۔ پھر آپس میں اتحاد ہو۔ اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ اختلاف لجنہ یا جماعت کی ترقی میں حائل نہ ہوں۔ آپس میں حسد نہ ہو، حسد محبت کو کھا جاتا ہے۔ بڑے چھوٹوں سے شفقت سے پیش آئیں چھوٹے بڑوں کی عزت کریں ان کا حکم مانیں۔

اجتماع میں گزشتہ سال کی جو سال ختم ہو کام کی ترقی کا مقابلہ کیا جائے اور جہاں جہاں کمی رہ گئی ہو اس کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ غور کیا جائے کہ جو سکیم گزشتہ سال بنائی تھی

اِس پر کس وجہ سے عمل نہیں ہو سکا۔

آئندہ کے لئے سکیم بنائیں جس میں عورتوں بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت پر زیادہ توجہ ہو۔ اسلام صرف عقائد کا نام نہیں۔ وہ تو انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہے۔ ہر کام کرتے ہوئے معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا ہمارے عمل قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف تو نہیں اور یہی ہمارا مقصد ہے اللہ تعالیٰ اس مقصد کے حصول کے لئے اس اجتماع میں آپ کو مفید تدابیر اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔ بہت دعائیں کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کیلئے اپنے لئے ساری دنیا میں رہنے والے احمدیوں کیلئے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیاری ناصرات الاحمدیہ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ تمہارے اجتماع کو مبارک کرے ابھی تم بچیاں ہو لیکن آئندہ بہت بھاری ذمہ داریوں کو اُٹھانا ہے جس کی تیاری تم نے ابھی سے کرنی ہے۔

اس سلسلہ میں میری نصیحت ہے کہ اس عمر میں اپنے اندر انتظامی صلاحیتیں پیدا کرو۔ اتنی اعلیٰ صلاحیتیں کہ جب کوئی اہم کام سپرد کیا جائے تو اس کی ادائیگی میں کبھی بھی کوئی جھول نہ ہو۔ اس کے لئے بعض اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔

1۔ اپنے سے بالا افسر کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت۔ کسی بات پر اُلجھنا نہیں جو حکم ہے اس کی ادائیگی کے بعد آرام کا سانس لینا ہے۔

2۔ جو حکم دیا جائے جو کام کرنے کو دیا جائے۔ اسے پوری طرح سمجھنا چاہئے بعض دفعہ نہ سمجھنے کی وجہ سے وقت اور محنت صرف ہوتی ہے۔ مگر کام اس طرح انجام نہیں پاتا جس طرح ہونا چاہئے۔

3۔ اپنے سے چھوٹوں یا ماتحتوں جن سے کام لینا ہو ان کو بھی پوری طرح سمجھانا چاہئے اور شفقت اور پیار سے کام لیں۔

4۔ کام کرنے والی ساری ٹیم میں آپس میں اتفاق، اتحاد اور تعاون ہو۔

5۔ جو کام سپرد ہو اس کو فوری کرنا چاہئے یہ نہیں کہ کرلیں گے۔ بعض دفعہ ٹالنے کے بعد جب کام کرنا شروع کیا جاتا ہے تو احساس ہوتا ہے اب وقت تھوڑا رہ گیا یا بسا اوقات کام کرنے والا بیمار ہو جاتا ہے اور اپنا فرض ادا نہیں کرسکتا۔ مثلاً ایک طالب علم سارا سال پڑھائی نہ کرے اور آخر میں پڑھ کر پاس نہیں ہوسکتا۔

6۔ کسی کام کو کسی ذمہ داری کو غیر اہم نہیں سمجھنا چاہئے ۔

7۔ محنت اور صحیح محنت کی عادت ڈالیں ۔ بغیر محنت کے آپ کبھی نہیں کر سکتیں خواہ امتحان پاس کرنا ہو یا کوئی بھی قومی ذمہ داری ہو۔

ابھی تو آپ کی حالت کلیوں کی ہے ۔ جب پھول بن کر کھلیں گی تو ہم اُمید رکھتی ہیں کہ آپ کی خوشبو، اعلیٰ کردار، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ اوصاف اور آپ کی خوبیوں اور حسن سیرت سے گلشن احمدیت مہک اُٹھے گا ۔ خدا کرے آپ کی عہدہ داران کو آپ کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق ملے اور آپ کو ان پر عمل کرنے کی ۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بھارت 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیاری بہنو

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ اپنے سالانہ اجتماع کے لئے قادیان دارلامان میں جمع ہیں اللہ تعالیٰ پوری طرح قادیان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت ایک فیصلہ کن لیکن بظاہر تکلیف دہ دور سے گزر رہی ہے۔ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو دی ہیں پوری ہوں گی اور صداقت ظاہر ہو کر رہے گی۔لیکن ہم نے جائزہ لینا ہے کہ ان بشارتوں اور فضلوں کو جذب کرنے میں ہمارا کتنا حصہ ہے۔

جماعت کے مخلصین نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہوں نے جان و مال وقت اور اولاد کو پیش کر دیا پھر بھی منتظر رہے کہ اور قربانی ان سے لی جائے ایسے وقت میں جبکہ نہایت نازک دور سے جماعت گزر رہی ہے جو ایک تاریخ ساز دور ہے ہماری ہر عورت کو ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔سستیاں کوتاہیاں چھوڑ دینی چاہیں اور تیز قدم کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز آپس کا اتفاق اتحاد اور تعاون باہمی ہے۔ہر قسم کے اختلافات کو بھول جانا چاہئے۔ پس ایک مقصد سامنے ہو کہ احمدیت ترقی کرے اللہ تعالیٰ کا فضل زیادہ سے زیادہ نازل ہو۔کوئی دراڑ ہم میں ایسی نہ پڑے جہاں سے شیطان داخل ہو کر فتنہ پھیلا سکے۔ جہاں ہر قربانی دینے کے لئے خود تیار رہیں وہاں اپنی اگلی نسل کی دینی تربیت کی طرف بے حد توجہ دینے کی ضرورت ہے اور قرآنی ارشاد وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ہر عورت کا فرض ہے کہ سوچے غور کرے کہ اگلی نسل کو سنوارنے اور ان کو ذمہ داریاں سنبھالنے کا اہل بنانے میں وہ کیا کردار ادا کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ جلد فتح مبین ظاہر کرے۔

والسلام۔خاکسار۔صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ فجی 1985ء

پیاری بہنو!

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت مبارک کرے اور آئندہ ترقی کے لئے ایک نئی منزل ثابت کرے اور اس طرح ترقی کرتے ہوئے آپ اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں۔ ابھی تک آپ کی لجنہ اماءاللہ منظّم بھی نہیں ہوئی اس نے ان مقاصد کو سامنے نہیں رکھا جس کے لئے لجنہ اماءاللہ کا قیام کیا گیا تھا اس لئے ان میں تربیت کی بہت کمی ہے لجنہ اماءاللہ کا قیام اس لئے کیا گیا تھا کہ جماعت کی ترقی میں وہ نمایاں حصہ لے سکیں اور مردوں کے قدم بقدم تبلیغ تربیت میں حصہ لے سکیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود نے اپنی ایک تقریر میں احمدیت کی عمارت کی ایک دیوار لجنہ اماءاللہ کو قرار دیا تھا۔ جماعت کا کوئی حصہ بھی کمزور ہوگا تو جماعت ترقی نہیں کر سکے گی اور جب کوئی کام کریں اس کا نتیجہ دیکھیں بچہ امتحان دیتا ہے اگر فیل ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے اس نے سارا سال صحیح محنت نہیں کی۔ اگر آپ کے کام کا نتیجہ نہیں نکلتا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس کے لئے صحیح محنت نہیں کی۔ پس ضروری ہے کہ جو بھی پروگرام اپنی ترقی تعلیم اور تربیت کے آپ بنائیں دیکھیں ان کا نتیجہ نکلا ہے یا نہیں۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں۔ صحیح عمل کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے اس علم کا خزانہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔ کیا آپ کی ہر عورت قرآن مجید ناظرہ صحیح پڑھ سکتی اور اس کا ترجمہ جانتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کام کو کریں ایک سکیم کے ماتحت کہ اتنے عرصہ میں آپ ہر عورت ہر بچی کو اس کی عمر کے مطابق قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھا دیں گی۔ جب تک سیڑھی کے پہلے قدم پر آپ پاؤں نہیں رکھیں گی اُوپر تک کیسے پہنچ سکتی ہیں۔

یہ تو پہلا زینہ ہے ترقی کا پھر جب پڑھ لیں تو ساتھ ساتھ اس بات کو دیکھیں کہ قرآن کے

ہر لفظ ہر حکم پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں یہاں تک کہ ہماری زندگیوں میں اسی طرح قرآن جاری ہو جائے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرآن یعنی جو آپ تعلیم دیتے تھے دنیا کو اُس پر خود عمل کرتے تھے۔آپ کے اخلاق وہی تھے جن کی تعلیم قرآن مجید دیتا ہے پس قرآن مجید کی تعلیم کی اشاعت جماعت احمدیہ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ میں سے ہر ایک کو قرآن مجید باترجمہ آنا چاہئے۔

یہ کام ایک دن میں نہیں ہوگا بلکہ ایک سکیم بنائیں کہ کتنے عرصہ میں کتنا قرآن مجید کا ترجمہ ہم سکھا سکتے ہیں اور اس کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔اب تو کیسٹ کے ذریعہ پڑھانا آسان ہو گیا ہے۔ جہاں کوئی ترجمہ سکھانے والا نہ ملے آپ کی زبان میں تھوڑا تھوڑا ترجمہ تفسیر کے ساتھ آپ کے مربی سبق بنا کر ٹیپ کر دیں اور اس کی نقل ہر گھرانے تک پہنچا دی جائے پھر جب وہ اچھی طرح یاد کر لیں تو دوسرا سبق پھر تیسرا اس طرح قدم آگے بڑھاتی جائیں۔ ہر سال پیغام مانگنے کے ساتھ آپ لوگ اپنی رپورٹ بھی دیا کریں کہ گزشتہ سال آپ نے یہ پیغام دیا تھا ہماری لجنہ نے کس حد تک اس پر عمل کیا۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ گیمبیا 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عزیز بہنو! اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر سے پیغام کے ذریعہ آپ کے جلسہ میں شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب کرے اور جلسہ منعقد کرنے کا مقصد پورا ہو۔

جلسہ کے انعقاد کی دو بڑی غرضیں ہیں ایک تو یہ کہ احمدیت کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچایا جائے اور دوسرے اپنوں کی تربیت اور آئندہ کے لئے ترقی کرنے کی تجاویز۔ خدا کرے آپ کی آوازوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے وہ مضامین سجھائے جو دوسروں پر اثر کرنے والے ہوں۔ پھر آپ کا عمل بھی ایسا ہو کہ آپ کو دیکھ کر ہر ایک آپ کو دنیا میں سب سے بالا سمجھے اور یقین رکھے کہ یہی ہیں جو حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں اس کے لئے اپنی تربیت کریں اور دیکھیں آپ کا جو دعویٰ ہے اس پر آپ کا عمل بھی ہے یا نہیں کوئی آپ کے عمل میں سے ایسا تو نہیں جو قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادت کے خلاف تو نہیں اگر آپ کا اپنا عمل قرآن اور حدیث کے مطابق نہیں تو دوسروں کی تربیت آپ کیا کریں گی پھر آئندہ ترقی کے لئے آپ نے اپنی اگلی نسل کو بھی محفوظ رکھنا ہے وہ دجالی تہذیب کی چکا چوند سے متاثر نہ ہو جائیں اس ملک میں رہتے ہوئے بھی وہ اپنی تہذیب اپنی تعلیم کو نہ بھولنے پائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت زندگی اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے بہت دعا کریں۔ وہی مقصد آپ سب نے اپنے اپنے ممالک میں حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے جو وعدے کئے ہیں جو بشارتیں دی ہیں وہ تو بہرحال پوری ہونی ہیں ہماری کمزوریاں ان کے پورا ہونے میں روک نہ بنیں اس لئے یہی وقت ہے جس میں ہم نے اپنی کمزوریوں کو دور کرنا ہے تا جلد سے جلد اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام۔ خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ہالینڈ 1985ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کو ہالینڈ میں نئے مشن کی بہت بہت مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس کو جماعت کے پھیلنے کا ذریعہ بنائے اور ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو دین اور انسانیت کے لئے مفید ہوں۔

لوگ اپنے خالق حقیقی کو بھول کر دنیا کے پھندوں میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔اپنے رب سے ان کا رشتہ منقطع ہوتا جا رہا ہے۔وہ صرف مادی آسائشوں کو ہی حاصل زندگی سمجھتے ہیں لیکن مادی آسائشیں حاصل کر کے بھی سکون اور اطمینان حاصل نہیں ان کی اگلی نسلیں ان کے ہاتھوں سے نکلتی چلی جا رہی ہیں جس کا کوئی حل ان کے پاس نہیں۔

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے آنے کی غرض یہی تھی کہ وہ کدورت جو انسان اور اس کے ربّ کے رشتے میں واقع ہو چکی تھی اس کو دور کریں اور انسان کی زندگی کا حقیقی مقصد اسے حاصل ہو۔میری بہنو! آپ نے اس پیاری تعلیم کو دنیا تک پہنچانا ہے ہر ایک نے داعی الی اللہ بننا ہے۔اس پیارے خزانہ کا پتہ ان کو بتانا ہے اس چشمہ تک ان کو لے کر جانا ہے تا وہ اس سے بھر بھر کر پانی پئیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح ؟ سب سے پہلے تو آپ نے خود علم حاصل کرنا ہے اور اعتراضات کے جوابات آپ کو آنے چاہئیں ہر اعتراض اسلام کے چمک دار چہرہ پر جو کرے اُسے دور کریں۔دلائل سے، پھر اپنے نمونہ سے۔آپ کا نمونہ اتنا پیارا اتنا حسین ہو کہ ہالینڈ کے صفائی پسند اور حسن پرست لوگ مجبور ہو جائیں یہ کہنے پر کہ حقیقی دل کا حسن۔روح کا حسن۔ اخلاق کا حسن۔سیرت کا حسن۔معاشرہ کا حسن صرف اور صرف اس جماعت میں نظر آتا ہے۔ اس وقت آپ تھوڑی تعداد میں ہیں اس لئے آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنی بہنوں بچیوں اور

بیٹیوں کو اس سحر سے بچائیں جس میں وہاں کے لوگ مبتلا ہیں۔ان کی دینی تعلیم وتربیت کا بے حد خیال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آپ کی مدد کرے اور وہاں کی جماعت جلد جلد ترقی کرے کہ نیا مشن ہاؤس بھی جلد تنگ ہو جائے۔آپ کے وجود وہاں لوگوں کے لئے نافع الناس بنیں۔ان کے بہی خواہ ہوں۔اس لئے آپ سب اپنے اجلاسوں میں آنے اور کاموں میں کبھی سستی نہ کریں اور مشن کے کام کو اپنے سب کاموں پر مقدم رکھیں تا وہ غرض جلد سے جلد حاصل ہو۔جس غرض کو پورا کرنے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔

میں سب بہنوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ 22 نومبر کو میرا دماغ اور میری روح اور میرا دل آپ کے اجتماع میں آپ کے ساتھ شرکت کرے گا۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ کھیلیں لجنہ وناصرات کینیڈا 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جماعت کینیڈا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اِس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کی کھیلوں کی تقریب میں شامل ہو رہی ہوں غالباً کینیڈا میں اس قسم کی یہ پہلی تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور روحانی سلسلوں میں مطابقت رکھی ہے۔ اگر صحت ٹھیک نہ ہو تو انسان دینی فرائض بھی صحیح ادا نہیں کر سکتا اور اس کا عملی سبق نماز کے ذریعہ سے دیا ہے نماز ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک امام کی آواز پر ہم نے کھڑے ہونا ہے بیٹھنا ہے رکوع میں جانا ہے سجدہ میں جانا ہے۔ اپنی مرضی سے باجماعت نماز میں کسی کو یہ اجازت نہیں کہ امام کے سجدہ یا رکوع میں جانے سے قبل سجدہ یا رکوع میں چلا جائے۔ غرض نماز ہمیں ایک امام کی مکمل اطاعت کرنا سکھاتی ہے اور یہی سبق کھیل کا میدان دیتا ہے کہ جب تک whistle نہ ہو دوڑنا نہیں چاہئے۔ گویا نماز ایک انسان کے لئے روحانی پریڈ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ہر انسان کا ایک مقصد ہوتا ہے نصب العین ہو جس کی طرف وہ اپنا رُخ رکھتا ہے تا کہ اسے حاصل کر سکے اے مومنو تم نیکیوں کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ استباق کہتے ہیں ایک دوسرے سے دوڑ میں آگے نکلنا۔ کھیل کا میدان آپ کو یہ سبق دیتا ہے کہ آپ نے ایک دوسرے سے ہر نیکی اور ہر خوبی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے مگر دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر۔ چندوں کی ادائیگی میں اجلاسوں کی حاضری میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے میں۔ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن سلوک کرنے میں۔ اعلیٰ اخلاق سیکھنے اور سکھانے میں۔ دنیا کے لئے نمونہ بننے میں۔ دعوت الی اللہ کرنے میں، جماعت کے لئے قربانیاں دینے میں۔ ہر ممبر لجنہ اور ہر ناصرہ کوشش کرے کہ میں

اوّل آؤں لیکن یہ آگے بڑھنا ایسا ہو کہ دوسرے سے حسد نہ ہو بلکہ اس کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹنے اور آگے لے جانے کی کوشش ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنے نصب العین کو حاصل کر سکیں۔ اس کے لئے بہت سی بُرائیوں کو کوشش کر کے، اپنا جائزہ لے کر آپ کو چھوڑنا ہوگا۔ جب تک بُرائیوں کو نہ چھوڑا جائے نیکیاں نہیں کر سکتا۔ عدم تعاون، نا اتفاقی، غیبت، چغلی، بدظنی وغیرہ وہ بُرائیاں ہیں جو عموماً عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ ہم نے تو بنیان مرصوص بننا ہے تب ہی غلبہ اسلام کی شاہراہ پر ریس لگا سکتے ہیں۔ خدا کرے آپ ترقی کریں دینی لحاظ سے، روحانی لحاظ سے، قربانیوں کے لحاظ سے، اخلاقی لحاظ سے اور تربیتی لحاظ سے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر کا خط ملا ہے کہ 5، 6، 7 اپریل کو بانڈونگ میں آپ کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت بہت مبارک کرے اور وہاں اس کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ کی ترقی کا راستہ کھولے۔ دو سال سے ربوہ میں جلسہ سالانہ بھی نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے کئی سال سے انڈونیشین بہنیں جو ربوہ آیا کرتی تھیں وہ بھی نہیں آ رہیں اور ان سے ملنا نہیں ہوتا اس موقع پر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی عہدہ دار اپنے بہت سے مسائل پیش کر کے ان کا حل پوچھا کرتی تھیں۔ زبان الگ ہونے کی وجہ سے بھی زیادہ خط و کتابت لجنہ مرکزیہ کے ساتھ نہیں ہے اب ایک دو سال سے انگریزی میں رپورٹ آنے لگی ہے تو کچھ تفصیل سے آپ کے کاموں کا پتہ چلنے لگا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے قواعد اُردو میں چھپے ہوئے ہیں اور انگریزی میں بھی۔ آپ میں سے جو بہنیں انگریزی جانتی ہیں اس میں سے الیکشن اور دوسرے کاموں کے متعلق قواعد بنا سکتی ہیں لجنہ خواہ کسی ملک کی بھی ہو اُس کے قواعد وہی ہونے چاہئیں جو مرکزی لجنہ کے منظور شدہ ہیں۔

میری پیاری بہنو! حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آنے کی غرض ایک پاک جماعت کا قیام ہے اس لئے آپ نے بار بار جماعت کو اس طرف توجہ دلائی آپ فرماتے ہیں۔

''اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور

طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ''۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 547,546)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

''ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اِس کا اُس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سواے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو...... اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ''۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 547)

''پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں''۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 548)

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو، نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 549)

پھر فرماتے ہیں:۔

''باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی''۔

(ازالہ اوہام صفحہ 550 روحانی خزائن جلد 3)

میری بہنوں کوشش کریں کہ حضرت مسیح موعود کی ان نصائح پر عمل کر کے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ پیار، محبت اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بہت مبارک کرے اور اس کے نیک نتائج نکلیں۔

آپ سب اس بات پر غور کریں اور جائزہ لیں کہ احمدیہ جماعت میں شامل ہو کر کیا آپ نے اس مقصد کو پا لیا ہے جو حضرت مسیح موعود کا احمدیہ جماعت بنانے کا تھا۔ آپ کے ہی الفاظ میں اس مقصد کو بیان کرتی ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

’’سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے‘‘۔ (روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 562، 563)

میری بہنو آپ کے وجود حضرت اقدس کے ان الفاظ کے مطابق ہونے چاہئیں کہ وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اپنے میں وہ روشنی پیدا کریں جو پھیلے اور دنیا کو منور کرے وہ اعلیٰ اخلاق پیدا کریں جو دنیا کے

لئے بطور نمونہ ہو۔ آپ کا عمل قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہو آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ آپ کی زندگیاں نمونہ ہوں اس دعویٰ اور تعلیم کا جو آپ دوسروں کو دیتی ہیں اگر آپ تعلیم اور دے رہی ہوں گی اور خود آپ کا اس پر عمل نہ ہو گا تو کوئی آپ کی طرف متوجہ نہ ہو گا۔ بہت سی بہنیں جب باہر کسی ملک میں جاتی ہیں تو وہاں کی ظاہری چکا چوند سے متاثر ہو کر پردہ اُتار دیتی ہیں۔ بچوں کی دینی تعلیم اور اپنی زبان سکھانے سے غافل ہو جاتی ہیں اور اس دجالی تہذیب کو اختیار کر لیتی ہیں جس کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔

مذہب کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچا تا ہے''۔

پس میری پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا پیوند لگاؤ۔ آپ نے دیکھا ہے کہ درخت کو پیوند جب لگاتے ہیں تو اس درخت کے ساتھ پودے کو باندھ دیتے ہیں اسی طرح للہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ہونے کا مطلب ہے کہ اس کی رضا پر سب کچھ قربان کر دو اور وہی کرو جو اس نے کیا ہے اس کی محبت سب محبتوں سے بالا۔ اس کا حکم سب سے زیادہ قابل قبول ہو۔ قرآن پڑھیں ترجمہ سیکھیں اور غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کس بات کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور کس بات کے کرنے سے منع فرماتا ہے۔ جن سے منع فرماتا ہے ان سے اس طرح دور رہیں جس طرح سانپ اور درندے سے دور رہتے ہیں اور جن کا حکم دیتا ہے ان پر عمل کرنے میں ہر ایک کوشش کرے کہ میں سب سے پہلی بنوں۔ روزانہ جائزہ لیتی رہیں کہ کیا ہمارا دن اس تعلیم کے مطابق گزرا ہے۔ اگر نہیں تو کوشش کریں اپنے میں تبدیلی پیدا کرنے کی اور دعا کریں سچے دل سے کہ وہ تبدیلی آپ میں پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ وہاں کی جماعت کو بہت ترقی دے اور وہاں کے رہنے والوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آمین۔ والسلام

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ روز ہل ماریشس 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ روز ہل ماریشس

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کا اجتماع 3 رمئی کو ہو رہا ہے آپ کی خواہش پر مختصر سا پیغام بھجوا رہی ہوں ۔معلوم نہیں یہ وقت پر پہنچتا ہے یا نہیں ۔حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

’’باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 550)

میں آپ کی توجہ حضرت اقدس کے اس ارشاد کی طرف کراتی ہوں ۔بعض لوگ دیکھنے میں بڑے عبادت گزار ہوتے ہیں چندے بھی دیتے ہیں لیکن اپنے بہن بھائیوں سے ان کا سلوک اچھا نہیں ہوتا ۔ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتے ۔اللہ تعالیٰ کا پیار وہی حاصل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بھی پیار کرتے ہیں ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔صرف یہی نہیں کہ تکلیف نہیں دیتے بلکہ ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں کسی کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتے ۔ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے ہیں ۔اس جذبہ کے بغیر جماعت میں اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا وہ ایک نہیں ہو سکتے ۔

پس میری بہنو مجھے کسی لجنہ سے بھی اگر کسی لڑائی جھگڑے کی اطلاع ملے تو بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ہماری ساری طاقت تو لڑائی جھگڑوں سے ضائع ہو جائے گی ۔اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ سب بہنوں میں تعاون ہو ۔عہدیداروں کی مکمل اطاعت کی جائے ۔دینی کاموں میں تعاون کیا جائے اور جماعتی کاموں کو اپنے گھریلو فرائض پر مقدم رکھا جائے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

''خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ''۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس کے نصائح پر چلنے کی توفیق دے اور ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ گیمبیا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جمع ہونے کو بہت مبارک کرے اور آپ سب ایسی تدابیر سوچیں جن سے اس ملک میں زیادہ سے زیادہ احمدیت پھیلے اور اس کا سب سے بڑا طریق یہی ہے کہ ہر ممبر آپ کی داعی الی اللہ ہو دین کے کاموں میں حصہ لینے اور قربانی دینے والی ہو۔ اس کا اپنا نمونہ دین کی تعلیم کے مطابق ہو۔ اس کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ دوسرا بڑا فرض آپ کا بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنا ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا پیار پیدا کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا، آپؐ کی اطاعت کرنا جماعت کے لئے محبت اور غیرت پیدا کرنا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اگر اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی آپ اعلیٰ تربیت کریں گی اور ان میں ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں گی تو انشاء اللہ آپ کا ملک ترقی کرتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بحیثیت ایک شہری اور بحیثیت احمدی کے جو بھی آپ کی ذمہ داریاں ہیں احسن طور پر بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا جلسہ سالانہ منعقد ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو اس میں شامل ہونے اور اس سے برکت حاصل کرنے کی توفیق دے۔ جلسہ چاہے آپ کے ملک میں ہو یا کہیں اور۔ اس کا مقصد وہی ہے جو مرکزی جلسہ سالانہ کا ہوتا ہے۔ جس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوئی۔

اس کا مقصد احمدیوں کی تربیت، باہمی ملاقات، بھائی چارہ اور محبت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کو نیکی کے راستہ پر گامزن ہونے کی ترغیب دینا ہے۔

تمام اچھی چیزیں جو بتائی جاتی ہیں ان پر عمل کرنا۔ ہمیشہ سچائی کے راستہ پر چلیں۔ آپ کے قدم بالکل نہ ڈگمگائیں خدا کے اس وعدے کو ہمیشہ یاد رکھیں جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ فرمایا۔

’’دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 238)

یہ حقیقت یقیناً پوری ہوگی اور ہو رہی ہے۔ ہمیں ہر حال میں خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور اپنی کمزوریوں کو دور کر کے سچے خادم بننا ہے۔

آئیں ہم انسانیت سے پیار کرنا سیکھیں اور ان میں سے نہ ہوں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں ہم آپس میں اتحاد قائم کریں۔ خدا کے لئے سب کچھ قربان کرنا سیکھیں اور خدا کے لئے تمام مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا سیکھیں۔

اس خدا نے ہم پر بہت فضل فرمائے اور سچائی کو پھیلانے کی توفیق دی۔

پس میری بہنو! آئیں ہم داعی الی اللہ بن جائیں۔ سب سے پہلے دین کا علم خود حاصل کریں۔ پھر دنیا میں پھیلائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین

والسلام
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ
17-5-1986

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فنیکس ماریشس 1986ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ فنیکس ماریشس اور دوسری لجنات

السَّلاَمُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آپ کی جنرل سیکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ 5 / جولائی 1986ء کو آپ کا سالانہ اجتماع ہورہا ہے میرے خیال میں تو جب سارے ماریشس کا اجتماع ہو تو اس پر ایک پیغام کا جانا ہی کافی ہے لیکن چونکہ آپ نے خواہش کی ہے اس لئے بھجوا رہی ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو کامیاب کرے اجتماع کو پہلے کی طرح نہ منائیں بلکہ کوئی مقصد سامنے رکھ کر منعقد کریں اور مقصد یہی ہے کہ آپ جلد سے جلد ترقی کریں اس لئے اپنے سارے سال کے کام کو سامنے رکھ کر سوچیں اور غور کریں کہ کیا جو آپ نے کام کئے ہیں ان کی بناء پر آپ کا قدم ترقی کی طرف اُٹھ سکتا ہے ابھی تو بڑے ابتدائی کام ہیں جو لجنہ کر رہی ہے۔ اکثر کو قرآن مجید کا ترجمہ نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بہت سی بہنوں نے نہیں پڑھی ہونگی۔ بہت سوں کو بنیادی علم نہیں ہوگا اور جب اپنے عقائد کے متعلق پختہ علم نہ ہو تو انسان دوسروں کی نقل کرنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے بہت اور بے حد ضروری ہے کہ آپ دینی علم سیکھنے کی طرف توجہ دیں اپنی اپنی عمر، صحت، طاقت اور علم کے مطابق لیکن ہر عورت دن میں کم از کم ایک گھنٹہ دین کا علم سیکھنے پر خرچ کرے خود مطالعہ کرنے سے، دوسرے کے پڑھنے، سوال جواب کے ذریعہ تحقیق کرنے سے اور پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ جو ہم سیکھ رہے ہیں یا جو ہمیں علم ہے کیا اس پر ہمارا عمل بھی ہے۔ یاد رکھیں قرآن مجید کے مطابق ایمان کی نشو ونما عمل کے پانی سے ہوتی ہے جس طرح درخت کو پانی نہ دو تو سوکھ جاتا ہے اسی طرح علم عمل کے بغیر بیکار رہے آہستہ آہستہ مردہ ہو جاتا ہے بس عمل کی طرف توجہ دیں کہ جو آپ کا دعویٰ ہے آپ کا کردار آپ کے اخلاق، آپ کے گھر، آپ کا ملنا جلنا، آپ کے کام، بچوں کی تربیت اس کے مطابق ہو رہی ہے

یا نہیں۔ اگر جواب نہیں میں ہے تو پھر علم کا کیا فائدہ۔ موجودہ حالات میں آپ نے اپنے آپ کو ایسا ہی بنانا ہے جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے جس کا نمونہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سَو سال پہلے دکھایا تھا اور جس تعلیم کو پھر پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعثت ہوئی۔

میری بہنو! بہت ضرورت ہے کہ آپ کی زندگیاں قرآن کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق گذریں۔ اپنی زندگی کی قدر کریں اس کا ایک لمحہ نہ ضائع ہونے دیں اور اپنی سب طاقتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوں آپ اس کے کہے پر چلنے والیاں ہوں اس کی راہ میں قربانی دینے والیاں ہوں اس کی رضا اور اس کا پیار حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
17-5-1986

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرانس 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

10-8-1986

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی خواہش پر ایک مختصر پیغام آپ کے پہلے اجتماع کے لئے بھجوا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ فرانس میں بھی ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہو چکی ہے اور ایک مشن ہاؤس بھی ہے۔ آپ اس ملک میں رہتی ہیں جہاں روحانیت کا نام ونشان نہیں اور صرف مادہ پرستی ہے۔ دنیا کے فیشنوں میں وہاں کے لوگ بہت آگے بڑھ چکے ہیں اور اپنے ربّ سے دُور چلے گئے ہیں۔ ایسے حالات میں آپ سب پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنا جائزہ لیتی رہیں کہ آپ کی زندگیاں احمدیت کی تعلیم کے مطابق گزر رہی ہیں یا نہیں اور آپ پر تو ان کا اثر نہیں ہو رہا۔ آپ کے بچے اور بچیاں بہت زیادہ آپ کی توجہ کی محتاج ہیں بچپن سے دین سکھانا، دین کی طرف متوجہ کرنا، دین کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرنا، دین کے احکام پر چلنے کا شوق پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔ بہت توجہ دیں اولاد کی تربیت کی طرف کہ وہ بگڑنے نہ پائیں اور بہت دعائیں کریں۔ اس ملک کے رہنے والوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی ہدایت دے۔ آپ تعداد میں ابھی بہت کم ہیں مگر گھبرانے کی ضرورت نہیں ایک بیج سے ایک تناور درخت بنتا ہے بیج بکھیرنے سے ہی لہلہاتے کھیت نکلتے ہیں اسی طرح آج فرانس کی سرزمین میں جو چند بیج ڈالے گئے ہیں وہ انشاء اللہ پھولیں گے پھلیں گے بڑھیں گے اور پھیلتے ہی جائیں گے۔ خلافت بہت بڑی نعمت ہے اس سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ناصرات الاحمدیہ بھارت وقادیان

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بہت بہت مبارک کرے اور ان تین دنوں میں آپ وہ سب کچھ سیکھیں جو آئندہ زندگی میں جب آپ پر ذمہ داریاں پڑیں گی اُٹھانے کے قابل ہو جائیں۔ آپ کو سب سے بڑی نصیحت تو یہ ہے کہ یہ عمر آپ کے سیکھنے کی ہے اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ دینی تعلیم بھی دنیاوی تعلیم بھی۔ محنت اور توجہ سے پڑھائی کریں۔ صرف امتحان پاس کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ علم سیکھنے کی نیت سے اپنی عمر کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں دینی کتب زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

دوسری چیز جس کی طرف توجہ دلاتی ہوں اعلیٰ اخلاق سیکھیں۔ احمدی بچیوں کو دنیا کی سب بچیوں سے نمایاں ہونا چاہئے۔ سچائی، دیانت داری، وعدہ کا وفا کرنا، ہر ایک سے ہمدردی، مظلوم کی حمایت، صفائی آپ کا شعار ہونا چاہئے۔ جھوٹ، گندگی، بددیانتی، کسی کو ستانے اور تکلیف دینے سے آپ کو نفرت ہونی چاہئے۔ لڑنے جھگڑنے کی عادت نہیں ہونی چاہئے۔

آج دنیا کے ہر ملک میں صف بندی جسے کیو (que) کہتے ہیں کا رواج ہو چکا ہے نظم وضبط قائم رکھنے کا یہ سب سے پہلا قدم ہے اس کی عادت ڈالیں حالانکہ اسلام نے نماز کے ذریعہ صف بندی کا طریقہ سب سے پہلے سکھایا تھا مگر دوسری اقوام نے اسے اپنا لیا اور ہم نے چھوڑ دیا۔ اس عمر سے خاموشی سے اجتماعوں میں بیٹھنے، مقام اجتماع کی صفائی کا خیال رکھنے، صف بندی کرنے، سکون سے پروگرام سننے کی عادت ڈالیں اور جو سنیں اس کو یاد رکھیں خود عمل کریں دوسروں تک ان باتوں کو پہنچائیں۔

خدا کرے جب آپ بڑی ہوں تو اتنی اچھی طرح ذمہ داریوں کو سنبھالیں کہ ہم خوش ہوں کہ آپ کی صحیح تربیت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے پہلا مرکزی سالانہ اجتماع لجنات اماءاللہ

بھارت 1986ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نمائندگان اجتماع وممبرات

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہی ہوں خدا کرے لجنات بھارت کا یہ پہلا اجتماع انتہائی کامیاب ہو اور بہترین نتائج نکلیں۔ اس سے قبل صرف قادیان کی ممبرات لجنہ اماءاللہ کا اجتماع ہوتا رہا کیونکہ دور دور سے اجتماع اور پھر جلسہ سالانہ پر آنا مشکل تھا بہرحال اس سال وہاں کی لجنہ اماءاللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بھی امسال اجتماع منعقد کریں۔ اس وقت اس اجتماع میں امید کرتی ہوں کہ اچھی تعداد میں لجنات کی نمائندگان نے شمولیت کی ہوگی۔ ہر نمائندہ اپنی لجنہ کی طرف سے منتخب ہو کر آتی ہے اور اس کا فرض ہے کہ جو تربیت اس کو دی جائے یا جو مشورے کئے جائیں یا جو باتیں سکھائی جائیں ان سے واپس جا کر تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو فائدہ پہنچائیں۔ قرآن مجید اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(سورۃ التوبہ:122)

ترجمہ: اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں پس کیوں نہ ہوا کہ اُن کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر ہوشیار کرتے تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

یہ آیت اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ مرکز تعلیم دین کے لئے ہوتا ہے جہاں آ کر افراد کو دین سیکھنا چاہئے لیکن چونکہ ہر شخص کا وہاں تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے اس لئے یہ طریق اختیار کرنا

چاہئے کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ مرکز میں آیا کریں دینی تعلیم حاصل کریں جو مسائل یا باتیں سمجھ نہیں آتیں وہ ان عہدہ داروں سے سمجھیں اور پھر جب واپس جائیں تو جو نہیں جا سکے ان کو سکھائیں اور اس طرح وہ مسائل سب کو سمجھ آ جائیں۔

قادیان کی مبارک بستی جہاں بانی سلسلہ احمدیہ پیدا ہوئے اور جہاں آپ کا مزار مبارک ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کا مرکز ہے۔ وہاں آنا اور وہاں رہ کر تربیت حاصل کرنا ایک بہت ضروری امر ہے۔ جب بھی موقعہ ملے اور جب بھی آپ آئیں وہاں رہ کر اپنے وقت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک وقت میں روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے سارے کے سارے افراد کا آنا ممکن ہی نہیں اور اس کا یہی طریق ہونا چاہئے کہ باری باری کچھ منتخب افراد مرکز میں آیا کریں لیکن مرکز میں آنے کی نیت سیر وتفریح نہ ہو بلکہ تَفَقُّہ فِی الدّین ہو۔ وہ جتنے دن رہیں جو ان کو نہ آتا ہو اس کے متعلق معلومات حاصل کریں جو سکھایا جائے اس کی طرف پوری توجہ دیں اور پھر اس طرح سیکھیں کہ ہر بات ذہن نشین ہو جائے کیونکہ اصل غرض یہ ہے کہ واپس جا کر اُنہوں نے ان افراد کو سکھانا ہے جو آ نہیں سکے اور اس طرح سکھانا ہے کہ جو غلطیاں وہ کرتے رہے ہیں آئندہ وہ نہ کریں۔

تو میری بہنو اجتماع کی یہ اصل غرض ہے۔ ہر بات اور ہر عمل، تربیت کا جو آپ سنیں گی یا سیکھیں گی پھر آپ کا پورا پورا فرض ہے کہ اس پر واپس جا کر اپنی لجنہ کو عمل کروائیں۔ اگر صرف دو یا تین روز کے اجتماع کے پروگرام میں شرکت کر کے آپ سمجھیں کہ آپ کے آنے کا مقصد بس یہی تھا کہ واپس جا کر کچھ نہیں کرنا تو آپ کی نمائندگی کی غرض پوری نہیں ہوئی۔ ہر تنظیم کو ترقی دینے کے چند اصول ہوتے ہیں جن پر چلنا ضرور۔ سب سے پہلا اصول اپنی عہدہ داروں کی مکمل اطاعت ہے اور عہدہ داروں کے لئے باقی ممبرات سے محبت اور شفقت کا سلوک ان کے دکھ سکھ میں شرکت ان کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔

پھر ڈسپلن ہے جو بدقسمتی سے ان قوموں میں جو مذہب سے دُور جا چکے ہیں زیادہ ہے اور ہم میں کم ہے جس کا سبق اسلام نے نماز کے ذریعہ مسلمانوں کو دیا لیکن ہماری محفلوں اور اجتماعوں

میں نظم و ضبط کا وہ نمونہ نظر نہیں آتا جو آنا چاہئے اور نظم و ضبط کی کمی کی وجہ سے پوری توجہ کے ساتھ پروگرام بھی نہیں سن سکتیں۔ خود نظم و ضبط کی عادت ڈالیں اور بچوں کو اس کی تربیت دیں۔

تیسرا بڑا اصول ترقی کا یہ ہے کہ یہ جائزہ لیتی جائیں کہ ہماری ترقی کی رفتار ہمارے مقصد کے مطابق جاری ہے یا نہیں۔ اپنے مقصد اور منزل کی تعین کے بعد پروگرام بنائیں اور ایک سال گزرنے پر جائزہ لیا کریں کہ کیا اس سال میں جو ہم نے کام کئے ہیں یہی کرنے چاہئیں تھے یا نہیں ترقی کی رفتار سست رہی ہے جمود تو طاری نہیں ہوا۔ پھر سارا سال کام کی رفتار یکساں ہونی چاہئے یہ نہیں کہ سارا سال سوتے رہے اور جب سال ختم ہونے آیا تو رپورٹ تیار کرنے کے لئے جلدی جلدی چندے جمع کئے اجتماع کیا اور چند اور کام کر کے رپورٹ لکھ دی۔ **آخری وقت کام کرنا روح کو کچل دیتا ہے** اگر جذبہ ہے کام کرنے کی لگن ہے تو سارا سال ان کاموں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

چوتھا اور سب سے بڑا اصول ترقی کا اگلی نسل کو یہ ذمہ داریاں اُٹھانے کے لئے تیار کرنا ہے کیونکہ مستقل ترقی اور کامیابی اسی اصول سے وابستہ ہے کہ چراغ سے چراغ جلتا رہے اور کہیں خلاء پیدا نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ **وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ** کہ ہر نفس کو اس پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ ''غَدٌ'' سے مراد کل بھی ہے اور مستقبل بھی اور روز حشر بھی اس لئے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں جب وہ بڑے ہوں تو ان میں دین کے لئے قربانی دینے کا جذبہ ہم سے بھی بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنات سکینڈے نیویا 1987ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نمائندگان لجنات سکینڈے نیویا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کے خط سے معلوم ہوا کہ تینوں ملکوں ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کا اجتماع ڈنمارک میں ہو رہا ہے۔ اَلحمدُللّٰہ عَلٰی ذٰلِکَ

ایک اچھا قدم آپ نے اُٹھایا ہے اس طرح آپ سب ملک ان ملکوں میں لجنہ کے کام کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اور اس وقت تک کے کام کا جائزہ لیں کہ کیوں ابھی تک ان ملکوں میں کام کی نہ رفتار تیز ہوئی ہے اور نہ نمایاں طور پر زندگی نظر آتی ہے۔ جو نقائص غور کرنے پر سامنے آئیں انہیں دور کرنے کا عہد کریں اور محنت سے کام کریں تا زندگی کی ایک لہر ان میں دوڑ جائے۔

میرے نزدیک ان ممالک کی لجنات میں جو نقائص ہیں ان کا تجزیہ ان رپورٹوں کی روشنی میں یا اپنے تجزیہ کی روشنی میں پیش کرتی ہوں۔

ایک زندہ قوم کے افراد بنیانِ مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہونے چاہئیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ان ممالک میں ممبرات لجنہ اماء اللہ میں وہ مثالی اتفاق کی جھلک نظر نہیں آتی جو آنی چاہئے۔ کسی کام کو کرنے کے لئے ابتداء میں جو محنت کرنی چاہئے اس کی کمی ہے۔ ان نقائص کو دور کریں۔ آپس میں مثالی اتفاق ہو۔ جب سب کی منزل ایک، مقصد ایک ہو تو لڑائی جھگڑے کا امکان بھی نہیں ہونا چاہئے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا جائے۔ عہدہ جس کو ملے اسے اللہ کا شکر کرنا چاہئے یہ کہتے ہوئے کہ

خدمت دین کو اِک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اور ایک ممبر کی حیثیت سے اپنی عہدہ داروں کی مکمل اطاعت کریں ساری کامیابیاں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے وابستہ ہیں۔ ہم نے اپنی ہر ضرورت اور ہر خواہش پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو مقدم رکھنا ہے کیونکہ یہی معیار ہے ایک مومن کا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبہ:24)

ترجمہ: تو (مومنوں سے) کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو بھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

یہی معیار ہمارا ہونا چاہئے ہر محبت سے بالا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت ہونی چاہئے۔ ایک طرف ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے دوسری طرف دین کے کاموں میں حصہ لینے سے گریز کرنا دنیا کے کاموں اور مشاغل میں زیادہ حصہ لینا احمدی خواتین کو زیبا نہیں۔ خدا کرے ان ممالک میں احمدیت جلد سے جلد پھیلے۔ جماعت ترقی کرے لیکن یہ یاد رکھیں کہ جب کثرت سے لوگ آتے ہیں تو اپنی کمزوریاں بھی ساتھ لے آتے ہیں تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن پڑھیں ترجمہ سیکھیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ عہدہ دار ممبرات کو نصیحت ضرور کریں مگر اعتراض کے رنگ میں نہیں بلکہ پیار سے سمجھائیں اور سب سے بڑھ کر نئی نسل کی تربیت کریں ان کی دینی تعلیم کا انتظام کرنا لجنہ کا اوّلین فرض ہے تا اگلی نسل ان ذمہ داریوں کو جو آئندہ ان پر

پڑنے والی ہیں اُٹھانے کے قابل ہو۔ میں آپ سب کو دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی میری صحت اور انجام بخیر کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ جلسہ لجنات اماء اللہ امریکہ 1987ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میری عزیز بہنو، ممبرات لجنات اماء اللہ امریکہ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

الحمد للہ کہ آپ کا سالانہ کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں اس مختصر پیغام کے ذریعہ شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ کنونشن مبارک کرے اور اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج ظاہر ہوں۔

میری بہنو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قیام پر ستانوے سال گزر چکے ہیں گو امریکہ میں احمدیت کی بازگشت حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی پہنچ چکی تھی۔ لیکن با قاعدہ جماعت کا قیام 1920ء میں ہوا۔ الحمد للہ اب ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ کئی مشن ہاؤس ہیں۔ گو امریکہ کے وسیع ملک کے لحاظ سے احمدیوں کی تعداد بہت ہی کم آٹے میں نمک کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی کم لیکن جب ہم مذاہب عالم کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(سورۃ البقرہ:250)

بڑی شان سے پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ ترجمہ: بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اگر تم تمام مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالو تو کہیں بھی مذہب کی فتح طاقت کے زور پر نہیں ہوگی۔ یہی نظارہ نظر آتا ہے کہ تھوڑوں کو بہتوں پر غلبہ حاصل ہوا اور ہاں شرط صبر کی ہے۔ تکلیفوں سے گھبرانا نہیں۔

حضرت نوح کا زمانہ دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت نوح کو حاصل ہوئی یا آپ کے مخالفوں کو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ شہرت حاصل ہوئی کہ دنیا کے ہر کونے سے مسلمان

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ساتھ حضرت ابراہیمؑ پر بھی بھیجتے ہیں بلکہ آج دنیا میں حضرت ابراہیم ہی کی نسل دنیا کے زیادہ حصے پر پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن فرعون کتنی زبردست طاقت رکھتا تھا مگر اس کے ظلم کے نتیجہ سے کس طرح بچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی کونجات دی۔ بے شک بظاہر آپ کے دشمنوں کو صلیب پر چڑھا دیا مگر کوئی کہہ سکتا ہے آپ ناکام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرنے نہیں دیا، آپ صلیب سے اتارے گئے، کشمیر گئے، اپنی تعلیم کو پھیلایا اور ایک لمبی عمر پا کر وفات پائی اور آج آپ کے ماننے والے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر نصرت الٰہی کا نمونہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے اس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی۔ کیوں صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَا غْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہے کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آئیں گے۔

اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے تو ہمیں اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ فتح احمدیت کی ہوگی اور غلبہ احمدیت کو حاصل ہوگا۔

احمدیت کے مستقبل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برھان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ...... یاد رکھو! کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی بھی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان

سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66-67)

اسی طرح الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔'' (روحانی خزائن جلد 20 رسالہ الوصیت صفحہ 309)

یہ دو حوالے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کئے ہیں ان میں چند باتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔

1- حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں خواہ ساری عمر دنیا انتظار کرتی رہے انہوں نے آسمان سے

نہیں اُترتا۔

2- تیسری صدی ختم ہونے سے قبل دنیا اس عقیدہ سے بیزار ہو جائے گی۔

3- احمدیہ جماعت تمام ملکوں میں پھیل جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو غلبہ عطا کرے گا۔

4- دنیا کا ایک ہی مذہب ہوگا جو عزت سے یاد کیا جائے گا یعنی اسلام۔

5- درمیانی عرصہ میں جماعت پر بڑے بڑے ابتلاء آئیں گے جس کے نتیجہ میں ظاہر ہو جائے گا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا۔

6- جو صبر کریں گے ان پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں گی۔

میری بہنو غور کریں ان پیشگوئیوں کے مطابق جو آج سے قریباً یکصد سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو بتائی تھیں۔ بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک کی صداقت یہ کہ آپ کا اپنا ملک گواہ ہے یعنی ڈوئی کی پیشگوئی۔ کیا اس کے مطابق جماعت پر ابتلاء نہیں آئے کیونکہ امتحان لینا بھی تو ضروری ہوتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم صبر کریں۔ دعائیں کریں اور ان امتحانوں میں پوری اُتریں۔

امتحان میں پوری اُترنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم اپنے نفسوں کا فوری جائزہ لیں اور لجنہ بھی اس چیز کو دیکھتی رہے کہ کیا ہمارا عمل ہمارے دعوے کے مطابق ہے کیا ہماری زندگیاں ہمارے اخلاق، ہمارا دوسروں سے سلوک قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے۔

حضرت مسیح موعود قرآن کی تعلیم کو پھیلانے اور اس کی تعلیم پر عمل کروانے کے لئے آئے تھے۔ اس لئے آئے تھے کہ بندوں کو اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق ہو اور اس تعلیم کی طرف ہم دنیا کو دعوت دے رہے ہیں۔ اگر ہمارا اپنا نمونہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نہ ہوا تو ہم دوسروں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم میں وہ اعلیٰ صفات نہیں پائی جاتیں جن کی قرآن مجید تعلیم دیتا ہے مثلاً سچائی، دیانت داری، صفائی، ایفائے عہد، تحمل، خوش خلقی، عدل، رحم، صبر، ہمدردی، تعاون باہمی اتحاد، حسن سلوک اور مصیبت زدوں کی مدد کرنا تو کیا اس کے خلاف ہمیں کرتے دیکھ کر کوئی ہماری بات سننا پسند کرے گا۔

پس ضروری ہے کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔اس ملک میں آپ احمدیت کے نمائندہ کے طور پر ہیں۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس بات کو مدنظر رکھیں کہ کوئی جماعت کامیاب نہیں ہوسکتی اگر اس جماعت کے افراد میں آپس میں جھگڑے ہوں صلح نہ ہو۔ پس آپس میں صلح رکھیں اور ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ ایک دوسری سے تعاون کریں۔ اتحاد میں بہت بڑی طاقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''تم آپس میں جلد صلح کرواور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ''۔(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 12)

قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کو غور سے پڑھا جائے اس کے مطلب کو سمجھا جائے اور پھر اس پر عمل کیا جائے۔ جو قرآن پڑھے گا ہی نہیں اور اسے ترجمہ نہیں آتا ہوگا وہ عمل کیسے کرے گا پس قرآن کو عزت دو تا آسمان پر عزت پاؤ۔

میرے دل میں آپ کی گہری محبت ہے اور میں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے اور میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس کنونشن میں شامل ہونے والی سب بہنوں اور بچیوں کو میرا سلام اور پیار پہنچے اور جو کسی مجبوری کے باعث شامل نہیں ہوتیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی مجبوریاں دُور کرتے ہوئے انہیں بھی جماعت کے کاموں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعائیں کریں اور دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ یہ ابتلا جلد دور کرے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ آمین اللھم آمین۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ مغربی جرمنی 1987ء

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے پیغام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

یہ پیغام سورۃ النصر پر مشتمل تھا۔

''جب لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہوں گے۔تو بہت خوف کا مقام ہے کہ وہ نئی نئی کمزوریاں لے کر آئیں گے۔وہ تمام مسلمانوں میں جڑ نہ پکڑ جائیں اور مسلمان عقیدہ میں کمزور نہ پڑ جائیں۔

آخر میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

پس عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے ان کا اپنا نمونہ درست نہ ہوگا تو ان کی بچیاں بھی ویسی ہی ہوں گی۔اسلامی اقدار کی حفاظت کرنی ہے اسلامی اخلاق کی حفاظت کرنی ہے۔پس دینی علم حاصل کریں۔قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا عمل قرآن کریم کے مطابق ہے۔آپ کے قول اور فعل میں فرق تو نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کے لئے نمونہ بنائے۔آمین۔

(از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 160)

پیغام برائے دوسرا مرکزی سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت 1987ء

پیاری ناصرات الاحمدیہ!

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُه

گلشن احمد کی ننھی منی کلیو! سدا مسکراتی رہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا کرے کہ تم حقیقی معنوں میں ناصرات کہلانے کی مستحق بنو۔ ناصرات الاحمدیہ یعنی احمدیت کی مدد کرنے والیاں۔ کس لحاظ سے؟ اعلیٰ اخلاق اور کردار کے لحاظ سے۔ قربانیوں کے لحاظ سے۔ جماعت میں نام کرنے کے لحاظ سے۔ ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے لحاظ سے۔ جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کے لحاظ سے۔

پس ابھی سے ناصرات الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ کے کاموں میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اور جو کام اپنے ذمہ لیں اسے اس طرح پورا کریں جو پورا کرنے کا حق ہے۔ اس عمر سے اگر جماعتی کاموں کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کریں گی تو جب بڑی ہوں گی جماعت کی اچھی کارکن ثابت ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

23-9-87

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت 1987ء

میری پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس مختصر سے پیغام کے ساتھ آپ کے اجتماع میں شریک ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو جو قادیان کی مقدس سرزمین میں ہو رہا ہے بہت بابرکت کرے۔

آپ اجتماع میں شرکت کے لئے آئی ہیں تو غور کریں کہ اجتماع کی غرض وغایت کیا ہے اور آپ کی شمولیت اس مقصد کو پورا کرتی ہے یا نہیں۔

سالانہ اجتماع کوئی میلہ، تماشا، دعوت یا پارٹی نہیں ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ آپ سب مل کر سارے سال کے کاموں پر غور کریں جائزہ لیں کہ جس غرض سے حضرت مصلح موعود نے لجنہ قائم کی تھی کیا ہم اس غرض کو پورا کر رہی ہیں اور کیا ہر سال کام میں ترقی ہو رہی ہے یا نہیں اور اگر ہم اس معیار تک ابھی نہیں پہنچیں تو اس کو حاصل کرنے کے لئے ہم کیا کریں۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام 1922ء میں حضرت مصلح موعود نے اس غرض سے فرمایا تھا تا احمدی عورتیں بھی اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ دوسری بہنوں کو بیدار کریں اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کریں۔ وہ یہ سمجھیں کہ قومی ذمہ داریوں میں نصف ذمہ داری عورت کی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ایک حصہ ہے احمدیہ جماعت کا۔ ایک تقریر میں حضرت مصلح موعود نے جو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں فرمائی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ احمدیت کی عمارت کی چار دیواریں ہیں۔ چاروں دیواروں میں سے ایک دیوار لجنہ اماء اللہ کی ہے۔ ایک دیوار بھی کمزور ہو جائے تو عمارت کے گرنے کا ڈر ہو جاتا ہے۔ پس عہدیداران لجنہ اماء اللہ کو خصوصاً اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کو عموماً اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہونا چاہئے کہ ہماری معمولی سی کوتاہی بھی ہماری ترقی کی رفتار میں روک بن سکتی

ہے۔ کہنے کو معمولی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ مثلاً آپس کے جھگڑے جو ہوتے تو ذاتی ہیں مگر ان کو ہوا دے کر جماعتی بنالیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ جماعتی نقصان ہوتا ہے۔

پس ہر عہدہ دار اور ہر ممبر لجنہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرے اپنے اخلاق اور کردار اور نمونہ کو اعلیٰ ترین بنانے کی اور اپنی اصلاح کے بعد دوسروں کی اصلاح کے لئے کوشش کریں مگر ڈانٹ ڈپٹ سے نہیں پیار سے محبت سے نصیحت سے۔ معاف کرنا سیکھیں۔ ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ تعاون کے بغیر کوئی کامیابی آپ حاصل نہیں کرسکتیں۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں ان میں آئندہ ذمہ داریوں کے اُٹھانے کا جذبہ پیدا کریں۔ ہر قسم کی بُرائی سے ان کو بچانے کی کوشش کریں اور ہر قسم کی نیکی ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں تا اگلی نسل ہم سے زیادہ قربانی دینے والی اور نمونہ ہو دنیا کے لئے اور اس کے لئے آپ نے خود اپنا نمونہ اچھا پیش کرنا ہے۔

قادیان سے جو نور نکلا تھا آج دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اس پیغام کو پہنچانے کا یوں تو ہر احمدی کا فرض ہے لیکن آپ جن کا براہِ راست اس مرکز سے تعلق ہے آپ پر دوہری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

23-9-87

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ گیمبیا 1988ء

پیاری بہنو!

السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہی ہوں۔ یہ سال تو آپ کی تاریخ میں بہت مبارک سال ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے ملک میں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے آنے کو بہت مبارک کرے اور آپ کی جماعت بڑھتی چلی جائے۔ ترقیات اپنے ساتھ بہت سی ذمہ داریاں لاتی ہیں اور اس صورت میں جبکہ جماعت پر ایک سَو سال ہونے میں صرف ایک سال باقی رہ گیا ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ احمدیت پر ایک صدی پوری ہونے والی ہے وہاں اس کے مطابق قربانیاں بھی دینی چاہئیں تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اپنے علم کو بڑھائیں اور اس کے مطابق عمل کریں اور اپنی اولاد کی دینی تربیت کریں تا کہ ایک بچہ بھی ضائع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام
خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ فجی 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبران لجنہ اماء اللہ فجی!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا جلسہ سالانہ 25 اور 26 دسمبر کو ہو رہا ہے۔ اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔

جلسہ سالانہ خواہ کہیں بھی ہو دراصل اس جلسہ سالانہ کا ظل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا تھا۔ اس کی نسبت بہت سی برکتیں ہیں۔ سال میں ایک مرتبہ تمام احمدی بھائی بہنیں ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں ملتے ہیں محبت پیدا ہوتی ہے۔ دوران سال جو وفات پا جائیں ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ سارے سال کے کاموں پر غور و فکر کرتے ہیں آئندہ کے لئے پروگرام بنتے ہیں۔ اجتماعی ذکر الٰہی اور دعائیں ہوتی ہیں۔ تربیتی و تعلیمی تقاریر ہوتی ہیں جن کے سننے سے علم بھی بڑھتا ہے اور تربیت کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

پس آج سب کو پھر یہ موقع ملا ہے کہ آپ جمع ہوں اور یہ ساری برکتیں حاصل کریں۔ صرف مان لینا کافی نہیں ایمان کے درخت کو اگر عمل کا پانی نہ دیا جائے تو وہ مرجھا جاتا ہے۔ قربانیوں اور نیک عمل کے ساتھ ہی آپ ترقی کر سکتی ہیں خود نیک نمونہ دکھائیں تا کہ آپ کی اگلی نسل جگہ لینے کے لئے تیار رہے۔ آپ پر اپنے بچوں اور بچیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر ماں پر ہر باپ پر ذمہ داری ہے اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور آپؐ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ جماعت کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔

خلیفہ وقت کی اطاعت کرنے کا احساس پیدا کریں۔ آپ بے شک مرکز سے دور ہیں لیکن وہاں اپنے جزائر میں آپ نے وہ انقلاب اپنے عمل سے پیدا کر کے دنیا کو دکھانا ہے جس

انقلاب کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے سب بہنوں کو میرا محبت بھرا سلام۔ میں انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ ویسٹ جرمنی 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیاری بہنو!

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے سال جماعت احمدیہ کے تمام افراد جشن تشکر منائیں گے اللہ تعالیٰ کے احسانات جو اس نے لگاتار سَو سال جماعت احمدیہ پر کئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ اگر تم شکرادا کرتے رہو گے میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ پس شکر کا جذبہ ہر احمدی خاتون میں ہونا چاہئے اس لئے لجنات کی عہدہ داران کا فرض ہے کہ عورتوں کے سامنے اپنوں کے بھی غیروں کے بھی، ان ترقیات کا ذکر بطور شکر کے کرتے رہنا چاہئے جو سَو سال میں بارش کی طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر برسائی ہیں اور انفرادی طور پر ہر عورت کو جائزہ لینا چاہئے کہ کیا میں شکر گزار بندی ثابت ہو رہی ہوں یا نہیں؟ شکر کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ ایک زبان سے اظہار کرنا دوسرے اپنے عمل کے ذریعہ سے اظہار کرنا۔ زبان سے اظہار بھی تو ہر ایک کرتا ہے مگر یہ کافی نہیں جب تک آپ کا عمل، آپ کی قربانیاں، آپ کا بنی نوع انسان سے سلوک آپ کے دعویٰ کا ساتھ نہ دیں۔ آپ منہ سے تو کہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے لیکن کوئی ابتلا آ جائے کوئی تکلیف پہنچے تو گھبرا جائیں۔ اس مُلک میں آپ لوگ جا بسے ہیں اللہ تعالیٰ نے رزق کے دروازے آپ پر کھولے ہیں حقیقی شکر کا عملی مقام آپ کو اس وقت ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ جب آپ اپنے ذاتی اخراجات پر جماعت کے لئے خرچ کرنے کو احمدیت کی ترقی کیلئے خرچ کرنے کو مقدم سمجھیں گی خود تنگی بھی اُٹھانی پڑے تو ترجیح دیں گی احمدیت کی ترقی کے لئے جو تحریکات حضور کی طرف سے پیش ہوتی رہتی ہیں ان میں شمولیت کرنے سے بلکہ شامل ہونے والوں میں صفِّ اوّل میں آنے سے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے۔آپ نے صرف اپنے تک اس نعمت کو محدود نہیں رکھنا خدا کے اس احسان کا شکر اس طرح ادا کرنا ہے کہ ان لوگوں تک جو اس نعمت سے محروم ہیں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور خود اپنے گھروں میں اپنے بچوں میں ایمان اور یقین کو قائم رکھنا ہے۔ وہاں کے آزاد ماحول سے اپنی اولاد کو بچا کر اسلام کے نمونہ پر قائم رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے اس سے محرومی کا خوف بھی ہوسکتا ہے۔ اگر آپ کے گھر میں دین پر عمل نہ ہوگا اور صحیح نمونہ قرآن مجید کی تعلیم کا آپ وہاں کے رہنے والوں کے سامنے پیش نہیں کریں گی تو آپ کی نصیحت کا بھی کوئی اثر نہ ہوگا۔ پس دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے سے پہلے اپنی اصلاح کریں اپنے گھر کی اصلاح کریں اپنے بچوں کی اصلاح کریں۔

میری بہنوں۔ مردوں کو اپنی روزی کمانے کے لئے بہت وقت دینا پڑتا ہے گھروں میں دینی ماحول قائم رکھنے کی ذمہ داری آپ کی ہے اس لئے سب سے پہلے آپ نے اپنا نیک نمونہ پیش کرنا ہے مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک بہنوں میں جھگڑے بھی ہوتے ہیں شکوے بھی ہوتے ہیں حالانکہ تمام جھگڑے فساد، شکوے شکایتیں چھوڑ کر ایک مقصد کے لئے متحد ہو کر کام کرنا چاہئے اور وہ مقصد ہے کہ جرمنی میں اسلام پھیل جائے دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لے۔ ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلیم کر لے۔ پس ماؤں کا فرض ہے اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت پر بہت توجہ دیں۔ اس ملک میں رہ کر پردہ سے غافل نہ ہو تمام اسلامی احکام پر عمل کریں تا نئے احمدیت میں داخل ہونے والے آپ کی نقل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ ڈنمارک 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ ڈنمارک

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں۔ خدا کرے آپ کا اجتماع بہت بابرکت ہو۔ ہر اجتماع یا جلسہ پر آپ پیغام تو منگوا لیتی ہیں لیکن یہ علم نہیں ہوتا کہ اس پر عمل بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ کوئی پیغام بھی صرف سننے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ عمل کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لجنہ ڈنمارک ابھی فعال لجنہ بن کر نہیں اُبھری۔ کام کے پیچھے خاص روح نظر نہیں آتی۔ بے شک آپ تھوڑی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

تعداد کوئی چیز نہیں غلبہ کے لئے روح ہونی چاہئے زندگی ہونی چاہئے۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ جب تک مسلمانوں میں مر مٹنے کا جذبہ تھا وہ بڑھتے گئے کامیاب ہوگئے جب تعداد میں بڑھ گئے مگر قربانی کی روح ختم ہوگئی تو ذلت کا سامنا کرنا پڑا اور بڑی بڑی حکومتیں ختم ہو کر رہ گئیں۔

پس میری بہنو آپ نے تو ایک ننھی سے شمع لے کر اسے بجھنے سے بچا کر سارے ڈنمارک کو روشنی دینی ہے۔ پس اپنے میں ایک نئی زندگی پیدا کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔ چھوٹے چھوٹے بہانوں سے عورتیں اجلاسوں جمعوں اور دوسرے جماعتی کاموں سے پیچھے رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ بیعت کرتے وقت یہ کہا جاتا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی۔

پس اجتماع کے دنوں میں سب مل کر جائزہ لیں کیسے ترقی کرسکتی ہیں کیا ہم میں کمزوریاں ہیں کیسے دُور کی جاسکتی ہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ہے کہ وہاں کے سکولوں سے جو سیکھ کر آئیں گے ان عقائد اور باتوں کو مٹا کر اپنے مذہب کے گہرے نقوش

ان کے دلوں پر نقش کرنے ہیں۔

جب تک خود آپ کا نمونہ صحیح نہ ہوگا اخلاق، اعلیٰ زندگی، عبادت اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں آپ نمایاں نہ ہوں گی آپ اگلی نسل کی تربیت نہیں کرسکتیں۔ دجالیت کی آگ سے اپنی نسل کو بچانا آپ کا اوّلین فرض ہے۔ خدا کرے اپنے اس فرض سے آپ سب صحیح طور پر سبکدوش ہوں۔

آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ قادیان 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:۔

میری پیاری بہنو! جو اجتماع پر تشریف لائی ہیں اور جو نہیں آ سکیں سب کو میری طرف سے **السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کا تحفہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں سے بہتوں کو اُس بستی میں رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو خدا کے پاک مسیح کی بستی ہے اور جو وہاں نہیں رہ رہیں وہ بھی اپنے سالانہ اجتماع یا جلسہ سالانہ پر آ جاتی ہیں۔ ہاں اُس بستی میں جس میں آج سے قریباً ایک سَو سال قبل ایک شخص کی آواز سنی گئی جس کے دل میں اِسلام کا بے حد درد تھا۔ جو رات دن یہ دعائیں کرتا تھا۔

اِس دیں کی شان و شوکت یا ربّ مجھے دکھا دے

سب جھوٹے دیں مٹا دے، میری دعا یہی ہے

اللہ تعالیٰ نے اُس کی دعا کو سنا اور اس کو مامور فرمایا۔ اِس مقصد سے کہ وہ دنیا میں حقیقی توحید قائم کرے۔ وہ بُرائیاں جو مسلمانوں میں پھیل گئی تھیں اُنہیں دور کرے اور دین کی تجدید کا کام کرے۔ آپ نے دعویٰ فرمایا کہ اِس صدی کا مجدد میں ہوں۔ آپ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ یہ عقیدہ جو تم لوگ رکھتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لئے گئے ہیں یہ غلط ہے۔ آپ صلیب سے زندہ اُترے تھے اور لمبی زندگی پا کر کشمیر میں وفات پائی اور وہاں مدفون ہیں اور اُنہوں نے آسمان سے نہیں اُترنا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِس مقصد کے ساتھ کھڑا کیا ہے کہ عیسائیت کا مقابلہ کریں اور روشن دلائل کے ساتھ اسلام کی فضیلت عیسائیت اور دوسرے مذاہب پر ظاہر کر دیں۔ آپ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق آپ کو مہدی بنا کر بھیجا ہے جس کی آمد کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ چودہ صدیوں کے صالحین اُمّت بھی دیتے چلے آئے

تھے۔آپ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ ہر مذہب میں آخری زمانہ میں ایک موعود کے آنے کی خبر دی گئی تھی اور وہ موعود آپ ہی ہیں۔

دنیا کے کانوں میں جب یہ آواز پڑنی شروع ہوئی تو مخالفت کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا جو غلط عقائد اُن کے دلوں میں بیٹھ گئے تھے اُن کو چھوڑنے کے لئے وہ تیار نہ تھے حالانکہ مہدی کی آمد کا اُن کو انتظار تھا۔مگر آپ کو ماننے کو تیار نہیں تھے ہر قسم کا الزام آپ پر لگایا گیا یہاں تک کہ آپ کی مخالفت کرنے میں اُنہوں نے عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کئے۔ہندوؤں کا ساتھ دیا اور یہ نہ سوچا کہ اِس سے اُن کے اپنے مذہب پر ضرب پڑے گی اور کمزوری کا باعث ہوگا۔کیا مسلمان، کیا عیسائی، کیا ہندو، کیا آریہ، کیا سکھ، ہر ایک آپ کا مخالف تھا۔پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ چند روز کی بات ہے آہستہ آہستہ یہ آواز مدہم پڑ جائے گی لیکن وہ یہ نہ جانتے تھے کہ یہ انسان کی سکیم نہیں یہ الٰہی سکیم تھی اور اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیوں کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔**كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَـا وَرُسُلِىْ** یہ میری تقدیر ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آ کر رہتے ہیں۔خواہ مخالفتوں کی آندھیاں چلیں، خواہ شیطان کے چیلے اُن کے راستوں میں کتنی ہی رُکاوٹیں ڈالیں۔خواہ اُن کی جان پر حملے کریں مگر اللہ کی نصرت اُن کے دائیں بھی ہوتی ہے بائیں بھی ہوتی ہے۔آگے بھی ہوتی ہے اور پیچھے بھی ہوتی ہے۔چنانچہ جب دنیا آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی اللہ تعالیٰ آپ سے بڑے پیار سے مخاطب ہو رہا تھا کہ آپ لمبی عمر پائیں گے۔

1865ء میں الہام ہوا۔آپ فرماتے ہیں چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی مر گیا۔اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ اَوْ نَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا وَ تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔

(تذکرہ صفحہ 5)

یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار سال کم یا چند سال زیادہ اور تو اِس قدر عمر پائے گا کہ تو ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے چند سال بعد فرمایا:۔

’’میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 8)

آپ کی کفالت کا ذمہ لیتے ہوئے آپ کے والد صاحب کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (تذکرہ صفحہ 72)

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اِس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اُس خدائے عزوجل کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے اپنے مبشرالہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا میرا وہ ربّ متکفّل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفّل نہیں ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیشگوئی کی کہ:۔

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (تذکرہ صفحہ 27)

یعنی میں اُس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرے گا۔ تاریخ احمدیت کا ایک ایک دن اِس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوتی رہی اور اب تک پوری ہوتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے نصرت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ لَامُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔
(تذکرہ صفحہ 39)

خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا:۔

اِنِّیْ نَاصِرُکَ اِنِّیْ حافِظُکَ ۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ عَجِیْبٌ۔ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ۔ (تذکرہ صفحہ 65)

یعنی میں تیری مدد کروں گا، میں تیری حفاظت کروں گا۔ میں تجھے لوگوں کے لئے پیش رو

بناؤں گا۔ کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ خدا ذوالعجائب ہے۔ ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ بھی وعدہ فرمایا:۔

یُظِلُّ رَبُّکَ عَلَیۡکَ وَیُغِیۡثُکَ وَیَرۡحَمُکَ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ فَیَعۡصِمُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ (تذکرہ صفحہ 68)

خدا تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریادرس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں گے مگر خدا تجھے بچائے گا اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ تمام لوگ دریغ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک متحد کوشش کی گئی۔ آپ کی جان لینے کی کوشش کی گئی۔ مقدمات بنائے گئے۔ آپ تک پہنچنے سے لوگوں کو روکا گیا لیکن خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔ اُس نے ہر قدم پر نہ صرف آپ کی حفاظت کی، نصرت کی، بلکہ جو آپ کے مقابل اُٹھے وہ سب ذلیل کئے گئے کیونکہ یہ آپ کا کاروبار نہ تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کاروبار تھا اُس نے جس عظیم مقصد کے لئے آپ کو بھیجا تھا کیسے ممکن تھا کہ آپ اُس میں ناکام رہتے۔ آپ اکیلے تھے دنیا سمجھتی تھی کہ سب سلسلہ آپ کی زندگی کے ساتھ ہے۔ دشمنوں نے آپ کی وفات پر خوشیاں منائیں لیکن اُنہوں نے دیکھ لیا کہ وہ اِس سلسلہ کا کچھ بھی تو نہ بگاڑ سکے۔ آج اُس ایک آواز کی گونج جو قادیان میں سنائی دی تھی، دنیا کے ہر مُلک میں ہر جزیرے میں بلکہ ہر شہر میں سنائی دے رہی ہے۔ دنیا کے 117 ملکوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور ہر ملک میں بڑی تعداد میں جماعتیں ہیں جو رات دن اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دیتی رہتی ہیں کیونکہ یہ سچا راستہ اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ احمدیت کے قیام پر سَو سال پورے ہونے والے ہیں اور چند ماہ میں ہی جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کا شکر کرتے ہوئے اُس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے نئی صدی میں قدم رکھے گی۔

میری بہنو! ہم نے بارش کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی جماعت پر برستے دیکھا ہے اِس لئے ہمارا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کیونکہ اُسی کا فرمان ہے

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ شکر صرف زبان سے ’’شکر ہے‘‘ کہنے کا نام نہیں۔ شکر کے آثار ہمارے جسم سے، ہمارے عمل سے، ہمارے ہر کام سے ظاہر ہونے چاہئیں اور وہ اِس طرح کہ ہم پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کریں اس کے احکام پر چلیں جن باتوں سے اُس نے منع فرمایا ہے اُن کے قریب بھی نہ جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو دنیا کے لئے اُسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنا یہ اصول دنیا کو بتایا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہ اے محمد رسول اللہ! آپ دنیا کو بتا دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، چاہتے ہو کہ خدا بھی تم سے محبت کرے، اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ میری پیروی کرو۔ میرے پیچھے پیچھے چلو۔ میری راہ اختیار کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ گویا ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رسول کو اپنی محبت کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دے دیا ہے۔

میری بہنو! نئی صدی ہمارے لئے بہت بڑی ذمہ داریاں لا رہی ہے۔ جہاں آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں یہ جائزہ بھی لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا انسان ہمیں بنانے کے لئے آئے تھے کیا ہم ویسے بن چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اپنے نفس کا خود جائزہ لیں کہ ہم میں کیا کمزوریاں ہیں۔ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اِس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے خود اپنا حساب کرو اور پھر جب دل میں احساس ہو جائے کہ فلاں فلاں کمزوری ہم میں ہے اُس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ ذرا ذرا سی بات پر شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے۔ دین کے کاموں کے لئے سستیاں ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا جو ہمارا فرض اوّلین ہے اس کی طرف بے توجہگی ہے۔ دنیاداری، رسومات کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ ہمارا محبوب اور مطلوب تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔ اُس کی رضا، اُس کے احکامات کو مقدم رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنی بہنوں کی اصلاح کریں۔ محبت سے، شفقت سے، معاف کرتے ہوئے اور سب بہنوں کو چاہئے کہ عہدیداروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور مل کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں اور مل کر شاہراہِ غلبہ اسلام کی طرف قدم اُٹھائیں۔

اگلی صدی کی ذمہ داریاں زیادہ تر نئی نسل پر پڑیں گی اس لئے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت پر توجہ دینے کی از حد ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ دین کیلئے غیرت پیدا کریں۔ انسانیت کی محبت اُن کے دلوں میں پیدا کریں۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا جذبہ اور آپ سے محبت اُن کے دلوں میں پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت، آپ کے خلفاء سے محبت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حُکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔

ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے ہم کسی کے دشمن نہیں۔ اس لئے ہماری کوئی کتنی بھی مخالفت کرے، ہم نے اس کی بہتری ہی سوچنی ہے۔ ہمارا کام تو انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ اِنسان کو سکھ پہنچانا ہے دکھ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچے مسلمان کی تعریف بھی یہی فرمائی ہے۔ **اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسانِہٖ وَیَدِہٖ** کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری کتاب الایمان)

پس میری عزیز بہنو! تیار ہو جاؤ اُن ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے جو آئندہ صدی میں آپ پر پڑنے والی ہیں اور تیار کریں اپنے بچوں کو اُن ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے۔ اعلیٰ تربیت کریں اُن کی اور اعلیٰ اخلاق پیدا کریں اُن میں۔ تا وہ رہنما بنیں ساری دنیا کے لئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اِن ذمہ داریوں کو اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے ساتھ ہو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا حافظ

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے مرکزی سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

میری بہت ہی پیاری بچیو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ کی خواہش کے مطابق میں آپ کے اجتماع کے لئے ایک مختصر سا پیغام ریکارڈ کروا کر بھجوا رہی ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ کا اجتماع بہت کامیاب اور بابرکت ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، انشاء اللہ تعالیٰ آپ چند ماہ میں نئی صدی میں داخل ہوں گی جو اپنے ساتھ آپ کے لئے بہت عظیم ذمہ داریاں لا رہی ہے۔ ہر تقریب میں جانے اور اس میں شمولیت کے لئے ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ وہ اچھے کپڑے پہنے۔ اپنے کو سجائے، کوئی زیور پہنے، سونے کا نہیں تو موتیوں کا ہی ہو۔ تمہارے لئے بھی یہ تقریب جو 23/ مارچ 1989ء سے شروع ہونے والی ہے ایک ایسی عظیم تقریب ہے کہ تم سج بن کر اس میں شامل ہو۔ مگر میری یہ مراد نہیں کہ تم اچھے اچھے کپڑے سِلوانے شروع کر دو بلکہ اُس لباس کو پہننے کی تیاری کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے کہ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ۔ تقویٰ کا لباس سب سے اچھا لباس ہے۔ تقویٰ کے معنی کیا ہیں؟ تقویٰ کہتے ہیں ہر بُری بات سے بچنے کو۔ جب انسان بُری باتوں سے بچنے لگ جائے اور اُن کے قریب جانے سے بچے تو پھر اُس کا قدم نیکیوں کی طرف اُٹھنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اِس لئے تم نے اپنے آپ کو دنیا کے لئے نمونہ بنانا ہے۔ تم نے اچھے اخلاق کا زیور پہننا ہے اور بُری باتوں کو تم نے چھوڑ دینا ہے۔ سچ تمہارا شعار ہو۔ جھوٹ سے تمہیں نفرت ہو تم اتنی دیانت دار ہو کہ انتہائی مجبوری میں بھی کسی کی کوئی چیز بغیر اس کی اجازت کے نہ استعمال کرو۔ بددیانتی کا تصور بھی نہ کرسکتی ہو۔ ہر ایک کی بھلائی کا سوچتی ہو کسی کو تکلیف دینا تم برداشت ہی نہ کرسکو۔ ہر ایک سے مسکراتے چہرے

سے ملو۔ خوش خلقی تمہارا جوہر ہو۔ بڑوں کا ادب کرنا سیکھو اور اُن کی نصیحت پر عمل کرو۔ اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن کی مکمل اطاعت کرو۔ اپنے بہن بھائیوں سے محبت اور شفقت کا سلوک کرو جو اپنے گھر میں لڑے جھگڑے گا وہ معاشرے میں بھی اتحاد اور اچھے سلوک کی روح قائم نہیں رکھ سکتا۔ اِن سَو سالوں میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی نعمت سے تمہیں نوازا۔ احمدی گھرانوں میں تمہیں پیدا کیا اس نعمت کے ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور سب سے پہلے اپنے ربّ کے حقوق ادا کیا کرو۔ نماز وقت پر پڑھنے کی عادت ڈالو کیونکہ نماز کی عادت سب بُرائیوں کو دور کر دیتی ہے اور جب بُرائیاں دور ہو جائیں تو پھر نیکی کی طرف طبیعت راغب ہونے لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرو۔ ماں باپ کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، غریبوں اور مسکینوں کے حقوق، ہر ایک کو ادا کرو جو تمہیں آتا ہے دوسروں کو سکھاؤ۔ کبھی نیک باتیں بتانے اور علم سکھانے میں کسی سے بخل نہ کرو۔

پس میری بچیو! اِن سَو سالوں میں تمہارے بزرگوں نے قربانیاں دیں۔ اب تمہارے لئے وقت آ رہا ہے کہ تم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگلی نسل کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری تم پر پڑنے والی ہے۔ ہاں تم پر اور تم پر۔ ان کے لئے تیار ہو۔ دینی تعلیم سے آراستہ، لباس التقویٰ پہنے ہوئے، شرم و حیا کا زیور پہنے ہوئے، دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے، اعلیٰ اخلاق کے پھولوں سے سجی ہوئی جن کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو تم ہر ذمہ داری اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ اور دنیا دیکھ لے کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی دنیا کا خیر خواہ نہیں۔ احمدی سے بڑھ کر کوئی سچا اور وفادار نہیں۔ احمدی سے بڑھ کر کوئی خوش اخلاق نہیں۔ احمدی سے بڑھ کر کوئی دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہونے والا نہیں۔ تم نے استاد بننا ہے نئی احمدی خواتین کا۔ جب تک خود دین کا علم نہیں سیکھو گی دوسروں کو کیسے سکھاؤ گی؟ پس خدا تعالیٰ کا عمل سے بھی شکر ادا کرو کہ چونکہ اس نے تمہیں احمدیت کی نعمت عطا کی ہے۔ تم اس کی فرمانبردار بنو۔ اس کی محبت میں غریبوں کا خیال رکھو۔ اُس کے ہر حکم پر چلو۔ اگلے سارے سال تم نے اِن باتوں کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔ تربیت حاصل کرنی ہے اور احمدیہ تاریخ کو اچھی طرح سیکھنا ہے۔ اپنی تاریخ سیکھے بغیر تم میں غیرت اور

ہمت نہیں پیدا ہو سکتی۔ تمہاری منتظمات کو بھی چاہئے کہ پورے سال میں احمدیہ تاریخ کو تمہارے اجلاسوں میں دہرائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں سنائیں کس کس طرح پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کو کیسے کیسے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑا اور کس طرح اُس نے ہر مرحلے سے گزر کر کامیابی حاصل کی۔ انشاء اللہ اگلی صدی ہمارے لئے بشارتیں لائے گی لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم سے کسی قربانی کا مطالبہ نہیں ہوگا۔ ضرور ہوگا اور وہی ان بشارتوں کا حقدار بھی ہوگا جو اپنے کو قربانیوں کے لئے پیش کرے گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو تم سب بشاشت قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُٹھاؤ اس کی مدد اور نصرت تمہارے شریک رہے۔ ہماری روحیں شرمندہ نہ ہوں کہ ہم تمہاری صحیح تربیت نہ کر سکے بلکہ تمہاری کامیابی سے ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی وجہ سے جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جائیں تو تمہاری طرف سے خوشیاں ہمیں پہنچیں۔ آج اِس اجتماع میں ایک باغ کی ننھی ننھی کلیوں کی طرح تم نظر آ رہی ہو لیکن اپنے ربّ کے فضل سے امید ہے کہ یہ سب کلیاں کِھلیں گی اور ان کی خوشبوؤں سے گلشن احمدیت معطر ہو جائے گا اور یہ خوشبو صرف ایک جگہ نہ رہے گی بلکہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچے گی۔ انشاء اللہ العزیز

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔

خاکسار

آپ کے لئے دعا کرنے والی

مریم صدیقہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ فرانس 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کے اجتماع میں اس مختصر پیغام کے ذریعہ شرکت کر رہی ہوں۔ قادیان میں ہجرت سے قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مبلغین کی ایک ٹیم بیرونی ممالک میں بھجوائی تو مَلک عطاالرحمان صاحب کو فرانس میں متعین کیا اس وقت سارے فرانس میں کوئی احمدی نہ تھا۔ عاجزہ نے تمام مبلغین کو لجنہ کے قواعد بھجوا دیئے انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے ایک فائل لجنہ کا بنا کر دفتر میں رکھ دیا ہے اس دعا کے ساتھ کہ جلد جماعت بڑھے اور لجنہ بھی قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ وقت آ چکا ہے کہ وہاں جماعت بھی قائم ہو چکی ہے اور لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہو گئی ہے اور مشن ہاؤس بھی خریدا جا چکا ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذٰلک ۔ بے شک اس وقت ایک چھوٹی سے جماعت ہے لیکن یاد رکھیں ہر بڑے کام کی ابتدا ایک بیج سے ہوتی ہے، مٹی میں بیج ڈالا جاتا ہے، پانی دیتے پودا نکلتا ہے، لگانے والا ڈرتا ہے کہ کوئی جانور نہ کھالے، کوئی پودے کو پاؤں تلے نہ مسل دے، وہ اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جڑ پر قائم ہو جاتا ہے اور مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تناور درخت بن جاتا ہے۔ یہی طریق ایسی جماعتوں کا ہوتا ہے۔ ابتدا میں دشمن سمجھتے ہیں کہ چند دن کی بات ہے مسل کر رکھ دیں گے لیکن خدائی نصرت ان کے پیچھے ہوتی ہے۔ وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اللہ کے فضل سے اگلے سال جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سَو سال ہو جائیں گے۔ اس لئے اس خوشی کو منانے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم روحانی طور پر بھی مضبوط ہوں اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق ہو اس کا پیار ہمیں حاصل ہو۔ اس لئے اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھیں تقویٰ اختیار کریں۔ اگر ہم نے اپنی اولاد کی اخلاقی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے تربیت نہ کی تو وہ آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو اُٹھا نہیں

سکیں گی۔ ماؤں پر تو بہت زیادہ ذمہ داری ہے اس ملک میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کو ان برائیوں سے محفوظ رکھیں۔ جو ان ممالک میں پائی جاتی ہیں ان کے دلوں میں مذہب کی محبت پیدا کریں اللہ تعالیٰ سے پیار کریں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ یہ ماں ہی ہے جو بچہ کو نیک بناتی ہے یہ ماں ہی ہے جو بچہ کو بگاڑتی ہے۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہر عورت کوشش کرے کہ وہ خود بھی نمونہ بنے اور بچوں کی بھی اعلیٰ تربیت کرے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار جماعت کو ہدایتیں دے رہے ہیں آپ کی ہدایتوں پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں دین حق کو جلد تر پھیلا دے آمین۔

والسلام
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
2-8-88

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کیپ ٹاؤن 1988ء

ممبرات لجنہ کیپ ٹاؤن۔ جنوبی افریقہ

السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

آپ کا خط ملا کہ آپ اپنا دوسرا سالانہ اجتماع 13 دسمبر کو منعقد کر رہی ہیں۔ بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ایسے کام اور فیصلے کرنے کی توفیق ملے جو انسانیت کے لئے بے حد مفید ہوں۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے دو ملکوں نائیجریا اور گھانا کا دورہ کرنے کی توفیق ملی ماشاء اللہ۔ ہر دو ممالک میں بہت بڑی جماعتیں اور قربانی دینے والی بہنیں ہیں۔ لیکن تربیت کے لحاظ سے ابھی بہت کمی ہے گو عہدہ دار اس کے لئے بہت محنت کر رہی ہیں۔

پس آپ کو میں توجہ دلاتی ہوں کہ آپ بھی اپنی بچیوں کی خصوصی تربیت قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق کریں۔ جو ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا عمل اس کے مطابق ہونا چاہئے ہمارا نمونہ وہی ہو جو ہم بیان کرتے ہیں ہمارے قول و فعل میں فرق نہ ہو۔ تب آپ کی دعوت الی اللہ انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ تربیت کے لئے علم ضروری ہے جب تک ان کو یہ معلوم نہ ہو کہ قرآن مجید کیا تعلیم دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کے متعلق کیا ارشاد ہے وہ عمل نہیں کریں گی۔ پس مکمل دینی تعلیم دیں تربیت کریں تاکہ بچیاں جب بڑی ہوں جماعتی ذمے داریوں کو اُٹھا سکیں اور آپ سے بہتر اٹھا سکیں۔ یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے پوری کرنی ہے۔ سب بہنوں کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچے۔ میں آپ کے لئے دعا کرتی ہوں آپ بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ یوگینڈا 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ یوگینڈا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ جنوری 1988ء میں آپ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اور وہاں کی لجنہ اپنا الگ Session کر رہی ہیں۔ یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت بہت مبارک کرے اور اس کا منعقد ہونا وہاں کی لجنہ جماعت اور ملک کے لئے بابرکت ہو۔ وہاں کی احمدی مستورات کو اپنی ڈیوٹیاں ادا کرنے کی صحیح رنگ میں توفیق عطا فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی۔ اپنے ملک میں آپ نے ہی صداقت کے پیغام کو سب تک پہنچانا ہے اور اس کیلئے پہلے خود کو نمونہ بنانا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے آنے سے آپ میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی احمدیت سے آپ نے کیا پایا؟ آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ دیکھنے والے خود متوجہ ہوں۔ آپ کا نمونہ قرآن مجید کی تعلیم اور نبی کریم ﷺ اُسوہ کے مطابق ہو اس لئے ضروری ہے کہ آپ خود قرآن مجید پڑھیں اس کا ترجمہ سیکھیں۔ انگریزی میں یا اپنی زبان میں اور پھر اُس پر عمل کریں۔ اپنے آپ کو تصویر بنائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی۔

خدا کرے آپ اس کی توفیق پائیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے دو ملکوں میں جانے کی توفیق پائی نائیجریا اور گھانا میں بڑی مخلص خواتین وہاں دیکھیں بہت خواہش ہے کہ مشرقی افریقہ بھی آسکوں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وہ خود انتظام کر دے گا۔ سب بہنوں کو میرا السلام علیکم ہو اور دعا کی درخواست۔ میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔

والسلام۔ خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مغربی جرمنی 1988ء

پیاری ناصرات الاحمدیہ مغربی جرمنی

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

مجھے معلوم ہوا کہ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کے اجتماع کے ساتھ آپ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ آپ ابھی بچیاں ہیں اور یہ زمانہ آپ کا سیکھنے کا زمانہ ہے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ احمدی بچیاں ہیں اور آپ نے اپنے نمونہ سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے اپنے عمدہ کردار سے دوسرے مذاہب کی بچیوں کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔ پس پوری توجہ دیں قرآن مجید پڑھنے پر قرآن مجید کا ترجمہ اپنی عمر کے مطابق سیکھنے پر، دینی کتب سیکھنے پر، بنیادی مسائل سیکھنے پر اور پھر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے پر۔ آپ سچ بولنے والی ہوں، پابند ہوں، ہمدرد ہوں، خوش اخلاق ہوں، دکھ اور تکلیف میں پڑے ہوؤں کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں۔

سب سے ضروری یہ کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اپنے مذہب کے اصولوں پر سختی سے عمل کریں۔ ننگے لباس نہ پہنیں۔ آپ کے سر ڈھکے ہوں۔ جب پردہ کی عمر آئے تو پردہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نمونہ بننے کی توفیق دے۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ سنگاپور 1988ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ سنگاپور

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں خدا کرے آپ کا اجتماع بہت مبارک ہو اور لجنہ سنگاپور کی ممبرات میں اس کے ذریعہ بیداری پیدا ہو۔ مجھے احساس ہے کہ ابھی تک سنگاپور کی خواتین میں احساس ذمہ داری پیدا نہیں ہوا جو بحیثیت ممبرات لجنہ ان میں ہونا چاہئے تھا۔ کسی جماعت اور قوم کی طاقت اس کی تعداد پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اس کی روحانی اور اخلاقی طاقت اور اس کی قربانیوں پر منحصر ہوتی ہے۔ بے شک آپ تعداد میں بہت کم ہیں مگر قرآن مجید کی اس آیت كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً (البقرۃ: 250) بہت سی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب آ جاتی ہیں۔ یاد رکھیں یہ غلبہ ظاہری طاقت یا ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں ہوتا آج تک کسی مذہبی جماعت نے طاقت کے ذریعہ غلبہ حاصل نہیں کیا۔ یہ غلبہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق، عمدہ کردار، دوسروں کے دل جیتنے اور دعاؤں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ پس کوشش کریں کہ آپ باقی لوگوں سے جو وہاں رہتے ہیں اخلاق اور کردار کے لحاظ سے نمایاں نظر آئیں اپنے اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ نمونہ اور محبت سے دوسروں کے دل جیتنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایک مکمل نمونہ ہے اور آپ کی اطاعت اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

پس قرآن کا ترجمہ سیکھیں، اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق گزاریں، اپنے نمونہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو دنیا پر ظاہر کریں۔

صرف عہدہ داران کا فرض نہیں ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی سستیاں دور ہوں اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں کی ذمہ داری اُٹھانے کے لئے ہر ممبر آگے آئے۔ جب تک سب ممبرات میں یکساں بیداری پیدا نہیں ہوتی آپ ترقی نہیں کرسکتیں۔ جب سے سنگاپور سے واپس آئی ہوں آپ کی ایک رپورٹ بھی مجھے موصول نہیں ہوئی۔ کام خواہ تھوڑا ہی کیا ہو رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے آنی ضروری ہے ورنہ مرکزی لجنہ کو اِس کا علم نہیں ہوتا۔

میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے اور ہم سے راضی ہو جائے۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا دسواں اجتماع جو احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا اجتماع ہے میں اس مختصر پیغام کے ساتھ شرکت کر رہی ہوں آپ سب کو بلکہ ساری انڈونیشین جماعت کو بہت بہت مبارک ہو کہ جماعت احمدیہ اپنی پہلی صدی ختم کر کے دوسری صدی میں داخل ہو گئی ہے۔ایک سَو سال قبل قادیان سے ایک آواز بلند ہوئی کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں۔ یہ حضرت مرزا غلام احمدؑ بانی سلسلہ کی آواز تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مہدی موعود اور مسیح موعودؑ بنا کر بھیجا ہے۔آپ کی اس آواز کے بلند ہوتے ہی آپ کی شدید مخالفت شروع ہوگئی لیکن ساتھ ہی نیک طبیعتوں کا اس طرف رجوع شروع ہوا اور صداقت کے قبول کرنے والوں کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی اور آج وہی آواز دنیا کے ہر براعظم ہر جزیرہ اور ملک میں سنائی دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی تھی کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا حتّٰی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نصرت کا وعدہ فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جو آپ کی ذلت چاہے گا میں اسے ذلیل کروں گا۔

سَو سال میں جہاں جماعت کی بے حد مخالفت ہوئی، تکلیفیں دی گئیں وہاں نصرت الٰہی کے جلوے قدم قدم پر نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسانات بارش کی طرح برسے ہیں اور ایک دن بھی جماعت پر ایسا نہیں آیا کہ جماعت کی ترقی کا قدم آگے نہ بڑھا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہی نصرت کا وعدہ نہیں فرمایا بلکہ جو آپ سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ بھی فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی اِنِّی مَعَکَ وَمَعَ اَھۡلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنۡ اَحَبَّکَ یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ

سے پیار کرتا ہے۔

ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو پورا ہوتے ہم نے دیکھا۔ ہم خوش ہیں کہ کامیابی کے ساتھ جماعت احمدیہ نے اپنی پہلی صدی پوری کی۔ ہم خوش ہیں کہ بادشاہوں نے آپ کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔ ہم خوش ہیں احمدیہ جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا اور ہمیں یقین ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو احمدیت کے مستقبل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں وہ سب اپنے وقت پر پوری ہونگی۔

نئی صدی اپنے ساتھ بہت بھاری ذمہ داریاں بھی آپ کیلئے لا رہی ہے اسلئے سستیاں چھوڑ دیں۔ باہمی اتفاق اور تعاون کے ساتھ ایک دوسرے کے عیبوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے ہم دین کی ترقی کیلئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ بہت ضرورت ہے اپنی نئی نسل کی دینی تعلیم اور تربیت کی اور ان کو تیار کرنے کی کہ جب ان پر قوم کی ذمہ داریاں پڑیں تو وہ اسے اچھی طرح بجا لاسکیں۔ آیئے اس موقع پر تجدید عہد کریں اس عہد کی جو آپ نے بیعت کرتے ہوئے باندھا تھا کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اپنی قربانیوں اپنی کوششوں اور دعاؤں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت میں حصہ لیں گے۔ ہماری ساری محبتیں خدا تعالیٰ کے لئے ہونگیں ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے نفرت صرف اس بُرائی سے کرتی ہیں جو کسی میں پائی جاتی ہے اس لئے اگر کسی میں بُرائی دیکھیں تو اس سے نفرت نہ کریں بلکہ محبت سے پیار سے خلوص سے اپنی چھوٹی بہن سمجھتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنا نمونہ قرآن مجید اور اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگا ہوا ہو۔ ایسا نمونہ دوسرے کے لئے باعث کشش ہو۔ پھر اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اجتماعی بھی اور انفرادی بھی کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس موقع پر ان سب کارکنات لجنہ کو سلام پیش کرتی ہوں جن کی قربانیوں اور محبت کے نتیجہ میں آج لجنہ اس مقام کو پہنچی آج وہ ہم میں نہیں لیکن ان کی قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی اور آنے والی نسلیں ان پر سلام بھیجیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق دے جس سے اس کی رضا حاصل ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ جرمنی 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کر رہی ہوں۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں ڈالی اور جہاں بھی اور جس ملک میں جلسہ سالانہ منعقد ہوگا وہ دراصل اس کا ہی ظل ہوگا۔ اس پہلے جلسے میں صرف 75 اشخاص شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بھی اس سے زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں کیا یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل نہیں کہ اس نے اپنے مسیح سے وعدہ کیا تھا یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِنَ السَّمَاءِ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔

جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھنے سے بھی پہلے 1883ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

''دنیا میں ایک نذیر آیا پَر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا''۔ (تذکرہ صفحہ 238)

پس آپ سب کا بھاری تعداد میں جمع ہونا حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی ہدایت کا ایک زبردست ثبوت ہے اب تو عنقریب جماعت کے قیام پر سَو سال پورے ہونے والے ہیں اور جرمنی کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے جماعت کی تعداد کا ہر فرد اپنے ساتھ بہت ذمہ داریاں لاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ النصر میں اسی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ اب فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہوں گے آپ استغفار پڑھتے رہیں

کہ نئے آنے والے جو اپنی کمزوریاں ساتھ لائیں وہ دور ہوں اور اسلام کی ترقی کو متاثر نہ کریں پس آپ میں سے ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیتی رہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہی ہے یا نہیں۔ سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ سمجھیں کہ اس ملک میں آپ نے احمدیت کا جیتا جاگتا نمونہ اپنے وجود سے پیش کرنا ہے یہ نہیں کہ دعویٰ اور ہے اور عمل اور ہے اگر قول اور فعل میں تضاد ہو تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اسلام کی تعلیم کتنی حسین اور دلکش ہے ہر ملک کے لئے ہے، عالمگیر ہے، آخری شریعت ہے اس میں کبھی بھی کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی لیکن اگر آپ کا عمل اس پر نہیں تو دوسرے الفاظ میں آپ کا فعل آپ کی اس بات کی تردید کر رہا ہوگا کہ قرآن مجید کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہے خود آپ کسی حکم پر عمل نہیں کر رہی تو دوسرے کو کیا تلقین کریں گے۔

پس آپ نے زندہ نمونہ بننا ہے اور اپنے دعویٰ کو اپنے عمل سے سچا کر دکھانا ہے۔ دوسرے ہر کام میں آپ یہ سمجھیں کہ ساری ذمہ داری آپ پر ہے اگر آپ نے فرائض میں سستی کی تو جماعت کو اور احمدیت کو نقصان پہنچے گا۔

تیسرے اپنی اولاد کی طرف بے حد توجہ دیں اس نسل پر آئندہ ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اگر آپ نے اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کی ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت ﷺ کی محبت مذہب کی محبت اور اس کے لئے غیرت پیدا نہ کی۔ بانی سلسلہ سے محبت اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کا جذبہ پیدا نہ کیا تو آئندہ آپ کس طرح امید رکھ سکتی ہیں کہ وہ نئی پڑنے والی ذمہ داریوں کو سنبھالیں گے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اسی کی طرف قرآن مجید میں توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنے آپ کو اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ اس دہریت اور دجالیت کی آگ سے جو مغربی ممالک میں بھڑک رہی ہے خود کو بھی بچانا ہے اور اپنی اولاد کو بھی محفوظ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والیاں ہوں اور اپنے نمونہ اور اعلیٰ اخلاق سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے والیاں ہوں۔ آمین

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام۔ خاکسار۔ مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا

السَّلامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

آپ کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ میں اس جلسہ میں شرکت کر رہی ہوں مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ براعظم آسٹریلیا میں آج جماعت کی تعداد بہت ہی کم ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ ایک گھنے درخت کے لئے صرف ایک بیج ہی ڈالا جاتا ہے۔ مالی قربانی کے نتیجہ میں ترقی کی مثال اللہ تعالیٰ دیتے ہوئے قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۲﴾ (البقرة: 262)

یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سَو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اسے بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ قربانی دینے والوں کو بتاتا ہے کہ اگر سچے دل سے وہ قربانی کریں گے تو سات سَو گنا اس کا بدلہ ملے گا۔ سائنس نے آج ثابت کر دیا ہے کہ اس آیت میں چودہ سَو سال قبل اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا تھا وہ سچ ہے جس طرح ایک دانہ سے سات سَو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دانے پیدا کئے جا سکتے ہیں اسی طرح ایک انسان کی محنت اور سچی قربانی سے سات سَو افراد احمدیت میں لائے جا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین سے یہ بھی فرمایا ہے کہ

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بہت سی چھوٹی جماعتوں نے عام حالات کے خلاف بڑی جماعتوں پر غلبہ حاصل کیا ہے۔

پس اس وعدہ الٰہی کے مطابق آپ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کا مستحق بنائیں۔ جماعت کی خواہش بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے تیار رہوں۔ یہی آپ کا سب سے بڑا فرض اور ذمہ داری ہے۔ خود اسلام کے اصولوں پر عمل کریں اور اسلام کی شکل کو بگڑنے نہ دیں۔ حضرت مصلح موعود جب 1924ء میں انگلستان ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں سے ایک خط میں اس فکر کا اظہار فرمایا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یورپ اسلام کو تو قبول کر لے مگر اسلامی تمدن اپنانے سے انکار کر دے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو اسلام کی بدلی ہوئی صورت پہلے یورپ میں پھر ساری دنیا میں قائم ہو جائے گی اور مسیحیت کی طرح اسلام بھی مسخ ہو جائیگا (خدانخواستہ)

پس میری بہنو بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ہے آپ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے وطن چھوڑ کر آسٹریلیا کی زمین کو اپنا گھر بنایا آپ کا فرض ہے کہ نہ عقائد کے لحاظ سے نہ تمدن کے لحاظ سے اسلام کی شکل کو بگڑنے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد فرمائے۔

خاکسار
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برموقع صد سالہ جشن تشکر 1989ء

صد سالہ جشن تشکر کے ایمان افروز موقع پر میں تمام احمدی جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پہلی صدی پوری کر کے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں یہ خوشی دکھائی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تذکرۃ الشہادتین میں فرمایا تھا۔

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور بُرہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی''۔

(روحانی خزائن جلد 20 تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب یہ اعلان فرمایا تھا صرف ہندوستان میں ایک مختصر سی جماعت تھی لیکن اب دنیا کے 117 ملکوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور دنیا کے کناروں تک آپ کا نام پہنچ چکا ہے۔ آپ کی اور آپ کے مظاہر کی تربیت سے بڑے بڑے فدائی پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی خاطر نہ جان کی پرواہ کی نہ عزت کی نہ مال کی اور نہ اولاد کی۔

ان تمام مردوں اور عورتوں کو ہم سلام پیش کرتے ہیں جن کی قربانیاں احمدیت کے گھنے درخت کے لئے بطور کھاد کے تھیں۔ یہ درخت پھولتا اور پھلتا رہے گا اور قومیں اس کے سایہ تلے پناہ لیں گی۔ حضرت اقدس نے ''انجام آتھم صفحہ 64'' میں فرمایا تھا:۔

''اور اگر چہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فِـئَةٌ قَـلِيْـلَةٌ ہے اور شاید اس وقت تک چار ہزار یا پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا''۔

(روحانی خزائن جلد 11۔انجام آتھم صفحہ 64)

ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہے کیونکہ یہ پودا اس کا لگایا ہوا تھا انسان کا نہیں جس طرح سَو سال میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح برستے دیکھا اسی طرح ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جماعت کے مستقبل کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی۔

نئی صدی ہم سے عظیم ذمہ داریوں کا مطالبہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں۔ اپنے اعمال سے، قربانیوں سے، اعلیٰ اخلاق سے، دلی اخلاص سے، تقویٰ سے اور دعاؤں سے اور اپنے اعلیٰ نمونہ سے اپنی نئی نسل کی تربیت کریں تا وہ اس صدی میں پڑنے والی ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کر سکیں۔ حضرت بانی سلسلہ ازالہ اوہام میں اسی مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو''۔

(روحانی خزائن جلد 3۔ازالہ اوہام صفحہ 547)

وہ راہیں کیا ہیں حضرت اقدس خود ازالہ اوہام میں راہنمائی فرماتے ہیں:۔

(1) سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ

دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی......سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو"۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 547)

اس مقصد کے حصول کے لئے دوسرے نمبر پر حضرت بانی سلسلہ نے دعا کے ذریعہ یہ ہمت اور قوت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(2) "پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں"۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 548)

پھر تیسری راہ آپ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

(3) "اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ"۔

(روحانی خزائن جلد 3۔ ازالہ اوہام صفحہ 548)

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ......نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے"۔ (روحانی خزائن جلد 3۔ ازالہ اوہام صفحہ 549)

چوتھا راستہ اس مقصد کے حصول کا آپ نے یوں بیان فرمایا کہ:۔

(4) "سچائی اختیار کرو، وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں" "......ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرلو"۔

(روحانی خزائن جلد 3۔ ازالہ اوہام صفحہ 550)

پھر فرماتے ہیں:۔

''باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری عزاسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی''۔

(روحانی خزائن جلد 3۔ازالہ اوہام صفحہ 550)

بس ہمیں چاہئے کہ اس صدی میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی جو راہیں بیان فرمائی ہیں ان پر خود عمل کریں اور اپنی اگلی نسل کی بھی تربیت اِسی نہج پر کریں۔ اگلی نسل کی تربیت کی بہت بھاری ذمہ داری احمدی ماؤں پر ہے۔خدا کرے کہ وہ اس ذمہ داری کو ادا کر کے سرخرو ہوں۔آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مصباح مارچ 1989ء)

پیغام عید تمام بیرونی ممالک 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج کے دن دنیا بھر کے احمدی مرد و زن پورے جوش و خروش سے عید الفطر منا رہے ہیں۔ یہ عید اس شکرانے کے طور پر منائی جاتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک کے اخلاقی اور روحانی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی روحانی خوشی اور مسرت کا ہی نام عید ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر میں آپ سب کو دلی عید مبارک پیش کرتی ہوں۔

ہم انشاء اللہ بہت جلد احمدیت کی نئی صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اگلی صدی کے تقاضے پورے کرنے والے ہوں اور احمدیت کے لئے بیش قدر قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔

عید کے دن اسیرانِ راہ مولیٰ کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو محض احمدیت کی خاطر جیلوں اور قید کی سختیاں برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد تر اسیروں کی رستگاری کے سامان پیدا فرمائے۔

اسی طرح اپنے تمام ان بھائی بہنوں کو بھی یاد رکھیں جو مفلس اور ضرورتمند ہیں اور انہیں بھی جو بیمار اور علیل ہیں۔ ایک بار پھر آپ سب کو دلی عید مبارک پیش کرتی ہوں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے رسالہ النصرت لجنہ اماء اللہ انگلستان 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

لجنہ اماء اللہ انگلستان صد سالہ جشن تشکر کے آغاز سے ایک رسالہ جاری کر رہی ہے جس کا نام ''النصرت'' ہوگا انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اس کے لئے آپ کو کوئی پیغام دوں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے احمدیہ جماعت کو کامیابی کے ساتھ پہلی صدی کا سفر ختم کرنے اور دوسری صدی میں داخل ہونے کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سفر ایک سَو سال قبل 23 مارچ 1889ء کو شروع ہوا جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ اکیلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا حکم ہوا۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ بڑھتا چلا گیا۔ مخالفت کی آندھیاں اُٹھیں۔ دنیا نے پورا زور لگایا کہ احمدیت کو ختم کر دیں مگر اللہ تعالیٰ جس کو کھڑا کرے وہ ناکام نہیں ہوتا کیونکہ اس کی نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ آپ نے دعویٰ کیا آپ اکیلے تھے اور آج سَو سال ختم ہونے پر جماعت احمدیہ 117 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ ان سَو سالوں میں جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہے۔ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت کو حاصل رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا۔

مَنۡ کَانَ فِیۡ نُصۡرَۃِ اللّٰہِ کَانَ اللّٰہُ فِیۡ نُصۡرَتِہٖ (تذکرہ صفحہ 618)

یعنی جو شخص خدا کے دین کی مدد میں لگ جاتا ہے خدا اس کی مدد میں لگ جاتا ہے۔

پس اس عظیم خوشی کے موقع پر لجنہ اماء اللہ انگلستان کا ایک رسالہ عورتوں کی تربیت کے لئے جاری کرنا ایک اچھا اور مبارک قدم ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ احمدی عورتوں کی تربیت اور عورتوں میں تبلیغ کے لئے مفید ثابت ہو۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور عہدیداروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ بھی فرمایا کہ نَصَرْتُکَ مِنْ لَّدُنّی (تذکرہ صفحہ 84) یعنی میں اپنی طرف سے تجھے مدد دونگا۔ چنانچہ پوری ایک صدی اس نصرت الٰہی کو دوستوں نے بھی دیکھا اور دشمنوں نے بھی اور کسی میں یہ جرأت نہیں ہوئی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نصرت کا دروازہ بند کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو زندگی کی شریک سفر عطا فرمائی ان کا نام بھی نصرت تھا یہ رسالہ جو اُن کے نام پر جاری کیا گیا ہے اس میں آپ کی سیرت اور اخلاق کا تذکرہ بھی ہونا چاہئے اور ان ذمہ داریوں کا بھی جو دوسری صدی میں آپ نے ادا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے رسالہ لجنہ اماءاللہ جرمنی 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو!

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی لجنہ با قاعدگی سے ایک رسالہ جاری کر رہی ہے۔خدا کرے با قاعدگی سے رسالہ جاری رہے بہنیں دلچسپی لیں مالی لحاظ سے بھی اور قلمی لحاظ سے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کو سلطان القلم کا خطاب دیا ہے اوراس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ کا جہاد قلمی جہاد ہوگا۔ دلوں کو دلائل سے فتح کیا جائے گا۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ دین کی اشاعت میں قلم کو استعمال کریں۔اس کے ذریعہ اسلام کی صداقت اور حقانیت کو دنیا کے سامنے ثابت کریں۔ اسلام کی فضیلت کو دوسرے مذاہب پر ثابت کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ دنیا کے نعروں سے آپ کا جو حسن پوشیدہ ہے وہ ظاہر کریں۔

ان اعتراضات کا جواب دیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائی مشرکین کرتے رہتے ہیں۔ان کا ایک بہت بڑا اعتراض اسلام پر یہ بھی ہے کہ اسلام نے عورت کو آزادی نہیں دی دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں کم مقام عطا کیا ہے۔آپ نے قرآن مجید احادیث کے حوالوں سے ثابت کرنا ہے کہ چودہ سو سال قبل جو مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دیا تھا۔اس تک تو آج کی ترقی یافتہ قومیں بھی نہیں پہنچیں۔ پھر اس رسالہ کے ذریعہ سے آپ نے ان معاشرتی برائیوں کی طرف بھی احمدی خواتین کو توجہ دلانی ہے جن میں آج کی دنیا گرفتار ہے اور ہوشیار کرنا ہے کہ وہ ان سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔ یہ اہم فریضہ آپ نے اپنے رسالہ سے ادا کرنا ہے کہ اس دنیا میں رہتے ہوئے انہوں نے ایسا معاشرہ پیدا کرنا

ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاشرہ تھا۔

پھر وہاں رہنے والی خواتین کا فرض ہے کہ ایک بہن بھی ایسی نہ ہو جو اپنے رسالہ کی خریدار نہ ہو۔ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جس میں یہ رسالہ نہ آئے خود پڑھیں بچوں کو پڑھائیں اور ملنے جلنے والی خواتین کو پڑھا کر اسے ذریعہ تبلیغ بنائیں۔

یہ بھی یاد رکھیں اگر آپ کا نمونہ ایسا نہ ہو جس کی تعلیم آپ رسالہ میں دیں گی تو آپ کی تبلیغ کا اثر بھی نہیں ہوگا۔

پس مبارک ہو آپ کو اور آپ کی لجنہ کو کہ اپنی ترقی کی منزل کی طرف ایک اور قدم اٹھا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ قدم بہت مبارک ہو۔ آپ کا رسالہ اپنی پوری شان سے نکلتا رہے اور اس مقصد کو پورا کرتی رہیں جو اس رسالہ کے شائع کرنے کا ہے۔

مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ لجنہ نے جرمنی زبان میں بھی ایک شمارہ نکالا ہے۔ یہ بھی ایک ضروری قدم ہے جو آپ کی لجنہ نے اُٹھایا ہے کیونکہ نومسلم جرمن خواتین کی اسلامی رنگ میں تربیت کے لئے ضروری تھا کہ ان کے لئے لٹریچر شائع کیا جائے جو ان کی زبان میں ہو اور جسے وہ پڑھیں اور پھر اس پر عمل کریں۔ آپ سب سے امید رکھتی ہوں کہ آپ پورا تعاون رسالہ کی مدیرہ کے ساتھ کریں گی اور رسالہ خریدنے میں بھی تعاون کریں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ کفرستان کے گڑھ میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی توفیق دے اور نئی صدی میں آپ کے قدم تیز سے تیز تر ہوتے چلے جائیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ماریشس 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وعلی عبدہ المسیح الموعود

میری پیاری بہنو ممبرات لجنہ اماء اللہ ماریشس

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کی سیکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ 5 مارچ کو پورٹ لوئی (Portloy) کا دو اور مقامات کے ساتھ سالانہ اجتماع ہو رہا ہے اور اس موقع پر انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو پیغام بھجواؤں۔

میری بہنو! سالانہ اجتماع کی غرض یہی ہے کہ آپ سارے سال کے کاموں کا جائزہ لیں جو خامیاں کمزوریاں ان میں رہ گئی ہیں ان کو نوٹ کیا جائے اور آئندہ کام کرنے کا عزم کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات کو بھی مردوں کے ساتھ اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ وہ اسلام کا پیغام غیر مسلم عورتوں تک پہنچائیں اور تبلیغِ اسلام کے جہاد میں پورے جوش اور اخلاص سے لگ جائیں کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ ہو جو یہ فرض ادا نہ کر رہی ہو۔ اس کے لئے تجاویز سوچیں اور پروگرام بنا کر اس پر عمل کریں۔

اس عظیم الشان جہاد کے لئے آپ کو پورے طور پر تیاری کرنی ہوگی جس طرح بغیر ہتھیاروں کے انسان لڑ نہیں سکتا اسی طرح روحانی جہاد میں سب سے پہلا ہتھیار تو دعا ہے کہ ہر وقت دعا کریں اللہ تعالیٰ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے اور آپ کو خدمت اور قربانی کا موقعہ ملے۔ پھر وہ دلائل ہیں جو صداقت احمدیت جو حقیقی اسلام ہے کے آپ نے دنیا کے سامنے رکھنے ہیں۔ اگر خود آپ کو صحیح علم نہ ہوگا تو آپ دوسروں کو کیسے قائل کر سکتی ہیں۔ تیسری

چیز اپنا نمونہ ہے ایک طرف آپ قرآن مجید کی تعلیم کی برتری دنیا پر ثابت کرنا چاہتی ہیں دوسری طرف آپ کا اپنا عمل قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نہیں اور آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے تو کس طرح آپ کی بات میں اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ پس دنیا کو بتائیے کہ سب سے اعلیٰ تعلیم قرآن مجید کی ہے جس کا نمونہ ہم پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ سب کو مبارک ہو کہ احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے۔ اس عرصہ میں احمدیہ جماعت کی مخالفت ہوئی تکلیفیں دی گئیں لیکن یہ کوئی نئی چیز نہ تھی خدائی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں آتی رہتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں فرماتے ہیں:۔

''ہر ایک مومن اور پاک باطن اپنے ذاتی تجربہ سے اس بات کا گواہ ہے کہ جو لوگ صدقِ دل سے اپنے مولیٰ کریم جل شانہٗ سے کامل وفاداری اختیار کرتے ہیں وہ اپنے ایمان اور صبر کے اندازہ پر مصیبتوں میں ڈالے جاتے ہیں اور سخت سخت آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو بد باطن لوگوں سے بہت کچھ رنج دہ باتیں سننی پڑتی ہیں اور انواع واقسام کی مصائب وشدائد کو اُٹھانا پڑتا ہے اور نااہل لوگ طرح طرح کے منصوبے اور رنگا رنگ کے بہتان ان کے حق میں باندھتے ہیں اور ان کے نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ یہی عادت اللہ اُن لوگوں سے جاری ہے جن پر اس کی نظرِ عنایت ہے غرض جو اس کی نگاہ میں راستباز اور صادق ہیں وہ ہمیشہ جاہلوں کی زبان اور ہاتھ سے تکلیفیں اُٹھاتے چلے آئے ہیں سو چونکہ سنت اللہ قدیم سے یہی ہے اس لئے اگر ہم بھی خویش بیگانہ سے کچھ آزار اُٹھائیں تو ہمیں شکر بجالانا چاہئے اور خوش ہونا چاہئے کہ ہم اُس محبوب حقیقی کی نظر میں اس لائق تو ٹھہرے کہ اس کی راہ میں دکھ دیے جائیں اور ستائے جائیں''۔ (روحانی خزائن جلد 2 سرمہ چشم آریہ صفحہ 315)

پس قابل مبارک باد ہیں وہ لوگ جن کو احمدیت کی وجہ سے تکلیفیں پہنچیں کہ اس کی توفیق بھی اس کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظروں میں اس لائق ہو۔ ان سَو سالوں میں جہاں مخالفتوں کی آندھیاں چلیں وہاں بے شمار احسانات اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر ہوئے جو سچائی حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ لے کر کھڑے ہوئے تھے باوجود اس کے کہ آپ اکیلے تھے ظاہری سامان آپ کے پاس نہ تھے مگر اس سچائی کی کشش کو دنیا نے محسوس کیا اور آہستہ آہستہ جماعت بڑھتی گئی۔ اپنا جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے والے شامل ہوتے رہے اور ایک دور افتادہ بستی سے اُٹھنے والی سچائی کی آواز آج 117 مما لک میں پھیل چکی ہے اور کوئی نہیں جو اس آواز کو روک سکے۔ بے شک ابھی ہم تھوڑے ہیں لیکن روحانی غلبہ کے لئے تعداد کوئی چیز نہیں۔ ضرورت ہے ایمان کی، ضرورت ہے صحیح عمل کی، ضرورت ہے قربانیوں کی، ضرورت ہے اعلیٰ اخلاق اپنے میں پیدا کرنے کی، ضرورت ہے اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی، ضرورت ہے ہر ایک سے محبت کرتے ہوئے ان تک اس سچائی کو پہنچانے کی اور ضرورت ہے اپنی نسلوں کی اعلیٰ تربیت کی۔

سچائی کی فتح ضرور ہوگی یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مستحق بنانا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور اپنی اگلی نسل کو آئندہ پڑنے والی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے پوری طرح تیار کرنا ہے ان کی دینی تعلیم اور تربیت سے غافل نہ ہوں۔ یہ بہت بڑا کام ماؤں کے ذمہ ہے اگر آپ اس میں کامیاب ہوگئیں تو آنے والی نسلیں آپ پر سلام بھیجیں گی۔

پس آپ سب کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس مقصد میں آپ کو کامیاب کرے اور ان بہنوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں جو آج ہم میں موجود نہیں مگر ابتدائی بنیادوں میں ان کا خون شامل ہے۔ کبھی ان کی قربانیوں کو نہ بھولیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

09-03-1989

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ ہالینڈ 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیغام

پیاری بہنو ممبرات لجنہ اماءاللہ ہالینڈ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کر رہی ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بہت بابرکت کرے دُور رس نتائج نکلیں۔ ہر کام کرتے وقت اپنی زندگی اور تنظیم کے مقصد کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ہمارا مقصد وہی ہے جو جماعت احمدیہ کا ہے یعنی اسلام کی صحیح شکل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری کوششیں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ الٰہی فضل کو جذب کر سکیں یہ یاد رکھیں کہ ہماری بات کا غیر مسلموں پر اس وقت اثر ممکن ہے جب ان کو یقین ہو کہ جو چیز ہم ان کے سامنے رکھ رہے ہیں وہ اس سے بہتر ہے جو اُن کے پاس ہے۔ پھر وہ توجہ بھی دیں گے۔...... یہ ضروری ہے کہ عیسائیت پر آپ اسلام کی فضیلت دلائل کے ساتھ پیش کریں وہاں آپ کا اپنا عمل اور نمونہ آپ کے قول اور دعویٰ کو ثابت کر رہا ہو۔ اگر آپ کا نمونہ وہ نہیں جس کی آپ ان کو تبلیغ کر رہی ہیں تو وہ آپ کی بات کی طرف توجہ نہیں دیں گے کہ ان کا تو اپنا نمونہ ہی ان کی تعلیم کے خلاف ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں اور پھر جائزہ لیں کہ کیا ہمارا عمل قرآن مجید کے مطابق ہے یا نہیں اور ہر وقت اپنا جائزہ لیا کریں خصوصاً اخلاق بنی نوع انسان سے شفقت اور حسن سلوک کے سلسلہ میں۔ آپ کا ہر عمل آپ کی ہر حرکت قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے گویا آپ کا نمونہ حضرت عائشہ

کے اس قول کے مطابق جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں فرمایا تھا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ آپ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق ہیں جو آپ تعلیم دیتے ہیں اس پر خود پہلے عمل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہے آپ سب کا بھی فرض ہے کہ تبلیغ کے کاموں میں اتنا ہی حصہ لیں جتنا جماعت کے مرد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں پر یکساں دینی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ مرد مردوں میں تبلیغ کریں اور عورتیں اپنے اپنے حلقہ میں کریں۔ لٹریچر تقسیم کر کے، زبانی، اپنے عمل سے پیار و محبت کے ساتھ کوئی موقع ان تک اسلام کی تعلیم پہنچانے کا نہ چھوڑیں۔

پھر دوسرا عظیم الشان فرض آپ کا اپنی اولاد کی تربیت ہے۔ وہاں کے مادہ پرست ماحول میں اپنی اولاد کی تربیت کرنا ہے ان میں مذہب کی محبت پیدا کرنی، ان کو دین سکھانا، ان میں مذہب کو سمجھنے کا صحیح شعور پیدا کرنا، ان کو سمجھانا کہ اسلامی معاشرہ اور ہے اور باقی لوگوں کا اور، اخلاق ان میں پیدا کرنے، مسجد میں باقاعدگی سے جانا، نمازوں میں باقاعدگی کی طرف توجہ دینا، خلافت کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرنا۔ یہ سب وہ امور ہیں جن کی طرف سے بچپن میں توجہ دینی چاہئے تا آپ کے بچے بڑے ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کرنے کے قابل ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

سب بہنوں کو محبت بھرا سلام۔ میں بھی آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے رسالہ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ نائیجیریا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

لجنہ نائیجیریا اپنے سہ ماہی رسالہ کا خاص نمبر احمدیہ جشن صد سالہ کے موقع پر شائع کر رہی ہے۔نئی صدی میں داخل ہونا آپ سب کو بہت مبارک ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابھی آپ نے دعویٰ بھی نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی اور فرمایا۔

''میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔(تذکرہ صفحہ 8)

براعظم افریقہ اور آپ کا مُلک گواہ ہے کہ کس شان سے یہ پیشگوئی جو سَو سال سے بھی قبل کی گئی تھی پوری ہوئی اور آپ کے مُلک کے بادشاہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈی۔

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سَو سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ پر بے شمار فضل کئے اور ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود جماعت کو ترقی دیتا گیا۔ جب آپ نے دعویٰ کیا آپ اکیلے تھے ایک سَو سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت دنیا کے اکثر ممالک میں پھیل چکی ہے اور براعظم افریقہ میں احمدیت کا نام بہت عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔

اگلی صدی آپ کے لئے بہت ذمہ داریاں لا رہی ہے۔اگلی صدی جو غلبہ اسلام کی صدی ہوگی اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔دین کا علم سیکھنے کی طرف بہت توجہ اور پھر سکھانے اور عمل کرنے کی طرف بھی۔خاص طور پر اپنی اگلی نسل کی دینی تعلیم اور تربیت کی طرف بہت توجہ دیں تا وہ نئی پڑنے والی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کر سکیں اور وہ

نیا آسمان اور نئی زمین جلد پیدا ہو جس کے بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔
حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’جب تک تم ترقی نہ کرو دین کامیاب نہیں ہو سکتا ہماری ترقیاں ہماری قربانیاں زیادہ سے زیادہ بیس یا پچیس سال تک رہیں گی لیکن اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو تو قیامت تک اس ترقی کو قائم رکھ سکتی ہو کیونکہ آئندہ نسلوں کو سکھانے والی تم ہی ہو۔ ہمارا اثر ظاہری ہے تمہارا اثر دائمی ہے اس سے تم سمجھ لو کہ تمہارے اوپر زیادہ بوجھ ہے (اور کوئی مرد ایسی ذمہ داری نہیں لے سکتا جتنی کہ عورت لے سکتی ہے مرد ہار جاتا ہے اور عورت جیت جاتی ہے) یہ تم ہی ہو کہ اسلام کو قائم رکھ سکتی ہو شیطان کا سر کاٹ سکتی ہو‘‘۔

(الفضل 22 جنوری 1923ء۔ الازھار لذوات الخمار صفحہ 62)

میں امید کرتی ہوں کہ آپ سب اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت کی طرف پوری پوری توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے رسالہ النساء لجنہ اماء اللہ کینیڈا 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی صدر صاحبہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ آپ کے میگزین ''النساء'' کے لئے کوئی پیغام بھجواؤں۔

میری بہنو! آپ سب کو اور دنیا میں رہنے والے دوسرے ہر احمدی کو مبارک ہو کہ جماعت احمدیہ ایک صدی پوری کر کے دوسری صدی میں داخل ہوئی ہے۔ صدیاں گزرتی ہیں کوئی قوم زندہ ہوتی ہے اور کوئی مرتی ہے لیکن ہم اس لئے خوشی منا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احمدیہ جماعت سے ترقی اور غلبہ کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے

اُن پر کھولے جائیں گے''۔(روحانی خزائن جلد 20 رسالہ الوصیت صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور فرمایا آپ اکیلے تھے اور مذکورہ بالا بشارت کے مطابق آج وہ کارواں بڑھ چکا ہے اور دنیا کے 117 ممالک میں احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ گزری ہوئی صدی میں جماعت احمدیہ پر بے شمار مصائب بھی آئے لیکن الٰہی نصرت شامل حال رہی اور ہر فتنہ اور تکلیف کے بعد برکتوں کے دروازے ان پر کھولے گئے۔

ہمارا خدا سچا خدا ہے دیکھنا یہ ہے کہ کیا جو ہم نے اس سے عہد کئے ہیں ہم بھی ان میں سچے ہیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا ارشاد ہوا تو آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے بیعت کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں۔ یہی دس شرائط ہمارا دستور العمل ہیں اور ان پر عمل کرنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ''میں انہیں اُن کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت اُن کے شامل حال رہے گی''۔

ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم توحید کے اس اعلیٰ مقام پر قائم ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کیا ہم نے تمام بُرائیاں بیعت کرنے کے بعد چھوڑی ہیں۔ جھوٹ، فسق فجور، ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے ہر طریق کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ پانچ وقت نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور حتی الوسع نماز تہجد کی ادائیگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور استغفار کرنے میں باقاعدہ ہیں ہمارے ہاتھ یا زبان یا کسی طریق سے بھی مخلوق کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کوئی تکلیف تو نہیں پہنچتی۔ خوشی میں بھی اور تنگی میں سکھ میں بھی اور دکھ میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کا دامن تو نہیں چھوڑ دیتے۔

کیا ہمارا عمل قرآن کریم کے احکام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے ہم میں تکبر اور رعونت تو نہیں اور کیا ہم عاجزی اور مسکینی کی زندگی کی راہیں اختیار کرتے ہیں ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے تمام وہ حق جو ہمارے ذمہ ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں ہم ادا کرتے ہیں بنی نوع انسان کی ہمدردی ہمارے دلوں میں بھری ہوئی ہے کیا ہم ہر ایک سے

محبت کرتے ہیں کسی سے نفرت تو نہیں کرتے۔ ان سب امور پر عمل کے ساتھ ساتھ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کے خلفاء کے ساتھ ایسا اعلیٰ درجہ کا عقد اخوت ہو کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

یہ نقشہ ہے اس انقلاب کا جو ہر احمدی کی زندگی میں برپا ہونا چاہئے۔ اب نئی صدی میں یہی نقشہ آپ کی زندگیوں کا ہونا چاہئے۔ عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اپنی اولاد کی تربیت کی جو آج بچے ہیں آئندہ ان پر ہی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ پس ہر ماں اپنے بچوں کو ان ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کیلئے پوری طرح تیار کرے نصیحت کریں اپنے عمل کا نمونہ پیش کریں ان کی صحیح تربیت کریں ان کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور آپ کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سوونیئر لجنہ اماء اللہ ناروے 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جشن تشکر صد سالہ کے موقع پر ناروے کی جماعت ایک سوونیئر شائع کر رہی ہے آپ کی خواہش پر اس کے لئے ایک پیغام بھجوا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت پہلی صدی ختم کر کے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے آپ سب کو مبارک ہو۔ اس ایک صدی میں جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو دیکھا اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے ان میں سے کثرت سے پورے ہوئے اور جو مستقبل کے متعلق ہیں وہ بھی پوری شان سے انشاء اللہ پورے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں فرمایا تھا۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت

کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 رسالہ الوصیت صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور فرمایا تو آپ اکیلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق وہ کارواں جو 1889ء کو روانہ ہوا تھا بڑھتا چلا گیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 117 ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کے مطابق جماعت کی مخالفت ہوئی لوگ قتل بھی کئے گئے قید بھی کئے گئے اُن کے مال واسباب بھی لوٹے گئے ان کے خلاف ہر قسم کی الزام تراشی بھی کی گئی ہر طرح سے ستایا گیا دکھ دیئے گئے مگر جو بیج خدا تعالیٰ نے ڈالا تھا وہ پھلتا اور پھولتا چلا گیا اور آج ایک ایسا تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں دنیا کے ہر ملک پر چھائی ہوئی ہیں۔

آئندہ کی ترقی بھی وابستہ ہے اس بات سے کہ ہم دیکھیں کون اپنے دعویٰ بیعت میں سچا ہے اور کون جھوٹا۔ بیعت لینے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت شائع فرمائیں تھیں ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کو پڑھتا رہے بلکہ چاہئے کہ لکھ کر اپنے گھر میں نمایاں جگہ پر لگائے اور جائزہ لیتا رہے کہ کیا ہمارا عمل ان شرائط پر ہے یا نہیں۔ کیا وہ تبدیلی ہم میں پیدا ہوگئی ہے جو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے پیدا ہونی چاہئے تھی۔ اگر نہیں تو ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ نئی صدی بہت بھاری ذمہ داریاں اپنے ساتھ لائی ہے الٰہی بشارتوں کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیں ہمیں قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق خود نمونہ بننا ہے تا نئے آنے والوں کی تربیت کر سکیں اس میں عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کریں ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ آنحضرت ﷺ سے محبت پیدا کریں اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے فرمانبردار رہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین ہیں ان کے کامل فرمانبردار رہوں۔ اپنی اولاد کو وہی علم سکھائیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے بنیں تا جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو آپ

فرماتے ہیں۔

''جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے کہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اُس کو نشو ونما دیگا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 3-ازالہ اوہام صفحہ 563)

پس آپ سب کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خوشی کا دن دکھایا۔ اس لئے خدا کے حضور شکر ادا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کوئٹہ 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ آپ کے اجتماع پر کوئی پیغام آپ کو بھجواؤں۔ یہ اجتماع دوسری صدی کا جس میں جماعت احمدیہ 23/ مارچ 1989ء کو داخل ہو رہی ہے پہلا اجتماع ہے۔ ہم خوش ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو پورا ہوتے دیکھا جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کئے وہ ایک ایک کر کے پورے ہوئے ہر مخالفت کے باوجود پورے ہوئے غیر معمولی حالات میں پورے ہوئے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ احمدیت کے مستقبل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں وہ سب پوری ہونگی۔ انشاء اللہ

ہم نے دیکھنا ہے اور جائزہ لینا ہے کہ کیا ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ سب سے اہم کام وہ ہے جس کی طرف امام وقت توجہ دلاتے ہیں۔ ہماری ترقی کا راز ہی اطاعت امام میں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی ترقی کے لئے بار بار اخلاقی لحاظ سے اصلاح کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد بہت قربانی دینے والے ہیں لیکن ہم میں بہت سی اخلاقی اور معاشرتی کمزوریاں پائی جاتی ہیں جن کا اپنے میں سے دور کرنا اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہمارا فرض ہے۔

بہت سی کمزوریاں ایسی ہیں جن سے معاشرہ کا حسن تباہ ہو جاتا ہے اور گھروں کا امن اُٹھ جاتا ہے اور قوم میں محبت اور پیار اور اتحاد اور تعاون باہمی کی روح ختم ہو جاتی ہے جس کا ایک زندہ قوم میں ہونا ضروری ہے۔ یہ کمزوریاں آپس کے جھگڑے ہیں جو کبھی ساس بہو میں پیدا ہو

جاتے ہیں کبھی خاوند بیوی میں، کبھی برادری رشتہ داروں کے آپس کے جھگڑے اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ ان کی ترقی پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں جس سے جھگڑا ہے اگر وہ کوئی عہدہ دار ہے تو اس سے تعاون نہ کرنا اس کے گھر اگر اجلاس ہوتا ہے نہ جانا یہ سب امور قومی ترقی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پس بہت ضرورت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اپنی برادری اور گھروں کے جھگڑے مٹائیں۔ ایک دوسرے سے محبت اور خلوص کا جذبہ پیدا کریں۔ تجسس، بدظنی، غیبت کی عادت کو چھوڑیں۔ صاف تازہ فضا میں سانس لیں۔ گھروں میں کوئی کشیدگی نہ رہے۔ بچوں میں بڑوں کا احترام ہو۔ بڑوں کی شفقت اپنے بچوں چھوٹے عزیزوں پر ہو زینت کا پہلو رکھتے ہوئے ان کے اندر دین کی محبت پیدا کریں۔ دین پر عمل کا شوق پیدا کریں جو آج آپ کے بچے ہیں اس صدی میں اُنہوں نے ہی دین کا ستون بننا ہے اگر آپ نے پوری توجہ اپنی نئی نسل کی تربیت اور دینی تعلیم کی طرف دی اور اگر نہ دی تو ساری جماعت کے لئے نقصان کا موجب ہوگا پس اپنے آئندہ سال کے پروگراموں میں اصلاح معاشرہ اور اعلیٰ اخلاق کی تربیت کے پروگراموں پر بہت زور دیں اور ناصرات کی طرف بہت توجہ دیں تا بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں دین کی محبت، دین کے لئے غیرت، عبادت کا شوق، دین کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے ادا کرنی ہے اور مل کر ادا کرنی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔

والسلام

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جشن تشکر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ ڈنمارک

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ سب کو صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو کہ 23 مارچ 1989ء کو جماعت احمدیہ نے دوسری صدی میں قدم رکھا ہے۔ آپ کا ملک اور آپ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے شاہد ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی ''میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا''۔

آپ کا ملک دنیا کا ایک کنارہ ہے صرف اسی کنارہ تک سَو سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پہنچا بلکہ دنیا کے ہر کنارہ تک پہنچ چکا ہے اور اس ملک میں بسنے والے احمدی اس کے گواہ ہیں کہ آپ سچے تھے آپ نے یہ دعویٰ اس وقت کیا کہ آپ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا آپ اکیلے تھے ایک دور افتادہ بستی میں آپ رہتے تھے جہاں ریل بھی نہیں جاتی تھی لیکن خدا تعالیٰ جس کو عزت دینا چاہتا ہے اُسے عزت دیتا ہے آپ کی آواز قادیان کی بستی سے بلند ہوئی اور بلند ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت قائم ہوئے پورے سَو سال گذر چکے ہیں اس عرصہ میں جماعت پر بہت سے ابتلا بھی آئے لیکن اس کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بے انتہا ہوئے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کی جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہیں وہ سب حرف بحرف پوری ہونگی ہمارا خدا قادر خدا ہے۔

نئی صدی اپنے ساتھ عظیم ذمہ داریاں بھی لا رہی ہے۔ ان لوگوں تک جو اپنے ربّ کو بھولے ہوئے ہیں اور دنیا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں صداقت کا پیغام پہنچانا آپ کا کام ہے۔

پیار سے، محبت سے، نصیحت سے اور اپنے اعلیٰ نمونہ سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے''۔

(کشتی نوح صفحہ 61۔روحانی خزائن جلد 19)

اس تاریکی سے نکال کر نور کی طرف راستہ دکھانا آپ کا فرض اوّلین ہے دوسروں کے سامنے آپ کا اتنا اچھا نمونہ ہونا چاہئے کہ وہ خود بغیر کچھ کہے متاثر ہوں کہ یہ تبدیلی ان لوگوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔ آپ کا نمونہ آپ کا کردار آپ کی بنی نوع انسان سے محبت۔ آپ کا اللہ تعالیٰ سے پیار اور تعلق ان پر اثر انداز ہونا چاہئے۔ اس لئے بہت ضرورت ہے کہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ تفسیر پڑھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور ان کے مطابق زندگیاں بسر کریں۔

یہ دوسری صدی کامل غلبہ کی شاہراہ ہے اس شاہراہ پر آپ نے تیز تیز چلنا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ممبرات لجنہ آسٹریلیا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بابرکت کرے اور جماعت کی ترقی اور مضبوطی کا باعث بنائے۔ آپ مرکز سے بہت دور رہتی ہیں لیکن اپنی ذمہ داریوں کو کبھی نہ بھولیں جب ہمارا دعویٰ ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے تو اپنے عمل سے بھی تو ہم نے یہی ثابت کرنا ہے کہ ہمارے اخلاق ہمارا کردار بنی نوع انسان سے سلوک، ہمارا رہن سہن سب قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہے اور ہماری زندگیاں جس طرح کہ آنحضرت ﷺ نے گزاریں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ **قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡن** ۔دنیا کو بتادیں کہ میری نماز میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت سب اللہ کی خاطر گزر رہی ہے جو ربّ العٰلمین ہے۔ اسی طرح ہماری زندگیاں ہماری خدمات، ہماری قربانیاں، ہماری سب سرگرمیاں محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو دین کا پوری طرح علم ہو۔ اگر علم نہ ہوگا تو آپ عمل نہیں کرسکتیں۔ پھر اپنی اولاد کی صحیح تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں۔ آج کل مادہ پرستی سے اپنے بچوں کو بچائیں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے کا شوق اور دین کے لئے غیرت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ اگر اگلی نسل کو آپ نے قربانیوں کے لئے تیار نہ کیا تو آپ کی قربانیاں بھی بیکار رہ جائیں گی۔ جس طرح ایک چراغ سے دوسرا

چراغ جلتا ہے اسی طرح قوم وہی زندہ رہتی ہے جو اپنی اگلی نسل کو اگلی پڑنے والی ذمہ داریاں اُٹھانے کے لئے تیار کرے اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ آپ کا اپنا نمونہ بہت اچھا ہو۔ بچہ وہی سیکھتا ہے جو ماں باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کی ساری مستورات کو اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ لوگ مجھ سے دور ہیں لیکن دل سے دور نہیں سارے احمدی خواہ کرہ ارض کے کسی حصہ میں بھی ہوں موتیوں کی لڑی کے دانوں کی طرح ہیں کیونکہ سب کا مقصد اور مطمع نظر ایک ہے۔ میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو انجام بخیر ہو اور آخر دم تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق ملے۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ فجی 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماءاللہ فجی

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یہ معلوم ہو کر کہ آپ کی لجنہ اماءاللہ کا سالانہ اجتماع 28، 29 مارچ کو منعقد ہو رہا ہے خوشی ہوئی اس موقعہ پر آپ کے لئے ایک مختصر پیغام بھجوا رہی ہوں۔

پہلی بات جس کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ فجی کی لجنہ کا مرکزی لجنہ سے گہرا رابطہ ابھی تک قائم نہیں ہوا۔ کبھی کبھار رپورٹ آ جاتی ہے یا صرف سالانہ رپورٹ آ جاتی ہے۔ آپ بے شک کام کرتی ہونگی لیکن چند رپورٹس آپ کی صحیح تصویر نہیں کھینچ سکتیں۔ جن لجنات کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ آتی ہے اور ہر بات جو سمجھ نہیں آتی وہ پوچھتی رہتی ہیں ان کے حالات کا زیادہ علم ہوتا رہتا ہے اور ان کو مرکزی لجنہ جس بات کی کمی ہوتی ہے ہدایات دیتی رہتی ہے۔ پس مرکزی لجنہ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں۔

دوسری بات یہ کہ صرف اجلاس کروانا ہی اصل مقصد نہیں بلکہ اصل مقصد مستورات اور بچیوں کی دینی تعلیم اور تربیت ہے اس سلسلہ میں آپ سب کو سوچنا چاہئے کیونکہ سوچنا صرف عہدہ داروں کا کام نہیں سب ممبرات کا بھی کام ہے۔ سوچیں غور کریں کہ جماعت کے قیام پر ایک سَو سال ہونے والے ہیں ہم نے کیا کیا اور کیا کرنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس اپنے میں پیدا کریں اور اپنی بچیوں میں بھی پیدا کریں تا وہ آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے قابل بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو عظیم بشارتیں عطا کی ہیں اور آپ نے فرمایا:

> ”میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“۔

(روحانی خزائن جلد 20 تذکرۃ الشہادتین صفحہ 67)

چنانچہ فجی کی سرزمین میں یہ تخم بویا جاچکا ہے پھول پتے نکل رہے ہیں اور ہم امید کرتی ہیں کہ ہمارا ربّ جلد از جلد جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق وہاں ترقی دیگا لیکن اس ترقی میں ہماری قربانیاں شامل ہونی چاہئیں ہم میں سے ہر ایک کو سلسلہ کی ترقی کے لئے اپنے ربّ کی رضا حاصل کرنی چاہئے اور اس کا بھی یہی طریق ہے کہ آپ کی زندگیاں اپنے ربّ کو خوش کرنے کے لئے گزریں۔ آپ کی زندگیاں قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق گزریں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم پڑھیں اس کا ترجمہ اور مطلب سیکھیں آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کس بات کے کرنے کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے اور کس سے روکا گیا ہے۔ آپ مادی دنیا کی ظاہری چمک سے مرعوب نہ ہوں۔ سچ آپ کے پاس ہے آپ نے اپنے نمونہ سے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔ پس اپنے کاموں کا جائزہ لیں اور کاموں میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ایسی تجاویز سوچیں جن سے آپ کے تعلیمی اور تربیتی پروگراموں میں تیزی آئے آپ میں سے ہر بہن داعی الی اللہ کا فرض ادا کرنے والی ہو۔ دعائیں کریں بہت کہ اللہ تعالیٰ ساری جماعت پر اپنے فضلوں اور انعاموں کی بارش کرے ہماری کمزوریاں دور کرے اور ہم اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں دے کر اس کی رضا کو حاصل کرسکیں۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری ناصرات کینیڈا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شامل ہو رہی ہوں۔ خدا کرے آپ کا اجتماع کامیاب ہو اور اجتماع کرنے کی جو غرض ہے وہ بھی پوری ہو۔

اس ملک میں رہتے ہوئے آپ کی نگرانوں کی پوری کوشش ہونی چاہئے کہ آپ کی دینی تعلیم صحیح ہو رہی ہے یا نہیں دینی تعلیم کا حاصل کرنا دنیاوی تعلیم سے زیادہ ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے علم کے حصول کو مرد اور عورت دونوں کیلئے لازمی قرار دیا ہے۔ اگر آپ کو خود اپنے مذہب کا علم نہ ہوگا تو دوسروں کو کیا بتا سکتی ہیں اور ان کے اعتراضات کا کیا جواب دے سکتی ہیں۔

پھر جس کے لئے علم ہی ضروری نہیں بلکہ عمل بھی ضروری ہے جن باتوں پر آپ خود عمل نہیں کرتیں دوسروں کو اس کی کیسے تلقین کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس دنیا میں اس کی صفات کا اظہار اپنے عمل سے کرے اور وہ اعلیٰ اخلاق جن کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونہ سے دنیا کو دی۔ ہر خلق کو اپنے اندر پیدا کریں۔

سچائی۔ جھوٹ سے نفرت۔ دیانت داری۔ لڑائی جھگڑے سے نفرت۔ تعاون کرنا۔ بنی نوع انسان کی خدمت۔ انسان سے اچھا سلوک کرنا۔ ضرورت مند کی مدد کرنا۔ تکلیف زدہ کی تکلیف دور کرنا۔ خود تکلیف پہنچے تو صبر کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ ماں باپ کی اطاعت کرنا وغیرہ یہ اخلاق آپ میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً آپ دلوں کو جیت سکتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **الحیاء من الایمان** ۔ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ اس ملک میں رہتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں ہم نے اس راہ پر نہیں چلنا جس پر لوگ چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔

والسلام۔ خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے مجلّہ صد سالہ جشن تشکر 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اس موقع پر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے یہ مبارک دن دکھایا۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ ان کی قیادت میں جماعت احمدیہ پہلی صدی ختم کر کے دوسری صدی میں داخل ہوئی ہے۔ پھر ساری جماعتِ احمدیہ کے مَردوں اور عورتوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ان سب کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں جنہوں نے احمدیت کی خاطر جانیں قربان کیں۔عزتوں کی پرواہ نہ کی۔ مال پیش کیا اور اولاد پیش کی اور اس گروہ میں شامل ہو گئے جن کے متعلق ارشاد ہے۔

''ان ...... سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دیا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل اُنہوں نے نہیں آنے دیا''۔(الاحزاب:24)

کس کس کا نام لیا جائے اس رسالہ کا حجم بھی اس طویل فہرست کا متحمل نہیں ہوسکتا جنہوں نے ہر قدم پر خدا تعالیٰ کے مامور کی آواز پر لبیک کہا اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا۔

آج سے سَو سال پہلے کا تصور کیجئے قادیان کی چھوٹی سی پس ماندہ بستی جہاں نہ ریل تھی نہ ڈاکخانہ نہ تار گھر نہ فون نہ تعلیم کا کوئی انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مبعوث فرمایا۔ آپ اکیلے تھے کوئی ساتھ دینے والا نہ تھا۔ اپنے خاندان کے لوگ بھی آپ کی دنیا سے بیزاری اور دین سے رغبت دیکھ کر آپ سے چڑتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ دنیا میں کیا کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ بڑے پیار اور محبت سے آپ کو بتا رہا تھا کہ:۔

''وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔ (تذکرہ صفحہ 8)

آج ہمارے دل خوش ہیں کہ پہلی صدی کے ختم ہونے سے قبل ایک نہیں بلکہ کئی بادشاہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا: "اِنِّی مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ" (تذکرہ صفحہ 27)

''یہ ایک نہایت پُرشوکت وحی اور پیشگوئی ہے جس کا ظہور مختلف پیرایوں اور مختلف قوموں میں ہوتا رہا ہے اور جس کسی نے اس سلسلہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی وہ خود ذلیل اور ناکام ہوا''۔ (روحانی خزائن جلد 18 نزول المسیح صفحہ 189)

احمدیت کی تاریخ کے سَو سال کا ہر دن اس پر گواہی دے رہا ہے کہ یہ پیشگوئی بار بار پوری ہوئی اور ہر بار پوری شان کے ساتھ پوری ہوگی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی تھی کہ:

''تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا''۔

آپ اکیلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا گیا۔ نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں۔ آج روئے زمین کے 117 ملکوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جن کا ہر فرد حضرت امام جماعت احمدیہ کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے۔

میری عزیز بہنو! اس موقع پر ہم پر عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور دوں گا۔ ہر لمحہ اس کی خاطر زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ نیک نیتوں کے ساتھ، صاف اور پاک زندگیاں جس کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت کا اظہار ہو۔ ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں اور اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ بڑے ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے قابل ہو جائیں۔ اگلی نسل کی تربیت کرنا آپ کی اہم ترین ذمہ داری ہے اس سے غافل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مجلّہ جشن تشکر صفحہ 14 تا 16)

پیغام برائے جشن تشکر لجنہ اماءاللہ بھارت 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت 1989ء

اَلسَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج کا دن آپ سب بہنوں کو اور ساری جماعت احمدیہ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے جماعت احمدیہ آج پہلی صدی کامیابی سے گزار کر دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے۔ اے قادیان کی بستی تجھے بھی بہت مبارک ہو کہ تیری سرزمین پر مہدی موعود پیدا ہوئے ہاں وہ مہدی موعود جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سَو سال قبل سلام بھیجا تھا اور اسی سرزمین میں آپ مدفون ہیں۔ یہیں سے وہ نور پھوٹا پھیلا اور پھیلتا چلا گیا اور آج دنیا کے کناروں تک اس کے کونے کونے تک پھیل چکا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا آپ بالکل گمنام تھے۔ قادیان کی بستی بھی بالکل ایک طرف تھی نہ ریل جاتی تھی نہ بجلی تھی نہ ٹیلی فون نہ ڈاکخانہ نہ تار گھر لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو بشارت پر بشارت دے رہا تھا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ آپ کو بشارت آئی کہ خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ ’’تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔

آپ نے اپنی آنکھوں سے ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے 117 ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور قادیان جو ایک چھوٹی سی بستی تھی اس کے متعلق یَاتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡق وَیَاتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡق کی پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔

سلام ان پر جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء میں مانا آپ کے ہاتھ پر

بیعت کی اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیا اور ان بعد میں آنے والوں پر بھی جو آئے تو بعد میں مگر اپنی قربانیوں میں بعض پہلوں سے بھی بڑھ گئے اور ہر ابتلا کے بعد کندن بن کر نکلے۔

آج ہم خوش ہیں اور اس یقین پر قائم ہیں کہ احمدیت کے غلبہ کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہیں وہ بھی لفظاً لفظاً پوری ہونگی انشاء اللہ۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ قادیان میں رہتے ہیں۔ بہت شکر ادا کریں اپنے عمل سے اپنے نمونہ سے اپنے اعلیٰ اخلاق سے اگلی صدی آپ کے لئے بہت بھاری ذمہ داریاں لا رہی ہے۔ جن میں سے سب سے بڑی ذمہ داری اگلی نسل کی تربیت کی ہے ان میں دین کی محبت پیدا کرنی اللہ تعالیٰ کا پیار ان کے دلوں میں پیدا کرنا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کی زندگی کو اپنے لئے اُسوہ بنانے کا جذبہ پیدا کرنا حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ عورتوں پر بڑی ذمہ داری اپنی اولاد کی ہے تا وہ بڑے ہو کر ان سب ذمہ داریوں کو عمدگی سے اُٹھا سکیں جو آپ سے ان کی طرف منتقل ہونگی۔

پس عزم کریں اس روحانی انقلاب کے وقت کو قریب سے قریب لانے کا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے اور جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ عاجزی سے دعاؤں سے گریہ وزاری سے محنت سے قربانیوں سے تا اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے اور دنیا سے ظلمتیں دور ہو جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نور ساری دنیا میں پھیل جائے۔ آمین

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماءاللہ 1989ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری عزیز بہنو

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اور اس مختصر پیغام کے ذریعہ میں بھی اس میں شامل ہو رہی ہوں۔ چند ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ احمدیہ کے قیام پر ایک سَو سال پورے ہو جائیں گے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے ہمارا جشن تشکر صرف ظاہری جشن نہیں ہونا چاہیئے بلکہ حقیقی طور پر روح اور دل کی صفائی کے ساتھ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا ہے کہ اے ہمارے خدا تو نے ہماری اصلاح کے لئے مہدی کو بھیجا جس کے ذریعہ سے یہ جماعت قائم ہوئی جو دنیا کی اصلاح کا جھنڈا لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اس جماعت کے قیام پر ایک سَو سال پورے ہونے والے ہیں تو ہمیں ویسا ہی بنا دے جیسا بنانے کے لئے تیرا مہدی آیا اس سلسلہ میں جب ہم غور کرتے ہیں کہ ہمیں کیسا ہونا چاہیئے تو اس کا جواب ذیل کی سطور میں پاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی

اور نا گفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 46)

یہ ہے وہ تصویر جو ایک احمدی کی ہونی چاہئے کہ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق صحیح رنگ میں ادا کرنے والا ہو وہاں خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا کرنے والا ہو۔ کسی کے متعلق غلط بات نہ کہے کسی کو دکھ نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے۔ رشتہ داروں، ہمسائیوں سب کے حقوق ادا کرنے والا ہو وغیرہ۔

غرض احمدی جماعت کی خواتین جہاں بھی ہوں ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خود نمونہ بنیں اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ وہ قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اگلی نسل جس پر عظیم ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کی تربیت آج آپ نے کرنی ہے۔ اپنے قول سے عمل سے اور اپنے نمونہ سے۔

پس نہ بھولیں اپنی ذمہ داریوں کو اور اگلی صدی میں پاک اور صاف دلوں کے ساتھ داخل ہوں تا نئے آنے والوں کی تربیت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اس مختصر پیغام کے ذریعہ شمولت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ملک میں جماعت نمایاں ترقی کر رہی ہے اور یاد رکھیں جب ترقی ہوتی ہے تو یہ بھی ڈر ہوتا ہے کہ نئے آنے والے اپنی کمزوریاں ساتھ نہ لے آئیں یا پُرانے کمزور نئے آنے والوں کو بھی اپنے رنگ میں نہ رنگ لیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ نصر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۲﴾ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۳﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۴﴾

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہونگے پس اس وقت تو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بھی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو اور اس سے اپنی قومی تربیت کی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ کر آنے والا ہے۔

اس سورۃ میں اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ پس فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ کے الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو تم اعلان کر دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہماری نصرت کر کے ایک طرف اپنی ذات کو تمام الزامات سے بری ٹھہرا لیا ہے اور دوسری طرف اپنی ذات کو حمد کا مستحق قرار دیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں استغفار کے کیا معنی ہیں۔ پہلی دو آیات میں وعدہ تھا کہ

ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں داخل ہونگے اور ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کو فتح حاصل ہوتی ہے اور مفتوح قوم کے ساتھ فاتح قوم کے تعلقات قائم ہوتے ہیں تو ان میں جو بدیاں اور بُرائیاں ہوتی ہیں وہ فاتح قوم میں بھی آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کا بھی ہوتا ہے۔ اگلی آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ آپ نے اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا تربیت اور تزکیہ نفس کے کام میں لگے رہے۔ آپ دعاؤں میں لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور نصرت کرتا چلا جائے اور نئے داخل ہونے والوں کی تربیت کا سامان خود کرے۔ اس میں استغفار اُمت کے لئے ہے چنانچہ جب کثرت سے عیسائی مسلمان ہوئے تو حیات مسیح کا عقیدہ ساتھ لے آئے وہ اتنا پھیلا کہ اکثریت مسلمانوں کی اس عقیدہ کو ماننے لگی آخر اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کو مٹانے کے لئے اور اُمت کی حفاظت کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھجوایا اور آپ کے ذریعہ اسلام کا دفاع کروایا۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے شرماتا تھا یا آج عیسائی مقابل میں نہیں آتے۔

پس آج بھی یہ سورۃ دعوت دیتی ہے کہ جہاں ہم اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں کہ ہماری کمزوریاں نئے آنے والوں کے لئے فتنہ کا موجب نہ بن جائیں وہاں دعائیں کرتے رہنا چاہیئے اور کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیئے اور کچھ اپنی اصلاح کی کوشش میں بھی لگے رہنا چاہئے کہ اپنے عمل سے ہم اس انقلاب کو ظاہر کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہونا تھا۔

عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے ان کا اپنا نمونہ درست نہ ہوگا تو آئندہ ان کی بچیاں بھی ویسے ہی ہونگی اسلامی اقدار کی حفاظت کرنی ہے اسلامی اخلاق کی حفاظت کرنی ہے پس دینی علم حاصل کریں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا عمل قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہے یا نہیں اور آپ کے قول اور فعل میں کوئی فرق تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کے لئے نمونہ بنائے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ 1990ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ نے اپنے اجتماع کے لئے پیغام کی خواہش کی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بہت مبارک کرے وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے والا ہواور بہترین ثمرات ظاہر ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنی پہلی صدی نہایت کامیابی سے ختم کر کے نئی صدی میں داخل ہو چکی ہے اور پہلی صدی ختم ہونے پر سال گذشتہ میں جشن تشکر بھی منا چکی ہے۔ہم نے دیکھنا ہے کہ کیا یہ جشن ہم نے دنیاوی اور ظاہری رنگ میں منایا ہے اور خوشیاں منا کر آرام سے گھروں میں بیٹھ گئے ہیں یا اگلی صدی میں آنے والی ذمہ داریوں کے لئے اپنے کو تیار کر لیا ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھ چکی ہے۔ دنیا کے 124 مما لک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں دنیا کے نقشوں میں تبدیلیاں آرہی ہیں روحانی طور پر دنیا پیاسی ہے۔سکون چاہتی ہے ایسے نمونے چاہتی ہے جس کے پیچھے وہ چل سکیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ متواتر ایسے خطبات دے رہے ہیں جن سے ہماری اصلاح ہو ہماری تربیت ہو ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوں ہماری قدریں بلند ہوں ہمارا کردار نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے آئے اور دنیا پکار اُٹھے کہ ان کو دیکھو ان کے گھر ان کا معاشرہ جنت ہے۔ان کی پیروی کرو اور ان سے سیکھو لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم میں ابھی بہت کمزوریاں ہیں۔آپس کے تعلقات صحیح نہیں۔ اتحاد نہیں تعاون باہمی نہیں ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے کی عادت نہیں۔چشم پوشی نہیں۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ابھی تک لجنہ اماءاللہ کے قیام کی اہمیت دلوں میں پیدا نہیں ہوئی۔جس کی وجہ سے حاضری کی شکایت اکثر جگہ سے آتی رہتی ہے میری عزیز بہنو! حضور کے ہر ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اصلاح کی

کوشش کریں ۔ ہر بہن حضور کا خطبہ سنے اگر دارالذکر میں سنایا جائے یا اجلاسوں میں تو پوری توجہ سے سنیں اور عہد کریں کہ ان باتوں پر عمل کر کے دکھائیں گی اور جو اجلاسوں پر نہ آ سکیں یا جمعہ پر نہ جا سکیں وہ اپنے گھر خطبہ کی کیسٹ منگوا کر خود سنیں بچوں کو سنوائیں ۔

میری عزیز بہنو اگر آپ ان سب باتوں پر عمل کریں اعلیٰ اخلاق کو اپنا لیں تو آپ کا عمل وہی ہوگا جو **اَطِیعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ** میں فرمان ہے ۔ آپ اللہ کی کامل فرمانبردار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبردار بن جائیں گی اور ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ ہونگی ۔ احمدیت صرف عقائد کا نام نہیں عمل کا نام ہے اب تو آگے بڑھنے بلکہ دوڑنے کا وقت ہے جب آپ اپنی اصلاح کر لیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت ڈالے گا ۔ پہلی نسل نے جو قربانیاں دیں ہیں جو محنت کی ہے آپ نے ان کو ضائع نہیں ہونے دینا اور ان قربانیوں کے تسلسل کو جاری رکھنا ہے ۔ اس اجتماع کے موقع پر آپ سب عزم کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے سب ذمہ داریاں اُٹھانے کی ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پیغام برائے مرکزی سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بھارت 1990ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا اجتماع قادیان میں آپ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔ الحمدللہ۔ اجتماع کے یہ دن اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے گزاریں اس کے ان احسانات کو یاد کرتے اور کراتے جو گذشتہ صدی میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے اور جن کو جماعت احمدیہ نے بارش کی طرح برستے دیکھا۔

ایک سَو سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو آپ کی مقبولیت اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی بشارتیں بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

’’میں تجھے عزت دونگا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 157)

جب آپ کو یہ الہام ہوا آپ اکیلے تھے۔ کوئی آپ کا ساتھ نہ دے رہا تھا آہستہ آہستہ گنتی کے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اپنے رشتہ دار مخالف ہوگئے دوستوں نے دشمنی اختیار کر لی مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ اکیلے نہ تھے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا جو ہر مشکل میں آپ کی مدد کر رہا تھا آپ کی حفاظت کر رہا تھا اور مستقبل کی بشارتیں دے رہا تھا۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ سلسلہ زیادہ سے زیادہ آپ کی زندگی تک چلے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات سے قبل بشارت دی کہ:۔

’’قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت

ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں''۔

(روحانی خزائن جلد 20 رسالہ الوصیت صفحہ 305)

چونکہ اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر دی گئی اور آپ کے بعد دوسری قدرت کے ظاہر ہونے کی اور طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر سے جماعت غمگین تھی کہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا یہ پودا کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے''۔

(روحانی خزائن جلد 20 رسالہ الوصیت صفحہ 309)

ان سَو سالوں میں ان پیشگوئیوں کے مطابق جماعت پر مصائب آئے۔ ابتلا آئے کئی فتنے اُٹھے۔ لوگ قید کئے گئے، شہید کئے گئے لیکن ہر ابتلا کے بعد اور ہر فتنہ کے بعد جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی اُٹھا اور وہ آواز جو ایک آدمی کی آواز تھی پھیلتی چلی گئی اور آج دنیا کے ہر ملک

اور ہر کونے سے اس آواز کی گونج سنائی دے رہی ہے اور وہی جماعت جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے ساتھ ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت کو دنیا میں قائم کر دیا اور کسی کی طاقت نہیں جو اس عزت کو مٹا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے بادشاہوں نے برکت ڈھونڈی اور آئندہ بھی ڈھونڈیں گے۔

یہ برکات کا سلسلہ قدرت ثانیہ کے ذریعہ جاری رہے گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔

ان برکات کو جلد سے جلد حاصل کرنے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری میں اپنے کو کمال تک پہنچا دیں جس کا بہترین طریق اُسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنا اور آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ قرآن کریم کے مطالب کو حاصل کرنا اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سال کے اکثر خطبات جماعت کے مرد و زن کو اس طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ جماعت میں سچائی کا معیار بلند ہونا چاہئے۔ آپس میں جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں۔ اگلی نسل کی دینی تعلیم خصوصاً نمازوں کی باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کی تربیت ہونی چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خود ان سب باتوں پر عمل کریں اور پھر اپنے نمونہ کو اپنی اولاد کے سامنے اس طرح رکھیں کہ وہ بھی آپ کے نمونہ کو اختیار کریں۔ یاد رکھیں قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی ہر اگلی نسل پہلی نسل کی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کیلئے تیار ہو۔ پس اس صدی میں اپنی اولاد کو تیار کریں آئندہ ذمہ داریاں اُٹھانے کے لئے اور دعائیں بھی کریں بہت زیادہ کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔

قادیان میں رہتے ہوئے آپ پر دوہری ذمہ داری ہے ایک احمدی ہوتے ہوئے دوسرے قادیان میں رہنے کی وجہ سے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے جہاں آپ کو بشارتیں ملیں جہاں سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔ آپ نے یہ شمع جلائے رکھی ہے تا اس کی روشنی دیکھ کر دوسرے لوگ کھنچے ہوئے آپ کا نیک نمونہ دیکھنے آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سَو سال پورے ہونے کی خوشی ہمیں دکھائی لیکن خوشیاں

منانے کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کے انعام کو ہمیشہ ہم میں جاری رکھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو صحت والی لمبی عمر اور کامیابیاں عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی اطاعت کرنے کی توفیق ملے۔ آپ کی قیادت میں یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین

والسلام

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

پیغام برائے مرکزی سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بھارت 1991ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت وحاضرات جلسہ

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے خواہش ظاہر کی کہ میں آپ کے سالانہ اجتماع میں بذریعہ پیغام شرکت کروں سواُن کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے چند باتیں آپ سے کرنا چاہتی ہوں۔آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کا اجتماع اُس سرزمین پر ہورہا ہے اور بہت سی آپ میں سے وہاں رہتی بھی ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے اور جہاں آپ نے اپنی ساری زندگی گزاری۔آپ فرماتے ہیں:۔

''انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور اُن کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8-9)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جنہوں نے مانا آپ کی صحبت میں رہے۔دنیا نے حیرت سے دیکھا کہ ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب آیا جس نے ان کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ان کے دلوں سے دنیا کی محبت مٹ گئی صرف اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی راہ میں قربانی دینے کا جذبہ رہ

گیا کیوں؟ محض اس لئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو شناخت کر لیا اور وہ دولت حاصل کر لی جس کے سامنے سب دولتیں ہیچ ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ نے ہر اُس ہاتھ کو کاٹ دیا جو آپ کی طرف بڑھا اور ہر وہ سر جو تکبر سے آپ کے خلاف اُٹھا اسے جھکا دیا گیا۔ تاریخ احمدیت ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ قدم قدم پر نشانات ظاہر ہوئے جو آپ کی روحانی فتح تھی خدا تعالیٰ کی نصرت اور پیار سے آپ نے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو ظاہر کیا اور آپ کے ماننے والوں نے بھی آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کو شناخت کیا۔ آج انہی برکات اور نصرت الٰہی کا ظہور خلافت جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے جاری ہے احمدیہ جماعت نے ایک سَو سال لگا تار نشانات دیکھے ہیں اور نصرت الٰہی کے نظارے کئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے اور نصرت حاصل کرنے کا بھی تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں اور اس کی مکمل اطاعت کریں جیسا کہ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

(البقرۃ:187)

اور اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے ہیں) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔ اس میں یہی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا ضرور سنتا ہے مگر اس کی جو اس کے حکموں پر چلتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ یعنی دل سے اللہ تعالیٰ کی ہر صفت پر ایمان اور یقین رکھتا ہے اور اس کی نظر کبھی غیر اللہ کی طرف نہ اُٹھتی ہو۔ تمہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق ہو جو بغیر مکمل اطاعت اور کامل فرمانبرداری کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنی محبت کے حصول کا یہ طریق بیان فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:32)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ) تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ہوسکتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم نہ چلا جائے۔ آپ کے ارشادات کی پیروی نہ کی جائے اور وہ اخلاق اپنے اندر نہ پیدا کئے جائیں جو آپ میں پائے جاتے تھے اور آپ کے نمونہ کو اختیار نہ کیا جائے۔

پس میری بہنو ہمیں دیکھنا ہے کہ ہماری زندگیاں کس طرح گزر رہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حد تک ہم پیروی کرتی ہیں۔ یہ نہیں کہ دعویٰ تو اللہ تعالیٰ سے محبت کا کرتے ہیں مگر ہمارا عمل اس کے خلاف ہو نہ وہ اخلاق ہم میں پائے جاتے ہوں جن کا اپنے میں پیدا کرنے کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دکھایا یہی وجہ ہے کہ اسلام اتنی جلدی پھیلا۔ پس میری عزیز بہنو ذاتی نمونہ بہت بڑی تبلیغ ہے جو دوسرے کا دل کھینچنے والا ہے۔ آپ سب کوشش کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں آپ کے ارشادات سے واقفیت حاصل کریں اور ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اچھا سلوک کریں ان کے دکھ سکھ میں کام آئیں۔ میں اس سلسلہ میں آپ کو سب کو قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہوں۔ قرآن مجید وہ کامل ضابطہ حیات ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں سنوارنے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ ایک مکمل ہدایت نامہ ہے ہمیشہ کے لئے ہے ہر قوم کے لئے ہے۔ جب تک مسلمانوں کا قرآن مجید پر عمل رہا وہ دنیا میں غالب رہے جب اُنہوں نے قرآن پر عمل چھوڑ دیا تو مسلمانوں کا جو حال ہے وہ تاریخ کی ایک المناک داستان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجا تا آپ قرآن سکھائیں اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ قرآن پڑھے بغیر ہمیں علم ہی نہیں ہوسکتا کہ کن کاموں سے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کن باتوں سے منع فرمایا ہے۔ کون سی وہ وجوہات تھیں جن کی وجہ سے پہلی قوموں پر عذاب آیا اور

ہمیں ان سے بچنا چاہئے۔ پس قرآن پڑھیں پڑھائیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں کو قرآن پڑھائیں ترجمہ سکھائیں۔ عمل کی تلقین اور نگرانی کریں کیونکہ اگلی نسل کی بنیاد آج رکھی جانی ہے اور وہ بچے جن پر مکمل ذمہ داریاں پڑنی ہیں آپ کی گودوں میں پرورش پا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متواتر جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرو نماز کے ذریعہ سے اور اپنے بچوں کو نماز کا پابند بناؤ ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرو۔ اسی میں جماعتی ترقی کا راز ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے نہ صرف آپ سب کو بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق دے۔ خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں کہ اس سے پھر قدم ڈگمگانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ میں آپ سب سے اپنے لئے دعا کی درخواست کر کے رخصت ہوتی ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور میرا انجام بخیر کرے۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ / پاکستان

نوٹ: یہ پیغام بذریعہ کیسٹ آپ کی آواز میں لجنہ نے سنا۔

پیغام برائے مرکزی سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ بھارت 1992ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وعلی عبدہ المسیح الموعود

نمائندگان لجنات اماءاللہ بھارت وسامعات

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت نے اپنے اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام کی خواہش کی ہے چنانچہ اُن کی خواہش پوری کرتے ہوئے چند سطور ارسال ہیں۔ ہر قوم جو ترقی کی خواہش رکھتی ہے اس کا ایک مقصد ہوتا ہے ہم جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس کو تو اللہ تعالیٰ نے خود ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کو اسی غرض سے مبعوث فرمایا کہ آپ کے ذریعہ ایک پاک جماعت کا قیام ہو جو عملی نمونہ ہو قرآن مجید کی تعلیم کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتے ہیں''۔

پیاری بہنو اس غرض کو پورا کرنے کیلئے ہی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے اور اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے تنظیمیں بنائی گئی ہیں تا وہ تلقین کرتی رہیں بُرائیوں سے روکتی رہیں اور سب کو توجہ دلاتی رہیں کہ اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان پر عمل کرو جن سے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکو اور اس پیار کو حاصل کرنے کا طریق خود اللہ تعالیٰ نے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہہ کر بھی بتایا ہے کہ تمہارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک اعلیٰ نمونہ کے طور پر ہے وہ کامل انسان ہے جن کی پیروی ہر انسان پر فرض ہے۔ ہر اعلیٰ خوبی آپؐ میں موجود تھی۔ آپؐ کی نقل کرنا آپؐ کے قدم بقدم چلنے میں ہی نجات ہے پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا گویا ایک کامیاب نسخہ ایک آسان راہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیار حاصل کرنے کی خود ہی بتا دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے چلے جاؤ۔ آپؐ کے اخلاق اپناؤ۔ آپؐ کی سیرت کا مطالعہ کرو۔ اس رنگ میں اپنے کو رنگین کرو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی غرض سے بھجوایا ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔

''ایسا ہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دیوے''۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسّی سے زیادہ کتابیں لکھیں جو قرآن مجید کی تفسیر پر مشتمل ہیں اور جواب 23 جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں ایک لہریں مارتا ہوا سمندر ہے علم قرآن کا۔ اپنا علم بڑھانے کے لئے ان پر عمل کر کے اپنی اصلاح کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک جو اُردو پڑھنا جانتا ہے وہ ان کتابوں کو پڑھے، سمجھے، غور کرے، عمل کرے ان کے مطابق اپنی اصلاح کرے بلکہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے اور دعائیں کرتا رہے کہ تو اپنے خاص فضل سے اس مقصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔

آپ پر تو دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس شہر اور ملک کی جماعت میں سے بنایا ہے جہاں خدا تعالیٰ کا فرستادہ ظاہر ہوا جس کی مٹی کے ذرّہ ذرّہ کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ پس نمونہ بنیں نہ صرف اپنے ملک کی خواہش کے لئے بلکہ ساری دنیا کی

خواہش کے لئے۔

جماعت احمدیہ کی زندگی میں جو دن بھی طلوع ہوا اس نے اس بات کو ثابت کر دکھایا کہ احمدیت سچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید اس کو حاصل ہے۔ یہ وہ درخت ہے جو کبھی نہیں سوکھے گا بلکہ پھل دیتا چلا جائے گا اور کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا جو اس کے پھلوں سے محروم رہے۔ یہ نعمت آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے دی اس کو اپنی نسلوں میں جاری رکھنا اور ان کے کردار اور اخلاق اور زندگیوں کو اس کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا آپ کا کام اور آپ کا فرض ہے یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ چراغ سے چراغ جلتا ہے جو روشنی آپ کو نصیب ہوئی ہے اس کو ہمیشہ جلتے رکھنا آپ کا کام ہے کبھی نہ بجھے کبھی دھیمی نہ ہو بلکہ روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنا آپ کا بہت بڑا فرض ہے۔ ان کو اصلاح کرنے کے لئے خود قربانی دینی پڑے گی۔ خود نمونہ بننا ہوگا اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی کرنی ہوگی۔ ہر بُرے ماحول سے اُن کو بچانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اور ساری دنیا کے لئے نمونہ بننے کی۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے میرے گناہ بخش دے اور اچھا انجام فرمائے۔ سب بہنوں اور بچیوں کو میرا محبت بھرا سلام پہنچے۔

خاکسار
آپ کی بہن مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان
10-10-1992

لجنات اماء اللہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نام ایک خصوصی پیغام 1995ء

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ بتاریخ 3/نومبر 1995ء کے ذریعہ بہنوں نے سن لیا ہوگا کہ تحریک جدید اپنی عظمت اور وسیع ذمہ داریوں کے باعث جملہ جماعتوں کی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔اس خصوصی تحریک میں بفضل خدا لجنات بھی بھرپور حصہ لے رہی ہیں۔تاہم حالات متقاضی ہیں کہ لجنات پہلے سے زیادہ تعاون کریں۔ ہر گھر کے بچوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے جائیں۔زیادہ سے زیادہ بہنیں خصوصی معاونات میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔جس میں شمولیت کا معیار کم از کم 500 روپے سالانہ ہے۔وعدہ جات پیش کرنے کے معاً بعد وصولی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔آمین

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

متفرق پیغامات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیاری بہنو!

السَّلامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ کسی جگہ کا بھی جلسہ سالانہ ہو وہ مرکزی جلسہ سالانہ کا ہی ظل ہوتا ہے حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی بنیاد 1891ء میں ڈالی تھی اور اس کی بہت سی اغراض تھیں جن میں سے ایک غرض یہ تھی کہ احمدی سال میں ایک بار ملیں گے ایک دوسرے سے تعارف ہوگا اور تعلقات اخوت مضبوط ہونگے۔ جو اشتہار آپ نے جلسہ کا دیا تھا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام کے قبول کرنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ خواہش پوری ہو چکی ہے دنیا کے اکثر ملکوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں گو تھوڑی ہیں مگر بڑے قربانی دینے والے احمدی ہیں اپنے ربّ سے پیار کرنے والے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ خواہ کسی ملک میں ہو معمولی بات نہیں یہی موقعہ ہے جس میں ہر احمدی کو شامل ہونا چاہئے پورے وقار اور خاموشی سے سارا پروگرام سننا چاہئے اور اپنی ترقی اور تربیت کی تدابیر سوچنی چاہئیں دعائیں کرنی چاہئیں اپنے نقائص پر غور کر کے اصلاح کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ اپنے ملک میں احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں رہیں داعی الی اللہ بنیں اور صداقت کو دوسروں تک پہنچائیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میری عزیز بہنو! ممبرات لجنہ اماء اللہ

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کی لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں اس مختصر پیغام کے ذریعہ شامل ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع بہت بابرکت کرے مفید نتائج برآمد ہوں۔ انسانیت اپنے دکھوں سے نجات پائے اخلاق سنواریں اور اپنے ربّ کی طرف جھکیں اور اس کا پیار حاصل کریں۔

ہم نے غیر قوموں کی ریس نہیں کرنی وہ تو دنیا حاصل کرنے کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔ ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے ان ممالک میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال کر رکھنا ہے کہ قدم نہ ڈگمگا جائیں اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرنی ہے کہ وہ اپنے دین سے محبت کریں اس کے لئے ان کے دلوں میں غیرت ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہو آپ کے نقش قدم پر چلنے کا شوق ہو۔

یہ مقام کیسے حاصل ہو یہ سب آپ کی ذمہ داری ہے۔ بچپن سے ہی بچوں کو سکھائیں کہ تم اس دنیا کے لوگ نہیں تم نے تو ان کو دین سکھانا ہے خدا تعالیٰ کی آواز ان تک پہنچانی ہے تم نے داعی الی اللہ بننا ہے ان ممالک کے رہنے والوں کو اس عظیم خزانہ کا پتہ دینا ہے۔ سکولوں کی تعلیم پر نہ چھوڑیں گھروں میں اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت دینے کی آپ ذمہ دار ہیں یاد رکھیں آگ میں ذرا سا بھی کپڑا گر جائے تو فوراً آگ لگ جاتی ہے ان کے اِردگرد دجالیت، عیسائیت، بے دینی کی آگ سلگ رہی ہے اس سے خود بھی محفوظ رہنا ہے اور اپنے بچوں کو بھی محفوظ رکھنا ہے۔

مرکز سے تعلق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو اُردو سکھائی جائے تا وہ مرکز سے آیا ہوا لٹریچر پڑھ سکیں۔ خلافت سے تعلق مضبوط کریں اور کسی مرحلہ پر بھی اس کی مضبوطی میں فرق نہ پڑنے دیں جوں جوں جماعت بڑھے گی آپ کی ذمہ داریاں بھی بڑھیں گی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں آپ وہاں نمائندہ ہیں جماعت کی اور نگران ہیں اپنی اولاد کی اور قیامت کے

دن ہر نگران سے اس کے جو ماتحت ہیں ان سے متعلق سوال ہوگا۔

اس لئے بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ملک میں رہتے ہوئے آپ کو صحیح رنگ میں دینی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں سے درگزر فرمائے اور صراط مستقیم سے بھٹکنے نہ دے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

عزیز بہنو!

السَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کا سالانہ جلسہ..........کو ہو رہا ہے اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے کنوینشن میں شامل ہو رہی ہوں۔ سال میں ایک بار تمام ممبرات یا نمائندگان کا ایک جگہ جمع ہونا اور اپنی ترقی کی رفتار پر غور کرنا بہت ہی ضروری ہے اس لئے اس کنوینشن میں ہر لجنہ کی نمائندگی خواہ ایک ممبر سے ہی ہو۔ ضرور ہونی چاہئے تا جن باتوں پر جلسہ میں غور کیا جائے اس کو وہ دوسری بہنوں تک پہنچا سکیں۔ کنونشن میں آپ کو گزشتہ سارے سال کی کارروائی کا جائزہ لینا چاہئے اور یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ کون کون سے کام ہمارے لئے کرنے ضروری تھے ان میں سے کتنے ہم نے کئے اور کتنے ہم کر نہ سکے۔ جو نہیں کر سکے ان کی وجوہات کیا تھیں اور کس طرح ان مشکلات پر قابو پا کر ہم آئندہ سال ان کاموں کو کر سکتے ہیں نیز آئندہ سال کے پروگرام بنائیں۔

دو اہم کام ہر احمدی سسٹر کے ذمہ ہیں ایک اپنے ماحول اور اپنے گھر کی تربیت اگر وہ شادی شدہ ہے۔ دوسرے حقیقی اسلام کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچانا۔

پہلی چیز یعنی اپنی تربیت بغیر دینی تعلیم اور قرآن مجید پڑھے ممکن نہیں۔ قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں انسان کے لئے ہر قسم کی بنیادی ہدایات موجود ہیں۔ پھر ان کی تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اس لئے صرف احمدیت کو قبول کرنے سے آپ نمونہ نہیں بن سکتیں جب تک قرآن مجید کا ترجمہ نہ پڑھیں گی اور آپ کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن باتوں سے روکا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے لئے اُسوہ حسنہ اور نمونہ بنایا ہے......لائف ہسٹری پڑھیں آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آج آپ تھوڑی تعداد میں ہیں آئندہ جب کثرت سے احمدیت میں لوگ داخل ہوں گے تو آپ کو ان کا استاد بننا ہوگا پھر جن کے بچے ہیں ان کو اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیم بچپن سے دینی ہے ورنہ وہ

وہاں کے گندے ماحول میں آپ سے دور چلے جائیں گے اس لئے جو دین سیکھیں اس پر عمل کریں تا دوسروں کو سکھانے کے قابل ہو سکیں۔

دوسری چیز تبلیغ ہے کسی انسان کو جب کوئی نعمت حاصل ہوتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے وہ دوسروں کو دکھائے بتائے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صحیح اسلام آپ تک پہنچایا ہے اور آپ کو ایک خدا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نصیب ہوا ہے ایک سچائی آپ کو ملی ہے کیوں دوسروں کو اس سے محروم رکھیں جہاں جہاں تک آپ کا دائرہ ہے ان کے کانوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ حقیقی خوشی اور عزت اسلام کے دامن سے وابستہ ہے ان تک لٹریچر پہنچائیں زبانی تبلیغ کریں اپنی کوششوں کو جاری رکھیں کبھی مایوس نہ ہوں اس طرح اگر ایک طرف مرد اپنی کوششوں کو جاری رکھیں دوسری طرف عورتیں تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔ عیسائیت میں غلط عقائد کی خاطر بھی اُن کی عورتوں نے بہت قربانیاں دی ہیں تو ہمارے پاس تو صداقت ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی ہیں جن کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے آپ دیکھ رہی ہیں۔ سپین میں ہی مسجد کا بننا اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک انعام ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان دونوں مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آئندہ پروگرام بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ میرے لئے بھی دعا کریں۔

والسلام

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ / پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیاری احمدی بہنو!

اَلسَّلاَمُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج آپ کے سالانہ جلسہ میں اس مختصر پیغام کے ذریعہ شرکت کر رہی ہوں۔ حضرت مسیح موعود امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ کی بنیاد 1891ء میں رکھی جس میں ابتداء میں 75 آدمی شامل ہوئے۔ گو بعض دفعہ ناگزیر مجبوریوں کے باعث جلسہ نہ ہو سکا لیکن ان وقفوں کو چھوڑ کر یہ جلسہ ہوتا رہا ہے اور آنے والوں کی تعداد جماعت کی ترقی کو ظاہر کرتی رہی ہے۔ پہلے یہ جلسہ صرف مرکز میں ہوتا تھا اب بیرون پاکستان جماعتیں بھی پوری شان سے جلسہ کا انعقاد کرتی ہیں اور ہر ملک میں جلسہ منعقد کرنے کی وہی اغراض ہیں جو مرکز میں جلسہ کرنے کی ہیں تا کہ بھائی اور بہنیں ایک جگہ جمع ہوں۔ آپس میں تعارف حاصل ہو جس کی وجہ سے آپس میں محبت اور اخوت اور تعاون باہمی کا جذبہ پیدا ہو جو بھائی بہن دوران سال وفات پا جائیں ان کے لئے جلسہ میں شامل ہونے والے احباب دعا کریں۔ دوران سال اللہ تعالیٰ کے جو نشانات ظاہر ہوئے ہوں ان کا ذکر کر کے ایمان کو تازہ کیا جائے اور آئندہ سال کام کرنے کا عزم کیا جائے اور اس کے لئے سب بہن بھائیوں کو تیار کیا جائے۔

پس میں امید کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقاصد کو آپ سب پورا کرنے والی ہوں آپ کا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ اور آپ کے ارشادات کے مطابق ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ میں سے ہر ایک عورت زیادہ سے زیادہ علم دین سیکھے اور اس پر عمل کرے۔ ان اخلاق کو اپنائے جن کی قرآن تعلیم دیتا ہے اور سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آپ اپنی اگلی نسل کو اپنے سے بہتر طور پر قربانیوں اور ان ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لئے تیار کریں جو بحیثیت افراد جماعت ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

ہم سب میں ہزاروں میل کا فاصلہ ہے لیکن دلوں میں دوری نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے

ہمیں ایک موتیوں کی لڑی میں پرو دیا ہے ہم سب کا ایک مقصد اور ایک منزل ہے۔ ان دنوں میں دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کا سایہ اور اس کی رضا ہم سب کو حاصل ہو اور جسے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ میں سب بہنوں کو دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں آپ بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میں پھر ایک بار اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ اپنی بچیوں کو اس زمانہ کی آزادی اور مغربی تہذیب میں رنگے جانے سے بچائیں اور ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا پیار اس کی عظمت اس کا خوف پیدا کریں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ پیدا کریں کہ یہ آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

میری عزیز بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا سالانہ اجتماع آج 13 / مارچ کو منعقد ہو رہا ہے آپ کی صدر صاحبہ نے خواہش کی ہے کہ اس موقعہ پر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شرکت کروں۔

میری بہنو! میرا پیغام آپ سب کے لئے یہ ہے کہ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھو اسی میں آپ کی زندگی ہے۔

13 / مارچ کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں بڑا اہم دن ہے۔ 13 / مارچ 1914ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ تھے کی وفات ہوئی اور اس دن کھل کر ایک سازش سامنے آئی جو اپنی پوری طاقت سے خلافت کو ختم کرنا چاہتی تھی۔ منکرین خلافت نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح خلیفہ کا انتخاب نہ ہو لیکن حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے کہا کہ جب حضرت مسیح موعود کے بعد خلیفہ کا فوری انتخاب ہوا تھا تو اب کیوں نہ ہو۔ آخر جماعت کی بھاری اکثریت نے 14 / مارچ 1914ء کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس یقین پر قائم تھے کہ خلافت کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی آپ نے خلیفہ بنتے ہی وہ تدابیر اختیار کیں کہ آئندہ اس قسم کے فتنے جماعت میں پیدا نہ ہوں تقریروں کے ذریعہ تحریر کے ذریعہ خلافت کی اہمیت جماعت پر واضح کی خلافت کی برکات بتائیں جو کوششیں استحکام خلافت کے لئے آپ نے فرمائیں وہ ایک زرّیں باب ہے تاریخ احمدیت کا۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع 1959ء کے موقع پر جماعت کے افراد کو کھڑا کر کے عہد بھی لیا تھا کہ:۔

''ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی

برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما''۔

(مشعلِ راہ جلد اول صفحہ 807)

پس میری بہنو! اس عہد کو ہر موقع پر تازہ کرنا اور اپنی اولاد در اولاد کی تربیت اس رنگ میں کرنا اور اس کو اس یقین پر قائم کرنا کہ تمام برکات اور ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہمارا اہم ترین فریضہ ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھیں اور خلافت کی حفاظت کے لئے اس کے دائیں بھی لڑیں، بائیں بھی لڑیں، سامنے بھی لڑیں اور پیچھے بھی لڑیں اور شیطان کا کوئی حملہ بھی ہم پر کارگر نہ ہو۔

خدا کرے خلافت زندہ رہے اور خلافت کا جھنڈا بلند رکھنے کے لئے ہم ہر طرح قربانیاں کرتے جائیں۔ خلافت بہت بڑی نعمت ہے اور بہت بڑی برکت ہے اس کی قدر کریں اور اپنے عمل سے اپنے کو اس کا مستحق ثابت کریں۔ خلافت کے دائمی قیام کے لئے دعائیں کریں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل فرمانبرداری کریں آپ کی تحریکات پر لبیک کہیں اپنی اولاد کے دلوں میں خلافت سے پیار اور محبت پیدا کریں اور ان کو جانثاران خلافت بنائیں۔ ہماری تمام ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں خلافت کی اطاعت کے ذریعہ سب ترقیات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے اور آپ کو ویسا ہی بنا دے جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے لوگوں کو دیکھنا چاہتے تھے۔

آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیاری بہنو!

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

آپ کے سالانہ کنونشن میں اس مختصر پیغام کے ذریعہ شرکت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الفتح:11)

ترجمہ: وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی حالت پر پڑ گیا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا اللہ اس کو بہت بڑا اجر دے گا۔

ہر احمدی جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہوئے ایک عہد کرتا ہے۔ جس کی شرائط خود بانی سلسلہ احمدیہ نے مقرر فرمائی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کوئی نیا دعویٰ نہیں کیا آپ کی بعثت کی غرض لوگوں کا اپنے ربّ سے تعلق قائم کرنا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروانا تھا۔ گویا حضرت مسیح موعود کی اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور شرائط بیعت کا پورا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنے عہد کو نبھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنا خدا تعالیٰ کی بیعت کرنا ہے۔ پس یاد رکھیں جو کوئی اس عہد بیعت کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے اس کو توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا تعالیٰ سے کیا تھا پورا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر دے گا۔

ہم منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم احمدیت کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان

کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کیا ہم اپنا جائزہ بھی لیتے ہیں کہ ہم نے جو عہد بیعت کیا تھا اس پر پورا بھی اُتر رہے ہیں یا نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کے لئے دس شرائط بیعت قرار دی تھیں اس وقت میں اُن میں سے صرف چھٹی شرط بیعت کی طرف توجہ دلاتی ہوں جو یہ ہے۔

''یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا''۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

اگر ہر احمدی عورت صرف اس شق پر بھی عمل کرنے لگ جائے تو اس کی پوری زندگی سنور سکتی ہے۔ اس شرط کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری زندگیاں قرآن مجید کی تعلیم کے عین مطابق اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور نمونہ کے مطابق گزریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لئے محمد رسول اللہ کی زندگی ایک نمونہ ہے اس کے مطابق چلو۔ اسی بات کی طرف حضرت عائشہؓ کا ایک قول بھی توجہ دلاتا ہے۔ کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپ نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں جواب دیا اور وہ چھوٹا سا فقرہ اپنے اندر علوم ونصائح کا ایک سمندر رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کان خُلُقُهُ القرآن۔ آپ کے اخلاق قرآن ہی تو تھے۔ یعنی جو قرآن میں لکھا ہے ان پر آپ نے عمل کر کے دکھا دیا۔ آپ کے نمونہ اور قرآن مجید کی تعلیم میں کوئی فرق کوئی تضاد نہ تھا۔ جس طرح کسی حکومت میں رہتے ہوئے انسان اس حکومت کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا اور اگر قانون کو توڑے تو اُسے سزا ملتی ہے ایک احمدی کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو اپنے لئے قبول کرے یعنی قرآن مجید میں جتنے احکام ہیں ان پر عمل کرے اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے رُک جائے۔

قرآن مجید پر عمل کرنا پوری طرح اُسی وقت ممکن ہے جب آپ کو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہو آپ کو معلوم ہو قرآن مجید میں کیا احکام دئے گئے ہیں کن باتوں سے روکا گیا ہے ترقی کے کیا ذرائع بتائے گئے ہیں۔ ان قوموں کو جن پر عذاب آیا ان کی وجوہات بیان کی گئی ہیں تا آئندہ لوگ ان باتوں سے بچیں اور ہلاکت سے محفوظ رہیں۔ معاشرتی زندگی کے بھی سب اصول قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں جن کی تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔

پس قرآن کریم پر عمل کرنے کے لئے میری بہنو بہت ضروری ہے کہ آپ کو قرآن کا علم ہو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور آپ کے ان تمام احسانات کا جو آپ نے بنی نوع انسان پر کئے پورا علم ہو اس کے بغیر عمل ممکن ہی نہیں۔

پس آپ کو آئندہ اپنے پروگرام تجویز کرتے ہوئے اس امر پر قرآن مجید کا علم زیادہ سے زیادہ سیکھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور احسانات سے روشناس کرانے کے لئے کیا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے ایک خطبہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نئی صدی میں داخل ہونے سے پہلے کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جلسے کئے جائیں تا دنیا کو علم ہو کہ آپ کے بنی نوع انسان پر کتنے احسانات ہیں۔ آپ کی لجنہ ابھی ابتدائی دور سے گزر رہی ہے۔ انشاء اللہ خدائی وعدوں کے مطابق کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہونگے۔ ان کو دین سکھانے کے لئے آپ کی اس نسل کو دین کا پورا علم ہونا چاہئے اور اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دیں کہ وہ وہاں کے لادینی ماحول میں بگڑنے نہ پائیں کیونکہ آئندہ ان پر ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔

جب آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے اور آپ کے خلفاء کی بیعت کی ہے تو صرف زبان سے اقرار بیعت کافی نہیں آپ کا عمل آپ کے ایمان پر گواہی دے۔ آپ کا عمل اس عہد بیعت کی گواہی دے جو احمدی ہوتے وقت آپ نے کیا ہے۔ آپ کے ذریعہ ایک صاف ستھرا معاشرہ وہاں قائم ہونا چاہئے ایسا پاک صاف پیارا معاشرہ جو دوسروں کی توجہ کو کھینچنے والا ہو۔

جہاں ہر شخص دوسرے کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو۔ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے، نہ ہاتھ سے، نہ زبان سے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ سب مل کر حضرت مہدی علیہ السلام کے آنے کی غرض کو پورا کرنے والیاں ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والیاں بنیں۔

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
آپ کی بہن
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

میری بہنو اور بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

29 / اکتوبر کو آپ اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے بابرکت کرے اس میں شامل ہونے والیوں کی زندگی میں انقلاب برپا کرے اور روحانی انقلاب جس کو برپا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے آج کی دنیا اپنی بداعمالیوں اور خدا تعالیٰ کے احکام پر نہ چلنے کے باعث ایک جہنم میں پڑی ہوئی ہے نہ کوئی امن ہے، نہ محبت اور پیار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے مبعوث فرمایا یعنی آپ کے ذریعہ سے ایک مثالی معاشرہ کا قیام ہو احمدیت قبول کرنے والوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب آ جائے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کر کے اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے ہمدرد اور بہی خواہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کا مورد ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَهٰـذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام:156)

ترجمہ: اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے اور یہ برکت والی ہے پس اسی کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں اوّل قرآن مجید کی پیروی کرنا اس کے احکام پر چلنا۔ دوم تقویٰ اختیار کرنا۔

پس ہم نے دیکھنا ہے کہ کیا ہماری زندگیاں قرآن کی تعلیم کے مطابق ہیں یا نہیں؟ دوسرے تقویٰ اختیار کرنا بھی ہر بُرائی سے اپنے کو محفوظ رکھنا ہے تا اس کے نتیجہ میں نیکی میں ترقی کریں۔ قرآن مجید کی مکمل اتباع آپ اسی وقت کر سکتی ہیں جب اُسوہ محمدیؐ کو اختیار کریں کیونکہ آپ کی ذات قرآن مجید کی تعلیم کا نمونہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

’’پس یہ وہ جماعت ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی ہے کوئی ہے دنیا میں طاقت جو خدا کی ایسی جماعت کو مٹا سکے جس میں اُسوہ محمدیؐ زندہ ہو اس کو دنیا کی کونسی طاقت مٹا سکتی ہے آپ کی ساری ضمانت آپ کی ساری حفاظت اُسوہ محمدیؐ میں مضمر ہے۔ اس اُسوہ کو حرز جان بنالیں اس کو اپنی رگ و پے میں رچا لیں...... پھر آپ ہمیشہ کی زندگی پا جائیں گے ایسی زندگی پائیں گے جس کے اوپر موت کو کوئی دخل نہیں رہتا‘‘۔ (الفضل 24 مارچ 1983ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پورا اُترتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نیک بندیاں بننے اور اس کی محبت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ/ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آج آپ کا پہلا اجتماع ہے اور کینیڈا کی ہر لجنہ سے بہنیں اس موقع پر آئی ہوں گی اس مختصر پیغام کے ذریعہ آپ کے اجتماع میں شمولیت کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع کامیاب کرے اور اس کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اس ملک میں اس وقت آپ کی تعداد بہت کم ہے مگر قرآن مجید کی اس آیت کو کبھی نہ بھولیں کہ تھوڑے ہی بہتوں پر غالب آتے رہے ہیں اس زمانہ میں غلبہ اسلام کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا ہے آج سے تیرہ سو سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت پا کر جماعت کی بنیاد رکھی آپ بالکل اکیلے تھے۔ لیکن ابھی جماعت کے قیام کو ایک صدی ختم نہیں ہوئی کہ دنیا کے ہر براعظم میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں کتنا بڑا نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا۔

جب اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے تو انسانوں پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے اور وہ ذمہ داریاں ہیں خلیفہ وقت اور اس کے مقرر کردہ کارکنوں کی مکمل اطاعت، نظام سے گہری وابستگی اور اطاعت اور جو تعلیم ہم پیش کرتے ہیں یعنی قرآن مجید اس کے مطابق اپنا نمونہ۔ آج دنیا عیسائیت سے بیزار ہو چکی ہے اس کو صرف اسلام کی آغوش میں پناہ مل سکتی ہے لیکن قرآن پڑھنے کے بعد اگر ہم میں سے کسی کا نمونہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ان کو نظر آئے تو یہ امر ان کے اسلام کے نزدیک آنے میں روک بنے گا۔ آپ میں سے ہر ایک نمائندہ ہے جماعت احمدیہ اور لجنہ کا وہاں اس لئے جائزہ لیں کہ آپ اور آپ کی بچیاں اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزار رہی ہیں۔ سب سے بڑی شکایت باہر ملکوں میں جانے والی بہنوں سے یہ ہوتی ہے کہ وہ پردہ چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ طریق غلط ہے اگر ہم قرآن کو ایک مکمل ہدایت نامہ سمجھتی ہیں اور اسکے احکام اللہ نے ہماری بھلائی اور بہتری کے لئے نازل فرمائے ہیں تو اُسی حکم پر کیسے ایک ملک میں عمل ہو سکتا ہے اور دوسرے میں نہیں وہ تو دنیا کے ہر ملک کے ہونے والوں کے لئے یکساں قابل عمل ہے۔

پھر بیرون ممالک میں رہنے والی خواتین کو اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے کی طرف بہت توجہ کرنی چاہئے ان کے دلوں میں مذہب سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق ان کے دلوں میں پیدا کریں تا وہ سچے عاشق رسول بنیں اور جماعت احمدیہ کے قربانی دینے والے عظیم کارکن۔ وہاں جماعت ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن ایک دن وہ آنے والا ہے جب سارا کا سارا ملک اسلام لے آئے گا اس وقت لوگ آپ میں سے جنہوں نے قربانیاں دی ہوں گی ان پر سلامتیاں بھیجیں گے ان کے نام ہمیشہ تاریخ احمدیت میں زندہ رہیں گے لیکن جو سست اور پیچھے رہنے والے یا تعاون نہ کرنے والے ہیں ان کی نسلیں پچھتائیں گی۔ پس قومی ترقی کے لئے سب سے بڑی اور ضروری چیز اتحاد اور تعاون باہمی ہے کسی صورت میں یہ اتحاد ٹوٹنے نہ پائے۔ قومی اور مذہبی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں حتیٰ کہ وہ دن آجائے جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خاکسار

آپ کی بہن

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

زرّیں نصائح

جلسہ یوم مصلح موعود لجنہ اماء اللہ ربوہ

20رفروری 1973ء کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب میں جلسہ کی صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

آخر میں آپ نے اپنے خطاب میں اس پیشگوئی کو آئندہ نسلوں پر واضح کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ ہم یہ دن اس لئے مناتے ہیں تا کہ دلوں کا زنگ دور ہو۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات تازہ ہوں اور دنیا کو بتایا جائے کہ یہ پیشگوئی عام نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بیان کرتی ہے۔

نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر بچی کو یہ پیشگوئی زبانی آنی چاہئے اور خواتین کو ہدایت کی کہ وہ اپنی اولادوں کی تربیت اپنی لائنوں پر کریں تا کہ غلبہ اسلام کی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(مصباح اپریل 1973ء)

☆......☆......☆

مجلس شوریٰ

لجنہ اماء اللہ کی ستائیسویں مجلس شوریٰ 3 / نومبر 1973ء کو منعقد ہوئی۔ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے چند ضروری امور کے بارے میں وضاحت فرمائی۔

آپ نے فرمایا:۔

متعدد لجنات کی طرف سے شوریٰ کے لئے چند ایک ہی قسم کی تجاویز موصول ہوئی تھیں جو پردہ سے متعلق تھیں۔ انہیں ایجنڈے میں اس لئے نہیں رکھا گیا کہ وہ کم اہمیت کی حامل تھیں بلکہ صرف اس وجہ سے نہیں رکھی گئیں کہ بجائے اس کے کہ ان پر یہاں دو دو گھنٹے بحث کی جائے اور اگلے سال انہیں پھر ایجنڈے میں رکھ دیں بلکہ ہمیں پردے کے احکام کو قرآنی حکم جان کر ان پر عمل کرنا اور کروانا چاہئے۔ پردے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ میں زینت چھپانے کا حکم دیا ہے۔ پس ایک واضح قرآنی حکم پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح دیگر قرآنی احکام پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے اسی طرح اس حکم پر عمل کرنے کے لئے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی بہنوں اور بچیوں کو اس کا احساس دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بار بار بہنوں کو سنائیں اور اُن کے ذہن نشین کروا دیں۔

شادی بیاہ کے موقع پر جوڑے لینے دینے کی رسم کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اصل چیز اپنے اپنے حالات کے مطابق سادگی اختیار کرنا اور جماعت کی اقتصادی حالت درست کرنا ہے۔ آپ لوگ ہر موقع پر ان باتوں کو اتنا بیان کریں کہ ذہنیت بدل جائے۔ اگر سارا سال ان چیزوں کے متعلق سمجھایا جائے تو امید ہے کہ ایک حد تک جوڑے لینے دینے کی رسم کم ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایجنڈے پر بحث شروع ہوئی۔

(مصباح دسمبر 1973ء)

دورہ سرگودھا

2/دسمبر 1973ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے لجنہ سرگودھا کے دورہ میں ممبرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

منتخب شدہ عہدیداران کو اپنے آپ کو قوم کا خادم سمجھنا چاہیئے اور ہر امیر و غریب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق اپنے دائرہ خدمت میں وسعت پیدا کریں۔ آپ نے نئی منتخب شدہ صدر کو ضلعی لجنات کی تنظیم اور بیداری کی طرف توجہ دلائی۔ دیہاتی خواتین کے دلوں میں شوق و جذبہ کی کمی نہیں۔ لہٰذا ان کو بھی اُن قربانیوں اور جدوجہد میں شریک کریں۔ جن کا مطالبہ آج اسلام ہم سے کر رہا ہے۔

نیز فرمایا:۔

قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ ناگزیر ہے تا مردوں کے ساتھ ساتھ احمدی مستورات بھی شاہراۂ غلبہ اسلام پر گامزن ہو سکیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ 1973ء-1974ء)

☆......☆......☆

دورہ کراچی

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 18رمئی 1974ءکو کراچی کے دورہ پر تشریف لے گئیں۔ استقبالیہ کی تقریب کے آخر میں آپ نے عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ:۔

''اپنا ذاتی نمونہ پیش کر کے دوسروں کی اصلاح کی جائے۔ صاف سیدھی بات کہیں اور قرآنی احکام کو ہمیشہ مدنظر رکھیں تا نوجوان نسل کی تربیت اسلام کے اصولوں کے مطابق کی جا سکے۔ قرآن مجید ہی ہماری روحانی محبت کا ضامن ہے۔ نیز روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے استفادہ حاصل کرنا ہی ازبس ضروری ہے''۔

صدر لجنہ مرکزیہ ضلع کراچی کی عہدیداران کے ساتھ ہر قیادت کے پروگرام میں بھی شرکت کے لئے تشریف لے گئیں اور اپنے بصیرت افروز خطاب سے ہر قیادت کو نوازا۔ ان تقاریر میں آپ نے بحیثیت مجموعی مندرجہ ذیل اہم باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

1- نئی نسل کی تربیت اسلام کے احکام کے مطابق کریں۔
2- جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔
3- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تمام تحریکات پر بدل و جان عمل کرنا۔ خاص طور پر نوافل کی ادائیگی اور ذکرِ الٰہی وغیرہ کو اپنا معمول بنایا جائے۔
4- قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔
5- امیر و غریب میں مساوات پیدا کرنے کی عملی کوشش کی جائے۔
6- پروگراموں میں جدت پیدا کی جائے اور نوجوان لجنہ کی ممبرات سے بھی مشورہ کر لیا جائے تا کہ نئی نسل اجلاسوں میں دلچسپی لے سکے۔
7- بلند نصب العین رکھیں۔ ہر حاجت پر اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔ تقویٰ، انصاف، صبر، صحبت صالحین، شکرگزاری اور سادہ زندگی گزارنے کی عادت ڈالیں۔

8- سستیاں ترک کر کے اپنے آپ کو مستعد بنانے کی کوشش کریں۔

9- اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔خاص طور پر خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر خوش دلی سے لبیک کہیں۔

10- پردہ کی پابندی کی طرف توجہ دیں۔

11- تہذیب یعنی مغربی تہذیب کی تقلید سے پرہیز کیا جائے۔ خاص طور پر نئی نسل کو مسموم فضا سے بچانا ماؤں کا فرض ہے۔خود بھی نیک نمونہ پیش کریں اور اپنے بچوں کو بھی اسلام کا سچا سپاہی بنائیں۔

(رپورٹ لجنہ کراچی۔جون1974ء)

☆......☆......☆

دورہ لاہور

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کے دورہ لاہور میں ممبرات کو نصائح۔

دارالذکر میں خطاب

تلاوت اور عہد نامہ دہرانے کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے شہر لاہور کا ذکر کیا کہ اس شہر کو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ ہی بڑا اہم مقام حاصل رہا ہے۔ بعد ازاں آپ نے عہدیداران کو اپنی ذمہ داریاں صحیح طریق پر نبھانے اور فرائض کو پہچاننے کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بیان فرمودہ یہ فقرہ بیان کیا کہ ’’جماعت پر آزمائش کا کڑا دور بھی آئے گا‘‘۔

حضور نے جماعت کے افراد کو ثابت قدم رہنے اور استقامت دکھانے کی پُرزور تلقین فرمائی تھی۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے جماعت کی خواتین کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات سے مستفیض ہونے کی تاکید کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں متعدد بار عہدیداران کو اس بات کی خصوصی ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے وہ خود کو تربیت کی خاطر نمونہ بنائیں۔ ان کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو۔ پروگراموں کو دلچسپ بنانے کا سوچیں، ذاتی توجہ، محنت اور سچی لگن کے ساتھ دینی کاموں میں حصہ لیں کیونکہ سچی محنت کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ آپ نے نہایت پُرزور الفاظ میں واضح کیا کہ دنیا والوں کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر ہمیں اپنے مشن پر رواں دواں رہنا ہے۔ پھر آپ نے پردہ کی اہمیت تفصیلاً بیان فرمائی کہ یہ حکم خداوندی ہے جس کی تعمیل کرنی اور کروانی ہمارا فرض ہے۔ آپ نے ناصرات کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی پُرزور تاکید فرمائی۔ آخر میں آپ نے اس امر کی طرف خصوصی طور پر متوجہ کیا کہ ہم سب کے پیشِ نظر توحید باری تعالیٰ اور حقوق العباد کی ادائیگی رہنی چاہئے کہ یہی دین کے دو بڑے ستون ہیں۔ ہر ایک کی ہمدردی کرنا ہمارا شیوہ رہے۔ کسی کو ہماری طرف سے کوئی دکھ اور تکلیف

نہ پہنچے۔ اپنے مسائل کو خود کوشش، توجہ اور محنت سے حل کرنے کی ہدایت کی۔
آپ نے فرمایا کہ جب ممبرات اپنی عہدیداران کو محنت، لگن اور جذبے کے ساتھ کام کرنا بتائیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی خود بخود دینی کاموں میں شوق سے حصہ لینے لگیں گی۔

قیادت اسلامیہ پارک میں خطاب

اس موقع پر آپ نے پردہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور ماؤں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ بچیوں کو چھوٹی عمر ہی سے پردے کا عادی بنائیں تاکہ بڑے ہو کر پردہ کرنے میں انقباض محسوس نہ کریں۔
آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے سارے حکموں پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے اور پردہ بھی حکمِ الٰہی ہے۔ اس پر عمل کرنا ہم پر واجب ہے۔ اس کے بعد آپ نے تمام عہدیداران کو صدر کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اکیلی صدر تو سب کچھ نہیں کر سکتی۔ اس پر سارا کام ڈالنا کسی طرح مناسب نہیں۔ سب سیکرٹریان اپنے اپنے فرائض کو سمجھیں اور صحیح طریق پر کام سرانجام دیں۔ آپ نے ممبرات کو اجلاسوں میں حاضر ہونے کی تاکید کی۔ آپ نے اس بات کی خاص طور پر ہدایت کی کہ سارے کام آپس میں تعاون محنت اور کوشش سے ہوا کرتے ہیں۔

قیادت سلطان پورہ میں خطاب

آپ نے اپنی تقریر میں مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ آدابِ مجلس، آداب بیوت الحمد اور آدابِ نماز پر بالخصوص توجہ دلائی۔ آپ نے اس امر کی خاص ہدایت کی کہ خطبہ جمعہ اور عیدین کے خطبات کے دوران مکمل خاموشی ہونی چاہئے۔ آپ نے ماؤں کو اولاد کی اصلاح و تربیت کی ذمہ داری ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ آپ نے تمام احمدی خواتین کو اخلاقِ فاضلہ اپنانے کی پُر زور تلقین فرمائی اور فرمایا جھوٹ سے اجتناب اور سچائی ہمارا شعار ہونا چاہئے۔
(1978ء)

حضرت سیدہ محترمہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی کراچی میں تشریف آوری اور مصروفیات

1978ء میں حضرت سیدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ 23/اگست کو کراچی تبدیلی آب و ہوا کیلئے آئیں۔طبیعت ٹھیک ہونے پر لجنہ اماء اللہ کے پروگرام شروع کر دیئے۔

ذیل میں ان تقریبات کی قدرے تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

پہلی تقریب احمدیہ ہال میں 9/ستمبر 1978ء کو صدر لجنہ کراچی کے انتخاب کی تھی۔ انتخاب کے بعد آپ نے عہدہ داران سے خطاب فرمایا جس کا ملخص ذیل میں دیا جاتا ہے۔

آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ کبھی ساری لجنہ کراچی کی تعداد اس ہال میں اتنی ہوتی تھی جتنی آج عہدیداران کی ہے۔آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام کی تعلیم کا محور اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُواالرَّسُولَ وَ اُولِی الامْرِ مِنکُمْ ہے۔اللہ تعالیٰ کی اطاعت پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی اطاعت اور خلفاء کی اطاعت کے بعد خلیفہ وقت کے مقرر کردہ افسروں کی اطاعت۔یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس سے ذرا سا انحراف کر کے انسان قعر مذلت میں گر جاتا ہے۔دوسری چیز جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی وہ ایک دوسرے کے عیوب سے چشم پوشی کرنا اور قصور معاف کرنا ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں اتفاق ہو اور تعاون ہو۔جماعتی کاموں کی خاطر اپنی رنجشیں بھول جائیں۔

پھر آپ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ چار سال کے عرصہ میں بے پردگی کی طرف بہت زیادہ رجحان پیدا ہوا ہے۔اس کے تدارک کے لئے کوشش کرنی چاہیئے جوان بچیوں کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔عہدہ دار اپنا نمونہ اچھا دکھائیں اگر صحیح پردہ

نہیں کرسکتیں تو اپنا عہدہ واپس کر دیں یا اپنا عمل صحیح کریں۔ دو چار یا دس عہدہ داروں کے ہٹنے سے کمی نہیں آ جائے گی اللہ تعالیٰ ان عورتوں کے دلوں میں کام کرنے کا جذبہ پیدا کر دے گا جو ٹھیک پردہ کرتی ہیں۔

اجلاس قیادت نمبر 3۔ مورخہ 10 ستمبر 1978ء

آپ کی تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا۔ احمدیت میں لجنہ اماء اللہ کی اہمیت یہ ہے کہ اس نے آئندہ نسل کو تیار کرنا ہے۔ جس طرح گزشتہ صحابیات نے اپنے عمل اور قول سے اس نسل کی تربیت کی۔ اوّلین کام احمدی عورتوں کا یہ ہے کہ وہ تربیت کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں اور اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کرائیں کیونکہ احمدیت اسلام سے الگ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا مقصد صرف اس کی تجدید ہے۔ قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کو جو لوگ بھول گئے ہیں ان میں نئی روح پھونکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا ہے۔

ہماری تنظیم کا مقصد صرف جلسہ کرنا نہیں ہے۔ بے دینی اور دہریت کی جو آگ بھڑک رہی ہے اس کو ختم کرنا ہے۔ بچوں کی تربیت بہترین طریقہ سے کریں ان کو پانچ وقت نمازوں کی تلقین کریں اور پھر ایسا معاشرہ تشکیل پائے کہ لوگ ہمیں کافر کہتے ہوئے بھی ہمارے اعمال کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔

بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور جماعت کی تنظیم سے محبت پیدا کریں۔ اگر ہم اس قابل ہوتے ہیں تو ہم فخر محسوس کریں گے۔ حضور نے فرمایا۔

بچیوں اور بچوں کو دین سکھانا عورت کا ہی کام ہے۔ ان کی تربیت میں لڑکیوں کی تربیت لڑکوں سے زیادہ اہم ہونی چاہئے۔ آئندہ نسلیں عورت کی ہی گود میں پرورش پائیں گی۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحابیات کے نقش قدم پر چل سکیں۔ آمین

تمام بہنوں کو چاہئے کہ کم از کم قرآن کریم ناظرہ کا اہتمام کریں۔ ہر گھر میں ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ہر طرح کی برکات حاصل کرسکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جو قرآن کو عزت دیں گے خدا ان کو عزت دے گا۔'' اللہ تعالیٰ دین سکھانے کے فرائض کو احسن طریق پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

تقریب قیادت نمبر 2۔ 12 ستمبر

آپ نے اپنے خطاب میں قیادت نمبر 2 کی عہدہ داران اور ممبرات کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ لجنہ کراچی کی قیادتوں میں سے سب سے سست یہی قیادت ہے۔ اجلاسوں میں حاضری کم ہونے کی شکایت ہے۔اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔انسان میں کمزوریاں ضرور ہوتی ہیں لیکن اس کے اس اصول فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ پر کار بند رہے اور نیکیوں کا پلڑا بھاری رکھنے کی کوشش کرے۔ اجلاسوں میں شرکت کی ایک غرض آپس میں محبت پیدا کرنا بھی ہے۔ مذہب کی خاطر وقت کی قربانی دینا بھی جس کا آپ نے عہد بھی کیا ہے۔ دنیا کا عام طریق ہے کہ لوگ خوشحال لوگوں کے پیچھے زیادہ چلتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آپ پر بڑی ذمہ داری ہے۔آپ کی قیادت میں بے پردگی پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ بہت افسوسناک بات ہے۔لجنہ کا کام صرف چندے دینا نہیں۔قرآن پاک کی تعلیم دینا اور تربیت کرنا ہے۔ پس صحیح رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کرنا آپ کا سب سے بڑا کام ہے۔اس کی طرف توجہ دیں۔

قیادت نمبر 1 کا جلسہ

13 ستمبر بروز بدھ چار بجے شام احمدیہ ہال میں قیادت نمبر 1 کا جلسہ منعقد ہوا۔صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا کہ آپ کی قیادت لجنہ کراچی کی بہترین قیادتوں میں سے ایک ہے۔آپ نے اس طرف ممبرات کو توجہ دلائی کہ ایک یا دو افراد کے کام کرنے سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ کامیابی کے لئے ٹیم ورک کی اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جوان بچیوں کو کام کرنے کی عادت ڈالیں کہ جوانی کا زمانہ ہی کام کا زمانہ ہوتا ہے۔اپنے معاشرہ اپنے گھروں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اصلاح کے تین گر بیان فرمائے ہیں۔ مجاہدہ یعنی کوشش اور تدبیر، صحبت صالحین اور دعا۔ انہی تینوں اصولوں پر عمل کریں اور اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کے مطابق گزاریں قرآن کریم پڑھنے پر بہت زور دیں۔ ہر قیادت کی نگران کو چاہئے کہ وہ اپنی قیادت کے مناسب حال ایک نصاب مقرر کرے اور اس کے بھی مستورات کے تعلیمی معیار کے مطابق مختلف معیار ہوں۔ ایک سال کے اندر ہر معیار میں شامل ہونے والی بہن اپنا نصاب مکمل کرے اور پھر آئندہ سال نیا نصاب مقرر کیا جائے۔

قیادت نمبر 5۔ 14 ستمبر

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب کیا اور آنحضرت ﷺ کی بعثت کی اغراض یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَیُزَكِّیۡهِمۡ (سورة الجمعة: 3) کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دینی علم سیکھنے کے ساتھ تزکیۂ نفس بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بھی یہی تھی اور آپ کے خلفاء بھی یہی کام سرانجام دیتے رہے ہیں کہ دلوں کو پاک کریں اور انسانوں کا تعلق اپنے ربّ سے پیدا ہو۔ جب تک دلوں میں صفائی نہ ہو باقی کام بے حقیقت ہیں۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے نتیجہ میں انکسار، خاکساری، تقویٰ اور پرہیزگاری انسان میں پیدا ہونی چاہئے۔ مخلوق خدا کے ساتھ محبت پیدا ہونی چاہئے۔ اگر ہمارا اپنا عمل قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کے خلاف ہوگا تو ہم تضاد پیدا کر رہے ہوں گے اور کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب اس کے افراد کے عمل اور قول میں تضاد ہو۔ ہماری جماعت جو ابتداء سے سادہ زندگی پر عمل کرتی تھی اب اس میں رسومات بھی جنم لے رہی ہیں۔ اپنے معاشرہ کو سادہ بنائیں رسومات سے پرہیز کریں اور سادہ پُر امن معاشرہ قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

قیادت نمبر 6۔ 16 ستمبر

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے حاضرات سے اپنے خطاب میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا۔قرآن مجید اور احادیث سے مثالیں دے کر آپ نے کہا کہ کسی کی عزت پر حملہ کرنا یا کسی کے دل کو ٹھیس پہنچانا بھی اتنا ہی تکلیف دہ امر ہے جیسے کسی کا مال لوٹ لیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرائط بیعت میں عہد لیا ہے کہ ہمدردی خلائق کو مدنظر رکھے گا۔ فتنہ فساد جھگڑے پیدا ہی ہوتے اس بات سے ہیں کہ کسی کو تکلیف پہنچے۔ جس کا اثر بڑھتے بڑھتے تنظیم پر پڑتا ہے اور جماعتی اتحاد مجروح ہوتا ہے۔احمدیت کی ترقی کے لئے آپ کو وقت کی بھی قربانی دینی ہوگی، اولاد کی قربانی بھی دینی ہوگی، جذبات کی قربانی بھی دینی ہوگی، مال کی قربانی بھی دینی ہوگی اور یہ سب قربانیاں دے کر آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکیں گی۔آئندہ صدی جو انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی کی تیاری کے لئے ابھی سے بچیوں کی تربیت کریں۔انہیں قرآن کا ترجمہ سکھائیں، دین پر ان کا عمل ہو، دین سے محبت ہو، دین کے لئے قربانی کا جذبہ ہو، دین کی غیرت ہو اور قوم ہمیشہ وہی زندہ رہتی ہے جو اگلی نسل کو مزید قربانیوں کے لئے تیار کرتی رہے۔اس کے لئے لگاتار جدوجہد کی ضرورت ہے۔جس کے لئے صاف دلوں کے ساتھ مل کر کوشش کرنی ہوگی۔

قیادت نمبر 4۔ 17 ستمبر

آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مصلح موعود کے الہام ”اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اسلام کو ترقی حاصل ہو سکتی ہے“ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو جماعت کا ایک کارآمد پرزہ بننے اور خواتین اور بچیوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے پر زور دیا۔آپس میں اتحاد ہونا چاہئے جس طرح ماں بچے کو سزا بھی دیتی ہے اور پھر گلے سے بھی لگا لیتی ہے۔کام کرنے والیوں میں مسابقت کی روح ضرور ہو لیکن کسی کا رستہ روک

کرنہیں۔کسی دوسرے کے خلاف غلط پراپیگنڈا نہ ہو۔کسی کو دوسروں کی نظر سے اُتارنے کی کوشش نہ کی جائے۔ جب ہماری منزل اور مقصد ایک ہے تو پھر کسی قسم کی وجہ مخالفت نہ ہونی چاہئے۔ ہم سب کی عبادت، قربانیاں، زندگی، موت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئیں۔ اس مقصد کو سامنے رکھیں تو آپس میں محبت، خلوص اور اتحاد کا جذبہ پیدا ہوگا۔

اس جذبہ کے ساتھ اپنی بہنوں اپنی بچیوں کی تربیت اور اصلاح میں کوشاں رہیں ان کو مغربیت کے اثر سے بچائیں۔اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والیاں ہوں اور ہمارا معاشرہ پُرامن اور محبت کرنے والا معاشرہ ہو۔ ہر ماں ہر عہدہ دار کو اپنی نسل کو خرابیوں سے بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ لجنہ کراچی۔ماہ ستمبر 1978ء)

☆......☆......☆

تربیتی دورہ راولپنڈی

21 ر اگست 1980ء کو مسجد نور راولپنڈی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میری عزیز بہنو! جن جذبات کا اظہار آپ نے اپنے سپاسنامہ اور استقبالیہ نظم میں کیا ہے۔ان کے لئے میں تہہ دل سے ممنون ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے اور ان تمام باتوں پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین''

آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ حاضری کم ہے اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اور یہ عہدیداروں اور ممبرات کے تعاون سے ہی تسلی بخش ہوسکتی ہے۔اس کے بعد آپ نے مومنوں کی ان دس خصوصیات کا ذکر تفصیلاً نہایت سادہ اور دلنشیں انداز میں بیان فرمایا جو قرآن مجید کی سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔آپ نے تلقین فرمائی کہ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کا جائزہ ان کے مطابق لے اور جدوجہد کرے کہ اس کی زندگی قرآن مجید کی ان آیات کے عین مطابق ہو۔صرف زبان سے اقرار نہ کر رہا ہو بلکہ دل سے کامل فرمانبردار ہو۔مطمئن ہو کہ اس نے اپنا سب کچھ خدا کے راستہ میں قربان کر دیا۔دعا کا دامن تھامے رکھنا چاہئے کہ عُسر میں یُسر میں خوشی میں مصائب میں انسان کا ایمان متزلزل نہ ہو نیکی میں رغبت پیدا کریں کیونکہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ذکرِ الٰہی کثرت سے کرنے والی بنیں۔اپنے رُوح پرور خطاب کے آخر میں آپ نے درد بھرے انداز میں فرمایا۔خدا کرے یہ تمام صفات ہم میں پیدا ہوں تا ہم اس اجر عظیم کو حاصل کرنے والی ہوں جس کا وعدہ خدا نے فرمایا ہے اور یہ تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔آئندہ نسل کی تربیت اس رنگ میں کرنے کی توفیق ملے کہ وہ دین سے محبت کرنے والی ہو۔ہم اللہ کے ہوں اور اللہ ہمارا ہو۔آمین

25 ر اگست 1980ء جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔حضرت سیدہ ممدوحہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

چونکہ یہ سیرۃ النبی ﷺ کی محفل ہے اس لئے مجھے بھی اس عظیم الشان نبی جو کہ کامل انسان تھا

کے بارے میں اظہارِ خیال کرنا ہے۔ وہ ہستی صرف 1400 سال پہلے کیلئے نہیں تھی وہ تا قیامت ہر زمانہ کیلئے ہے۔ پس ہمارے لئے راہ نجات یہی ہے کہ آپؐ کی سنت پر چلیں وہی اوصاف اپنائیں۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

آپ نے وہ کامل مذہب پیش کیا جو تمام خوبیوں کا حامل ہے اور جو ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کی تعلیم زندہ اور کامل ہے۔ پس ہمیں بھی اپنے کردار سے اپنی روحانی زندگی کا ثبوت دینا چاہئے۔

26 / اگست 1980ء کو صبح حضرت سیدہ صاحبہ مردان تشریف لے گئیں۔ آخر میں حضرت سیدہ ممدوحہ نے ممبرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے تَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ...... کی آیات تلاوت فرمائیں اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو سونے سے قبل تلاوت فرماتے تھے۔ ہمیں بھی آپ کی سنت پر عمل کرنا چاہئے۔ زندگی ایک نعمت ہے اس کی قدر کرنا فرض ہے۔ موت ایک حقیقت ہے۔ زندگی موت کا سلسلہ ازل سے جاری ہے تا کہ پرکھا جائے کہ خدا کے بندے نے زندگی کیسے گزاری؟ قرآن مجید جیسی کامل کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا جو پورا کیا۔ ہر زمانے کے لئے اس میں رہنمائی اور ہدایت ہے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احکام پر عمل کر کے دکھا دیا۔ اس میں آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ ہر مسئلہ کا حل موجود ہے صرف تدبر کی ضرورت ہے۔ ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ قرآن پر عمل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ سچے عبد بنیں۔

27 / اگست 1980ء نوشہرہ میں حضرت سیدہ ممدوحہ صاحبہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

انسانی زندگی کے تین دور ہوتے ہیں۔ بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ اس میں درمیانی زمانہ عمل کا وقت ہے۔ اس زمانے میں خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے جس کی غرض فقط احیاء اسلام ہے اور اس میں عورتوں کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ ہر انسان کی دو زندگیاں ہوتی ہیں انفرادی اور اجتماعی دونوں میں فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کرنا ہوتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے لجنہ کی تنظیم میں تعاون کو مدنظر رکھنا اوّلین فرض

ہے۔ یہ کام صرف عہد یداروں کا نہیں۔ ہر ممبر کی ذمہ داری ہے۔آپ نے نہایت دلنشیں انداز میں انفرادی اور اجتماعی اصلاح اور تربیت کے اصولوں کی طرف توجہ دلائی۔صحبت صالحین اور دعا کی اہمیت بھی واضح فرمائی آخر میں مقامی اجتماع میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے۔دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

28/اگست کو ایبٹ آباد میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ ممدوحہ نے ممبرات سے خطاب فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔فرمایا:۔

آپ کی کامل اطاعت میں خدا کی اطاعت ہے۔دنیا میں فلاح کے دو راستے ہیں۔سچا عبد بننا اور مخلوق خدا سے محبت رکھنا۔ ہر قسم کا علم قرآن میں موجود ہے جو خدا نے اس لئے نازل کیا تا انسان اس کا قرب حاصل کر سکے۔قرآن کو عزت دینا کامیابی ہے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو یہ کامل کتاب پڑھانے کا انتظام کریں تا ان پر واضح ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی مکمل عبادت تھی۔ جو دعائیں آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں کیں وہ یاد کرنا اور پڑھنا راہِ نجات ہے......آپ اپنی تعداد کو کم نہ سمجھیں اپنے عمل سے تعداد کو بڑھایئے۔آج خلیفہ وقت منادی کر رہے ہیں کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہو گی جس کے شروع ہونے میں صرف نو سال باقی رہ گئے ہیں۔میری عزیز بہنو! بچیو! کوشش کرو کہ تمہارا حصہ اس صدی میں ہو۔

مؤرخہ 29/اگست 1980ء کو تربیلا ڈیم میں نماز جمعہ ادا کی۔تقریباً 10 ممبرات تشریف لائیں۔حضرت سیدہ ممدوحہ نے توجہ دلائی کہ آپ جہاں بھی ہوں حضرت مسیح موعودؑ کا نمائندہ ہیں اس لئے باقاعدہ لجنہ کی تنظیم میں شامل ہوں باہم مل بیٹھیں۔خلوص و محبت، پیار کے جلوے دیکھیں۔ ہم نے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہے۔قرآن ہماری آخری کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے احیائے اسلام کے لئے دن رات دعائیں کیں جو قبول ہوئیں۔خدا نے آپ کی کوششوں میں برکت ڈالی۔وہی برکت ہے کہ آج ہم یہاں بھی دینی باتیں کر رہے ہیں۔سوچئے اسلام کے غلبہ میں آپ کا کیا کردار ہے۔ایک ساتھ قدم ملا کر چلئے۔عورت کی گود بچے کا مدرسہ ہے پس پہلے مدرسے میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و قرآن سے الفت، خدا سے پیار سکھایئے۔ (مصباح اکتوبر 1980ء)

مقامی اجتماع لجنہ اماءاللہ ربوہ

29/اکتوبر 1980ء کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع زیر صدارت حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہوا۔آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں وقت کی قدر، خدا اور رسول سے محبت، اجتماع و جلسہ میں شمولیت، خاموشی سے جلسہ سننے، نظم و ضبط اور صفائی اور اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی۔

(رپورٹ اکتوبر 1980ء)

☆......☆......☆

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی پہلی چودہ روزہ تربیتی کلاس پر اختتامی خطاب

30؍اگست کو مسجد نور راولپنڈی میں لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی پہلی چودہ روزہ تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

آپ نے اپنے خطاب میں اسناد لینے والی ممبرات کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اس چودہ روزہ تربیتی کلاس میں جو کچھ سیکھا ہے اس کو بھلائیے نہیں اس کو دہرائیں اور ذہن نشین کریں بلکہ جن کو نہیں آتا اُن کو بھی سکھائیں اور بتائیں کیونکہ مومن کی صفت مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہے جو علم خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے جو عقل وسمجھ دی جو خوبی اور صلاحیت دی اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ تربیتی کلاس میں جو تقاریر ہوئیں وہ صرف بہت اچھی کہہ کر سننے کیلئے نہیں بلکہ عمل کرنے کیلئے تھیں۔

آپ نے طالبات پر قرآنی علوم حاصل کرنے کیلئے زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جو لفظی ترجمہ قرآن کریم کا آپ نے پڑھا ہے اس کی مدد سے اپنے طور پر روزانہ چند آیات ترجمہ سے پڑھنے کا اس میں اضافہ کریں کیونکہ آپ نے دنیا کو قرآن کریم پڑھانا اور عمل کرانا ہے۔ اگر خود ترجمہ نہ آتا ہوگا تو کیسے عمل کریں اور کرائیں گی۔

آپ نے ممبرات لجنہ پر زور دیا کہ وہ تقویٰ کی زندگی گزاریں کیونکہ ہر نیکی کی جڑ اور اصل تقویٰ ہے۔ آپ نے فرمایا تقویٰ ایمان کی اعلیٰ معراج نہیں بلکہ نیکی کی طرف یہ تو پہلا قدم ہے۔ آپ نے موجودہ نسل کی تعلیم وتربیت پر خصوصی زور دیا کہ احمدیت کی خاطر قربانی کا جذبہ ومحبت نئی نسل کے دلوں میں آپ نے پیدا کرنا ہے۔

آخر میں آپ نے کلاس کی تاریخی کامیابی پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ یہ نہ

سوچیں کہ بس ہم نے یہ تربیتی کلاس لگا لی اور شرکت کر لی کافی ہے۔ نہیں! اب یہ تربیتی کلاس ہر سال پہلے سے زیادہ وسیع پیمانے پر لگائی جانی چاہئے اور نئے جوش ولولے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اس میں شریک ہوں۔ اس تقریب میں اسلام آباد سے آئی ہوئی عہدیداروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ اپنے طور پر تربیتی کلاس نہیں لگا سکتیں تو پنڈی کی تربیتی کلاس میں شریک ہو جایا کریں۔

(روزنامہ الفضل 13ر ستمبر 1980ء)

☆......☆......☆

افتتاح

پہلی آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ 1981ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

''میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آج لجنہ کی پہلی کھیلوں کا افتتاح کرتی ہوں'' آپ نے فرمایا کہ لجنہ مرکزیہ نے اس سال فیصلہ کیا کہ مسابقت کی روح کیلئے کھیلوں اور ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جائے لیکن لجنات کی اکثریت نے کہا کہ یہ کھیلیں مارچ کی بجائے کسی اور مہینے میں رکھی جائیں کیونکہ ان دنوں کئی قسم کی مصروفیات کے باعث بچیاں زیادہ تعداد میں حصہ نہیں لے سکتیں اس لئے بہت کم لجنات کی طرف سے بچیاں اس سال شامل ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ سال اجتماع کے موقع پر غور کیا جائے گا کہ کون کون سے دن زیادہ مناسب ہیں تا کہ بچیاں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ جس طرح روحانی ترقی کے لئے روحانی ریاضتوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جسمانی نشوونما کیلئے کھیلیں ضروری ہیں۔ جس طرح نماز نظم وضبط اور اطاعت امام کا سبق دیتی ہے اسی طرح کھیل میں بھی نظم وضبط اور عہدیداران کی اطاعت کا مظاہرہ ہونا چاہئے تا ان کی ڈھال کے پیچھے آپ اپنے مقاصد کو جاری رکھ سکیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ خدا کرے کہ آج کا ٹورنامنٹ کامیاب ہو اور مثالی ہو۔ جس طرح ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوڑ میں آگے ہو اسی طرح قرآن، عبادت الٰہی اور مالی دوڑ میں بھی ایک دوسری سے سبقت لے جانے والی ہو۔ آج جو آغاز یہ کھلاڑی کر رہی ہیں مثالی ہو۔ خدا تعالیٰ آئندہ ہر سال بہتر سے بہتر انتظام کرنے اور انعقاد کرنے کی توفیق دے۔

(الفضل 12/اپریل 1981ء)

خواتین کی اصلاح کے دو راستے

مؤرخہ 7/ مارچ 1981ء لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی نمبر 1 اور 2 کا مشترکہ تربیتی جلسہ زیرِ صدارت محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بر مکان محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد منعقد ہوا۔

دونوں حلقوں کی خواتین و ناصرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا بعد ازاں حضرت سیدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں فرمایا:۔

میری پیاری بچیو اور بہنو! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه

آج آپ کا تربیتی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کی اصل غرض یہ ہے کہ مائیں اور بچیاں جائزہ لیں کہ کیا ان کی تربیت اچھی ہو رہی ہے اگر نہیں تو پھر ہمیں اپنی تربیت ایسی کرنی ہوگی جس کی ہمارے خلفاء تاکید کرتے ہیں کیونکہ ایسی تقریریں اور جلسے منعقد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک ہم اپنی اصلاح نہ کریں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کی ترقی حاصل ہو جائے گی''۔

(الفضل 29/ اپریل 1944ء)

اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر اگر ہم اپنی تربیت اور اصلاح نہ کریں گی تو اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے والی ہونگی۔ آپ نے فرمایا کہ اصلاح کے دو راستے ہیں۔ ایک صحیح علم دوسرے عزم۔ اگر صحیح علم ہمیں حاصل نہ ہو تو بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یہ اجلاس جلسے اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ صحیح علم سے ہماری غلط فہمیاں دور ہوں اور ہم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کر سکیں۔ دوسرا یہ کہ ہم میں یہ عزم ہونا چاہئے کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے جب

تک عمل کا ارادہ نہ کیا جائے اس وقت تک ان تقریروں کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آئندہ قوم کی تربیت مائیں ہی کرسکتی ہیں جب تک ماؤں کے اندر یہ جذبہ وعزم نہ ہو کہ ہم اسلام واحمدیت کی خاطر اپنی جان، مال، اولاد اور وقت کی قربانی کریں گی اس وقت تک ہم اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرسکتیں۔

آپ نے فرمایا:۔

اگر آپ چاہتی ہیں کہ حضرت اقدس کی پیشگوئیاں پوری ہوں اور اسلام ترقی کرے تو اپنے خلفاء کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ اس دور میں جب کہ دنیا مادہ پرستی کی طرف لوگوں کو کھینچتی چلی آرہی ہے اور شیطان کا غلبہ ہے ہمیں چاہئے کہ ہم خود دنیا والوں کو اپنے اعمال واخلاق سے اپنی طرف کھینچیں تاکہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا میں بول بالا ہو۔ ہم اجلاس میں عہد اس لئے دُہراتے ہیں کہ ہم اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر قربان کر دیں۔ اس لئے ہمارے قدم دین کی راہ میں کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹنے چاہئیں۔

پس بہت ضرورت ہے کہ اپنے بچوں کے اندر دین کا جذبہ اور شوق پیدا کریں۔ اصل تعلیم قرآن ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری لڑکیوں کو یہ نہیں پتہ کہ قرآن کی تعلیم کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 19 کشتی نوح صفحہ 26)

ہمیں حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کثرت سے کرنا چاہئے۔ اتنے خزانے بھرے ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو احمدیت ترقی کرسکتی ہے اگر لجنہ کی عہد یداراور ہم سب یہی کوشش کریں تو بہت جلد اسلام کو ترقی کرتے ہوئے ہم دیکھیں گے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے خلفاء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ (الفضل 22 مارچ 1981ء)

☆......☆......☆

افتتاح دوسری آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس

دوسری آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ منعقدہ 13-14 رفروری 1982ء کے افتتاح کے موقع پر مہمان خصوصی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کھلاڑی لڑکیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آج لجنہ کی دوسری سالانہ کھیلوں کا افتتاح کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اس سال کی کھیلوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچیوں اور عورتوں کو صحت قائم رکھنے کے لئے تحصیلوں اور ضلعوں میں کلب قائم کر کے ورزش جسمانی اور کھیلوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اسی کے تحت آج مرکزی سالانہ کھیلوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال ہماری پہلی کوشش تھی۔ اس سال گزشتہ سال کی نسبت کوشش میں اضافہ کیا گیا ہے امید ہے کہ آئندہ مزید کوشش کریں گی۔

آخر میں آپ نے کھیلوں کے مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح روحانی ورزشوں میں نماز کے وقت انسان خدا تعالیٰ کے آگے سر جھکا دیتا ہے اسی طرح کھیل کے میدان میں بھی اطاعت کا عملی نمونہ دکھانا چاہئے۔ یہی سبق ہے جو کھیل کا میدان سکھاتا ہے تا آئندہ زندگی میں جب معاشرہ میں آپ ذمہ دار فرد ہوں گی اطاعت اور مکمل اطاعت کی تعلیم آپ کو مل چکی ہو۔ (مصباح مئی 1982ء)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب برموقع دوسری آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ 1982ء

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پوزیشن حاصل کرنے والی کھلاڑی لڑکیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سب سے پہلے مقابلوں میں انعامات حاصل کرنے والی لڑکیوں کو مبارکباد دی۔

بعدازاں آپ نے فرمایا:۔

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق کھیلوں کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اگرچہ ابھی پوری طرح صحیح مقصد حاصل نہیں ہوا تاہم بچیوں کی کوشش سے ظاہر ہے کہ آئندہ مزید کوشش کر کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں گی۔ بعد ازاں آپ نے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيرات کی مختصر تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر انسان کا ایک مطمع نظر ہوتا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے ہر انسان ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارا نصب العین نیکیوں میں آگے بڑھنا ہونا چاہئے۔ کھیل کے میدان میں بھی حسن اخلاق کا مظاہرہ ہو اور نظم وضبط کا ایک بہترین نمونہ قائم ہو۔ آخر میں آپ نے تمام کارکنات کا شکریہ ادا کیا۔

(ماہنامہ مصباح مئی 1982ء)

☆......☆......☆

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام لجنہ اماء اللہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم حضرت اقدس علیہ السلام 23/ مارچ 1982ء زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔

جلسہ کے آخر میں آپ نے حاضر ممبرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت اقدس کی آمد اور آغاز بیعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے شرائط بیعت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بتایا کہ ان شرائط کا مقصد ایسی جماعت کا قیام تھا جو اپنے قول وفعل میں ایک ہو۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ عہد بیعت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق گزاریں اور کسی بھی حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ خدا کے فضلوں کے مورد بننے اور نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک سچے احمدی کی حیثیت سے اپنی زندگیاں قرآن کریم کے مطابق بنائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں۔ آپ پر درود بھیجتے رہیں۔ ہر قسم کی بدعات سے پرہیز کریں۔ تکبر ونخوت سے بچیں اور عاجزی وانکساری کو اپنا شعار بنائیں ہر ایک سے ہمدردی ومحبت کا سلوک کریں اور اپنے بچوں کو بھی یہی تعلیم دیں۔

(مصباح اپریل 1982ء)

☆......☆......☆

افتتاح تعلیم القرآن کلاس برائے طالبات میٹرک

23/ اپریل کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کلاس کی طالبات سے خطاب فرمایا:۔

آپ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا گزشتہ سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہونے والی طالبات کی کلاس لگائی جائے کیونکہ یہی وقت ہوتا ہے جب بچیاں کالج میں داخلہ سے پہلے فارغ ہوتی ہیں اور اس عرصہ میں وہ بنیادی دینی باتیں سیکھ سکتی ہیں تاکہ وہ کالج میں جا کر اپنے اوپر کئے جانے والے اعتراضات کا صحیح رنگ میں جواب دے سکیں۔ گزشتہ سال صرف ربوہ کی طالبات کی کلاس لگائی گئی تھی۔ اس سال مجلس شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ بیرون ربوہ کی طالبات کو بھی اس میں شامل کیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ اسی فیصلہ کے مدنظر امسال باہر کی طالبات بھی اس کلاس میں شرکت کر رہی ہیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے میں بچیوں سے توقع کرتی ہوں کہ وہ اپنے وقت کا صحیح مصرف کریں گی اور وقت ضائع کرنے کی بجائے ذوق وشوق اور لگن سے علم حاصل کر کے اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں گی۔ آپ نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ آپ جب کلاس کے اختتام پر گھروں میں واپس جائیں تو آپ کے والدین اور لجنہ کی عہدیداران بھی آپ کے اندر پیدا شدہ اس تبدیلی کو محسوس کریں۔ آپ نے باہر کی طالبات کو نماز باجماعت کے التزام کی طرف بھی توجہ دلائی اور طالبات کو تلقین کی کہ ان کے ذہنوں میں جو سوال آئیں وہ بلا جھجک اپنے اساتذہ سے پوچھیں اور علوم سے اپنی جھولیاں بھر کر یہاں سے رخصت ہوں۔ اس خطاب کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے کلاس میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

(الفضل 29/ اپریل 1982ء)

اختتامی خطاب تعلیم القرآن کلاس برائے طالبات میٹرک

اختتامی خطاب میں آپ نے طالبات کو یاد دلایا کہ یہ تربیتی کلاس آج کے زمانہ کی ایجاد نہیں ہے بلکہ اس کا منبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات اور آپ کا زمانہ ہے۔ مدینہ کے اطراف وجوانب سے وفود آپؐ کی ذات بابرکات سے فیضیاب ہونے کے لیے آتے رہتے۔ آپؐ کی ہر حرکت کا مشاہدہ کرتے اور پھر اس پر عمل پیرا ہوجاتے تھے علم کو یاد رکھنے اور پھیلانے کا یہی ایک طریق ہے آپ نے طالبات کو تلقین فرمائی کہ وہ بھی واپس جا کر اپنی دوسری بہنوں کو دین کی باتوں سے آگاہ کریں آپ نے یہ بھی کہا کہ ان ایام میں آپ کے دلوں میں دین کی جو محبت پیدا ہوئی ہے وہ قائم رہنی چاہئے بلکہ اس میں اور جلا پیدا کریں۔ دینی علم کا حصول بہت ضروری ہے اور اصل اصولی علم قرآن کا ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ قرآن کے علم کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں آپ نے مزید فرمایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا کا پیار حاصل کرنا ہے اور یہ پیار صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ کسی احمدی بچی کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے آپ نے طالبات کو بہترین عملی نمونہ پیش کرنے کی تاکید فرمائی کیونکہ کوئی قوم اس کے بغیر شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہوسکتی اس دوران آپ نے ربوہ کی طالبات کو خصوصی توجہ دلائی کہ انہیں ہر لحاظ سے اپنا بہترین عملی نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

(الفضل 20 مئی 1982ء)

☆......☆......☆

دورہ اسلام آباد

13 راگست 1982ء کو اسلام آباد میں حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے آیت قرآنی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ نے خلیفہ وقت کی اطاعت وفرمانبرداری، وفاداری، جماعت کا اتحاد اور آپس میں گھل مل کر رہنے کی تلقین فرمائی پھر تلاوت شدہ آیت کے مضمون کی نہایت دلکش اور پُر اثر انداز میں وضاحت فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور فرمان کے مطابق ہر ممبر لجنہ کو تاکید کی کہ وہ ہر وقت، ہر موقع، ہر گھڑی اصلاح وارشاد کے لئے اپنے آپ کو مستعد اور تیار رکھے۔ ہر ملنے والی غیر احمدی دوست کو سچے اسلام یعنی احمدیت کے متعلق کچھ نہ کچھ بتائے۔ چھوٹی چھوٹی تقاریب اور اجتماعات کا بندوبست کرنا چاہئے۔ مگر یہ اس وقت ممکن ہوگا اگر آپ مطالعہ کتب حضرت اقدس کو اپنا شعار بنائیں۔ خود بھی کتب سلسلہ کا مطالعہ کریں اور اپنے گھر اور زیر اثر لوگوں کو بھی تاکید کریں۔ تعلیم القرآن، فہم القرآن اور قرآن کریم پر عمل کرنے اور کروانے کی بھرپور کوشش کریں۔ قرآن کریم میں مندرج سات سَو احکامات میں سے ہر ایک کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے نہایت تندہی فکر ولگن سے کوشش کریں۔ پہلے خود عبور حاصل کریں پھر حتی المقدور دوسروں کو بھی ذہن نشین کروائیں۔ (الفضل 25 ستمبر 1982ء)

☆......☆......☆

دورہ واہ کینٹ

14 /اگست 1982ء کو واہ کینٹ میں سپاسنامہ کے بعد سیدہ صدر صاحبہ نے بہنوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری عزیز بہنو اور بچیو مجھے آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہر انسان کا مقصدِ حیات ہے خود اس نے اپنا قرب حاصل کرنے کے لئے بڑا آسان اور سیدھا راستہ بتایا ہے اور وہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیں تو ہماری زندگی بیکار نہیں جائے گی اس لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک پڑھیں اس پر تدبر کریں۔ اُسوہ حسنہ پر چل کر دنیا کو اسلام کی اصل شکل دکھا دیں جیسا کہ پہلے اسلام غالب آ گیا تھا، وہ اب بھی غالب آ جائے گا۔ اپنے عہد بیعت کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ خدا کی بیعت کرتے ہیں اجلاسوں میں بیعت کے الفاظ دہرانے چاہئیں۔ انسانی فطرت بھول جاتی ہے اس لئے بار بار یاد کروانا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ ایک دوسرے پر بہتان نہیں باندھیں گی، غیبت نہیں کریں گی ہماری پوری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم ہر ایک کے ہمدرد اور ہر ایک کے خیر خواہ ہوں۔ اپنا دائرہ خدمت وسیع کریں جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے وہ دوسروں تک پہنچائیں۔ اپنے حسن سلوک اور خدمت خلق کا دائرہ وسیع کر دیں۔ جب لوگ یہ محسوس کریں گے کہ یہ ہمارے محسن ہیں تو محسن سے کوئی نفرت نہیں کرتا۔ اپنے عہد نامہ کو یاد رکھیں خالی الفاظ ہی نہیں دُہرانے چاہئیں بلکہ اس پر عمل بھی کرنا چاہئے جان و مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اپنی سستیاں دور کرنی چاہئیں نوجوان بچیوں کو اپنے ساتھ کام پر رکھنا چاہئے تا کہ اگر کوئی ممبر کہیں چلی جاتی ہے یا فوت ہو جاتی ہے تو خلا پیدا نہیں ہوگا۔ آپ کی ذمہ داری اور صدر کی ذمہ داری الگ الگ

نہیں ہے۔ ہر ایک اپنی ذمہ داری کو سمجھے لجنہ اماء اللہ کے قیام پر ساٹھ سال ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں تین چار نسلیں گزر چکی ہیں۔ ہر ایک عورت کو قرآن پاک کا ترجمہ آنا چاہیے قرآن کے بغیر ترقی ممکن نہیں اگر قرآن کو چھوڑ دیں گے تو کس نعمت کو قرآن کے سامنے پیش کریں گی۔ قوموں کو مردوں کی نسبت ایک عورت سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے کیونکہ بچہ ماں سے ہی بہت کچھ سیکھتا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا کام قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ دین سیکھنے کے لئے ہر بچی قرآن پاک ترجمہ سے پڑھے اور روزانہ حضرت اقدسؑ کی کتاب کے پانچ صفحے پڑھے اسی لئے کتابوں کے امتحان بھی لیے جاتے ہیں۔ ہر لجنہ بھی نگرانی کرے اور مائیں بھی اپنی بچیوں کی دینی تعلیم پر توجہ دیں۔ کیا آپ نہیں چاہتیں کہ غلبۂ اسلام میں آپ کا حصہ ہو؟ خلافت عظیم الشان برکت ہے، بہت بڑا انعام ہے، بہت بڑی نعمت ہے، اس کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں۔ خلافت کے دامن کو تھامے رکھیں۔ جماعت کے خلاف کوئی بات نہ سنیں اور خلیفہ وقت کی لمبی عمر اور غلبۂ اسلام کے لئے ہر نماز میں دعا کریں۔ ہر حکم کو تسلیم کریں۔ خلیفہ وقت کی تحریک پر سب سے پہلے عمل کرنے والیوں میں سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے میں اور میرا رسول غالب رہیں گے۔ آیئے ہم عہد کریں کہ جماعت کی ترقی میں پورے خلوص اور لگن کے ساتھ کام کریں گی اور قرآن کریم پڑھیں گی اور پڑھائیں گی۔ وہ دن جلد آئے جب ایک ہی جھنڈا ہوگا ایک ہی دین ہوگا صرف اور صرف اسلام۔

(الفضل 3/اکتوبر 1982ء)

☆......☆......☆

دوسری سالانہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی دوسری سالانہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس سے 15؍اگست 1982ء بروز اتوار دس بجے صبح حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نوراللہ مرقدھا لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سورۃ ابراہیم کی پہلی آیت

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ (سورۃ ابراہیم:1)

تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: ’’میں اللہ دیکھنے والا ہوں یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تجھ پر اس لئے اُتارا ہے کہ تو تمام لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے یعنی غالب اور تعریفوں والے خدا کے راستہ کی طرف‘‘۔

آپ نے فرمایا دنیا کی تعلیم کی روشنی اصل اور حقیقی روشنی ہونی چاہئے جو قرآن کریم کے علوم سیکھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے ممبرات لجنہ پر زور دیا کہ وہ بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشاں اور خواہشمند رہتی ہیں۔ اُن کی بچیاں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور میتھیمیٹکس سب مضامین پڑھا اور سمجھ لیتی ہیں لیکن قرآن کریم کا ترجمہ اور علوم سکھانے کے وقت کہہ دیتی ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے اُن کے پاس وقت نہیں کہ وہ اس مشکل علم کو پڑھ سکیں۔ آپ نے فرمایا دنیا کے علوم بغیر قرآنی علوم کے بےکار اور بےفائدہ ہیں۔ آپ نے احمدی ماؤں کو تاکید فرمائی کہ اپنی بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت پر بہت زور دیں کیونکہ انہی بچیوں نے آگے چل کر احمدیت کے لئے بہترین نسل پیدا کرنی ہیں۔ دعائیں کریں، دعائیں اور تربیت کریں کہ ہماری ہر نسل پہلی نسل سے آگے بڑھتی چلی جائے۔

آپ نے طالبات پر زور دیا کہ بار بار وہ ایسی تربیتی کلاسوں میں شرکت کریں تا کہ ان

کلاسوں سے حقیقی معنوں میں وہ فائدہ اُٹھا سکیں۔آپ نے فرمایا کہ چند پاروں کا ترجمہ آ جائے تو پورے قرآن کریم کا ترجمہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ قرآن کریم نہیں پڑھو گی اُس کا ترجمہ نہیں سیکھو گی تو اس پر عمل کیسے کرو گی۔قرآنی تعلیم بہت بابرکت ہے اس کے نورانی رستہ پر چلتے ہوئے تم عزیز وحمید خدا کا قرب حاصل کر سکو گی۔آپ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اس کلاس کو بہت کامیاب کرے اور وہ حقیقی مقصد حاصل ہو جوان کلاسوں کے پیچھے ہے یعنی قرآن کریم سیکھنا،سکھانا،عمل کرنا،کرانا۔

آپ نے ممبرات لجنہ کو خلافت کی برکات و اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ کا سب سے برگزیدہ بندہ ہوتا ہے۔خدا تعالیٰ خود اس کو خلیفہ بناتا ہے ہم جب تک اُس سے وابستہ ہیں خدا تعالیٰ کے انعامات اور افضال کے مستحق ہیں۔آپ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدم بقدم چلئے۔خلیفہ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعائیں شامل کیجئے کہ اے خدا مسیح محمدیؑ کی اس چھوٹی سی جماعت کو تو نے عالمگیر غلبۂ اسلام کی جو بشارتیں دی ہیں وہ ہمارے پیارے خلیفہ کے ہاتھوں پوری فرما۔حضور کے سفر وحضر وصحت اور عمر کے لئے دعائیں کیجئے۔

آپ نے ممبرات لجنہ سے فرمایا کہ جوں جوں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھیلتی جارہی ہے نئے لوگ داخل ہو رہے ہیں جن کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی رسمیں اور بدعتیں بھی آ رہی ہیں۔اگر آپ اپنی اور بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت سے غافل رہیں گی تو ان رسموں اور بدعتوں سے اسلامی معاشرے کو کیسے صاف کر سکیں گی۔(الفضل 1982ء)

☆......☆......☆

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا مجالس عاملہ اسلام آباد ضلع راولپنڈی سے خطاب

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی، اسلام آباد اور ضلع راولپنڈی کی مجالس عاملہ سے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے 15 راگست 1982ء دوپہر مسجد نور راولپنڈی میں خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ عہدیدار صدر ہو یا سیکرٹری مرکز کے منظور کئے گئے ہوتے ہیں۔ معروف کاموں میں اُن کی اطاعت ضروری ہے ان کی اطاعت مرکز کی اطاعت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ کام ٹیم ورک کے تحت ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا اکیلی صدر اور اکیلی سیکرٹری کچھ بھی نہیں کرسکتیں جب تک سب عہدیدار اپنی ذمہ داریاں محسوس نہ کریں۔ مشترکہ تعاون اور باہمی پیار و محبت سے اسلام اور احمدیت کی ترقی و بہبود کے لئے لجنہ کی تنظیم کے تحت کام کریں۔

آپ نے اچھے عہدیدار کی خصوصیت بتاتے ہوئے تلقین فرمائی کہ خود ہی کام کرتے جانا کوئی خوبی نہیں۔ کام دوسرے عہدیداروں کو بھی سکھائیں نئی نسل کی جوان بچیوں کو جنہوں نے آگے چل کر عظیم ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں کام سکھائیں تا کہ اچھی عہدیدار جب بوڑھی ہو یا اُس شہر سے تبدیل ہو جائے تو کام میں تعطل پیدا نہ ہو بلکہ زیر تربیت اُس کام کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے۔ آپ نے عہدیداروں پر زور دیا کہ تعلیم القرآن کا جس قدر کام وہ کرسکتی ہیں ہر حلقہ میں پوری ذمہ داری سے کریں کیونکہ یہی اصل چیز ہے آپ نے فرمایا لجنہ کے مختلف کاموں کی مصروفیت کے باوجود وہ اب تک سینکڑوں لڑکیوں کو قرآن کریم اور ترجمہ پڑھا چکی ہیں۔

اصلاح وارشاد کی سیکرٹریوں کو فرمایا کہ وہ اپنا علم وسیع کریں تا کہ بنیادی اختلافی مسائل ممبرات کو سمجھا سکیں۔ خود بھی تبلیغ کریں اور ممبرات کو بھی تبلیغ کے لئے تیار کریں اور اس کے لئے

اپنا دائرہ وسیع کریں۔ غیر از جماعت مستورات سے میل جول رکھیں اپنے عمدہ نمونے اور اخلاق سے اُن پر اچھا اثر ڈالیں۔ بُرے اثرات کو قبول نہ کریں۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے سیکرٹریان کو تاکید کی کہ وہ بدرسومات کے خلاف جہاد کریں اور نوجوان نسل کی تربیت کی طرف خاص زور دیں۔

اجلاسوں میں حاضری کم ہونے کی شکایت عمدہ اچھے پروگرام بنانے اور اپنے حلقہ کی ممبرات کے دکھ سکھ میں ساتھ دینے سے دور کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ ہر کام کے لئے دعا کریں پھر یقیناً کامیابی ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک اور آپ کی ہر آواز پر عمل کریں اور کرائیں۔

(الفضل 3/اکتوبر 1982ء)

☆......☆......☆

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دورہ گجرات

لجنہ اماء اللہ ضلع گجرات کی شدید خواہش کے پیش نظر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 15-16 نومبر کو ضلع گجرات کے دورہ پر تشریف لے گئیں۔ تلاوت اور عہد دہرانے کے بعد آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ممبرات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا ہر احمدی عورت کو اپنا مقام پہچاننا چاہئے اپنے علم کو بڑھا کر تبلیغی جہاد میں حصہ لینا چاہئے اس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی ہے ہر احمدی عورت کو اس ذمہ داری کو بڑے اچھے طریق سے ادا کرنا چاہئے آپ نے اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا کہ بہنوں نے جلسہ کی کارروائی کو نہایت خاموشی سے سنا اور جلسہ سالانہ کے موقع پر بہنوں کو اسی طرح خاموشی سے تقریر کو سننا چاہئے جو بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہے۔ (الفضل 20دسمبر 1982ء)

☆......☆......☆

دورہ جہلم

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 17 رنومبر 1982ء کو تربیتی دورہ پر جہلم تشریف لے گئیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں خواتین کو بیش قیمت نصائح سے نوازا اور جہلم شہر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ سرزمین ہے جس نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے قدم چومے تھے۔ جب حضرت اقدس یہاں تشریف لاتے رہے تو سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے بیعت کا شرف حاصل کیا جہلم شہر میں آپ کے خلفاء بھی تشریف لاتے رہے۔ سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ یہ تین شہران تینوں شہروں میں سیالکوٹ، جہلم اور سرگودھا شامل ہے جن کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کے رہنے والوں کا رجحان احمدیت کی طرف ہے۔ اس لئے یہاں تبلیغ ہونی چاہئے۔ اس تبلیغی جہاد میں پوری مستعدی سے حصہ لیں۔ آخر میں آپ نے بدعات ورسوم کو ترک کرنے کی تلقین فرمائی

(الفضل 20 ردسمبر 1982ء)

☆......☆......☆

دورہ برطانیہ میں ممبرات کو نصائح

حلقہ لنڈن

آپ 7 جون 1983ء کو اس حلقہ میں تشریف لائیں۔

آپ نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا یہ صرف آپ کی ہی نہیں میری بھی خواہش اور تمنا تھی کہ میں اپنی پیاری بہنوں اور بچیوں سے ملوں۔ سو خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری خواہش پوری کی۔

آپ نے بتایا کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اطاعت کرنا سیکھیں جب کہ قرآن کریم میں آیا ہے فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ ۔ کہ اگر میرا پیار چاہتے ہو تو میری اور میرے رسول کی پیروی کرو پس جو خدا کو پیار کرتا ہے وہ اس کے رسول کی پیروی کرے گا۔ اس طرح وہ ان سب احکامات پر عمل کرے گا جو ہمارے رسول نے ہمیں بتائے اور یہی اطاعت اسے خدا تعالیٰ کا پیار عطا کرے گی اس ضمن میں علم سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

سو میری یہ نصیحت ہے کہ علم سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں مزید بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تعلیم ہمیں دی وہ اسلام ہی کی تعلیم ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے سچے احمدی بنیں۔ کیونکہ علم بغیر عمل کے بیکار ہے اپنی سب سے پہلے اصلاح کریں۔

آخر میں فرمایا کہ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ کیونکہ جماعت کی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

مڈل سیکس لنڈن (8 جون 1983ء)

تشہد و تعوذ کے بعد آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
کہ تم لوگوں کے لیے بہترین امت قرار دیئے گئے ہو ہر وہ چیز جس میں کسی قسم کی تکلیف کا پہلو نہ ہو اسے خیر کہتے ہیں۔ پس ہر احمدی مسلمان کو مجسم خیر ہونا چاہئے اسلام نے سچے مسلمان کی تعریف۔
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسانِہٖ وَیَدِہٖ کہہ کر کی ہے۔

سچا مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ اس میں دو باتوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے ایک تو داعی الی الخیر بننا اور دوسرے برائی سے روکنا۔ پس برائیوں کا قلع قمع کرنا اور مجسم خیر اور مجسم خیر و برکت بن جانا ایک احمدی خاتون کا فرض ہے اور اسی کی تربیت ہونی چاہئے کہ آپ کے وجود سے خیر و برکت کے چشمے نکلیں۔ آپ سب کو چاہئے کہ آپ اسلامی تاریخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے آپ کے اخلاق سے آگاہی حاصل کریں آپ اس وقت تک عمل نہیں کر سکتیں جب تک صحیح آگاہی نہ ہو، اپنی دینی تعلیم بہتر کریں اور اپنی بچیوں کو بھی اس طرف متوجہ کریں کیونکہ اگر ایک نسل میں کمزوری آ جائے تو قربانیوں کا تسلسل قائم نہیں رہتا۔ اب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے چمن میں بہار آنے والی ہے بلکہ آثار نمودار ہو چکے ہیں جس کی ایک مثال سپین کی مسجد کے افتتاح کی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ کیا یہ ایک دلیل اس بات کے لیے کافی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارتیں اپنے وقت پر ضرور پوری ہونگی لیکن اگر کوششوں میں ہمارا دخل نہیں ہوگا تو ہم بہت بدقسمت ہونگے۔ اپنی اصلاح کریں اپنی اولادوں کے دل میں خدا اور اس کے رسول کی محبت پیدا کر دیں۔ ان کے دل میں یہ احساس پیدا کر دیں کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں ہم نے صرف اسلام کے لیے مرنا جینا ہے۔ اگر یہ چیزیں سامنے رکھ کر پروگرام بنائیں تو یقیناً اللہ کا فضل آپ کے شامل حال ہوگا۔

اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانا صرف صدر اور سیکرٹری کا کام نہیں آپ کو اپنے فرائض سمجھنے چاہئیں۔ آپ کا سب سے بڑا فرض اسلام کی تبلیغ ہے اس کے لیے ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ آپ کے قول اور فعل میں تضاد نہ ہو آپ خود اپنا نمونہ پیش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے متعلق خاص طور پر ہدایت فرمائی ہے بہت سی عورتیں جو

پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں اب کرنے لگ گئی ہیں لیکن زیادہ خوشی اس وقت ہوگی جب یہ رپورٹ ہوگی کہ 100 فی صد عورتیں پردہ کرتیں ہیں۔

اسلام کی تعلیم عالمگیر تعلیم ہے جب آپ دعویٰ کرتی ہیں کہ قرآن کے ہر حکم پر عمل ضروری ہے آپ کو اپنی زندگیوں کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ آیا ہم پورا عمل کررہی ہیں یا نہیں۔ قرآن کریم کا مطالعہ کریں ترجمہ وتفسیر سے آگاہی حاصل کریں۔

خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب اس سارے ملک میں اسلام کا جھنڈا لہرارہا ہو اور ہر طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی آوازیں آرہی ہوں دعائیں بھی کریں اس لیے کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ یہی مقصد لے کر ہماری جماعت کھڑی ہونی چاہئے اسی مقصد کے لیے تنظیمیں بنائیں جارہی ہیں اور اسی کے لیے مبلغین بھیجے جارہے ہیں تنظیمیں اس وقت تک کام نہیں کرسکتیں جب تک ہم میں سے ہر ایک اس کے لیے نہ کھڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مقاصد میں کامیاب کرے۔

کرائڈن

9 جون 1983ء کو لجنہ کرائڈن کے خطاب میں پیش کردہ مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ

تربیت اولاد کی ذمہ داری نہ صرف ماں پر عائد ہوتی ہے بلکہ باپ پر بھی عائد ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مردوں کو اپنے اہل پر نگران بنایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُوا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَھۡلِیکُمۡ من النار

کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچالو۔ یعنی ہر اس آگ سے بچالو جو انسان کی اخلاقی اقدار کو تباہ کرنے والی اور مذہب سے دور لے جانے والی ہے۔ فرمایا

ہمارے اِردگرد جو بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں اپنے عیال کو ان بیماریوں سے بچائیں اور ان کے دلوں میں اللہ رسولؐ اور اپنے مذہب اسلام کی محبت پیدا کریں۔ خواہ کتنی بھی مصروفیت کیوں نہ ہو بچوں کی تربیت کے لیے وقت ضرور نکالیں۔

حلقہ کنگسٹن 9 جون 1983ء

حلقہ کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جس محبت اور خلوص سے آپ نے مجھے اپنے حلقہ میں بلایا ہے۔ مجھے اس کی بڑی خوشی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ میں جس عہدے پر ہوں جس کا ذکر محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ نے اپنی نظم میں کیا ہے میں اپنے آپ کو اتنا اونچا نہیں سمجھتی اور نہ ہی مجھ میں اس عہدے کو سنبھالنے کی ہمت تھی۔ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوششوں کا نتیجہ ہے انہوں نے ہی مجھے یہ سب کام سکھایا۔

آپ نے قرآن کریم کی ایک آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دلائے۔ پس اس تجارت سے مراد قربانی ہے یہ قربانی کئی قسم کی ہوتی ہے جن میں جان کی قربانی، وقت کی قربانی، مال کی قربانی اور اولاد کی قربانی شامل ہے۔ انہی قربانیوں سے اسلام پھیلے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے پیش نظر ہمیشہ ہر وقت آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ ہونا چاہئے کیونکہ قرآن پاک میں سے جو احکام بتائے گئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر خود عمل کر کے دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کر دی۔ قرآن کریم میں 700 احکامات ہیں جن پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے ایک حکم کی بھی نافرمانی کی اس پر جنت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے ہم نہ جانے دن میں کتنے احکام توڑتے ہیں اور یہ اس وجہ سے بھی ہے کہ ہمیں قرآن پاک کا ترجمہ نہیں آتا پس ہمیں اس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے اور اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تا کہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو اور وہ **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** ہو۔

حلقہ ہڈرزفیلڈ

10 جون 1983ء ہڈرزفیلڈ میں تشریف لائیں تلاوت اور نظم کے بعد درج ذیل خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن کریم ہم نے نازل کی ہے اور اس کے نازل

کرنے کی غرض یہ ہے کہ یہ کتاب انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہے اور روشنی کا راستہ وہ ہے جو ہمارے رب کا راستہ ہے اسی طرح جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو بڑی واضح بات یہ نظر آتی ہے کہ بیشک مسلمان قرآن کریم پر عمل کرتے رہے وہ دنیا کے لیے ایک نمونہ بنے رہے۔

کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ایک دستور زندگی اور ایک ایسا طریق جس پر عمل کر کے ہماری زندگی سنور سکتی ہے۔

پس اس ضمن میں ہمیں خاص طور پر قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اس دوڑ میں جو پیچھے رہ جائے گا اس کے لیے آگے ترقی کا اور کوئی راستہ نہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے بغیر کوئی انسان روحانی ترقی نہیں کرسکتا۔ مسلمانوں نے جب تک قرآن سے وابستگی رکھی انہوں نے دنیا میں بہت جگہ حکومت کی لیکن جب قرآن کو پس پشت ڈال دیا وہ تنزل میں گر گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا کہ آپ پھر سے اسلام کی حکومت کو قائم کریں اور اسلام کو زندہ کر کے شریعت محمدیؐ کو دنیا کے کونوں میں پھیلا دیں۔ پس اگر آپ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اپنے نفوس کا جائزہ لیں اپنی کمزوریوں کو ختم کریں اور عزم کے ساتھ احکام خداوندی پر عمل کریں تا کہ احمدیت کی ترقی میں ہمارا نمایاں حصہ ہو۔ آمین

حلقہ ساؤتھ فیلڈ

11 رجون کو حلقہ ساؤتھ فیلڈ میں تشریف لائیں چونکہ رمضان کا مہینہ تھا اس لیے افطاری کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ حلقہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیے جانے کے بعد آپ نے خطاب فرمایا۔

چونکہ یہ ماہ رمضان ہے اس لیے اس وقت میں سورۃ اخلاص کی تشریح آپ کے سامنے پیش کروں گی۔ چنانچہ آپ نے سورۃ اخلاص کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بیان کیا اور پھر تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سورۃ اپنے معانی کے لحاظ سے قرآن مجید کا ثلث ہے کیونکہ اس میں سب سے اہم چیز توحید بیان کی گئی ہے جیسا کہ اس کے معانی میں بتایا گیا ہے کہ اللہ ایک ہے۔

اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی اس کا کوئی باپ ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے پس یہی توحید ہے اور اصل چیز ہے توحید کا قیام۔

اب اگر ہم اس کا کوئی شریک ٹھہراتے ہیں تو یہ شرک ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن سب گناہ بخش دیئے جائیں گے سوائے شرک کے۔ پس شرک بہت بڑا گناہ ہے جیسے بعض لوگ قبروں پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں، منتیں مانگتے ہیں کہ اس طرح ہماری مرادیں پوری ہونگی۔ سو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہی شرک ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کچھ مانگا جائے۔ ایک فوت شدہ انسان کسی کو کیا دے سکتا ہے جبکہ ہم دن میں پانچ بار تو زبان سے یہ کہتے ہیں کہ اللہ ایک ہے سب قدرت اس کے ہاتھ میں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں پس ہمارے قول اور عمل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے اور ہمیں ہر وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اسی وحدہ لاشریک کے آگے سر جھکائیں تا کہ اس دنیا کے ساتھ ساتھ ہماری عاقبت بھی سنور جائے۔ آمین

حلقہ اِنر پارک روڈ

12 جون 1983ء سیدہ صدر صاحبہ اس حلقہ میں تشریف لائیں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے بے شک یہ حلقہ چھوٹا ہے لیکن اچھا کام کر رہا ہے سو میں جہاں بھی جاتی ہوں ہر جگہ میرے ذہن میں ایک ہی نقشہ آتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو آپ اکیلے تھے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی ساتھ نہ دیا۔ لیکن بعد میں آپ کو ایسے غمخوار ملے جن کی مثال نہیں ملتی اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی آواز دنیا کے ہر کونے اور خطے میں گونج رہی ہے۔ مجھے وہ وقت بھی یاد آرہا ہے جبکہ میں 1955ء میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ یہاں آئی تھی اس وقت یہاں تین یا چار عورتیں تھیں آج خدا کے فضل سے کافی بڑی لجنہ قائم ہے لجنہ کے کئی حلقے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ عورتوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھروں میں اسلامی ماحول قائم کریں اور بچوں کے اندر مذہب سے محبت پیدا کریں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کریں تا کہ آپ کی اولادیں نیک اور دیندار بنیں جس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے اس طرح اگلی نسل نے پوری ذمہ داریاں اُٹھانی ہیں پس میری دعا ہے کہ آپ کی گودوں میں پلنے والے بچے قاسم اور طارق کی طرح اور صحابہ کی طرح جماعت کی خدمت کرنے والے اور زندگیاں وقف کرنے والے بنیں اور آپ ایسے مجاہد اپنی گودوں میں پروان چڑھائیں۔ آمین

لجنہ یوکے 83-1982ء

12 جون 1983ء کو حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے لجنہ یو۔ کے کی ممبرات سے اپنے خطاب میں لجنہ اور ناصرات کو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات کے مطابق داعی الیٰ اللہ بنیں اور وہ سارے اوصاف اپنے اندر پیدا کریں جو ایک داعی الیٰ اللہ میں ہونے چاہئیں۔ آپ نے فرمایا کہ لجنہ صرف صدر سیکرٹری کا نام نہیں نہ یہ ہے کہ صرف چند بہنوں نے کام کرنا ہے لجنہ آپ سب کا نام ہے آپ سب نے مل کر کام کرنا ہے آپ نے امام وقت کی اطاعت پر بڑا زور دیا اسی طرح جتنے اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کی تلقین فرمائی۔ آپ نے کہا پیشگوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے جب کثیر تعداد لوگ اسلام کے دامن میں پناہ ڈھونڈیں گے اور اسلام قبول کریں گے تو وہ لوگ بھی تیار ہونے چاہئیں جو ان کی تربیت کرسکیں۔ دوسرے ترقی کا معیار یکساں ہونا چاہئے چندہ کے لحاظ سے قربانی کے لحاظ سے تقویٰ کے لحاظ سے نیز ہر احمدی کو خود اپنی بنیادی تعلیم سے واقفیت ہونی چاہئے۔ تا کہ وہ ہر اعتراض کا جواب دے سکے۔ آپ کی لجنہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کام کے لحاظ سے بھی باقی لجنات کے لیے نمونہ ہونا چاہئے ہر احمدی عورت کو سلسلہ کے لیے ایک مفید اور کارآمد وجود بنائیں مل کر کام کرنے کی کوشش کریں۔

حلقہ ویسٹ ہل

13 جون 1983ء کو اس حلقہ میں تشریف لائیں سورۃ حشر کی تلاوت کی گئی آپ نے اس

آیت کی تشریح کو لے کر نصیحت فرمائی کہ انسان کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس نے آخرت کے لیے کیا سامان کیا ہے اور اپنے لیے کیا زادراہ تیار کیا ہے۔ اس لیے عبادت الٰہی کی طرف خاص توجہ دی جائے اور عبادت بھی صحیح رنگ میں جوانی میں کی جاتی ہے کیونکہ بڑھاپے میں قویٰ رہ جاتے ہیں تو عبادت صحیح رنگ میں نہیں کی جاسکتی۔ پس ہر احمدی بہن اس چیز کو مدنظر رکھے تو ہماری زندگیاں جنت کا نمونہ بن سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے علاوہ بچوں میں بھی شروع سے تقویٰ پر قائم رہنے اور دین کی باتوں پر چلنے کی تلقین کرتی رہا کریں۔ تاکہ ان کی تربیت صحیح رنگ میں ہو سکے۔

والتھم سٹو

14/جون 1983ء کو والتھم سٹو کے ایک اجلاس میں سپاسنامہ کے بعد حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے خطاب فرمایا آپ نے سورۃ توبہ کے رکوع نمبر 9 کی آیات تلاوت فرمائیں اور ان کا ترجمہ بھی بتایا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کا ایک معیار قرآن مجید میں مقرر فرمایا ہے اور سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی تو مومنوں سے کہہ دے کہ تمہارے باپ دادے، تمہارے بیٹے، تمہارے خاوند، جو مال کماتے ہیں وہ مال خدا کے رستہ میں جہاد کرنے کی نسبت تمہیں زیادہ پسند ہیں تو تم انتظار کرو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کردے یہ وہ معیار ہے جس پر آپ کی قربانیاں پرکھی جائیں گی۔

آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا مطلب ہی یہ ہے کہ آئندہ وہ ہر بات پر خدا اور اس کے رسول کو افضل سمجھے گا۔ ہر نیک کام کے لیے ہمہ تن گوش رہے گا اور پھر اسی طرح ہر احمدی جب بیعت کرتا ہے تو یہ عہد کرتا ہے کہ ہر کام میں مکمل اطاعت کرے گا۔

آپ نے بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے اپنے ماں باپ اور بڑوں کا کہنا اس لیے مانتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ان کی بھلائی چاہتے ہیں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری انسانیت کی بھلائی کے لیے آئے تھے۔

اس ملک میں رہتے ہوئے آپ کا اوّلین فرض یہی ہے کہ آپ اپنے بچوں کو احساس دلائیں کہ انسانیت کے سب سے بڑے محسن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تعلیم آپ نے دنیا کے سامنے پیش کی وہ ہر لحاظ سے جامع اور مکمل تھی۔ جتنی بچوں کو دین سے واقفیت ہوگی اتنا ہی ان میں شوق پیدا ہوگا۔ جوانی میں انسان میں زیادہ کام کرنے کی لگن ہوتی ہے اور ہمت ہوتی ہے آپ جو کام بھی کریں اس کے لیے پوری کوشش کریں جب تک آپ کوشش نہیں کریں گی کام میں کامیابی ممکن نہیں۔

دنیاوی امتحانوں میں بھی جب تک آپ محنت اور کوشش نہیں کرتیں اس وقت تک امتحان میں کامیاب نہیں ہوسکتیں خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے دین کو آسان بنایا ہے یہ خدا تعالیٰ کا دعویٰ ہے آپ بچپن سے ہی مذہب سیکھنے کی کوشش کریں لیکن ہر کوشش کے ساتھ تدبیر ضروری ہے اور تدبیر کے ساتھ دعا کرنی ضروری ہے پس کوشش اور دعا کے ساتھ کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارا سب کا مقصد ایک ہی ہے دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والی عورت کا مقصد یہی ہے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد بھی یہی تھا کہ اسلام کا جھنڈا دنیا پر لہرائے۔ آپ کو جو نعمت خدا تعالیٰ نے دی ہے اس نعمت سے دنیا کو روشناس کروائیں اور پھر آپ پر بڑی ذمہ داری بچیوں کی تربیت ہے اگر اس وقت بچیوں کی طرف سے بے توجہی کی تو ڈر ہے کہ ترقی رک نہ جائے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ زمین وآسمان تو ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدے نہیں ٹل سکتے۔

اگلی صدی انشاء اللہ اسلام کی فتح کی صدی ہوگی اس لیے جتنا ممکن ہوسکتا ہے کوشش کریں اور دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں دین اسلام کے لیے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لجنہ بریڈفورڈ

آپ 4 اگست 1983ء بریڈفورڈ بیت الحمد مشن ہاؤس تشریف لائیں یہاں پر زیادہ تعداد ان بہنوں کی تھی جنہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ حضرت آپا جان کو دیکھا تھا۔

بعد ازاں آپ نے اپنے خطاب میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اس زندگی کے سلسلہ کو جاری رکھنے کا مقصد یہ ہے تا وہ تمہیں پرکھتا رہے کہ کون اچھے کام کرتا ہے اور کون بُرے۔ یہ دنیا انسان کے لیے دارالعمل ہے جس کا نتیجہ خدا تعالیٰ تمہیں آخرت میں بتائے گا۔ جو عمل کے میدان میں پیچھے رہ جائے گا خدا کے پیار سے محروم رہے گا۔ ہزاروں درودوسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے توسط سے ہمیں اسلام جیسی نعمت ملی اور ہزاروں درودوسلام حضرت مسیح موعودؑ پر جنہوں نے اسلام کے غلبہ کی مہم دوبارہ شروع کی اس کے بعد ہمیں خلافت جیسی نعمت ملی۔ جس کی برکات ہمارے سامنے ہیں۔ برطانیہ چونکہ تثلیث کا گڑھ تھا جس کی پارلیمنٹ میں اسلام کے خلاف سکیمیں بنائی گئیں کہ نعوذ باللہ مکہ پر صلیب گاڑ دینے کا وقت دور نہیں اور یہ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سارا ہندوستان عیسائی بنا لو اس کا مقابلہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت نے کیا آپ نے بہنوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ دین کی خدمت کریں عورتوں اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں عمل کے لیے علم کا ہونا بہت ضروری ہے، قرآن کریم سب سے بڑا خزانہ ہے اسے پڑھیں اور ترجمہ سیکھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں۔ سلسلہ کا لٹریچر اور خلفاء کی کتابیں ہیں ان سب کو پڑھیں اور اپنی بچیوں کو پڑھائیں آپ نے عورتوں کو پردہ کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ یہ حکم صرف عرب یا پاکستان والوں کے لیے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لیے آیا ہے آپ نے اطاعت کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحابی کی مثال دی جو حضور کے اس حکم پر کہ بیٹھ جاؤ گلی میں ہی بیٹھ گئے۔

5 راگست لجنہ اماء اللہ گلاسگو کی ممبرات سے خطاب

آپ نے اپنے خطاب میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مجھے سب ممبرات سے ملکر بہت خوشی ہوئی ہے اور خاص طور پر ان ممبرات سے جنہوں نے مجھے ابھی تک دیکھا بھی نہ تھا حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں آج میں اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہی ہوں دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کے مشن آباد ہیں جن میں سے آپ بھی ہیں۔

اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچانا آپ سب کا فرض ہے اچھے اور نیک عمل کریں قرآن کریم خود پڑھیں اور سیکھیں اپنے بچوں کی صحیح طور پر اسلامی اصول کے مطابق تربیت کریں انہیں اُردو سکھائیں۔ اپنی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ قرآن کریم کو صحیح پڑھنا اور سیکھنا بھی بہت ضروری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بصورت نظمیں اپنے بچوں کو سکھائیں ان پر عمل کرنے کے لیے کیسٹ تیار کریں تا بچے گھر پر ہی سیکھ لیں اس امر کے لیے آپ اپنے عہدیداران کی مدد کریں ہر ایک کا مطمح نظر ایک ہی ہو۔ مل کر کام کرنا۔

اختلافِ رائے ضرور ہوسکتا ہے لیکن آپ سب میں کام کرنے میں سبقت کی روح ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ جات کیے ہیں ان کو بہرحال دنیا میں پورا کر کے دکھانا ہے۔ اللہ کرے آپ کا ان میں وافر حصہ ہو۔

حلقہ ٹوٹنگ

نصائح کرتے ہوئے فرمایا:۔

آج کی بچیاں کل کی نسل کی مائیں ہونگی۔ اگر ان بچیوں کی تربیت صحیح رنگ میں نہ کی گئی تو اگلی نسل دین کے معاملہ میں بہت پیچھے رہ جائے گی بعض والدین خود تو جماعتی کاموں میں پیش پیش ہیں لیکن ان کی اولادیں اس ضمن میں بہت پیچھے ہیں ان کو اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے تا کہ اگلی نسل ان ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لیے تیار ہو جوان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں اور وہی قوم کامیاب ہوتی ہے جو اپنی نسل کو آئندہ ذمہ داریوں کے لیے تیار کرتی ہے پس وہ بہنیں جو ابھی زندگی کے ابتدائی مراحل میں ہیں ان کو شروع دن سے ہی دعاؤں اور ان کی تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے تا کہ ان کی اولاد اپنے مذہب سے محبت کرنے والی ہو اور دین پر جان قربان کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ لجنہ برطانیہ۔ جون 1983ء)

☆......☆......☆

افتتاح امۃ الحیٔ لائبریری لندن 1983ء

صدر صاحبہ نے خطاب میں فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام امۃ الحیٔ لائبریری کا افتتاح کرنے کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں۔ حدیث ہے کہ ہر عورت اور مرد پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ علم حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ مطالعہ ہے۔ کتابوں کا خزانہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا ہے۔ پیشگوئی ہے کہ امام مہدی علم کی دولت بانٹے گا۔ چھوٹی سی ابتداء ہے مگر لجنہ برطانیہ بڑی ہمت اور قربانی کرنے والی ہے اس لئے کوشش کریں اور برطانیہ کی ممبر اس میں مدد کریں۔ لندن کی لجنہ بھی عطایا اور کتابوں کے عطیات بھی دیں۔ ہر علم کی کتاب اس لائبریری میں ہونی چاہئے۔ میں دعا کے ساتھ اس لائبریری کا افتتاح کرتی ہوں۔ کل میں یہاں سے رخصت ہو رہی ہوں مجھے امید ہے کہ میں جہاں جہاں بھی گئی ہوں آپ اُن کہی ہوئی باتوں پر عمل کریں گی اور آپس میں صلح، محبت اور اتفاق سے رہیں گی۔ آپس میں ایک دوسرے کو معاف کریں گی جس طرح ماں اپنے بچوں کو معاف کر دیتی ہے اسی طرح آپ بھی ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(از لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

☆......☆......☆

چوتھا آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ 1984ء

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطاب کے ساتھ چوتھے آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس کا افتتاح فرمایا۔

آپ نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہرانسان کا ایک مطمع نظر ہوتا ہے اور ایک مسلمان کے لئے خدا تعالیٰ نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کا مطمح نظر پیش کیا ہے اپنے کھلاڑیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کھیل کا میدان بھی مسابقت اطاعت اور فرمانبرداری کی روح آپ میں پیدا کرتا ہے۔ آپ جس مقصد کے لئے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے آئی ہیں۔ وہ مقصد بڑا ہی اعلیٰ، ارفع اور شان والا ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ ہم نے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا کے جھنڈوں سے بلند رکھنا ہے۔ جہاں کھیل سے انسان کی صحت بہتر ہوتی ہے وہاں اس کی روح بھی پاک اور مستعد ہو جاتی ہے اور اس میں نیک جذبات، اتحاد و اتفاق اور عاجزی و مسکینی پیدا ہوتی ہے۔

میں امید کرتی ہوں کہ یہ ٹورنامنٹ پہلے تمام ٹورنامنٹس سے کامیاب ہوگا۔ بڑی محبت و پیار سے کھیلیں۔ نہ جیتنے والے میں کِبر پیدا ہو اور نہ ہارنے والا ہمت ہارے۔

نیز کھیلوں کے اختتام پر آپ نے فرمایا:۔

میں امید رکھتی ہوں کہ ایک دن آئے گا جب نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا سے کھلاڑی لڑکیاں مرکز میں اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں گی اور اس پر فخر محسوس کریں گی۔

(الفضل 5 / مارچ 1984ء)

☆......☆......☆

دورہ گجرات

2 مئی 1985ء کو آپ نے ضلع گجرات کی ممبرات سے اپنے دورہ کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہم سے جن قربانی کا مظاہرہ ہونا چاہئے اس سے ابھی ہم محروم ہیں آرڈیننس نے ہمیں بعض معاملات میں مجبور کر کے رکھ دیا ہے ان حالات کی وجہ سے لجنہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ ضلعی سطح پر میٹنگز منعقد کر کے خواتین کو بیدار کیا جائے۔

آپ نے مجالس کی عہدیداران کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا ہمیں پہلی وحی میں پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے مجھے یہ سن کر تکلیف ہوئی ہے کہ بعض جگہوں پر کسی ایک کو بھی قرآن کریم ناظرہ نہیں آتا آپ کوشش کریں کہ 30 سال تک کی عمر کی ہر ناخواندہ عورت کو پڑھانے کا انتظام کریں۔ ہر احمدی عورت کو قرآن کریم ناظرہ اور نماز آنی چاہئے نماز میں باقاعدگی اختیار کریں جہاں کوتاہی ہو اس کی طرف صدر ضلع توجہ کریں اپنے عمل صحیح کریں کیونکہ ایمان کو جب تک عمل کا پانی نہ ملے ایمان نہیں بڑھ سکتا۔ آپ کی کوئی بیٹی بیٹا مرد عورت جاہل نہیں ہونا چاہئے۔ علم کے بغیر نہ ہم ترقی کر سکتی ہیں اور نہ ہی صحیح تربیت کر سکتی ہیں۔

آپ نے فرمایا ہماری تعلیم ہمارے عمل سے ظاہر ہونی چاہئے جن اخلاق پر ہم زور دے رہی ہیں ہمیں سوچنا چاہئے کہ کیا ہم خود بھی اس پر عمل کر رہی ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ خواتین میں حصول علم کا شوق پیدا کریں۔

حضرت سیدہ نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ تم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہو ہم اپنے منہ سے کچھ کہیں یا نہ کہیں ہمارے اعمال سے ہمارا صحیح مسلمان ہونا ظاہر ہونا چاہئے۔ غیر لوگ بھی ہمارا عمل دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ یہ واقعی مسلمان ہیں۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو نیکی کی طرف مائل کریں اگر ہماری یہ نسل خدانخواستہ کمزور رہ گئی تو

اس سے ہمارا مستقبل متاثر ہوگا۔حضور جب ہم میں تشریف لائیں تو وہ ہم میں کسی قسم کی کمزوری نہ پائیں ہماری جماعت ایک منفرد جماعت ہے۔ہماری تعلیم وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں زمانہ گزرنے کے بعد بہت سی بدعات اور کمزوریاں اسلام میں پیدا ہو چکی تھیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو ختم کرنے کے لیے تشریف لائے۔آپ کی اور آپ کے تمام خلفاء کی کوشش ہے کہ معاشرہ کو تمام بدعات اور شرک سے مکمل طور پر پاک کیا جائے پس ہمیں چاہیئے کہ رسومات سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے معاشرہ کو صاف ستھرا بنایا جائے۔ لین دین اور مطالبات کی رسمیں ختم کی جائیں سادہ زندگی اپنائیں۔احمدیت کی ترقی میں جو رسومات روک بنی ہوئی ہیں ان کا خاتمہ کیا جائے۔ایک ایک احمدی بنیانِ مرصوص ہونا چاہیئے۔ اپنے اندر اتفاق اور محبت کی روح پیدا کریں۔سچے احمدی بننے کے لیے ہمیں صحیح عمل پیش کرنا ہوگا۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1984/85ء)

☆......☆......☆

شہر گجرات کے جلسہ میں نصائح

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے مقامی مسائل حل کرنے کے لیے جو مفید اور قابل عمل تجاویز پیش فرمائیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

آپ نے فرمایا۔

ہر سال تعلیم القرآن کلاس لگتی تھی اجتماع ہوتا تھا جس کی وجہ سے مرکز سے رابطہ رہتا تھا مگر حالات نے ہم سے یہ موقع چھین لیا۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد ہمارے یہ حالات بدل دے۔ عہدیداران ہر قسم کا تساہل دور کریں قربانی صرف مال کی ہی نہیں ہوتی وقت بھی دینا پڑتا ہے آپ کی دو تین سیکرٹریان ہیں اور کوئی کام کرنے کے لیے آگے نہیں آتی۔ آپ نے کام کرنے کے لیے عہدیداران باہر سے نہیں لانے آپ کو خود اپنا آپ پیش کرنا ہوگا۔ خدا اور خدا کے رسول کو مقدم رکھنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی تعلیم کو زندہ کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا وہی آپ کے خلفاء کرتے چلے آرہے ہیں ان کے پاؤں کسی قسم کے حالات اور مصائب میں بھی اکھڑنے نہیں پائے پاکستان کے موجودہ حالات میں جہاں قتل کیا جارہا ہے، قید کیا جارہا ہے، مسلمان کہنے پر پابندی لگائی جارہی ہے ہمیں اپنے آپ کو بیدار کرنا ہوگا۔ سستیاں ترک کرنی ہونگی ہمیں اپنے عمل کو بہتر کرنا ہوگا کام کرنے والے ہر حال میں کام کرتے ہیں کام کو تقسیم کیا جائے تاکہ کام چلتا رہے۔ شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا جائے ہر حلقہ ہفتہ وار اجلاس منعقد کر کے لائحہ عمل کے مطابق کام کرے۔

عہدیداران کو تلقین کی کہ پیار و محبت سے کام چلائیں کسی پر سختی نہ کریں جو کام تشکیل دیا گیا ہے خدا کرے صحیح رنگ میں جاری رہے۔ نئی خواتین کو کام سکھایا جائے۔ دعا کریں کہ ہمارا یہ آزمائش کا دور جلد ختم ہو۔

احمدیت کا پودا مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور دشمن یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ ہم نے اس درخت کو اکھیڑنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں ہم اُسے اکھاڑ نہیں سکتے۔ (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 1984/85ء)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کا کنری میں ورودِ مسعود

مورخہ 10 / جولائی 1985ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکز یہ مختصر دورے پر کنری تشریف لے گئیں۔ مجلس عاملہ کی تمام اراکین اور ناصرات الاحمدیہ کی تمام بچیوں نے قطار در قطار کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

سپاسنامہ کے بعد حضرت سیدہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں لجنہ اماء اللہ کنری کی ترقی کے بارے میں خوشنودی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آپ نے جو قربانیاں پیش کیں وہ قابل فخر ہیں۔ ہم نے بیعت کی تو ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں گے۔ انہی قربانیوں کا ہم نے عہد کیا تھا۔ ہمیں اپنے عمل کے ساتھ دنیا کے سامنے نمونہ پیش کرنا ہے۔

اس کے بعد آپ نے تربیت اولاد کے موضوع پر خاص زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی اولاد کی تربیت کریں اور ان کو دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ دینی علم بھی دلوائیں۔ کہتے ہیں کہ سونا بھٹی سے ہی کندن بن کر نکلتا ہے۔ لہٰذا آپ اپنی اولادوں کو آنے والے وقت کے لئے تیار کیجئے۔ (مصباح، اگست 1985ء)

☆......☆......☆

انتخاب صدر لجنہ لاہور

انتخاب کے بعد فرمایا:۔

ہمیں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے جس نے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ہم میں تکبر کی بجائے عاجزی اور انکساری پیدا ہونی چاہئے نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد جو ہستی میری زندگی میں مشعل راہ ثابت ہوئی وہ حضرت مصلح موعود کی ذات تھی۔آپ نے مجھے ایک بچے کی طرح انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا۔آپ نے فرمایا صرف صدر کے کام سے اور تقریر سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ ساری عاملہ مل کر کام کرتی ہے۔ ہر کام کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عاملہ کی تمام ممبرات، پیار، عفو اور درگذر سے کام لیں۔لاہور کی جماعت میں فردی قوت کا نقص ہے۔اتنی بڑی جماعت جہاں تعلیم کی کمی نہیں کام کرنے والیاں کم ہیں۔ ہر انسان فانی ہے جہاں نئے کام کرنے والے نہیں آئیں گے پُرانے کب تک کام کریں گے۔ جماعتیں اس وقت ترقی کرتی ہیں جب ہر عہدہ دار یا صدر کی جگہ لینے کو 10 تیار ہوں۔لہٰذا افرادی قوت کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ناصرات کی تنظیم کا بہت فائدہ ہے۔7 سال کی عمر سے تربیت شروع ہوجاتی ہے۔ناصرات کو حلقوں میں کام کروایا کریں۔ جتنا کام سکھائیں گی وہ سیکھ جائیں گی۔عہد نامہ میں وقت کی قربانی مانگی جاتی ہے اور اولاد کی قربانی مانگی جاتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ اجلاسوں میں نہ آنے کے ہزاروں بہانے ہوتے ہیں۔آپ نے ان کے دلوں میں جذبہ پیدا کرنا ہے۔دلیل سے جماعت ترقی نہیں کرتی بلکہ جذبہ اور لگن سے ترقی ہوتی ہے۔ یہ روح اور اخلاص ناصرات کی بچیوں میں پیدا کرنا شروع کریں۔ ماں باپ بچیوں میں جذبہ پیدا کریں۔اولادو ہیں لاپراوہ ہوتی ہے جہاں ماں باپ کمزور ہوں۔آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنی لجنہ کو ترقی دینی ہے بلکہ ایک اچھی کارکن تیار کرنی ہے۔آپ کی ممبرات سَو فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔زیادہ سے زیادہ کارکنوں کو کام پر لگائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ تین

سَو سال تک احمدیت پھیل جائے گی ۔ یہ صدی شاہراہِ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ یہ وعدے ضرور پورے ہونگے ۔ افراد کی کمزوریاں ان کی راہوں میں حائل نہ ہوں ۔ پھر ان مخصوص حالات میں جب کہ حضور ایدہ اللہ ہم سے دور ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر کمزوری نہ آنے دیں ۔ اگر ہماری لجنات سست پڑ جائیں تو یہ بڑی قابل شرم بات ہوگی ۔ اختلاف رائے ہو مگر اتحاد نہیں ٹوٹنا چاہئے ۔ جہاں بھی کوئی رخنہ پڑے گا اتحاد ختم ہونے کا امکان ہوگا ۔ آپ کے درمیان کتنا بڑا اختلاف بھی ہو اُسے جماعت کی خاطر قربان کر دیں ۔ ثابت قدمی سے اپنا عہد بیعت نبھائیں ۔ لڑائی جھگڑے عیب چینی اور فساد کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے ۔ ہم نے وہ اخلاق پیدا کرنا ہے جو قرآن اور سنت رسول کے مطابق ہے ۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ ہونگی مگر......

اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

(رپورٹ دورہ جات 1985ء)

☆......☆......☆

دورہ راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ 1985ء

صدر راولپنڈی نے معزز مہمانوں کوخوش آمدید کہا اور دورہ کی اہمیت بیان کی۔ بعدازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں تشہد وتعوذ کے بعد سورۃ التوبہ کی آیات تلاوت فرمائیں۔

آپ نے ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیات صرف آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ قرآن کی تعلیم ہر زمانہ کے لئے اور سارے عالم کے لئے یکساں ہے۔جس طرح اس زمانہ میں مؤمنات نے ایسے عمل کئے اور اللہ کی رضا کو حاصل کیا اسی طرح اس زمانہ میں بھی جو نیک اعمال کرے گا وہ خدا کی رضا کو حاصل کرے گا اور الٰہی بشارتوں کا وارث ہوگا۔آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہماری جماعت ایک آزمائش سے گزر رہی ہے لیکن آزمائش تو ہر قوم پر ہی آتی ہے۔سب سے بڑھ کر تکالیف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دی گئی تھیں۔اُنہوں نے ہر حالت میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور پھر خدا کے وعدے پورے ہوکر رہے۔خدا کے پیار اور رحمت کے وعدے اس وقت پورے ہوتے ہیں جب قوم بھٹی سے گزرتی ہے۔ پس اس آزمائش کے وقت ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے خدا سے کئے وعدے پر قائم رہیں اور ثابت کردیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں اور شیطان ہمیں خدا سے روک نہیں سکتا۔قرآن کی تعلیم حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔آپس میں اتحاد رکھیں۔ اپنے اعمال کو قرآن، حدیث اور سنت رسول کے مطابق ڈھالیں۔ جماعتی احکام کی پابندی کریں۔ پردے میں کمزوری نہ کریں۔ رسومات و بدعات سے قطعی پرہیز کریں۔معاشرے کی برائیوں کو اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں۔اپنی اولاد کی بہتر تربیت کریں۔ ان کے دل میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔ حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت سیدہ نصرت جہاں والا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں تا ہم بھی خدا کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوں۔

(سالانہ رپورٹ 1985ء)

جلسہ مجالس فیصل آباد
(فیصل آباد کی 26 مجالس نے شرکت کی)

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارا سب سے بڑا مقصد دینی تعلیم دینا اور دینی فرائض صحیح طور پر سرانجام دینا ہے ہمارے تمام احمدی گھرانوں میں جہالت کا مکمل طور پر خاتمہ ہونا چاہئے۔

حاضرات سے فرمایا آپ ہر روز یہ سوچیں کہ آپ نے اپنے پورے دن میں اپنے دین کے کاموں کے لیے کتنا وقت دیا اور کیا کیا؟ آپ کے بچوں کی سوسائٹی کیسی ہے انہیں بتائیں کہ آپ نے کیوں احمدیت قبول کی ان کے لیے صاف ستھرا ماحول پیدا کریں۔ کام کی مکمل رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں اور رسومات کے خاتمہ کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے اپنے خطاب میں یہ بھی تلقین فرمائی کہ بچوں کو اعتراضات کے جوابات سکھائے جائیں عورتیں خود بھی اس طرف توجہ دیں دیہات میں بہت سی بدعتیں اور رسوم پائی جاتی ہیں دو رسمیں ایسی ہیں جن کے متعلق شوریٰ میں بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔

ایک یہ کہ لڑکے والوں کو جوڑے نہیں دینے اور دوسرے یہ کہ مہندی کی رسم نہیں کرنی۔ شادی کے موقع پر عہدیداران یہ رو چلائیں کہ لڑکے والوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ خود لڑکی والوں سے جوڑے لینے سے انکار کریں۔ دیہات میں تعویز گنڈے اور احمدیت کی تعلیم کے خلاف عمل کیا جاتا ہے اس کی طرف توجہ کریں۔ شرک کا مکمل طور پر خاتمہ ہونا چاہئے خود بھی دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی ذہن نشین کروائیں۔ مقامی مربیان سے مدد لیں۔ آپس کی تمام دشمنیوں اور لڑائی جھگڑوں کو ختم کریں۔ یہی جھگڑے آپ کے پاؤں کی زنجیریں بن کر ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنیں گے۔

(سالانہ رپورٹ 85-1984ء)

دورہ انڈونیشیا کے دوران

مختلف مقامات پر ممبرات کو نصائح

1۔آپ نے فرمایا آج سے ستانوے سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ آپ کی جماعت ساری دنیا میں پھیل جائے گی کتنا بڑا ثبوت ہے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا۔آئندہ بھی یہ پیشگوئیاں پوری ہونگی آج میں پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پوری ہوتی دیکھتی ہوں۔ میں بہت کمزور ہوں۔اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور میں آپ کو دیکھ رہی ہوں یہاں کی مخلص جماعت کو دیکھ کر میرے ایمان کو تقویت ملی ہے میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت دے تا آپ کا وجود جماعت کے لیے برکت کا باعث ہو اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں۔ ہماری بہنیں یاد رکھیں جماعت پر ستانوے سال گزر گئے ہیں تین سال کے بعد صد سالہ جشن تشکر ہوگا جس کی تیار ہمیں پوری کرنی چاہیئے اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کریں اور پوری طرح تیار ہو جائیں۔

پاکستان میں حالات تکلیف دہ ہیں اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے مذہبی آزادی جو ہم سے چھن گئی ہے دوبارہ حاصل ہو جائے اور ہم اس راستے میں ہر قسم کی قربانیاں دیں تا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اس کے لیے ضروری ہے ہم اپنا جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کریں اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو رہنمائی کے لیے چنا ہے آپ کبھی ایسا قدم نہ لیں جس سے لوگ نقل میں غلطی کر جائیں آپ کو ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے سامنے بڑا عظیم مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کے لیے قدم سے قدم ملا کر چلیں جماعت کی ذمہ داری صرف عہدیداران پر نہیں بلکہ سب پر عائد ہوتی ہے آپ متفق ہو کر کام کریں قرآن کریم میں امراء کی اطاعت کا حکم ہے خدا تعالیٰ میرا آنا با برکت فرمائے اور بے فائدہ نہ ہو خدا تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی قربانی کی توفیق دے اور ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے۔آمین

2۔حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا وہ خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی ہیں کہ انہیں اس دورہ کی توفیق ملی آپ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیاء اور ممبرات لجنہ کا استقبال کے لیے شکریہ ادا کیا بعدازاں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔انڈونیشیا کا دورہ اس پیشگوئی کی سچائی ثابت کرتا ہے۔آپ نے امید ظاہر فرمائی کہ ممبرات لجنہ آپ کی نصائح کو پوری توجہ سے سنیں گی اور ہر ممبر اپنے اندر انقلاب پیدا کر کے جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکے گی نیز ان نصائح کو ان بہنوں تک پہنچائیں گی جو حاضر نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کی ہر جگہ مخالفت ہو رہی ہے تاہم اگر لوگ ہمارے خلاف ہیں تو ہمیں ان کے خلاف نہیں ہونا چاہئے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ** ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمام دنیا میں نیکی کو پھیلانا ہے بہترین امت ہونے کے لحاظ سے ہم نے لوگوں کو اچھے کام کرنے کی تلقین کرنی ہے اور بُرے کاموں سے روکنا ہے ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہے مثالی بننے کے لیے ہمیں قرآن کریم کا ترجمہ کے ساتھ بغور مطالعہ کرنا چاہئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنا چاہئے آپ سب کو بحیثیت ممبرات اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔جب تک آپ میں یہ احساس ذمہ داری نہ ہو جماعت کے لیے آپ کی زندگی بے معنی ہے آپ سب کا فرض ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ خود بھی کریں اور اپنی اولادوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔قرآن کریم کے احکامات پر عمل کریں آپ کو قبول احمدیت کے انعام کو دوسروں تک پہنچانا ہے اپنی اولادوں میں جماعتی ذمہ داریوں کو انجام دینے کا جذبہ پیدا کریں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی عورتوں نے قربانیاں دی ہیں لیکن ابھی کچھ کمزوریاں باقی ہیں۔قرآن کریم کی سورۃ نور میں بیان فرمودہ احکامات پر توجہ دیں جس میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے قرآن کی تمام ہدایات کی حتی الامکان پابندی کریں اپنے آپ اور اپنی نسلوں میں نیکی پیدا کرنے کی کوشش کریں ہر کام میں ہمیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اصول کی پابندی کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہے اگر کسی کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اپنے بچوں اور والدین کی محبت سے زیادہ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے

کہ اس کا ایمان مکمل ہیں۔

تبلیغ انتہائی ضروری ہے ہمیں دنیا کے سامنے اچھا نمونہ پیش کرنا ہے ہر احمدی خاتون کو شادی کے معاملہ میں قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے حضرت مصلح موعود نے احمدی لڑکی کو غیر احمدی مرد کے ساتھ شادی کی اجازت نہیں دی۔ امارت اور تعلیم اس میں رکاوٹ نہیں بننی چاہیئے اس طرح سے جماعت کو نقصان پہنچتا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی گھر جنت کا نمونہ پیش کرے اس سکیم کو کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے امام سے تعلقات مضبوط کریں حضور کے لیے مسلسل دعائیں کریں آنے والے سال جماعت کے لیے بہت اہم ہیں۔ 1989ء میں جماعت کے قیام پر ایک صدی پوری ہو جائے گی اس لیے ان تین سالوں میں بہت ترقی ہونی چاہیئے بچوں کی تعلیم وتربیت پر بہت توجہ دیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گہری محبت پیدا کریں صحابیات کا نمونہ اپنائیں آپس میں اتحاد و اتفاق کو بڑھا کر بہتر تعاون پیش کریں آپ نے پاکستانی خواتین کے لیے بھی دعا کی تحریک کی کہ خدا تعالیٰ انہیں ہر آزمائش میں کامیاب کرے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ انڈونیشیا 1986ء)

☆......☆......☆

پانچویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ

15-16 فروری 1986ء

مکرمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے تشہد وتعوذ کے بعد لجنہ کے پانچویں سالانہ ٹورنامنٹ کا افتتاح ان الفاظ سے فرمایا:۔

میں خدا تعالیٰ کے پاک نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے لجنہ کے پانچویں سالانہ ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتی ہوں۔

محنت اور کوشش کے بغیر کوئی منزل حاصل نہیں ہوتی۔قرآن کریم نے بھی اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے جب تک کھلاڑی اپنی کوشش نہیں کرتا جیتنے کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔پھر مل کر کھیلنے کے لئے میچز میں جہاں ایک لمحہ کی تاخیر سے کھیل کا پانسہ پلٹ جاتا ہے سب کھلاڑیوں کی مجموعی کوشش سے ہی ٹیم کامیاب ہوتی ہے۔آپ نے کھلاڑیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کھیل کا میدان بھی اطاعت ،فرمانبرداری اور مسابقت کی روح پیدا کرتا ہے۔آپ جس مقصد کے لئے ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے آئی ہیں وہ بہت ہی اعلیٰ اور ارفع ہے۔ہم نے ہر میدان میں بچیوں کی صحیح تربیت کرنی ہے جس کوشش لگن اور جذبہ سے آپ کھیلتی ہیں اسی جذبہ سے اعلیٰ اخلاق ،سچائی کی بلندی اور معاشرہ کی اصلاح کی کوشش کریں تو ہم یہ میدان بھی فتح کر سکتی ہیں۔خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

☆......☆......☆

دورہ جھنگ 1986ء

تشہد، تعوذ کے بعد فرمایا:۔

جھنگ والوں نے بُلانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا لیکن جب خدا تعالیٰ کی رضا ہو اسی وقت کام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی توفیق سے آج موقعہ ملا ہے کہ کچھ آپ سے سنا جائے اور کچھ آپ کو سنایا جائے۔ بعد ازاں آپ نے سرمہ چشمہ آریہ کا اقتباس پیش کیا۔

جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مذہب کی جڑ خدا شناسی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مذہب اسلام کی جڑ بھی یہی ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی پہچان اور اس کی محبت حاصل ہو۔ مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اصلاحِ معاشرہ پر بہت زور دیا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ صلہ رحمی کرو اور قول سدید اختیار کرو۔ آپ کا فرض ہے کہ اس طرف توجہ رکھیں۔ سادگی کو اپنا شعار بنائیں۔ ہم نے اس معاشرہ کو زندہ کرنا ہے جو آج سے چودہ سَو سال پہلے کا معاشرہ تھا فرمایا کہ لجنہ کی تنظیم کا یہ کام ہے کہ بچوں کی صحیح تربیت کریں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کریں اور آپ کے دین کی سربلندی اور غلبہ کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ذلّت سہنے کے لئے تیار ہوں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

☆......☆......☆

دارالذکر لاہور میں خطاب

مؤرخہ 23/اپریل صبح دس بجے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ دارالذکر تشریف لائیں جہاں لاہور شہر کے 52 حلقہ جات کی صدریں، سیکرٹریان گیارہ قیادتوں کی نگران صدریں، ناصرات الاحمدیہ کی نگران اور مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ صدر لجنہ لاہور موجود تھیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ لاہور شہر کو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ ہی بڑا اہم مقام حاصل رہا ہے۔ یہاں بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر تشریف لاتے رہے۔ آپ کے بعد حضرت مصلح موعود بھی متعدد بار یہاں تشریف لائے۔ کئی اہم تحریکات یہاں سے اُٹھیں پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی یہاں تشریف لاتے رہے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس شہر سے گہرا تعلق رکھتے ہیں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ بیان کو یاد دلایا کہ جماعت پر آزمائش کا کڑا دور بھی آئے گا اور اس پر آپ نے جماعت کے افراد کو ثابت قدم رہنے اور استقامت دکھانے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں عہدہ داران کو اس بات کی خصوصی ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے وہ خود کو تربیت کی خاطر نمونہ بنائیں۔ ان کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ ذاتی توجہ، محنت اور سچی لگن کے ساتھ دینی کاموں میں حصہ لیں کیونکہ سچی محنت کو خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ پھر آپ نے پردہ کی اہمیت بیان فرمائی کہ یہ حکم خداوندی ہے جس کی تعمیل کرنی اور کروانی ہمارا فرض ہے۔ ہم سب کے پیش نظر ہمیشہ توحید باری تعالیٰ اور حقوق العباد کی ادائیگی رہنی چاہئے کہ یہی دین اسلام کے دو بڑے ستون ہیں۔ ہر ایک کی ہمدردی کرنا ہمارا شیوہ رہے۔ کسی کو ہماری طرف سے کوئی دُکھ اور تکلیف نہ پہنچے۔ آمین

قیادت اسلامیہ پارک میں خطاب

23/اپریل 1986ء کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکز قیادت اسلامیہ پارک تشریف

لے گئیں ۔ اس موقعہ پر آپ نے پردہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے سب حکموں پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے اور پردہ بھی حکمِ الٰہی ہے اس پر عمل کرنا ہم پر واجب ہے ۔ اس کے بعد آپ نے تمام عہدیداروں کو صدر کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کی تلقین فرمائی ۔ ممبرات کو اجلاسوں میں با قاعدہ حاضر ہونے کی تلقین فرمائی ۔ آپ نے خاص طور پر ہدایت کی کہ تمام کام آپس میں تعاون، محنت اور کوشش سے ہوا کرتے ہیں ۔ خدا کرے کہ بیداری کے آثار پیدا ہوں ۔

قیادت سلطانپورہ میں خطاب

مؤرخہ 24 / اپریل سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان قیادت سلطانپورہ تشریف لے گئیں ۔ سپاسنامہ کے بعد آپ نے خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے مختلف تربیتی امور، آداب مجلس، آداب بیوت اور آداب نماز کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے اس امر کی خاص ہدایت فرمائی کہ خطبات جمعہ اور خطبات عیدین کے دوران مکمل خاموشی ہونی چاہیئے ۔ ماؤں کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ نیز فرمایا جھوٹ سے اجتناب اور سچائی ہمارا شعار ہونا چاہیئے ۔ تمام عورتوں کو پندرہ روزہ اجلاسوں میں حاضر ہونے کی تلقین کی ۔

(رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1986ء)

☆......☆......☆

دورہ خوشاب

مؤرخہ 7رمئی 1986ءکوحضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ مکرم رضیہ درد صاحبہ کے ہمراہ ضلع خوشاب کے دورہ پرتشریف لے گئیں۔اس اجلاس میں عہدہ داران کو اپنے مسائل پیش کرنے کا موقع دیا گیا جس کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحب لجنہ مرکزیہ نے حاضرات سے اپنے خطاب میں فرمایاضلع خوشاب میں ممبرات کی دینی کام کرنے کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ آپ نے چونکہ احمدیت کو ورثہ میں پایا ہے شاید اس لئے اس کی قدر نہیں کہ کتنی بڑی صداقت اور نعمت آپ کے پاس ہے۔ بیعت کرتے وقت جو عہد آپ دوہراتی ہیں وہ کیوں آپ کے عمل سے ظاہر نہیں ہورہا۔رسم ورواج، بدعات اورلغو باتوں سے اجتناب کریں۔ایک دوسرے کی اصلاح محبت و پیار سے کریں۔ مرکز سے رابطہ رکھیں۔ جہالت کو دور کرنے کے لئے تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔تدریس قرآن کریم کے اہم فریضہ کو اپنا نصب العین بنائیں کہ یہ سب علوم کامنبع ہے۔اختتامی دعا کے بعد فرداً فرداً ممبرات کوملاقات اورمصافحہ کا شرف بخشا۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

☆......☆......☆

سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا دورہ

اٹک، پشاور، نوشہرہ اور تربیلا

2؍فروری 1987ء کو ضلعی اجلاس میں مجلس عاملہ کی ممبرات اور کارکنات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

وہ اپنے کام میں تیزی پیدا کریں اور مرکزی ہدایات پر عمل کریں۔ مرکز اور خلیفہ وقت سے رابطہ رکھیں۔ اپنے عہد پر غور کر کے عمل کریں۔

دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ بعد ازاں سیدہ صدر صاحبہ نے اجلاس عام میں ممبرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

احمدیت کی جو نعمت آپ کو دی گئی ہے اس کی قدر کریں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں تا کہ آئندہ یہ بچے جماعت کے اچھے کارکن ثابت ہوں۔

3؍فروری کو سیدہ صدر صاحبہ نے نوشہرہ میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اس پر عمل کرنے والدین کو بچوں کی صحیح تربیت کرنے۔ حُسن اخلاق کا نمونہ پیش کرنے عفو و درگزر سے کام لینے اور اپنے اندر عظیم انقلاب پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی''۔(مصباح اپریل 1987ء)

☆......☆......☆

متفرق نصائح لجنہ جرمنی

خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (لجنہ جرمنی میونخ)

12 / جولائی 1987ء کو حضرت چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پاکستان نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی، نائب صدر مسز مریم نازا ور انچارج لائبریری مسز شمیم امینی کے ساتھ میونخ کے دورہ پر تشریف لے گئیں۔

آپ کے پُرجوش استقبال کے بعد آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا بعدازاں آپ نے ممبرات کو نصائح فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ:۔

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' ضرور پورا ہوگا۔ مگر ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ان وعدہ جات کو پورا کرنے میں ہماری کوششیں شامل نہ ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر زور دیں۔ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ کریں۔ صحیح اسلامی تربیت کریں کوئی عورت کمزوری نہ دکھائے۔ ایک عورت کی کمزوری سے پوری لجنہ پر حرف آ سکتا ہے۔ خصوصاً یورپ کے ماحول میں تربیت پر زور دیں۔ (از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 29)

☆......☆......☆

خطاب لجنہ اماء اللہ جرمنی برلن

23/ جولائی 1987ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ برلن تشریف لے گئیں ان کے ہمراہ نیشنل صدر مکرمہ کوثر شاہین صاحبہ، نائب صدر مسز ناز صاحبہ اور مسز شمیم امینی صاحبہ بھی تھیں۔ خطاب میں آپ نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ قائم ہو چکی ہے۔ ہر احمدی جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہے۔ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم احمدی ہیں جب تک عمل بھی ساتھ نہ ہو۔ آپ نے قرآن کریم کی تعلیم پر زور دیا اور فرمایا کہ قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس کی پیروی اُسی وقت کی جاسکتی ہے جب قرآن کریم آتا ہو اور پھر یہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی آنا چاہئے تاکہ معلوم ہو کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن باتوں کو کرنے سے روکا گیا ہے۔ قرآن کریم کی محبت اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک اسے پڑھا اور سمجھا نہ جائے۔ آپ نے فرمایا:۔

اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم ترقی کریں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا اور سب احمدیوں کا مقصد یہی ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ آپ نے تقویٰ اختیار کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہمارا قول اور فعل ایک ہونا چاہئے۔ اس میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام کو زندہ رکھنے اور اپنی روحانی ترقی کے لئے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اپنے بچوں میں خدا تعالیٰ کا پیار اور مذہب سے محبت پیدا کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کریں۔ مذہب کی غیرت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت پیدا کریں۔ خلفاء کے احکام پر چلنے کا شوق اور جذبہ پیدا کریں۔ یہ کام بچپن سے کریں بڑے ہونے پر بچوں کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔

ایک ماں کے مبلغ سے بھی زیادہ کام اور فرائض ہیں۔ بچوں کی ہر وقت نگرانی کریں ان کو بُرے ماحول سے بچائیں یہاں مغربی ممالک میں جو بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں اپنے بچوں کو ان سے محفوظ رکھیں۔ انہیں بتائیں کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔ تم احمدی ہو۔ تم مسلمان ہو۔ تمہارا کردار، تمہاری عادتیں اسلام کے مطابق ہونی چاہئیں۔

آپ نے فرمایا کہ:۔

آپ کی قربانیاں آپ کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی اگر آپ نے اپنی نسل کو تیار نہ کیا۔ نیز آپ نے خواتین کو پردہ کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عورتیں اپنی زینت کو چھپائیں۔ آپ نے جرمن احمدی خواتین کو پردہ (برقعہ) میں دیکھ کر بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ یہاں اللہ تعالیٰ ایک مضبوط جماعت قائم کرے جو باقی قوم کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔

(از تاریخ لجنہ جرمنی جرمنی صفحہ 21-22)

ہیمبرگ

24/جولائی 1987ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ محترمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ہمراہ ہیمبرگ کے دورہ پر تشریف لائیں اس روز آپ نے لجنہ کے اجلاس میں جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ:۔

عہدہ کوئی فخر والی چیز نہیں بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس نے خدمت کا موقعہ دیا۔ سب سے بڑا خلق یہ ہے کہ اپنے آپ کو سب سے کم تر سمجھا جائے اور ہر قسم کے تکبر سے بچا جائے کیونکہ تکبر انسان کو خدا سے بہت دور لے جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا مبلغ اور صدر کی اطاعت کریں اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوں اور آپس میں اتفاق اور اتحاد ہونا چاہئے۔ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق کام کریں اپنا اچھا نمونہ پیش کریں۔ (از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 12)

خطاب لجنہ جرمنی

25/ جولائی 1987ء اس اجلاس میں ہیمبرگ اور اِردگرد کے علاقہ سے کثیر تعداد نے شرکت کی اور آپ کی قیمتی نصائح کو سننے کا شرف حاصل کیا۔

آپ نے فرمایا:۔

احکامِ خداوندی اور احکامِ رسول پر صحیح طور پر عمل کریں۔ آپ نے قرآنی آیات کے حوالے دے کر بتایا کہ جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مومنات نے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ کی رضا کو حاصل کیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی جو نیک اعمال کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے گا۔

اس وقت ہماری جماعت آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے لیکن آزمائش تو ہر الٰہی جماعت پر آتی ہے۔ سب سے بڑھ کر تکالیف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دی گئیں مگر انہوں نے ہر حال میں ثابت قدمی دکھائی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے پورے کئے۔

آپ بہنیں بھی قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں۔ آپ کو اگر لفظی ترجمہ نہیں آتا تو آپ تلاوت کر کے ہر آیت کا ترجمہ غور سے پڑھیں۔ آپس میں اتحاد رکھیں اپنے اعمال قرآن وسنت کے مطابق ڈھالیں جماعتی احکام کی پابندی کریں۔ رسومات اور بدعات سے قطعی پرہیز کریں۔ معاشرہ کی بُرائیوں کو اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کریں تا ہم بھی خدا کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوں۔

(از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 13)

☆......☆......☆

خطاب لجنہ جرمنی کولون

26/ جولائی 1987ء کو حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان مریم صدیقہ صاحبہ نے کولون جماعت کا دورہ کیا۔ کولون جماعت کی ممبرات کی طرف سے سپاسنامہ پیش کئے جانے کے بعد آپ نے لجنہ اماء اللہ کولون کے کام کو بہت سراہا اور آپ نے سورۃ ابراہیم کی آیت کی روشنی میں تمام بہنوں کو قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر نافذ کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح سورۃ مائدہ کی ایک آیت کی روشنی میں آپ نے فرمایا قرآن کریم اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جانے والی کتاب ہے۔ اسی میں دونوں جہانوں کے فوائد ہیں۔ جب تک مسلمان اس پر عمل کرتے رہے اور اپنی زندگیاں قرآن مجید کے مطابق گزارتے رہے وہ ساری دنیا پر چھائے رہے۔

اسی ضمن میں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے وقار کو پھر واپس لائے اور پھر وہی اخلاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دنیا پھر دیکھے جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔ وہ امین ہوں تو ایسے امین کہ خود اور بیوی بچے بھوکے مر جائیں لیکن دوسروں کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں تو ایسے سچے کہ مال و دولت جائے، جان جائے، عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے۔ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نبھائیں اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر اسے پورا کریں۔ احمدی مرد اور عورتیں خواہ وہ کسی بھی ملک میں ہوں سچے دل سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو ان کے اخلاق کردار اور انسانوں سے سلوک اور ان کا معاشرہ سب قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ (از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 18)

☆......☆......☆

نیشنل ولوکل ممبرز مجلس عاملہ فرینکفرٹ جرمنی سے خطاب

27/جولائی 1987ء آپ نے ممبرز عاملہ کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

آپ سب ممبرات کی تربیت اور خصوصاً عہدیداران کی خاص تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنے اجلاسوں میں تربیتی امور کو مدنظر رکھیں ہر نئے سال کا گزشتہ سال سے مقابلہ کریں تا کہ گزشتہ خامیوں کو دور کرسکیں۔

آپ نے فرمایا:۔

جب مقصد ایک ہو منزل ایک ہو تو اختلافات کیسے؟ مرکزی عاملہ ممبرز کو خصوصی کردار کا حامل ہونا چاہئے۔ حفظ مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے پر اعتماد کریں اور اپنے سینئرز کی تابعداری کا جذبہ پیدا کریں۔ممبرات کو پردے کی طرف توجہ دلائیں۔ جاسوسی، غیبت اور الزام تراشی سے گریز کریں۔

جرمن احمدی قیمتی ہیروں سے مشابہ ہیں ان کی قدر کریں۔آپ نے شعبہ مال اور شعبہ تجنید کو بھی خصوصی توجہ دلائی کہ چندوں کی وصولی تجنید کے مطابق ہونی چاہئے کیونکہ بجٹ کے مطابق چندوں کی وصولی کم ہے۔اسی طرح شعبہ اشاعت کو چھوٹی چھوٹی کتب کے جرمن تراجم کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی۔

آخر میں آپ نے جرمنی کی لجنات کے محبت بھرے جذبات اور والہانہ استقبال کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دعا کی اللہ تعالیٰ ان دوروں کے عملی نتائج دکھائے اور جرمنی کی لجنات کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرے۔(از تاریخ لجنہ جرمنی صفحہ 175)

☆......☆......☆

افتتاح چھٹی آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ

منعقدہ 14-15 فروری 1987ء

آپ نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد لجنہ کے چھٹے سالانہ ٹورنامنٹ کا افتتاح ان الفاظ سے فرمایا:۔

میں خدا تعالیٰ کے پاک نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے لجنہ کے چھٹے آل پاکستان ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتی ہوں۔

افتتاح کے بعد آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ 1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے شعبہ صحت جسمانی کا آغاز فرمایا تھا۔ ماسوائے ایک سال کے لجنہ کے ٹورنامنٹ باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ بچیاں ذوق وشوق سے حصہ لے رہی ہیں۔ آئندہ سوچ رہے ہیں کہ نہ صرف ربوہ میں بلکہ سب جگہوں پر یہ ٹورنامنٹ منعقد کئے جائیں۔ خدا کرے کہ یہ ٹورنامنٹ کامیاب ہو۔

آپ نے مزید فرمایا کہ نماز میں اطاعت اور منظّم رہنے کا سبق ہے جسمانی اور روحانی نظام ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ صحت کو ٹھیک رکھنے کے لئے ورزش اور کھیلوں کا جاری رہنا ضروری ہے لجنہ کوشش کر رہی ہے کہ دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ یہ شعبہ بھی مزید ترقی کرے۔ آمین

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

☆......☆......☆

اختتامی خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ربوہ

منعقدہ 30/ستمبر 1987ء

آپ نے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر خوشی کا اظہار فرمایا نیز آپ نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں یہ جذبہ ہونا چاہئے کہ علم سے اپنی جھولیاں جتنی بھر سکتی ہیں بھر لیں ماؤں کو بچوں کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہئے ان کو بجائے اِدھر اُدھر پھرنے کے نظم وضبط سکھائیں تا کہ اجتماعات کامیاب ہوں۔

ربوہ مرکز ہے جو ذمہ داریاں آپ پر ہیں ان سے غافل نہیں رہنا چاہئے اس لئے اجتماع کو میلہ نہ بنائیں بلکہ وقت سے پورا فائدہ اُٹھائیں نہ صرف خود سیکھیں بلکہ بچوں کو بھی ساتھ رکھیں تا کہ ان کے کانوں میں ابھی سے نیکی اور تقویٰ کی باتیں پڑیں پھر آپ نے صفائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پوری صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ گھروں کو صاف رکھیں اور اجتماعی طور پر خیال رکھیں کہ اجتماع وغیرہ میں صفائی رہے۔ آپ نے پردہ کی جانب توجہ مبذول کرواتے وقت فرمایا کہ مرکز میں رہتے ہوئے صحیح پردہ کرنا ربوہ کی بچیوں کا فرض ہے دوسروں کی نقل نہ کریں اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ صحیح نمونہ پردہ کا پیش کریں خدا نے آپ کو قیادت کے لئے بنایا ہے۔ ہم میں کمزوریاں نہیں ہونی چاہئے۔

(مصباح ستمبر 1988ء)

☆......☆......☆

دورہ فاروق آباد

(مورخہ 7 جنوری 1988ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا ہمارے اوپر عام طور پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ درجہ نہیں دیتے جو حضرت مسیح موعودؑ کو دیتے ہیں یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا ایک ایک لفظ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں آپؐ کی غلامی کا دعویٰ نہ کرتا اور آپؐ کی محبت کا دم نہ بھرتا تو میں کبھی یہ مقام حاصل نہ کرسکتا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خود فرمایا ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ سیرت کے جلسے کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اصل مقصد اُسوہ رسولؐ پر عمل کرنا ہے۔ پھر آپ نے درود شریف کی برکت اور فضلیت بیان فرماتے ہوئے اس کا ورد کرنے کی طرف توجہ دلائی بعد ازاں قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے کی تلقین فرمائی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اہمیت واضح فرمائی۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ مرکزیہ 1988ء)

☆......☆......☆

افتتاح ساتویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ

منعقدہ 6 فروری 1988ء

تشہد تعوذ اور تسمیہ کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ساتویں آل پاکستان ٹورنامنٹ کا افتتاح فرماتے ہوئے ممبرات سے خطاب کیا اور فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس سال کھیلوں کے انعقاد کا موقع فراہم فرمایا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’یٰاَیُّھَا الاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہ کہ اے انسان! تو سخت محنت کر کے اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔ تمام کاوشوں سے اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آپ نے محنت کرنی ہے۔ یہ تمام کاوشیں اس لیے ہیں کہ انسان کا اللہ تعالیٰ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ کھیل کا میدان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم نے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے نہ صرف کھیل کے میدان بلکہ ہر میدان میں چاہے وہ تعلیم ہو آگے بڑھیں۔ کھیل کا میدان یہ سبق دیتا ہے کہ محنت سے گھبرانا نہیں بلکہ آگے سے آگے بڑھنا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ آج کھیل میں کسی قسم کی بدنظمی نہیں ہوگی اطاعت کے جذبہ کو شعار بناتے ہوئے کسی شکایت کا موقع نہ دیں گی جو ججز کا فیصلہ ہوگا وہ آخری فیصلہ ہوگا میرے کان تک شکایت نہ پہنچے۔

محترمہ سیدہ صدر صاحبہ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ بعض لجنات سے ناصرات ان کھیلوں میں شامل ہو جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جن صدروں نے اگر کوئی ناصرات بھیجنی ہے تو بجائے اس کے کہ ہم لڑکیوں کا چناؤ کریں بلکہ وہ خود منتخب کر کے بہترین لڑکیاں بھجوایا کریں آئندہ ناصرات کے لیے کھیلوں کے پروگرام کے بارہ میں بھی توجہ کر رہے ہیں اگر ناصرات آئی ہیں تو وہ کھیلیں دیکھیں Enjoy کریں لیکن شامل نہیں ہوسکتیں۔

میری دعا ہے کہ کھیلوں کا دوروزہ اجتماع کامیاب ہو اور جس نے صحیح کھیل کی ہے وہ اس کا پھل پائے۔ آمین (از سالانہ رپورٹ لجنہ مرکزیہ 1988ء)

اختتامی خطاب ساتویں آل پاکستان

لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ منعقدہ 1988ء

تشہد اور تعوذ وتسمیہ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ لجنہ کا ساتواں سالانہ ٹورنامنٹ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ بیشتر اس کے کہ تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں لائی جائے میں تمام بچیوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آپ نے فرمایا کہ ٹورنامنٹ کا مقصد صرف انعام حاصل کرنا ہی نہیں بلکہ لجنہ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ لجنات اپنی بچیوں کی تربیت کا خیال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

لِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتُ

کہ ہر شخص کا ایک مطمع نظر ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف کوشش کرنے والا ہوتا ہے۔

(اے مسلمانو) تمہارا مطمع نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

ہمیں دنیا کی قوموں میں اپنے آپ کو صف اوّل میں لانا ہے اس لیے یہ مواقع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔

مجموعی طور پر یہ انتظام اچھا ہے مگر کہیں کہیں رکاوٹیں بھی آجاتی ہیں بعض دفعہ بدمزگیاں ہو جاتی ہیں بعض دفعہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے حالانکہ جنہیں مقرر کیا جاتا ہے انہیں اصول معلوم ہوتے ہیں۔

آپ نے وقت کی پابندی کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اگر ترقی کرنی ہے تو وقت کی پابند ہوں میں خود وقت پر آنے کی پابند ہوں مگر یہاں آدھا گھنٹہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آپ کے دل میں حسد پیدا نہ ہو کہ فلاں جیتا میں ہاری۔ ہار جیت تو کھیل

کے میدان میں لگی رہتی ہے اسے دل میں نہیں لانا چاہئے ۔اس کے بعد آپ نے تمام نگرانات اور منتظمات کا شکریہ ادا کیا اور سب بچیوں کو مبارکباد پیش کی اور اس کے بعد انہیں یہ ہدایت بھی فرمائی کہ آئندہ سال کے لئے بچیوں کو اچھی طرح تیاری کروائیں پھر مقابلہ جات کے لئے بھجوائیں فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے میں تمام کارکنات کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں ۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ مرکزیہ 1988ء)

☆......☆......☆

دورہ ضلع جھنگ 3 دسمبر 1988ء

ضلع جھنگ کی مجالس کی حاضر ممبرات کو نصائح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

جماعت کے قیام کو ایک صدی پوری ہو چلی ہے اپنا جائزہ لیں کہ آپ نے اس عرصہ میں کیا کچھ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غایت بتاتے ہوئے اپنی کمزوریوں اور برائیوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی فرمایا کہ قربانی کرنے والے ہی انعامات کے مستحق ہوتے ہیں ایسا جذبہ اور بیداری اپنے اندر پیدا کریں کہ کام میں کوئی چیز آڑے نہ آئے۔ عہدیداران اپنا بہترین نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کریں بہترین عمل کے ساتھ نئی صدی میں شامل ہوں دوسروں کی کمزوریوں سے بچتے ہوئے اپنی نیکیاں دوسروں میں منتقل کریں۔ ناصرات کی عمر کی اور جوان بچیوں کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے بدعات و رسوم چھوڑ کر پاک معاشرہ قائم کریں۔ دعا کریں کہ ایسی حکومت سامنے آئے جو ہمارے ملک کے لیے اور ہمارے لیے بہتر ثابت ہو۔ حضور ایدہ اللہ پوری کامیابی اور شان و شوکت سے جلد واپس تشریف لائیں۔

پھر آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(از سالانہ رپورٹ لجنہ مرکزیہ 1988ء)

☆......☆......☆

افتتاح آٹھویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ

منعقدہ 15-16 فروری 1989ء

آپ نے تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حاضرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔
ذہنی جلا اور اچھی سوچ کے لئے اچھی صحت کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے لجنہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی نے کھیلوں کا انتظام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ان دو دنوں میں ہی نہیں بلکہ سارا سال آپ کوشش کرتے ہوئے کھیل جاری رکھیں۔

آپ نے فرمایا انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اسی لیے زندگی کی ہر دوڑ میں تعلیم حاصل کرنے اور دعاؤں میں ہر بچی کو آگے آنے کی کوشش کرنی چاہئے نیز آپ نے دیانت داری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا دیانتداری کو اپنا شعار بنائیں اگر کھیل کے میدان میں آپ بددیانتی کریں گی تو زندگی کی دوڑ میں آگے نہیں بڑھ سکیں گی۔ کھلاڑی اپنی منتظمات کی اطاعت کریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان)

☆......☆......☆

دورہ راولپنڈی،اسلام آباد

1-دورہ راولپنڈی(27فروری1989ء)

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اور مکرمہ صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ 26 فروری کو راولپنڈی کے دورہ پر تشریف لے گئیں ۔27 فروری 1989ء کو بیت الحمد مری روڈ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں راولپنڈی لجنہ کی صدر کا انتخاب عمل میں آیا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا عہد نامہ کے بعد

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ احمدیت کے قیام پر ایک صدی پوری ہو رہی ہے بہت سی مبارک ہستیاں ہم سے جدا ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جشن تشکر منانے کی توفیق عطا فرمائے۔آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے مسیح موعودؑ کا زمانہ پایا اور آپ کے خلفاء کا زمانہ پایا لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ احمدیت کیوں قبول کی ہے؟ فرمایا کہ مذہب کی کوئی غرض ہوتی ہے سچائی کو قبول کرنے کے لیے اس کے نتائج کو دیکھنا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے وہ ارشادات بیان فرمائے جس میں آپ نے احمدیت کی غرض بیان فرمائی اور فرمایا تھا کہ مذہب کی جڑ خداشناسی ۔اس کی شاخیں اعمال صالحہ۔اس کے پھول اخلاق فاضلہ اس کا پھل ذات روحانیہ اور نہایت عمیق محبت ہے جو خدا اور اس کے بندے کے درمیان پائی جاتی ہے۔

فرمایا کہ نجات کا راستہ صرف ہمارے مذہب کے لیے کھلا ہے لیکن آپ کو اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنی ہوگی اور اپنے نفس کی اصلاح کرنی ہوگی۔

2-دورہ اِسلام آباد

28 فروری کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اسلام آباد تشریف لے گئیں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی

کے اختتام اور دوسری صدی کے شروع ہونے کا ذکر فرمایا۔آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح الموعودؑ کے مخالفین کا خیال تھا کہ آپؑ کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔لیکن خدا تعالیٰ نے ہر طرح سے آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ صدی کے خاتمہ پر ہم نے خوب خوشیاں منانی ہیں۔ مگر عین دینی رنگ میں۔دعاؤں پر زور دیں۔تضرع اختیار کریں۔صدقات دیں دکھی انسانوں کی خدمت، بیماروں کی مزاج پرسی، یتیموں بیواؤں کی امداد، صدقہ و خیرات، جانوروں کی قربانی وغیرہ کی طرف تاکید فرمائی۔

فرمایا کہ ناصرات و اطفال کی اعلیٰ تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے ان کو نئی صدی کے تقاضوں کے لیے تیار کریں تا وہ آئندہ ذمہ داریوں کو احسن طریق سے نبھا سکیں۔تاریخ احمدیت تمام بچوں کے ذہن نشین کروائی جائے۔مطالعہ کا شوق ان کے اندر پیدا کریں۔تا وہ اس کے ذریعہ اپنے دل اور دماغوں کو روشن کر سکے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اصلاح معاشرہ کے لیے مشعل راہ ہے۔

پھر آپ نے شرائط بیعت پر روشنی ڈالتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔موجودہ زمانہ میں احمدیوں پر سختیوں اور قربانیوں کا ذکر آپ نے بڑے احسن رنگ میں بیان فرمایا مگر ساتھ ہی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی نماز پر پابندی سے عمل پیرا ہونے، پردہ کرنے اور نیک صالح عمل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان)

☆......☆......☆

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ
کی سویڈن میں آمد

2/ اگست 1989ء کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود پہلی مرتبہ سویڈن تشریف لے گئیں۔

آپ نے حضرت بانی سلسلہ کا قیام اور دعویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت کی بنیاد رکھی۔ آپ کا دعویٰ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کا کیا مقام ہے۔ آپ نے حضور کے حالات زندگی قدرے تفصیل کے ساتھ نہایت ایمان افروز طور پر بیان فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کا مقصد توحید کی طرف بلانا اور نیک فطرت بندوں کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔ سو آپ اس مقصد کی پیروی کریں مگر نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ پھر آپ نے نصائح فرمائیں کہ اپنا فرض ادا کریں اور دعاؤں صبر و استقامت اور اپنی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کریں۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں ان میں احمدیت کے لئے غیرت کا جذبہ پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کریں۔

(رپورٹ لجنہ سویڈن۔1989ء)

☆......☆......☆

آل پاکستان لجنہ میچز منعقدہ دسمبر 1990ء

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے مختصر افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ امسال اجتماع کے لیٹ ہونے اور امتحانات کی وجہ سے کھلاڑی لڑکیوں کی تعداد کافی کم ہے لہٰذا آپ جب واپس جائیں تو عہدیداران کو جا کر پیغام دیں کہ ہمیں اپنی مناسب آراء بھجوائیں کہ کھیلوں کے لیے کونسا مہینہ مناسب ہوگا یہ مقابلے موسم گرما میں نہیں کروائے جا سکتے۔ اوّل تو پنجاب میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے ہال میں پنکھے چلانے بھی ممکن نہیں لہٰذا مناسب مشورے تحریر کر کے ارسال کریں۔

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں ہر نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں خواہ وہ تعلیم ہو عبادت ہو یا خدمت خلق ہو۔ ہماری کھیلیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں کیونکہ آپ کو یہاں پر اچھا ماحول میسر آتا ہے اور صحت مند مقابلہ کی فضاء ہوتی ہے لہٰذا آپ تکلیف پہنچائے بغیر اس میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اگر کسی ضیف کی کوئی بات غلط محسوس ہو تو بھی ان کے فیصلے کو ماننے کی کوشش کریں جس بات سے منع کیا جائے وہ نہ کریں بعض کھلاڑیوں کو Draws وغیرہ پر اعتراض ہوتا ہے حالانکہ یہ میرے سامنے نکالے جاتے ہیں اس میں کسی کی پسند ناپسند کا دخل نہیں ہوتا لہٰذا یہ اعتراض بے بنیاد ہے۔

تقریب تقسیم انعامات

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے تقریب کے اختتام پر کھلاڑی لڑکیوں سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے قبل ازیں یہ بھی بتایا تھا کہ میچز کے لیے یہ مہینہ مناسب نہیں کیونکہ اس عرصہ میں تعلیمی مصروفیات بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن میچز کا الگ انعقاد اس لیے کیا گیا تھا کہ دونوں مقابلوں سے لطف اندوز ہوا جا سکے۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی جان آپ بچیاں کھیل میں لڑاتی ہیں اگر اس سے آدھی جان آپ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی طرف صرف کریں تو آپ کو اس میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی لہٰذا آپ دوسری نیکیوں کی سرانجام دہی کے لیے بھی ایسے ہی جانیں لڑائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا قیام اسی لیے فرمایا ہے کہ دنیا سے ناپاکی ختم ہو اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ذمہ داری اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

دورہ فیصل آباد

(مؤرخہ 13 ستمبر 1990ء)

آپ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو صدق دل سے مانا اور سینکڑوں بشارتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہر صبح جو چڑھتی ہے گواہی دیتی ہے کہ آپکا دعویٰ سچا تھا ہر شام آپ کی صداقت پر مہر ثبت کرتی ہے خدا کرے کہ وہ وقت جلد آئے جب ساری دنیا آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے پناہ لے۔لیکن اس غلبہ کے لئے جو قربانیاں ہمیں دینی چاہئیں ان کی رفتار اگر یہی رہی کہ آج 81 مجالس میں سے صرف 19 مجالس نے نمائندگی کی ہے ہمارا حصہ ان قربانیوں میں نہ ہوا تو ہم بڑے ہی بدقسمت ہونگے اللہ تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں اس کی تقدیر تو ہر صورت میں پوری ہوگی زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے وعدے جو اللہ نے مسیح موعودؑ سے کیے ٹل نہیں سکتے۔لیکن ان کے لیے استقامت کی ضرورت ہے تاکہ کسی سوراخ سے شیطان ہمارے دل اور دماغ پر قبضہ نہ کر سکے ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے یہ تو مومن کی آزمائش کے لیے آتے ہیں تا یہ معلوم ہو سکے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق ہے اور کون کاذب ہے ہر عورت کو اس عہد کو تازہ کرتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے اور آئندہ آپ کی غفلتوں اور سستیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے (آمین)

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 1991ء)

☆......☆......☆

ضلعی اجلاس سیالکوٹ منعقدہ بمقام نارووال

(مورخہ یکم فروری 1991ء)

آپ نے فرمایا آج دنیا کو ضرورت ہے کہ ان کی اولادوں کے دلوں میں دین کی محبت ڈالیں تا وہ عمل صالح کی ادائیگی سے پاک زندگیاں گزارنے کے قابل ہوں ابتدا میں جو جذبہ اور جوش سیالکوٹ کی لجنہ میں کارفرما تھا اب وہ نہیں رہا یہ قابل افسوس امر ہے مومن کا قدم آگے بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹتا ہر عورت اپنا جائزہ لے اور اپنی سستی کو دور کرنے کی کوشش کرے اگر ہر کوئی عہد کرلے کہ اجلاس نہیں چھوڑے گی کام کی رپورٹ بھجوائے گی تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی نہ ہو۔ آپ جانتی ہیں کہ وقف نو کی تحریک کتنی بابرکت تحریک ہے لیکن صرف اس کی تحریک میں شامل ہو جانا ہی کافی نہیں وہی ماں اپنے بچے کی بھی تربیت کرسکتی ہے جس کے دل میں دین سے پیار ہو جو خود دین کے کاموں میں حصہ نہیں لیتی عمل نہیں کرتی کس طرح اس بچے کی حفاظت کرسکتی ہے۔ ان میں اعلیٰ اخلاق بچپن سے ہی پیدا کرنے کی طرف توجہ دیں حضور کے پانچ نکاتی پروگرام کو اپنا لائحہ عمل بنائیں۔ دعوت الی اللہ کی طرف بھرپور توجہ دیں بے پردگی کے رجحان کو ختم کرنے کے لیے محبت و پیار نرمی اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اس بات کو واضح کریں کہ یہ قرآن کا حکم ہے اس لیے اس سے غفلت کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا نوجوان بچیوں کو اپنے ساتھ کام میں لگائیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1991ء)

☆......☆......☆

دوسری سالانہ کھیلیں ناصرات الاحمدیہ پاکستان 1991ء

تشہد اور تعوذ کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لجنہ کی دسویں اور ناصرات کی دوسری آل پاکستان کھیلوں کی افتتاحی تقریب کا اعلان کرتی ہوں آج ناصرات کی کھیلوں کا آغاز ہو رہا ہے۔ بچیوں کو زیادہ شوق اور جذبہ ہوتا ہے اگرچہ امتحانوں کے باعث گزشتہ سال کی نسبت کھلاڑیوں کی تعداد پہلے سے کم ہے تاہم میں بچیوں کو یہ نصیحت کرتی ہوں کہ کھیل کا میدان تربیت کا میدان ہے ان کھیلوں کے انعقاد کا مقصد بھی ایسی تربیت کرنا ہے جو ایک احمدی کی ہونی چاہئے آج ساری دنیا وقت کی پابندی اور صف بندی کی تلقین کر رہی ہے یہ ساری تعلیم ہمارے دین نے ہمیں پہلے سے دے رکھی ہے پس بچیوں میں نظم وضبط پیدا کرنا چاہئے۔ لڑائی جھگڑے سے بچیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ججز کے خلاف شکایت نہ ہو دعا بھی کریں۔ مرکز میں قیام کے دوران سنجیدگی اور آگے بڑھنے کا جذبہ قائم ہو جب آپ واپس جائیں تو آپ کے والدین کو احساس ہو کہ آپ کچھ سیکھ کر آئی ہیں۔

دوسرا روز لجنہ اماء اللہ کی دسویں سالانہ کھیلوں کا افتتاح

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے لجنہ کی کھلاڑیوں سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ نامساعد حالات میں کھیلیں ہو رہی ہیں ایک طرف بارش۔ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں ملی جو دلچسپی اس کے ساتھ ہوتی ہے اتنی دلچسپی سے پروگرام نہیں ہو سکتے اس کے باوجود انتظام بہت بہتر ہے۔ کھلاڑی لجنہ کی تعداد میں کمی امتحان کی وجہ سے ہے مشورہ دیں کہ آئندہ سال کھیلوں کے لیے کونسا ہفتہ رکھا جائے سیکرٹری صحت جسمانی سے مشورہ کریں اور لائحہ عمل شائع ہونے سے قبل تجاویز اور مشورے مل جائیں۔ اتھلیٹکس میچز کے ساتھ نہیں ہوں گی دونوں پر غور کر کے مشورہ دیں تاکہ ناصرات بھی بآسانی شامل ہو سکیں لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ مسابقت ہو لیکن ایک دوسرے کو تنگ کر کے نہیں بلکہ جدوجہد کے ساتھ بدظنی اور جھوٹ سے بچیں جس نئی کھیل میں حصہ لینا ہو پہلے اطلاع دیں۔ روحانی صحت کے لیے جسمانی صحت کا ہونا ضروری ہے۔ (سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1992ء)

لاہور میں جلسہ اصلاح وارشاد

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین داعی الیٰ اللہ بننے کی توفیق دے۔ نصیحت کا حق بھی اسی کو حاصل ہے جو خود داعی الی اللہ ہو۔ یہ بہت مشکل کام ہے اسے لگن کے ساتھ سرانجام دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ کا بہت خیال رہتا تھا اس لیے جو بھی داعی الیٰ اللہ بنے۔ وہ صرف نام کی نہ ہو بلکہ اس کے دل میں تڑپ ہو۔ اک آگ لگی ہوئی ہو۔ وہ انتظار نہ کرے کہ کوئی اس کے پاس آئے بلکہ وہ خود موقع ڈھونڈے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا ہے کہ بار بار پیچھا کیے جاؤ مگر یہ ضرور جان لو کہ زمین زرخیز ہے کہ نہیں۔ ورنہ پیچھا چھوڑ دو اور نئے لوگوں کی طرف رجوع کرو اپنے لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرنی ہیں اس لیے اپنا بہترین نمونہ پیش کریں۔ مطالعہ کی عادت ڈالیں، خلفاء کی کتب کا خاص طور پر مطالعہ کریں اپنی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کریں تا انقلاب نظر آئے اور گھر جنت کا نمونہ بن جائیں۔ قرآن کریم پر عمل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اپنائیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 92-1991ء)

☆......☆......☆

افتتاح بارہویں آل پاکستان اتھلیٹکس

منعقدہ 6-7-8 فروری 1993ء

آپ نے فرمایا کہ:۔

قرآن کریم کی تعلیم ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات یعنی ہر نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ یعنی ہم نے مسابقت کی روح پیدا کرنی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمت کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ استقلال پر قائم رہنا۔ ہر فرض جو سپرد کیا جائے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے لیکن اس کے نتیجہ میں بغض وعناد کو پیدا نہیں ہونے دینا، پیار و محبت اور صلح سے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ:۔

دین کے کام ہوں یا دنیا کے کام ہوں ہر کام خدا کی خاطر کیا جائے۔ خدا نے فرمایا ہر نیکی کا کام تمہارا وجود حاصل کرے اور اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں۔ مختلف شہروں سے لڑکیاں کھیلوں میں شامل ہوئی ہیں۔ بعض مرتبہ ان کو احساس ہو جاتا ہے کہ شاید ہمارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ جن کے سپرد ڈیوٹی کی جاتی ہے وہ ناانصافی نہیں کر سکتے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انصاف اور امانت کو قائم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلا رہے ہیں۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا بھی امانت ہے اصل چیز جو کھیلوں میں ضروری ہے محنت ہے۔ ایک لڑکی جو سارا سال محنت کرتی ہے وہ آگے نکل جاتی ہے اور یہی جذبہ ہونا چاہئے کہ محنت کر کے آگے بڑھیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت ڈالے۔ آپ کی کوششوں میں ترقی دے اور آپ دنیا کی دوسری خواتین سے پیچھے نہ رہیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان)

افتتاح چودھویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس 1995ء

22 جنوری 1995ء کو لجنہ اماء اللہ پاکستان کی چودھویں سالانہ کھیلوں کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

کھیلوں کے میدان کے علاوہ اور بھی میدان ہیں جن میں آپ کو آگے نکلنا ہے ہر نیکی میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطابات سنیں اور غور کریں کہ آپ کہاں تک ان پر عمل پیرا ہیں۔ آپ کا وجود ایک خوشبو کی طرح ہونا چاہئے دوسروں کی استاد بنیں ان کی نقل کرنے والی نہ ہوں ہر نیکی کے کام میں آگے بڑھیں۔ ہر اچھے کام کی اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 95-1994ء)

☆......☆......☆

افتتاح پندرھویں آل پاکستان اتھلیٹکس وٹورنامنٹ

منعقدہ 13-14-15 جنوری 1996ء

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ کے پندرھویں سالانہ ٹورنامنٹ کے افتتاح کی سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ پیاری بچیو! ہر کام کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الخَيرَاتُ ہرانسان کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے۔ بہت سارے مقاصد ہوتے ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔لیکن سب سے اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ تم نے نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔

جتنا بڑا مقصد بیان کیا گیا ہے اتنی ہی کوشش کی ضرورت ہے۔ہم کو چاہئے کہ اس کھیل کے میدان میں بھی اس کو یاد رکھیں۔ ہمارا مقصد صرف کھیل جیتنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ تمام اعلیٰ اخلاق تمام نیکیاں اِن میں ہم نے آگے بڑھنا ہے۔تم سے زیادہ اعلیٰ اخلاق والا اور کوئی نہ ہو۔ دیکھنے والے دیکھیں کہ یہ احمدی ہیں کھیل کے میدان میں کھیل کے ساتھ ساتھ تمام نیکیاں تمام اعلیٰ اخلاق کی باتیں آپ میں پیدا ہوں۔ ہر پہلو میں خواہ وہ تعلیمی ہو، معاشرتی پہلو ہو یا اخلاقی پہلو ہو اس میں آگے رہنا ہے۔آج کی بارش نے بھی دکھا دیا ہے کہ آپ جس مقصد کے لئے آئی ہیں کس قدر مخلص ہیں تو یاد رکھیں کہ دنیا میں آپ کا کردار ایک نمونہ ہو۔بعض بچیاں نماز سے غافل ہوتی ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں دیتیں۔سفر میں ہوں یا جہاں بھی ہوں نماز اوّلین فرض ہے اس پر خصوصی توجہ دیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب لڑکیاں اس نصیحت کو یاد رکھیں۔

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1996ء)

☆......☆......☆

افتتاح تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک 1996ء

کلاس کی افتتاحی تقریب میں آپ نے طالبات کو ضروری نصائح کرتے ہوئے فرمایا:۔

جو پروگرام کلاس کے بنائے گئے ہیں میں امید کرتی ہوں کہ آپ اس میں بھرپور حصہ لیں گی۔ آپ نے بچیوں کو وقت پر نماز ادا کرنے کی تلقین کی۔ اپنے اندر اخلاق اور تقویٰ کی روح پیدا کریں۔ باقاعدگی سے M.T.A پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنیں۔ اپنے بیرکس کے قیام کے دوران اپنے آپ کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ آپ کے معمولات میں فرق پڑا ہے یا نہیں؟ نیز یہاں آنے کا آپ کو کتنا فائدہ حاصل ہوا ہے؟

(سالانہ رپورٹ لجنہ اماءاللہ پاکستان 96-1995ء)

☆......☆......☆

افتتاح سولھویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس وٹورنامنٹ

منعقدہ جنوری 1997ء

آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ کے سولھویں کھیل منعقد ہورہے ہیں۔ بظاہر یہ ایک دنیاوی چیز لگتی ہے۔ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ کھیل تماشے ہیں لیکن جو بھی کام ہم کرتے ہیں اس میں روحانیت ضرور ہوتی ہے اس لئے میری بچیو! جو کھیل لجنہ کے تحت کروائے جائیں ان سے ضرور کچھ نہ کچھ سیکھیں۔ یہ ظاہری چیز نہیں ہے اس میں بھی تنظیم سیکھ سکتی ہیں اور بہت سی دوسری اچھی باتیں سیکھ سکتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے اور خاص طور پر آپ سب کے لئے۔ اللہ آپ کو توفیق دے کہ جس مقصد کے لئے کھیل منعقد کئے گئے ہیں وہ پورا ہو۔ آمین

(از سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان 1997ء)

☆......☆......☆